وہ ہسپتال میں تھی۔۔۔

باہر تیز بارش ہو رہی تھی۔۔۔

بارش کے سبب روڈ پر پانی جمع ہو گیا تھا۔۔۔ جس کے وجہ سے ایک بائی یک روڈ پر پھسلی۔۔۔اس پر سوار دو نوجوان روڈ پر گرے پڑے تھے۔۔۔ کیونکے یہ حادثہ اچانک ہوا تھا اس لیے ان کے پیچھے آتی۔۔۔ تیز رفتار کار کا بروقت بریک نہ لگ سکا۔۔۔ لیکن ان لڑکوں کو اپنے ٹائی رکے نیچے آنے سے بچانے

کے لیے۔۔اس نے گاڑی کا ہینڈل پوری طاقت سے موڑا۔۔۔جس کے سبب تیز رفتار چلتی ہوئی ی گاڑی روڈ پر گھوم گ ئی۔۔۔اور پیچھے آتی گاڑی سے جا ٹکرائی ی۔۔۔

ٹکراؤ کے نتیجے میں اس کی گاڑی کا بونٹ کھل گیا تھا۔۔۔مگر شکر اس بات کا تھا کے وہ سلامت تھی۔۔۔بس ہاتھ کی کونی گاڑی گھوماتے وقت ڈور سے ٹکرا گ ئی تھی جس کی وجہ سے اس کی کونی سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

سامنے والی گاڑی میں مشہور ایکٹریس انا اعوان زادہ تھی۔۔۔۔جس کے سر پر چوٹ آئی ی تھی۔۔۔اور وہ اسی وقت بے ہوش ہو گ ئی تھی۔۔۔

فورا ہی ایمبولینس میں بیٹھ کر وہ ہسپتال آگ ئی تھی۔۔۔

اس کی کونی پر جو چوٹ لگی تھی اس کے سبب اس کا ہاتھ ٹھیک طرح کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔

آپ اپنے کسی گھر کے ممبر کو بلا لیں میم۔۔۔"نرس کے کہنے پر وہ مسکرا" دی۔۔۔

نہیں ٹھیک ہے۔۔"وہ پھیکی سی مسکان چہرے پر سجائے بولی۔۔۔"

کونی پر پٹی بندھوا کر۔۔۔اس نے اپنی آستین واپس نیچے کر لی۔۔۔جس کے سبب اس کی پٹی چھپ گ ئی تھی۔۔۔

وہ باہر نکلی۔۔۔تو دو نرسوں کو باتیں کرتے سن۔۔۔اس کے قدم از خود رکے۔۔۔

ارے تمھیں پتا ہے ہسپتال کے روم نمبر پانچ میں مشہور ایکٹریس انا اعوان" زادہ آئی ہوئی ہے۔۔۔اس کے سر پر چوٹ آئی ہے۔۔۔ مگر پتا ہے مصالحے دار نیوز کیا ہے۔۔۔اس کے ساتھ مشہور بزنس مین وقاص عباسی "بھی آیا ہوا ہے۔۔۔

واقعی؟؟۔۔۔تو کیا جو خبریں ان کے آفئ رکی چل رہی ہیں وہ سچ" ہیں؟؟۔۔"دوسری نرس فوراہی۔۔مارے تجسس کے پوچھنے لگی۔۔۔

کرن کا دل ان کی باتیں سن ڈوبنے لگا تھا۔۔۔

سچ ہی ہوں گی۔۔۔پتا ہے۔۔۔وہ پریگننٹ بھی ہے۔۔۔ڈاکٹر نے میرے" "سامنے اسے مبارکباد دی ہے۔۔

نہ کریار۔۔واقعی؟؟۔۔۔۔وہ تو کنواری ہے ناں۔۔۔۔بن شادی کے بچہ۔۔۔اللہ توبہ۔۔۔اللہ توبہ۔" دوسری نرس کا اس مصالحے دار نیوز پر منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔۔۔

اتنا سننے کے بعد کرن کو اپنے پیروں سے جان نکلتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

ارے یہ ایکٹریسس ایسی ہی ہوتی ہیں۔۔۔پیسے کے لیے کسی کے ساتھ بھی" سو سکتی ہیں۔۔۔پھر وہ تو اتنا بڑا بزنس مین وقاص عباسی ہے۔۔۔پھنسا لیا ہو گا اسے۔۔۔۔" وہ نرسیں اپنی باتوں میں مگن تھیں۔۔۔

کرن کا ضبط جواب دے گیا۔۔وہ مزید نہیں سن سکتی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے وہاں سے گزرنے لگی۔۔۔کے اچانک نگاہ روم نمبر پانچ کے باہر کھڑے اس ہینڈسم نوجوان پر گئی۔۔۔اور آنکھیں شاکڈ سے بڑی ہوئی یں۔۔۔

وہ نرسیں جھوٹ نہیں بول رہی تھیں۔۔۔۔وقاص عباسی واقعی وہاں موجود تھا۔۔۔

اس نے اپنا سیل پرس سے نکال کر۔۔۔اسے کال کی۔۔۔

وہ سامنے ہی کھڑا۔۔۔اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔۔۔

کیا کام ہے؟؟۔۔۔"ہر بار کی طرح نہایت جھنجھلایا ہوا لہجہ۔۔۔۔"

کہاں ہو تم اس وقت ؟'' بہت مشکل تھا اس لمحے اپنی آواز کو نارمل '' رکھنا۔۔۔

کیا مطلب کہاں ہوں۔۔۔ ظاہر سی بات ہے آفس میں ہی ہوں گا'' ناں۔۔۔'' خاصہ جھنجھلاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

تمھارا آفس ہسپتال میں بھی کھل گیا ہے کیا؟؟۔۔۔'' نہایت چبھتے ہوئے '' لہجے میں طنزیہ استفسار کیا۔۔۔

اس کے سوال پر وقاص کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔ اس نے اِدھر اُدھر نظر کی۔۔۔ وہ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ کیونکے وہ سائیڈ دیوار سے چپک کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

"میری جاسوسی کر رہی ہو کیا؟؟۔۔"

ضرورت ہے کرنے کی؟؟۔۔"چبھتا ہوا پھر ایک سوال کیا۔۔۔"

تمھیں کوئی ی کام ہے تو بولو۔۔۔ورنہ میں کال کاٹ رہا ہوں۔۔۔"سرد" مہری سے کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔ بھلا ایک بیوی کو شوہر سے کیا کام ہو سکتا ہے۔۔۔جو وہ اسے کال" کرئے۔۔۔"پھر ایک چبھتا ہوا تیر مقابل کے نام کیا۔۔۔

جس پر مقابل نے جھنجھلاتے ہوئے کال منقطع کر دی۔۔اور اسی کے سامنے دوبارا کمرے میں داخل ہو گیا۔۔۔

یہ منظر اس کے دل پر شدید بھاری تھا۔۔۔اس قدر بھاری کے اسے اپنا آپ بکھرتا محسوس ہوا۔۔۔

ایک سال ہو گیا تھا اس کی شادی کو۔۔۔۔ مگر وقاص عباسی آج بھی اپنی محبوبہ کے ساتھ تھا۔۔۔یہ بات اسے توڑ چکی تھی۔۔۔۔

وہ دھوکا دے رہا تھا اسے۔۔۔چیٹ کر رہا تھا۔۔۔وہ بھی کتنے دھڑلے سے۔۔۔

اکثر نیوز چلتی تھی ان کے افیئر کی۔۔ مگر نا جانے کون سہ وہم تھا جس میں وہ ایک سال سے جی رہی تھی۔۔۔

کس قدر خوش فہمی تھی اسے۔۔۔کے ایک دن اپنے شوہر کو اپنی محبت سے اپنا کر لے گی۔۔۔ مگر آج اپنا آپ ایک مزاق لگا۔۔۔اپنی شادی ایک مزاق لگی۔۔۔اس کے ساتھ گزارا ہر ایک لمحہ مزاق لگا۔۔۔۔

مزاق ہی تو بن کر رہ گ ئی تھی وہ۔۔۔۔

اپنے دل پر بھاری بوجھ محسوس کیا۔۔۔اس قدر درد کی شدت۔۔۔کے لگا پھٹ جائے گا آج۔۔۔۔

اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتی۔۔۔وہ باہر نکل گ ئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وقاص...المعراج مینشن پہنچا۔۔۔تو گھر میں معمول کے برخلاف خاموشی چھائی ی محسوس ہوئی ی۔۔۔

رابعہ۔۔۔تمھاری میم کہاں ہیں؟؟۔۔"اس کی ملازمہ تیزی سے آکر اس" سے سامان لینے لگی۔۔تو وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔

اسے عجیب لگی تھی یہ بات۔۔۔کے کرن اس کا سامان لینے کے لیے دروازے پر موجود نہیں تھی آج۔۔۔۔

وہ تو جب سے آئی یں ہیں اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی ہیں۔۔۔"رابعہ" نے نظر جھکائے جواب دیا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔"

میں کھانالگادوں؟؟۔۔"رابعہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

نہیں۔۔۔ تمھاری میم نیچے آجائیں تو ساتھ کھالیں گے۔۔۔"وہ رعب" دارانداز میں کہتاہوا۔۔اسٹڈی روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا۔۔۔آج کرن نہ آئی اس کے لیے جائے لے کر۔۔۔اسے عادت تھی چائے کی۔۔۔نہ ملے تو سر میں درد ہونے لگتا تھا اب۔۔۔یہ عادت بھی تو اسی نے ڈالی تھی۔۔۔

اگر وہ کھانا کھائے بغیر اسٹڈی میں جاتا تو چائے لے کر آجایا کرتی تھی۔۔۔۔وہ بھی صرف پانچ منٹ بعد۔۔۔آج آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا وہ لڑکی نہ آئی۔۔۔

اب مزید کام پر فوکس کرنا ممکن نہ رہا۔۔۔ بار بار نظر گھوم پھر کر دروازے پر جا رہی تھی۔۔۔

آخر کار فائل بند کر کے جھنجھلاتے ہوئے اٹھا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں آیا۔۔۔ تو لائٹس اف تھیں۔۔۔ بس ہلکی سی لیمپ کی پیلی روشنی پورے کمرے میں پھیلی نظر آ رہی تھی۔۔۔

ڈائریکٹ بیڈ کی جانب آیا تھا وہ۔۔۔

اس پر سے کمبل ہٹا کر۔۔۔ پیشانی پر اپنے ہاتھ کی پشت رکھی۔۔۔۔ ”بخار تو نہیں ہے۔۔۔۔“ وہ سکھ کا سانس لیتے ہوئے بولا۔۔۔

لگتا ہے شاپنگ کر کے تھک گ ئی ہو گی۔۔۔اس لیے سو"
گ ئی۔۔۔۔" وہ اپنے اندازے کے مطابق بڑ بڑاتا ہوا۔۔۔فریش ہونے چلا
گیا۔۔۔

واپس آیا تو لائی ٹ پیلے رنگ کی شرٹ و بلیک پاجامے میں ملبوس تھا۔۔۔
ان ڈھیلے کپڑوں میں اس کی ورزشی جسامت چھپ گ ئی تھی۔۔۔ساتھ
ساتھ وہ کوئی ی سترہ سالہ کم عمر لڑکا لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہ اس کے برابر میں آکر اپنی جگہ لیٹا۔۔۔۔تو کرن فورا ہی اس کے سینے سے
آلگی۔۔۔

اس کی گرم سانسیں وہ اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

کرن نے اس کے گال کو نرمی سے چوما۔۔۔تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھرئی ی۔۔۔

اسکے ہاتھوں کا نرم لمس سارے سوئے ارمان جگا گیا تھا۔۔۔

سانس بھاری ہونے لگی۔۔۔وہ کسی کالی گھٹا کی طرح اس پر چھانے لگی۔۔۔وہ بھی اسے روک نہیں رہا تھا۔۔۔بلکے اس کے ہر عمل میں ساتھ دیتا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

مجھے بچہ چاہیے۔۔۔"وہ بھاری ہوتے سانس کے ساتھ۔۔۔اس کی" آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔اپنی خواہش کا اظہار کرنے لگی۔۔۔

کیا؟۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔"سارا بہکا پن ایک لمحے میں غائب ہوا اس کی" فرمائش سن۔۔۔۔

وہ فوراً ہی اسے خود سے ہٹا کر سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔

کیا مطلب کیوں؟۔۔۔ایک سال ہو گیا ہے ہماری شادی کو۔۔۔میرا دل" کرتا ہے کے میری بھی اولاد ہو۔۔۔می۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے مقابل کی آنکھیں سرخ ہوئی یں۔۔۔

تم اور تمھارے ارمان تو ختم ہی نہیں ہوتے۔۔۔مجھے کوئی ی بچہ نہیں" چاہیے اس وقت۔۔۔۔"وہ غصے سے کہتا۔۔۔بیڈ سے اتر کر کھڑا ہوا۔۔۔

بچہ نہیں چاہیے؟؟۔۔یا مجھ سے نہیں چاہیے؟؟۔۔۔"بھوری آنکھوں" میں سرخ ڈوریں سجائے۔۔۔وہ غصے سے بپھر کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

"کوئی ی فرق ہے اس میں؟؟۔۔"وہ آگ بگولہ ہو کر کہتا۔۔۔کمرے کا دروازہ زور سے بند کر۔۔۔باہر نکل گیا۔۔۔۔

وہ رونے لگی۔۔۔بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

تھک چکی تھی وہ ریگستان میں پھول کھلنے کی امید لگائے۔۔۔۔ریگستان میں پھول نہیں کھلا کرتے آج جان لیا تھا اس نے۔۔۔

کیا فائدہ ایسی شادی کا۔۔۔ جس میں وہ دن رات بس بیٹھ کر اس کا انتظار کرتی رہے۔۔۔اس کے لیے اپنا خون جلاتی رہے۔۔۔۔۔اور وہ ظالم باہر عورتوں کے ساتھ رنگ رلیاں منانے میں مصروف ہے۔۔۔

وہ اپنے بچے کی ماں بننے کا حق بھی نہیں دینا چاہتا۔۔۔تو پھر کیا مطلب رہ گیا اس بے معنی شادی کا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

صبح وقاص ناشتے کی ٹیبل پر پہنچا۔۔۔تو کرن کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

رابعہ۔۔۔۔" وہ دانت پیستے۔۔۔۔۔ تیزی سے آواز دینے لگا۔۔۔"

سوری سر۔۔۔آئی یندہ ناشتہ لیٹ نہیں ہو گا۔۔۔۔وہ آج میم نہیں تھیں" تو مشکل ہو رہی تھی تھوڑی مجھے اکیلے بنانے میں۔۔۔" وہ ڈرے سہمے لہجے میں اس کے آگے ناشتہ لگاتے ہوئے بولی۔۔۔

اور کہاں ہیں تمھاری میم؟؟۔۔۔" وہ خاصہ برہمی سے پوچھنے لگا۔۔۔"

وہ وقت کا بڑا پابند تھا۔۔۔ایک منٹ کی دیری بھی اسے برداشت نہیں تھی۔۔اور یہ بات کرن باخوبی جانتی تھی۔۔۔۔

ان کے درمیان چھوٹے موٹے لڑائی ی جھگڑے عام بات تھی۔۔۔۔۔ مگر ان لڑائی یوں کا اثر کبھی اسکے کام پر نہیں پڑا۔۔۔۔۔یا یوں کہنا بہتر ہو گا کے اس کی بیوی نے پڑنے نہیں دیا۔۔۔

ایک ہوتا ہے خبطی۔۔۔وہ ماہا خبطی تھا خاص طور پر وقت کو لے کر۔۔۔دس منٹ میں وہ کروڑوں کی ڈیلیز کر سکتا تھا جو ایک ناشتہ نہ بنا کر اس کی بیوی نے ضائع کر دیے تھے۔۔۔۔

اسے برہم ہوتا دیکھ۔۔۔رابعہ کو اپنی سانسیں لینا بھی دشوار لگا۔۔۔۔

وقاص عباسی کی رعب دار شخصیت کچھ ایسی تھی کے اگر وہ کچھ نہ بھی بولے تو بھی سامنے والے پر اس کا رعب طاری ہو جاتا تھا۔۔۔۔

وہ یہ لفافہ آپ کو دینے کے لیے کہ کر۔۔۔۔چلی گ ئی یں۔۔"رابعہ نے" اس کے آگے اپنے ایپرن کی جیب سے نکال کر سفید لفافہ بڑھایا۔۔

کیا ہو سکتا ہے اس میں۔۔۔وہ یہی سوچ کر لفافہ لینے لگا۔۔۔۔

صبح ہی صبح باہر چلی گ ئی۔۔۔اتنا کی ئی رلیس کب سے ہو گ ئی کرن"
؟؟" وہ دل ہی دل بڑبڑایا۔۔۔ساتھ ساتھ لفافہ کھولنے لگا۔۔۔۔

لفافہ کھولا تو ان میں پیپرز تھے۔۔۔ہاتھ ڈال کر باہر نکالنے کی دیر
تھی۔۔۔آنکھیں شاکڈ سے پھٹیں۔۔

طلاق کے پیپرز۔۔۔۔"اس کی آنکھیں سرخ انگارا ہوئی یں۔۔۔کانوں"
سے مارے غصے کے جیسے دھوانکل رہا ہو۔۔

اس نے فوراہی پیپرز ٹیبل پر پٹخ کر۔۔۔کرن کو کال ملائی ی۔۔۔

دوسری جانب سے کال فوری ریسیو ہوئی ی۔۔۔جیسے اسی کی کال کے انتظار میں بیٹھی ہو۔۔۔۔

یہ سب کیا ہے کرن؟؟۔"بمشکل اپنا غصہ ضبط کر۔۔۔۔ہاتھ میں پکڑا چمچہ" مضبوطی سے بھینچتے۔۔۔وہ تحمل مگر غراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

مانا وہ وہاں نہیں تھی۔۔۔مگر اندازہ لگا سکتی تھی کے کس قدر لال پیلا ہو رہا ہو گا وقاص عباسی اس وقت۔۔۔۔

اس کا وہ صدا کا مغرور چہرہ لال پیلا ہوتے دیکھنا چاہتی تھی وہ۔۔۔۔

پڑھنا نہیں آتا کیا؟؟۔۔"نہایت تحمل سے طنز کیا۔۔۔"

اور میں وجہ جان سکتا ہوں اتنا بڑا فیصلہ یوں اچانک لینے کی" بہت کم گو تھا"
وہ۔۔۔نپے تلے الفاظ بولنے کا عادی۔۔۔۔

چاہے کتنی بڑی ہی مشکل اس کے سامنے آن پڑے وہ ضبط کھونے والوں میں
سے نہیں تھا۔۔۔ مگر آج اپنا ضبط کھوتا معلوم ہوا۔۔۔

دماغ کی رگیں غصے سے ابھرئی ی۔۔۔۔

بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کا حشر کر دے۔۔۔۔

تم مجھے خوش نہیں رکھ پا رہے۔۔۔۔۔"نہایت تحمل سے جواب"
دیا۔۔۔کوئی ی لمبی چوڑی تمھید نہیں باندھی اس لڑکی نے۔۔۔ڈائی ریکٹ
وہ جواب دیا جو مقابل کے ایگو کو جا کر لگے۔۔۔

ایک عورت صرف اپنے شوہر کو یہ کہ کر چھوڑے کہ وہ اسے خوش نہیں رکھ پارہا۔۔خاص طور پر وقاص عباسی جیسے امیر زادے کو۔۔۔تو یقیناً یہ اس کے ایگو کو شدید ٹھیس پہنچانے کے مترادف ہے۔۔۔۔

اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔۔۔

سوری؟؟۔۔۔"وہ ناسمجھی سے۔۔ گردن کو ہلکا ٹیڑھا کر۔۔۔۔بے یقینی" سے دانت پیستے۔۔

پیپرز پر سائن کرؤ۔۔۔اور آزاد کرؤ مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"خاصہ" جتاتے ہوئے آخری جملہ ادا کیا۔۔۔

بہت مضبوط کیا تھا خود کو یہ جملہ ادا کرنے کے لیے۔۔۔۔

"واٹ دا" ابھی وقاص مزید کوئی ی بات کرتا کے کال ڈسکنیکٹ کر دی" کرن نے۔۔۔۔

"میری بلی مجھی کو میاؤں۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے کہ کر۔۔ سیل کو مٹھی میں بھینچنے لگا۔۔۔۔

وہ ہوٹل کے روم میں سو رہی تھی۔۔۔۔جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔

رونے کے سبب آنکھیں شدید دکھ رہی تھیں اس کی۔۔۔لیکن یہ پوری رات اس نے صرف یہ سوچ کر رو کر گزارئی ی تھی کے یہ آخری بار ہے کے وہ وقاص عباسی کے لیے رو رہی ہے۔۔۔۔

آنکھ مسلتے ہوئے۔۔۔وہ دروازہ کھولنے آئی ی۔۔۔

گڈ مارننگ میم۔۔۔" مینیجر نے خاصہ تہذیب کے ساتھ ہلکاسہ سر جھکا کر" کہا۔

"گڈ مارننگ۔۔جی؟؟۔۔"

میم۔۔آپ کا کریڈٹ کارڈ کام نہیں کر رہا۔۔۔" مینیجر کے کہتے" ہی۔۔۔اس نے لاپرواہی سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ویٹ۔۔۔"دوسرا کارڈ پرس سے نکال کر اسکے آگے کیا۔۔۔"یہ
"لیں۔۔۔

کیا۔۔۔ swipe مینیجر نے اس کے سامنے ہی مشین میں کارڈ سوائی پ

میم۔۔۔یہ بھی کام نہیں کر رہا۔۔۔"وہ نرمی سے گویا ہوا۔۔۔"

یہ بھی کام نہیں کر رہا؟؟۔۔کیسے؟؟۔۔"وہ پریشان ہوئی ی۔۔۔۔ایسا تو"
پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے تیسرا کارڈ نکالا۔۔اور مینیجر کے آگے کیا۔۔۔

نو میم۔۔۔اس نوٹ ورکنگ۔۔۔۔کیا آپ کیش پیمنٹ کرنا چاہیے گی؟؟۔۔۔" مینیجر نے فورا تجویز دی۔۔۔

جی۔۔۔بالکل کیش صحیح رہے گا۔۔۔۔" وہ اپنی پیشانی مسل کر۔۔۔۔ہلکا سہ اپنی شرمگی مٹانے کے لیے مسکرانے لگی۔۔۔۔

خاصہ شرمگی محسوس کر رہی تھی وہ اس مینیجر و ہوٹل کے اسٹاف کے سامنے۔۔۔

یقین نہیں آرہا تھا کے وقاص عباسی اس حد تک بھی گر سکتا ہے۔۔۔کل اس نے پیپرز دیے طلاق کے۔۔۔ابھی طلاق ہوئی ہی نہیں تھی مگر اس سنگ دل نے سارے کارڈز بلاک کرا دیے تھے۔۔۔۔

باسٹرڈ کہیں کا۔۔" وہ منہ ہی منہ اسے گالیاں دینے لگی۔۔۔"

میم یہاں آپ اور کتنے دن اسٹے کریں گی؟" مینیجر نے تیزی سے" مسکراتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

آ۔۔۔۔دو تین دن۔۔۔۔ویسے ایک دن کا کتنا۔۔۔ مطلب۔۔ کتنا پیمنٹ" ہو گا اس روم کا؟؟۔۔" وہ کان کے پیچھے ہلکا سہ کھجاتے۔۔۔ نظر چراتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

اس سے پہلے کبھی پیسے جو نہیں بھرے تھے۔۔۔اس لیے کوئی ی اندازہ نہیں تھا۔۔۔کے ایک دن کے فائی ف اسٹارٹ ہوٹل کے روم کا کتنا پیمنٹ بن سکتا ہے۔۔۔۔

پر ڈئے۔۔ تیس ہزار صرف۔۔۔"کمرے کا ایک دن کا کریہ سن۔۔۔اس"
کا تو دل باہر آنے کو تھا۔۔۔

تیس ہزار۔۔۔"وہ حیرت سے دوہرائے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔"

مطلب۔۔۔صرف تیس ہزار۔۔۔اوکے۔۔"اس کے حیرت سے بولتے"
ہی مینیجر واس کے ساتھ کھڑا اسٹاف کا ایک ممبر۔۔۔اسے الجھی نگاہوں سے
تکنے لگے۔۔۔جس پر وہ اگلے ہی لمحے خود کو بمشکل نارمل
کرتے۔۔۔لاپرواہی و بے نیازی سے بولی۔۔۔

او۔۔۔مجھے یاد آیا۔۔مجھے تو اپنی دوست کے گھر جانا ہے آج۔۔۔۔میں"
بس ابھی چیک۔اوٹ کر جاؤں گی۔۔۔"اس نے مصنوعی مسکان چہرے پر
سجائے کہا۔۔۔

کچھ تو کرنا تھا ناں اپنی عزت کا فالودہ ہونے سے بچانے کے لیے۔۔۔

اس کے پاس صرف تیس ہزار ہی نقطر رقم تھی۔۔۔جو اس کے یوٹیوب چینل کی اس منتھ کی پیمنٹ تھی۔۔۔۔

اس نے وہ ان لوگوں کو دے کر۔۔۔ تیزی سے چیک اوٹ کیا۔۔۔۔

اب اس کے پاس صرف پانچ سو روپے ہی بچے تھے۔۔وہ اپنا سر پکڑے۔۔۔ہوٹل کے پاس والے بس اسٹاپ پر بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد بس آئی ی۔۔۔تو اس میں چڑ گ ئی۔۔۔

پھر اگلے اسٹاپ پر اتر کر۔۔۔ تھوڑا پیدل چل کر۔۔۔اپنی سہیلی فرحا کے اپارٹمنٹ پہنچی۔۔۔

اس کے پاس اب سوائے ایک بریف کیس کے اور کچھ نہ تھا۔۔۔۔

"کرن؟؟۔۔۔واٹ آ۔۔۔"ابھی فرحا اسے دیکھ۔۔۔اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی کے وہ روتے ہوئے اس کے گلے آ لگی۔۔۔

"کیا ہوا ہے کرن؟؟۔۔سب خیریت تو ہے؟؟۔۔"اس کا یوں روتے ہوئے گلے آ لگنا۔۔۔مقابل کو فکر مند کر گیا تھا۔۔۔

اس کے دونوں بازو کو پکڑ کر۔۔۔اپنے گلے سے ہٹا کر روبرو کھڑے کرتی۔۔۔پریشان لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

کچھ ٹھیک نہیں۔۔۔تم ٹھیک کہتی تھی وقاص کے متعلق۔۔۔۔میں ہی" پاگل تھی جو اس پر آندھا یقین کرتی رہی۔۔۔۔" وہ روتے ہوئے بتانے لگی۔۔۔

جب بھی فرحا ناوو قاص کی آفئ رکی نیوز سنتی۔۔اسے محتاط ہونے کا کہتی۔۔۔ مگر اسے اپنے شوہر واپنی اس پر دل وجان سے لوٹانے والی محبت پر بڑا یقین تھا۔۔۔اس لیے اس نے کبھی دیھان ہی نہ دیا۔۔۔

کاش دیھان دیا ہوتا۔۔۔تو آج یوں کرچی کرچی ہو کر نہ بکھرئی ی ہوتی۔۔۔

فرحا اسے چپ کرا کے اندر لے آئی ی تھی۔۔۔

تو وہ آفی ئی ر کی نیوز۔۔۔؟۔۔۔" وہ پوچھنے میں ذرا ہچکچاہٹ کا شکار" تھی۔۔۔اس لیے اپنا جملہ ادھورا چھوڑا۔۔۔۔

کیا فرحا نہیں جانتی تھی کتنا مرتی تھی وہ اپنے شوہر پر۔۔۔۔

سچی ہیں۔۔۔وہ باپ بننے والا ہے۔۔" وہ روتے ہوئے بول" کر۔۔۔صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھی۔۔۔۔

اسے اپنا دل بھاری ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔سانس لینے میں دقت پیش آ رہی تھی۔۔۔۔

کیا؟" اس کا انکشاف سن۔۔۔فرحا کا مارے حیرت و بے یقینی سے منہ کھلا" تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔انااس کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔۔اور مجھ سے کہتا"
ہے۔۔بچہ نہیں چاہیے مجھے۔۔۔۔خود بتاؤ۔۔۔اس کے بعد کچھ باقی رہ گیا
ہے اس رشتے میں۔۔۔۔ایک عورت مکمل ہی ماں بننے کے بعد ہوتی ہے اور
وہ گھٹیا انسان۔۔۔مجھے یہ سکھ نہیں دینا چاہتا۔۔۔تم سمجھتی ہو میں کتنی
اذیت میں ہوں اس وقت۔۔اس کی محبوبہ کو اس کا بچہ دنیا میں لانے کی
اجازت ہے مگر اس کی حق و حلال بیوی کو نہیں ہے۔۔۔۔" وہ بچوں کی طرح
منہ پر ہاتھ رکھ کر روتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا خبر۔۔۔چھپ کر نکاح کر رکھا ہو اس سے۔۔۔"فرحانے اپنا خدشہ"
ظاہر کیا۔۔۔تو وہ بیچاری مزید تڑپ اٹھی۔۔۔

اس نے تو یہ سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔کے اپنی محبوبہ سے نکاح کر چکا ہو گا وہ اب تک۔۔ویسے بھی کون تھا جو وقاص عباسی کو روک سکے اب۔۔۔۔

اس سے تو شادی زبردستی کرائی ی تھی اس کی دادی نے۔۔۔۔

چلو بس چپ ہو جاؤ۔۔۔اس گھٹیا انسان کے لیے کیوں رو رہی ہو" تم؟؟۔۔وہ انسان تمھارے ان آنسوؤں کے قابل نہیں۔۔۔"فرحا اسے گلے لگا کر چپ کرانے لگی۔۔۔۔

کتنا سوچا تھا اب نہیں روئے گی اس کے لیے۔۔۔مگر نا جانے کیوں ان کم بخت آنسوؤں پر زور نہیں چل رہا تھا اس کا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

لو کافی پیو۔۔۔۔ سر میں درد کم ہو گا۔۔۔"فرحا اس کے آگے کافی کا مگ" بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔اور خود بھی اس کے ساتھ صوفے پر کافی کا مگ لے کر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔"اس نے کافی کا ایک گھونٹ گلے میں اتارتے۔۔۔ مشکور لہجے" میں کہا۔۔۔

تو زیادہ فارمل نہیں ہو رہی؟؟۔۔اپنا شکریہ اپنے پاس رکھ۔۔۔ضرورت" نہیں ہے اس کی۔۔۔"وہ محبت بھری ڈپٹ کے ساتھ بولی۔۔۔تو جواب میں وہ مسکرا دی۔۔۔

تو کیا کرنے والی ہو اب؟؟۔۔"فرحا نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔"

کیا کرنے والی ہو مطلب؟؟۔۔۔طلاق لوں گی اور کیا۔۔۔۔"دو بدو" جواب دیا۔۔۔

طلاق؟؟۔۔۔تمھارے ڈیڈ لینے دیں گے؟؟۔۔"وہ گمبھیر لہجے میں" سوچتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

تب ہی تو یہاں آئی ہوں۔۔۔۔پہلے طلاق لے لوں پھر انھیں بتاؤں" گی۔۔"اس کی بات سن۔۔فرحا حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

تم اتنا بڑا فیصلہ۔۔۔"وہ ابھی بولنے ہی لگی تھی کے مقابل نے تیزی سے" اسکی بات کاٹی۔۔۔

ڈیڈ مجھے کبھی اس سے طلاق نہیں لینے دیں گے۔۔۔چاہے وہ کچھ بھی کرتا" رہے۔۔۔ان کا کاروبار چلتا ہے وقاص کے نام سے۔۔۔۔ کبھی کبھار تو مجھے لگتا ہے انھوں نے میری شادی نہیں کی۔۔۔مجھے بیچا ہے وقاص کو ۔۔۔"وہ دل جلے انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

"کیا وقاص طلاق دینے کے لیے تیار ہے؟؟۔۔"

کسے پرواہ ہے۔۔۔۔وہ چاہے یا نہ چاہے اسے مجھے آزاد کرنا ہو گا۔۔۔میں" "مزید نہیں رہ سکتی اس کے ساتھ۔۔۔

اور سوسائی ٹی؟؟۔۔۔مطلب۔۔۔ہم مڈل کلاس لوگ ہیں یار۔۔۔تم" جانتی ہو ہمارے یہاں تو لڑکیاں گھٹ گھٹ کر مر جاتی ہیں مگر طلاق نہیں لیتیں۔۔۔۔"وہ افسردگی سے بولی۔۔۔

"اس سوسائی ٹی اور اس کے تمام رولز ہم مڈل کلاس و غریب لڑکیوں کے لیے ہی تو ہیں۔۔۔انا جیسی امیر زادیوں کو کوئی ی نہیں پوچھتا۔۔۔فلحال۔۔۔میں دنیا کے سامنے یہ ہیپی کمپل کا ڈرامہ مزید نہیں کر سکتی۔۔۔تھک گ ئی ہوں میں۔۔۔ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے یار۔۔۔۔۔"کرن اب فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔۔سوسائی ٹی کے ڈر سے وہ اپنی زندگی مزید اس جہنم میں نہیں گزار سکتی تھی۔۔۔۔

"میری مانو تو انکل کو اعتماد میں لے لو۔۔۔ورنہ بعد میں کہیں وہ تمھارے لیے مس ئی لہ کھڑا نہ کر دیں۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔انھیں ابھی بتانا اپنے پاؤں پر کلھاڑی مارنے کے مترادف ہے۔۔۔وہ کبھی نہیں سمجھیں گے میری تکلیف کو۔۔۔۔بلکے الٹا ایموشنلی

بلیک میل کر کے واپس اس کے پاس بھیج دیں گے۔۔۔انھیں مجھ سے کبھی محبت نہیں تھی انھیں صرف اپنا بزنس و پیسہ پیارا ہے۔۔۔۔اور میں اپنی "پوری زندگی ان کے لالچ کی بھیڈ بن کر نہیں گزارنا چاہتی۔۔۔

کرن کے داداوو قاص کے دادا دونوں ہی بچپن کے یار تھے۔۔۔۔جبکے دونوں کے اسٹیٹس میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے کے بعد یہ فرق ہی آہستہ آہستہ ان کی دوری کا سبب بنا۔۔۔۔

ان کے گھر کی ہر دعوت میں آصف صاحب (کرن کے دادا) اکیلے ہی جاتے۔۔۔۔۔وہ بھی صرف اپنے دوست کی دل جوئی کی نیت سے۔۔۔

وہ بہت غریب تھے۔۔۔ جس کے سبب ان کا لباس بہت عام سہ ہوتا تھا باقی مہمانوں کی نسبت۔۔۔ جس کی وجہ سے انھیں حیا آتی۔۔۔

پھر ایک دن باتوں ہی باتوں میں انھوں نے وقاص کے دادا(مہتاب صاحب)کے سامنے اپنی پوتی کا ذکر کیا۔۔۔انھوں نے بڑی خواہش ظاہر کی اسے دیکھنے کی۔۔۔۔

پھر وقاص کی سالگرہ پر۔۔وہ اپنی پوتی کرن کو پہلی بار مہتاب صاحب سے ملانے کے لیے۔۔۔ان کی پارٹی میں لے کر پہنچے۔۔۔۔

مہتاب صاحب کو کرن پہلی ہی نگاہ میں پسند آگ ئی تھی۔۔۔انھوں نے اپنی خواہش کا اظہار اپنی بیوی رخشی بیگم سے کیا۔۔۔۔

ابھی وہ کرن کے متعلق وقاص سے بات کرتے اس سے قبل ہی ان کا مشیت الٰہی سے انتقال ہو گیا۔۔۔

اپنے شوہر کی آخری خواہش رخشی بیگم بھولی نہیں تھیں۔۔۔۔

کچھ ماہ بعد۔۔۔انھوں نے خود وقاص سے بات کی۔۔۔

اس نے صاف انکار کیا۔۔۔وہ انا سے محبت کرتا تھا کالج کے زمانے سے۔۔۔۔اور شادی بھی اسی سے کرنا چاہتا تھا۔۔۔

رخشی بیگم پرانے خیالات کی مالکن تھیں۔۔۔انھیں انا کا ایکٹریس ہونا بالکل پسند نہیں تھا۔۔۔۔اس لیے وہ اس رشتے پر راضی نہ ہوئی یں۔۔۔۔

جب رخشی بیگم کرن کا رشتہ لے کر اس کے گھر پہنچی۔۔۔تو علم ہوا۔۔۔کے اس کی منگنی اس کے کزن سے ہو چکی ہے۔۔۔۔

رخشی بیگم اس رشتے سے دستبردار ہونے کے لیے تیار نہ تھیں۔۔۔آخر کو کرن ان کے مرحوم شوہر کی آخری خواہش تھی۔۔۔۔۔

انھوں نے الگ سے آصف صاحب سے بات کی۔۔ان کے دوست کی آخری خواہش بھی بتائی ی۔۔

وہ بیچارے بہت شرمندہ ہو کر معذرت کرنے لگے۔۔۔کے ان کا بیٹا (انصار)ان کے کہنے پر رشتہ نہیں توڑے گا۔۔۔۔

رخشی بیگم اب بھی پیچھے نہ ہٹیں۔۔۔ایک دن وہ انصار کی مکینک کی شاپ پر جا پہنچیں۔۔۔

اگر ہم تمھیں اس چھوٹی سی شاپ کی جگہ گاڑیوں کا شوروم کھلوادیں کیا"
تب بھی تم اپنی بیٹی کا رشتہ ہمارے پوتے وقاص سے نہیں کرؤ
گے ؟؟۔۔انھوں نے بڑے مغرور لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

ان کی بات سن۔۔۔انصار صاحب کی آنکھیں لالچ سے بھر آئی یں۔۔۔

انھوں نے کرن کی منگنی ٹوٹ واکر۔۔۔وقاص سے اس کی چٹ منگنی پٹ
بیاہ کرادیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ تھکا ہارا گھر لوٹا۔۔تو رابعہ نے معمول کے مطابق اس کے لیے کھانا
لگایا۔۔۔

کھانے کا پہلا لقمہ لیتے ہی۔۔اس نے منہ بسورا۔۔۔

یہ کیا ہے؟؟۔۔۔اتنا زیادہ تیل۔۔۔۔کیا تمھیں نہیں پتا میرے کھانوں" میں کم تیل ڈلتا ہے۔۔۔اور نمک ڈالنا بھول گ ئی یں کیا؟۔۔۔کوئی ذائ قہ ہی نہیں ہے اس میں۔۔۔" وہ بگڑا۔۔۔تو بیچاری رابعہ۔۔۔ نظر جھکا کر۔۔۔اس کے غصے کے کم ہو جانے کی دل ہی دل دعا کرنے لگی۔۔۔

وہ غصیلہ ضرور تھا۔۔۔ مگر اب تو چڑ چڑا بھی ہو گیا تھا۔۔۔

نہیں جانتا کیوں۔۔۔۔ہر چیز سے اسے جھنجھلاہٹ آ رہی تھی۔۔۔۔

تھا۔۔۔ Picky eater وہ کھانوں کے معاملے میں بہت

کنوارے پن میں بھی اس کی شدید نقطہ چینی کے سبب کوئی ی بھی شیف ایک ہفتے سے زیادہ نہیں ٹک پاتا تھا۔۔۔

شروع شروع میں تو کرن کے بنائے کھانے بھی اسے سمجھ نہیں آتے تھے ۔۔لیکن وقت گزرنے کے ساتھ اس کے کھانوں میں کافی بہتری آئی ی۔۔۔اب تو وہ بالکل اس کے مزاج کے مطابق کھانا بنانے لگی تھی۔۔

مانا اس نے کبھی تعریف نہیں کی۔۔۔مگر کبھی برائی ی بھی نہ کی۔۔جو خود میں ہی ایک شاباشی تھی۔۔۔

میں دوبارا بنادیتی ہوں۔۔۔"رابعہ لچک دار انداز میں بولی۔۔۔"

چھوڑ دو۔۔۔ بھوک مر گ ئی میری۔۔" وہ آگ بگولہ ہو کر سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

کے اچانک کچھ یاد آنے پر۔۔۔اسکے قدم رکے۔۔۔

کیا تمھاری میم۔۔۔میرے جانے کے بعد گھر آئی یں؟؟۔۔۔"بغیر مڑے۔۔۔ سوال کیا۔۔۔

یقین تھا کے جواب ہاں میں آئے گا۔۔۔

سارے کریڈٹ کارڈز اس کے بلاک جو کروا دیے تھے۔۔۔اس لیے یقین تھا کے کیش لینے ضرور گھر آئی ی ہو گی دن میں۔۔۔

نہیں سر۔۔۔وہ نہیں آئی یں۔۔۔"رابعہ نے تیزی سے انکار کیا۔۔۔"

نہیں آئی ی؟؟۔۔۔"وہ حیران ہوا۔۔۔پھر دانت پیستے۔۔۔اوپر چل "
دیا۔۔۔

اپنے کمرے میں آیا۔۔۔تواس کے پرفیوم کی مہک نے ویلکم کیا۔۔۔

ایسی ہوتی ہے طلاق؟؟۔۔۔سارا سامان تو یہیں چھوڑ گ ئی ہے"
اپنا۔۔۔"الماری کھولی تواس دشمن جانا کے کپڑے لٹکے نظر آئے۔۔۔۔۔۔

جسے دیکھ۔۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر از خود بکھر ئی۔۔۔

اس کے نزدیک وہ لڑکی صرف نخرے دیکھا رہی تھی اسے۔۔۔۔اس کے علاوہ ان طلاق کے پیپرز کا اور کوئی ی مطلب نہیں تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ نیند میں تھی۔۔۔جب اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

اس نے نیند میں ہی بغیر نمبر دیکھے سیل کان سے لگایا۔۔۔۔

ہیلو میم۔۔۔۔وہ۔۔۔ سر کی بلو شرٹ کہاں رکھی ہے آپ نے؟؟؟۔۔وہ" مل نہیں رہی ہے مجھے۔۔۔ کیا آپ آسکتی ہیں ابھی گھر۔۔۔ سر بس اٹھنے والے ہیں اگر شرٹ نہ ملی تو آپ تو جانتی ہیں وہ مجھ پر بہت غصہ

ہوں گے۔۔۔"دوسری جانب سے رابعہ کی ڈری ڈری سہمی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

اس نے سیل کان سے ہٹا کر۔۔۔ٹائم دیکھا۔۔۔ صبح کے چھ بج رہے تھے۔۔۔

میں نہیں آنے والی اب وہاں کبھی۔۔۔اور رہی شرٹ کی بات۔۔۔تو" لیفٹ سائیڈ والی جو الماری ہے اسے کھولو۔۔۔۔تیسرے نمبر پر۔۔۔بلو رنگ کی شرٹ نظر آجائے گی۔۔۔۔اوکے۔۔۔"وہ پر اعتمادی سے کہہ کر ابھی کال کاٹنے ہی لگی تھی کے رابعہ تیزی سے بولی۔۔۔

میم نہیں ہے وہاں۔۔۔میں نے دیکھ لیا ہے۔۔۔۔پلیز گھر آجائی یں" آپ۔۔ سر اٹھنے والے ہیں۔۔۔۔وہ بہت غصہ ہوں گے اگر شرٹ نہ ملی تو۔۔۔۔"رابعہ خاصہ منتی انداز میں اسے مدد کے لیے بلانے لگی۔۔۔۔

دیکھو رابعہ۔۔۔میری طلاق ہونے والی ہے اب۔۔۔"وہ سمجھانے والے" انداز میں بولی۔۔۔

"میم پلیز آجائی یں۔۔۔۔"

"یار۔۔۔تم دو بار ادیکھو جا کر۔۔۔وہیں رکھی تھی میں نے خود۔۔۔"

"نہیں ہے۔۔۔میں نے دو بار ادیکھ لیا۔۔۔"

تو کوئی ی دوسری دے دو۔۔۔"وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔"

آپ جانتی تو ہیں سر کو۔۔۔انھوں نے بلو کا کہا ہے۔۔پلیز میم آپ"
آجائی یں۔۔۔۔۔"وہ بے بسی سے گویا ہوئی ی۔۔۔

بہت ہو گیا۔۔۔۔وقاص کو فون دو۔۔۔"اس بار وہ خاصہ جھنجھلائے لہجے"
میں حکم صادر کرنے لگی۔۔۔

جی؟؟۔۔۔وقاص سر۔؟؟۔۔وہ۔۔وہ تو سو رہے ہیں۔۔۔"نہایت"
ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔۔۔

رابعہ۔۔۔بس کرؤ۔۔۔اور سیل دو وقاص کو۔۔۔میں جانتی ہوں یہ کال"
اسی نے کروائی ی ہے تم سے۔۔۔"برہمی سے کہا۔۔۔

"اگلے ہی پل۔۔۔ سیل سے بھاری آواز آئی ی۔۔۔ "بولو۔۔

"کیا مس ئی لہ ہے تمھارے ساتھ ؟۔۔۔کیوں مجھے بچوں کی طرح تنگ کر رہے ہو ؟"اس کے لہجے میں جھنجھلاہٹ نمایا تھی۔۔۔۔

"کیونکے ایک کم عقل لڑکی سے پالا پڑ گیا ہے۔۔اب اگر تمھارے یہ بچگانہ کھیل ختم ہو گ ئی ے ہوں تو واپس گھر آؤ۔۔۔میں ابھی بھی چانس دے رہا ہوں تمھیں۔۔۔۔"خاصہ مغرور لہجے میں کہا...

اس کے لہجے کی مغروریت تن بدن میں آگ لگا گ ئی تھی کرن کے۔۔۔

اپنا چانس اپنے پاس رکھو مسٹر اکڑو۔۔۔"نہایت دانت پیستے۔۔۔تڑاک سہ "
جواب دیا۔۔۔

واٹ ؟؟۔۔۔"اسے یقین نہ آیا اپنے کانوں پر۔۔۔۔"

آج تک کسی کی مجال نہ ہوئی ی اس سے بلند آواز میں بات کرنے کی اور وہ
چھٹانک بھر کی لڑکی اسکے منہ پر اسے اکڑو کہ رہی تھی۔۔۔

ہمت ہے تو دو بار کہو۔۔اور پھر دیکھو میں تمھارے ساتھ کرتا کیا"
ہوں۔۔۔"خاصہ غراہٹ کے ساتھ تنبیہہ کیا۔۔۔۔

مسٹر اکڑو۔۔۔اتنی ہی پیاری لگ رہی ہے اگر میری آواز۔۔۔ کہو تو ریکارڈ" کر کے بھیج دیتی ہوں واٹس ایپ پر۔۔۔ جتنا دل چاہے سنتے رہنا۔۔"نڈر و میٹھے لہجے میں کہ کر مقابل کو سر تا پاؤں تپا ڈالا تھا۔۔۔

تم۔۔۔"اس نے فون کان سے ہٹایا۔۔۔ غصہ سوا نیزے پر آن پہنچا" تھا۔۔۔یقین نہیں آرہا تھا وہ کرن ہے۔۔۔اس کی سیدھی سادی خاموش رہنے والی بیوی۔۔۔

پھر ایک گہرا سانس لیا۔۔۔ جیسے غصہ ضبط کرنے کی سعی کر رہا ہو۔۔۔

غصے کی شدت سے چہرہ مکمل سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔۔

پھر دوبارا فون کان سے لگایا۔۔۔

ابھی وہ مزید کچھ بولتا۔۔۔کے اس سے پہلے ہی اس لڑکی نے کال منقطع کر دی۔۔۔

یہ کال کاٹنا تمھیں بہت مہنگا پڑے گا کرن۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے" کہتا۔۔۔فون پٹخ کر چلا گیا تھا۔۔۔

رابعہ اسے الجھی نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ وقت کا بڑا پابند تھا۔۔۔ہر کام اس کے وقت پر کرتا۔۔۔نہ ایک منٹ پہلے نہ ایک منٹ بعد۔۔۔۔

قریبی لوگوں کو تو وہ کوئی ی روبوٹ معلوم ہوتا تھا۔۔۔

وہ روزانہ صبح سات بجے اٹھتا۔۔۔پھر آج ایسا کیا ہو گیا کے چھ بجے ہی اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

اس کی سرخ دوڑیں سجی آنکھیں دیکھ۔۔۔رابعہ کو محسوس ہوا جیسے وہ سویا ہی نہیں ہے پوری رات۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ جاب تلاش کر رہی تھی۔۔۔تا کے جب اس کی طلاق ہو تو وہ کسی پر بوجھ نہ بنے۔۔۔ویسے تو وہ اردو و انگلش ناول کی رائی ٹر تھی۔۔۔ جنھیں وہ ویب و یوٹیوب چینل پر اپلوڈ کر کے مہانا پچاس ہزار بآسانی کما لیتی تھی۔۔۔۔

لیکن آج کل مہنگائی ی کے دور میں پچاس ہزار سے کیا ہوتا ہے۔۔۔وہ اپنے نام کی چھت خریدنا چاہتی تھی۔۔۔

طلاق کے بعد اپنے باپ کے ساتھ ان کے گھر میں رہنے کا۔۔اس کا کوئی ی ارادہ نہ تھا۔۔۔۔

اخبار میں ڈیزائی ن انجینیئر کی جاب دیکھی۔۔تو انٹرویو دینے پہنچ گئی۔۔۔

وہ لفٹ کے انتظار میں کھڑی تھی۔۔۔۔

لفٹ میں کچھ vip جیسے ہی لفٹ میں داخل ہوئی ی۔۔اس نے سامنے لوگوں کو جاتے دیکھا۔۔۔

زیادہ دیھان نہ دیتے ہوئے۔۔۔اس نے لفٹ کا بٹن کلک کیا۔۔۔۔

لفٹ کھلتے ہی۔۔۔وہ اپنی سفید شرٹ ٹھیک کرتے۔۔۔۔کاونٹر کے پاس گ ئی۔۔۔۔

اس کا انٹرویو کافی اچھا ہوا تھا۔۔۔باخوشی لوٹ رہی تھی۔۔کے اچانک سامنے سے ایک مغرور چال چلتا ہوا شخص آتا دیکھائی ی دیا۔۔۔جس کے ارد گرد گارڈز چل رہے تھے۔۔۔

اس شخص کو دیکھتے ہی۔۔۔اک لمحے کے لیے وہ شاکڈ ہوئی ی۔۔۔

وقاص۔۔یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟؟۔۔۔"وہ دل میں"
بڑبڑائی ی۔۔۔ساتھ ساتھ اپنے پرس پر ناخن گڑھانے لگی۔۔۔۔

کرن۔۔۔"پورے ایک ہفتے بعد دونوں آمنے سامنے ہوئے تھے۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں بھی اتنی ہی حیرت تھی جتنی کرن کے اسے پہلی نگاہ میں دیکھ کر ابھرئی ی تھی۔۔۔

اس ہینڈسم بندے کے قدم رکے۔۔۔

لیکن کرن اسے دیکھ کر بھی اَن دیکھا کرتے۔۔۔۔مغرور انداز میں چلتی ہوئی ی اس کے پاس سے گزر گ ئی۔۔۔

ایسے گزر گ ئی جیسے جانتی تک نہ ہو۔۔۔

اس کا عمل و قاص کو جھٹکا لگا گیا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے اس کے پیچھے آیا۔۔۔۔

کرن۔۔۔۔" وہ آواز دے رہا تھا۔۔۔ مگر اسنے سن کر بھی نہ سنی۔۔۔۔"

پہلے سے زیادہ قدموں کی رفتار کو تیز کیا۔۔۔۔

وہ اس کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی اب۔۔۔۔

وقاص اس کے پیچھے آرہا ہے یہ دیکھ۔۔۔وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے کمپنی کی بلڈنگ سے نکلی۔۔۔۔

اسے یقین تھا کے وہ جس قدر مغرور و خود پسند شخص ہے وہ کبھی اسکے پیچھے روڈ پر بھاگتا ہوا نہیں آئے گا۔۔۔

کیا وہ نہیں جانتی تھی لوگوں کے سامنے اسے اپنی یہ مغرور پرسنلٹی کتنی پیاری ہے۔۔۔

آواز دے رہا ہوں۔۔۔بہری ہو گئی ہو کیا؟؟"ابھی وہ بھاگتے ہوئے" روڈ کراس کرنے ہی لگی تھی کے مقابل نے اس کا نازک بازو پکڑ کر۔۔اپنی جانب تیزی سے موڑا۔۔۔۔

کیوں پیچھا کر رہے ہو میرا؟۔۔۔"خاصہ تپے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔"

تمھارا دل نہیں بھر رہا اس کھیل سے ابھی تک؟؟۔۔۔۔"دانت پیستے" ہوئے۔۔۔اس کے خوبصورت وجود کو خود سے قریب کر۔۔۔شعلہ بار نگاہوں سے مقابل کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے طنزیہ پوچھا۔۔۔۔

ارے یہ تو وقاص ہے ناں۔۔۔یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔"وقاص کے" دوست ابوذر نے اسے دیکھتے ہی گاڑی سائیڈ میں لگائی ی۔۔۔اور اتر کر اس کے پیچھے آیا۔۔۔۔

مگر قدم از خود رکے۔۔۔جب دونوں میاں بیوی کی باتیں سنیں۔۔۔۔

میں تمھاری طرح لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنا نہیں جانتی۔۔تم مجھے"
طلاق دے کر آزاد کرؤ بس اتنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"وہ قطعی لہجے میں پھنکار
کر جواب دینے لگی۔۔۔ساتھ ساتھ اس کا ہاتھ اپنے بازو سے جھٹکا۔۔۔۔

"طلاق؟؟۔۔۔۔یہ میں کیا سن رہا ہوں؟؟۔۔۔وقاص کی بیوی اس سے
طلاق مانگ رہی ہے۔۔۔"ابوذر اپنے منہ پر حیرت سے ہاتھ رکھتے
بڑبڑایا۔۔۔۔

"تم میرا صبر آزما رہی ہو کرن۔۔۔معمولی سی بحث پر اتنے بڑے فیصلے نہیں
لیے جاتے۔۔۔۔"

معمولی؟؟۔۔۔اوہاں۔۔۔ مسٹر وقاص عباسی کے لیے سوائے اپنی ذات" کے کوئی ی چیز اہمیت رکھتی ہی تھی۔۔۔" وہ دانت پیستے گہرا طنز کرنے لگی۔۔۔

تم میرا وقت ضائی ع کر رہی ہو۔۔۔۔ابھی بھی تمھیں موقع دے رہا" ہوں۔۔چپ چاپ گھر چلو۔۔۔ میں بھول جاؤں گا تمھاری ساری غلطیوں کو۔۔۔ورنہ۔۔" اپنی کلائی ی پر بندھی واچ میں ٹائی م دیکھ۔۔۔دنیا جہاں کی بے زاری چہرے پر سجائے۔۔۔نہایت غصے سے اسے وار ننگ دینے لگا۔۔۔

ورنہ؟؟۔۔ورنہ کیا کر لوگے؟؟۔۔" وہ ایک قدم اس کی جانب" بڑھاتے۔۔۔ بپھر کر پوچھنے لگی۔۔۔

اس کا انداز زخمی شیرنی جیسا تھا۔۔۔

وقاص اچانک اس کے جرأت بھرے انداز پر ایک قدم پیچھے ہٹا۔۔۔

اس نازک سی دکھنے والی لڑکی کی جرأت تو دن بہ دن بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

پیپرز پر دستخط کرؤ۔۔۔اور آزاد کرؤ مجھے۔۔۔۔اس سے پہلے کے میں" عدالت میں خلع کے لیے درخواست دائر کرؤں۔۔ہر چیز کو اپنے اور میرے لیے مشکل نہ بناؤ۔۔۔۔" وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہتی۔۔۔۔منہ پھیر کر چل دی۔۔۔۔

کرن کے منہ پھیرتے ہی۔۔۔اس کی پونی میں قید ریشمی زلفیں مقابل کے چہرے پر لگیں۔۔۔

و قاص یار۔۔۔مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے تیرے لیے۔۔۔۔اور ساتھ یقین" بھی نہیں آرہا۔۔۔بھابھی تجھ سے طلاق لے رہی ہیں۔۔۔"ابوذر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ۔۔افسردگی سے کہا۔۔۔۔

شٹ۔اپ۔۔۔کیا علم نہیں ہے تمھیں۔۔۔میاں بیوی میں چھوٹے" موٹے جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔۔۔"اچانک ابوذر کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھ۔۔۔وہ حیران ہوا۔۔۔۔مگر اس کا خود کے لیے افسردگی کا اظہار کرنا۔۔۔تن بدن میں آگ لگاتا معلوم ہوا۔۔۔۔

کوئی اسے کمتری و بے بسی کی نگاہ سے دیکھے یہ برداشت نہیں تھا اسے۔۔۔

جلے بھونے انداز میں کہتا۔۔وہ تیزی سے وہاں سے چل دیا۔۔۔

وہ آفس سے واپسی پر کافی تھکاوٹ محسوس کر رہا تھا۔۔۔

دن بہ دن یہ تھکاوٹ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔وہ اپنے وجود پر کافی بھاری پن محسوس کرتا۔۔۔

اس نے معمول کے مطابق پانی کی بوتل اٹھا کر۔۔۔کیپ کھول کر۔۔۔پانی کو منہ سے لگایا۔۔۔

مگر اگلے ہی سیکنڈ۔۔۔اس نے کڑوے کریلے کی طرح منہ بگاڑ کر۔۔۔اپنے ڈرائی یور کی جانب دیکھا۔۔۔

"یہ پانی کے ذائقے کو کیا ہوا ہے؟؟۔۔"

"سر۔۔وہ میم جو آپ کے لیے پانی کی بوتل بنا کر دیتی تھیں آپ کے کیبن و گاڑی میں رکھنے کے لیے وہ اب ختم ہو گ ئی یں ہیں۔۔۔۔ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا کے مجھے انھیں آپ کے پانی کا یاد دلانا پڑے۔۔۔ مگر اس بار رابعہ کو کہنے کے باوجود بھی انھوں نے ن ئی بوتلیں بنا کر نہیں بھیجیں۔۔۔"اسے تو علم ہی نہیں تھا۔۔کے کرن نے اسے کس حد تک اپنا عادی بنا دیا ہے۔۔۔۔

ناجانے پانی میں ایسے کون سے اجزا ڈالتی تھی وہ لڑکی۔۔۔کے اس کا ذائقہ کافی مزے دار محسوس ہوتا۔۔۔ساتھ ساتھ باڈی میں اسے پیتے ہی توانائی محسوس ہوتی۔۔۔۔

وقاص کو اب منرل واٹر کی عادت نہیں رہی تھی۔۔

کیا پانی کا ذائقہ شروع سے اتنا ہی بدذائقہ تھا یا مجھے لگ رہا" ہے؟؟۔۔" وہ خود ہی سے الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

اسے وہ عام منرل واٹر کا پانی۔۔۔اب سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ بہت دکھی تھی۔۔۔اس کی پوری زندگی خراب کرنے والا کتنے مزے سے جی رہا تھا۔۔۔ گویا اسے تو کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو۔۔۔جبکے وہ بیچاری دربدر ہو چکی تھی۔۔۔۔

اپنی سہیلی کے گھر مفت میں رہتے اسے حیا آنے لگی تھی۔۔۔ مگر نوکری بھی تو نہیں مل رہی تھی کے اپارٹمنٹ کے کرائے میں تھوڑا اپنا کردار ہی ادا کردے۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی جگہ اس نے انٹرویو دیا تھا۔۔۔ مگر کوئی ی کال نہ آئی ی۔۔۔۔

وہ دن بہ دن ٹوٹتی جارہی تھی۔۔۔۔ اپنا طلاق کا فیصلہ اسے اب غلط لگنے لگا تھا۔۔۔۔

ابھی ان ہی سوچوں میں گم سم تھی۔۔۔ کے سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

اسکرین پر ڈیڈ چمک رہا تھا۔۔۔۔

اپنے آنسو صاف کر۔۔۔اس نے کال ریسیو کی۔۔۔

"بیٹا کیسی ہو؟۔۔"ان کے سوال پر دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر رو ئے۔۔۔۔کاش وہ واقعی انھیں بتا سکتی کے وہ کس حال میں ہے اس وقت۔۔۔۔

"اللہ کا شکر۔۔۔آپ کیسے ہیں ڈیڈ؟؟۔۔"بمشکل ہی اپنی زکام بھری آواز کو نارمل کرنے کی سعی کرتے پوچھا۔۔۔

"جیسا پہلے تھا۔۔۔خوش۔۔۔اور سناؤ داماد جی کیسے ہیں؟؟۔۔انھیں خوش تو رکھ رہی ہو ناں تم؟۔۔۔"

اسے خوش رکھتے رکھتے۔۔میں تو اپنا آپ بھی کھو بیٹھی ہوں۔۔۔"دل میں" ایک درد کی ٹھیس سی اٹھی۔۔۔۔وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔۔۔

"جی۔۔۔بالکل۔۔۔۔"

"شاباش۔۔۔اچھا سنو۔۔۔میں نے کچھ تحفے خریدیں ہیں تمھارے اور تمھارے سسرال والوں کے لیے۔۔۔اور داماد جی کی سالگرہ کے لیے خاص سوٹ بھی بنوایا ہے۔۔۔میں تمھیں ڈرائی یور کے ہاتھوں بھیج رہا ہوں ۔۔۔یاد سے اسے اپنی ساس سسر و نند کو دے دینا۔۔۔۔"انصار صاحب وقاص کے گھر والوں کو خوش رکھنے کے لیے اکثر مہنگے مہنگے تحفے بھیجتے۔۔۔۔وہ الگ بات ہے ان تحفوں کو کرن کی سسرال والے دیکھنا تک گوارا نہ کرتے۔اور اٹھا کر اپنے ملازمین کو اس کے سامنے ہی دے دیتے۔۔۔جس کے سبب وہ بہت شرمندگی محسوس کرتی۔۔۔اس نے انصار

صاحب کو بہت بار منع بھی کیا۔۔کے تحفے نہ بھیجا کریں۔۔ مگر وہ نہ مانے۔۔۔کیونکے خوشامد کرنے کا وہ کوئی ی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔۔۔۔

جی۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔" وہ پریشان ہو گئی تھی مگر ان پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔"

تھوڑی دیر وہ اپنا سر پکڑے بیٹھی رہی۔۔۔۔وقاص کی سالگرہ اس کے لیے سوائے مصیبت کے کچھ نہ تھی۔۔۔

اگر وقاص نے انصار صاحب کا ڈریس نہ پہنا تو یقینا انھوں نے اس پر بہت بگڑنا تھا۔۔۔وہ ساتھ ہوتے۔۔۔تو منت سماجت کر کے وقاص کو منا ہی لیتی سوٹ پہننے کے لیے۔۔۔ مگر اتنی دور بیٹھ کر کیسے منائے۔۔۔

پھر ان کا ڈرائی یور المعراج مینشن جانے والا تھا۔۔۔اگر وقاص نے اسے طلاق کا بتا کر لوٹا دیا۔۔۔تو اس کے باپ نے اسے چھوڑنا نہیں تھا۔۔یہ سوچ وہ مزید پریشان ہوئی ی۔۔۔۔

بڑی ہمت جمع کی اسے کال کرنے کے لیے۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

وہ میٹنگ میں تھا۔۔۔اچانک سیل کی لائی ٹ اون ہوئی ی۔۔۔تو اس کی نظر پڑئی ی۔۔۔

اسکرین پر کرن چمک رہا تھا۔۔۔

پورے پندرہ دن بعد جا کر بھوت اترا ہے کسی کا۔۔۔" وہ زیرِ لب طنزیہ "
بڑبڑایا۔۔۔ پھر کال کاٹ دی۔۔۔

مگر وہ بار بار کال کرنے لگی۔۔۔

اسکیوز می۔۔۔" بارہا کال آنے کے سبب وہ ڈسٹرب ہو رہا تھا۔۔۔اس لیے "
اسکیوز کر۔۔۔ سیل لے کر میٹنگ روم سے نکلا۔۔

ہیلو۔۔۔" وہ ہی مغرور آواز و لہجہ۔۔۔"

کال کیوں کاٹ رہے تھے میری؟؟۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے پوچھنے "
لگی۔۔۔

"میری مرضی۔۔۔" پھر مغرور لہجہ۔۔۔۔ "فلحال کام بولو۔۔۔"

"میرے ڈیڈ نے کچھ تحفے بھیجوائے ہیں انھیں ریسیو کر لو۔۔۔اور اپنی سالگرہ والے دن۔۔ پلیز وہ سوٹ پہن لینا۔۔۔" اس کی منمناتی والتجائی ی آواز کتنے دنوں بعد سنی تھی۔۔۔ چہرے پر خوش گواری کے تاثرات ابھرے۔۔۔

"میری بلی تو بڑی جلدی منمنانے لگی۔۔۔۔" وہ طنز کا تیر چلائے بغیر رہ نہ سکا۔۔۔

مجھے یہ ڈرامہ کرنا ہی نہ پڑے اگر تم مجھے آزاد کر دو۔۔۔پندرہ دنوں سے" لٹکا کے رکھا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔"خاصہ غصیلی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔

اس نے پوری بات سن۔۔اپنی پیشانی مسلی۔۔۔۔جیسے شدید کوفت کا اظہار کیا ہو۔۔۔۔

پھر ایک گہرا سانس لیا۔۔۔۔

کچھ اور کہنا ہے؟؟۔۔۔"کرن نے محسوس نہیں کیا۔۔۔اس نے فون" نہیں کاٹا اس بار۔۔۔جیسے ہمیشہ کاٹا کرتا تھا۔۔۔بلکے اسے کچھ اور بات کرنے کا موقع دینے لگا۔۔۔۔

پلیز تحفے ریسیو کر لو۔۔۔"بہت مشکل تھا اپنی انا کو اس مغرور شخص کے "
آگے جھکانا۔۔ مگر دل پر منو پتھر رکھ۔۔۔ منتی انداز میں کہا۔۔۔

"اک شرط پر۔۔۔"

"شرط؟؟۔۔"

ہاں۔۔۔ تمھیں میرے ساتھ ڈنر پر چلنا ہو گا۔۔۔مام وسدرہ نے دعوت "
"دی ہے آج کی۔۔۔

پھر ڈریس بھی پہننا پڑے گا میرے ڈیڈ کا بھیجا۔۔۔"فوراہی ڈیمانٹ "
رکھی۔۔۔

گاڑی بھیج دوں گا۔۔آٹھ بجے تیار رہنا۔۔۔"اس نے اپنے رعب دار انداز" میں کہ کر کال ڈسکنیکٹ کی۔۔۔

کچھ ثانیے خاموش کھڑا کچھ سوچتا رہا۔۔۔۔

پھر سر جھٹک کر واپس میٹنگ روم میں داخل ہوا۔۔۔اس کا موڈ پہلے سے کہیں زیادہ خوشگوار تھا۔۔۔جسے باقی سبب ممبرز نے محسوس کیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آٹھ بجے وہ تیار ہو کر۔۔۔اسے کال ملانے لگی۔۔۔یہ بتانے کے لیے کے وہ فرحا کے گھر رہ رہی ہے۔۔۔ابھی وہ کال کرتی۔۔۔اس سے قبل ہی سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

نیچے آجاؤ۔۔۔"کال وقاص کی تھی۔۔۔وہ اسے نیچے بلا رہا تھا۔۔۔۔"

کرن نے حیران ہو کر اپارٹمنٹ کی کھڑکی سے جھانکا تو اس کی گاڑی سامنے کھڑی نظر آئی ی۔۔۔

وہ نیچے آئی ی تو۔۔۔گاڑی کا ڈور اس کے لیے ڈرائی یور نے کھولا۔۔۔

اگلے ہی پل آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں جب پیسنجر سیٹ پر وقاص کو بیٹھا پایا۔۔۔

وہ کیسے ؟؟۔۔۔وہ تو کبھی اسے لینے نہیں آتا تھا۔۔ہمیشہ ڈرائی یور کو ہی بھیجا کرتا۔۔۔۔

میم۔۔۔"ڈرائی یور اس کے اندر بیٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔"

وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔اس کے برابر مگر درمیان میں فاصلہ رکھ کر بیٹھی۔۔۔۔

وقاص اپنے سیل میں مگن تھا۔۔۔ایک بار بھی نگاہ اس کی جانب نہ اٹھائی۔۔۔

کرن اسے یہی تاثر دینا چاہتی تھی کے وہ بھی بہت بیزی ہے کام میں آج کل۔۔۔اس لیے اس کے سامنے۔۔۔۔اپنے سیل میں ناول کی ویڈیو تیار کرنے لگی۔۔۔

وقاص نے اس کی جانب نگاہ کی۔۔۔تو وہ سفید رنگ کے قمیض شلوار و
دوپٹے میں ملبوس تھی۔۔۔ قمیض کا آگے کا گلا کافی گہرا تھا۔۔۔۔

ہلکا سہ دوپٹہ کھسک جانے کے سبب۔۔۔نظار امزید حسین ہو گیا تھا۔۔وہ پھر
ایک دو ثانیوں کے لیے نظر نہ ہٹا سکا۔۔۔۔

اور کپڑے نہیں تھے تمھارے پاس؟۔۔۔"اس کے اچانک سوال پر"
۔۔وہ الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔

"کیا؟۔۔"

"پندرہ دن کی جدائی نے بہرا کر دیا ہے کیا؟"

تمھیں کیا مس ئی لہ ہے ؟؟۔۔۔۔میں جیسے چاہے کپڑے ”
پہنوں۔۔۔“ وہ چڑھ کر دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

تھوڑا چھپ رہا view مجھے کیا مس ئی لہ ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔۔بس ویو ”
ہے۔۔گلا تھوڑا اور گہرا ہوتا تو کم از کم ٹائی م پاس ہی اچھا ہو جاتا۔۔۔۔“ اس
کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔۔پلے فل مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا۔تو
مقابل لال پیلی ہو کر فوراہی اپنا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔۔۔

شرم کرؤ تھوڑی۔۔۔“ کرن جز بز ہو کر بولی تھی۔۔”

“کیوں؟؟۔۔۔مجھے دیکھانے کے لیے دوپٹہ نہیں ہٹایا تھا؟؟۔۔”

جی نہیں۔۔۔مجھے اندازہ ہے کس طرح کی لڑکیوں سے تمھارا تعلق ہے"
۔۔مگر یہ جان لو وقاص عباسی میں ان میں سے نہیں۔۔۔"ایک ایک لفظ
خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا تھا۔۔۔

"بالکل تم الگ ہو۔۔۔ تمھارا لیول کافی ہائی ہے۔۔۔ان میں سے کسی کو
بھی وقاص عباسی کی بیوی ہونے کا شرف حاصل نہیں۔۔۔۔"وہ خاصہ
مغروریت میں ڈوبے لہجے میں بولا تو مقابل دانت پیسنے لگی۔۔۔۔

"کاش مجھے بھی نہ ہوا ہوتا۔۔۔۔"امید تھی کے پلٹ وار کرے گی
گی۔۔۔۔کچھ کڑوا بولے گی۔۔۔ مگر توقع کے برعکس۔۔۔وہ نظر جھکا کر
شدید پچھتاوے بھرے لہجے میں بولی۔۔۔

کیا واقعی وہ اتنی ناخوش تھی اس سے؟؟۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔دنیا کی ہر خوشی اس کے قدموں میں تھی۔۔۔ہر فرمائش لبوں سے نکلتے ہی پوری۔۔۔کوئی اتنا ناشکرہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟؟۔۔۔وہ اب یہی سوچ رہا تھا۔۔۔۔

اس کا پچھتاوے بھرا لہجہ تن بدن میں آگ سلگا گیا۔۔۔

مگر کچھ نہ کہا۔۔۔بس لب بھینچ کر۔۔۔اپنے سیل کی اسکرین تکنے لگا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد گاڑی ریسٹورینٹ کے آگے رکی۔۔۔

کرن کو اس کی ساس و نند بالکل پسند نہیں کرتے تھے۔۔۔

تم نے دوائی پی؟؟۔۔جو میں نے تمھیں بھیجی تھی؟؟۔۔"مہوش بیگم" کھانا کھاتے کھاتے۔۔۔کرن سے مخاطب ہو کر پوچھنے لگیں۔۔۔

جی۔۔۔کھالی۔۔۔"اس نے نظر جھکائے جواب دیا۔۔۔"

تو پھر ڈاکٹر کو چیک۔اپ کرایا؟؟۔۔کوئی گڈ نیوز جو تم ہم سے شیئر" کرنا چاہو۔۔۔"سدرہ فوراہی بولی تھی۔۔۔

کرن نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

وقاص کی ماں و بہن نے شادی کے دوسرے ہی مہینے سے اس کی ناک میں دم کر رکھا تھا بچے کو لے کر۔۔۔جبکے بیٹے کو اولاد جیسی نعمت سرے سے چاہیے ہی نہیں تھی۔۔۔

وہ بیچاری خواہ مخواہ کی دوائی یں اور ڈاکٹروں کے علاج کروا رہی تھی۔۔۔

مہوش بیگم کو کوئی ی بھی بے اولاد جوڑوں کے ڈاکٹر کا بتاتا۔۔۔تو وہ فوراہی اس کے پاس کرن کو اٹھا کر لے چلتیں۔۔

۔وہ بھی تھک چکی تھی ان بے معنی علاجوں سے۔۔۔

کاش میں بول پاتی مجھے نہیں۔۔۔ان کے بیٹے کے دماغ کو علاج کی ضرورت ہے۔۔۔" وہ منہ ہی منہ بڑبڑائی ی۔۔۔

اچھاایک نیاڈاکٹر کاپتا کیاہے میں نے۔۔۔کیاتم کل فری ہو"
؟؟۔۔۔"مہوش بیگم کے کہتے ہی اس کادل چاہاوہ زور زور سے
چیخے۔۔۔کے بس کردیں۔۔۔اور کتنے ڈاکٹرز کودیکھائی یں گی۔۔۔

مگر وہ خاموش رہی۔۔۔۔

غریب کی بیٹی تھی سہناتو مقدر بناہوا تھا۔۔۔کسی امیر کی بیٹی اگراس کی جگہ
ہوتی تو کیاتب ایسا سلوک کرپاتیں۔۔ نہیں۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔بلکے وہ تو
انھیں اپنے معاملات میں بولنے کی اجازت ہی نہ دیتی۔۔۔

بچے پیدا کرنا میاں بیوی کی آپسی رضامندی سے ہوناچاہیے۔۔۔نہ کے دباؤ
میں آکر۔۔۔۔

کچھ پوچھا ہے مام نے۔۔" وقاص نے ہلکے سے کونی مار کر۔۔۔اس کی بھٹکی" توجہ دوبارا موضوع کی جانب مبذول کی۔۔۔

جی۔۔۔"اس کی ٹھیک ٹھاک تپ گ ئی تھی۔۔۔کیا وہ مغرور نوجوان" نہیں جانتا وہ طلاق چاہتی ہے فقط۔۔۔پھر یوں اپنی ماں کے ساتھ ڈاکٹر کے کلینک خوار ہونے بھیجنے کا کیا مقصد؟؟۔۔۔

خود کیوں نہیں بولتا کے اسے بچہ نہیں چاہیے؟؟۔۔۔ویسے تو اتنا بولڈ و لاپرواہ بنتا ہے۔۔۔

ارے آپ کو پتا ہے۔۔۔وقاص کو اسپائی سی کھانے اب پسند آنے لگ" گ ئی ے ہیں۔۔۔یہ ٹرائے کرؤ ناں جان۔۔۔"اس نے مہوش و سدرہ کی

جانب مسکرا کر دیکھتے۔۔اپنا ہاتھ میں پکڑا چمچہ اسپائی سی بریانی سے بھر کر وقاص کے آگے کیا۔۔۔

وہ بہت اچھے سے جانتی تھی اسپائی سی کھانے نہیں کھا سکتا وقاص۔۔۔ مگر بھڑاس نکالنے کا اس سے اچھا موقع نہیں ملنا تھا۔۔۔اس لیے بڑی محبت سے اس کے منہ تک چمچہ لائی ی۔۔۔

وقاص دانت پیستے۔۔۔اسے آنکھوں کے اشارے سے۔۔ باز رہنے کے لیے وارن کرنے لگا۔۔۔ مگر وہ پیچھے ہٹنے والی کہاں تھی۔۔۔۔

کھاؤ ناں جان'' بڑے میٹھے لہجے میں آنکھیں پٹ پٹاتے ہوئے کہا۔۔۔تو'' بمشکل اس نے مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ منہ کھولا۔۔۔

وہ ایسے کڑوے منہ بنا رہا تھا جیسے کرن اسے زہر کھلا رہی ہو۔۔۔

بہت مشکل سے مرچوں بھرے چاول گلے میں نگلے۔۔۔ساتھ ساتھ تیزی سے پانی پیا۔۔۔پھر زبردستی اپنی ماں و بہن کو مسکرا کر دیکھانے لگا۔۔۔۔

اس کے ہونٹ بری طرح جل رہے تھے۔۔۔

ویٹ میں ابھی فریش ہو کر آتی ہوں۔۔۔"اس کی حالت دیکھ اپنی ہنسی" کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔اس لیے فریش ہونے کے بہانے تیزی سے اٹھ کر چلی دی۔۔۔۔

ابھی وہ پیٹ پکڑ کر ہنس ہی رہی تھی بیس کے پاس کھڑے۔۔۔کے اچانک لیڈیز واش روم کا دروازہ کھلا۔۔۔

وقاص عباسی کو لیڈیز واش روم میں دیکھ۔۔۔کرن کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔۔

ابھی کچھ پوچھ پاتی۔۔۔کے وہ ایک جست میں اس کی جانب آیا۔۔۔اور اگلے ہی پل اس کے ہونٹوں پر جھکا۔۔۔۔

حیرت سے کرن کی آنکھیں باہر ابل آنے کو تھیں۔۔۔

یہ پہلی بار تھا کے وہ پیار کر رہا تھا۔۔۔اس نے پہل کی تھی۔۔۔ورنہ لڑکی ہونے کے باوجود ہمیشہ پہل وہ کرتی تھی۔۔۔

شادی کا پہلا مہینہ شرماشرمی میں گزرا۔۔۔وقاص اس میں کوئی ی انٹرسٹ نہیں لیتا تھا۔۔۔حتی کے اس کے قریب تک نہیں آتا۔۔۔۔

ان کے درمیان کی دوری رخشی بیگم نے محسوس کرلی تھی اور گھر کے باقی افراد نے بھی۔۔۔۔

ایک دن انھوں نے کرن کو اپنے پاس بلایا۔۔اور اس نازک مس ئی لے کے متعلق سمجھایا۔۔۔"حیا اچھی چیز ہے کرن بیٹا۔۔لیکن اگر وہ میاں بیوی کے درمیاں دیوار حائی ل کرنے لگے تو اسے چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔۔۔۔

کچھ مردوں کو اپنی انا ہر چیز میں پیاری ہوتی ہے۔۔وہ خود نہیں جھکتے حتی کے ازدواجی تعلق میں بھی نہیں۔۔۔۔چاہتے ہیں سامنے والا اپنی ضرورت و

خواہش ظاہر کرئے۔۔۔پھر وہ نظر کرم کریں۔۔۔میرا پوتا ان ہی مردوں میں سے ایک ہے۔۔۔۔

کچھ مرد ہوتے ہی بے وقوف ہیں۔۔۔انھیں اتنی سی بات سمجھ نہیں آتی کے گھر کی عورت و باہر کی عورت میں سارا فرق حیا کا ہی ہے۔۔۔۔وہ دیکھتے ہیں باہر کی عورت ان پر گر رہی ہے اپنا سب ان پر نچھاور کر رہی ہے وہ بھی بغیر انھیں جھکنے یا خواہش ظاہر کرنے پر مجبور کیے بغیر۔۔۔ان کی اس بے حیائی ی وے باکی کا نقصان گھر کی حیا والی عورتیں اٹھاتی ہیں۔۔باہر کی عورت ایسے مرد کو بے نیاز مزاج کا مالک بنا دیتی ہے۔۔گھر کی مرغی تو ویسے بھی دال برابر ہوتی ہے چاہے چاند کا ٹکڑا ہی کیوں ناں ہو۔۔۔۔وہ چاہتا ہے وہ بھی ویسے ہی سرو کرئے جیسے اسے باہر والی کر رہی ہے۔۔۔اسے نہ جھکنا پڑئے۔۔۔اسے خواہش ظاہر نہ کرنی پڑئے۔۔۔۔۔

مانا عورت پہل کرئے اس معاملے میں تو جھجک آڑئے آتی ہے۔۔حیا آتی ہے۔۔۔۔مرد کی نظر میں اہمیت بھی کم ہو جاتی ہے۔۔۔۔مگر اس کا فائدہ بڑا ہے عورت کو۔۔۔۔جو کچھ وقت بعد ہی نظر آنے لگتا ہے۔۔۔۔۔

اگر روز پیٹ بھر کر گھر سے باہر بھیجے گی اپنے مرد کو۔۔۔تو پھر کتنے ہی مرغ مسلم و تندوری اس کے سامنے آئیں اس کا دل نہ للچائے گا۔۔۔

آہستہ آہستہ اسے گھر کے کھانے کی ہی عادت ہو جائے گی۔۔۔اور یقین جانو اتنا محبت نہیں مارتی جتنا کسی کی عادت مار دیتی ہے۔۔۔

اپنی عادت ڈال دو اسے۔۔۔بعد کے فائدے کے لیے ابھی کچھ اہمیت کم کر لو اپنی۔۔۔۔تھوڑا جھک جاؤ۔۔۔خود پہل کر لو۔۔۔۔میاں بیوی تو ویسے بھی ایک دوسرے کا لباس ہیں۔۔۔اس میں شرم والی کوئی ی بات

نہیں۔۔۔۔۔بلکے کہو۔۔۔جاتو بن جا بڑے باپ کا اپنا گھر بسائے رکھنے کے
لیے میں چھوٹے باپ کی بنی۔۔۔۔۔تم سمجھ رہی ہو ناں میری
بچی۔۔۔۔"ان کے کہے جملے اس نے گراہ سے باندھ لیے تھے۔۔۔

اس کے بعد کبھی بھی اس نے وقاص کے پہل کرنے کا انتظار نہیں
کیا۔۔۔وہ خود پہل کرتی تھی۔۔۔وقاص تو صرف اس کا ساتھ دیتا تھا۔۔۔

وہ ستمگر تو سانسوں پر اس قدر قابض ہو گیا تھا کے لگا جان نکال لے گا
آج۔۔۔۔سانس نہ آنے پر وہ اپنی یادوں کے دریا سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔

اس نے خود کو آزاد کرانے کے لیے اس کے ہونٹوں کو زور سے کاٹا۔۔۔۔

جس پر وہ جھٹکا کھا کر پیچھے ہوا۔۔۔

اس کے نیچے کے ہونٹ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

شش۔۔۔۔کتیا ہو کیا؟۔۔۔جو کاٹ رہی ہو؟؟۔۔"وہ دانت پیستے" ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

اگر کتیا بھی ہوتی۔۔۔تو بھی اتنا لو رمعیار نہ رکھتی کے تمھیں" کاٹوں۔۔۔"ٹکا کر ذلیل کیا تھا اس نازک سی لڑکی نے وقاص عباسی کو۔۔۔

اچھا۔۔۔تو پھر وہ کون تھا جو میری پناہوں میں آہیں بھرتے ہوئے کہتا تھا" ۔۔۔کے دل چاہتا ہے تمھیں کھا جاؤں؟؟۔۔"اس کے مزید قریب آکر۔۔۔دونوں ہاتھ بیس کے سلپ سے ٹکا کر۔۔۔اس نازک سراپے کو

اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان قید کرتے۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔۔یاد دہانی کرانے والے انداز میں استفسار کیا۔۔۔

پاگل تھی میں۔۔۔"اپنی بے قوفی کا سر خم کر کے اعتراف کیا۔۔۔"

تو اب نہیں ہو؟؟۔۔"پلے فل انداز میں پوچھا۔۔۔"

نہیں۔۔۔۔"پُر اعتمادی سے جواب دیا۔۔۔"

چلو چیک کر لیتے ہیں۔۔"اس کے ذو معنی الفاظ سنتے ہی۔۔۔کرن کے" گال سرخ پڑ گئے۔۔۔

فوراہی اس کے سینے پر ہاتھ مار کر خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کرتے
"چیخی۔۔۔"دور رہو مجھ سے۔۔۔۔

اور نہ رہوں تو؟۔۔۔"دوبدو اکڑ کر سوال کیا۔۔"

کس بات کی آگ ہے یہ؟؟۔۔۔محبت تو نہیں ہوں میں"
تمھاری۔۔۔۔"ابھی وہ مزید کچھ بول پاتی کے واش روم کا دروازہ
کھلا۔۔۔اور ایک لڑکی داخل ہوئی ی۔۔۔

وقاص اسے دیکھتے ہی۔۔۔وہاں سے لمبے قدم بھرتا باہر چلا گیا۔۔۔

اس مغرور نوجوان کا خود سے قریب آنا جان پر عجیب غضب ڈاہ گیا تھا۔۔۔اس ہر جائی ی کے سامنے تو مضبوط بن کر لڑتی رہی۔۔۔ مگر اس کے جاتے ہی اپنے ہاتھ پاؤں کپکپاتے محسوس ہوئے۔۔۔

اگر ان کے درمیان طلاق کا معاملہ نہ ہوتا۔۔۔تو شاید اس وقت خوشی سے پاؤں زمین پر نہ ٹک رہے ہوتے۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کے سحر میں خود کو جکڑا پا رہی تھی۔۔۔۔

اپنے دھڑکتے دل کو بمشکل نارمل کرتے۔۔وہ واپس باہر آئی ی۔۔۔

لیکن ابھی ٹیبل تک پہنچتی۔۔۔۔کے کانوں کی سماعت سے اپنا نام ٹکراتا محسوس ہوا۔۔۔

تم نے کرن جیسی لور کلاس لڑکی سے شادی کیوں کی؟؟۔۔۔"وہ جانتی" تھی صرف منہ دیکھاوئے کی محبت کرتی ہیں وہ اس سے۔۔۔ پیچھے تو ہمیشہ وقاص کے کان ہی بھرتی آئی ی ہیں۔۔۔

مہوش بیگم شروع سے اس شادی کے خلاف تھیں۔۔۔

ان کا کیا سوال۔۔۔ کرن کو تجسس میں مبتلا کر گیا۔۔۔ یہ بات تو وہ بھی جاننا چاہتی تھی۔۔۔ کیوں کی آخر اس نے شادی؟؟۔۔

"دادو میری شادی کسی صورت انا سے کروانے کے لیے تیار نہ تھیں۔۔۔ ایسے میں کوئی ی بھی ہو۔۔ کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔" وقاص کا لاپرواہی سے دیا جواب کرن کے دل کو چھلی کر گیا تھا۔۔۔۔

ابھی کچھ منٹوں پہلے وہ اسے کس کر کے آیا تھا۔۔۔یہ سوچ۔۔۔آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔

وہ (کوئی ی بھی) کی لسٹ میں تھی۔۔۔انا نہیں تو پھر کوئی ی بھی ملے کیا فرق۔۔۔۔اور اس کوئی ی بھی سے مراد اس کی ذات تھی۔۔وہ کوئی ی بھی تھی اس کی زندگی میں۔۔۔۔

دل جیسے پھٹنے لگا تھا۔۔۔وہ پاؤں پٹکتی مڑ کر ریسٹورینٹ سے باہر نکل گ ئی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنا بند نہیں ہو رہے تھے۔۔۔۔وہ کچھ دیر باہر لگی چی ئی ر پر بیٹھ کر روتی رہی۔۔۔۔

میم۔۔۔آپ رو کیوں رہی ہیں؟؟۔۔۔"اس کا ڈرائی یور۔۔۔فکر مند" لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔اسے باہر بیٹھ کر روتا دیکھ۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔"وہ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔۔۔"مجھے گھر چھوڑ دو" "گے؟؟۔۔۔

ویٹ میں سر سے پوچھ لیتا ہوں۔۔۔"اس نے وہیں کھڑے کھڑے" وقاص کو کال کی۔۔۔

سر۔۔۔میم گھر جانا چاہتی ہیں۔۔۔کیا انھیں چھوڑ آؤں؟؟۔۔"کال" ریسیو ہوتے ہی۔۔۔مہذب انداز میں استفسار کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔گاڑی میں بیٹھاؤ۔۔۔ہم باہر ہی آرہے ہیں۔۔۔"اس نے"
سنجیدگی سے جواب دے کر کال کاٹ دی۔۔۔

چلیں میم۔۔۔"اس کے کہتے ہی کرن نے گمان کیا کے وقاص نے"
اجازت دے دی ہے۔۔۔

وہ فوراہی اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔کھڑی ہوئی ی۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے آنکھیں موند لیں۔۔۔وہ مزید اپنے آنسو وقاص
جیسے بے مروت وخود غرض شخص پر ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

کچھ منٹ بعد گاڑی کا ڈور کھلا۔۔۔اس نے آنکھ کھولی تو وقاص کو اپنے برابر
میں بیٹھتا پایا۔۔۔

وہ تیزی سے رخ موڑ گ ئی۔۔۔۔

گاڑی اسٹارٹ ہوتے ہی وقاص اس پر یوں اچانک ڈنر چھوڑ کر باہر چلے آنے
پر برسنے لگا۔۔۔ ”میں کچھ بول رہا ہوں کرن۔۔۔پتا ہے مجھے کتنی
شرمندگی ہوئی ی مام وسدرہ کے سامنے۔۔۔اب کال کر کے ان سے
“معذرت کرنا تم۔۔۔ سمجھیں۔۔۔

وہ چپ چاپ سنتی رہی۔۔۔دل جو نہیں چاہ رہا تھا کچھ بولنے کا۔۔۔

ماحول پر کچھ دیر خاموشی چھائی ی رہی۔۔۔

اس کس کا کیا مطلب تھا؟؟۔۔"اچانک وہ اس ہر جائی سے مخاطب" ہو کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

کرن کا سوال سنتے ہی اس کا ایگو شدید ہرٹ ہوا۔۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا صرف ایک کس کرنا اس لڑکی کو اتنا برا لگ گیا کے وہ ڈنر چھوڑ کر باہر نکل گ ئی۔۔۔

کیا یہ وہ کرن نہ تھی جو ہر وقت اس کی توجہ کے لیے ترستی تھی۔۔۔آج جب وہ خود سے پہلی بار اس کے نزدیک آیا۔۔۔تو محترمہ کے مزاج ہی نہیں مل رہے۔۔۔وہ کیسے نہ تپتا۔۔۔

اتنی معصوم نہ بنو۔۔۔گیم تم نے شروع کیا تھا۔۔۔اسپائی سی بریانی کھلا" کر۔۔۔میں نے تو تمھارے ایکشن کاری۔ایکشن دیا بس۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

تم مجھ پر نظر رکھوا رہے ہو؟۔۔۔"اگلا سوال تیزی سے کیا۔۔"

اتنا فالتو وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔"بے نیازی سے جواب دیا۔۔۔"

"تو پھر تم مجھے فرحا کے گھر لینے کیسے پہنچے آج؟؟؟۔۔۔"

وہ کیسے نہ جانتا۔۔۔جتنا وہ سمجھتی ہے اتنا غافل تھوڑی تھا اس سے۔۔۔بیوی تھی اس کی۔۔۔شروع سے ہی دو گارڈز چھپ کر اس کی حفاظت کرنے کے لیے تائی نات کیے ہوئے تھے۔۔۔

اس نے یہ بتانا ضروری نہ سمجھا۔۔۔اس لیے سر سیٹ سے ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

کچھ دیر تک وہ اپنا سوال دوہراتی رہی۔۔۔پھر غصے سے منہ پھولا کر۔۔۔رخ موڑ کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

اچانک کرن کے لیے آرڈر دیے پرس کی یاد آئی ی۔۔۔۔

فوراہی اٹھ کر۔۔۔پیچھے کی سیٹ سے پرس اٹھایا۔۔۔اور اس کی جھولی میں رکھ دیا۔۔۔

کیا ہے یہ؟؟۔۔"اسنے تجسس سے پوچھا۔۔۔۔"

خود دیکھ لو۔۔۔"سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔۔"

اس نے شاپنگ بیگ کو کھولا تو اس میں نیو کلیکشن کا پرس موجود تھا۔۔۔ جس کی کلیکشن ابھی مارکیٹ میں آئی ی بھی نہیں تھی۔۔۔۔

مارکیٹ کا سب سے مہنگا برانڈ کا پرس تھا وہ۔۔۔

اس پر لگے کارڈ پر قیمت پڑھ۔۔۔ تھوک نگلنا بھی مشکل ہو گیا تھا گلے میں۔۔۔

پورے دو کروڑ کا پرس تھا وہ۔۔۔۔

یہ کس کے لیے ہے؟؟۔۔۔"کچھ لمحے تو اسے قیمت ہضم کرنے میں" لگے۔۔۔پھر وقاص کی جانب رخ کر۔۔۔تیزی سے سوال کیا۔۔۔

تمھارے علاوہ کس کے لیے ہو سکتا ہے؟؟۔۔"فوری پلٹ سوال" کیا۔۔۔

می۔۔میرے لیے۔۔۔"خاصہ حیرت سے۔۔۔"

تم تو ایسے حیرت کر رہی ہو جیسے پہلے کبھی کوئی تحفہ نہیں دیا میں نے" تمھیں۔۔۔"وہ منہ بسور کر بولا۔۔۔۔

ہاں وہ تحفے دیتا تھا۔۔۔مگر صرف خود مانگنے پر۔۔۔۔

وہ ہمیشہ ہر تقریب پر تحفہ خود اپنے منہ سے مانگتی۔۔۔چاہے وہ سالگرہ کا ہو یا میٹھی عید کا۔۔۔یا اس کی کسی کامیاب بزنس ڈیل کا۔۔۔۔

نہیں جانتا وہ لڑکا۔۔۔اس کے دیے تحفے تو کبھی استعمال تک نہ کیے۔۔۔صرف انھیں اپنے پاس سنبھال کر رکھتی رہی۔۔۔

انھیں دیکھ دیکھ کر جو خوشی ملتی تھی۔۔۔وہ بیان نہیں کی جاسکتی۔۔۔

کرن کے نزدیک ان برانڈڈ چیزوں کی اہمیت نہیں تھی۔۔۔ان کے دینے والے کی اہمیت تھی فقط۔۔۔

وہ مہنگی چیزیں نہ بھی دیتا تو بھی وہ انھیں ایسے ہی سینے سے لگا کر رکھتی۔۔۔

اسے علم تھا کے نہ مانگے گی۔۔۔تو وہ کبھی دے گا بھی نہیں۔۔۔۔اپنے حصے کی محبت وتوجہ مانگ کر لیتی آئی ی تھی اس سے۔۔جبکے دوسری جانب۔۔۔اس کا خود سے تحفے مانگنا۔۔۔۔۔وقاص کے نزدیک اسے لالچی عورتوں کی لسٹ میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔

وہ اسے gold digger سمجھتا تھا۔۔۔۔یہی وجہ تھی کے اسے گھر واپس بلانے کے لیے پرس گفٹ دیا۔۔۔

دیا ہے۔۔۔۔مگر میرے مانگنے پر۔۔۔"خاصہ چبھتے لہجے میں جواب" دیا۔۔۔

اچھا لگا؟؟۔" لہجے میں ابھری چبھن وہ محسوس نہ کرے یہ کہاں"
ممکن۔۔۔ لیکن وہ لڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔اسے منا کر آج واپس المعراج
مینشن لے جانے کا ارادہ تھا۔۔۔

اچھی چیز تو سب کو ہی اچھی لگتی ہے۔۔۔" وہ پرس واپس بیگ میں ڈال"
کر۔۔۔اس کے قریب رکھتے۔۔۔۔ پھیکے سے لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

"فلحال۔۔۔میں اسے نہیں رکھ سکتی اب۔۔۔۔"

وقاص کو یقین نہ آیا اپنے کانوں کی سماعت پر۔۔۔وہ لڑکی اتنا مہنگا و برانڈڈ
پرس ٹھکرا چکی تھی۔۔۔

وہ ایک گہرا سانس لے کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"مجھے طلاق کب دے رہے ہو؟؟۔۔۔"

کبھی نہیں۔۔۔" قطعی لہجے میں۔۔۔ بھڑک کر جواب آیا۔۔۔"

تمھاری سوئی ی گھوم پھر کر طلاق پر ہی کیوں پہنچ جاتی ہے؟؟۔۔۔" اگلے ہی پل۔۔۔ وہ اپنے غصے کو بمشکل ضبط کر۔۔۔ گہرا سانس بھر کر۔۔۔۔ سر جھٹکتے۔۔۔۔ تحمل سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

تمھیں اتنی سی بات کیوں سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ نہیں رہنا چاہتی تمھارے" جیسے گھٹیا انسان کے ساتھ۔۔۔" وہ آگ بگولہ ہو کر چیخی تھی جواباً۔۔۔۔

گاڑی کا ماحول اچانک ہی ہائی ی ٹمپریچر پر پہنچ گیا تھا۔۔۔۔

ڈرائی یور کے سمجھ نہ آیا کے کیا کرئے۔۔۔تو اس بیچارے نے میوزک اون کر دیا۔۔۔

شرٹ دا میوزک ڈیمٹ۔۔۔"اپنی بیوی سے تو پھر تحمل سے بات کرنے" کی سعی کر رہا تھا مگر ڈرائی یور پر۔۔۔وہ بری طرح دھاڑا۔۔۔

پندرہ دن گزر گ ئی ے مگر تمھیں عقل نہیں آئی ی۔۔۔ملی ان پندرہ" دنوں میں تمھیں کوئی ی نوکری؟؟۔۔ نہیں ناں۔۔۔اور نہ ہی ملے گی۔۔۔کیونکے تم نہایت ہی بے قوف و کم عقل ویوز لیس عورت ہو۔۔۔تم۔۔۔"اس کے جملے تھے یا نشتر۔۔۔اپنا پورا وجود زخمی ہوتا محسوس کر رہی تھی وہ۔۔۔

اس کے اعتماد کی۔۔۔اس کی ذات کی دھجیاں اڑا رہا تھا وہ مغرور شخص۔۔۔۔

یہ پاکستان ہے۔۔۔یہاں بڑی بڑی نامور یونیورسٹی کے لائق اسٹوڈنٹس کو بھی نوکری نہیں ملتی۔۔۔تو اسے نہ ملی تو کیا بڑی بات ہو گئی۔۔اور اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کے وہ بے وقوف و کم عقل ویوز لیس عورت ہے

ابھی وہ اسے ذلیل کر ہی رہا تھا کے مقابل بات کاٹتے تیزی سے سپاٹ لہجے ''میں بولی۔۔۔''اور کچھ کہنا ہے؟؟۔۔۔

اس کا سپاٹ لہجہ و قاص کی زبان کو روکنے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔یہی کے چپ چاپ گھر چلو میرے ساتھ۔۔۔۔میرے بغیر'' نہیں رہ سکتی تم۔۔۔''اُیک ایک لفظ پر خاصہ زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

مرد کو نا جانے کیوں یہ خوش فہمی گھیرے ہوتی ہے۔۔۔کے عورت کچھ کر ہی نہیں سکتی اس کے بغیر۔۔۔۔

اس کا جملہ کانٹوں پر لوٹا گیا تھا۔۔۔وہ رنجیدہ سی مسکرادی۔۔۔۔

یہ خوش فہمی ہے فقط وقاص عباسی آپ کی۔۔۔۔میں آپ کے بغیر آرام" سے رہ سکتی ہوں۔۔۔"مطمئن لہجے میں جواب دیا۔۔۔

تمھیں عادت لگی ہے برانڈڈ کپڑوں وجیولری کی۔۔۔"وہ مغرور لہجے میں" جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

آپ کو ایک سال میں ایک زندہ سانس لیتی روتی ہنسی سوتی ناچتی کھیلتی"
انسان کی عادت نہیں پڑئی ی۔۔۔پھر آپ نے کیسے سوچ لیا کے مجھے ان
بے جان چیزوں کی عادت پڑ جائے گی۔۔۔۔"وہ طنزیہ مسکرا کر بولی۔۔۔تو
مقابل جل اٹھا۔۔۔

گیٹ آوٹ۔۔۔"وہ آہستگی سے اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے۔۔۔۔"

کیا؟؟۔۔"کرن بے اعتباری سے اس کا سرخ چہرہ تکتے۔۔۔۔"

گیٹ آوٹ کرن۔۔۔۔میرے بغیر رہ سکتی ہو ناں تم۔۔۔تو"
جاؤ۔۔۔"دانت پیستے لاپرواہی سے کہا۔۔۔

میں اس وقت کیسے جاؤں گی؟؟۔۔یہاں تو کوئی ی ٹیکسی بھی نہیں ملے" گی۔۔۔"وہ باہر کا اندھیرا دیکھ۔۔۔گھبرا کر دوبارا اس پتھر دل مورت کی جانب متوجہ ہو۔۔۔۔۔بے بسی کی انتہا کو چھوتے بولی۔۔۔

گیٹ آوٹ۔۔۔۔"بے نیازی سے حکم صادر کیا۔۔۔"

اس نے پھر باہر کی جانب دیکھا۔۔۔۔گھپ اندھیرا۔۔۔۔سنسان روڈ۔۔۔۔وہاں تو کوئی ی گاڑی بھی نظر نہیں آرہی تھی دور دور تک۔۔۔

وقاص پلیز۔۔۔۔"وہ التجائی انداز میں چیخی۔۔۔"

گاڑی سے اترؤ۔۔۔"وہ پتھر دل مرد سختی سے بولا۔۔۔تو کرن کو اپنی" جان نکلتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

گاڑی روک دو۔۔۔"اس نے ڈرائی یور کو دیکھ کہا۔۔۔تو وہ بیچارا بھی" پریشان ہوا۔۔۔

"سر۔۔یہ علاقہ لڑکیوں کے لیے بالکل سیف نہیں۔۔۔"

میں نے جتنا کہا۔۔۔اتنا کرؤ۔۔۔اسٹاپ داکار۔۔۔"وہ تحمل" سے۔۔۔سیٹ سے ٹیک لگاتے۔۔دانت پس کر۔۔۔اپنی بات پر زور دیتے۔۔حکم صادر کرنے لگا۔۔۔۔

مانا آواز آہستہ تھی۔۔مگر اس میں غراہٹ الگ ہی نمایا تھی۔۔۔۔

میں آگے روک دوں گا سر۔۔۔"وہ لچکدار انداز میں گویا ہوا۔۔۔"

اس لمحے کرن کو شدید دکھ پہنچا۔۔۔کے یہ ہے اس کا شوہر۔۔۔اس کا محافظ۔۔۔جو اسے سنسان سڑک پر چھوڑ کر جانے کے لیے تیار بیٹھا ہے۔۔۔

اپنے دل میں شدید درد کی لہرئیں اٹھتیں محسوس ہونے لگیں۔۔۔اس کے ساتھ گزارا اک اک لمحہ آنکھوں کے آگے گھوم رہا تھا۔۔۔

اک سال گزارا تھا اس شخص کے ساتھ۔۔۔جسے اس کی ذرہ برابر فکر نہ تھی۔۔۔۔

وہ دل برداشتہ ہو کر۔۔۔گاڑی کا ڈور کھولنے لگی۔۔۔۔

ڈرائی یور نے اسے گاڑی کا ڈور کھولتے دیکھا۔۔۔تو فورا گاڑی روک دی۔۔۔

اس لڑکی کو مزید منت سماجت کرنا اب اپنی توہین لگا۔۔۔

وہ اتر گئی۔۔۔۔اس سنسان سڑک پر۔۔

اس کی گاڑی دھواں اڑاتے بہت جلد اس کی آنسوؤں سے بھری نگاہوں سے غائب ہو گئی۔۔۔

وہ ہیل پہنی ہوئی ی تھی۔۔۔جس کے سبب چلنے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی۔۔۔۔

روتے روتے تھوڑا فاصلہ طے کیا۔۔

پھر ایک لال رنگ کی کار اس کے آگے آکر رکی۔۔۔اس کا شیشہ نیچے ہوا۔۔۔ڈر کے مارے کرن نے اپنی رفتار بڑھائی ی۔۔۔

ہیلو۔۔۔کیا کوئی ی مدد چاہیے ؟؟۔۔۔" مدھم مگر واضح مردانہ آواز پر" اس نے اپنی برابر میں چلنے والی کار میں بیٹھے نوجوان کو دیکھا۔۔۔

حسن سے مالا مال نہایت خوبصورت نوجوان تھا وہ۔۔۔

اس کی آنکھوں پر بڑا سہ گول چشمہ تھا۔۔۔سفید و سرخ رنگت۔۔۔کھڑی چونچ والی ناک۔۔۔۔ گھنی آئی ی ابرو۔۔۔سیاہ چمکتی آنکھیں۔۔۔۔چوڑی پیشانی۔۔۔۔باریک و سرخ ہونٹ۔۔۔۔

وہ دکھنے سے امیر گھر کا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

یہ علاقہ لڑکیوں کے لیے سیف نہیں۔۔۔آجائیں۔۔۔"وہ کار سے "
اترتے ہوئے بولا۔۔۔

اس نے کار کا ڈور کھولا۔۔۔تو کرن سوچ میں پڑ ئی ی۔۔۔اس انجان شخص پر
کیسے یقین کر لے۔۔۔

اگر وہ اسے کہیں اور لے گیا؟؟۔۔یا کچھ الٹا سیدھا کرنے کی کوشش کی۔۔۔

بے فکر رہیں۔۔۔جتنا کیوٹ دکھتا ہوں قسم سے اس سے کہیں زیادہ "
ہوں۔۔۔آپ کو باحفاظت آپ کی منزل تک چھوڑ دوں گا۔۔۔"وہ
مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔تو اس کے گالوں میں ڈمپل پڑا۔۔۔جس کے
سبب اس کے حسن میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔

وہ ڈاک اورنج رنگ کی ٹی شرٹ پر بلیک جیکٹ و بلیک جینز میں ملبوس تھا۔۔۔اس کے گلے میں سلور کی چین تھی۔۔ جس میں ایک انگوٹھی لٹکی نظر آرہی تھی۔۔

کرن نے ایک بار پھر اس سنسان سڑک کو دیکھا۔۔۔وہ اجنبی اسے بھلا آدمی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔وہ خود کو اللہ کی امان میں دیتی۔۔۔۔آیت الکرسی کا ورد کرتے۔۔۔۔گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

اس اجنبی نے گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔۔

وہ مسلسل آیت الکرسی کا ورد کر رہی تھی۔۔۔

وہ نوجوان اسکے عمل پر زیرِ لب مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔

سفید رنگ کے کپڑوں میں اس لڑکی کا نازک وجود خاصہ جچ رہا تھا۔۔۔

وہ دیکھنے سے کم عمر دوشیزہ معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

اس کی سفید لمبی انگلیاں اچانک ہی معاویہ کی نظر میں آئی یں تھیں۔۔۔۔

کتنے خوبصورت ہاتھ ہیں۔۔" وہ بے ساختہ ہی دل ہی دل تعریف کر"

اٹھا۔۔۔۔

اس سنسان سڑک پر آپ اکیلے کر کیا رہی تھیں؟؟۔۔کیا آپ کو نہیں پتا" آج کل کے حالات کتنے خراب چل رہے ہیں؟؟۔۔"اسکا لہجہ فکر جھلکا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

جی وہ۔۔۔ایک سر پھرے سے لفٹ لے لی تھی۔۔۔تو وہ بیچ راستے میں" ہی چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔ غلطی میری ہے مجھے ٹیکسی کر لینی چاہیے تھی۔۔۔"اس کی آواز میں پچھتاوے سے کہیں زیادہ غصہ ابھرا تھا۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔

گاڑی گھومالو۔۔۔۔"اس حسین نوجوان نے سنجیدگی سے اپنی پیشانی مسلتے" ہوئے حکم دیا۔۔۔جس پر ڈرائی یور نے بیک ویو مرر میں دیکھ کر اثبات میں سر ہلاتے۔۔۔تیزی سے گاڑی گھمائی۔۔۔

اب تک تو عقل ٹھکانے آگ ئی ہو گی۔۔۔" وہ منہ ہی منہ بڑبڑایا۔۔۔"

اس کی گاڑی کے برابر سے ہی معاویہ کی کار گزرئی ی۔۔۔ مگر نہ کرن نے دیکھا۔۔۔نہ وقاص نے توجہ دی۔۔۔۔

وہ جب واپس اسی مقام پر پہنچا جہاں کرن کو اکیلے چھوڑا تھا۔۔۔تو اب وہ وہاں موجود نہیں تھی۔۔۔

جاؤ چیک کرؤ۔۔۔زیادہ دور نہیں گ ئی ہو گی۔۔۔"اس نے ڈرائی یور" کو کرن کو ڈھونڈنے بھیجا۔۔۔جب پانچ منٹ بعد بھی اسکا ڈرائی یور اکیلے لوٹا۔۔۔تو وہ چاہ کر بھی خود کو پُر سکون نہ رکھ سکا۔۔۔۔

اس نے بہت پریشان ہو کر کرن کے گارڈز کو کال کی۔۔۔۔

تو پتا چلا۔۔۔۔کے وہ ایک اجنبی لڑکے کے ساتھ لال رنگ کی کار میں بیٹھ کر جا چکی ہے۔۔۔۔۔

ہہہ۔۔۔۔۔"وہ ایک گہری سانس لے کر رہ گیا۔۔۔"

وہ تو صرف اسے اپنی اہمیت کا احساس دلانا چاہتا تھا۔۔۔مگر یہاں تو سارا کھیل ہی پلٹ گیا تھا۔۔۔۔

تم واقعی ایک اجنبی کے ساتھ واپس آئی ہو؟؟۔۔۔وہ گھٹیا وقاص" تمھیں اکیلے روڈ پر چھوڑ گیا۔۔۔حد ہے۔۔۔"فرحا کا خون جل گیا تھا جب اسنے کرن کی پوری بات سنی۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کوئی ی شخص اس قدر بھی لاپرواہ و بے حس ہو سکتا ہے۔۔۔

جبکے کرن بہت رنجیدہ سی نظر آرہی تھی۔۔۔

اس کے ذہن میں ابھی تک وقاص کے تلخ جملے گھوم رہے تھے۔۔۔

وہ پوری رات بستر پر کروٹیں بدلتی رہی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

رات کو ٹھیک سے نہ سو پانے کے سبب۔۔آنکھ دیر سے کھلی تھی۔۔۔

اس نے اٹھتے ہی۔۔۔۔اپنا چینل چیک کیا۔۔۔کل ڈنر پر جانے سے پہلے وہ ناول کی اپی اپلوڈ کر کے گ ئی تھی۔۔

ناول کی ویوز دن بہ دن اور گر رہی تھی۔۔۔۔

ذہن کے شدید ڈسٹرب رہنے کا اثر اس کے چینل پر صاف دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

اس نے جل کر سیل اف کر دیا۔۔۔

پھر اچانک وقاص کی یاد آئی ی۔۔۔اس نے فوراً دوبارا سیل اٹھا کر۔۔۔اسے کال کی۔۔۔

کچھ دیر تک سیل رنگ ہوتا رہا۔۔۔

پھر کال ریسیو ہوئی ی۔۔

کیا کام ہے ؟۔۔"وہ ہی ہر بار کی طرح مغرور لہجہ۔۔۔نہ سلام نہ "
دعا۔۔۔وہ ہی بے مروتی۔۔۔۔

اس شخص کو گھٹی میں شاید کریلا کھلایا گیا تھا۔۔۔کرن یہی سوچ کر سر جھٹکنے لگی۔۔۔

طلاق چاہیے۔۔۔"جتنا سرد سوال تھا۔۔۔اس سے کہیں زیادہ سرد جواب" دیا گیا تھا۔۔۔

کتنی دوں؟؟۔۔"لاپرواہی سے پوچھا۔۔۔"

تینوں ساتھ ہی دے دو۔۔۔"دوبدو جواب دیا۔۔"

اس کا پھرتی سی دیا جواب مقابل کے دل کو لگا تھا۔۔۔

کوئی ی نیا بکرا مل گیا ہے تمھیں اور تمھارے باپ کو کاٹنے کے" لیے؟؟۔۔"نہایت چبھتے لہجے میں طنزیہ پوچھا۔۔۔

"واٹ؟؟۔۔"

"میں تمھیں طلاق نہیں دینے والا۔۔۔چاہے کتنی بھی برائی یاں بیٹھ کر لکھتی رہو سوشل میڈیا پر۔۔۔"نہایت دانت پیستے ہوئے کہ کر۔۔اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

"سوشل میڈیا پر برائی یاں؟۔۔"اس نے الجھ کر دوہرایا۔۔۔پھر تیزی سے سیل چیک کیا۔۔۔

ایک اکاونٹ سے وقاص عباسی وانااعوان زادہ کی آفی ئی ر کی نیوز واس کی بیوی کے طلاق کے مطالبے کے متعلق ٹوئی ٹ کی گ ئی تھی۔۔جس میں بتایا گیا تھا کے وقاص کس قدر برا آدمی ہے۔۔۔جو اپنی بیوی کو نہ صرف

چیٹ کر رہا ہے بلکے اس کے مطالبہِ طلاق کے باوجود اسے آزاد نہیں کر رہا۔۔۔جس پر ملین کی تعداد میں کمنٹس وشی ئی رہو رہے تھے۔۔۔

یہ طلاق والی بات تو صرف میرے اور وقاص کے بیچ تھی۔۔۔یہ باہر کے کسی بندے کو کیسے پتا چلی؟۔۔۔او۔۔۔نو۔۔۔اگر ڈیڈ نے یہ نیوز دیکھ لی تو وہ تو مجھے چھوڑ ئی یں گے نہیں۔" وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر گزرئی ی تھی کے سیل رنگ ہونے لگا۔۔۔۔

جس کا ڈر تھا وہ ہی ہوا تھا۔۔۔کال انصار صاحب کی تھی۔۔۔

کال ریسیو نہ کی۔۔۔بلکے تیزی سے اٹھ کر تیار ہوئی ی۔۔۔

کہیں جارہی ہو؟؟۔۔"فرحانے اسے پونی باندھ کر تیزی سے باہر جاتے" دیکھا۔۔۔تو پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔ساتھ ساتھ وہ بیچاری اپنا پیٹ پکڑ رہی تھی۔۔۔۔

آکر بتاتی ہوں۔۔۔"وہ آواز لگا کر۔۔۔عجلت سے باہر نکل گ ئی۔۔۔"

ٹیکسی لے کر وہ وقاص کے آفس پہنچی۔۔۔

ہیلو میم۔۔۔میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں؟۔۔۔"ریسپشن پر موجود" لڑکی مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

مجھے وقاص عباسی سے ملنا ہے ابھی۔۔"وہ تیزی سے پھولے سانس کے" ساتھ بولی۔۔۔

وہ پہلی بار وقاص کے آفس آئی ی تھی۔۔۔وہ بالکل ایک گھریلو عورت تھی۔۔۔جسے وقاص اپنے ساتھ کہیں لے کر نہیں جاتا تھا۔۔۔۔

بہت کم وقریبی رشتے دار ودوست ہی کرن کو وقاص کی بیوی کے طور پر جانتے تھے۔۔۔

"آپکے پاس اپوائنٹمنٹ ہے؟؟۔۔"

"نہیں۔۔۔مگر۔۔۔۔"

پھر سوری میم ہم اپ کو ملنے نہیں دے سکتے۔۔۔"وہ رسمی طور پر " معذرت کرنے لگی۔۔۔

مگر میں مسز وقاص ہوں۔۔۔ان کی وائف۔۔۔آپ انھیں فون کر" کے بتائیں کے ان کی وائف کرن آئی ہے۔۔۔"اس نے تیزی سے پُراعتماد لہجے میں کہا۔۔۔

سوری میم سر میٹنگ میں ہوں گے ہم انہیں اس طرح تنگ نہیں کر " سکتے۔۔۔آپ پہلے اپوائنٹمنٹ لیں پھر آئیں۔۔۔"یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔۔۔کہ کوئی لڑکی وقاص کی بیوی ہونے کا دعوی کرتے۔۔۔اس سے ملنے آئی ہو۔۔۔وہ ایک بہت بڑے برانڈ کا مالک وایڈورٹائزر و فلم میکر اور پروڈیوسر تھا۔۔۔اس کی کمپنی نئے چہروں کو لانچ کیا کرتی تھی۔۔۔اس لیے بہت سی لڑکیاں صرف وقاص سے ایک ملاقات کے لیے ترستیں۔۔۔

انا کو آج آسمانوں کی بلندیوں پر پہنچانے میں۔۔۔کرن جانتی تھی وقاص کا ہی ہاتھ ہے۔۔۔۔

اسکیوزمی۔۔۔میں نے کہا میں وقاص عباسی کی وائف ہوں۔۔۔"وہ" خاصہ جتاتے ہوئے بولی۔۔۔اس کے لہجے میں دبا دبا غصہ جھلک رہا تھا۔۔۔

"میں نے سن لیا ہے میم۔۔۔لیکن وہ میٹنگ میں ہیں۔۔"

دیکھیں مجھے بہت ضروری کام ہے اس وقت۔۔۔پلیز۔۔کال کریں" ۔۔۔"اس نے خاصہ فورس کیا۔۔۔توریسپشنسٹ نے وقاص سے بات کی۔۔۔

ہیلو سر۔۔۔ گڈ مارننگ۔۔۔ سر ایک کرن نام کی خاتون آئی یں"
ہیں۔۔۔اور وہ کہتی ہیں کے وہ آپ کی وائی ف ہیں۔۔اور وہ آپ سے ملنا
چاہتی ہیں۔۔۔ کیا انھیں آنے دوں؟؟۔۔"نہایت مہذب انداز میں
استفسار کیا۔۔۔

میں کسی کرن کو نہیں جانتا۔۔۔"سپاٹ لہجے میں۔۔۔ سرے سے انکار ہی"
کر دیا اس بے مروت نے۔۔۔۔کے جانتا ہی نہیں۔۔۔۔

"اوکے سر۔۔۔ سوری فور ڈسٹرب۔۔۔"

میم سر کہ رہے ہیں وہ کسی کرن کو نہیں جانتے۔۔"اس لڑکی کا جواب سنتے"
ہی کرن کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا۔۔۔اس نے اپنی مٹھیاں مضبوطی
سے بھینچیں۔۔۔

اس کے پرس میں موجود سیل رنگ ہونے لگا۔۔۔وہ بغیر دیکھے جانتی تھی کے کال اس کے ڈیڈ کی ہے۔۔۔

اس لمحے جان حلق میں اٹکتی معلوم ہوئی ی۔۔۔

اوکے۔۔۔ویٹ۔۔۔کول ڈاون کرن۔۔۔کچھ سوچو۔۔۔اگر گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکل رہا۔۔تو انگلی ٹیڑھی کرنی پڑے گی۔۔۔"اس نے فوراہی اس کی سیکرٹری کو کال کی۔۔۔

مگر وہ بھی کال ریسیو نہیں کر رہی تھی۔۔۔

اوکے۔۔تو وقاص عباسی میں یہ کرنا نہیں چاہتی تھی مگر تم نے مجبور کیا ہے" مجھے۔۔۔" وہ منہ ہی منہ بڑبڑائی ی۔۔۔

وہ میٹنگ روم میں تھا۔۔کے اچانک اس کے سیل کی لائی ٹ اون ہوئی ی۔۔۔ سیل وائبریٹ پر تھا۔۔۔۔

اس نے یوں ہی انگلی سے کلک کیا۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے اس کی پیشانی پر پیسہ ابھر آیا۔۔۔

اس نے فوری اپنی ٹائی ی ڈھیلی کی تھی۔۔۔ پھر اپنی سیکرٹری کو اشارے سے بلا کر اس کے کان کے پاس منہ لے جا کر۔۔۔۔ ہلکے سے سرگوشی کی۔۔

میم۔۔۔آپ یہاں۔۔۔سوری آپ کو انتظار کرنا پڑا۔۔۔وہ سر میٹنگ میں تھے۔۔آپ مجھے کال کر دیتیں۔۔۔"اس کی سیکرٹری فوراہی کرن کو لینے آگ ئی تھی۔۔۔

کی تھی۔۔۔مگر تم نے ریسیو نہیں کی۔۔۔"کرن نے دانت پیستے ہوئے جتا کر کہا۔۔جس پر وہ اپنی گردن کی پشت کھجانے لگی۔۔۔

وہ۔۔۔شاید دیکھا نہیں میں نے۔۔"اس نے نظر جھکائے کہا۔۔۔کرن واقف تھی وہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ وقاص کے کیبن میں لے آئی ی۔۔"میم آپ یہاں انتظار کریں تھوڑا۔۔۔سر ابھی کچھ دیر میں آجائیں گے۔۔۔وہ ابھی

میٹنگ میں ہیں۔۔۔"اس کے کہتے ہی کرن سامنے صوفے پر بیٹھ گ ئی۔۔۔

اس کا سیل پھر رنگ ہونے لگا۔۔۔

وہ اپنی پیشانی مسل رہی تھی۔۔۔

کہاں پھنس گ ئی ہوں میں۔۔" وہ رو تو سہ منہ بنا کر بڑبڑائی ی۔۔۔"

تقریبا ایک گھنٹہ گزر گیا۔۔۔اس کی میٹنگ ابھی بھی جاری تھی۔۔۔

کرن بیٹھے بیٹھے بھی تھک چکی تھی۔۔۔اس لیے اٹھ کر۔۔۔اس کی ٹیبل پر رکھی فائی لز دیکھنے لگی۔۔۔

اچانک وہاں رکھے ایک چھوٹے سے شاپنگ بیگ پر نظر گئی۔۔۔اس نے کھول کر دیکھا۔۔۔تو اس میں ایک بہت خوبصورت و مہنگی ڈائی منڈ کی انگوٹھی تھی۔۔۔

وہ کوئی ی برانڈڈ چیزوں کی شوقین نہیں تھی اور نہ ہی اسے برانڈ کے ناموں سے چیزوں کی قیمت کا کوئی ی اندازہ ہوتا۔۔۔۔ورنہ یقیناوہ جان لیتی وہ کس قدر مہنگی انگوٹھی کو اپنے ہاتھ میں لے کر لاپرواہی سے دیکھ رہی ہے۔۔۔

اس نے انگوٹھی اپنی انگلی میں پہن لی۔۔۔

لمبی ودودھیائی ی ونازک سی انگلی میں وہ انگوٹھی چار چاند لگاتی معلوم ہوئی ی۔۔۔

واو۔۔۔کتنی پیاری ہے۔۔۔"وہ مسکرا کر بولی۔۔۔"

وقاص کے آنے سے پہلے انگوٹھی اتار دیتی ہوں۔۔۔۔"یہی سوچتے اس" نے تیزی سے انگلی سے انگوٹھی اتارنی چاہی۔۔۔۔۔۔

مگر وہ انگوٹھی اس کی انگلی میں بری طرح اٹک گ ئی تھی۔۔۔

او۔۔۔نو۔۔۔اتر جاؤ۔۔"وہ انگوٹھی کو اتارنے کی مسلسل کوشش کر رہی" تھی۔۔مگر وہ نہ اتری۔۔۔

تم؟؟۔۔۔کیا حرکت تھی یہ؟؟۔۔"وہ کیبن میں داخل ہوتے ہی اس پر" بھڑکا تھا۔۔۔

ایک بار وقاص کے سو جانے کے بعد اس نے یوں ہی شرارت میں۔۔۔
وقاص کے بالوں کی دو پونی بنائی ی تھی۔۔۔اور اس کی تصویر اپنے سیل میں
لے لی تھی۔۔۔

تب تصویر لیتے وقت کہاں سوچا تھا کے ایک دن وہ تصویر اتنا کام آئے
گی۔۔۔

اس نے وقاص کو تصویر سینڈ کرئی ی۔۔۔اور نیچے دھمکی آمیز لہجے میں
لکھا۔۔۔کے اگر مجھے پانچ منٹ کے اندر نہ پہچانا تو یہ تصویر میں اپنے سوشل
اکاونٹ پر اپلوڈ کر دوں گی۔۔۔۔اور کیپشن میں لکھوں گی مائے سویٹ بنی
🐰۔۔۔پھر تم جانو اور تمھیں پہچاننے والے جانیں۔۔۔

اسے تو علم تک نہیں تھا کے وہ اس کے سونے کے بعد اتنے خطرناک کارنامے بھی انجام دیتی تھی۔۔۔۔

وہ تو اسے بہت سیدھی سی سمجھتا تھا۔۔۔ مگر آج پہلی بار احساس ہوا تھا۔۔کے بندی پہچاننے میں غلطی کر گیا ہے۔۔۔

کب سے پلان کر رہی تھیں یہ سب ؟؟۔۔اور کتنی پکس رکھ رکھی ہیں تم نے مجھے بلیک میل کرنے کے لیے ؟؟۔۔" وہ خاصہ غراتے ہوئے۔۔اس کی جانب لپکا تھا۔۔۔

علم۔ تھا کے غصہ ہو گا۔۔ مگر اتنا۔۔۔۔یہ نہ سوچا تھا۔۔۔

اسے قریب آتا دیکھ۔۔ بمشکل تھوک گلے میں نگلتی۔۔۔دو تین قدم پیچھے ہوئی ی۔۔

وہ تیزی سے اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

بس یہی ایک تھی۔۔ ''معصومیت سے فوراً اپنا دفاع کیا۔۔۔ڈر جو گ ئی'' تھی۔۔۔اس کی زخمی شیر کی مانند چال دیکھ۔۔۔

وہ تو ایسے لپکا تھا کے چیر پھاڑ دے گا۔۔۔

اور وہ ٹوئی ٹ؟؟۔۔ ''قریب آتے ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔ابرو اچکائے'' تفتیشی افسران کی طرح پوچھا۔۔۔

وہ ڈر کر ایک قدم اور پیچھے ہوئی ی۔۔تو پیچھے رکھے صوفے پر جا گرئی ی۔۔۔

اب پاوں صوفے کے اوپری حصے پر اور دھڑ نیچے حصے پر تھا۔۔۔

آہ۔۔۔" بے ساختہ ہی چیخ بلند ہوئی ی تھی۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر اسے گرا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔ مگر اٹھانے کی زحمت نہ کی۔۔۔

میں نے نہیں کی۔۔۔" وہ یوں ہی صوفے پر لیٹے لیٹے جواب دہ" ہوئی ی۔۔۔جو سچ بھی تھا۔۔۔ مگر مقابل کو یقین نہ آیا۔۔اور آتا بھی کیسے ۔۔سوائے اس کے کوئی ی اتنی اندر کی انفارمیشن لیک نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

وہ طلاق چاہتی ہے یہ بات ان دونوں کے علاوہ جانتا ہی کون تھا۔۔۔ باقی بچی انا سے آفی ئی رکی نیوز۔۔ وہ تو ویسے بھی ہیڈ لائنز میں رہا کرتی تھی۔۔۔۔

"تمھارے علاوہ کر کون سکتا ہے؟۔۔۔" مشکوک نگاہوں سے اس کے چہرے کو تکتے پوچھا۔۔۔ مگر اٹھانے کی زحمت اب بھی ہاتھوں کو نہ دی۔۔۔

"مجھے کیا پتا۔۔۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔

"وہ لڑکا کون تھا جس کے ساتھ تم کل رات گ ئی تھیں؟؟۔۔۔" اچانک ہی موضوع اس نے کل رات پر شفٹ کیا۔۔۔

پہلے مجھے اٹھاتولو۔۔۔سارا انٹرویو کا اسی حالت میں لوگے۔۔۔" وہ بگڑ کر "
بولی تھی۔۔۔

تمھارا یوں گرنا نظروں سے گرنے سے کہیں بہتر ہے۔۔۔" وہ مفاہمانہ "
انداز میں گہرا طنز کرنے لگا۔۔۔

مگر تم تو گر چکے ہو۔۔۔۔" مقابل اس کی بات سن چپ نہ رہ "
سکی۔۔۔ تیزی سے پلٹ وار۔۔۔رنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کے نام
کیا۔۔۔

وہ الگ بات ہے۔۔۔وہ مسکراہٹ صرف اس کے لیے نہ تھی۔۔۔خود پر
بھی وہ طنزیہ ہنس رہی تھی۔۔۔ گویا خودی کا مزاق اڑا رہی ہو۔۔۔کے کس پر

اپنی محبت وچاہتیں ایک سال تک لوٹاتی رہی۔۔۔جبکے وہ تو قابل بھی نہ تھا۔۔۔

صاف بات کرؤ۔۔۔"اس کی بات کا مفہوم سمجھتے۔۔۔۔وہ غرا کر" بولا۔۔۔ساتھ ساتھ اس کا بازو اپنی گرفت میں لے کر جھٹکے سے اٹھایا۔۔

اگلے ہی پل۔۔وہ اس کے قریب آگ ئی تھی۔۔۔

دونوں کی ناک ہلکی سی مس ہوئی ی۔۔

او۔۔تو وقاص عباسی سمجھ کر بھی نا سمجھ بن رہے ہیں۔۔۔"ہلکاسہ چہرہ" پیچھے گراتے۔۔روبرو کھڑے اس حسین نوجوان سے دوری قائم کرنے کی کوشش کر۔۔وہ طنز کا تیر چلانے لگی۔۔۔

اس کی آنکھوں کو اگنور نہیں کر سکتا تھا وہ۔۔۔ان میں شدید کدورت جو ابھر آئی ی تھی۔۔۔

اتنی نفرت؟۔۔۔کیوں؟؟۔۔وہ سمجھ نہ سکا۔۔۔۔

ان کے درمیان توسب صحیح چل رہا تھا۔۔ہر چیز اپنے معمول کے مطابق۔۔۔

پوری دنیا کو اس کے آفئ ر کی خبر تھی۔۔پھر بھی کس قدر معصوم بنے کھڑا تھا وہ۔۔۔چاہتا ہے وہ بولے۔۔کیا واقعی اتنی عقل کی آندھی سمجھتا ہے اسے۔۔کرن یہی سوچ آگ بگولہ ہوئی ی۔۔۔

کیونکے۔۔۔"ابھی وہ بولنے ہی لگی تھی۔۔۔کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔"

دونوں نے ایک ساتھ ہی اس کے پرس کی جانب دیکھا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔"اپنے سیل کے رنگ ہونے پر اسے فورا یاد آیا۔۔کے وہ یہاں" کیوں آئی ی تھی۔۔

او۔۔۔ہیلو ڈیڈ۔۔۔"اس نے کال ریسیو کی۔۔۔"

وہ ویڈیو کال تھی۔۔۔

صبح سے کال کر رہا ہوں تمھیں۔۔۔کہاں ہو تم؟؟۔۔اور کال ریسیو کیوں" نہیں کر رہی تھی؟؟۔۔پتا ہے کتنا پریشان تھا میں۔۔۔۔اور یہ کیا نیوز

سن۔رہاہوں میں۔۔۔تم طلاق لے رہی ہو وقاص

سے۔۔۔واقعی؟؟۔۔اتنا بڑا فیصلہ بغیر میرے صلاح مشورے کے تم کیسے

لے سکتی ہو؟؟۔۔تم۔۔۔"وہ تو کال ریسیو ہوتے ہی بن بادل برسات کی

مانند برسے چلے جارہے تھے۔۔۔

کرن کو لگا اگر بات نہ کاٹی۔۔۔تو وہ وقاص کے سامنے اس کی بچی کچی عزت کا

بھی فالودہ کر دیں گے۔۔

ڈیڈ۔۔۔ڈیڈ۔۔۔۔ڈیڈ۔۔۔۔ہولڈ اون۔۔۔اصل میں صبح ہی وقاص"

مجھے اپنے ساتھ آفس لے آئے تھے۔۔۔پھر میٹنگ میں بھی ساتھ ہی لے

گ ئی ے۔۔۔میرا پرس ان کے کیبن میں تھا۔۔۔ابھی لوٹے تھے ہم

میٹنگ سے۔۔۔وقاص ڈیڈ کو سلام کرؤ۔۔۔"اس نے اپنے باپ کی دکھتی

رگ پر ہاتھ رکھا تھا ڈائی ریک۔

انصار صاحب اس پر ہمیشہ برہم ہوتے کے سوائے گھر میں رہنے کے۔۔۔وہ کرتی کیا ہے؟؟۔۔۔اگر ذرا عقل ہوتی تو وقاص کے کاروبار میں انٹرسٹ لیتی۔۔۔اس کے ساتھ آفس جانا شروع کرتی۔۔

وقاص کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ اس کے کاروبار پر بھی اپنا قبضہ جما لیتی۔۔۔عقل مند بیویاں ایسا ہی کیا کرتی ہیں۔۔۔۔

مگر اس نے کبھی ان کی بات پر توجہ نہ دی۔۔۔وقاص کے پیسے وجائیداد سے کوئی ی خاص دلچسپی نہیں تھی اسے۔۔۔

وہ اپنی گھریلو دنیا میں بہت خوش و مطمئن تھی۔۔۔

گھر میں فارغ وقت میں وہ ناول لکھ لیا کرتی۔۔۔لکھنے کا شوق تو اسے میٹرک کلاس سے ہی لگ گیا تھا۔۔۔

اس کے ناولز اچھے چل رہے تھے۔۔۔لوگ پسند کرتے تھے۔۔۔۔

مگر وہ جنت نما زندگی فقط ایک وہم کے سوا کچھ نہ تھا۔۔۔

وہ اپنی دنیا میں اتنی مگن تھی کے اسے خبر ہی نہ ہوئی ی۔۔کے اس کا تو سب لوٹ گیا ہے۔۔اور نہ کبھی ہوتی اگر وہ روڈ ایکسیڈنٹ نہ ہوا ہوتا۔۔۔

اس نے چہرے پر جھوٹی مسکان سجائے۔۔۔ سیل کی اسکرین وقاص کے آگے کر دی۔۔۔

وقاص اس کی بات سن چکا تھا۔۔۔

اب آیا ہے اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔" وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔۔"

اس نے اپنے ہونٹ سو کیڑے۔۔۔ مگر سلام نہ کیا۔۔

سلام کرؤ۔۔" وہ پیچھے سے دبی دبی آواز میں بولی۔۔۔"

وہ اب بھی اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔ آنکھوں کی غراہٹ کو وہ کیسے نظر انداز" کر دیتی۔۔۔

پلیز۔۔۔" اس نے التجا کی۔۔ بہت مجبور تھی وہ اس لمحے۔۔۔"

اس نے ہلکی سی انگلی ہلائی ی۔۔۔ نیچے کر کے۔۔۔ نفی میں۔۔۔

اتنا اچھا موقع ہاتھ سے جانے دینے والا کہاں تھا وہ۔۔۔۔

کیا چاہیے ؟''فورا استفسار کیا۔۔۔''

اس نے ایک انگلی کھولی۔۔۔ مطلب صاف تھا۔۔۔ مدد ایک شرط پر کرئے گا۔۔۔

منظور ہے۔۔۔اب کرؤ۔۔۔پلیز۔۔''اس نے منظور کر لی شرط۔۔۔وہ'' بھی بغیر سنے۔۔۔ منظور کرنے کے علاوہ اس نازک وقت میں اور کوئی ی چارہ بھی تو نہ تھا۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم۔۔"اس نے اپنے کان سے بلوٹوتھ نکالتے ہوئے۔۔ سنجیدگی" سے کہا۔۔۔

بیٹا میں انتی دیر سے سلام کر رہا ہوں۔۔ تم جواب ہی نہیں دے" رہے۔۔۔" وہ فوراہی شکوتا بولے۔۔۔

وہ۔۔۔ میں کسی سے بات کر رہا تھا دراصل۔۔۔" وہ زیادہ بات نہیں کرتا" تھا۔۔۔ چاہے مقابل اس کا سسر ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ بلکے کرن کے باپ سے تو وہ دور ہی رہنا پسند کرتا تھا۔۔۔

اس کے نزدیک نہایت لالچی و گرا ہوا انسان تھا وہ۔۔۔ جس نے اپنی بیٹی کو اس کی دادی کو بیچا۔۔۔

جب اسکا رشتہ گیا تھا تب کرن کی منگنی ہو چکی تھی۔۔ مگر اس کی دادی کے انصار صاحب سے بات کرنے کے بعد انھوں نے منگنی توڑ دی۔۔۔

ان کی شادی کے صرف ایک ہفتے بعد ہی خبر ملی کے انصار صاحب نے کاروں کا شوروم کھول لیا ہے۔۔۔ وہ اسی وقت سمجھ گیا تھا۔۔ کے انصار صاحب کا کیا معیار ہے۔۔۔

اسے یقین تھا اس قدر لالچی آدمی ہے وہ۔۔۔ کے اگر کوئی ی ابھی بھی کرن کے لیے اس کی دادی سے زیادہ قیمت آفر کر دے۔۔۔ تو دیر نہ لگائے گا وہ خبیث آدمی۔۔۔ کرن کی اس سے طلاق کرانے میں۔۔۔

کہیں ناں کہیں اسے شک تھا کرن کے اچانک مطالبہ طلاق کے پیچھے اس کے باپ کا ہاتھ ہے۔۔۔۔

ضرور اس نے ہی ورغلایا ہوگا کرن کو۔۔۔۔۔ مگر پھر وہ اپنے باپ سے یہ بات کیوں چھپا رہی تھی؟؟۔۔یہ سوچ وہ الجھا۔۔۔

مگر اسکے علاوہ دور دور تک کوئی ی اور وجہ نظر بھی تو نہیں آ رہی تھی۔۔۔

اس کے نزدیک کرن نے وہ ٹوئی ٹ کر کے اسے پریشرائی زکیا تھا۔۔۔

جس کے سبب اب وہ دیکھنا چاہتا تھا۔۔ چل کیا رہا ہے اس لڑکی کے دماغ میں آخر؟؟۔۔۔

کون سے کھیل، کھیل رہی ہے وہ اس کے ساتھ۔۔۔

سوچ لیا تھا اگر آخر میں ان سب کے پیچھے اس کا باپ نکلا۔۔۔تو چھوڑے گا نہیں اسے۔۔۔۔۔

او۔۔اچھا۔۔۔میں نے دیکھا نہیں۔۔۔اور ٹھیک ہوناں بیٹا؟؟۔۔"وہ" لچکدار انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔۔

وقاص کے سامنے وہ بہت لچک جاتے تھے۔۔۔

ٹھیک۔۔۔"فقط ایک لفظی سنجیدگی سے جواب دے کر۔۔۔وہ پلٹ کر" اپنی چیئر پر جا کر بیٹھنے لگا۔۔۔

او۔۔یہ نیوز والے بھی ناں۔۔کچھ بھی بولتے ہیں۔۔"کرن نے اسکرین" واپس اپنی جانب کر لی تھی۔۔۔۔

اس کے والد سر جھٹک کر۔۔اطمینان کا سانس لیتے ہوئے بولے۔۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔اور آپ ٹھیک ہیں؟؟۔۔"مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے"
وہ اپنے باپ سے کچھ دیر باتیں کرتی رہی۔۔۔

اس ہینڈسم نوجوان کی نگاہ ٹیبل پر رکھے اس کے پارسل پر گئی۔۔۔

یہ انگوٹھی سدرہ نے آرڈر کی تھی اس کے نام پر۔۔۔۔وہ اکثر یہی کیا کرتی تھی۔۔۔جب کوئی ی مہنگی چیز خریدتی اسے وقاص کے کھاتے میں ڈال دیتی۔۔۔

اس نے بغیر زیادہ سوچے اس شاپنگ بیگ کو اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔۔۔

سدرہ نے بتایا تھا کے اس کا پارسل آئے گا۔۔وہ اسے گھر آتے وقت لے آئے۔۔۔

"کم از کم انسان تھوڑی رسپیکٹ شو کر لیتا ہے۔۔۔۔ڈیڈ ہیں میرے۔۔۔" وہ اپنے والد سے بات کرنے کے بعد۔۔۔اس کی ٹیبل کے پاس آکر۔۔۔دونوں ہاتھ اس کی ٹیبل پر جماتے۔۔۔بپھر کر بولی۔۔۔

"تو میں نے کوئی بد تمیزی کی ان سے۔؟؟۔۔"انجان لہجے میں پوچھا۔۔۔

اس کے نزدیک جتنی وہ آدمی عزت ڈیزرو کرتا تھا اس سے کہیں زیادہ دے دی تھی۔۔۔ورنہ ایسے لالچی لوگوں کو وہ اپنا چوکیدار بھی نہ رکھے۔۔۔

تم بہت مغرور انسان ہو۔۔۔اور نہایت بے حس و خود غرض"
بھی۔۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے کہ کر۔۔۔پاؤں پٹک کر باہر کی جانب اپنا پرس اٹھا کر چل دی۔۔۔

ویٹ۔۔۔۔کچھ بھول رہی ہو تم۔۔" اسے جاتا دیکھ۔۔۔پیچھے سے سرد" لہجے میں یاد دہانی کرانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔۔

بولو کیا شرط ہے؟" اس نے دروازے پر پہنچ کر آنکھیں میچیں۔۔۔پھر" مٹھیاں جھنجھلا کر بھینچتی۔۔۔واپس آئی۔۔۔

مام کے ساتھ ڈاکٹر کے جاؤ آج۔۔۔اور واپسی پر جب وہ گھر چھوڑئی یں تو"
چپ چاپ گھر میں داخل ہو جانا۔۔۔"اس نے سامنے رکھی فائی ل
کھولتے۔۔۔۔ سنجید گی سے حکم صادر کیا۔۔

کھڑوس کہیں کا۔۔"اس کا یوں حکم چلانا ہی توسب سے زیادہ زہر لگتا تھا"
کرن کو۔۔۔

جب تمھیں بچہ چاہیے ہی نہیں۔۔۔تو مجھے ڈاکٹر کے یہاں بھیجنے کا کیا"
مطلب؟؟۔۔۔"وہ جھنجھلا کر۔۔۔۔اس کا چہرہ تکتے پوچھ رہی تھی۔۔۔

جتنا کہا ہے اتنا کرؤ۔۔۔"سرد مہری سے جواب آیا۔۔۔ نظر اٹھانے تک"
کی زحمت نہ کی اس سنگ دل نے۔۔۔

بہت ہو گیا۔۔۔اپنی محبوبہ کو بھیجو جہاں بھیجنا ہے مجھ پر حکم چلانے کا"
کوئی ی حق نہیں ہے تمھارے پاس اب۔۔۔ سمجھے مسٹر وقاص"کیا اس کی
زندگی تباہ کر کے اب بھی سکون نہیں ملا تھا اسے۔۔جو اسے مزید تنگ کر رہا
تھا۔۔۔

جائے ہی کیوں وہ کسی ڈاکٹر کے پاس؟؟۔۔۔

اس کا حکم چلانا وہ بھی اِس قدر حق سے۔۔۔ تن بدن میں آگ بھڑ کا گیا تھا
کرن کے۔۔وہ تیزی سے اس کی جانب آئی ی۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس کی سیٹ کو پکڑ کر اپنی جانب موڑا۔۔۔

وقاص اُس کے اچانک اِس جرأت بھرے عمل پر ساکت رہ گیا۔۔۔

اس نازک سی دکھنے والی لڑکی نے اس کے چہرے کی سید میں جھک کر۔۔۔چی ئی رکے دونوں ہینڈل پر ہاتھ جمائے۔۔۔پھر مقابل کی آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔۔ سختی سے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔۔۔

اس کے جملے بہت تلخ معلوم ہوئے تھے وقاص کو۔۔۔

کتنی تیزی سے رنگ بدلا تھا اس لڑکی نے۔۔

محبوبہ؟؟۔۔۔۔بیوی و محبوبہ الگ الگ شے کے نام ہیں؟؟۔۔"کچھ لمحے" خاموش رہنے کے بعد۔وہ انجان لہجے میں پوچھنے لگا۔۔

تمھارے لیے تو ہیں ناں۔۔۔"اس نے خاصہ دانت کچکچاتے۔۔۔طنز کا" تیر جتاتے ہوئے مارا۔۔۔

اسکی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔بالکل انگاروں کی مانند۔۔مگر حال مقابل کی آنکھوں کا بھی جدانہ تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔پتا نہیں تھا مجھے۔۔"پلٹ کر کرخنگی سے۔۔۔اسی کی طرز میں" کہا۔۔

اوواقعی؟؟۔۔۔پوری دنیا آندھی نہیں ہے وقاص عباسی۔۔۔اور نہ ہی تم" نے سلطانی ٹوپی پہن رکھی ہے۔۔"مفاہمانہ انداز میں گہرا طنز کیا۔۔۔

سیدھے بولو۔۔۔کیا بولنا چاہتی ہو۔۔۔"اس کی آنکھوں میں "
جھانکتے۔۔۔۔بپھر کر دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

یہی کے میں جانتی ہوں تمھارا انا کے ساتھ آفی ئی رچل رہا"
ہے۔۔۔اور۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے مقابل کے کان کھڑے
ہوئے۔۔۔

اسکی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔۔۔

واٹ؟؟۔۔"پھر وہ پہلے کی طرح بیٹھا نہ رہ سکا۔۔۔"

اسے کھڑا ہوتے دیکھ۔۔۔۔وہ پیچھے ہٹ کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔

اب اتنے معصوم نہ بنو۔۔۔سب جانتی ہوں میں۔۔"کرن نے تیزی سے"
دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔ بھرم۔سے کہا۔۔۔تو مقابل بپھر اٹھا۔۔۔

"تم کیا بکواس کر رہی ہو اس وقت۔۔جانتی بھی ہو؟؟۔۔"

"بہت اچھے سے"

افف۔۔"اس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔کمرے کا ٹمپریچر اچانک شدید"
ہائی ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

وہ اپنا سر پکڑنے لگا۔۔۔

ادھر بیٹھو تم۔۔۔" وہ اس کے دونوں بازو پکڑ کر اپنی چیئر پر بیٹھانے "
لگا۔۔۔

نہیں بیٹھنا مجھے۔۔۔۔" کرن فوراً ہی اس کا ہاتھ ہٹانے لگی۔۔۔ "

بیٹھو۔۔۔" وہ زبردستی بیٹھا کر۔۔۔۔ایک دو ثانیوں کے لیے خاموش "
ہو گیا۔۔۔

وہ ساری نیوز فیک ہیں۔۔۔اگر میں کہوں تو میری بات کا یقین کرؤ "
گی؟؟۔۔" کہنے کو وہ بہت بڑا بزنس مین تھا۔۔۔ مگر جب بات اس لڑکی کو
سمجھانے کی آتی تھی۔۔تو وہ کنفیوز ہو جاتا تھا۔۔۔

اس کی اسکول و کالج ویونی۔۔سب جگہ ایک ہی لڑکی سے دوستی یاری تھی ۔۔۔پھر اسی سے محبت ہوئی ی۔۔۔شادی بھی اسی سے ہوتی اگر اس کے دادی بیچ میں نہ اڑتیں۔۔۔

کرن وانا کے رویوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔وہ سمجھ نہیں پاتا تھا اس لڑکی کو ابھی تک۔۔۔

اسنے بہت سادگی سے اپنی پوری بات کہ دی۔۔۔۔

جو گناہ اس نے کیا ہی نہیں۔۔۔اسکی صفائی ی دینا زہر لگ رہا تھا اسے۔۔۔پھر بھی دے رہا تھا۔۔۔کیونکے سامنے بیٹھی لڑکی کوئی ی ایری غیری نہ تھی۔۔۔اس کی شریک حیات تھی۔۔۔اگر وہ بد ظن ہو گئی تھی کسی غلط فہمی کے سبب۔۔۔تو اس نے ضروری سمجھا اس کی غلط فہمی دور کرنا۔۔

بہت کم گو تھا وہ۔۔۔اس کے نزدیک یہ بتانا کافی تھا اس لڑکی کی غلط فہمی دور کرنے کے لیے۔۔۔کے وہ نیوز فیک ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔" مقابل نے سپاٹ سے لہجے میں۔۔۔فقط ایک لفظ میں اس کے " کردار کی دھجیاں اڑا دیں۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے خودی پر مسکرا دیا۔۔۔

وقاص عباسی تھا وہ۔۔۔۔لڑکیاں ارد گرد صرف ایک نظر کی چاہ میں گھومتی پھرتی تھیں اس کے آگے پیچھے۔۔۔

جتنا ذہین وہوشیار وخوبصورت تھا۔۔۔اتنا ہی امیر وکبیر بھی۔۔۔

کرن واس کے درمیان کوئی ی جوڑ ہی نہ تھا۔۔۔۔ کہاں وہ پرنس چامے کہاں وہ معمولی سی لڑکی۔۔۔ جس کے باپ نے اس کی شادی نہیں کی تھی سودا کیا تھا وہ بھی صرف ایک شوروم کے عوض۔۔۔

کیا تھی وہ اس کے آگے ؟؟۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں۔۔۔

نہایت بے جوڑ تھا یہ رشتہ۔۔۔۔ پھر بھی وہ خاموشی سے نبھاتا رہا۔۔ کس قدر اپنی عادات بدلیں۔۔۔۔ اپنا رویہ بدلا۔۔۔۔ اپنا رہن سہن بدلا۔۔۔

اپنی چیزیں کسی کا چھونا برداشت نہیں تھا۔۔ مگر اس کے ساتھ ہر چیز شئ ر کی۔۔ حتی کے خود کو بھی۔۔۔۔ اور وہ لڑکی۔۔ اس کا یہ حال تھا۔۔۔ کے

انجان رپورٹرز کی پھیلائی ی فیک نیوز پر اسے یقین تھا مگر اس کی ذات پر نہیں۔۔۔

جب یقین ہی نہیں۔۔۔تو اب کچھ بھی کہنا بے کار ہے۔۔۔"اس کی" چی ئی رکے ہینڈل کو مضبطی سے پکڑ کر۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔۔۔۔

پھر چی ئی رسے ہاتھ ہٹاتا۔۔۔دونوں ہونٹوں کو ایک دوسرے میں بھینچے۔۔۔ کھڑا ہو گیا۔۔۔

پھر کوئی ی صفائی ی نہ دی۔۔۔۔کیوں دے اسے صفائی ی۔۔۔جسے یقین ہی نہیں اس کی ذات پر۔۔۔

کیا یہ اس کی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لیے کافی نہ تھا۔۔۔کے خود اسے بیٹھا کر اپنے کردار کی صفائی دی۔۔۔کہا کے وہ سب جھوٹ ہے۔۔۔اب اور کیا چاہتی تھی وہ؟؟۔۔کیسے یقین دلائے اپنی بات پر؟؟۔۔۔۔یا شاید اپنے آگے جھکانا مقصود تھا۔۔ورنہ یہ نیوز کوئی آج کی تو نہ تھی۔۔۔ان کے آف ئی یر کی نیوز تو ہر کچھ دنوں بعد وائی رل ہو جاتی تھی۔۔۔۔تب تو اس نے کبھی دیھان نہ دیا۔۔۔ کبھی کوئی اعتراض ظاہر نہ کیا۔۔۔۔

اس کا گمان تھا اتنی عقل تو ہو گی اس لڑکی میں کے جس پوزیشن پر وہ ہے۔۔وہاں اس طرح کی فیک نیوز کی کوئی وقعت نہیں۔۔۔۔

نیوز والے تو اپنی ٹی آر پی بڑھانے کے لیے کچھ بھی بول دیتے ہیں۔۔۔انہیں تو بس گوسپ چاہیے ہوتی ہے جس میں لوگ انٹرسٹڈ ہوں۔۔۔۔

کچھ کہ نہیں پارہے یہ کہو۔۔۔" وہ روبرو کھڑے ہو کر۔۔۔دانت پیستے"
ہوئے۔۔۔جلے دل کے ساتھ۔۔۔۔اس کے جملے کی اپنے مطابق
تصحیح۔۔۔ بڑے جتاتے ہوئے کرنے لگی۔۔

اپنی آنکھوں دیکھا کیسے فراموش کر دے؟؟۔۔۔۔کیا اس نے ہسپتال میں
نہیں دیکھا تھا انا کے ساتھ وقاص کو۔۔۔۔

جو چاہے سمجھو۔۔۔دروازہ سامنے ہے۔۔۔۔"اس نے توڈائی ریکٹ"
دروازہ دیکھایا۔۔۔

لہجے میں سوائے بے نیازی و مغروریت کے کچھ نہ تھا۔۔۔

کوئی ی جذبات نہیں۔۔۔چہرے پر کوئی ی تاثرات نہیں۔۔۔

انسان نہیں تھا وہ۔۔۔انسان اتنے پتھر دل تو نہیں ہوتے کیونکے۔۔کرن یہی سوچ ٹوٹی۔۔۔کتنی محبت کی تھی اس ہرجائی سے۔۔۔مگر کبھی کبھار ہم اپنی محبتوں کا محور انھیں بنا لیتے ہیں جو اس کے قابل ہی نہیں ہوتے۔۔۔

اس کا دروازہ دیکھانا۔۔۔شدید ذلت معلوم ہوا۔۔

اس کی آنکھیں بھر آئی یں۔۔۔

طلاق پیپر سائی ن کر کے فرحا کے گھر بھیج دینا۔۔۔۔میں چاہتی ہوں یہ" سب ختم ہو جلد سے جلد۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے کہ کر۔۔۔۔پاؤں پٹکتی۔۔۔باہر نکل گ ئی۔۔۔

جب وہ باہر نکل رہی تھی تو اسی لمحے اس کی نگاہ دروازے پر کان لگائے کھڑی سدرہ پر گئی۔۔۔

سدرہ کافی خوش نظر آرہی تھی۔۔اور کیونکر نہ آتی۔۔اس کی تو مراد بھر آئی ی تھی۔۔۔

وقاص اور اس کی طلاق ہو رہی تھی جو وہ ماں بیٹی کب سے کرانے کی خواہش مند تھیں۔۔۔

سدرہ کی آنکھوں میں چمکتی خوشی کرن کے دل کو پارہ پارہ کر گئی۔۔۔

وہ دانت پیستی۔۔۔بغیر کچھ کہے وہاں سے چلی گئی۔۔۔جبکے سدرہ کیبن میں داخل ہوئی ی۔۔

یہ میں کیا سن رہی ہوں بھائی ی۔۔۔آپ دونوں کی طلاق ہو رہی ہے؟"سدرہ کے لہجے میں حیرت سے کہیں زیادہ خوشی تھی۔۔۔یہ وہ نوجوان کیسے محسوس نہ کرتا۔۔۔

وہ زخمی شیر کی طرح اسے غرانے لگا۔۔۔ساتھ ساتھ سر جھٹکتا۔۔۔اپنی چی ئی ر پر بیٹھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔میں سننا نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ اتنا زور سے بول رہی تھی کے" آواز کانوں تک پہنچ گ ئی۔۔۔"سدرہ نے معصوم بننے کی کوشش کی۔۔۔

اپنا سامان لو۔۔اور جاؤ یہاں سے۔۔۔اور ہاں۔۔اگر یہ بات باہر نکلی تو" یقین کرؤ۔۔۔میں تمھارے سارے خرچے بند کر دوں گا

سدرہ۔۔۔"نہایت سختی کے ساتھ تنبیہہ کرتے۔۔اپنے کوٹ کی جیب سے شاپنگ بیگ نکال کر ٹیبل پر رکھا۔۔

اچھا اچھا۔۔۔مجھ پر کیوں بگڑ رہے ہیں۔۔۔میں بھلا کسی کو کیوں بتانے" لگی۔۔۔"سدرہ فوراہی جھم کر بولی۔۔۔

وہ الگ بات ہے اسکا بس نہیں چل رہا تھا کے جلدی سے یہ خبر پورے خاندان و دوستوں کے سرکل میں پھیلا دے۔۔کے اس کا بھائی ی کرن کو طلاق دے رہا ہے۔۔۔

وقاص کی دی دھمکی اتنی پاور فل تھی کے اب وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی ۔۔کسی کو اس متعلق بتانے کا۔۔۔

ارے۔۔۔اس میں تو میری انگوٹھی ہے ہی نہیں۔۔۔"سدرہ سے صبر" نہیں ہو رہا تھا۔۔۔وہ ایکسپنسو جیولری کی دیوانی تھی۔۔۔۔اس نے جیسے ہی بیگ سے باکس نکال کر کھولا۔۔وہ خالی تھا۔۔۔

کرن بے دھیانی میں وہ انگوٹھی پہن کر چلی گ ئی تھی۔۔

میری انگوٹھی کہاں ہے بھائ ی؟؟۔۔"سدرہ نہایت پریشان ہو کر پوچھنے" لگی۔۔۔

مجھے کیا پتا۔۔"وہ جھجھلا کر اپنا پین کھلی فائ ل پر پٹختے بولا۔۔۔۔"

یہاں اس کی زندگی تباہی کے کنارے پر کھڑی تھی اور سامنے موجود اس کی بہن کو اپنی جیولری کی پڑ ئی ی تھی۔۔۔حد تھی بے حسی کی۔۔۔

ایک کروڑ کی انگوٹھی تھی وہ بھائی ی۔۔کوئی ی عام نہیں" تھی۔۔۔"سدرہ خاصہ پریشان لہجے میں جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

یہ دیکھیں۔۔۔۔"اس نے فوراً اپنے سیل میں انگوٹھی کی پک" دیکھائی ی۔۔

وہ انگوٹھی اک نگاہ دیکھتے ہی۔۔۔اسے یاد آیا۔۔کے یہ انگوٹھی تو اس نے کرن کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔۔۔

مگر اس نے سدرہ کو نہ بتایا۔۔۔جانتا جو تھا کے خواہ مخواہ کا ڈرامہ کریٹ کرئے گی۔۔۔

دوسری جانب سدرہ کا پہلا شک کرن پر ہی گیا۔۔۔

نہ صرف وقاص بلکے اس کی پوری فیملی کرن اور اس کے باپ کو لالچی سمجھتی تھی۔۔۔۔

وہ لالچی عورت ہی چرا کر لے گئی ہو گی میری انگوٹھی کو۔۔۔۔۔ویسے " بھی اس کی طلاق ہو رہی ہے۔۔۔اس لیے بھائی کی ہر قیمتی و مہنگی چیز سمیٹنے میں لگی ہو گی اِس وقت۔۔۔۔ایسے لوگوں کو مجھے سبق سیکھانا خوب آتا ہے۔۔۔۔"سدرہ کو موقع ملا تھا اپنی بھڑاس نکالنے کا۔۔

وہ دل میں شدید بغض لیے ہوئے تھی کرن سے۔۔۔۔وجہ صرف اس کا غریب اسٹیٹس و سادگی۔۔۔۔

اسے چڑ تھی غریبوں سے۔۔۔۔

وہ انا جیسی ماڈل وایکٹرس لڑکی اپنے بھائی کے لیے لانا چاہتی تھی جو اس کے قدم سے قدم ملا کر چل سکے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ گھر پہنچی۔۔۔تو فرحا کو بیڈ پر روتا ہوا پایا۔۔۔۔

اسکے پیٹ میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔۔

کرن اسے لے کر فورا ہسپتال بھاگی۔۔۔

اسے فوڈ پوائزن ہوا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے پیٹ میں درد و الٹیاں و موشن بند ہی نہیں ہو رہے تھے۔۔۔۔ڈاکٹر نے ڈرپ و درد روکنے کا انجیکشن فوری طور پر لگایا۔۔۔

رات کا اک بج گیا تھا۔۔۔فرحا کا درد اب کافی بہتر تھا۔۔۔وہ سو چکی تھی۔۔۔

زیادہ موشن ہونے کے سبب فرحا کے جسم کا سارا پانی نکل گیا تھا۔۔اس وجہ سے ڈاکٹر نے اسے چھٹی نہ دی۔۔۔۔ساتھ ساتھ دوسری ڈرپ لگائی ی۔۔تا کے تھوڑی جان آئے اس میں۔۔۔

کرن اکیلے بیٹھے بیٹھے بور ہو چکی تھی۔۔۔فرحا کی ڈرپ ختم ہونے میں ابھی وقت تھا۔۔۔

وہ کچھ تازہ ہوا کھانے ہسپتال کے سیکنڈ فلور کے ٹیرس پر آگ ئی تھی۔۔۔

آج چاند اپنے آب وتاب سے پورے آسمان پر چمک رہا تھا۔۔۔

وہ سفید رنگ کی فراک وچوڑی دار پاجامے میں ملبوس تھی۔۔۔دوپٹہ گلے میں ڈالا ہوا تھا۔۔۔

ٹھنڈی ہوا پورے جسم کو تروتازہ کر رہی تھی۔۔۔اس کے علاوہ وہاں کوئی ی نہ تھا۔۔۔اس لیے اپنے بال سیٹ کرنے کی نیت سے پونی سے اپنی ریشمی زلفوں کو آزاد کیا۔۔۔

اچانک پیچھے سے کلک کی آواز آئی ی۔۔وہ چونک کر پیچھے مڑی۔۔۔

یہ وہ ہی اجنبی تھا جس نے اسے کل رات لفٹ دی تھی۔۔۔

وہ جز بز ہو کر اس کی سمت آئی ی۔۔۔

ہمت کیسی ہوئی ی تمھاری میری تصویر لینے کی؟؟۔۔کل تک تو میں ”
تمھاری مشکور تھی مگر اب لگ رہا ہے۔۔۔“اس نے فوراہی آکر اس اجنبی
کے ہاتھ سے اس کا سیل چھینا۔۔۔پھر دانت پیستے ہوئے اس پر برسنے
لگی۔۔۔

وہ اسے ہکا بکا ہو کر تک رہا تھا۔۔۔

پہلی بار ایسی جرأت مند و بے باک لڑکی سے ملا تھا جس نے اس کا سیل اس کے ہاتھ سے چھین لیا تھا۔۔۔اور نہ صرف چھینا تھا۔۔۔ گرج چمک کے ساتھ برس بھی رہی تھی۔۔۔

کھلی آبشار اس لڑکی پر خاصہ جچ رہی تھی۔۔۔اس کی خوبصورت سرمئی ڈوروں سے سجی آنکھیں۔۔۔ جیسے مقناطیسی طاقت لیے ہوئے ہوں۔۔۔

وہ اپنا آپ کھینچتا ہوا محسوس کر رہا تھا اس لڑکی کی جانب۔۔۔جو بن بادل برسات بنی ہوئی ی تھی۔۔

وہ اس برسات کو قریب سے محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ابھی وہ سنا ہی رہی تھی کے نگاہ اس کے سیل کی اسکرین پر گ ئی۔۔۔اور وہ بولتے بولتے رکی۔۔۔

اسکرین پر اس کی تصویر نہیں تھی۔۔۔چاند کی تھی۔۔۔یعنی وہ اس کی نہیں مکمل چاند کی تصویر لے رہا تھا۔۔۔

وہ غلط سمجھ بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے فورا اسکرین پر ایک دو تصاویر اور دیکھیں۔۔۔وہ سب بھی چاند ستاروں سے سجے آسمان کی تھیں۔۔۔

خاصہ شرمسار ہو کر۔۔۔اس نے سیل نظر جھکائے واپس معاویہ کے آگے بڑھایا۔۔۔

اس نے زیر لب مسکراتے سیل واپس لیا۔۔۔

چاہے تو اطمینان سے چیک کریں۔۔۔میں یہی پاس والی کرسی پر بیٹھ جاتا" ہوں۔۔۔" وہ شرمندہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔وہ تو صرف کچھ دیر اور دیدار یار کی خواہش لیے ہوئے تھا۔۔۔

اس نے سیل واپس کرن کی جانب بڑھایا۔۔۔مگر وہ اس کی نیت کہاں جانتی تھی۔۔۔

خاصہ شرمندہ ہو کر۔۔۔اپنی گردن کی پشت کو دبانے لگی۔۔۔ساتھ ساتھ نظر جھکائے کہا۔۔۔"سوری۔۔۔وہ۔۔مجھے لگا۔۔آپ میری بغیر اجازت "تصویر لے رہے ہیں۔۔

اٹس اوکے۔۔۔مگر آپ چیک کرلیں پھر بھی۔۔۔مجھے کوئی ی اعتراض" نہیں۔۔۔"اس نے نرمی سے کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔اس کی ضرورت نہیں۔۔۔"وہ خاصہ امبیرس فیل کر رہی" تھی۔۔۔

وہ تیزی سے کہ کر۔۔۔اپنے بال جھنجھلا کر پونی میں قید کرتی۔۔۔تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔۔۔

اس کے جاتے ہی معاویہ نے زور سے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا۔۔۔وہ نام پوچھنا تو بھول ہی گیا تھا اس لڑکی کا۔۔۔

وہ دونوں گھر پہنچے۔۔۔تو پولیس کو اپنے اپارٹمنٹ کے دروازے پر کھڑا پایا۔۔۔

"جی؟؟۔۔"فرحا اس قدر کمزور ہو گئی تھی ایک دن کے الٹی موشن و پیٹ درد میں۔۔۔کے وہ بیچاری تو کھڑی بھی کرن کا ہاتھ پکڑ کر ہو رہی تھی۔۔۔

کرن نے پولیس افسر کو دیکھ۔۔۔پریشان لہجے میں پوچھا۔۔۔

"آپ کا نام کرن ہے؟؟۔۔۔"

"جی؟"

سر۔۔۔یہی ہے وہ انگوٹھی۔۔"کرن کی انگلی میں چمکتی انگوٹھی کو" دیکھ۔۔۔پولیس آفیسر کا ساتھی حولدار بولا۔۔۔۔

آپ کو مس سدرہ کی کروڑوں کی انگوٹھی چوری کرنے کے جرم میں ہم" گرفتار کرنے آئی یں ہیں۔۔۔"پولیس کے جملے سنتے ہی اس کے پاؤوں سے جان نکلی۔۔۔

اسے نہیں خبر تھی کے وہ انگوٹھی اتنی مہنگی ہے۔۔جسے وہ یوں ہی پہنے گھوم رہی تھی۔۔۔پھر کل جس حالت میں وہ وقاص کے آفس سے لوٹی۔۔پھر گھر پہنچتے ہی فرحا کی بیماری کو فیس کیا۔۔۔ان سب میں اس انگوٹھی کا تو اسے خیال ہی نہ رہا۔۔۔جو ابھی بھی اس کی انگلی میں تھی۔۔۔

ایک عام سی گھریلوں عورت تھی وہ۔۔۔پولیس کو دیکھ بہت خوفزدہ ہوگئی۔۔۔جیسے کوئی ی بھی شریف عورت ہو جاتی۔۔۔۔

کیا میں۔۔میں ایک کال کر سکتی ہوں؟۔"اس نے تیزی سے روہانسہ لہجے" میں پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔اب تھانے جا کر کرنا۔"پولیس آفسر نے سختی سے کہا۔۔۔"

وقاص عباسی تم اتنا گر جاؤ گے میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔کے اپنی ہی" بیوی کو چوری کے جرم میں جیل بھیجوا دو گے۔۔"وہ دل ہی دل کوس رہی تھی اس ہرجائی ی وسنگ دل کو۔۔۔

ابھی طلاق نہیں ہوئی ی تھی۔۔۔بیوی تھی اس کی۔۔۔مگر ظالم نے اس کا پاس نہ رکھا۔۔۔

اس کے اپنے المعراج مینشن میں اربوں کی جیولری پڑئی ی تھی لاکر میں۔۔۔ جنھیں وہ چاہتی تو اپنے ساتھ اٹھالاتی۔ مگر وہ نہ لائی ی۔۔۔ کیا یہ بات وقاص کو معلوم نہیں جو ایک انگوٹھی کی چوری پر جیل میں ڈلوا رہا تھا

سدرہ۔۔۔سدرہ۔۔۔" وہ اپنے گھر آیا تھا۔۔۔گھر میں داخل ہوتے ہی وہ" زور سے سدرہ کا نام لے کر چیخا۔۔۔۔

کیا ہوا وقاص؟۔۔۔۔ایسے کیوں اپنی بہن کا نام لے کر چیخ رہے ہو؟"اس" ....کی والدہ تیزی سے آکر۔۔۔ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگیں

اس سے پہلے انھوں نے کبھی وقاص کو اس قدر جلال میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اسکا چہرہ مکمل سرخ تھا۔۔

اس کی آنکھوں سے جیسے شعلے نکل رہے ہوں آگ کے۔۔۔

"سدرہ۔۔۔۔سدرہ۔۔۔"اپنی والدہ کے سوال کو مکمل نظر انداز کر۔۔۔وہ سیڑھی چڑھنے لگا۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے بھائی؟؟۔۔"سدرہ اس کی گرج دار آواز پر۔۔۔۔تیزی سے اپنے کمرے سے نکل کر۔۔۔ابھی دروازے تک ہی آئی تھی کے سامنے اس خوبرو نوجوان کو اپنے سامنے کھڑا پایا۔۔۔

کیاہواہے؟؟۔۔۔یہ تم مجھ سے پوچھ رہی ہو؟؟۔۔۔ تمھاری ہمت بھی" کیسے ہوئی میری بیوی پر چوری کاالزام لگاکراس کے گھر پولیس بھجوانے کی؟؟۔۔۔"سدرہ کا بازو جنونی گرفت میں پکڑ کر جھنجھوڑتے۔۔۔۔وہ چنگھاڑا۔۔۔

سدرہ کواس کے اتنے خطرناک ری۔ایکشن کی ذرا بھی امید نہ تھی۔۔۔ ان کے درمیان تو لڑائی ی جھگڑے عروج پر تھے۔۔۔ حتی کے طلاق ہونے والی تھی پھر وہ اس کی خاطر کیوں لڑنے آگیا تھا؟؟۔۔وہ بھی اپنی ہی چھوٹی بہن سے۔۔۔

بھائی ی اس نے میری انگوٹھی چورائی تھی اس لیے۔۔"سدرہ نے مگرمچھ"
کے آنسو بہاتے جواب دیا۔۔۔

ارے کیا ہو گیا ہے وقاص۔۔۔۔کیوں تماشہ کر رہے ہو گھر"
آکر۔۔۔سارے ملازمین تماشہ دیکھ رہے ہیں ہمارا۔۔۔"مہوش بیگم نہایت
بے زاری سے وقاص پر بگڑنے لگیں۔۔۔

میں تماشہ کر رہا ہوں؟؟۔۔۔کچھ خبر بھی ہے آپ کو؟؟۔۔۔۔کے آپ"
کی لاڈلی کیا کرتی پھر رہی ہے۔۔۔"وہ انگارے برسانے لگا۔۔۔

"او۔۔۔کول ڈاون۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔آرام سے بتاؤ ہوا کیا ہے؟"

آپ کی لاڈلی میری بیوی کو ایک معمولی سی انگوٹھی کے لیے جیل بھیج رہی ”
تھی۔۔۔اور اب بھی آپ چاہتی ہیں کے میں کول بیہیو کرؤں۔۔“ وہ غصے
سے بپھر کر بولا۔۔۔تو مہوش بیگم لاپرواہی سے بولیں۔۔۔

بچی ہے۔۔۔ہو گئی غلطی۔۔ویسے بھی تمھاری تو ڈیورس ہونے والی ”
“ ہے۔۔۔

اپنی ماں کی بات سنتے ہی اس نے آگ برساتی نگاہوں سے سدرہ کی جانب
دیکھا۔۔۔

اس نے اپنا تھوک نگلا تھا۔۔۔

اب ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟۔۔ چھوڑو بچی کو۔۔۔ایک تو اس کی انگوٹھی" چورا کر لے گ ئی وہ۔۔۔اور تم ہو کے بجائے اس سے پوچھ تاچھ کرنے کے یہاں آکر اسی بیچاری پر چیخ رہے ہو۔۔۔"مہوش بیگم کو کوئی ی فرق نہیں پڑتا تھا کرن کے جیل جانے سے۔۔۔وہ تو بس کسی بھی طرح اس لڑکی کو وقاص کی زندگی سے نکالنے کی خواہش مند تھیں۔۔۔

مام۔۔۔اپنی نفرت میں اتنا اندھا بننا بھی اچھا نہیں۔۔"وہ بپھر کر دانت" پیس۔۔۔مہوش بیگم کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

اور تم۔۔کان کھول کر سنو۔۔۔کرن سے جا کر معافی مانگو گی" تم۔۔۔ سمجھیں۔۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی ی نہیں ہو گا۔۔۔۔"وہ اسے انگلی دیکھا کر وارننگ دیتا۔۔۔۔پلٹ کر چل دیا تھا۔۔۔

مام۔۔۔میں اس کرن سے معافی نہیں مانگنے والی۔۔۔میں بتا رہی ہوں۔۔۔"سدرہ طیش کے عالم میں قطعی لہجے میں کہتی۔۔۔اپنے کمرے میں چلی گ ئی۔۔۔

"کرن تمھاری وجہ سے سارے ملازمین کے سامنے میرا بھائی ی میری بے عزتی کر کے گیا ہے۔۔۔میں تمھیں نہیں چھوڑوں گی۔۔"سدرہ کو بہت ناگوار گزرا تھا وقاص کا خود پر چیخنا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں آ کر۔۔۔غصے سے سارا سامان پھینکتے جنونی انداز میں بولی۔۔۔

وہیں دوسری جانب وہ اپنے کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔

پولیس کو اچانک ایک کال آئی ی تھی۔۔۔۔۔جس کے بعد وہ اسے چھوڑ کر چلے گ ئی ے۔۔۔اور کچھ بھی نہ کہا۔۔

کرن کو یقین تھا کے یہ سب وقاص نے اسے ڈرانے کے لیے کیا ہے۔۔۔

ابھی وہ رو ہی رہی تھی۔۔۔کے اس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔

اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتے وہ دروازہ کھولنے آئی ی۔۔۔

تم؟؟۔۔۔"دروازہ کھولتے ہی جس آخری شخص کی وہ امید کر سکتی تھی"
۔۔۔وہ تھا وقاص عباسی کا اس کے دروازے پر ہونا۔۔۔

وہ بغیر کچھ کہے۔۔۔کمرے میں گھسا چلا آیا تھا۔۔۔

پھر پورے کمرے کا تقیدی جائزہ لینے لگا۔۔۔

کمرا اس کے گھر کے واش روم سے بھی چھوٹا تھا۔۔۔ پھر اوپر سے سنگل بیڈ ۔۔۔ کرن کو کس قدر پھیل کر سونے کی عادت تھی کیا وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

وہ سو کیسے رہی ہے اس سنگل بیڈ پر۔۔۔ وہ یہی سوچ کر۔۔۔ اپنی ٹھوڑی ہلکے سے کھجانے لگا۔۔۔۔

کمرا بہت چھوٹا، سادہ و خالی تھا۔۔۔۔

کرن جز بز ہو کر اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی ی۔۔۔

کیوں آئے ہو تم یہاں؟؟۔۔۔"اس کی آواز زکام بھری تھی۔۔۔جو" بتانے کے لیے کافی تھی کے ابھی رو کر چکی ہے۔۔۔

وہ ٹوئی ٹ کس نے کی تھی کرن؟؟۔۔۔آخری بار پوچھ رہا" ہوں۔۔"ایک قدم اور قریب آکر۔۔۔۔اس کے رخسار پر آتے بال ۔۔۔کان کے پیچھے کرتے۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں پوچھا۔۔۔

مجھے کیا پتا اور ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔۔۔"وہ خاصہ جھنجھلا کر۔۔اس کا ہاتھ" خود سے ہٹانے لگی۔۔۔

ٹھیک۔۔۔نہ قبول کرو۔۔۔میں ہی بتا دیتا ہوں۔۔۔وہ ٹوئی ٹ فرحا" راشد نے کی تھی۔۔"فرحا کا نام اسنے خاصہ زور دیتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

فرحا۔۔۔"وہ زیرِ لب بڑبڑائی ی۔۔۔"

یہ ممکن تھا کے فرحا ہو۔۔۔کیونکے وہ واحد تھی جو جانتی تھی کے وہ طلاق مانگ رہی ہے۔۔

جب فرحا کو علم ہوا کے وقاص کرن بیچاری کو بیچ رستے میں گاڑی سے اتار کر چلا گیا وہ بھی سنسان علاقے میں۔۔۔تو اسے بہت غصہ آیا۔۔۔اس لیے اس نے وقاص کے خلاف فیک اکاونٹ بنا کر ٹوئی ٹ کی۔۔۔دنیا کو بتایا کے اس کا اصل روپ کتنا بھیانک ہے۔۔۔۔کے ایک طرف نہ صرف وہ اپنی بیوی کو چیٹ کر رہا ہے بلکے اسے خود سے زبردستی نکاح میں باندھ کر بھی رکھ رہا ہے۔۔۔جس کی وجہ سے وقاص کا امیج بہت خراب ہو رہا تھا عوام میں۔۔۔۔

اب بھی کہ دو۔۔۔ نہیں جانتی تم کے فرحار اشد کون ہے" وہ طنزیہ "
بولا۔۔۔

تو مقابل خاموش ہو گ ئی۔۔۔

اب بھی قبول نہیں کرؤ گی کے یہ تم نے کیا ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔اب "
پولیس اپنے طریقے سے اگل وائے گی۔۔۔" وہ اطمینان سے اپنے ہاتھ پینٹ
کی جیب میں ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔ تو مقابل کی آنکھیں مارے شاکڈ کے
اٹھیں۔۔۔

پھر سے پولیس۔۔۔" وہ احتجاجا بول اٹھی۔۔"

ہاں۔۔۔ مگر بے فکر رہو تمھیں نہیں پکڑواؤں گا۔۔۔۔ وہ الگ بات ہے ”
تمھارا ساتھ دینے والوں کو چھوڑوں گا بھی نہیں۔۔“ اس نے جتاتے ہوئے
کہا۔۔۔ تو کرن کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

فرحا کی طبیعت پہلے ہی خراب تھی۔۔۔۔ وہ اسے جیل کیسے جانے دے سکتی
تھی۔۔۔ وہ ٹوئ ٹ تو اس نے ضرور اسی کی محبت میں کی ہو گی۔۔۔ کرن یہ
سوچ نہایت پریشان ہو کر۔۔۔ اپنے ہونٹ کاٹنے لگی۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگے مارے خوف کے۔۔۔۔

وہ وقاص عباسی سے کسی اچھائی کی امید نہیں رکھتی تھی۔۔۔

وہ بیمار ہے ابھی۔۔۔"کرن لچکدار انداز میں بتانے لگی۔۔کے شاید اس"
ظالم کو تھوڑا سہ رحم آجائے۔۔۔

تو؟؟۔۔"مقابل لاپرواہی سے۔۔۔"

کل پوری رات ہسپتال میں گزاری ہے اس نے"آواز روہانسہ"
ہوئی ی۔۔۔

تو؟؟۔۔۔"پھر وہ ہی لاپرواہی۔۔۔۔"

تو اسے چھوڑ دو۔۔۔میں چلی جاؤں گی جیل۔۔۔ویسے بھی وہ ٹوئی ٹ میں"
نے کروائی ی تھی اس سے۔۔۔"فرحا پر یہ مصیبت کبھی نہ آتی اگر وہ اس

کے گھر آ کر نہ رہتی۔۔۔۔یہ سب اسی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔یہ سوچ وہ گلٹ میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔

اس نے سارا گناہ اپنے سر لے لیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"وہ آہستگی سے اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔"

نہیں۔۔میں فرحا کو ہی بھیجوں گا۔۔۔"وہ اکڑ کر اپنی بھرم دار آواز میں" تحمل۔سے گویا ہوا۔۔۔

مگر۔۔۔میں کہ رہی ہوں ناں۔۔۔یہ سب میں نے کروایا ہے۔۔۔"اس" بار کرن کی آواز میں دبا دبا غصہ نمایا تھا۔۔۔۔

شرم بھی آتی ہے تمھیں؟؟۔۔۔کتنی ڈھٹائی سے بول رہی ہو میرے" سامنے کے یہ سب تم نے کروایا ہے۔۔۔" وہ اطمینان سے کھڑا شخص اچانک ہی بھڑک کر اس پر چیخا۔۔۔تو وہ چونک کر اک قدم پیچھے ہوئی۔۔۔

فلحال۔۔۔پانچ منٹ دے رہا ہوں تمھیں۔۔۔اپنا سامان اٹھاؤ اور میرے" ساتھ گھر چلو۔۔۔۔یا پھر فرحا کو پولیس کے حوالے کر دو۔۔۔تیسرا کوئی ی آپشن نہیں۔۔۔۔" اسے پیچھے جاتے دیکھ۔۔۔فوری اس کی کمر کے گرد ہاتھ حائل کر۔۔۔اسے جھٹکے سے خود کے قریب کیا۔۔۔وہ اس کے سینے سے آ لگی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔۔ایک ایک لفظ جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ سرخ ڈوریں آنکھوں میں سجائے اسے شکوئے و کدورت سے تک رہی تھی۔۔۔

بہت نفرت تھی آج ان آنکھوں میں۔۔۔ جن میں وہ محبت دیکھنے کا عادی تھا۔۔۔

دل میں عجیب سہ درد اٹھا اس کی آنکھوں میں اپنے لیے کدورت دیکھ۔۔۔۔

مزید نظریں نہ ملا سکا وہ۔۔۔

نظر پھیر کر۔۔۔۔ اسکی نازک کمر کو اپنے حصار سے آزاد کرتا۔۔۔ باہر چل دیا۔۔۔۔

اسے یقین تھا وہ آئے گی پیچھے۔۔۔۔

کل اس کی سالگرہ تھی۔۔۔ صبح سے ہی اس کی ماں و دادی نے آکر المعراج مینشن میں بیٹھ جانا تھا۔۔اگر کرن نہ ہوئی گھر میں۔۔۔۔تو ہزاروں سوالوں کے جواب دینے پڑتے۔۔۔

کرن کا نہ ہونا۔۔۔ مہوش کو یقین دلانے کے لیے کافی تھا۔۔۔کے طلاق کی خبر سچی ہے۔۔۔

اب یہ بات اس کے ہاتھوں سے نکلنے لگی تھی۔۔۔وہ تو شکر ہے اس ٹوئیٹ کے پیچھے فرحا نکلی۔۔۔۔کرن کی ہی سہیلی۔۔۔۔اور اسے رستہ مل گیا کرن کو ایموشنلی بلیک میل کر کے گھر واپس لانے کا۔۔۔

مانا اسے دکھ پہنچا تھا کرن کے اس ٹوئی ٹ کروانے والے عمل پر۔۔۔ مگر وہ ظاہر نہیں ہونے دے رہا تھا۔۔۔

اس نادان لڑکی نے کیا سوچ کر وہ ٹوئی ٹ کروائی ی؟؟۔۔۔ کیا وہ وقاص کی پاور کو ہلکا لے رہی تھی۔۔ یا اس کی ذہانت کو؟؟۔۔۔

چلو۔۔۔"فرحا کو بچانے کے لیے وہ مجبور تھی اس ستمگر کی بات ماننے"
پر۔۔۔

اپنا پرس اٹھا کر مرئے قدم لیتی باہر آئی ی۔۔۔

اس کے لیے ڈرائی یور نے پیسنجر سیٹ کا ڈور کھولا۔۔۔ وہ خاموشی سے بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

کرن کا خوبصورت چہرہ اس قدر مرجھایا ہوا تھا کے لگا ابھی رو دے گی۔۔۔

اس کے چہرے پر دور دور تک کوئی ی خوشی نہیں تھی اپنے گھر واپس جانے کی۔

اسے دیکھ کوئی ی بھی بتا سکتا تھا۔۔۔کے وہ بالکل خوش نہیں ہے۔۔۔۔

اس کا مرجھایا چہرہ وقاص کے سینے میں آگ لگا رہا تھا۔۔۔

وہ گھر پہنچے۔۔۔تو ڈرائی یور نے ہی اس کے لیے ڈور کھولا۔۔۔وہ چپ چاپ اتر کر اندر چل دی۔۔۔

وقاص اسے گھر چھوڑ کر۔۔۔ڈرائی یور کے ساتھ اپنے آفس چلا گیا۔۔۔

ایک عجیب سی اطمینانی محسوس ہوئی ی دل کو۔۔۔کے اب جب واپس آئے گا تو اس کی بیوی گھر پر ملے گی وہ سوگوار خاموشی نہیں جو اسے زہر لگنے لگی تھی اب۔۔۔

صرف ایک عورت ہی ہے جو اینٹ پتھر کے مکان کو مرد کے لیے گھر بناتی ہے۔۔۔بغیر عورت کا مکان ایسا ہوتا ہے جیسے گویا اس کی روح نکال لی گ ئی ہو۔۔۔اور یہ بات وقاص نے بہت جلدی محسوس کر لی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ آج جلدی گھر لوٹا تھا۔۔۔

گھر میں داخل ہوا۔۔۔تو معمول کے مطابق خاموشی کا راج تھا۔۔۔۔

وہ ڈائی ریکٹ اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔

کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔ مگر پیلی لیمپ کی روشنی میں ایک وجود بیڈ پر بے ست سہ لیٹا نظر آ رہا تھا۔۔۔

کچھ نہ کہا۔۔۔بس سامان صوفے پر رکھ کر۔۔۔فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

فریش ہو کر لوٹا۔۔۔تو کمرے کی لائی ٹس اون کی۔۔۔

وہ کروٹ بدل کر۔۔۔اسکی جانب اپنی پشت کر گ ئی۔۔۔

وہ حسین و وجاہت سے مالا مال نوجوان باخوبی واقف تھا یہ ناراضگی ہے۔۔۔اس نے کافی دنوں تک ایسے ہی چلنا ہے۔۔۔اس نے کوئی ی توجہ نہ دی۔۔۔آئی ینے کے سامنے بال بنا کر۔۔۔وہ کمرے سے باہر جانے ہی لگا تھا۔۔۔کے نگاہ اچانک اس کے بازو پر گ ئی۔۔۔

اس کے ہاتھ کی سفید جلد پر چوٹ کا نشان
الگ ہی نما یا ہو رہا تھا۔۔۔۔

یہ چوٹ کیسے لگی تمھارے؟؟۔۔۔وہ اکثر فل آستین میں ملتی تھی" اسے۔۔۔اس لیے ایکسیڈنٹ کے بعد یہ پہلی بار تھا جب وہ اس کی چوٹ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کچھ پوچھا ہے میں نے؟؟؟۔۔"اس کا سوال کمرے کی خاموشی میں کہیں "
غائب ہو گیا۔۔

جس پر وہ برہم ہو کر۔۔۔اپنے سوال کا جواب دینے ہر زور دینے لگا۔۔۔۔

کار ایکسیڈنٹ میں لگی تھی۔۔۔"وہ بغیر اس کی جانب متوجہ "
ہوئے۔۔۔کمبل منہ تک اوڑھتے بولی۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔کب؟؟۔۔"اس کے لہجے میں فکر ابھری تھی۔۔۔"

اس نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔۔

جواب نہ دینا۔۔ان وقتوں کی یاد دلا گیا۔۔جب وہ ن ئی ن ئی اس کی زندگی میں آئی ی تھی۔۔۔

ایک اجنبی لڑکی۔۔۔ مگر بہت دماغ کھاؤ۔۔۔۔

ذرا سی چوٹ لگی نہیں آگ ئی اسے دیکھانے۔۔۔

وقاص یہ ہو گیا۔۔وقاص وہ ہو گیا۔۔۔ حتی کے ذرا سہ کٹ بھی لگ جاتا تو فورا کال کر کے بتاتی۔۔۔۔کرن کی چھوٹی چھوٹی تکالیف بتانے کی عادت اسے چڑ چڑا کر دیتی تھی۔۔۔ مگر آج۔۔۔جب وہ نہیں بتا رہی تھی تو دل دکھا۔۔۔۔

لگا جیسے دل کا کوئی ٹکڑا کھو گیا ہو۔۔۔

وہ کب اتنی بدلی کے اپنی تکالیف اس سے چھپانے لگ گ ئی اور اسے خبر تک نہ ہوئی ی۔۔۔

شادی کا رشتہ بھی ہر کچھ دنوں بعد اپڈیٹ مانگتا ہے۔۔۔وہ کاروبار، پیرنٹس، رشتے داروں و دوستوں میں لگا رہا۔۔۔ حتی کے اس کی شادی ڈیتھ لائن پر آن پہنچی۔۔۔

وہ خاموشی سے باہر نکل آیا۔۔۔۔

سر کھانا لگا دوں؟؟۔۔"رابعہ فورا پوچھنے لگی۔۔۔"

"ہاں۔۔"

"اور میم کا؟؟۔۔"

"تمھاری میم جب اٹھیں تو انھیں الگ سے دے دینا۔۔۔"

اوکے سر۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔کھانا ٹیبل پر سجانے لگی۔۔۔"

♥*Husny Kanwal*♥

رات کے ایک بج گ ئی ے تھے۔۔۔نیند تو آنکھوں سے کوسو دور تھی۔۔۔

اسے اب بھوک لگنے لگی تھی۔۔۔یقین تھا کے وقاص سو چکا ہو گا۔۔مگر وہ کمرے میں نہیں آیا تھا۔۔۔"شاید برابر والے کمرے میں سو گیا ہو۔۔۔"وہ یہی سوچتے۔۔۔اٹھ کر نیچے آئی ی۔۔۔

پورے گھر میں اندھیرا تھا۔۔۔

وہ کچن میں آئی ی۔۔فریج میں کھانے رکھے تھے۔۔۔مگر اس کا دل نہ چاہا۔۔۔

بنانے کا سوچا۔۔۔ maggi اس نے اپنے لیے میگی

ابھی وہ میگی بنا ہی رہی تھی۔۔کے اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی ی۔۔۔

وہ رابعہ کو گمان کر۔۔۔سکون سے کھڑی چمچہ چلانے لگی۔۔۔

ایک پیالہ میرا بھی بنادینا۔۔"اچانک آئی ی رعب دار آواز پر۔۔۔اس"
کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔وہ تیزی سے پلٹی۔۔۔۔

تم کیا سمجھتے ہو مجھے زبردستی اٹھا کر گھر لے آؤ گے۔۔۔اور میں تمھارے"
لیے واپس فری کی سرونٹ بن جاؤں گی۔۔۔اگر تم ایسا سوچ رہے ہو
ناں۔۔۔تو مسٹر وقاص۔۔۔اپنے خوابوں کی دنیا سے جاگو۔۔۔میں
تمھارے لیے کچھ نہیں بنانے والی۔۔۔اور نہ ہی میں تمھاری پہلے جیسی
کوئی ی خدمت کرؤں گی سمجھے۔۔۔۔"وہ خاصہ جزبز ہو کر۔۔آنکھیں
دیکھاتے بولی۔۔۔۔

ٹھیک۔۔"وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔اطمینان سے گویا ہوا۔۔۔"

اس کا اتنا ٹھنڈا ری۔ایکشن دیکھ وہ دانت کچکچانے لگی۔۔۔

"چلو تو پھر ایک ڈیل کرتے ہیں۔۔۔"

مجھے کوئی ڈیل نہیں کرنی تمھارے ساتھ۔۔۔" وہ بپھر کر قطعی لہجے" میں بولی۔۔۔

بے وقوفوں کی طرح ہر بات بیچ میں مت کاٹا کرو۔۔۔پہلے سن لو پوری" بات۔۔۔" اس نے ڈپٹ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔تو مقابل دل ہی دل "کڑکڑانے لگی۔۔۔ "کڑوا کریلا کہیں کا۔۔۔جب دیکھو سناتا رہتا ہے۔۔۔

میں تمھیں پورے 25 کروڑ دوں گا۔۔۔" اس کا بس اتنا کہنا ہی تھا کے" کرن کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔

کت۔۔۔کتنے ؟؟۔۔"اس کی زبان تک لڑکھڑا گ ئی تھی۔۔۔"

پورے پچیس کروڑ۔۔۔"خاصہ محظوظ ہوا تھا اس کاری۔ایکشن دیکھ۔۔۔"

ویسے اپنی بات دوہرانا زہر لگتا تھا اسے۔۔مگر اس لمحے بڑی خوشی سے جتاتے ہوئے دوہرانے لگا۔۔۔۔

تم۔۔۔تم مجھے بھلا اتنی بڑی رقم کیوں دینے لگے ؟؟۔۔"وہ تیزی سے" تفتیشی افسران کی طرح پوچھنے لگی۔۔۔۔

اسے لگا وہ مزاق کر رہا ہے۔۔۔۔

"کیونکے تم وہ کرؤ گی جو میں چاہتا ہوں۔۔۔"

اور وہ کیا ہے؟؟۔"۔دو بدو مارے تجسس کے سوال کیا۔۔۔"

زیادہ کچھ نہیں۔۔۔بس جب تک دادی اپنے شئی رزمیرے حوالے" نہیں کر دیتیں تب تک تمھیں ان کے اور سارے بورڈ اف ڈائی ریکٹرز کے سامنے میری بیوی بن کر رہنا ہو گا۔۔۔اس دوران تمھیں مجھے ہر طرح مطمئن رکھنا ہے۔۔۔"اتنا کہتے ہی۔۔۔اس نے کمر کے گرد حصار باندھ کر۔۔۔خود سے قریب کیا۔۔۔وہ اچانک نزدیکی پر چونکی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔"خاص طور پر جسمانی۔۔۔"کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔بھرائی ی آواز میں کہا۔۔۔

نو وئے۔۔۔"اسکی بات سنتے ہی آنکھوں میں جوالہ مکھی پھٹی" تھی۔۔۔نہایت سختی سے انکار کیا۔۔۔

انکار کی کوئی ی گنجائش نہیں۔۔۔" وہ بھرائی ی آواز میں کہتا۔۔۔اس کی "
ناک سے اپنی ناک مس کرنے لگا۔۔۔

کتنے ہی دنوں بعد اس کی مہک نزدیک سے محسوس کی تھی۔۔۔اس
ہر جائی ی کی قربت کا اپنا ہی ایک چارم تھا۔۔۔اس کی بھرائی ی آواز کانوں
کو دہکا گ ئی تھی۔۔۔لگا جیسے جل رہے ہوں۔۔۔

مجھے منظور ہے۔۔۔ مگر لاسٹ والی شرط نہیں۔۔۔۔" وہ اپنے دونوں ہاتھ "
اس کے سینے پر رکھ کر خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔پختہ
لہجے میں بولی۔۔۔

جبکے وہ تو تم پر ایس آوائی ف ویسے بھی فرض ہے۔۔۔"کہاں اپنی محبت"
ایسے لوٹاتی تھی وہ لڑکی کے گمان ہوتا کے اسی سے سانسیں چل رہی
ہوں۔۔۔اور آج حال یہ ہے کے 25 کروڑ جیسی بڑی رقم پر بھی اسے خود
کے قریب آنے دینے کے لیے راضی نہیں۔۔۔

خاصہ جتاتے ہوئے اس کا فرض یاد دلایا۔۔۔

او۔۔دیکھو ذرا فرائی ض کی بات کون کر رہا ہے۔۔"وہ گہرا طنز کا تیر"
مارتے۔۔۔ مسکرا کر بولی۔۔۔

پچاس کروڑ۔۔۔"اس نے رقم دوگنی کی تو مقابل بے یقینی سے اسے تکنے"
لگی۔۔۔

مفت میں ملی تھی تو قدر نہ کی ظالم نے کبھی۔۔وہ یہ سوچ رنجیدہ سی مسکرا دی۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔کیوں مجھ پر اتنا پیسہ ضائع کر رہے ہو؟۔۔۔کیا تمھاری محبوبہ خوش نہیں رکھتی تمھیں؟؟۔۔"اس لڑکی کی آنکھوں میں بڑا غرور و مان ابھرا تھا یہ سوال کرتے وقت۔۔۔

وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔مگر وہ مسکراہٹ بہت چبھتی ہوئی سی معلوم ہوئی ی مقابل کو۔۔۔

"میری کوئی ی محبوبہ نہیں۔۔ہاں کبھی سمجھتا تھا کے محبوبہ و بیوی ایک ہی شے کا نام ہے مگر شاید میں غلط تھا۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔۔

اس کا لہجہ چوٹ کرنے والا تھا۔۔۔ مگر مقابل نے دھیان نہ دیا۔۔۔

باتیں مت بناؤ۔۔۔ یہ کہو۔۔۔ چھونے نہیں دیتی تمھیں۔۔ ایکٹرس ہے" ناں آخر۔۔۔ میری طرح تم پر اپنا فیگر تھوڑی وار سکتی۔" وہ اترا کر بولی۔۔۔

ساتھ جتایا بھی کے کیا کیا وارا ہے تجھ پہ اے ہرجائی ی۔۔۔ جس کی تجھے کچھ قدر ہی نہیں۔۔۔۔ کچھ مول ہی نہیں۔۔۔۔

ہو گیا؟۔۔۔ میگی جل رہی ہے تمھاری۔۔۔" وہ اسے چھوڑ کر دور" ہٹتے۔۔۔ سپاٹ سے لہجے میں بولا۔۔۔ ساتھ ساتھ توجہ جلتی دیگچی کی جانب کی۔۔۔

او۔۔نو۔۔۔۔"وہ فورا بھاگی۔۔۔"

میری اوپر کمرے میں لے آنا۔۔۔"وہ حکم صادر کرتا۔۔۔اسے کچن۔میں" چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

اللہ۔۔۔پوری جل گ ئی یہ تو۔۔۔۔۔اب ن ئی بنانی پڑے گی۔۔۔"اس" نے جلی دیگچی اٹھا کر سائیڈ کی۔۔۔اور پھر ن ئے سرے سے میگی بنائی۔۔۔اس بار زیادہ تیار کی۔۔۔تا کے وہ کھڑوس بھی کھا سکے۔۔۔

میگی لے کر اوپر آئی۔۔۔تو وہ بیڈ پر بیٹھا اپنا سیل چلا رہا تھا۔۔۔

اسے دیکھتے ہی اپنے پھیلے پاؤں سو کیڑے۔۔وہ اس کے آگے میگی کا پیالہ رکھ کر خود صوفے کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

اس نے کچھ نہ کہا۔۔۔

یہ پہلی بار تھا کے جب وہ ایک ساتھ کھانا کھا رہے تھے مگر الگ الگ بیٹھ کر۔۔۔

اس نے اپنا میگی کا پیالہ شیشے کی میز پر رکھا۔۔۔اور خود اپنے بالوں کا جوڑا باندھنے لگی۔۔۔

اس کی صراحی دار گردن الگ ہی چمک رہی تھی۔۔۔وقاص خاموشی سے اسے پیاسوں کی طرح دیکھنے لگا۔۔۔۔

اس کے ایک ایک عمل پر نگاہ جمائے بیٹھا تھا وہ۔۔۔

وہ میگی کھانے لگی۔۔۔

جب اپنا پیالہ کھا چکی۔۔۔تو اٹھی۔۔جانتی جو تھی وقاص کو چڑ ہے سست لوگوں سے۔۔۔اگر کھانے کے بعد ایک منٹ بھی اس کے سامنے برتن رکھے رہے تو وہ بہت برہم ہو جایا کرتا تھا۔۔۔

کرن اٹھ کر اس کا پیالہ لینے آئی ی۔۔تو دیکھا وہ ابھی بھی کھا رہا ہے۔۔۔

وقاص کی کھانے کی اسپیڈ اس سے زیادہ تھی۔۔۔پھر اس کا پیالہ بھرا ہوا کیسے ؟؟۔۔وہ الجھی۔۔۔

مگر کچھ کہا نہیں۔۔۔بس خاموشی سے واپس جا کر صوفے پر بیٹھ گ ئی۔۔اور اس کے ختم کرنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

جب وہ کھا چکا۔۔۔تو برتن اٹھا کر لے گ ئی۔۔۔

وہ واپس آئ ی تو وہ سونے لیٹ چکا تھا۔۔۔

مگر کرن اس کے برابر میں نہ لیٹی۔۔۔ تکیہ بیڈ سے اٹھا کر۔۔۔۔صوفے پر رکھا۔۔۔

ہماری ڈیل ہوئ ی ہے" اسے صوفے پر سوتا دیکھ۔۔وہ مزید خاموشی" برقرار نہ رکھ سکا۔۔۔

میں نے منظور نہیں کی۔۔۔" وہ بھرم سے بولی۔۔۔"

سوچ لو۔۔۔کیونکے اگر تم وہ ڈیل منظور نہ بھی کرؤ تو بھی میری بیوی" ہو۔۔۔اور میرے فرائض کی پابند۔۔۔" بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ۔۔۔وہ خاصہ جتانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

جیسے بتا رہا ہو۔۔ڈیل قبول نہ بھی کرے تو بھی بھاگ نہیں سکتی اس سے۔۔۔۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی اور نہ ہی کوئی ڈیل۔۔۔چپ چاپ" طلاق کے پیپر پر سائن کرؤ اور آزاد کرؤ مجھے۔۔۔کیسے مرد ہو تم۔۔۔۔ایک عورت تمھارے ساتھ خوش نہیں۔۔تم سے آزادی مانگ

رہی ہے۔۔۔ مگر تم اس کے ساتھ زبردستی رہنے پر تلے ہو۔۔۔" وہ بپھر کر دانت پیستے ہوئے۔۔۔اس کے مرچیں لگانے لگی۔۔۔

شکر کرؤ واقعی مرد ہوں میں۔۔ورنہ جتنی زبان درازی تم کر رہی" ہو۔۔اتنے میں تو طلاق کا طوق اب تک ڈل چکا ہوتا تمھارے گلے میں۔۔۔بد دماغ عورت۔۔۔" وہ غصے سے بپھر کر کہتا۔۔کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔وہ رونے لگی۔۔

کیوں آخر یہ ظالم اسے آزاد نہیں کر دیتا۔۔۔

جب انا سے محبت ہے۔۔۔وہ ہی اس کے بچے کی ماں بننے کا حق رکھتی ہے۔۔تو پھر اسے کیوں باندھ کر رکھ رہا ہے؟۔۔۔کیوں اس کی زندگی سے کھیل رہا ہے؟؟۔۔۔چاہتا کیا ہے آخر؟۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

روتے روتے کب سوئی ی اسے خبر نہیں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آنکھ کھلی۔۔۔تو خود کو بیڈ پر پایا۔۔۔۔

حواس بحال ہوئے تو محسوس ہوا۔۔کسی کے حصار میں پورا وجود جکڑا ہوا ہے۔۔۔

اگلے ہی پل حواس پورے بحال ہوئے جب اپنے برابر میں وقاص کو سوتا پایا۔۔۔

اس کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اٹھنا چاہا۔۔۔تو مقابل نے پہلے سے زیادہ خود میں بھینچ لیا۔۔۔

کیا کر رہے ہو؟؟۔۔میری ہڈیاں توڑنا چاہتے ہو کیا؟؟۔۔"وہ جھنجھلا کر" بولی۔۔۔

توڑنا تو زبان چاہتا ہوں۔۔۔" وہ نیند میں جواب دہ ہوا۔۔۔ مگر آنکھیں نہ کھولیں۔۔۔

زبان میں ہڈی نہیں ہوتی۔" وہ منہ بسور کر بولی۔۔۔ جیسے اس کے علم میں اضافہ کر رہی ہو۔۔۔

" بس یہی تو سارا غم ہے"

اچانک ہی اسے وقت کا خیال آیا۔۔ کرن کو چھوڑ۔۔۔ وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

او۔۔شٹ۔۔۔" یہ پہلی بار تھا زندگی میں جب اس کی آنکھ دیر سے کھلی تھی۔۔۔

وہ کیسے اتنا لمبا سو گیا۔۔۔اسے یقین نہ آیا۔۔۔

نو بج گ ئی ے؟۔۔میری ضروری میٹنگ تھی۔۔۔اف۔۔۔"وہ تیزی" سے تیار ہونے لگا۔۔۔

وہ تیار کم ہو رہا تھا پینک زیادہ مچا رہا تھا۔۔۔

کول ڈاون۔۔۔ مشین نہیں ہو تم۔۔انسان کے بچے ہو۔۔۔کیا ہو گیا اگر" ایک دن سکون سے سو لیے۔۔۔"کرن خاصہ جھنجھلا کر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

کروڑوں کی میٹنگ تھی میری۔۔۔دو گھنٹے سو کر کروڑوں کا نقصان ہو گیا" ہے مجھے۔۔۔ تمھیں کیا پتا۔۔" وہ خاصہ برہم ہو کر شرٹ پہنتے ہوئے جواب دینے لگا۔۔۔۔

ایسے پیسوں کا کیا فائدہ؟؟۔۔جس کے ہوتے تمھیں سکون نصیب" نہیں۔۔۔" وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

یہ اس کا نظریہ تھا زندگی کو دیکھنے کا۔۔۔کے پیسہ بھی وہ ہی اچھا جو انسان کا سکون برباد نہ کرے۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔یہ پیسہ ہے تب ہی تم ہو یہاں۔۔۔اگر یہ نہ ہو تو سب سے" پہلے تم ہی مجھے چھوڑ کر بھاگو گی۔۔۔"اس کے تلخ جملے کرن کی روح کو زخمی کر گ ئی ے تھے۔۔۔لگا جیسے دل کے ٹکڑے کیے ہوں ظالم نے۔۔۔۔

میں ایسی نہیں ہوں۔۔۔" وہ اعلانیہ بولی۔۔۔"

جس پر بجائے جواب دینے کے وہ طنزیہ مسکراتا۔۔۔اپنا بریف کیس اٹھا کر باہر چل دیا۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ تن بدن میں آگ سلگا گ ئی تھی۔۔۔

اسے اپنی آنکھیں جلتی محسوس ہوئی یں۔۔اور دل شدید بھاری ہوتا۔۔۔

وہ پھر رونے لگی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے اگر میں اول بھی لالچی ہوں اور آخر بھی۔۔۔۔تو پھر خالی ہاتھ کیوں جاؤں یہاں سے۔۔۔مجھے پتا ہے جب تک دادی اپنے سارے شی ئ ر

وپاور اس کے نام نہیں کرتیں یہ کھڑوس مجھے طلاق نہیں دینے والا۔۔۔میں اس کے پاؤں کی وہ بیڑی ہوں جسے یہ توڑنا تو چاہتا ہے مگر دادی کی ناراضگی کے خوف سے توڑ نہیں پارہا۔۔۔ان سب کے آخر میں وقاص کو اپنی محبوبہ وپاور دونوں مل جائے گی مگر میرا کیا؟؟۔۔میری قربانیوں و محبتوں کا کیا؟؟۔۔۔ان کی تو کوئی قدر و قیمت نہیں۔۔۔تو پھر میں ہی کیوں خالی ہاتھ جاؤں۔۔۔کیوں اپنا سب کچھ لوٹا کر بھی میں خالی ہاتھ لوٹوں؟؟۔۔۔بہت ہو گیا۔۔اگر تمھیں لگتا ہے میں لالچی ہوں۔۔۔تو آج سے میں نے مان لیا کے میں لالچی ہوں۔۔۔"اس نے اپنے آنسو بے دردی سے پونچھے تھے۔۔۔اور سیل نکال کر۔۔۔وقاص کو کال کی۔۔۔

جلدی بولو۔۔۔"دوسری جانب سے کال ریسیو ہوتے ہی بے رخی و عجلت" بھری آواز موصول ہوئی۔۔۔

"مجھے منظور ہے ڈیل۔۔۔۔ مگر ایک شرط کے ساتھ۔۔۔"

"کیا؟" وہ تجسس سے۔۔۔اتنی بڑی رقم کے بعد بھی شرط کی گنجائش نکلتی تھی۔۔۔وہ یہی سوچ۔۔۔ برہم ہوا۔۔۔

"تم میری ذاتی زندگی میں مداخلت نہیں کرؤ گے۔۔۔ کسی صورت نہیں۔۔۔۔میں کہاں جاتی ہوں کیا کرتی ہوں کس کے ساتھ

"ہوں۔۔۔ تمھارا اس سب باتوں سے کوئی ی مطلب نہیں۔۔۔۔

"میری برتھ ڈے ہے آج۔۔۔مام ودادی پہنچنے والے ہوں گے۔۔۔اگر مام سختی کریں تو برداشت کر لینا۔۔۔" اس نے دال کا جواب چنادے کر کال منقطع کر دی۔۔

اس کڑوے کریلے نے میری بات سنی بھی ہے یا نہیں؟؟۔۔"وہ منہ بگاڑ" کر بولی۔۔۔

کچھ ہی دیر گزرئی ی تھی کے وقاص کی دادی ووالدہ وسدرہ سب المعراج مینشن آن پہنچے تھے۔۔۔

سدرہ ومہوش اس بار بڑے خوش تھے کے کرن کی شکل دیکھنی نہیں پڑئے گی۔۔۔ مگر دروازے پر ہی کرن کو ویلکم کرتا پا کر۔۔۔دونوں ماں بیٹی کو زبردست جھٹکا لگا۔۔۔اور ساری خوشی دھری کی دھری رہ گ ئی۔۔۔

تم یہاں کیسے ؟؟۔۔۔"مہوش بیگم اسے اپنا ویلکم کرتا دیکھ۔۔۔چپ نہ رہ" سکیں۔۔۔

تو مجھے کہاں ہونا چاہیے تھا؟۔۔"کرن نے خاصہ انجان لہجے میں" پوچھا۔۔۔

سدرہ کو کیبن کے باہر کان لگا کر ان کی باتیں سنتا دیکھ چکی تھی وہ۔۔اس لیے جانتی تھی یہ تو ممکن ہی نہیں۔۔۔کے مہوش بیگم کے کانوں میں اب تک ان کے طلاق کی خبر نہ پہنچی ہو۔۔

مہوش بیگم اس کا پلٹ سوال سن۔۔۔منہ بسورتی اندر داخل ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

کرن ہر بار کی طرح اپنے ہاتھوں سے ان کے لیے چائے بنا کر لائی ی تھی۔۔۔جس پر رخشی بیگم کا دل مسرت سے بھر آیا تھا۔۔۔وہ چائے پیتی

جارہی تھیں اور کرن کو خوب دعائیں دیتی جارہی تھیں۔۔۔ حتی کے سدرہ سے مزید برداشت نہ ہوا۔۔اور وہ چائے چھوڑ کر اٹھ کر اوپر کی جانب چل دی۔۔۔۔

اوپر کرن کا کمرا تھا۔۔۔وہ واقف تھی کے وہ اسی کے کمرے میں جائے گی۔۔۔ٹو جو لینی ہے۔۔۔

سدرہ کے بغیر اجازت اس کے کمرے میں ٹو لینے کے لیے۔۔۔جانے کی عادت کرن کو شدید زہر لگتی تھی۔۔۔ مگر کچھ کہنے کا فائدہ بھی تو نہ تھا۔۔وہ کون سہ رکتی؟۔۔۔بلکے الٹا اکڑ دیکھاتی کے اس کے بھائی کا گھر ہے۔۔۔وہ جہاں چاہے جاسکتی ہے۔۔۔

غلطی اس کی نہ تھی غلطی تو وقاص کی تھی جس نے اپنی بیوی کی اپنی بہن سے کبھی عزت کروانے کی کوشش ہی نہیں کی۔۔۔وہ یہی سوچ دل ہی دل کڑنے لگی۔۔۔

بیٹا۔۔۔کوئی ی خوشخبری ہے؟۔۔"رخشی بیگم بھی جب ملتیں ایک ہی" سوال کرتیں۔۔۔مانا وہ ان کی محبت تھی۔۔۔مگر پھر بھی وہ اپنے دل کو زخمی ہوتا یاتی۔۔۔۔

نہیں دادی۔۔"اس نے ہونٹ چباتے۔۔۔آہستگی سے جواب دیا۔۔۔"

چلو کوئی ی بات نہیں۔۔۔اللہ گود بھر دے گا۔۔۔میری تو ہر وقت کی یہی" دعا ہے کے اپنے پر پوتے یا پوتی کو دیکھ کر دنیا سے جاؤں۔۔۔"وہ مسکرا کر بولیں۔۔۔ان کی آنکھیں بڑی پُر امید سی تھیں۔۔جنھیں دیکھ۔۔ناجانے

کیوں اپنا آپ مجرم محسوس ہونے لگا۔۔۔لگا جیسے کوئی ی دھوکا دے رہی ہو انھیں۔۔۔

میں تو چاہتی تھی کے آپ کو پر پوتا یا پر پوتی دوں مگر وقاص نہیں" چاہتا۔۔اور جب وہ نہیں چاہتا تو میرے چاہنے کی کوئی ی وقعت نہیں بچتی۔۔۔۔" وہ دل ہی دل جیسے خود کو مطمئن کرنے لگی کے وہ کوئی ی جھوٹی امید نہیں دے رہی انھیں۔۔۔وہ وقاص ہے جس کے سبب وہ ان کی خواہش چاہتے ہوئے بھی کبھی پوری نہیں کر سکتی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

یہ ڈریس؟۔۔تم نے وعدہ کیا تھا کے تم میرے ڈیڈ کا بھیجا ڈریس پہنو" گے۔۔۔" وقاص تیار ہو کر سامنے آیا۔۔۔تو وہ فوراہی بگڑ ئی ی۔۔۔

تمھارے ڈیڈ کا بھیجا ڈریس میں نہیں پہننے والا۔۔۔" وہ سپاٹ لہجے میں کہتا" ۔۔۔۔کمرے سے باہر جانے لگا۔۔۔

ایسے کیسے نہیں پہننے والے ؟؟۔۔ تمھیں پہننا پڑے گا۔۔۔ورنہ میرے" ڈیڈ کو بہت برا لگے گا۔۔" وہ اس چارم پر سنیلٹی کا راستہ سامنے عجلت سے آکر روکتے ہوئے بولی۔۔۔

تو لگ جائے برا۔۔۔کسے پرواہ ہے ؟۔۔" وہ بے نیازی سے کندھے اچکاتے" بولا۔۔۔تو کرن کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔۔۔۔

وہ میرے ڈیڈ ہیں۔۔۔ تھوڑی تو عزت کرؤ۔۔" وہ شرم دلانے کی" کوشش کرنے لگی۔۔۔

عزت والے کام تو کریں وہ پہلے۔۔۔" وقاص خاصہ جتاتے ہوئے گویا" ہوا۔۔۔تو مقابل کے تن بدن میں آگ بھڑک اٹھی۔۔۔

انصار صاحب جیسے بھی تھے اس کے والد تھے۔۔۔وہ بھی تو اس کی فیملی کی عزت کرتی ہے۔۔۔جبکے بدلے میں وہ کتنا برا سلوک کرتے ہیں اس کے ساتھ۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ٹھیک۔۔۔۔" بہت مشکل تھا اس لمحے اپنے غصے کو قابو کرنا" ۔۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے۔۔دونوں مٹھیاں بھینچ کر اس کے راستے سے ہٹ گ ئی۔۔۔

اور کر بھی کیا سکتی تھی وہ۔۔۔

محبت ہوتی تو شاید مان رکھ لیتا اس کی بات کا۔۔۔ مگر کم بخت محبت کا تو دور دور تک کوئی ی ناطہ ہی تھا اس رشتے میں۔۔۔۔

وہ بھی لاپرواہی سے کمرے سے نکل گیا۔۔۔ وہ الگ بات ہے باہر آتے ہی اس نے مڑ کر غصے سے لال پیلی ہوتی اس خوبصورت سفید میکسی میں موجود لڑکی کو بغور دیکھا تھا۔۔۔

آج پارٹی تھی۔۔۔ کافی بڑے بڑے بزنس مین و مشہور شخصیات و سیاسی لوگ آنے والے تھے۔۔۔۔ وہ کرن کے والد کا بھیجا معمولی سوٹ پہن کر خود کو شرمندہ نہیں کر سکتا تھا لوگوں کے سامنے۔۔۔ وہ برانڈڈ کپڑے پہنتا تھا۔۔۔ معمولی کپڑے تو وہ روز معمول میں نہ پہنے۔۔ اپنے اتنے خاص دن کیسے پہن لے؟؟؟۔۔۔

اس لڑکی کو خود عقل ہونی چاہیے۔۔وہ یہ سوچتا۔۔ سر جھٹک کر چل دیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

مہمان آنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔ مگر کرن ابھی تک اپنے کمرے سے نہیں نکلی تھی۔۔۔

وہ ہر کچھ دیر بعد سیڑھیوں کی جانب دیکھتا۔۔۔۔

ہیلو برتھ ڈے بوائے۔۔۔"ابوذر آتے ہی اس کے گلے لگا تھا۔۔۔۔"

ہیلو۔۔۔"مگر اس نے کوئی ی گرم جوشی نہ دیکھائی ی۔۔"

اپنے جذبات دیکھانے آتے ہی کہاں تھے اس نوجوان کو۔۔۔

مگر ابوذر نے برا نہ مانا۔۔۔کیونکے بچپن سے اس کی پرسنیلٹی سے واقف تھا۔۔۔جانتا تھا محبت کرتا ہے مگر جتانا نہیں آتا اسے۔۔۔۔اور دوستی میں یہی اچھی بات ہوتی ہے کے گرم جوشی کے بدلے گرم جوشی نہیں مانگی جاتی۔۔۔دوست ٹھنڈا بھی ہو تو بھی اتنا ہی پیارا ہوتا ہے۔۔۔دوست سمجھتا ہے دوست کو۔۔۔۔اس کی شخصیت کو۔۔۔اس کے انداز کو۔۔۔اس کی باتوں کو۔۔۔اس کے اخلاق کو۔۔۔اس کی ان کہی باتوں کو۔۔۔۔الغرض کے ہر چیز۔۔۔بلکے کبھی کبھار تو مشکل ہو جاتا ہے ان سے اپنی دلی بات چھپائے رکھنا۔۔۔۔

"اور کیا چل رہا ہے؟؟۔۔"

کچھ خاص نہیں۔۔۔"وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔"

تیری بھابھی سے لڑائی ختم ہوئی؟؟۔۔بھابھی نظر نہیں آرہیں" ویسے۔۔۔"ابوذر پورے ہال کمرے میں نظر دوڑاتے پوچھنے لگا۔۔۔

لڑائی ہوئی کب تھی؟؟۔۔"وہ حسین نوجوان ابرو" اچکا کر۔۔۔انجان بنتے ہوئے۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

چلو شکر۔۔۔"بات کو مزید کریدنا ٹھیک نہ لگا ابوذر کو۔۔۔وہ شکر ادا کرتے" مسکرا دیا۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔کرن اپنے کمرے میں تیار ہونے کے باوجود ٹیل لگا رہی تھی۔۔۔

اس کے والد اگر پوچھیں گے کے وقاص نے ان کا تحفے میں دیا سوٹ کیوں نہیں پہنا تو وہ کیا جواب دے گی۔۔۔۔

یقینا انہیں بہت برا لگے گا وقاص کا ان کا سوٹ نہ پہننا۔۔

ہاں ایک کام کروں گی بہانہ بنادوں گی کہ مجھ سے وہ سوٹ استری کرتے ”وقت جل گیا“ان گنت بہانے سوچ چکی تھی وہ اب تک۔۔۔جن میں سے یہ اسے تھوڑا بہتر لگا تھا۔۔

اس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔پھر اپنا کلچ ہاتھ میں لے کر کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔

ابھی وہ پہلی ہی سیڑھی اترئی ی تھی۔۔۔کہ نگاہ گھر میں داخل ہوتی انا پر گئی۔۔۔

انا اعوان زادہ کو وقاص عباسی نے اپنی سالگرہ میں مدعو کیا ہے۔۔۔۔یہ دیکھ کرن کا خون کھول گیا۔۔۔

شدت سے دل چاہا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر سے باہر نکال دے۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے یاد آیا۔۔۔یہ گھر اس کا کب ہے؟؟۔۔۔یہ گھر تو وقاص عباسی کا ہے۔۔۔۔پھر وہ اس گھر سے اس کے ہونے والے بچے کی ماں کو کیسے نکال سکتی ہے؟؟۔۔۔۔یہ خیال آتے ہی اس کا دل بھاری ہونے لگا۔۔۔۔

آنکھیں بھر آئی یں۔۔۔

میری موجود گی میں اس چڑیل کو یہاں بلانے کا کیا مطلب ؟؟۔۔۔۔شاید" وہ مجھے میری اوقات یاد دلانا چاہتا ہے۔۔۔چاہتا ہے کہ بتائے کہ میری اتنی بھی اوقات نہیں کہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس کی محبوبہ کو گھر سے نکال سکوں۔۔ ٹھیک ہے میں اسے نہیں نکال سکتی مگر خود یہاں سے ضرور جاسکتی ہوں۔۔۔۔"اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتے۔۔۔۔وہ سیڑھیوں سے اتری۔۔۔

اب اسے کیا ہوا؟؟۔۔۔"اسے نہیں خبر۔۔۔جس لمحے وہ سیڑھیوں سے " اترئی ی۔۔۔اس خوبرو نوجوان کی نگاہیں اسی پر آکر ٹھر گ ئی یں۔۔ سرخ ناک۔۔۔۔موتی جھلکاتی انکھیں۔۔۔لرزتے ہونٹ۔۔۔۔

ابھی وہ قریب آتا پوچھنے کے لیے۔۔۔اس سے قبل ہی وہ تیزی سے باہر کی جانب چل دی۔۔۔وقاص حیرت اور بے یقینی سے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے اسے یقین نہ آیا کہ وہ لڑکی اتنا غصہ بھی دکھا سکتی ہے اسے۔۔۔کہ گھر میں دعوت ہے۔۔۔گھر مہمانوں سے بھرا ہوا ہے اور وہ میزبان ہونے کے باوجود گھر سے باہر نکل گئی۔۔۔

اس نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچیں۔۔۔ابھی اس کی توجہ کرن کی ہی جانب تھی کہ ایک لڑکی آکر بڑی مسرت سے اس کے گلے لگی۔۔۔

"ہیپی برتھ ڈے" وہانا کی اواز سن چونکا۔۔۔"

"تم؟؟؟۔۔"

ہاں۔۔۔تم نے بلایا تھا تو کیا نہ آتی۔۔۔"انا مسرت بھرے لہجے میں کہتی " اس کے گلے سے ہٹی۔۔۔

میں نے تمھیں نہیں بلایا۔۔۔" وقاص تیزی سے سپاٹ لہجے میں " بولا۔۔۔۔

اس کا سپاٹ لہجہ انا کو خاصا ذلیل کر گیا تھا۔۔

وقاص اسے کیسے اپنی سالگرہ میں بلا سکتا تھا خاص طور پر تب۔۔۔جب اس کی دادی یہاں موجود تھیں۔۔کیا اسے نہیں پتہ تھا کے رخشی بیگم کو کس قدر ناپسند ہے وہ۔۔۔

کیوں بلا کر ذلیل کر رہے ہو یار؟؟۔۔"انا فوراہی اس کے کان کے پاس "
منہ لا کر سرگوشی کرنے لگی۔۔۔

اس کے ٹوکتے ہی وقاص جھم گیا۔۔۔

او۔۔۔انا تم آگ ئی یں۔۔۔مجھے بہت خوشی ہوئی"سدرہ آکر انا کہ گلے"
لگتے ہوئے مسرت سے بولی۔۔۔

وقاص کو سمجھ آگیا تھا یہ سدرہ کا کارنامہ ہے۔۔۔

اس کی بیوی اس کے باپ کا دیا سوٹ نہ پہننے پر مہمانوں سے بھرا گھر اکیلا چھوڑ
کر چلی گئی تھی۔۔۔اور دوسری جانب۔۔۔اس کی بہن نے بغیر اس کی

اجازت کے۔۔۔اس کی پرانی محبوبہ کو گھر پر بلا لیا تھا۔۔۔وہ بیچارہ سر نہ پکڑتا تو کیا کرتا۔۔۔

وہ ہونٹوں کو ایک دوسرے میں سختی سے بھینچتا۔۔۔وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔

کرن کی گاڑی جس لمحے مین گیٹ سے باہر جا رہی تھی۔۔۔اسی لمحے ایک خوبصورت نوجوان کی گاڑی گھر کے اندر داخل ہو رہی تھی۔۔۔۔

ان دونوں نے ہی ایک دوسرے کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔جب کہ گاڑیاں برابر سے گزری تھیں۔۔۔

وہ وجاہت سے مالا مال نوجوان جب پارٹی ہال میں داخل ہوا۔۔تو نا جانے کتنی ہی لڑکیوں نے اسے دیکھ آہیں بھری تھیں۔۔۔تو کتنی ہی اس کے ایک دیدار پر مر مٹیں تھیں۔۔۔

مشہور آئی ی پی کمپنی کا اکلوتا وارث تھا وہ۔۔۔۔

سدرہ کی آنکھیں چمکی تھیں اسے دیکھتے ہی۔۔۔۔

وہ دل و جان سے فدا تھی اس پر۔۔۔

سدرہ کو علم تھا کے معاویہ اپنے والد کی سرجری کروا کر واپس پاکستان آ چکا ہے۔۔۔اسے یقین تھا وہ آج پارٹی میں ضرور آئے گا۔۔۔یہی وجہ تھی کے وہ کچھ زیادہ ہی بولڈ ڈریس پہنی ہوئی ی تھی آج۔۔۔

اسمو کی آئی ی میک۔اپ اسکی گوری رنگت پر خاصہ جچ رہا تھا۔۔وہ فل کانفیڈنس کے ساتھ معاویہ کے سامنے آکر کھڑی ہوئی۔۔۔

اسے یقین تھا آج وہ نگاہیں نہیں ہٹا پائے گا اس کے سراپے سے۔۔۔۔

اس کی انکھوں میں اپنے لیے ستائی ش دیکھنے کے لیے وہ مچل رہی تھی۔۔۔

مگر سارا بھرم اس لمحے ٹوٹا جب وہ اسے دیکھ کر بھی اَن دیکھا کرتا۔۔۔اس کے برابر سے گزر کر آگے چل دیا۔۔۔۔

سدرہ جنون کی حد تک پاگل تھی اس کے پیچھے مگر وہ آج بھی اسے دیکھ تک نہیں رہا تھا۔۔۔

او۔۔۔واو۔۔۔واٹ آپریزنٹ سرپرائز"ابوذر اسے دیکھ خاصہ خوش ہوا" تھا۔۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے بڑی گرم جوشی سے گلے ملے۔۔۔

وقاص ابوذر معاویہ انایہ چاروں ہی بچپن کے یار تھے۔۔۔اسکول کالج یونی ساتھ ہی پڑھا۔۔۔

معاویہ دو سال سے باہر ملک گیا ہوا تھا اپنے والد کی سرجری کے لیے۔۔۔۔

وہ وقاص کی شادی میں بھی شریک نہیں ہو سکا تھا۔۔۔مگر تحفہ بھیجا تھا۔۔۔

وقاص۔۔۔۔دیکھ تو صحیح کون آیا ہے۔۔۔۔"ابوذر کی چہکتی ہوئی آواز پر وہ" پیچھے مڑا تھا۔۔۔۔معاویہ کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔وہ دلی طور پر خوش ہوا تھا مگر چہرے پر خوشی کے تاثرات نہ ابھرے۔۔۔۔

معاویہ۔۔۔"معاویہ مسکراتے ہوئے اس کے گلے لگا تھا۔۔۔"

وہ تینوں دوست کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔۔۔

اور شادی کا کیا پلان ہے؟۔۔کوئی نظر میں ہے؟؟۔۔"ابوذر نے دانستہ" طور پر ٹاپک چھیڑا تھا۔۔۔۔

اصل میں تو وہ صرف اتنا جاننا چاہتا تھا۔۔۔کے کیا وہ سدرہ میں انٹرسٹڈ ہے؟۔۔۔

شادی کی مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔اور بچی نظر کی بات۔۔۔تو ہاں" ۔۔۔ نظر میں آگ ئی ہے ایک لڑکی۔۔۔"اس کی انکھیں چمکی تھیں اس لڑکی کا ذکر کرتے وقت۔۔۔

کرن کا خوبصورت سراپہ جو لہرا گیا تھا آنکھوں میں۔۔۔

ووو۔۔۔کون ہے وہ خوش نصیب ؟"ابوذر خاصہ بے تابی و تجسس سے" پوچھنے لگا۔۔۔

دوسری جانب وقاص بھی تجسس میں مبتلا ہوا تھا۔۔۔۔

"بس ہے ایک لڑکی۔۔۔۔بہت خوبصورت۔۔۔ "

تم خوبصورتی پر فدا ہو جانے والے مردوں میں سے تو نہیں۔۔۔یقینا" خوبصورتی کے علاوہ۔ بھی اس لڑکی میں کوئی ی خاصیت ضرور ہو گی۔۔۔"ابوذر کے کہتے ہی معاویہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھرئی ی۔۔۔۔

معاویہ کو اس لڑکی کی زندہ دلیری یاد آگ ئی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔خوبصورتی کے ساتھ ساتھ وہ بہت بہادر بھی ہے۔۔۔۔۔میں" ہسپتال میں تھا۔۔۔ تمھیں تو پتا ہے مجھے نیچر سے کتنا لگاؤ ہے۔۔۔میں چھت پر چاند کی تصاویر لینے لگا۔۔۔۔وہ وہیں موجود تھی۔۔۔۔اسے غلط فہمی ہو گ ئی کے میں نے اس کی تصویر لی ہے۔۔۔اس نے مجھ سے آکر سیل چھین لیا۔۔۔اور میں دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا۔۔۔جب وہ مطمئ ن

ہو گ ئی کے اس کی تصویر نہیں ہے تو وہ چلی گ ئی۔۔۔"پورا واقعہ بتاتے وقت۔۔۔اس حسین نوجوان کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ رقصا رہی۔۔۔۔جو باقی دونوں کو بتانے کے لیے کافی تھی کے معاملہ کافی سیر س ہے۔۔۔۔

"تو نام کیا ہے اس کا؟؟۔۔۔"

پتا نہیں۔۔۔"وہ لاعلمی میں کندھے اچکا گیا۔۔۔"

کہاں رہتی ہے؟؟۔۔"اس بار وقاص پوچھ رہا تھا۔۔۔"

یہ بھی پتا نہیں۔۔۔"وہ افسردگی سے بولا۔۔۔"

اچھا دکھتی کیسی ہے؟؟۔۔"ابوذر نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔"

گوری سی ہے۔۔۔نہ زیادہ لمبا قد ہے نہ چھوٹا۔۔۔میرے کندھے تک آ" رہی تھی۔۔۔بال بہت گھنے ہیں اس کے۔۔۔کالی گھٹاؤں کی طرح۔۔۔ کے جس پر چھا جائی یں وہ انکے سحر سے نکلنے کی آرزو نہ کرئے۔۔۔۔اوپر سے بالکل اسٹیٹ جیسے مجھے پسند ہیں۔۔۔۔گول چہرہ ہے۔۔۔۔ قمیض شلوار میں دیکھا ہے دونوں بار۔۔۔۔بولی بہت میٹھی وسادہ ہے اس کی۔۔۔اور آنکھیں۔۔۔ان کی تو پوچھو ہی مت۔۔۔ قیامت ہیں۔۔۔وہ سادہ سی ہے۔۔۔۔ مگر پیاری سی۔۔۔۔اور سب سے خوبصورت اس کے ہاتھ کی لمبی "لمبی نازک سی انگلیاں ہیں۔۔۔اتنی نازک کے مجھے لگا۔۔۔

"ووووو۔۔۔اسٹاپ بھائی ی اسٹاپ۔۔۔ سمجھ گ ئی ے"
ابوذر نے اچانک بیچ میں کود کر۔۔۔معاویہ کو روکا تھا۔۔۔۔

اپنا دوست تو گیا وقاص۔۔۔" وقاص کے کندھے پر ہاتھ رکھ۔۔۔ابوذر"
ٹھنڈی آہ بھرتے بولا۔۔۔تو وقاص حواسوں میں لوٹا۔۔۔

معاویہ نے جب اپنی محبوبہ کی انگلیوں کی تعریف کی۔۔۔اس لمحے وقاص کی
نگاہوں میں کرن کی نازک انگلیاں گھومنے لگیں۔۔۔

اس ہینڈسم نوجوان کو بھی سب سے زیادہ کرن کی انگلیاں ہی پسند تھیں۔۔

لڑکیوں کے معاملے میں کافی taste سین لائی ک۔۔۔تم دونوں کا"
حد تک ایک جیسا ہے۔۔۔وقاص کی بیوی بھی کچھ ایسی ہی دکھتی
ہے۔۔۔"ابوذر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

او۔۔ہاں۔۔۔بھابھی کہاں ہیں؟ملوائے گا نہیں مجھ سے"معاویہ کوابوذر"
کی بات سن یاد آیا تھا۔۔۔جس پر وہ تیزی سے وقاص کو دیکھ بولا۔۔۔۔

وہ۔۔۔ایک کام آگیا تھا۔۔اس لیے وہ چلی گ ئی۔۔۔"کرن کاذکر"
کرتے وقت۔۔۔اس کی رگیں تن گ ئی یں تھیں۔۔۔لہجے کو نارمل رکھنے
کی کوشش کی تھی اس نے۔۔پھر بھی دبا دبا غصہ ابھر آیا تھا۔۔۔جسے باقی
دونوں نے محسوس کیا۔۔۔۔

ایسا بھی کیا کام۔۔۔کے بندہ اپنے ہی گھر کی پارٹی چھوڑ کر چلا"
جائے۔۔"ابوذر منہ بسور کر بولا۔۔۔تو وقاص کے سینے میں آگ
بھڑکی۔۔۔

چھوڑناں یار۔۔۔ضروری کام ہی ہو گا ورنہ کیوں جاتیں۔۔۔"معاویہ نے"
وقاص کا چہرہ لال پیلا ہوتا دیکھ۔۔۔ابوذر کو آنکھیں دیکھاتے۔۔۔بات
سنبھالنے کی سعی کی۔۔۔

کوئی ضروری کام نہیں ہے۔۔۔وہ صرف طلاق چاہتی ہے اِس"
سے۔۔۔"ابوذر کہاں چپ رہنے والا تھا۔۔۔منہ پھٹ بن کر سپاٹ لہجے
میں بولا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی جہاں معاویہ کو جھٹکا لگا تھا وہیں وقاص کی آنکھوں سے
شعلے برسنے لگے تھے۔۔۔

طلاق؟؟۔۔۔وقاص کی بیوی طلاق مانگ رہی ہے؟؟۔۔"معاویہ"
کو۔یقین نہ آیا اپنے کانوں پر۔۔۔

وقاص ان چاروں دوستوں میں نہ صرف سب سے خوبصورت وچارم پرسنیلٹی کا مالک بلکے سب سے امیر بھی تھا۔۔۔

اس کے پیچھے کالج کے زمانے سے ہی لڑکیاں آگے پیچھے گھومتی تھیں۔۔۔

وہ بہت سنجیدہ وکم گو تھا۔۔۔

معاویہ کا گمان تھا کے جس سے وہ شادی کرئے گا وہ لڑکی ضرور بہت خوش نصیب ہو گی۔۔۔ مگر کب سوچا تھا کے صرف شادی کے ایک سال بعد اس کی بیوی کی اس سے طلاق مانگنے کی نیوز سننے گا۔۔۔ وہ بہت حیران ہوا تھا۔۔۔

کے آخر اس کی بیوی کیا بلا ہے۔۔۔جو وقاص عباسی جیسے شخص کو صرف ایک سال میں چھوڑ رہی ہے۔۔۔۔

میاں بیوی میں لڑائی یاں ہوتی رہتی ہیں۔۔۔اسے تو بڑھا چڑھا کر بولنے کی عادت ہے۔۔۔" وقاص ابوذر کو کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھتے۔۔۔دانت پیستے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

اگر اب تو نے کوئی ی بکواس کی ناں۔۔تو تجھے اٹھا کر باہر پھینکوا دوں گا۔۔۔ سمجھا۔۔۔" وہ غراتے ہوئے۔۔ابوذر کو دیکھ لاسٹ وارننگ دینے لگا۔۔۔

اگنور کر اسے۔۔۔۔۔وہ دیکھ انا یہیں آ رہی ہے۔" معاویہ کو وقاص کی جانب سے ارد گرد کا ماحول گرم ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

وہ ابوذر کو باخوبی جانتا تھا۔۔کے اس نے باز نہیں آنا۔۔۔اس لیے معاویہ نے دونوں کی توجہ انا کی جانب کی۔۔۔جو لہراتی ڈرنک کا گلاس ہاتھ میں پکڑے ان ہی کی جانب آرہی تھی۔۔۔

ہیلو ابوذر۔۔۔کیسے ہو؟؟۔۔"اس نے آتے ہی ابوذر سے مخاطب ہو کر" پوچھا۔۔۔

ٹھیک۔۔۔اور تم؟"ابوذر پھیکی سی مسکان چہرے پر لیے۔۔۔"

میں بھی ٹھیک۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔"

اسکیوزمی۔۔۔آپ لوگ باتیں کریں۔۔۔میں ذرا آتا ہوں۔۔"ابوذر"
اسکیوز کر کے ڈانس فلور کی۔جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"وقاص بیٹا۔۔۔۔"ابھی انا کچھ کہتی اس سے قبل ہی پیچھے سے آواز
آئی ی۔۔۔

ابوذر نے میوزک کی آواز تیز کروادی تھی اس لمحے۔۔

وقاص مڑا۔۔۔تو کرن کے والد انصار صاحب پیچھے کھڑے تھے۔۔۔وہ کچھ
بول رہے تھے۔۔۔مگر لاوڈ میوزک کے سبب وقاص کو سنائی ی نہ دیا۔۔۔۔

مگر اسے اندازہ تھا کے وہ کرن کا ہی پوچھ رہے ہوں گے۔۔۔

وہ کرن کے متعلق کوئی ی بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس وقت۔۔۔اس لیے بغیر کوئی ی بات کیے۔۔۔وہاں سے آگے بڑھ گیا۔۔۔

انصار صاحب کچھ دیر تک پوری پارٹی ہال میں کرن کو تلاش کرتے رہے۔۔۔نہ ملنے پر وہ اوپر اس کے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی ے۔۔۔۔

کرن کو اس کے کمرے میں موجود نہ پا کر۔۔انھوں نے وہیں کھڑے ہو کر اسے کال کی۔۔۔

دوسری جانب کرن ایک ریسٹورینٹ میں اکیلے بیٹھی کھانا کھا رہی تھی۔۔۔۔

اسے علم تھا کے اس کے والد کی کال ضرور آئے گی ڈریس کا پوچھنے کے لیے۔۔۔وہ انھیں کیا جواب دے گی۔۔اس ڈر سے اس نے سیل سوئچ اف کر دیا تھا۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ فرحا کے گھر جانے کی نیت سے اپنا کلچ لے کر اٹھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تم یہاں کیوں آئی ہو؟؟اوپر سے اس حالت میں ڈرنک کر رہی"
"ہو؟؟۔۔دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تمھارا؟۔۔۔

انا ایسے ہی اوپر فلور پر گھوم رہی تھی۔۔۔وقاص کا گھر دیکھنے کی نیت سے۔۔کے اچانک کسی انجانی گرفت نے۔۔۔اس کا ہاتھ کھینچ کر کمرے کے اندر کر لیا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔وقاص کی غراتی آنکھیں اس کے روبرو تھیں۔۔۔

وہ انا کا بازو دبوچ کر۔۔۔غراتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

تو اور کیا کرؤں؟؟۔۔"وہ تیزی سے سرخ آنکھوں کے ساتھ پوچھنے" لگی۔۔۔

اس کا لہجہ بہت ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔

تھوڑا وقت دو مجھے۔۔۔ مگر یہ سب نہ کرؤ۔۔۔ ویسے تو تمھیں یہاں آنا" ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔ کیا سوچ کر آئی ہو تم یہاں؟؟۔۔" وہ اس کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

پلیز غصہ مت کرؤ۔۔۔ میں پہلے ہی بہت ٹوٹی ہوئی ہوں۔۔۔" وہ" اچانک ہی اس کے سینے سے اپنا سر ٹکا کر رونے لگی۔۔۔۔

اس کے آنسو وقاص کے کوٹ پر گر رہے تھے۔۔۔۔

وہ اس کی گرم سانسوں کو اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

کرن نہیں جانتی۔۔۔ کتنی بڑی غلطی کی تھی اس نے اپنا گھر و شوہر اکیلا چھوڑ کر۔۔۔

عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں جبکے مرد کے ساتھ ستر۔۔۔عورت دو کو نہیں سنبھال پاتی۔۔۔اور مرد سے چاہتی ہے کے وہ ستر سنبھال لے چاہے وہ اس کا پیٹ خالی کیوں نہ رکھ رہی ہو۔۔۔اس کی جسمانی ضروریات کو مکمل نظرانداز کیوں نہ کرئے بیٹھی ہو۔۔۔پھر بھی وہ مرد سے فرشتوں والی صفات کی توقع رکھتی ہے۔۔۔جسے اللہ بچائے وہ ہی پھر اس آزمائش پر پورا اترئے۔۔ورنہ اکثر ایسی عورتوں کے مرد گناہ میں پڑ ہی جاتے ہیں۔۔۔۔

انا کوئی ی بھی موقع جانے نہیں دیتی تھی اس کے نزدیک آنے کا۔۔۔۔

وہ پارٹی میں کبھی نہ آتی اگر سدرہ نے اسے بتایا نہ ہوتا کے وقاص اپنی بیوی کو طلاق دے رہا ہے۔۔۔

وقاص کا پورا جسم انا کی نزدیکی محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

دلاسہ دینے کی نیت سے ابھی وہ ہاتھ انا کی کمر پر رکھنے ہی لگا تھا۔۔۔کے اچانک واش روم کا دروازہ کھلا۔۔

انا و وقاص دونوں نے چونک کر پیچھے دیکھا۔۔اگلے ہی پل وقاص کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔

سوری بیٹا۔۔۔وہ پیٹ میں درد ہو رہا تھا تو۔۔۔ تمھارا واش روم یوز" کر لیا۔۔۔"انصار صاحب نظر جھکائے بولے۔۔۔

انھوں نے انا و وقاص کی ساری باتیں سن لی تھیں۔۔۔۔

انا انھیں دیکھ۔۔فوراہی ایک قدم دور ہٹ کر کھڑی ہوئی وقاص سے۔۔۔

وقاص عجیب سی کیفیت میں گرفتار ہوا۔۔جیسے کوئی چوری کرتے پکڑا گیا ہو۔۔۔اس نے اپنی پیشانی مسلی۔۔

انصار صاحب کا لہجہ مانا لچکدار تھا۔۔۔جیسے ان سے ہی غلطی ہوئی ہے اس وقت انکے کمرے میں ہونے کی۔۔۔مگر وہ جانتا تھا وہ اپنی بیٹی کو خوب مرچ مصالحہ لگا کر بتائیں گے۔۔۔۔

انکل دراصل۔۔۔"وہ اہمیت نہیں دیتا تھا انھیں۔۔۔۔سسر والی عزت و" مرتبہ تو بالکل نہیں۔۔۔مگر اس لمحے لگا کے انھیں صفائی دینے کی ضرورت ہے۔۔ورنہ کرن واس کے درمیان معاملات مزید بگڑ جائیں گے۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔۔۔میں چلتا ہوں۔۔"انصار صاحب نے اسے بولنے کا موقع" ہی نہ دیا۔۔۔۔

وہ غصے میں نظر آرہے تھے۔۔۔۔ان کا چہرہ سرخ تھا۔۔۔ مگر آواز میں پھر بھی لچک تھی۔۔۔

باپ تھاناں آخر۔۔۔۔بیٹی کا گھر بچائے رکھنا تو ذمہ داری ہوتا ہے باپ کی۔۔

سب علم ہوتے ہوئے بھی آنکھیں میچ لینا یہ باپ کا ہی خاصہ ہے۔۔۔۔

وہ کہ کر تیزی سے وہاں سے چلے گ ئی ے۔۔۔

کون تھے یہ؟؟۔۔"اناو قاص کے چہرے پر سنجیدگی و پریشانی ابھرتی" دیکھ۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔

کرن کے والد۔۔۔"وہ بے رخی سے بتاتا۔۔۔باہر جانے لگا۔۔۔۔"

ڈرتے ہو کرن سے؟؟۔۔"انا نے پلے فل انداز میں پوچھا۔۔۔"

جسے سن۔۔اس کے قدم اک لمحے کے لیے رکے۔۔۔۔مگر پھر سر جھٹک کر چل دیا۔۔۔

انا کی آنکھوں میں جیلسی و حسد ابھرا تھا۔۔۔اس نے پلٹ کر کرن کی سائیڈ ٹیبل پر رکھی شادی کی تصویر دیکھی۔۔۔۔

جس میں وہ دلہن بنی نظر آ رہی تھی۔۔۔

اس نے دانستہ طور پر اسے نیچے پھینکا۔۔۔اور پھر دانت پیستی ہوئی وہاں سے چل دی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ گھر لوٹی۔۔۔۔تو مکمل خاموشی طاری تھی۔۔۔

کمرے میں جا کر وقاص کی شکل دیکھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس کا۔۔۔

اس لیے لاونج میں رکھے صوفے کی جانب بڑھی۔۔۔۔

لاونج میں کافی اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔لائٹ کھولنے کی زحمت کیے بغیر ۔۔۔وہ ون سیٹر صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھی۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔صوفے کی نرمی کی جگہ۔۔۔۔کسی کی باڈی محسوس ہوئی ی۔۔۔

وہ چونک کر اٹھنے لگی تو وقاص نے اس کے گرد اپنا حصار تیزی سے باندھا۔۔۔۔

تم؟؟۔۔۔"کرن اندھیرے میں بھی اس کی میٹھی سی مہک کو پہچان سکتی" تھی۔۔۔

کہاں گ ئی یں تھیں ؟۔۔"اپنی گردن اس کے نازک کندھے پر"
ٹکاتے۔۔۔ سنجید گی سے پو چھا۔۔

وہ اس کی گرم سانسوں کو اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

کیوں ؟؟۔۔مجھے مس کیا و قاص عباسی نے ؟؟۔۔"اس نے طنزیہ لہجے"
میں پو چھا۔۔۔ساتھ ساتھ اس کا حصار کھول کر اٹھنے کی کو شش کی۔۔۔

میرے سوال کا جواب دو کرن ؟۔"اپنے حصار میں اس کے نازک وجود کو"
مضبو طی سے بھینچتے۔۔۔ سختی سے کہا۔۔

کیوں ؟؟۔۔۔انا کے ہوتے ہوئے بھی بور ہو گ ئی ے ؟۔۔۔"پھر طنز کا"
تیر مارا۔۔۔

ہمارے درمیان ڈیل ہوئی ی تھی۔۔۔"وہ جتاتے ہوئے۔۔ گمبھیر لہجے" میں بولا۔۔

بالکل۔۔ہمارے درمیان ڈیل ہوئی ی تھی۔۔اوراس ڈیل کے مطابق تم" مجھ سے نہیں پوچھ سکتے کچھ بھی۔۔"وہ بھی اسی کی طرز میں جتانے لگی۔۔۔

وقاص اس لمحے شدید غصے میں آگیا تھا۔۔۔اس نے کرن کو اپنے حصار سے آزاد کرتے۔۔۔ہاتھ بڑھا کر۔۔۔لیمپ کی لائی ٹ اون کی۔۔۔۔

اس وقت۔۔۔میری نظروں کے سامنے سے دفع ہو جاؤ۔۔۔اس سے" پہلے میں کچھ ایسا کر دوں کے زندگی بھر پچھتانا پڑے۔۔۔"وہ ایک ایک لفظ

چباچبا کر۔مقابل کی سرخ ڈوروں سے سجی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اسکا سخت لب ولہجہ کرن کو اپنی شدید تذلیل محسوس ہوا۔۔۔۔

آخر چاہتا کیا تھا ظالم؟؟۔۔۔کے اس کی محبوبہ کو ویلکم کرتی۔۔اپنے کمرے میں بیٹھاتی۔۔۔اس کی خاطر مدارت کرتی۔۔۔۔

اس کا غصے سے لال پیلا چہرہ دیکھنے کے باوجود بھی وہ لڑکی بجائے معافی مانگنے یا وجہ بتانے کے۔۔۔۔لاپرواہی سے اٹھ کر اوپر کی جانب چل دی۔۔۔یہ بات مزید وقاص کے تن بدن میں آگ لگا گئی تھی۔۔۔

وہ کمرے میں غصے سے داخل ہوئی ی تھی۔۔۔

اپنے غصے میں اس نے دیکھا ہی نہیں کہ فرش پر کانچ کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں۔۔۔

وہ بے دیہانی میں چلتی ہوئی آئی تو کانچ کے ٹکڑے اس کے پاؤں میں پیوست ہوئے۔۔۔ جس کے سبب اس کی چیخ ہوا میں بلند ہوئی تھی۔۔۔

وقاص جو ابھی انگارے چبا رہا تھا صوفے پر بیٹھا۔۔۔اس کی چیخ سن۔۔۔۔ فورا ہی بھاگتا ہوا اوپر کی جانب آیا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے ؟؟۔۔" وہ خوبصورت نوجوان فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔ "

اگلے ہی لمحے نگاہ اس کے زمین پر بیٹھے وجود پر پڑی ی۔۔۔اس کے پاؤں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

آہ۔۔۔"وہ حسین لڑکی تکلیف کی شدت سے کرا رہی تھی۔۔۔"

وقاص نے ایک لمحے کی دیری کیے بغیر اس کہ نازک وجود کو اپنی باہوں میں بھرا تھا۔۔۔

کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔نیچے اتارو مجھے۔۔"کرن بپھر کر بولی۔۔۔ "

وقاص نے انا کو گھر بلا کر جو اپنی حد پار کی تھی۔۔۔اس کا غصہ اس قدر تھا کہ وہ ایک لمحے کے لیے بھی بھول نہیں پا رہی تھی۔۔

جن ہاتھوں سے وہ دوسری عورتوں کو چھوتا ہے۔۔۔اس سے ہی اسے چھو رہا ہے یہ سوچ ہی کرن کو شدید کراہت میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔

وقاص نے اس کے غصے کو مکمل اگنور کیا۔۔

اسے بیڈ پر لیٹا کر تیزی سے فرسٹ ایڈ باکس لے کر آیا۔۔۔

میں خود کر لوں گی مدد کی ضرورت نہیں ہے تمہاری۔۔۔"کرن تیزی سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔"

وہ خوبرو نوجوان اس بار بھی سن کر اَن سنی کرتے۔۔۔اس کے برابر میں آ کر بیٹھا۔۔۔

اس کے پاؤں کو اپنی ران پر رکھا۔۔۔اور جھک کر کانچ کے ٹکڑے نکالنے لگا۔۔

اس نے تو آہستگی سے ہی نکالا تھا مگر پھر بھی کرن کی سسکی بلند ہوئی۔۔۔

اتنی زہر لگ رہی تھی میری تصویر کہ توڑ ہی دی"،کرن دل جلی ہو " کر۔۔۔طنزیہ گویا ہوئی ی۔۔۔

اس وجیہہ مرد نے اس بار بھی کوئی جواب نہ دیا تو کرن کے تن بدن میں آگ لگی۔۔۔۔جبکہ دوسری جانب وقاص صرف اس لیے خاموش تھا کیونکہ وہ لڑائی مزید بڑھانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

کرن جل بھون کر خاموش ہو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔وقاص خاموشی سے اس کی پٹی کرنے لگا۔۔۔

ایک لمحے کے لیے وہ سوچ میں پڑا تھا کہ تصویر کیسے ٹوٹی مگر پھر اگلے ہی پل ۔۔خیال آیا کہ شاید ہوا سے گر کر۔۔۔ٹوٹ گئی ہو۔۔۔۔

اس نے زیادہ توجہ نہ دی۔۔۔۔

پٹی کرنے کے بعد اس نے رابعہ کو بلا کر کمرے کی صفائی کروائی تھی۔۔۔

رابعہ کے کمرے سے جاتے ہی وقاص نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔۔۔

۔۔"مجھے کپڑے چینج کرنے تھے۔۔۔اب کیسے کرؤں؟؟۔۔"کرن منہ بسور کر بڑبڑانے لگی۔۔۔

میں کرادیتا ہوں۔۔۔"وہ سنجیدگی سے کہتا۔۔۔اس کی جانب آیا۔۔"

کرن ابھی بھی سفید رنگ کی میکسی میں ملبوس تھی۔۔۔۔جو اس پر خاصا جچ بھی رہی تھی۔۔۔

وقاص نے اب نزدیک سے دیکھا تھا اسے۔۔۔۔

وقاص عباسی مجھے ہاتھ لگانے کی غلطی بھی مت کرنا۔۔۔"وہ غرا کر اسے "دیکھتے۔۔۔وارننگ آمیز لہجے میں بولی۔۔۔۔تو مقابل ایک ابرو اچکا کر اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔

پھر اچانک اس پر جھکا۔۔۔وہ بیڈ کے کراون سے چپکی تھی۔۔۔اس سے دوری کی چاہ میں۔۔۔

وقاص اس کاری۔ایکشن دیکھ۔۔۔مزید قریب آیا۔۔۔۔

کہاناں۔۔۔چھونامت۔۔۔"وہ پھر دھاڑی۔۔۔"

مگر مقابل نے اس کی بات سنی ہی نہ ہو کچھ ایسا محسوس کیا تھا کرن نے۔۔۔

وہ وجیہہ مرد مزید نزدیک آیا۔۔۔تو اسے اپنی سانسیں بھاری ہوتی محسوس ہوئی یں۔۔۔

وقاص سے بھاگنا تو دور کی بات۔۔۔وہ تو چل بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔اپنا ہاتھ اس کی گھنی جوڑا بندھی زلفوں میں الجھا گیا۔۔۔

وہ اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگی۔۔۔

وقاص کی نزدیکی ایک الگ ہی سحر میں جکڑ رہی تھی اسے۔۔۔

ابھی وہ اس کی نزدیکی محسوس کر ہی رہی تھی کے مقابل نے اس کی گردن کی پشت پکڑ کر۔۔ جھٹکے سے یک دم اپنے چہرے کے قریب اس کا خوبصورت چہرہ کیا۔۔۔

پھر ہلکی سی گردن موڑ کر۔۔۔اس کے عنابی لبوں پر جھکنے لگا۔۔۔

وہ مزید احتجاج برقرار نہ رکھ سکی۔۔۔اور آنکھیں موند گ ئی۔۔۔

مگر مقابل نے مزید نزدیکی نہ بڑھائی ی۔۔بس ٹھر گیا۔۔۔

دونوں کے ہونٹ نزدیک تھے۔۔۔چاہتا تو دوری مٹا دیتا۔۔۔ مگر وہ تو صرف اس لڑکی کی بند آنکھیں۔۔۔۔واس کے بھاری ہوتی سانسیں محسوس کر رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں خاصہ محظوظ ہوئی ی تھیں اس لڑکی کا ری۔ایکشن دیکھ۔۔۔

تم اتنی اَن اٹریکٹو باڈی کے ساتھ اتنا خوش فہم کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔کے ”
وقاص عباسی تمھیں چھونے کی چاہ میں مچلے۔۔۔کم اون۔۔۔خوابوں سے
جاگو۔۔۔“اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔پلے فل مسکراہٹ
ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔مغرور و بے نیاز لہجے میں زچ کرنے
والے انداز میں بولا۔۔۔تو مقابل نے تیزی سے آنکھیں کھول کر۔۔۔
دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ اس کی جانب دیکھا۔۔۔

کرن نے اپنی شدید تذلیل محسوس کی تھی اس کے جملے سن۔۔۔

اس کے غصے سے لال پیلے چہرے کو دیکھ۔۔۔محظوظ انداز میں مسکراتے
۔۔وہ اٹھ کر چل دیا تھا۔۔۔

سڑیل کریلا کہیں کا“ وہ دانت پیسنے لگی۔۔۔”

کرن کو شدید غصہ آرہا تھا مگر وقاص پر نہیں۔۔۔خود اپنے آپ پر۔۔۔اپنی عقل پر۔۔۔۔جس پر تالے پڑ گئے تھے رخشی بیگم کی نصیحت سننے کے بعد

۔۔۔۔

کاش خود کو اس کے سامنے اس قدر پیش نہ کیا ہوتا۔۔۔تو یقیناً آج تھوڑی بہت عزت تو ہوتی ہے اس کی نگاہ میں۔۔۔وہ یوں ذلیل تو نہ کر کے جاتا۔۔۔۔

اپنا آپ اس کے سامنے پیش کر کر کے خود کو بے وقعت کر لیا تھا اس کی نگاہ میں۔۔۔۔

وہ یہی سوچ اب رونے لگی تھی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے خود کو مضبوط کیا۔۔نہیں۔۔۔وہ نہیں روئے گی اس ہرجائی کے لیے۔۔۔اور کیوں روئے بھلا۔۔۔جسے اس کی کوئی قدر نہیں۔۔وہ کیوں اس کے لیے اپنا خون جلائے۔۔۔

یہی سوچتے آنسو بے دردی سے پونچھتے۔۔۔وہ میکسی میں ہی لیٹنے لگی۔۔۔کے رابعہ کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔۔۔

میم۔۔مجھے سر نے بھیجا ہے۔۔۔آپ کے کپڑے چینج کروانے کے لیے۔۔۔"رابعہ کے کہتے ہی اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اسے عجیب عجیب خواب آرہے تھے۔۔۔

اس نے ایک عجیب سے جانور کو اپنے پیچھے بھاگتا دیکھا۔۔۔وہ بس بھاگے چلی جارہی تھی۔۔۔

اس کا پورا جسم پسینوں سے شرابور ہو گیا تھا۔۔۔اس کی سانسیں تیز چل رہی تھیں۔۔۔

رات کا دوسرا پہر تھا۔۔۔کے ڈر کر اچانک اس کی آنکھ کھلی۔۔۔

وہ ہلنا چاہتی تھی۔۔۔مگر ہل نہیں پا رہی تھی۔۔۔پورا وجود جکڑا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

اسے سامنے کی جانب سے آوازیں آنے لگیں۔۔۔وہ انا کی لہکتی آواز تھی

۔۔۔

وہ بڑی مشکل سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

انا اس کے سامنے حتی کے اس کے کمرے میں اس کے شوہر کے ساتھ لیٹی ہوئی ی تھی۔۔۔یہ دیکھ وہ چیخنے لگی۔۔۔مگر حلق سے آواز نہ نکلی۔۔۔۔

وہ مسلسل چیخ رہی تھی۔۔۔مگر اس کا کوئی ی فائی دہ نہ تھا۔۔۔حلق سے آواز نکل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

چھوڑو اسے۔۔۔وہ میرا شوہر ہے۔۔۔وقاص۔۔وقاص۔۔۔۔"وقاص" کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو کانوں کی سماعت سے اپنا نام ٹکرایا۔۔۔

کرن نیند میں اس کا نام پکار رہی تھی۔۔۔

وہ فوری فکر مند ہو کر قریب آیا۔۔۔

کرن۔۔۔کرن۔۔۔"اس کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔۔تو گمان ہوا جیسے بھٹی" پر رکھ دیا ہو۔۔

پاؤں میں تکلیف کی شدت سے اسے بخار چڑھ گیا تھا۔۔۔

کرن۔۔۔"وہ اسے آواز دینے لگا۔۔۔مگر بخار کی شدت سے اس نے آنکھ" نہ کھولی۔۔۔

وقاص فوراہی اٹھ کر پانی کا پیالہ وپٹیاں لے کر آیا۔۔۔

اس کی پیشانی تپ رہی تھی بخار سے۔۔۔

وہ خوبصورت نوجوان پورے دن کا تھکا ہوا تھا۔۔۔وہ اپنے آفس کے کام سے فارغ ہو کر سونے ہی آیا تھا۔۔۔ مگر کرن کی حالت دیکھ۔۔۔ساری نیند چھو منتر ہو گ ئی۔۔۔

پوری رات وہ اس کی پٹیاں کرتا رہا۔۔۔ساتھ ساتھ بخار کی دوائی ی بھی اٹھا کر کھلائی ی۔۔۔تا کے بخار اترے۔۔۔

ایک لمحے کے لیے بھی پوری رات نہیں سویا تھا۔۔مگر صبح اس کی بہت ضروری میٹنگ تھی۔۔۔اس لیے رابعہ کو کرن کا خیال رکھنے کا کہ کر وہ آفس چلا گیا۔۔۔

جب کرن کی آنکھ کھلی۔۔۔تو اپنے پاس رابعہ کو بیٹھا ہوا پایا۔۔۔

اب کیسی ہے آپ کی طبیعت؟؟۔۔"وہ فکر مند لہجے میں پوچھ رہی تھی۔۔۔۔"

اللہ کا شکر بہتر"۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔"

شکریہ۔۔۔" وہ رابعہ کا مشکور لہجے میں شکریہ ادا کرنے لگی۔۔۔۔ کہ اگر "
وہ نہ ہوتی تو وہ یہاں بخار میں تپتے ہوئے مر بھی جاتی۔۔ تو بھی کسی کو کوئی
پرواہ نہیں تھی۔۔۔

اسے کیا خبر کسی نے پوری رات اس کے لیے جاگ کر گزاری ہے۔۔۔۔

شکریہ کی کیا بات ہے یہ تو میرا کام ہے۔۔۔" رابعہ مسکراتے ہوئے "
بولی۔۔۔

"ہمم۔۔"

میں آپ کے لیے ناشتہ بنا کر لے آتی ہوں پھر دوائی پی لیجئے گا۔۔" وہ کہہ "
کر اٹھ کر باہر کی جانب چل دی۔۔۔ جبکہ کرن کے دماغ میں ابھی تک رات
والا خواب چل رہا تھا۔۔۔

انا کو اپنے کمرے میں دیکھنا کسی بھیانک خواب سے کم نہ تھا اس کے لیے۔۔۔

وہ بے ست ہو کر دوبارہ بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔۔

اس کا سر ابھی بھی بھاری ہو رہا تھا۔۔۔۔

رابعہ ناشتہ بنا کر اوپر لے جانے لگی۔۔۔ تو اسی وقت ٹیلی فون رنگ ہوا۔۔۔

وہ ناشتہ ٹیبل پر رکھ کر فون ریسیو کرنے آئی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔"اس کے فون کان سے لگاتے ہی دوسری جانب سے رعب دار"
"آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔"طبیعت کیسی ہے اب؟۔

سر ابھی بخار اتر گیا ہے۔۔۔میں انھیں ناشتہ کرانے جا رہی"
تھی۔۔۔"رابعہ نے دوبدو جواب دیا۔۔۔

اس کا سیل سوئی چ اف آ رہا ہے اسے اون کر کے اس کے پاس رکھ"
"دو۔۔۔

یس۔۔۔"ابھی وہ پورا جملہ بھی نہیں بول پائی تھی کہ دوسری جانب سے"
کال منقطع کر دی گئی۔۔۔

وہ اتنا بیزی تھا کہ اس کے پاس سر کھجانے کی بھی فرصت نہ تھی۔۔۔۔لیکن اس کے باوجود اس کی طبیعت پوچھ رہا تھا فون کر کے۔۔۔

رابعہ نے اوپر جاتے ہی اسے اٹھا کر بٹھایا اور ناشتہ کروایا پھر اسے دوائی کھلائی۔۔۔

وہ دوائی کھانے کے بعد سن ذہن کے ساتھ دوبارا لیٹ گ ئی تھی۔۔۔جبکے رابعہ اس کا سیل و قاص کے حکم کے مطابق کلچ سے نکال کر سوئی چ اون کر کے۔۔اس کے تکیے کے سائی یڈ میں رکھ کر چلی گ ئی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سیل کی رنگ پر اس کی آنکھ کھلی۔۔۔اس نے نیند میں ہی سیل اٹھا کر کال ریسیو کی۔۔۔اور بغیر نام دیکھے کان سے لگالیا۔۔۔۔

ہیلو۔۔"اس کی آواز بمشکل نکلی تھی۔۔۔"

کہاں ہو تم کل رات سے ؟؟۔۔۔ سیل کیوں سوئچ اف جانے لگتا ہے" تمھارا؟؟۔۔پتا ہے کتنا پریشان تھا میں۔۔۔"دوسری جانب سے انصار صاحب کی غصیلی آواز ٹکرائی ی تھی۔۔۔

وہ کل رات سے ہی اپنی بیٹی پر بہت غصہ تھے۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔وہ۔"اپنا گلا خشک پڑتا محسوس ہوا۔۔۔"

وہ آہستگی سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔

پورا جسم بخار کے سبب ٹوٹا ٹوٹا سہ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

مجھے بس اتنا بتاؤ کل رات تم اپنے ہی گھر کی پارٹی میں موجود کیوں نہیں" تھیں؟؟۔۔" وہ انگارے چباتے ہوئے۔۔ سوالیہ انداز میں بولے۔۔۔

ڈیڈ۔۔ میری دوست کی طبیعت خراب ہو گ ئی تھی اچانک۔۔۔ تو اسے" دیکھنے گ ئی تھی۔۔۔ وقاص کو بتا کر گ ئی تھی میں۔۔۔" اس لمحے جو خود کو بچانے کے لیے پہلا بہانہ ذہن میں آیا۔۔۔ وہ بول ڈالا۔۔۔ بغیر یہ سوچے کہ اگر وہ پلٹ جواب میں کہہ دیں کہ وقاص نے تو کچھ اور کہا تھا۔۔ تو پھر کیا جواب دے گی۔۔۔

تم نہایت ہی ایک بیوقوف لڑکی ہو جسے اپنی حاصل ہوئی ی نعمت کی ”
کوئی ی قدر ہی نہیں۔۔۔سچ بتانا کیا خوش نہیں رکھ رہیں تم وقاص
کو؟۔۔۔“ان کا سوال سن۔۔۔وہ شرمندگی کی انتہا گرائی یوں میں اتر گئی
تھی۔۔

اسے لگا وقاص نے شکایت کر دی ہے اس کی۔۔۔۔

تم جیسی عورتیں ہوتی ہیں جو اپنے شوہروں کو خود دوسری عورتوں کے ”
حوالے کر دیتی ہیں اپنی بے عقلی کے سبب۔۔۔۔کتنا کہتا ہوں دیھان رکھو
اس کا۔۔۔خوش رکھو اسے۔۔مطمئن رکھو اسے۔۔۔۔مگر نہیں۔۔۔تم
نے تو نہ سننے کی قسم کھا رکھی ہے۔۔۔بھلا کوئی ی اپنے ہی گھر کی تقریب
چھوڑ کر جاتا ہے؟؟۔۔۔“انصار صاحب برسے تو اس کی آنکھیں جلنے
لگیں۔۔۔اور آنکھوں سے موتیوں کی لڑی لگ گئی۔۔۔

انصار صاحب کے نزدیک اگر کرن گھر میں ہوتی تو وقاص کبھی ہمت نہ کرتا کسی دوسری عورت کو کمرے میں لانے کی۔۔۔

وقاص عباسی جتنا امیر کبیر مرد ہے۔۔۔اس کے آگے پیچھے لڑکیوں کا گھومنا کوئی ی بڑی بات نہیں۔۔ مکھیاں تو شہد پر چپکیں گی ہی۔۔۔۔یہ تو کرن کا کام ہے اپنے شوہر کو بچائے رکھنا۔۔۔اپنی محبت و خدمت کے حصار میں باندھے رکھنا۔۔۔۔

پہلے اس کے طلاق کے مطالبہ کی خبر۔۔۔پھر اس کا اپنے ہی گھر کی پارٹی میں نہ ہونا۔۔۔یقیناً دوسری عورتوں کو موقع فراہم کر رہا تھا۔۔۔کے آؤ میرا گھر بگاڑو۔۔۔

یقیناً اپنا گھر و شوہر اکیلے چھوڑ کر جانا بے وقوفی کے سوا کچھ نہ تھا۔۔۔۔

میری بات کان کھول کر سنو کرن۔۔۔ جس جگہ تم اس وقت ہو۔۔۔اس" پر نا جانے کتنوں کی نظرِ بد ہے۔۔۔اس لیے سنبھال کر رکھو اپنی کرسی کو۔۔۔۔ایک بار ہاتھ سے چلی گ ئی تو دوبارا نہیں ملے گی تمھیں۔۔۔۔اس لیے پھر کہ رہا ہوں خوش و مطم ئی ن رکھو اسے۔۔۔۔اک ہمارے وقت کی عورتیں تھیں۔۔پوری پوری رات بیٹھ کر ہاتھ کا پنکھا کرتی تھیں شوہر کو اس کے پاؤں دباتی تھیں۔۔۔کے بس اس کا شوہر اس سے راضی رہے۔۔۔اور ایک آج کی لڑکیاں ہیں۔۔اے۔سی والے کمرے میں نرم بستر پر بیٹھ کر بھی انھیں اپنے شوہروں کی خدمت کرنے میں موت آتی ہے۔۔۔۔"

"جی۔۔"

وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔

انصار صاحب اسے بہت دیر تک اپنے انداز میں سمجھاتے رہے۔۔۔۔وہ بھی خاموشی سے سنتی رہی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

رات کے گھر وہ تھکا ہارا گھر لوٹا۔۔۔

رابعہ نے کھانے کا پوچھا تو اس نے انکار کر دیا۔۔۔

جب سے میاں بیوی کی لڑائی ی اسٹارٹ ہوئی ی تھی تب سے صرف ایک بار ہی اس خوبرو نوجوان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا۔۔۔وہ بھی کرن کی بنائی ی میگی۔۔۔

اس لڑکی نے بہت عادتیں بگاڑ رکھی تھیں۔۔۔مانو لاڈ اٹھا اٹھا کر اسے ساتویں آسمان پر بیٹھا دیا تھا۔۔۔

ہر چیز وقت پر۔۔۔

ہر خواہش پوری۔۔۔

اسے تو بولنے کی زحمت تک نہیں کرنی پڑتی تھی۔۔۔

اور پھر اچانک ایک دن طلاق کا پیپر پکڑا کر آسمانوں سے زمین پر پٹخا۔۔۔

وہ ہی جانتا ہے کتنی مشکل ہو گ ئی تھی اس کے لیے زندگی۔۔۔۔بالکل بکھر ئی ی بکھر ئی ی سی۔۔۔نہ صبح وقت پر اٹھ پاتا تھا۔۔نہ رات میں سو پاتا۔۔۔نہ ٹھیک سے کھاتا نہ کام کر پاتا۔۔۔۔

شروع سے ملازمین اس کا کام کرتے مگر کرن کے اس کی زندگی میں آنے کے بعد۔۔۔ملازمین کے کام سمجھ نہیں آتے اسے۔۔۔۔

رابعہ محسوس کر رہی تھی کھانا ٹھیک سے نہ کھانے کے سبب وہ کمزور پڑتا جا رہا ہے۔۔۔

وقاص نے بہت کالز کی تھیں کرن کو۔۔۔مگر پہلے تو اس کا۔ سیل بیزی آتا رہا۔۔۔اور بعد میں اس نے کال ریسیو نہ کی۔۔۔جس کی وجہ سے اس کا موڈ بری طرح اف تھا۔۔۔۔

صرف ایک سوٹ نہ پہننے پر وہ کس قدر برہمی دیکھا رہی تھی اسے۔۔۔

وہ یہی سوچتے ٹائی ی جھنجھلا کر ڈھیلی۔کرتا اسٹڈی کی جانب بڑھا۔۔۔۔

وہ اپنے کام میں مگن تھا کے اچانک اسٹڈی کا دروازہ کھلا۔۔۔

اس نے نگاہ اٹھائی ی۔۔۔تو کرن لال رنگ کی نائی ٹی میں اس کی جانب ہی آرہی تھی۔۔۔

دروازہ لاک کیا ہے اس لڑکی نے۔۔۔وہ دیکھ چکا تھا۔۔۔۔

وہ ڈائی ریکٹ اسی کی جانب چلتی ہوئی ی آئی ی۔۔۔وقاص نے اسے دیکھ اگنور کرتے۔۔واپس اپنی توجہ فائی ل کی جانب مبذول کی۔۔۔

ایک دو لمحے بھی نہ گزرے تھے کے اس کی چی ئی رکرن نے اپنی جانب موڑی۔۔۔

مس ئی لہ کیا ہے مسٹر وقاص عباسی تمھارے ساتھ؟؟۔۔۔میرے ڈیڈ'' سے کیا کہا ہے تم نے کل؟؟۔۔۔'' وہ غصے سے چیخی۔۔۔۔

وقاص اس کا سرخ چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

وہ آنکھوں سے ہی جلادے گی آج۔۔۔اس قدر غصہ بھرا تھا ان قاتلانہ نگاہوں میں۔۔۔

میری ان سے کل کوئی ی بات نہیں ہوئی ی۔۔۔"وہ"
جھنجھلا کر۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے بتانے لگا۔۔۔۔ساتھ ساتھ آہستگی سے
اس کے چی ئی ر کے ہینڈل پر رکھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔چیک جو کرنا تھا
کے بخار تو نہیں ہے اب۔۔۔

ہاتھ ہلکا سہ گرم محسوس ہوا۔۔۔۔

اچھا؟؟۔۔واقعی؟۔۔۔تو پھر وہ مجھے فون کر کے اتنا کیوں سنا رہے"
"تھے؟؟۔۔۔

اور کیا سنایا انھوں نے؟؟۔۔۔"سنجیدگی سے ایک ابرو اچکا کر پوچھا۔۔۔"

یہی کے۔۔۔" وہ بولتے بولتے رکی۔۔۔حیا جو آگ ئی تھی۔۔کس منہ "
سے کہے۔۔کے اس کے باپ کے مطابق غلطی اس کی ہے۔۔کے وہ اسے
خوش نہیں رکھ رہی۔۔۔

بتادے گی تو خواہ مخواہ وہ اور اکڑ دکھائے گا۔۔۔پہلے ہی کیا کم اکڑتا ہے۔۔۔۔

وہ چی ئی رچھوڑ کر سیدھی کھڑی ہوئی ی۔۔۔

یہی کے ؟۔۔کیا؟۔۔۔" وہ ابرو اچکا کر۔۔۔اپنی ٹھوڑی پر انگلی "
مسلتے۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح استفسار کرنے لگا۔۔

تمھیں کیوں بتاؤں۔۔۔" وہ چڑ کر بولی۔۔۔"

تو نہ بتاؤ۔۔۔دروازہ سامنے ہے۔۔۔اب ڈسٹرب مت کرنا۔۔۔" بلا کی "
بے رخی لہجے میں سموئے۔۔۔وہ اپنی چی ئی رواپس ڈیسک کی جانب موڑتے
ہوئے بولا۔۔

زیادہ ہوشیار مت بنو تم۔۔۔میں سب جانتی ہوں۔۔۔مجھے جھکانے کے "
لیے میرے ڈیڈ کا سہارا لے رہے ہو۔۔۔پتا ہے جو ہے تمھیں۔۔۔کتنا
ڈرتی ہوں میں ان سے۔۔۔" وہ تیزی سے واپس چی ئی راپنی طرف
موڑتے۔۔۔برہمی سے گویا ہوئی ی۔۔۔

تو مقابل اس کی بات سن۔۔۔ایک دو ثانیوں کے لیے بغور دیکھنے لگا۔۔۔۔

اس کے اچانک یوں دیکھنے کے سبب وہ کنفیوز ہوئی ی تھی و تھوڑا نروس
بھی۔۔۔

ناجانے کیا چارم لیے ہوئے تھیں وہ آنکھیں۔۔۔۔جب بھی وہ ان میں دیکھتی۔۔۔خود کو سحر میں جکڑتا پاتی۔۔۔

ابھی وہ اس کی آنکھوں کی تپش سے اپنے جسم کو سلگتا پا ہی رہی تھی۔۔۔کے مقابل نے اس کا ہینڈل پر رکھا ہاتھ۔۔ جھٹکے سے کھینچ کر۔۔خود پر گرایا۔۔

حملہ بہت اچانک تھا۔۔۔اس لیے وہ خود کو سنبھال نہ سکی۔۔

اگلے پل۔۔۔اس نے خود کو وقاص کے سینے سے لگا پایا۔۔۔فوراً غصے سے آگ بگولہ ہو کر خود کو سنبھالتی۔۔۔ابھی اٹھ کر اس کے وجود سے دور ہوتی۔۔۔اس سے قبل ہی مقابل نے اس کی کھلی زلفوں میں ہاتھ ڈالا۔۔۔

وہ اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔جہاں کرن کی آنکھوں میں غصہ بھرا تھا وہیں مقابل کی آنکھیں بے تاثر تھیں۔۔۔

وہ اس پر پوری جھکی ہوئی ی تھی۔۔۔جو تھوڑا فاصلہ اس حسین دلربا نے ان کے درمیان اپنے ہاتھوں سے قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔وقاص نے اسے قائم زیادہ دیر نہ رہنے دیا۔۔۔

اس کی گردن کی پشت پر ہاتھ جما کر۔۔۔اس کے چہرے کو خود پر گرایا۔۔۔

پھر اپنی پیشانی اس کی پیشانی سے ملائی ی۔۔۔

اصل مقصود تو صرف بخار چیک کرنا تھا۔۔۔یہ دیکھ مطمئن ہوا۔۔۔کے پیشانی نارمل ہے اس لڑکی کی۔۔۔۔

پھر اس کی پیشانی سے آہستگی سے اپنی پیشانی دور کی۔۔۔۔

علم تھا اسے۔۔۔۔کہ نارمل انداز میں چیک کرے گا۔۔۔تو ہاتھ نہ لگانے دے گی خود کو۔۔۔

تمھیں واقعی لگتا ہے مجھے تمھیں جھکانے کے لیے تمھارے باپ کے" سہارے کی ضرورت ہے؟؟؟۔۔"سرگوشی کرنے والے انداز میں۔۔۔اس کی سرخ ڈوروں سے سجی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے۔۔۔استفسار کیا۔۔۔۔۔۔

کرن کو محسوس ہوا۔۔۔ جیسے اپنے اس عمل سے مقابل نے نہ صرف اس کی گردن اپنے آگے زبردستی جھکوائی ہے۔۔بلکے دیکھانا چاہ رہا ہے۔۔۔کے جب دل چاہے اسے جھکا سکتا ہے اپنے آگے۔۔۔۔۔

اسے زہر لگ رہا تھا اس لمحے وقاص عباسی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں شدید کدورت ابھری تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ اسے ہی جھکانا چاہتا تھا۔۔۔چاہے غلطی اپنی کیوں نہ ہو۔۔کرن یہی سوچ مزید جز بز ہوئی۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ اپنی گردن سے جھنجھلا کر ہٹاتے۔۔۔تیزی سے سیدھی کھڑی ہوئی۔۔۔

مس ئی لہ یہی تو ہے وقاص عباسی۔۔۔تم صرف مجھے جھکانا چاہتے ہو۔۔۔ تمھاری ایگو شدید ہرٹ جو ہو رہی ہے۔۔۔" وہ غصے سے کہتی باہر کی جانب چل دی تھی۔۔۔

اس نے کوئی جوابی کاروائی نہ کی۔۔۔۔وہ پہلے ہی آج کل آگ برسا رہی تھی۔۔ پھر بخار میں آگ نہ برسائے یہ کیسے ممکن۔۔۔بخار میں تو اچھے اچھے چڑچڑے ہو جاتے ہیں۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے کرن کے پیچھے اپنا ٹمپریچر بڑھانے کے بجائے اے سی کا ٹمپریچر بڑھانا مناسب سمجھا۔۔۔"افف۔۔۔۔ گرمی۔۔۔" وہ ایک گہرا سانس لے کر بولا۔۔ پھر سر جھٹک کر واپس اپنا کام شروع کیا۔۔۔۔

ٹائی ی باندھ دو۔۔" وہ بالکل تیار ہو چکا تھا۔۔۔بس ٹائی ی باندھنا باقی رہ گ ئی تھی۔۔۔۔

کرن وہیں سے گزر رہی تھی۔۔۔جب اس نے حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

کیوں؟۔۔ہاتھ نہیں ہیں تمھارے؟" وہ آنکھیں چھوٹی کر۔۔۔طنزیہ پوچھنے لگی۔۔۔

ہاتھ کے ساتھ ساتھ ایک عدد بیوی بھی ہے۔۔۔"اس نے پلٹ وار کیا۔۔تو وہ منہ بسورنے لگی۔۔۔

اب باندھ دو۔۔۔پچاس کروڑ جیسی بڑی رقم دے رہا ہوں"
"تمھیں۔۔۔کچھ تو حلال کرؤ۔۔

اس کا جملہ سنتے ہی کرن کے مرچیں لگیں تھیں۔۔۔

اور نہ کرؤں تو؟۔۔"وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔اکڑ کر پوچھنے لگی۔۔۔"

تو بھول جاؤ کہ میں تمہیں ایک روپیہ بھی دینے والا ہوں۔۔۔بہت محنت سے کمایا جاتا ہے پیسہ۔۔تو محترمہ تھوڑی محنت کرو تم بھی اس کے حصول کے لیے۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔تو وہ خوبصورت لڑکی منہ بسورتی ہوئی ی اس کی جانب آئی ی۔۔۔اور بے دلی سے اس کی ٹائی ی باندھنے لگی۔۔۔

وقاص اس لمحے صرف اس کی لمبی لمبی ودودھیائی ی انگلیاں دیکھ رہا تھا۔۔۔

اچانک اس کی نگاہ چہرے پر گ ئی۔۔لگا جیسے زبردستی کا سودا کر رہی ہو۔۔۔اسے پرانا وقت یاد آیا تھا۔۔۔جب وہ ن ئی ن ئی آئی ی تھی۔۔۔

کتنا خوش ہو کر ٹائی ی باندھتی تھی وہ۔۔۔اور ساتھ ساتھ شرماتی بھی تھی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آتا تھا اس معمولی کام میں جو وہ اپنے ملازمین سے بھی کروالیتا ہے۔۔۔۔اس میں اتنا شرمانے اور اتنا خوش ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔۔۔

آج وہ ان چمکتی آنکھوں کو بے اختیار ہی یاد کرتا چلا جا رہا تھا۔۔۔وہ ساتھ تھی۔۔۔پاس تھی۔۔۔مگر پاس ہو کر بھی پاس نہ لگی۔۔۔ساتھ ہو کر بھی ساتھ نہ لگی۔۔۔۔

ان آنکھوں میں آج چمک دور دور تک نہ تھی۔۔۔صرف بے زاریت ہی بے زاریت تھی۔۔۔۔

ان آنکھوں میں ابھری بے زاریت دیکھ۔۔لگا جیسے دل کو کچھ ہوا ہو۔۔۔کچھ کھو دیا ہو۔۔۔۔۔کچھ بہت خاص۔۔۔۔جیسے دل کا کوئی ی حصہ۔۔۔

وہ اپنے خیالوں میں ہی مگن تھا۔۔۔کے ایک دم کرن نے اس کی ٹائی ی کسی۔۔۔جیسے سارا غصہ نکالا ہو اس پر۔۔۔

کیا کر رہی ہو؟" وہ ٹائی ڈھیلی کرتے۔۔۔ جھنجھلا کر بولا۔۔۔"

"او۔۔۔ سوری۔۔۔ چلیں مسٹر وقاص اب تو حلال ہو گئی ہے ناں مجھ پر پچاس کروڑ؟؟۔۔" وہ دانتوں کی نمائش کرتے پوچھنے لگی۔۔۔

"تمھیں لگتا ہے۔۔۔ میں صرف ایک ٹائی باندھنے پر تمہیں پچاس کروڑ جیسی بڑی رقم دوں گا۔۔۔"

"اب تم اپنے وعدے سے پھر رہے ہو۔۔۔ ہمارے درمیان ڈیل ہوئی تھی" وہ تیزی سے احتجاجا اپنی کمر پر ہاتھ ٹکا کر بولی۔۔۔

"پچیس کروڑ کی ڈیل صرف میری دادی اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کے سامنے بیوی بن کر رہنے کی ہوئی تھی۔۔ مگر تم نے کیا کیا۔۔۔ تم تو پارٹی چھوڑ کر ہی

چلی گ ئی یں۔۔۔دوسری پچیس کروڑ کی ڈیل مجھے مطمئن اور خوش رکھنے کی ہوئی تھی۔۔۔" وہ خاصہ ایک ایک لفظ جتا کر دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے ؟؟۔۔۔میرے پاس پیسے کیا پیڑ پر اگ رہے ہیں۔۔۔ " جو تم پر لوٹاؤں۔۔۔" وہ جز بز ہو کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال غراتے ہوئے۔۔ گویا ہوا۔۔۔تو مقابل بھی جواب دیے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔۔"پہلی والی ڈیل تو مجھے منظور ہے۔۔۔ کہا تھا فون پر میں نے تم سے۔۔۔ مگر دوسری ڈیل۔۔۔" یہ کہ کر کدورت سے اس کے وجود کو تکتے۔۔۔وہ مزید قریب آئی ی۔۔۔"پچیس کروڑ کیا۔۔۔ مسٹر وقاص عباسی۔۔۔ تم مجھے اپنی پوری جائیداد بھی دے دو ناں تو بھی میں تمہیں اپنے آپ کو چھونے کی اجازت نہ دوں۔۔۔" جب محبت کی تو ایسی بلا کی، کی۔۔۔کے ثانی نہ رکھا کوئی ی۔۔۔۔

اب جب نفرت کر رہی تھی تو وہ بھی یوں بلا کی۔۔۔کے ثانی نے ملے کوئی ی۔۔۔

وہ معمولی وسادہ سی لڑکی۔۔۔پچیس کروڑ کو ٹھکرا کر چل دی۔۔۔۔۔

وقاص عباسی سوائے اپنا بلڈ پریشر بڑھانے کے کچھ نہ کر سکا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اپنے ناول کی پلے سٹور پر ایپ بنانے کا سوچ چکی تھی۔۔۔اس حوالے سے اس نے فرحا سے بات کی۔۔۔

فرحا جس آفس میں کام کرتی تھی۔۔۔وہاں کے باس اس کے والد جیسی عمر کے تھے۔۔۔۔وہ بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے۔۔۔

فرحا کو جب بھی کوئی ی مدد کی ضرورت پڑتی تھی۔۔۔تو وہ ان سے ہی رابطہ کرتی۔۔۔

اس بار بھی ان سے ہی کہا تھا کے کسی سافٹ ویئر انجینئر سے رابطہ کرا دیں۔۔۔

انھوں نے ایک سافٹ ویئر انجینئر سے اس کا رابطہ کرا دیا تھا۔۔۔۔

دوپہر دو بجے کے قریب فرحا اس سافٹ ویئر انجینیئر سے کرن کی ملاقات کرانے والی تھی ریسٹورنٹ میں۔۔۔۔

کرن کو اس نے میسج کر کے یہ اطلاع دے دی تھی۔۔۔

وہ تیار ہو کر سیڑھیوں سے اتر ئی ی۔۔۔تو اس وجیہہ مرد نے یوں ہی نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

مگر نظر اٹھنے کے بعد پلٹ آنا بھول گئی تھی۔۔۔

وہ لائی ٹ پنک رنگ کے قمیض شلوار ونیٹ کے دوپٹے میں ملبوس تھی۔۔۔

بال ہاف کیچر تھے۔۔۔

لائٹ پنک رنگ کا میک اپ اس کی گوری جلد پر خاصا جچتا محسوس ہوا۔۔۔

وہ سامنے آکر ناشتہ کرنے کے لیے بیٹھی۔۔۔تو مقابل اپنی چائے کا کپ واپس ٹیبل پر رکھ کر سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔

"se- طلاق لینے کا ارادہ ترک کر دیا ہے کیا تم نے؟؟۔جو مجھے سیڈیوس کرنے کے لیے صبح ہی صبح اتنا تیار ہو کر آرہی ہو۔۔"ہونٹوں کے duce کناروں پر پلے فل مسکراہٹ سجائے۔۔آئی بروا چکا کر۔۔۔ محظوظ انداز میں استفسار کیا۔۔۔

انکھوں کو اچھا لگ رہا تھا اس کا نکھرا نکھرا وجود۔۔۔۔

ہاں؟؟۔۔"وہ حیران ہوئی تھی اس کا جملہ سن۔۔۔۔"

کیاوہ پہلی باراس کی تعریف کررہاتھا؟؟۔۔

ہاں؟؟۔۔"مقابل نے فوراتجسس سے پوچھا۔۔۔کیاوہ اقرار کررہی" تھی۔۔۔وہ بھی اتنے دھڑلے سے۔۔۔

نہیں۔۔"اس خوبرونوجوان کے چہرے پر رقصاحسین مسکراہٹ" دیکھ۔۔وہ فورانفی میں سرہلانے لگی۔۔۔

کچھ زیادہ ہی خوش فہمیاں پال رکھی ہیں مسٹر وقاص آپ نے۔۔۔میں تو" فرحاسے ملنے جارہی تھی۔۔۔"وہ تیزی سے منہ بسور کر بولی۔۔۔تو مقابل ہلکاسہ مسکراکراثبات میں سرہلاتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

لگاجیسے یقین نہ کیاہواس کی بات پر۔۔

لگا جیسے کہ رہا ہو۔۔۔ تم کچھ بھی بولو۔۔۔ میں جانتا ہوں یہ سب میرے لیے ہی کیا ہے تم نے۔۔۔۔

کرن نے تو محسوس نہ کیا۔۔۔ مگر رابعہ کر رہی تھی۔۔۔ کے کتنے ہی دنوں بعد آج وقاص خوشگوار موڈ میں ہے۔۔۔

وہ ناشتہ ادھورا چھوڑ کر۔۔ تیزی سے ریسٹورنٹ جانے کی نیت سے کھڑی ہوئی۔۔۔ ویسے بھی وقاص جن نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے بعد ناشتہ کرنا محال تھا۔۔۔

وہ ریسٹورنٹ پہنچی تو فرح کا میسج موصول ہوا۔۔۔کے اسے ایک ضروری کام آگیا ہے۔۔۔اس لیے وہ نہیں آسکے گی۔۔۔اس سافٹ ویئر انجینیئر سے وہ خود مل لے۔۔۔۔

وہ اکیلے بیٹھ کر اس سافٹ ویئر انجینیئر کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

اس ریسٹورنٹ میں زیادہ تر کپل آئے ہوئے تھے۔۔۔

صرف سامنے والی ٹیبل پر اکیلا بندہ بیٹھا نظر آرہا تھا اس کی طرح۔۔۔۔۔۔
اس نوجوان کی پشت تھی کرن کی جانب۔۔۔

اس نے فرح کو میسج کیا کہ کم از کم اس انجینیئر کا نام تو بتائے۔۔جو اسے ملنے آنے والا ہے۔۔۔تاکہ وہ اس سے رابطہ کر سکے۔۔۔ورنہ وہ اسے پہچانے گی کیسے۔۔۔

معاویہ نام ہے اس کا۔۔۔۔"فرحا کا فوراہی جواب آیا تھا۔۔۔"

معاویہ۔۔"ابھی نام پڑھ کر اس نے نگاہ اٹھائی ہی تھی کے سامنے ٹیبل" پر موجود شخص نے اپنی گردن موڑی۔۔۔

اگلے ہی لمحے کرن کی نگاہیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

تم؟۔۔۔"معاویہ کو دیکھتے ہی اس کی۔آنکھیں حیرت سے پھیلیں"
تھیں۔۔۔

جی۔۔آپ نے ابھی میرا نام لیا؟۔۔"وہ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔حیرت"
سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

حیرت سے کہیں زیادہ ایکسٹمنٹ تھی اس کے لہجے میں۔۔۔

تمھارا نام معاویہ ہے؟؟۔۔"وہ تیزی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔"

جی۔۔۔غالبا آپ فرحا ہیں؟"وہ اپنی جگہ سے کھڑے"
ہوتے۔۔۔دلفریب مسکراہٹ چہرے پر سجائے پوچھنے لگا۔۔۔

وہ بہت خوش ہوا تھا اتفاقی طور پر کرن سے دو بار امل کر۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا دنیا کتنی چھوٹی ہے۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں اس کی سہیلی ہوں۔۔۔"

او۔۔۔تو آپ کو ناول کی ایپ بنوانی ہے۔۔"وہ خاصہ مسرت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

جی۔۔۔آپ انجینئر ہیں؟۔۔"کرن کے لہجے میں حیرت ابھری تھی۔۔۔"

کیوں لگتا نہیں ہوں؟؟۔۔"وہ اس کے برابر والی کرسی کو کھسکا کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر بولا۔۔۔

نہیں۔۔ایسی بات نہیں ہے۔۔۔"مقابل مسکرا کر گویا ہوئی ی۔۔۔ "

اس کے بال بی ٹی ایس کی طرح اگے کی جانب۔۔۔پیشانی پر گرے ہوئے تھے جس کی وجہ سے۔۔۔دیکھنے والوں کو وہ عمر میں کافی چھوٹا معلوم ہوتا ۔۔۔جیسے کوئی ی کالج کا لڑکا ہو۔۔۔

"تو۔۔۔آپ رائی ٹر ہیں؟۔۔۔"

جی۔۔۔"وہ مسکرا کر بولی۔۔۔"

کرن رائی ٹر ہے یہ بات کوئی ی نہیں جانتا تھا سوائے فرحا کے۔۔۔۔مانا اس نے چھپایا نہیں تھا کبھی۔۔۔ مگر کسی کو دلچسپی بھی تو نہیں تھی اس کی زندگی سے۔۔۔

اکیلے گھر میں رہ رہ کر وہ بور ہو جاتی تھی۔۔۔اس لیے لکھنا شروع کیا۔۔۔۔

لوگ اس کے ناول بہت پسند کرنے لگے تو اپنا یوٹیوب چینل بنالیا۔۔۔

وقاص ہو یا انصار صاحب دونوں ہی اس کی صلاحتیوں سے آشنائی ی نہیں رکھتے تھے۔۔۔

وقاص کو تو پتا بھی نہ ہو گا کے وہ کماتی ہے گھر بیٹھ کر۔۔۔مانا جتنا وہ مہینے کا کماتی ہے اتنا تو وقاص عباسی ایک ڈنر کی ٹپ میں دے دے۔۔۔شاید یہی وجہ تھی اس نے کبھی خود سے بھی نہیں بتایا۔۔۔۔

بچے رشتے دار و سسرال و میکے والے۔۔۔اسے لگا لوگ خواہ مخواہ کی باتیں بنائیں گے۔۔۔اس کی کہانیوں میں اس کا آپ تلاشیں گے۔۔۔

کہانیوں کی دنیا فینٹسی ہوتی ہے۔۔۔ایک خوابوں کا جہاں۔۔۔۔جہاں کوئی روک ٹوک نہیں۔۔۔کوئی بندھن و پابندی نہیں۔۔۔قلم بالکل آزاد ہے۔۔۔۔جو چاہے لکھو۔۔۔۔خود بھی خوش رہو اس دنیا میں جی کر۔۔۔اور دوسروں کو بھی رکھو۔۔۔جو آپ کی ہی طرح ان خوابوں بھری فینٹسی کی دنیا میں رہنا چاہتے ہیں۔۔۔

وہاں ایسے لوگوں کا دخل بھی زہر لگتا ہے جو خوامخواہ کے نقص نکالتے ہیں۔۔۔

اگر وقاص کو اس کی زندگی میں ذرا بھی دلچسپی ہوتی تو وہ خود دیکھ لیتا کہ وہ ویڈیو بناتی ہے۔۔۔کچھ لکھتی ہے موبائل میں۔۔۔مگر اس ہرجائی کو کہاں فرصت۔۔۔

فرحا کے بعد معاویہ پہلا تھا جسے وہ ایس آر ائٹر خود کو انٹروڈیوس کرا رہی تھی۔۔

کچھ بتائیں۔۔نام کیا رکھنا ہے؟۔۔کس ٹائپ کی چاہیے۔۔"وہ" پروفیشنلی انداز میں سوالات کرنے لگا۔۔۔تاکہ جان سکے وہ کس طرح کی ایپ بنوانا چاہتی ہے۔۔۔

"مجھے ایک ایسی ایپ بنوانی ہے جس میں میرے سارے ناولز ایک ساتھ آ جائیں اور جو میں نیو ناول ڈالوں اس کی اپڈیٹ بھی آتی رہے۔۔۔ جیسے جو لوگ پڑھ رہے ہیں انہیں نوٹیفکیشن پہنچے میری نئی اپی ڈالنے کا۔۔۔ ساتھ ساتھ اسکرین شاٹ اور ویڈیو ریکارڈنگ الاؤنہ ہو۔۔۔ تاکہ کوئی ی میرا ناول چوری نہ کر سکے۔۔ وہ سیف رہے۔۔۔ آج کل ناولز چوری ہونا بہت زیادہ عام ہو گیا ہے۔۔۔"

"اوکے۔۔۔" وہ ساری باتیں اپنے سیل کے نوٹ بک میں۔۔۔ لکھنے لگا تھا۔۔۔

"لائبریری کا اپشن موجود ہو۔۔۔ لینگو تیج ٹرانسلیٹر کا بھی۔۔۔ تاکہ اگر باہر ملک کے لوگ میرا ناول پڑھتے ہیں تو انہیں بھی وہ آرام سے میسر آ جائے۔۔۔"

"میں سمجھ گیا لیکن لینگو تیج والا ابھی رہنے دیں۔۔۔ میری پرسنلی صلاح ہے کیونکہ ابھی ایپ بنی نہیں ہے۔۔۔ لوگ ایپ یوز کرتے ہیں یا نہیں یہ بعد میں پتہ چلے گا۔۔۔ پہلے اسے سادہ ڈال دیں۔۔۔ کیونکہ لینگو تیج ٹرانسلیٹر کا اپشن رکھیں گے تو یہ بہت کوسٹلی ہو جائے گا۔۔۔ باقی آپ کی مرضی۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ تو پھر رہنے دو۔۔۔ بعد میں جب ایپ چل جائے گی تب ڈال لیں گے۔۔۔"

اور ایپ آپ کہاں سے کنڑول کریں گی؟؟لیپ ٹاپ میں؟۔۔یا سیل"
"میں؟۔۔

ان دونوں میں کیا فرق آئے گا؟؟۔۔وہ۔۔میرا پہلی بار ہے نا۔۔۔اس لیے"
مجھے اس متعلق کوئی ی خاص معلومات نہیں ہے۔۔۔"وہ لچکدار انداز میں
مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

"بس سیل کا فائدہ یہ ہے کہ وہ ہر وقت آپ کے ہاتھ میں رہے گا۔۔۔۔"

چلیں تو پھر سیل ہی ٹھیک ہے۔۔"وہ فورا بولی۔۔۔"

"اور کچھ؟"

"ہمم۔۔۔پیسے کتنے لگیں گے؟؟۔۔"

"ابھی فلحال پندرہ ہزار۔۔۔اور باقی کام ہونے کے بعد دیکھتے ہیں۔۔"

وہ نہیں چاہتا تھا کے کرن کو ذرا بھی محسوس ہو کے وہ اس میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔اور وہ کسی بھی قسم کی ہچکچاہٹ کا شکار ہو اس سے بات کرنے میں۔۔۔

معاویہ بالکل پروفیشنلی انداز میں پیسے بتا رہا تھا۔۔۔

"ایپ کا نام؟؟۔۔"

رشکِ حنا۔۔۔"وہ تیزی سے بولی۔۔۔"

"او۔۔تو آپ کا نام حنا ہے؟؟۔"

یہ اس کا قلمی نام تھا۔۔۔اس لیے وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔۔ریل نام بتانے کی اس نے ضرورت محسوس نہیں کی۔۔۔

ویسے بھی کون سا وہ معاویہ سے پھر کبھی ملنے والی تھی۔۔۔

کافی پیارا نام ہے۔"وہ مسکراتے ہوئے تعریف کرنے لگا۔۔۔ "

معاویہ نہایت ہی خوش اخلاق کا مالک تھا۔۔۔کرن بے ساختہ ہی اس کا موازنہ اپنے کھڑوس شوہر سے کرنے لگی۔۔۔

اسے یاد نہیں پڑتا کبھی وقاص نے اس کی کسی بات پر تعریف کی ہو۔۔۔

شکریہ۔۔۔"ہلکی سی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔جب اس حسین لڑکی" نے مشکور لہجے میں کہا۔۔۔تو معاویہ اسے ٹکٹکی باندے دیکھتا ہی چلا گیا ۔۔۔۔پنک رنگ کے کپڑوں میں وہ کھلتے گلاب کی مانند لگ رہی تھی۔۔۔

آپ میرا نمبر لے لیں۔۔۔اور کچھ بھی آپ کو چاہیے ہو ایپ میں تو مجھے بتا" دیجیے گا۔۔۔"معاویہ اپنا نمبر دینے لگا۔۔۔وہ اس کے قریب آنے کا یہ موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔"کرن نے اپنے سیل میں اس کا نمبر نوٹ کیا۔۔۔"

پھر اس کے سیل پر مس کال دی۔۔۔

"اور کب تک مل جائے گی مجھے ایپ؟؟۔۔"

ہمم۔۔۔۔کچھ دن لگیں گے۔۔" وہ چاہتا تو ایک ہی دن۔۔بلکے ایک ہی گھنٹے میں اس کی ایپ بنا کر دے دیتا۔۔۔۔ مگر وہ چاہتا تھا اسی بہانے کچھ ملاقاتیں اور ہو جائیں۔۔۔اور وہ مزید قریب سے اس لڑکی کو جان سکے۔۔۔۔"

ٹھیک۔۔۔ پھر میں چلتی ہوں میں پیسے آپ کو کام ہوتے ہی دے دوں گی۔۔۔" وہ اپنا پرس اٹھا کر کھڑے ہوتے بولی۔۔۔

کوئی جلدی نہیں۔۔۔" وہ بھی ساتھ ساتھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔"

"اپ کو کہاں جانا ہے مجھے بتائیں میں اپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔ "

نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔مجھے بس سامنے مال میں ہی جانا "
"ہے۔۔۔

او۔۔۔واو۔۔واٹ آ کانسینڈ یس۔۔۔میں بھی مال ہی جانے والا"
تھا۔۔۔ چلیں تو پھر ساتھ ہی چلتے ہیں۔۔۔"اس نے کرن کے لیے رستہ
ہموار کرتے ہوئے کہا۔۔۔تا کے وہ آگے چلے۔۔۔

پھر اس نے اپنی جیب سے نکال کر کالے رنگ کا چشمہ آنکھوں پر لگا
لیا۔۔۔اور ساتھ ساتھ سر پر کالے رنگ کی کیپ بھی پہن لی۔۔۔

مال دوروڈ کراس کر کے ریسٹورنٹ کے بالکل سامنے ہی تھا۔۔۔اس لیے کرن نے انکار نہ کیا۔۔۔

کرن و معاویہ ساتھ ساتھ ہی چل رہے تھے۔۔۔

جب وہ دونوں مال میں داخل ہونے لگے۔۔۔اسی لمحے ابوذر کی نگاہ ان پر پڑی ی۔۔۔جو وہیں سے گزر رہا تھا۔۔۔

یہ تو وقاص کی بیوی کرن ہے ناں۔۔۔یہ کس لڑکے کے ساتھ گھوم رہی ہے۔۔۔"ابوذر معاویہ کو ٹھیک طرح دیکھ نہیں سکا تھا۔۔۔پھر معاویہ نے چشمہ و کیپ دونوں لگا رکھے تھے۔۔۔جس کی وجہ سے اس کی پہچان کر پانا مشکل تھا۔۔۔

وقاص عباسی کی بیوی؟؟۔۔۔"اس کے برابر میں بیٹھی لڑکی حیرت سے" پوچھنے لگی۔۔۔

ہمم۔۔اب سمجھ آیا اس لڑکی کو اچانک طلاق کیوں چاہیے۔۔۔ابھی بتاتا" ہوں وقاص کو فون کر کے۔۔۔۔۔"ابوذر کے ہاتھ مصالحے دار نیوز لگ گئی تھی۔۔۔وہ کیسے اسے ہاتھ سے جانے دیتا۔۔۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس کا بھائی ہو۔۔۔وقاص عباسی جیسی گڈ لکنگ" پرسنلٹی کو میں نہیں مانتی کوئی لڑکی دھوکہ دے سکتی ہے۔۔۔"مانا وہ لڑکی ابوذر کے ساتھ تھی مگر اس کے باوجود وہ وقاص کی تعریف کرے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔

واو۔۔۔تم تو فین لگتی ہو وقاص کی۔۔۔" وہ خاصہ جلے ہوئے لہجے میں "
بولا۔۔۔تو وہ لڑکی خاموش ہو گئی۔۔۔

ویسے میں تمہاری انفارمیشن کے لیے بتادوں کرن کا کوئی بھائی نہیں "
ہے۔۔۔" خاصہ جتا کر۔۔۔چبھتے ہوئے لہجے کے ساتھ کہا۔۔۔

پھر اس نے تیری سے وقاص کو کال ملائی۔۔۔

وقاص فائل میں منہ دیے بیٹھا تھا۔۔۔کہ اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

ابوذر کا نام سیل کی اسکرین پر دیکھتے ہی اس نے منہ بسورا تھا۔۔۔

بولو۔۔" ہر بار کی طرح نہایت بیزاریت بھرا لہجہ۔۔۔"

تجھے کچھ پتہ بھی ہے تیری بیوی کس کے ساتھ گھوم پھر رہی ہے۔۔۔"ابوذر کا تیز جملہ سنتے ہی وہ سیدھے ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔"

تو بس کماتا رہ اور تیری بیوی تیرے ہی پیسے اپنے یار پر اڑا رہی ہے باہر۔۔۔"ابوذر ضرورت سے زیادہ ہی منہ پھٹ بندہ تھا۔۔۔اس کے کہے جملے وقاص کا خون کھولا گئے تھے

کیا دن میں نشہ وشہ کر کے بیٹھ گیا ہے؟؟۔۔"وقاص تڑاک سہ جواب دیتے گویا ہوا۔۔۔

مگر اس کی بات پر ذرہ برابر بھی یقین نہ کیا۔۔۔

اپنے پورے ہوش و حواس میں سامنے مال کے اندر جاتے دیکھا ہے اک لڑکے کے ساتھ۔۔۔" ابوذر فوراً جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ وقاص کے جواب کا منتظر تھا۔۔۔وہ جاننا چاہتا تھا اس جیسی گمبھیر صورتحال میں اس جیسے ٹھنڈے مزاج آدمی کا کیا ردعمل ہے۔۔۔

جبکہ دوسری جانب۔۔۔وقاص نے اس کی مزید بکواس سننے سے کہیں بہتر۔۔۔کال کاٹنے کو بہتر سمجھا۔۔۔

اس نے فوراً ہی کرن کو کال ملائی تھی۔۔۔

کرن و معاویہ ایک ساتھ مال میں ضرور داخل ہوئے تھے مگر شاپنگ دونوں اپنی الگ الگ کر رہے تھے۔۔۔۔

کرن اپنے والد کو خوش کرنے کے لیے کچھ کپڑے خریدنے آئی تھی۔۔۔ تاکہ وقاص کے نام پر انہیں کچھ تحفے بھیج سکے۔۔۔

وہ الگ بات ہے پیسے اس کے اپنے تھے۔۔۔

انصار صاحب نہایت ہی کنجوس آدمی تھے۔۔۔خود پر پیسہ خرچ کرنا تو جیسے حرام سمجھتے ہوں۔۔کرن کے سمجھ نہیں آتا تھا اتنا پیسہ جمع کر کے کرنا کیا ہے اس بندے نے جب خود پر بھی خرچ نہیں کرتے۔۔۔۔

جب وہ کنواری تھی تب بھی وہی ان کے لیے کپڑے خرید کر لاتی تھی اور آج شادی کے بعد بھی وہ وقاص کے نام پر انہیں تحفے کے طور پر کپڑے بھیج دیا کرتی تھی۔۔۔۔ جس پر وہ بہت خوش ہو جایا کرتے تھے۔۔۔

وہ ابھی کپڑے دیکھ ہی رہی تھی کہ اس کے پرس میں موجود سیل رنگ ہوا۔۔۔

اس نے پرس سے سیل نکالا۔۔۔ تو اسکرین پر سوئی ٹ ہارٹ چمک رہا تھا۔۔۔

جسے دیکھ۔۔۔ اس نے منہ بسورتے ہوئے کال ریسیو کی۔۔۔

کہاں ہو تم؟؟۔۔" وہ ہی مغرور و غصیلہ لہجہ۔۔۔۔"

کبھی سلام بھی کر لیتے ہیں۔۔۔" مقابل فوراٹوکتے ہوئے بولی۔۔۔ "

سوال کا جواب دو۔۔" دانت پیستے ہوئے نہایت سخت و حکمانہ لہجے میں "
کہا۔۔۔۔۔

مال میں ہوں۔۔۔ شاپنگ کر رہی ہوں۔۔۔ کیوں؟؟۔۔۔ کوئی ی کام تھا"
تمھیں؟؟۔۔" وہ کوفت بھرے لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

لنچ لے کر آجاؤ۔۔۔ دو بجے سے پہلے پہلے۔۔ اور ایک منٹ بھی لیٹ مت"
ہونا۔۔۔" یہ کہتے ہی اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

اپنانوکر سمجھ رکھا ہے کیااس نے مجھے۔۔۔"وہ سیل کی اسکرین"
دیکھ۔۔۔ جز بز ہو کر بولنے لگی۔۔۔

پھراس نے سیل کی اسکرین پر ٹائم دیکھا۔۔۔دو بجنے میں ادھا گھنٹہ ہی رہ گیا
تھا۔۔۔

اس بار اس نے وقاص کو کال کی۔۔۔

بولو۔۔۔"لاپرواہی سے۔۔۔"

میں کیوں تمہارے لیے کھانا لانے لگی اپنے ملازمین کو کہو نا۔۔۔" بگڑ کر "
بولی۔۔۔

لگتا ہے پچیس کروڑ نہیں چاہیے تمھیں؟؟۔۔" بے نیازی سے پوچھا۔۔۔"

اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا مقابل نے۔۔۔

پچیس نہیں پچاس۔۔۔۔" کرن تیزی سے اس کے لفظ کی۔۔۔خاصہ" جتاتے ہوئے تصحیح کرنے لگی۔۔۔

دو بجنے میں پچیس منٹ باقی ہیں۔۔۔ایک منٹ بھی لیٹ ہوئی ی ناں" تم۔۔۔تو سوچ لینا۔۔۔" اس نے وارننگ آمیز لہجے میں کہتے۔۔۔کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

اس کا نام سوئی ٹ ہارٹ نہیں کڑوا کریلا ہونا چاہیے۔۔" ۔وہ سیل کی" اسکرین کو دیکھتے جز بز ہو کر بڑبڑائی ی۔۔ پھر اپنی شاپنگ ادھوری چھوڑ

کر۔۔۔جو لیا تھا اسی پر اکتفا کرتی۔۔۔پاؤں پٹکتی مال سے تیزی سے شاپنگ بیگ لے کر باہر نکلی۔۔۔۔

اس کے پاس صرف 20 منٹ رہ گئے تھے اس نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہی وقاص کے فیورٹ ریسٹورنٹ میں فوڈ پانڈا کے ذریعے آرڈر کیا۔۔۔اور انہیں وقاص کے آفس کا ہی ایڈریس دیا۔۔

وہ 15 منٹ میں وقاص کے آفس کے باہر کھڑی تھی۔۔۔۔جبکہ اس کا آرڈر ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔۔

"آجاؤ۔۔۔پلیز۔۔۔ورنہ اس کڑوے کریلے نے مجھے چھوڑنا نہیں ہے۔۔۔" وہ دل ہی دل پارکنگ میں بے صبری سے ٹیل لگاتے ہوئے دعا گو ہوئی۔۔

صرف دو منٹ بعد اس کا آرڈر بھی موصول ہو گیا تھا۔۔۔

اپنا آرڈر لے کر وہ تیزی سے افس کی بلڈ نگ کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

گڈ مارننگ میم۔۔۔"آج کسی نے اسے روکا نہیں تھا بلکہ اسے دیکھتے ہی"
سب گڈ افٹر نون میم کی صدائیں لگانے لگے تھے۔۔۔

وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے لفٹ میں داخل ہوئی۔۔۔

لفٹ سے جیسے ہی وقاص کے فلور پر پہنچی۔۔وہ بے حواسی میں بھاگتے ہوئے
اس کے کیبن تک آئی ی۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی۔۔۔وقاص کیمروں کے ذریعے اس پر نگاہ رکھے ہوئے تھا۔۔۔

اسے بھاگتے ہوئے کیبن میں آتا دیکھ رہا تھا وہ۔۔۔

یہ لو۔۔۔ تمھارا لنچ۔۔۔ ٹھیک دو بجے۔۔۔" وہ بغیر نوک کیے اندر گھسی" چلی آئی تھی۔۔۔۔

ٹیبل پر تیزی سے لا کر لنچ رکھا۔۔تو مقابل اسے غراتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔

بھاگتے ہوئے آنے کے سبب اس کا سانس بری طرح پھول رہا تھا۔۔۔وہ گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے۔۔۔چئ رکہ اوپری حصے پر ہاتھ رکھ کر ۔۔۔کھڑی ہوئی۔۔۔

ایسے۔۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟؟۔۔ٹھیک دو بجے لائی ہوں۔۔۔وہ بھی" تمہارے فیورٹ ریسٹورنٹ سے۔۔۔" مقابل کو خود کو غراتا دیکھ۔۔۔وہ تیزی سے جتاتے ہوئے۔۔گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔

" تم کرن انصار نہیں۔۔۔مسز وقاص ہو اس وقت۔۔۔اپنا نہیں تو کم از کم دوسروں کی عزت کا ہی تھوڑا خیال کرو ایسے بھاگتے ہوئے کیوں آ رہی ہو جیسے کتے چھوڑ دیے ہوں کسی نے تمہارے پیچھے۔۔۔" کرن اسے بے یقینی سے دیکھنے لگی۔۔

ایک تو وہ اس کی خاطر ٹھیک دو بجے جیسے تیسے کر کے یہاں پہنچی تھی۔۔۔اور وہ ستمگر بجائے امپریشٹ کرنے کے الٹا اسے باتیں سنا رہا تھا۔۔۔۔

کتے کے بچے۔۔۔" وہ دانت پیستے اسے دیکھ۔۔ غصیلے لہجے میں بولی۔۔۔"

واٹ ؟" وقاص کو ایک لمحے کے لیے یقین نہ آیا۔۔۔کے وہ اس کے منہ پر" کھڑے ہو کر۔۔۔کتنے دھڑلے سے اسے گالی دے رہی ہے۔۔۔

کتے کے بچے۔۔میں نے ابھی باہر پارکنگ میں دیکھے تھے۔۔۔بہت" پیارے تھے۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کو خود کو شعلہ بار نگاہوں سے گھورتا ہوا دیکھ۔۔۔وہ فوراہی لچکدار انداز میں دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے مسکرا کر بولی۔۔۔

وقاص ابھی بھی اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔

کھاؤ گے کیا؟؟۔۔۔" وہ جس طرح کھا جانے والی نگاہ سے اسے گھور رہا" تھا۔۔۔ کرن کو محسوس ہوا جیسے آج کچا ہی چبا جائے گا۔۔۔

مقابل کی انکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔ خاصہ طنزیہ لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

حلال تو ہو۔۔۔" مقابل بیٹھا وہ حسین نوجوان"
بات کو کسی اور ہی لیول پر پہنچا گیا تھا۔۔۔

اسمارٹ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔ اس کا ذو معنی انداز میں دیا جواب۔۔۔ کرن کو بوکھلاہٹ کا شکار کر گیا تھا۔۔۔ خاص طور پر اس کی آنکھوں میں ابھری ہلکی سی چمک۔۔۔

یہ چمک کچھ نئی تھی کرن کے لیے۔۔۔

ایسی چمک اس نے پہلے کبھی ابھرتی نہیں دیکھی تھی وقاص کی آنکھوں میں۔۔۔۔

ابھرتی بھی کیسے ؟؟۔۔پہلے اس نے کبھی اتنا ترسایا بھی تو نہ تھا۔۔۔

کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔"وہ تیزی سے بات کا موضوع بدلنے کی کوشش" کرنے لگی۔۔۔

میرے لیے کچھ لائیں ؟؟۔۔"اس کے الٹے ہاتھ میں لٹکے شاپنگ بیگ " دیکھ۔۔۔ تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

ہاں؟؟۔۔"خاصہ حیران ہوئی تھی وہ وقاص کا سوال سن۔۔۔"

اس سے پہلے تو کبھی اس نے انٹرسٹ نہیں لیا تھا اس کی شاپنگ میں۔۔۔۔

کتنا سامان لاتی تھی اس کے لیے۔۔ مگر وہ دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

سوال سے کہیں زیادہ۔۔۔اس کے تجسس بھری نظروں نے حیران کیا تھا کرن کو۔۔۔

چھوڑ دو۔۔۔"کرن کی خاموشی کا مطلب اس نے انکار گمان کیا۔۔۔"

اس کا دل بوجھل ہوا تھا مگر اس نے ظاہر نہ ہونے دیا۔۔

کر خنگی سے کہہ کر۔۔۔وہ اٹھ کر جانے لگا۔۔۔

"کیا؟؟۔۔کہاں؟؟۔۔۔کھانا تو کھالو۔۔۔اتنی محنت سے لائی ی ہوں۔۔۔" وہ فورا اسے جاتا دیکھ بولی۔۔۔

مگر وہ بغیر کوئی جواب دیے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

"عجیب بد دماغ آدمی ہے۔۔۔اتنی محنت کروائی مجھ سے اور کھایا بھی نہیں کھانا۔۔۔کھانا تو دور دیکھا تک نہیں۔۔۔۔" وہ غصے سے پاؤں پٹکتی ہوئی بڑبڑائی۔۔۔

"ٹھیک ہے مت کھاؤ۔۔میں ہی کھالوں گی۔۔۔" وہ تو جا چکا تھا۔۔۔پھر ناجانے کس کو سنا رہی تھی۔۔۔۔

برہمی سے کہتی سامنے شیشے کی میز پر کھانا لگانے لگی۔۔۔

ارام سے اکیلے بیٹھ کر کھایا۔۔۔۔۔

کھانا دو افراد کا تھا وہ اکیلے نہیں ختم کر سکتی تھی۔۔۔اس لیے وقاص کے حصے کا واپس پیک کر دیا۔۔۔۔تاکہ اس بد دماغ آدمی کا جب غصہ ٹھنڈا ہو تو خود ہی کھالے۔۔۔۔

اللہ۔۔۔کتنا تھک گ ئی میں۔۔۔۔ تھوڑی دیر یہیں بیٹھ جاتی" ہوں۔۔۔" کھانا کھاتے ہی اسے سستی اگئی تھی۔۔۔۔سوچا کچھ دیر وہیں بیٹھ کر۔۔۔اپنے پاؤوں کو آرام دے لے۔۔۔جو چل چل کر تھک چکے تھے۔۔۔پھر چلی جائے گی۔۔۔

وہ حسین لڑکی تو صرف آرام کرنے کے لیے بیٹھی تھی مگر نیند نے کب اس پر غلبہ کیا۔۔اسے کچھ خبر نہیں۔۔۔

جب وقاص کیبن میں واپس آیا۔۔۔تو اسے صوفے پر بیٹھ کر سوتا ہوا پایا۔۔۔

کھانا ٹھنڈا ہو چکا تھا تو اس نے گرم کروانے کے لیے بھیج دیا۔۔۔

پھر کرن کے بالکل سامنے والے صوفے پر بیٹھا۔۔۔

اس کی آدھے گھنٹے بعد پھر ایک میٹنگ تھی۔۔۔جب تک اس کے پاس تھوڑا ٹائم تھا کہ وہ اپنی بیوی کے پاس بیٹھ سکے۔۔۔

خاموشی سے بیٹھ کر اس کے سوتے وجود کو نہارتا رہا۔۔۔۔

پنک رنگ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس کی آنکھوں کو۔۔۔

دس منٹ بعد اس کا کھانا ملازم آکر میز پر سجانے ہی لگا تھا۔۔۔کے اس نے منع کر دیا۔۔۔۔

جب سے کرن اور اس کے درمیان ناراضگی شروع ہوئی ی تھی۔۔۔تب سے وہ اسی ریسٹورنٹ سے روزانہ دوپہر کا کھانا منگاتا۔۔۔۔۔لیکن باہر کا انسان کتنے دنوں تک کھا سکتا ہے۔۔۔۔اب تو حالت یہ تھی کہ یہ کھانا بھی اس سے کھایا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

دیکھنا پچیس منٹ تک کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔۔" ملازم کو دیکھ۔۔ سختی سے "
حکم صادر کیا۔۔۔

"اور یہ کھانا تم کھالو۔۔۔"

جی سر۔۔۔" ملازم کہ کر آہستگی سے دروازہ بند کر کے چلا گیا۔۔۔۔"

اس کے لیے ایک ایک منٹ بہت قیمتی ہوتا تھا۔۔۔ کروڑوں کی ڈیلے فائنل کرتا تھا وہ ایک ایک منٹ میں۔۔۔۔ سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ہوتی تھی اس کے پاس۔۔۔۔ چاہتا تو کرن کو نظر انداز کر اپنے کام کر لیتا۔۔۔۔ جو بہت ضروری بھی تھا۔۔۔ پچیس منٹ بعد پھر ایک میٹنگ تھی اس کی۔۔۔۔ لیکن اپنے سارے ضروری کاموں کو چھوڑ کر۔۔۔ پچیس منٹ صرف اپنی بیوی کو نہارنے پر وار دیے۔۔۔

کرن نیند سے بیدار ہوئی۔۔۔تو وہ آنکھیں مسلتی ہوئی سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اسے خود پر کسی کی نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی۔۔۔اس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔۔تو سامنے ہی ون سیٹ صوفے پر۔۔۔ پاؤں پر پاؤں رکھے شاہانہ انداز میں بیٹھا حسین نوجوان اسے ہی ٹکٹکی باندھے تک رہا تھا۔۔۔ وہ تک رہا تھا۔۔۔ نہیں تو۔۔ وہ تو بسا رہا تھا۔۔۔ایک ایک انگ کو۔۔۔۔وجود کے ایک ایک حصے کو۔۔۔ گویا اسے آنکھوں سے پی رہا ہو۔۔۔ گویا سارے درمیان کے پردے ہٹا رہا ہو۔۔۔۔ گویا اسے حاصل کرنے کے در ہے کھڑا ہو۔۔۔۔

مجھے چلنا چاہیے۔۔۔" وہ بہت نروس ہو گئی تھی۔۔۔۔وقاص کی" نظروں نے اس کے وجود میں برقی رو کی طرح کرنٹ دوڑا دیا تھا۔۔۔۔وہ دکھانا نہیں چاہتی تھی مگر اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

اپنے چہرے پر آنے والی لٹ کان کے پیچھے کرتے۔۔۔ تیزی سے کھڑی ہوئی۔۔۔

مقابل نے ایک لفظ نہ کہا۔۔۔

وہ فوراً صوفے پر رکھے اپنے شاپنگ بیگ اٹھا کر جانے لگی۔۔۔ پھر جیسے کچھ یاد آنے پر واپس مڑی۔۔۔

"یہ تمھارے لیے۔۔" اس کے ہاتھ میں تین شاپنگ بیگ تھے جن میں سے وہ دو اس کے آگے رکھ کر۔۔۔ باقی بچا ایک اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔

وہ عادت تھا اس لڑکی کی۔۔۔اور عادات اتنی آسانی سے نہیں بدلتیں۔۔۔۔

جب جب وہ شاپنگ پر جاتی تھی وقاص کے لیے ہی سب سے پہلے چیزیں خریدتی تھی۔۔۔وہ بھی بہت شوق و محبت سے۔۔۔

مانا اب ان کے درمیان لڑائی تھی مگر عادت کے مطابق اس بار بھی پہلے اسی کے لیے شاپنگ کی تھی پھر اپنے والد کے لیے لینے گئی۔۔۔۔

اپنے لیے کیا لیا؟؟۔۔"وہ دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ وقاص کی آواز پر" اس کے قدم رکے۔۔۔

کچھ بھی نہیں۔۔۔" وہ پلٹ کر سنجیدگی سے بولی۔۔اس نے دو تین لمحے "
انتظار کیا۔۔۔کہ شاید وہ کچھ بولے۔۔۔ مگر اس کی جانب سے خاموشی
دیکھ۔۔۔۔وہ تیزی سے کیبن سے نکل گئی۔۔۔

کرن کے وہاں سے جاتے ہی اس نے شاپنگ بیگ کھول کر دیکھے تھے۔۔۔

ان میں سے دو سوٹ نکلے تھے اس کے لیے۔۔۔

ان کی تصویر لے کر اس نے ابوذر کو سینڈ کر دی تھی۔۔۔

نیچے بڑے فخر سے لکھا۔۔۔میری وائف نے لا کر دیے۔۔تمہاری زندگی
میں ہے کوئی۔۔۔جو تمھارے لیے خود سے پہلے شاپنگ کرے۔۔

ابوذر اس لمحے ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا۔۔جب یہ میسج اسے واٹس ایپ پر موصول ہوا۔۔۔

وہ ایک پلے بوائے تھا۔۔۔لڑکیاں ایسے بدلتا تھا جیسے لوگ اپنے کپڑے بدلتے ہیں۔۔۔اس لمحے بھی وہ ایک خوبصورت لڑکی کے ساتھ اپنی شام رنگین کرنے آیا ہوا تھا۔۔۔

لڑکیاں بھی اس پر چھتے کی طرح چھائی رہتی تھیں۔۔۔کچھ کمال اس کی پرسنلٹی کا تھا تو کچھ اس کی امیری کا۔۔۔

وقاص کا یہ میسج پڑھ۔۔۔ناجانے کیوں اس کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔

عجیب سی رنجیدگی چھاتی محسوس کی اس نے اپنے دل پر۔۔۔

اپنی ماں کے بھاگ جانے کے بعد کبھی عورت ذات پر یقین نہ کیا اس نے۔۔۔۔

میسج پڑھتے ہی۔۔۔وہ سامنے سے آتی تتلی کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔جو ایک ادا سے اسی کی جانب چلتی ہوئی آرہی تھی۔۔۔

"ہم تقریبا ایک مہینے سے ساتھ ہیں کیا اس دوران تم نے میرے لیے کچھ خریدا؟؟۔۔"ابوذر کے اچانک سوال پر وہ لڑکی اسے الجھی نگاہ سے تکنے لگی۔۔۔

ہاں؟؟۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔۔مگر تمہاری سالگرہ پر دوں گی یہ سوچ رکھا" تھا۔۔۔"پہلے وہ تھوڑا گڑبڑا گئی۔۔۔مگر اگلے ہی پل اپنے لہجے کی بوکھلاہٹ کو دور کر۔۔اطمینان سے مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

او۔۔۔تو تمہیں پتہ ہے کل میری سالگرہ ہے۔۔"ابوذر نے خاصا ایکسائٹڈ" ہو کر پوچھا

بالکل۔۔۔تمہیں کیا لگا میں بھول جاؤں گی جان۔۔۔"اس کے برابر میں" بیٹھتے ہوئے۔۔۔مسکرا کر گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔

واو۔۔۔"وہ صرف اس لڑکی کی انکھیں دیکھ رہا تھا۔۔۔جو کس قدر" پُراعتمادی سے جھوٹ بول رہی تھیں۔۔۔۔

شدید کدورت ابھری تھی دل میں اس کے لیے۔۔۔

"میری سالگرہ نہیں ہے کل۔۔۔میں جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔"خاصہ چبھتے ہوئے لہجے میں اس کی جانب دیکھ کہا۔۔۔تو مقابل شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔

"اوہو۔۔۔کیا ہو گیا؟؟۔۔۔سالگرہ ویسے بھی بچے مناتے ہیں"وہ اپنی شرمندگی کور کرنے کے لیے۔۔۔فوراہی جھنجھلا کر بولی۔۔۔

"میں نے تمہیں لاکھوں کی شاپنگ کرادی ہو گی اب تک۔۔۔اوپر سے کپڑے جیولری تحفے دیے وہ الگ۔۔۔کیا تم نے میرے لیے کچھ خریدا؟؟۔۔کچھ بھی۔۔۔چھوٹی موٹی چیز ہی۔۔۔"

"کیا ہو گیا ہے ابوذر تمھیں آج؟؟۔۔۔"وہ لڑکی الجھ کر پوچھ اٹھی تھی۔۔

وہ لڑکی اس پر اپنی خوبصورتی و جوانی وارتی تھی اور بدل میں مقابل اس پر اپنا پیسہ۔۔۔ برابری کا سودا تھا۔۔۔ پھر یہ بیویوں والی فرمائشیں کیوں کر رہا تھا وہ اس سے اچانک۔۔۔

صرف عورت ہی نہیں۔۔۔ مرد بھی چاہ رکھتا ہے۔۔۔ کہ اسے چاہا جائے وہ بھی بغیر کسی غرض کے۔۔۔ خود سے پہلے اس کا خیال رکھا جائے۔۔۔ جیسے وقاص کی بیوی اس کا رکھ رہی تھی۔۔۔

یہاں سے چلی جاؤ ابھی۔۔۔" وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے۔۔۔۔ بے رخی" سے بولا۔۔۔

مگر کیوں؟؟۔۔۔" خاصہ احتجاجی انداز میں استفسار کیا۔۔۔ "

کہاناں چلی جاؤ۔۔۔ابھی موڈ نہیں ہے میرا۔۔"اس بار وہ شدید" جھنجھلاہٹ کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔

اوکے جب موڈ ہو۔۔۔تب بلا لینا۔۔۔آجاؤں گی" وہ دانت پیستے ہوئے " کہہ کر۔۔۔اپنا سامان اٹھاتی۔۔۔باہر کی جانب چل دی۔۔۔

وہ اپنا سر پکڑے بیٹھا رہا۔۔۔۔نہ جانے کیا چیز تھی جسے اس کا دل تلاش کر رہا تھا۔۔۔شاید ایک عورت کی وفا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ہیلو گائز۔۔۔آج میں بہت خوش ہوں۔۔۔میری آج اس لڑکی سے پھر ملاقات ہوئی ہے۔۔۔"معاویہ نے گروپ میں میسج کر کے اپنی خوشی کا اظہار کیا تھا۔۔۔۔

ابوذر نے چاروں دوستوں کا گروپ بنایا تھا واٹس ایپ پر۔۔۔مگر انا نے فورا کر دیا۔۔۔معاویہ کو یہ بات تھوڑی عجیب لگی تھی۔۔۔۔ exit ہی

وقاص اپنے گھر ہی آرہا تھا جب اسے یہ میسج موصول ہوا۔۔۔

واو۔۔۔بہت بہت مبارک ہو برو۔۔۔۔اور کوئی بات وات ہوئی یہ صرف" دیکھ کر ہی کام چلا لیا مجنوں کی طرح۔"ابوذر کا فورا ہی ریپلائی ایا تھا۔۔۔

ویسے مجھے واقعی نہیں پتہ تھا کہ ایک دن میرا سافٹ ویئر انجینئر ہونا اتنا کام آئے گا۔۔۔اسے ناول کی ایپ بنوانی تھی اسی سلسلے میں ملے تھے ہم۔۔۔میں تو اسے دیکھ کر شاکڈ ہی ہو گیا۔۔" معاویہ اس قدر خوش تھا کرن سے مل کر۔۔۔کہ اس سے اپنی خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی۔۔۔۔

بس نہ چلتا ہو کہ پوری دنیا سے اپنی خوشی کو شیئر کرے۔۔۔

"واہ بھئی۔۔۔مجھے لگ رہا ہے قسمت تم لوگوں کو ملوا رہی ہے۔۔۔" ابوذر نے مسکراتے ایموجی کے ساتھ ریپلائی کیا۔۔۔

"وہ بالکل۔۔۔لگتا ہے قسمت بھی یہی چاہتی ہے کہ ہم دونوں ملیں۔۔۔" خاصہ ایکسائٹڈ ہو کر لکھ رہا تھا۔۔۔۔

معاویہ کی انکھوں میں جگنو جگمگا رہے تھے اس لمحے۔۔۔

پتا ہے۔۔۔پنک رنگ کے کپڑوں میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی" آج۔۔۔بالکل گڑیا سی۔۔۔اتنی خوبصورت۔۔۔کے افففف۔۔۔"معاویہ کا میسج پڑھتے ہی وقاص کی انکھوں کے آگے کرن کا سراپہ لہرا گیا تھا۔۔۔

اور نام پتہ کچھ معلوم کیا؟"اس بار وقاص نے میسج کیا تھا۔۔۔"

نام حنا ہے اس کا۔۔۔فون نمبر ایکسچینج ہوئے ہیں ہمارے۔۔۔ایڈریس" بھی جلد پتہ کر لوں گا۔۔۔۔۔مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔اور نہ ہی میں "چاہتا ہوں کہ وہ مجھ سے گھبرا جائے۔۔۔

ویسے کچھ تحفے دے دو خود ہی محبت ہو جائے گی اسے۔۔۔اتنی محنت "
کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔۔"ابوذر کا میسج پڑھ وقاص بھی
تائید میں بولا۔۔۔

بالکل۔۔۔آج کل لڑکیوں کے دل کا راستہ مہنگے تحفوں سے ہو کر گزرتا"
"ہے۔۔

وہ ایسی نہیں ہے۔۔۔۔۔"معاویہ نے تیزی سے رد کیا۔۔۔"

جتنا اس نے کرن کو دیکھا تھا وہ ایک سادہ سی لڑکی تھی۔۔۔۔اسے نہیں لگا کہ
وہ پیسوں پر مرنے والی لڑکی ہے۔۔۔۔

سب ایک جیسی ہوتی ہیں۔۔اس لیے دل پکار کھو۔۔۔ورنہ بعد میں بہت" دکھ ہو گا۔"ابوذر فورا ردمیں بولا۔۔۔۔ساتھ ساتھ دوستانہ صلاح بھی دینے لگا۔۔۔۔جواس کے نزدیک ضروری تھی معاویہ کے لیے۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ الگ ہے۔۔۔"معاویہ ڈٹ کر بولا۔۔۔"

ابھی وہ ان دونوں کی باتیں پڑھ ہی رہا تھا کے سیل پر مہوش بیگم کی کال آنے لگی۔۔۔

ہیلو مام۔۔"اس نے تیزی سے کال ریسیو کی تھی۔۔۔"

"ہیلو۔۔کیسے ہو بیٹا؟؟۔۔ "

"ٹھیک۔۔۔آپ سنائیں؟؟"

میں بھی بالکل ٹھیک۔۔۔دراصل میں نے تمہیں کال کی تھی۔۔۔کہ " تمہیں بتا سکوں کہ کل میں نے کرن کے لیے اپوائنٹمنٹ لے لی ہے ڈاکٹر کی ۔۔۔۔پچھلی بار کی طرح اس سے کہنا کہ مجھے ڈسپوائنٹ نہ کرے۔۔۔اور وقت پر پہنچ جائے وہاں۔۔۔میں اسے کمپنی نہیں دے سکوں گی اس بار "کیونکہ میں ایک کام کے سلسلے میں ذرا باہر جا رہی ہوں۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔"

اور تمہاری طلاق کا کیا ہوا؟؟۔۔"وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکیں " تھی یہ سوال کرنے سے۔۔۔

چاہتی تو کرن کو کال کر کے ڈائریکٹ بتا دیتیں۔۔۔ لیکن انہوں نے وقاص کو کال کی۔۔۔۔ آخر طلاق کے متعلق بھی تو معلوم کرنا تھا ناں۔۔۔ جاننا چاہتی تھیں وقاص کے دماغ میں چل کیا رہا ہے۔۔۔۔

اگر وہ کرن کو طلاق دینے کے لیے راضی ہو گیا ہے۔۔ تو پھر انہیں ضرورت نہیں کرن کو ڈاکٹروں سے علاج کروانے کی۔۔۔

ابھی شادی کو صرف ایک سال ہوا تھا ان کے۔۔۔ کوئی زیادہ عرصہ نہیں۔۔۔۔ لیکن اس کے باوجود مہوش بیگم اسے اتنے ڈاکٹروں کو دکھا چکی تھیں۔۔۔ کہ گمان ہو رہا تھا جیسے دس سال سے زیادہ گزر چکے ہیں شادی کو۔۔۔ اور وہ ابھی تک ان کے بیٹے کو اولاد جیسی نعمت دینے سے محروم ہو۔۔۔

ان کے نزدیک تو جیسے کرن ایک سال میں ہی بانجھ قرار پائی تھی۔۔۔

مام وہ غصہ تھی بس۔۔۔۔"خاصہ جتاتے ہوئے جھنجھلاہٹ کے ساتھ گویا" ہوا۔۔۔۔

اسے زہر لگتا تھا یہ طلاق کا ٹاپک۔۔۔۔
اس متعلق وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ حتی کے کرن سے بھی نہیں۔۔۔

یہ اس کا جھنجھلانا ہی تھا کہ مہوش بیگم نے مختصر بات کر کے کال منقطع کر دی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ ڈائی ریکٹ اپنے کمرے کی جانب آیا تھا۔۔۔کرن اسی لمحے نہا کر نکلی تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر بھی اَن دیکھا کر۔۔۔وہ اپنا سامان رکھ کر۔۔ٹائی اتار کر ۔۔اپنے کف کے بٹن کھولنے لگا۔۔۔

کرن بھی اسے مکمل اگنور کر۔۔۔ٹاول سے بال سوکھانے لگی۔۔۔

کف کا بٹن ایک لمحے میں کھل جاتا۔۔۔مگر پانچ منٹ گزر گ ئی ے بٹن نہ کھلا۔۔کھلتا بھی کیسے۔۔۔توجہ کہیں اور جو مرکوز تھی۔۔۔

وہ اچھا خاصہ کف کا بٹن کھول رہا تھا کے کرن کا عکس آئی ینے میں نظر آیا۔۔۔

اس کا حسن نہانے کے سبب نکھرا نکھرا نظر آرہا تھا۔۔۔اس کا ہاتھ اپنی جگہ ہی رک گیا۔۔۔

وہ بال کیا سوکھا رہی تھی۔۔لگ رہا تھا ان سے کھیل رہی ہو۔۔۔مقابل کا دل جلا تھا۔۔۔حق جو چھین رہی تھی اس کا۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کے نزدیک اس کی زلفوں سے کھیلنے کا حق صرف اس کے پاس تھا۔۔۔

وہ مزید برداشت نہ کر سکا۔۔۔اس کی انگلیاں ترس رہی تھیں ان زلفوں میں الجھنے کے لیے۔۔۔ان سے کھیلنے کے لیے۔۔۔انھیں چھونے کے لیے۔۔۔ان ریشمی بالوں کو محسوس کرنے کے لیے۔۔۔

اس نے دانت پیستے ہوئے ڈرائے مشین نکالی۔۔۔اور مڑ کر کرن کا بازو تھاما۔۔۔

کیا؟؟۔۔"ابھی وہ کچھ کہ پاتی۔۔۔کے مقابل نے اسے بیڈ پر" بیٹھایا۔۔۔اور ڈرائے مشین اون کی۔۔۔۔

کرن ہکا بکا ہو کر اس وجیہہ مرد کو آئی ینے کے عکس میں دیکھنے لگی۔۔۔جو پیچھے کھڑا اس کے بال ڈرائے کر رہا تھا۔۔۔۔

کیا وہ خواب دیکھ رہی تھی؟؟۔۔

وقاص عباسی کب سے اس کے کام کرنے لگا؟؟۔۔وہ بھی آفس سے آکر۔۔۔

آنکھیں حیرت سے نہ مسلتی۔۔۔تو اور کیا کرتی۔۔۔یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔دو تین بار آنکھیں مسلیں۔۔۔پھر بھی آنکھوں دیکھے پر یقین کرنے کے لیے تیار نہ ہوئی ی۔۔۔

وہ بہت نرمی سے اس کے بال ڈرائے کر رہا تھا۔۔۔

کرن نے کوئی ی احتجاج نہ کیا۔۔۔وہ تو بس ٹکٹکی باندھے اسے بے اعتباری سے آئی ینے کے عکس میں دیکھتی رہی۔۔۔۔

"کیوں کر رہے ہو؟۔۔میں ٹاول سے سوکھا رہی تھی ناں۔۔۔"

"نظر آرہا تھا کیسے سوکھا رہی تھیں۔۔۔۔کتنی بار کہا ہے تم سے ڈرائے مشین یوز کیا کرؤ جب بھی رات میں نہاؤ۔۔۔۔ورنہ ضرورت نہیں ہے اے۔سی اون کرنے کی۔۔۔سر میں ٹھنڈ بیٹھتی ہے۔۔۔ابھی کچھ دن پہلے ہی تمھارا بخار اترا ہے۔۔۔"

کرن مڑ کر۔۔۔حیرت سے اس کا چہرہ تکنے لگی۔۔۔مانا وہ غصہ کر رہا تھا مگر اس غصے میں بھی سوائے فکر کے کچھ نہ تھا۔۔۔۔وہ کب سے اس کی اتنی فکر کرنے لگا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ابھری حیرت پڑھ چکا تھا وہ نوجوان۔۔۔ مگر پھر بھی کوئی ی ری۔ ایکشن نہ دیا۔۔۔ بس ڈرائے مشین اس کے ہاتھ میں پکڑا کر جانے لگا۔۔۔

پھر مڑ کر اس کے چہرے پر جھکا۔۔۔

اس کے اچانک جھکنے پر۔۔۔ کرن پیچھے کی جانب اپنا سر گرانے ''لگی۔۔۔ ''اب کیا؟؟۔۔

سوال سن کر بھی اگنور کر۔۔۔۔ وہ مزید قریب آیا۔۔۔ تو وہ اور پیچھے کی جانب گری۔۔۔

اس کی خوبصورت وچار منگ آنکھیں کرن کو اجازت نہیں دے رہی تھیں خود پر سے نگاہ ہٹانے کی۔۔۔۔

وہ وجاہت سے مالا مال نوجوان اس پر جھکتا چلا جا رہا تھا۔۔۔اور وہ پیچھے کی جانب ڈھلتی جا رہی تھی۔۔۔ حتی کے اس کا سر بیڈ سے لگا۔۔۔۔

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔وقاص کی نزدیکی کے سبب۔۔۔

پریشان نہ کیا کرؤ خود کو۔۔۔اتنی خوبصورت نہیں ہو تم۔۔۔"طنزیہ" مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔۔۔وہ اس کی زلفوں سے اپنا کف کا بٹن نکال کر۔۔۔ چھوٹی آنکھیں کر کے۔۔۔بغور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ۔۔۔۔ مغرور لہجے میں کہتا۔۔۔کف کا بٹن ہاتھ میں اچھالتا ہوا وہاں سے چل دیا۔۔۔جبکے مقابل اپنا دل سنبھال رہی تھی۔۔۔۔

کرن کے بالوں میں اس کے کف کا بٹن نا جانے کب گر کر الجھا۔۔۔۔

وقاص خاصہ خوشگوار موڈ میں کمرے سے نکلا تھا۔۔۔جو رابعہ نے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

کرن بستر پر لیٹنے ہی لگی تھی۔۔۔کہ اس کے کانوں کی سماعت سے گاڑی کے ہارن کی آواز ٹکرائی۔۔۔۔

وہ یوں ہی اٹھ کر کھڑکی کے پاس آئی ی تھی۔۔۔

وقاص اس وقت کہاں جارہا ہے؟؟۔۔"سوچا شاید کوئی کام آگیا ہو"
۔۔۔لیکن پھر گھڑی پر نگاہ کی۔۔رات کے 12 بج رہے تھے۔۔۔۔۔۔ایسا
کیا کام آگیا اچانک۔۔۔وہ بھی آدھی رات کو۔۔۔وہ یہی سوچ الجھی۔۔۔

وہ بستر پر لیٹ گئی تھی مگر نیند تو جیسے اس کی بے چینی اور بے قراری کا مزہ
لوٹ رہی ہو۔۔۔

وقاص اکثر اسٹڈی میں سو جایا کرتا تھا تو یہ پہلی بار نہیں تھا کہ وہ اس کے بغیر
اپنے کمرے میں اکیلے سو رہی ہو۔۔۔۔ مگر پھر بھی نیند نہیں آرہی
تھی۔۔۔شاید اس کی وجہ اس کا گھر سے باہر ہونا تھا۔۔۔

ذہن مسلسل چل رہا تھا۔۔۔ برے برے وسوسے اور خیالات اسے گھیر
رہے تھے۔۔۔

ضرور وہ انا کے پاس گیا ہو گا" اس کی آنکھوں میں یہ جملہ بڑبڑاتے "
ہوئے۔۔۔آنسو آ گئے تھے۔۔۔

پوری رات گزر گئی۔۔۔مگر وہ سو نہ سکی۔۔۔۔

فجر کی نماز پڑھ کر جب وہ کچن میں پہنچی۔۔۔اپنے لیے چائے بنانے۔۔۔
پوری رات جاگنے کے سبب اس کے سر میں درد ہو گیا تھا۔۔۔تو اسی وقت
اس نے گھر کا دروازہ کھولنے کی آواز سنی۔۔۔

وقاص کوٹ ہاتھ میں لیے تھکا ہارا لوٹا تھا۔۔۔کرن اسے دیکھنے کے لیے فورا
ہی کچن سے باہر آئی۔۔۔

وہ اس قدر تھکا ہوا تھا۔۔۔کہ اس نے کرن کو نہ دیکھا۔۔وہ کوئی ملازمہ گمان کر۔۔ نظر اٹھانے کی زحمت کیے بغیر۔۔۔اوپر کی جانب سڑھیا چڑھ گیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن کو اندازہ ہی نہیں تھا وہ کتنی دیر سے وہاں ایسے ہی منجمد کھڑی تھی۔۔۔

چائے پک پک کر سوکھ چکی تھی۔۔۔بلکے دیگچی جلنے لگی تھی اب۔۔۔ مگر اس لڑکی کو کچھ خبر نہیں۔۔۔

ارے میم آپ۔۔۔آپ کو کچھ چاہیے تھا تو مجھے بتا دیتیں۔۔۔"رابعہ " کچن میں آئی ی۔۔تو خود سے پہلے کرن کو وہاں موجود پا کر تیزی سے بولی۔۔۔اس نے چولہا بھی ساتھ ساتھ بند کیا تھا۔۔۔

اس کی اواز سنتے ہی کرن حواسوں میں لوٹی۔۔

"کیا جب میں یہاں نہیں تھی تب بھی وقاص گھر سے نکل جاتے تھے رات کے وقت ؟؟۔۔"اس کے اچانک سوال پر رابعہ کچھ لمحے کے لیے اسے الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اس سوال کا جواب دے یا نہیں۔۔۔

"میم آپ کو کچھ چاہیے تو بتا دیجیے گا۔۔"رابیہ بغیر جواب دیے فوراً ہی مڑ کر چل دی تھی۔۔۔

اس کا جواب نہ دینا کرن کے چہرے پر طنزیہ و دل جلی مسکراہٹ بکھیر لایا تھا۔۔۔

یعنی یہ پہلی بار نہیں ہے جب وہ پوری رات گھر سے باہر رہا ہو۔۔۔" وہ " دل جلی زیر لب بڑبڑائی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وقاص ڈائننگ ٹیبل پر وقت پر ناشتے کے لیے پہنچا۔۔۔تو اس بات پر کرن کو کوئی حیرانگی نہیں ہوئی ی۔۔ کیونکے وہ جانتی تھی۔۔۔کہ وہ کتنا وقت کا پابند بندہ ہے۔۔

اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔جو بتانے کے لیے کافی تھیں کہ وہ پوری رات جاگا ہے۔۔۔

کیا کیا ہو گا اس نے پوری رات جاگ کر انا کے ساتھ۔۔۔بس یہی سوچ کر اب وہ بری طرح جل بھن رہی تھی۔۔۔

وقاص کے سیل کی بیل نے ماحول پر چھائی خاموشی کو توڑا تھا۔۔

ہیلو"۔۔۔"

کیا تم مجھے بتانا پسند کرو گے کہ تم میاں بیوی کے درمیان چل کیا " رہا ہے؟؟۔۔"دوسری جانب سے مہوش بیگم کی برہم آواز اس کے کانوں کی سماعت ٹکرائی ی۔۔۔

واٹ؟۔۔۔"وہ ناسمجھی سے۔۔۔"

"تمہاری بیوی نے مزاق سمجھ رکھا ہے کیا؟؟میں اس کے لیے ڈاکٹرز کی اپوائنٹمنٹ لیتی پھر رہی ہوں۔۔۔اور وہ میڈم گھر سے نکلنا ہی پسند نہیں کر رہی ہیں۔۔۔"مہوش بیگم کی بات سن اس نے کرن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں بات کرتا ہوں۔۔"نہایت ٹھنڈے لہجے میں کہتے ہوئے۔۔۔اس نے کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔

"تم کل ڈاکٹر کے یہاں کیوں نہیں گئیں؟۔۔"اس کے سوال کو مکمل اگنور کر۔۔۔۔وہ حسین لڑکی اپنے ناشتے میں مگن رہی۔۔۔

وقاص کو گمان ہوا جیسے اس نے سنا ہی نہ ہو۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے کرن" اس نے اس بار اپنی بات ذرا سختی سے دوہرائی" تھی۔۔۔

تم مجھ سے کچھ بھی پوچھنے کا حق نہیں رکھتے۔۔" وہ دانت پیستے۔۔۔ہاتھ " میں پکڑے چمچے کو نیچے ٹیبل پر پٹخنے والے انداز میں رکھ۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔ تحمل مگر غراہٹ کے ساتھ بولی۔۔۔

وقاص نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں میچیں تھیں۔۔۔ جیسے اپنا غصہ ضبط کیا ہو۔۔۔

مام سے خود بات کر لینا پھر۔۔۔" بات کو در گزر کرتے۔۔۔اس نے "
لاپرواہی سے کہا۔۔۔

میں کسی کو کوئی ایکسپلینیشن نہیں دینے والی۔۔۔ سمجھے مسٹر وقاص۔۔۔ "
اپنی ماں کو خود ہینڈل کرو۔۔"اس کے لفظوں سے کہیں زیادہ اس کے
ایٹیٹیوڈ نے آگ لگائی تھی اس خوبرو نوجوان کے۔۔۔

یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو تم مجھ سے؟؟۔۔"وہ خاصہ برہم ہوا "
تھا۔۔۔

کرن کا موڈ پہلے ہی بہت خراب تھا وہ مزید اسے خراب نہیں کرنا چاہتی
تھی۔۔۔

اس لیے اٹھ کر جانے لگی۔۔۔

"ہماری ڈیل ہوئی ہے بھول گئی ہو کیا؟؟۔۔"تیزی سے اپنی جگہ سے کھڑے ہو۔۔۔اس کی کلائی پکڑ کر روکتے۔۔۔ برہمی سے استفسار کیا۔۔

"مجھے کوئی ڈیل نہیں رکھنی تم سے۔۔ سمجھے۔۔۔۔مجھے ڈیورس دے کر آزاد کرو بس۔۔۔"اس کی جانب پلٹ کر۔۔۔۔ سرخ انگارے بھری آنکھیں مقابل کی آنکھوں میں گڑھاتے۔۔۔زخمی شیرنی کی طرح دھاڑی۔۔۔۔

مقابل کے سمجھ نہیں آتا تھا یہ ہر بات گھوم پھر کر ڈیورس پر ہی آکر کیوں رکتی ہے۔۔۔۔۔

میں ڈیورس نہیں دینے والا۔۔۔چاہے تم ڈیل کے ساتھ یہاں رہو یا بغیر ڈیل کے۔۔۔یہ تم پر ہے اب۔۔" وہ قریب آکر۔۔۔۔اسی کی طرز میں دانت پیستے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

اس کا لہجہ قطعی تھا۔۔۔

ٹھیک ہے تو پھر میں خلع کے لیے فائل کروں گی۔۔۔" وہ دانت پیستی ہوئی کہہ کر۔۔اس کا ہاتھ جھٹک کر۔۔۔ تیز سے اوپر کی جانب چل دی۔۔۔

وہ غصے سے اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔۔

اس کی رگیں تنی ہوئی تھی۔۔۔وہ مٹھیاں بھینچے کچھ لمحے وہیں کھڑا رہا۔۔۔

رابعہ اور دیگر ملازمین کی پھر ہمت نہ ہوئی اس سے کچھ کہنے کی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کمرے میں اکیلے بیٹھے بیٹھے تھک چکی تھی وہ۔۔۔دماغ کام ہی نہیں کر رہا تھا۔۔گھوم پھر کر وہی وقاص اور انا پر پہنچ جاتا۔۔۔

اسے لگا کچھ وقت باہر گزارنا چاہیے۔۔۔تاکہ دماغ تھوڑا فریش ہو جائے اور وہ اپنے ان خیالات سے کچھ وقت کے لیے ہی صحیح مگر آزاد ہو سکے۔۔۔

اس نے فرحا کو کال ملائی۔۔۔

وہ اپنے کام پر تھی اس لیے کال اٹینڈ نہ کر سکی۔۔۔

کرن نے سوچا وہ اکیلے ہی باہر چلی جائے۔۔۔اس نے فرحا کے لیے میسج چھوڑ دیا تھا۔۔۔کہ جب فری ہو تو مجھے کال کر لینا۔۔۔

تیار ہو کر وہ اکیلی ہی گھر سے نکل گئی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سر آپ نے کہا تھا نا میڈم کے ایکسیڈنٹ کے متعلق معلومات کرنے کے لیے۔۔۔"ڈرائیور نے نرمی سے کہا۔۔۔"

ہمم۔۔"وہ وجاہت سے مالا مال نوجوان سیل پر ہاتھ چلاتے ہوئے اثبات" میں سر ہلانے لگا۔۔۔

سر میڈم کی کار کا ایکسیڈنٹ اسی دن ہوا تھا۔۔۔جس دن مس انا کا ہوا" تھا۔۔۔بلکہ مس انا کی گاڑی انہی کی گاڑی سے ٹکرائی تھی۔۔۔"جب ڈرائیور نے وقاص کو بتایا۔۔۔تو اس نے مارے شاکڈ کے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"واٹ؟؟؟۔۔۔"

تو پھر مجھے یہ بات کرن نے بتائی کیوں نہیں؟؟۔۔اس کا مطلب کرن اس" دن ہسپتال میں موجود تھی"۔۔۔اسے کرن کا خود کو کال کرنا یاد آیا تھا۔۔۔

وہ کچھ ثانیوں کے لیے ان گنت سوچوں میں ڈوبا رہا۔۔۔

آرام سے آپ مجھے دھکا کیوں دے رہی ہیں۔۔" وہ لفٹ سے نکلی ہی "
تھی۔۔۔کہ ایک عورت اسے زور سے دھکا دیتے ہوئے نکلنے لگی۔۔۔

اس کی کوئی کرن کے پیٹ پر لگی تھی جس کے سبب وہ پیٹ مسلتے ہوئے
بولی۔۔۔

تو تم راستے میں کیوں کھڑی ہو؟۔۔" وہ نہایت بد تہذیبی انداز میں گویا "
ہوئی۔۔۔

آئس کریم پارلر سے نکلتے وقت اس کا ٹکراؤ ایک جاہل عورت سے ہو گیا
تھا۔۔۔

آپ بجائے مجھ سے معذرت کرنے کے الٹا اکڑ دیکھا رہی ہیں۔۔" کرن "
اس عورت کا ایٹیٹیوڈ دیکھ۔۔۔ منہ بسور کر بولی۔۔۔

وہ عورت حاملہ نظر آ رہی تھی۔۔اس کا پیٹ کافی بڑا ہوا تھا۔۔۔

تو یہاں کی گورنر لگتی ہے جو تجھ سے معافی مانگوں۔۔۔" وہ عورت تو بنا "
بات کے ہی لڑنا شروع ہو گئی تھی۔۔

جاہل۔۔" کرن منہ میں بڑبڑاتی ابھی ایک قدم ہی بڑی تھی۔۔۔ کہ اس "
عورت نے سن لیا اور تیزی سے کرن کے بالوں کو جڑ سے پکڑ کر جھنجوڑا۔۔۔

چھوڑیں میرے بالوں کو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔" کرن کو اندازہ "
نہیں تھا کہ وہ عورت اس قدر جارحانہ پن پر اتر آئے گی۔۔۔

وہ اپنے بالوں کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے چیخی۔۔

اسے شدید تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔ مگر وہ عورت بجائے چھوڑنے کے۔۔۔
مزید اس کے بالوں کو جھنجوڑتے ہوئے بولی۔۔"تیری ہمت بھی کیسے ہوئی
"مجھے جاہل بولنے کی؟؟۔۔ہاں۔۔۔۔۔

کرن نے تو فقط منہ میں بڑبڑایا تھا اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس عورت کے
کان اتنے تیز نکلیں گے۔۔۔

وہاں کچھ لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔۔۔

مگر کسی نے بھی کرن کو اس عورت سے آزاد کرانے کی کوشش نہ کی۔۔
بلکہ الٹا تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔اور کچھ تو ویڈیو بھی بنانے لگے۔۔۔

وہ نازک لڑکی مسلسل خود کو آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر اس نے ایک بار بھی اس عورت کو خود سے دور دھکا دینے کی کوشش
نہیں کی۔۔۔اس ڈر سے کہ کہیں اس کے بچے کو کچھ نہ ہو جائے۔۔۔

وہ اس حالت میں بھی اس عورت کے پریگننٹ ہونے کا لحاظ کر رہی تھی۔۔۔
کیونکہ وہ خود ترسی ہوئی تھی اس احساس کے لیے۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟؟۔۔ چھوڑئیں انھیں۔۔"اچانک نہ جانے کہاں" سے وہ ہینڈسم لڑکا چلا آیا تھا۔۔۔

تکلیف کی شدت سے کرن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے جس کے سبب اسے وہ نوجوان دھندلا دھندلا دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

"چھوڑئیں ورنہ میں پولیس کو کال کر دوں گا۔۔۔۔میں ویسے بھی وکیل ہوں۔۔۔دو تین سال کے لیے آپ کو جیل میں ڈلوانے میں مجھے زیادہ دیر نہیں لگے گی۔۔۔پروف کے طور پر ویڈیو بنا چکا ہوں میں۔۔۔"معاویہ نے اس کے ہاتھ کرن کہ بالوں سے جھٹکتے۔۔۔۔نہایت غصیلے لہجے میں وارننگ دی تھی۔۔۔

جسے سن۔۔۔وہ عورت ایک دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔

معاویہ لائٹ پنک کلر کے ٹی شرٹ پر بلو جینز اور بلو کوٹ زیب تن کیے ہوئے تھا۔۔۔وہ دیکھنے سے ہی کسی اچھے گھر کا لڑکا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں پر لگا گول چشمہ اس کے چہرے کو مزید رعب دار بنا رہا تھا۔۔

"معافی مانگیں ان سے۔۔۔ "

"میں کیوں مانگوں؟؟۔۔اس نے مجھے جاہل کہا تھا۔۔۔ "

ٹھیک ہے تو پھر میں یہ ویڈیو پولیس کو دے دوں گا۔۔۔"وہ تیزی سے "
اس عورتوں کی آنکھوں کے سامنے اپنا موبائل لہراتے۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔۔۔

وہ عورت معافی مانگنے پر مجبور ہوئی تھی۔۔۔

کرن اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔اسے بہت شرمندگی محسوس ہو رہی تھی خود کا یوں تماشہ بنتے دیکھ۔۔۔

اس سے تو وہ گھر سے باہر ہی نہ نکلتی تو اچھا تھا۔۔۔

سوری۔۔۔"عورت نروٹھے پن سے کہتی۔۔۔ تیزی سے وہاں سے چلی" گئی۔۔۔

اس عورت کے جاتے ہی۔۔۔معاویہ نے لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر۔۔ آنکھوں کے اشارے سے پوچھا"کیا؟؟"۔۔"جس پر سب تیزی سے وہاں

سے جانے لگے۔۔۔ان میں وہ دو لڑکے بھی خاموشی سے کھسک رہے تھے جنہوں نے ویڈیو بنائی تھی۔۔۔

معاویہ نے ان دونوں کو دیکھ لیا تھا ویڈیو بناتے ہوئے۔۔۔

اس نے ان دونوں سے فورا سیل چھین کر کہا۔۔"ڈیلیٹ کرو ویڈیو۔۔۔" اپنے سامنے ویڈیو ڈیلیٹ کروا کر۔۔۔وہ کرن کی جانب آیا تھا۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں مس حنا؟؟۔۔۔"اس خوبصورت لڑکی کی جانب متوجہ ہو کر نہایت نرمی اور فکر مندی سے استفسار کیا۔۔۔

ہمم۔۔۔" وہ اس لمحے بہت شرمسار تھی۔۔۔جبکہ اس بیچاری کی تو کوئی" غلطی بھی نہ تھی۔۔۔سارا تماشہ تو اس عورت نے کیا تھا۔۔۔

نظر جھکائے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

اس عورت نے اس قدر جارحانہ انداز میں اس کے بالوں کو جھنجھوڑا تھا کہ اب اس کے سر میں درد ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ وہاں سے تیزی سے چلی گئی۔۔۔معاویہ کو مزید کوئی بات کرنے کا موقع دیے بغیر۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔وہ آئس پارلر سے نکل کر۔۔۔۔واپس گھر جانے کے لیے گاڑی میں آکر بیٹھا۔۔۔

ابھی اس نے گاڑی اسٹارٹ کی ہی تھی۔۔۔کہ اس کی نگاہ سامنے پارک میں موجود ایک بینچ پر بیٹھی لڑکی پر گئی۔۔۔جس نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا مگر کپڑے وہ۔ہی تھے جو حنا پہنی ہوئی تھی۔۔

وہ اس سے کافی دور تھی۔۔۔

وہ فوراہی گاڑی سے اتر کر پارک کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

جب اس لڑکی کے پاس پہنچا۔۔۔تو رونے کی گھٹی گھٹی سی آوازیں آنے لگیں۔۔۔

وہ لڑکی اپنے گھٹنوں میں منہ چھپائے رو رہی تھی۔۔۔

رومال۔۔"معاویہ کی آواز پر اس نے چونک کر اوپر دیکھا تھا۔۔۔ "

آپ؟؟۔۔"اس نے فوراہی اپنے آنسو اپنے ہاتھوں سے پونچھے تھے۔۔۔"

وہ حیران ہوئی تھی معاویہ کو اچانک اپنے سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔

بیٹھ سکتا ہوں؟؟۔۔"خاصہ لچک دار لہجے میں پوچھا۔۔۔"

میں اکیلے رہنا چاہتی ہوں اس وقت۔۔۔آپ کہیں اور چلے جائیں۔۔۔" "
اس وقت وہ صرف اکیلے رہنا چاہتی تھی۔۔۔ تھک چکی تھی وہ اپنی زندگی
سے۔۔۔ایک کے بعد ایک تماشے سے۔۔۔۔

وقاص اسے طلاق نہیں دے رہا تھا۔۔۔ مگر ساتھ ساتھ اپنی محبوبہ کو چھوڑنے کے لیے بھی راضی نہ تھا۔۔۔

وہ سمجھ چکی تھی وقاص تب تک اسے طلاق نہیں دے گا جب تک اس کی دادی اپنے سارے شئ رز اس کے نام نہ کر دیں۔۔۔اب چاہے اس میں 10 سال لگیں 20 سال لگیں یا 30۔۔اس ہر جائی کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔

فرق پڑے بھی کیوں؟؟۔۔۔وہ تو ایک بہت خوشحال زندگی گزار رہا تھا اپنی محبوبہ کے ساتھ۔۔۔۔

جب دل چاہے اس کے پاس آئے جب دل چاہے اپنی محبوبہ کے پاس چلا جائے۔۔۔اسے تو کوئی پوچھنے والا نہیں۔۔۔۔کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔۔۔۔

بس وہ ہی بے وقعت سی کسی چیز کی مانند پڑی ہے اس کے گھر میں۔۔۔

اسے تو اولاد جننے تک کا حق نہیں دے رہا وہ ظالم۔۔۔

اس نے روہانسہ آواز میں کہا۔۔۔تو مقابل اثبات میں سر ہلاتا فوراً ہی وہاں سے پلٹ کر چل دیا۔۔۔

وہ کرن کے سامنے پارک سے نکل گیا۔۔مگر اپنا رومال بینچ پر اس کے لیے ضرور رکھ گیا تھا۔۔۔

کرن وہیں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی۔۔۔

وہ نہیں جانتی اس کا یوں پھوٹ پھوٹ کر رونا کسی کے دل پر کس قدر بھاری گزر رہا تھا۔۔۔

وہ خود کو بہت بے بس پا رہا تھا کیونکہ وہ لڑکی جو اس کے لیے بہت خاص تھی۔۔۔اسکی نظر میں وہ انجان و اجنبی تھا۔۔وہ اسے اپنے برابر میں بیٹھنے تک نہیں دے رہی تھی۔۔۔اپنا غم شیئر کرنا تو بہت دور کی بات ٹھرا۔۔۔ جبکہ وہ چاہتا تھا کہ وہ شی ئی ر کرے۔۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا اتنی تکلیف میں کیوں ہے وہ؟؟۔۔۔

کرن نہیں جانتی اس نے اپنی کار ہی پارک کی اس دیوار سے لگادی تھی۔۔۔۔
جہاں سے اس کی بینچ سب سے زیادہ قریب نظر آرہی تھی۔۔۔

وہ اسے روتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بس دل چاہ رہا تھا کہ اسے چپ کرائے کسی طرح۔۔۔ مگر نہیں جانتا تھا
کیسے ؟۔۔۔

اس لمحے معاویہ کا چہرہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔اس لڑکی کو روتا دیکھ
دیکھ کر اس کی آنکھیں بھی جھلملانے لگیں تھیں۔۔۔

وہ کب سے اتنا ایموشنل ہو گیا؟؟۔۔۔وہ نہیں جانتا۔۔۔

کافی دیر رونے کے بعد کرن کا دل ہلکا ہو گیا تھا۔۔۔وہ اب کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ پارک سے باہر نکلی اور ٹیکسی کی اپنے لیے۔۔۔

اس نے ڈرائیور کو فرحا کے گھر کا ایڈریس دیا۔۔۔اسے نہیں خبر۔۔۔معاویہ اس کے پیچھے پیچھے گاڑی لے کر چل رہا تھا۔۔

جب وہ فرحا کے اپارٹمنٹ میں اتری۔۔تو معاویہ نے اسے دروازے تک جاتے دیکھا۔۔

وہ اسے تب تک دیکھتا رہا جب تک اس کی آنکھوں سے اجھل نہ ہو گئی۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ گھر لوٹی تو مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔

فرحا کے ساتھ رات کا کھانا کھا کر آئی ی تھی وہ۔۔۔

ڈائریکٹ اپنے کمرے کی جانب رخ کیا۔۔۔

لائٹس اون نہ کی۔۔۔۔وہ اندھیرے میں ہی رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔

کمرے میں معمول کے مطابق خاموشی کا راج تھا۔۔۔

اس نے کپڑے چینج کیے اور بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد جب اس نے کروٹ دوسری جانب لی۔۔۔تو اس کا ہاتھ کمبل کے اندر کسی کے ہاتھ سے مس ہوا۔۔۔

وہ چونک کر اٹھی تھی۔۔۔

"وقاص؟؟؟۔"اس نے اپنے سائیڈ کے لیمپ کی لائٹ اون کی۔۔۔"

"سونے دو۔۔۔نہیں سونا میرے ساتھ تو دروازہ سامنے ہے۔۔۔۔"بغیر آنکھ کھولے۔۔۔وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔

"بتانے کا شکریہ۔۔"خاصہ طنزیہ لہجے میں کہتی۔۔وہ بیڈ سے اترنے لگی کہ اچانک اس کا بازو تھام کر۔۔۔مقابل نے بیڈ پر گرایا۔۔۔

چپ چاپ سو جاؤ۔۔۔اور اگر تم سے کنٹرول نہیں ہو رہا میرے برابر میں" لیٹنے کے بعد۔۔۔تو وہ الگ بات ہے۔۔۔پھر باہر جا سکتی ہو۔۔۔"اس کے حسین چہرے پر آتے بالوں کو کان کے پیچھے کر۔۔۔وہ بھرائی ی و مغرور آواز میں بولا۔۔۔تو مقابل دانت پیستی۔۔۔فورا احتجاجی طور پر بول "پڑئی ی۔۔۔"ایسا کچھ نہیں ہے مسٹر وقاص۔۔۔

تو پھر ایک بیڈ پر کیوں نہیں سو رہیں؟؟۔۔"ائی برو اچکا کر تفتیشی انداز" میں پوچھا۔۔۔

وہ ایک لمحے کے لیے خاموش ہوئی تھی۔۔۔سمجھ ہی نہ آیا کیا جواب دے۔۔۔

وقاص عباسی جیسا مغرور آدمی کبھی اس کی جانب پہلا قدم نہیں بڑھائے گا ۔۔۔تو پھر اسے کس بات کا ڈر تھا۔۔۔

پھر اگر وہ اتنا ہی انٹر سٹڈ ہوتا اس کی شخصیت میں۔۔۔تو کیا حالات اتنے بدتر ہوتے ؟؟۔۔۔کہ طلاق تک کی نوبت کو پہنچیں۔۔۔

کیونکہ مجھے تمہارے ساتھ نہیں سونا بس۔۔۔۔بلکہ سونا تو دور مجھے تمہاری شکل تک نہیں دیکھنی۔۔۔" وہ دانت پیستی ہوئی کہہ کر منہ موڑ کر لیٹ گئی تھی۔۔۔

مگر اٹھ کر نہ گئی خیال جو آگیا تھا۔۔۔کہ وہ ہر جائی واقعی سمجھے گا۔۔کہ وہ اپنے آپ پر کنٹرول نہیں کر پا رہی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نے مڑ کر وقاص کا سارا کمبل کھینچ لیا تھا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔ تھوڑا تو دو۔۔۔" وہ فورا بولا۔۔۔"

مگر مقابل سن کر بھی اَن سنی کرتی پر سکون انداز میں آنکھیں موند گ ئی۔۔۔

وقاص نے اٹھ کر اس کے وجود سے اپنے حصے کا کمبل کھینچا۔۔۔

ابھی وہ کمبل اوڑ کر لیٹا ہی تھا۔۔۔ کہ کرن نے واپس کمبل کھینچ لیا اور منہ موڑ گئ...

اوکے۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بڑبڑایا تھا۔۔۔"

15 منٹ وہ یوں ہی بغیر کمبل کے فل اے سی والے روم میں سیدھا لیٹا رہا۔۔۔جبکہ وہ لڑکی مکمل کمبل میں لپٹے ہونے کے باوجود بھی سکڑ رہی تھی۔۔

جب اپنا شوہر پاس ہو۔۔۔تو عورت کو بڑی جلدی گہری اور اچھی نیند آجاتی ہے۔۔۔اسے بھی آگئی تھی۔۔۔

آنکھ کھلی تو خود کو کمبل میں اسی طرح لپٹا ہوا پایا جیسے رات کو سوئی تھی۔۔۔بس فرق اتنا تھا۔۔۔کے اب اس کا سر تکیے پر نہ تھا۔۔۔وقاص کے نرم و مضبوط بازو پر تھا۔۔۔

اس کے حسین چہرے کا رخ اپنی جانب دیکھ وہ ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئی ی۔۔۔

سفید رنگت پر اس کی گھنی لمبی پلکیں۔۔۔اس کے شربتی ہونٹ۔۔۔۔ کھڑی مغرور ناک۔۔۔۔اس کے چہرے سے نگاہ ہٹا پانا مشکل تھا اس لمحے۔۔۔یقیناوہ بہت خوبصورت و وجاہت سے مالا مال نوجوان تھا۔۔۔جس کے حسن پر نہ جانے کتنی ہی فدا تھیں۔۔۔۔وہ یوں ہی تو اتنا مغرور نہ تھا ناں۔۔

وہ بغیر کمبل کے رہا تھا پوری رات۔۔۔

کرن نے دیکھا اس نے ایک ہاتھ سینے پر فولڈ کر رکھا تھا۔۔۔جسے دیکھنے سے ہی محسوس ہو رہا تھا کہ اسے سردی لگ رہی ہو۔۔۔۔

کرن نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔تو وہ برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔۔

کتنا مغرور شخص ہے یہ۔۔۔پوری رات سردی برداشت کر لی مگر کمبل نہ لیا دوبارہ۔۔۔" وقاص ان لوگوں میں سے تھا۔۔۔جو غصے میں خود ہی کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔۔۔کم از کم کرن نے تو یہی محسوس کیا۔۔۔

اس نے فوراً اٹھ کر۔۔۔اس پر کمبل ڈالا تھا۔۔

چھوڑ دو۔۔۔اب ضرورت نہیں ہے اس کی۔۔۔اٹھنے کا وقت ہو گیا ہے " ویسے بھی میرے۔۔۔"اس کے کمبل ڈالتے ہی وقاص کی انکھ کھل گئ تھی۔۔۔

کر خنگی سے کہتا۔۔۔وہ کمبل خود پر سے ہٹا کر۔۔۔فریش ہونے جانے لگا۔۔۔

کرن ابھی واپس لیٹی ہی تھی کہ اسے وقاص کے چھینکنے کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔

اسے سردی لگ گ ئی تھی۔۔۔

وہ تیار ہو کر بغیر بریک فاسٹ کیے ہی افس چلا گیا تھا۔۔۔

کرن 10 بجے کے قریب نیچے ائی۔۔۔تو رابعہ نے اسے بریک فاسٹ کرانے کے بعد وقاص کا لنچ باکس پکڑا دیا۔۔۔

میم سر کچھ دنوں سے ٹھیک طرح کھاپی نہیں رہے اگر اسی طرح چلتا رہا تو" وہ بہت جلدی کمزور اور بیمار ہو جائیں گے۔۔۔"رابعہ نے آخر کار ہمت جمع کی تھی کرن سے بات کرنے کی۔۔۔

وہ بچہ نہیں ہے۔۔"کرن فوراہی سخت لہجے میں بولی۔۔۔ "

وہ کیوں رکھے ایسے شخص کا خیال۔۔۔ جیسے اس کی کوئی پرواہ ہی نہیں۔۔۔

جو راتیں بیوی کے ہوتے ہوئے بھی محبوبہ کے پاس گزار کر دھڑلے سے گھر میں آتا ہے۔۔۔

مگر میم۔۔۔وہ آپ کے شوہر ہیں۔۔۔آپ ناشتہ بناتی تھیں تو وہ کھا کر ”
“ہی جاتے تھے۔۔۔۔

شوہر؟؟۔۔۔“کرن خاصہ طنزیہ لہجے میں دوبارہ دوہرا رہی تھی۔۔۔”

پلیز میم۔۔۔۔یہ لنچ لے جائیں اور انہیں کرا کر ہی واپس آیئے گا۔۔۔“”
رابعہ نے زیادہ بات نہ کی اسے ڈر تھا کہ کہیں کرن غصہ نہ ہو جائے۔۔۔

یار میں نہیں جاؤں گی۔۔وہ بچہ نہیں ہے۔۔۔۔ ”
اسے بھوک لگے گی تو کھالے گا ریسٹورنٹ سے۔۔۔“وہ خاصہ چڑھ کر گویا
ہوئی ی۔۔۔۔

“پلیز میم۔۔۔۔آپ جا کر کھلائیں گی تو وہ کھالیں گے مجھے یقین ہے۔۔”

اچھا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔دو۔۔۔"پوری رات اس کا بغیر کمبل کے سونا" کہیں نہ کہیں کرن کو گِلٹ میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

ایسا کیوں ہوتا ہے لوگ ہمارے ساتھ چاہے کتنا بھی برا کر لیں۔۔۔انہیں کچھ نہیں ہوتا۔۔۔مگر ہم ان کے ساتھ ذرا سہ بھی برا کر دیں۔۔۔تو ہمارا ضمیر ہمیں جھنجھوڑ کے رکھ دیتا ہے۔۔۔اس کا بھی کچھ یہی حال تھا۔۔۔ وقاص اس کے ساتھ کس قدر غلط کر رہا تھا۔۔۔مگر اس کے باوجود صرف ایک کمبل کے بغیر سونے کی وجہ سے۔۔وہ خود کو گلٹ میں مبتلا پا رہی تھی۔۔۔

کہا جا رہی ہیں میم؟؟۔۔۔"کرن کو کچن کی جانب جاتا دیکھ۔۔رابعہ تیزی " سے پوچھنے لگی۔۔۔

تمہارے سر کے لیے سوپ بنانے" خاصہ بے زاری سے جواب دیا "
تھا۔۔۔

وقاص کو جب بھی سردی لگتی تھی وہ اس کے لیے سوپ بنادیا کرتی تھی۔۔۔

وہ بغیر دیکھے بھی ایمیجن کر سکتی تھی کہ وقاص اس وقت کس حال میں ہو گا
۔۔۔سرخ ناک۔۔۔ڈھیروں پڑے ٹیشو۔۔۔سڑ سڑ کرتی آوازیں۔۔۔ہر
دو لمحے بعد زوردار چھینک۔۔۔نزلے و چھینکوں کی شدت سے بند ہوتی
سرخ آنکھیں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ کیبن میں داخل ہوئی تو وقاص کو بجائے اپنی کرسی پر ہونے کے صوفے پر لیٹا ہوا پایا۔۔۔

اس کے پاس ہی ڈسبن رکھا ہوا تھا جس میں وہ مسلسل ٹیشو یوز کر کے پھینک رہا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔" مقابل نوجوان کو مخاطب کر کے اس نے اپنے ہونے کا احساس دلایا۔۔۔

"تم؟؟۔۔۔" کرن کو دیکھتے ہی وہ اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی پل۔۔۔ زور سے چھینکا۔۔۔

یہ رابعہ نے بنا کر بھیجا ہے بس یہی دینے آئی ی تھی۔۔۔" وہ لنچ باکس اس "
کے پاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ضرورت۔آچی۔۔۔۔۔ضرورت نہیں تھی۔۔" وہ بیچارہ ٹھیک سے ایک "
جملہ بھی نہیں ادا کر پا رہا تھا۔۔۔اس قدر سردی لگ چکی تھی اسے۔۔۔

کرن نے اس کی حالت دیکھ فوراہی سوپ نکالا تھا۔۔۔

"لو۔۔۔یہ پی لو۔۔۔۔رابعہ نے بنا کر بھیجا ہے۔۔۔"

کرن نے نظر چرا کر کہتے ہوئے۔۔۔اس کے آگے سوپ سے بھرا پیالہ کر
دیا۔۔۔

رکھ دو یہیں۔۔۔"بغیر اس کی جانب دیکھے سنجیدگی و نروٹھے پن سے" کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔ جیسی تمھاری مرضی۔۔۔جب موڈ ہو تو پی لینا۔۔۔"وہ بھی" اسی کی طرز میں کہتی کھڑی ہو کر باہر کی جانب چل دی۔۔۔

یہ شخص بھلائی کے قابل ہی نہیں۔۔"اس شخص کا نروٹھا پن کرن کی" ٹھیک ٹھاک تپا گیا تھا۔۔۔

وقاص کا دل جل گیا تھا یہ سن۔۔۔کہ اس حالت میں بھی وہ اس کے لیے سوپ بنا کر نہیں لائی۔۔۔جبکہ وہ جانتی تھی کہ اسے کتنی ضرورت ہے۔۔۔

غصے کے سبب اس نے سوپ کی جانب نگاہ تک نہ کی۔۔

ملازم کو بلا کر اسے سارا دے دیا کہ وہ پی لے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن سونے لیٹنے ہی لگی تھی کہ اسے مہوش کی کال آئی ی۔۔۔

وہ اس پر خاصہ برہم تھی۔۔۔ کہ دو بار سے۔۔۔۔اس کے اپوائنٹمنٹ لینے کے باوجود وہ ڈاکٹر کے پاس کیوں نہیں جا رہی۔۔۔

کرن نے کوئی جواب نہ دیا بس چپ چاپ اس کی ڈانٹ سنتی رہی۔۔۔

"کل صبح تیار رہنا۔۔۔ میں خود تمہیں ڈاکٹر کے لے کر جاؤں گی۔۔۔۔ "

جی مام۔۔۔"اس نے فقط اتنا ہی کہا تھا کے دوسری جانب سے کال کٹ" گئی۔۔۔۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وقاص کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔ مگر وہ پوری رات گھر آیا ہی نہیں۔۔۔

مہوش صبح ہی کرن کو ہاسپٹل لے کر پہنچ گئی تھی۔۔۔۔

کرن پہلے ہی بہت دکھی تھی اوپر سے یہ خواہ مخواہ کا ڈاکٹر کا چیک۔اپ اسے مزید چڑچڑا کر رہا تھا۔۔

کیا کہا ڈاکٹر نے؟؟۔۔"اس کے باہر آتے ہی مہوش بیگم نے تجسس سے "
پوچھا۔۔۔

"الٹراساؤنڈ لکھ کر دیا ہے نیچے سے کرا کر آتی ہوں آپ یہیں بیٹھیں۔۔۔ "

ٹھیک ہے۔۔۔میں ویٹ کرتی ہوں۔۔۔"وہ الٹراساؤنڈ کروانے سیکنڈ "
فلور پر چلی گئی تھی۔۔۔۔

کرن الٹراساؤنڈ کرا کر واپس لوٹ رہی تھی جب سامنے سے لفٹ کھلی۔۔۔

لفٹ کھلتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھیں۔۔۔

دوسری جانب وقاص بھی اسے دیکھ۔۔۔خاصہ شاکڈ ہو گیا تھا۔۔۔

کرن کے خوبصورت چہرے پر ایک دل جلی سی مسکراہٹ بکھری۔۔۔آخر وہ کیوں اتنا حیران ہو رہی تھی؟؟۔۔۔اس ہرجائی کی محبوبہ پریگننٹ تھی اس نے تو ہسپتال آنا ہی تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے کرن کی نظر اس کے ہاتھ میں پکڑے بیگ کی جانب گئی ۔۔۔۔وہ لیڈیز بیگ تھا۔۔۔

تو مسٹر وقاص عباسی اپنی محبوبہ کا بیگ تک پکڑ لیتے ہیں۔۔۔وہ یہ سوچ طنزیہ مسکرائی تھی۔۔۔۔

وقاص نے فوراہی اپنے ہاتھ میں پکڑابیگ پیچھے کھڑے ڈرائیور کو پکڑادیا تھا۔۔۔

"تم جاؤ۔۔۔گاڑی چھوڑ جانا۔۔۔میں خود آجاؤں گا۔۔"اس نے ڈرائیور کو بھیج دیا تھا۔۔۔

"تم یہاں؟؟۔۔۔"وقاص خاصہ تعجب سے پوچھ رہا تھا۔۔۔کرن کے پاس آکر۔۔۔

"آپ کو نہیں لگتا مسٹر وقاص۔۔۔یہ سوال مجھے کرنا چاہیے آپ سے۔۔۔"وہ خاصا دل جلے انداز میں۔۔۔طنزیہ پوچھ رہی تھی۔۔۔

میں یہاں ایک ضروری کام سے آیا تھا۔۔۔اور تم؟؟۔۔۔"نارمل لہجے "
میں جواب دیا۔۔۔۔

تمہاری مام لائی ہیں۔۔۔۔"فقط اتنا ہی جواب دے سکی تھی وہ۔۔۔ "

کرن تو صرف اس لمحے اس کا ایٹیٹیوڈ دیکھ رہی تھی۔۔۔کل پوری رات گھر نہیں آیا تھا وہ۔۔۔ مگر مجال ہے بندے کی آواز میں ذرا لچک یا شرم ہو۔۔۔

وہ کیا سمجھتا ہے سلطانی ٹوپی پہن رکھی ہے اس نے۔۔۔۔یا وہ آندھی ہے۔۔۔۔کیا اس نے نہیں دیکھا لیڈیز بیگ اس کے ہاتھ میں۔۔۔

باخوبی واقف تھی وہ کون سے ضروری کام سے آیا ہوا ہے یہاں۔۔۔

تمھیں مجھے بتانا چاہیے تھا۔۔۔"اس نے خاصہ جتاتے ہوئے کہا تو کرن "
بے اختیار ہی طنزیہ مسکرادی۔۔۔

تو اس سے کیا ہوتا؟؟۔۔ تمہارے پاس کون سا وقت ہے میرے "
لیے۔۔۔ پچھلی بار میں اسی ہسپتال میں آئی ہوئی تھی۔۔۔اور مزیدار بات
پتہ ہے کیا ہے۔۔۔ تم بھی اس وقت اسی ہسپتال میں تھے لیکن اس دن بھی
کسی اور کے لیے تھے اور آج بھی کسی اور کے لیے ہو۔۔اس دن جب نرس
نے مجھ سے کہا۔۔۔ کہ آپ کا کوئی اپنا ہے تو اسے بلالیں۔۔۔تو تم جانتے ہو
مجھے کتنی تکلیف ہوئی تھی کیونکہ میرے شوہر کے پاس تو میرے لیے وقت
ہی نہیں ہے۔۔۔ جسے میں بلا سکوں۔۔"وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پا
رہی تھی شکوہ کرنے سے۔

۔شدید دل چاہ رہا تھا کہ لڑے اس ہر جائی سے۔۔۔چیخے اس پر۔۔۔

کیسے اس کی زندگی سے کھیل رہا ہے۔۔

یہاں اس کی ماں بلاوجہ اس کے ہسپتالوں کے چکر لگوا رہی ہے کیونکہ اسے پوتا یا پوتی چاہیے جلد سے جلد۔۔۔اور دوسری جانب اس کا بیٹا اپنی محبوبہ کے ساتھ ہسپتال آیا ہوا ہے۔۔۔اسے تو یہ سوچ کر ہی خود پر ہنسی آ رہی تھی۔۔۔ کہ وہ کس کنڈیشن میں کھڑی ہے اِس وقت۔۔۔

تمھیں بتانا چاہیے تھا ناں۔۔۔۔"کرن کو اِس بات نے بہت حیران کیا" ۔۔۔کہ مقابل کے لہجے میں حیرت نہیں تھی۔۔۔

جس کا مطلب صاف تھا۔۔۔کہ وہ ہر جائی پہلے سے جانتا تھا کہ جب ایکسیڈنٹ ہوا تھا تو وہ اسی ہسپتال میں موجود تھی۔۔۔۔

کیا بدل جاتا بتانے سے؟؟۔۔۔کیا تم آجاتے انا کو چھوڑ کر؟؟۔۔۔" "
غصے کی شدت سے اس کا پورا جسم لرز رہا تھا۔۔

آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔اس کی آواز بھر آئی تھی یہ سوال کرتے
وقت۔۔۔۔

وہ رونا نہیں چاہتی تھی مگر آنکھوں میں آنسو آ ہی گ ئ ے تھے۔۔۔

وقاص نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔وہ اپنے دونوں ہونٹ ایک دوسرے میں
سختی سے بھینچ گیا۔۔۔

کرن کا دل پارے پارے ہوا تھا یہ دیکھ۔۔۔کے اس ہر جائی نے تو زحمت ہی نہ کی بات بنانے کی بھی۔۔۔۔

بندہ جھوٹے منہ ہی بول دیتا ہے۔۔۔۔پر نہیں۔۔۔

اس نے گہرا سانس لیا اسے اپنے سینے پر بہت بھاری بوجھ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

مام کہاں ہیں؟۔۔"اس نے جیسے بڑی فرصت سے موضوع بدلنے کی " کوشش کی ہو۔۔۔

اوپر۔۔۔"اپنے آنسو اس ہر جائی پر کیوں ضائع کرے؟؟۔۔یہ سوچ۔۔" تیزی سے آگے چل دی۔۔۔تاکہ مقابل دیکھ نہ سکے کہ وہ رو رہی ہے۔۔۔

چلتے چلتے ہی آنکھوں سے انسو صاف کر لیے تھے اس نے۔۔۔۔

مگر کمبخت آنکھیں نہ جانے کیوں برسنا چھوڑ ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔۔

وہ دونوں لفٹ میں ایک ساتھ ہی داخل ہوئے۔۔۔

کوئی دیکھ لیتا تو دونوں کو اجنبی گمان کرتا۔۔۔اتنے فاصلے پر کھڑے تھے دونوں۔۔۔

لفٹ کھلی تو کرن تیزی سے باہر نکلی۔۔۔

دم جو گھٹ رہا تھا اس کا۔۔۔

ان دونوں کو ہی مہوش کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔

"کہاں ہیں؟۔۔"

"پتا نہیں۔۔۔میں نے تو یہیں ویٹ کرنے کا کہا تھا۔۔۔"

کرن کی نگاہیں متلاشی ہو کر اپنی ساس کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔جبکے وقاص صرف اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آنکھیں سرخ ہو رہی تھی اس لڑکی کی۔۔۔وہ کیسے نہ دیکھتا۔۔۔۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔بچی نہیں ہیں وہ۔۔۔آجائیں گی۔۔۔" وہ تو آرام سے بیٹھ چکا تھا۔۔۔ مگر کرن ابھی بھی کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے یوں پریشان ہوتا دیکھ۔۔۔وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔

وقاص کی بات کو سن کر بھی اَن سنی کر۔۔۔وہ وہیں کھڑی رہی۔۔۔۔

اس لمحے اس ہرجائی کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی وہ۔۔۔ برابر میں بیٹھ جانا تو بہت دور کی بات ٹھہرا۔۔۔۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔کہاں۔۔۔" کچھ دیر تک وہ خاموشی سے دیکھتا رہا اسے" کھڑے۔۔۔ مگر پھر احساس ہوا وہ خواہ مخواہ ہی اپنے پاؤں دکھا رہی

ہے۔۔۔مزید رہا نہ گیا۔۔۔ تیزی سے اس کی نازک کلائی ی تھام کر۔۔۔۔حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

نہیں بیٹھنا۔۔۔کوئی ی زبردستی ہے؟؟۔۔"وہ خاصہ جزبز ہو کر چیخی"

۔۔۔۔

گھر پر نہ صیحح۔۔۔باہر ہونے کا تو لحاظ رکھو۔۔۔"کرن کا یوں چیخنا۔۔۔باقی" وہاں موجود لوگوں کو ان کی جانب متوجہ کر گیا تھا۔۔۔۔جس کے سبب وقاص امبیرس فیل کرنے لگا۔۔۔

وہ فوراہی دانت پیستے۔۔۔۔سخت لہجے مگر آہستگی کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔تاکہ لوگوں میں مزید تماشہ نہ بنے ان کا۔۔۔۔

ایک بیٹھنے کا ہی تو کہا تھا۔۔۔اس میں اتنا غصہ ہونے والی کیا بات تھی بھلا؟؟۔۔۔۔وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

"خود کوئی لحاظ رکھ رہا تھا وہ کیوں رکھوں؟؟۔۔۔تم رکھ رہے ہو؟؟۔۔" ہر جائی ی۔۔۔۔جو اس سے امید رکھتا تھا لحاظ رکھنے کی۔۔۔

خود اپنی محبوبہ کا بیگ دھڑلے سے ہسپتال میں لیے گھوم رہا تھا۔۔کیا وہ کچھ نہیں تھا اس کے نزدیک؟؟۔۔۔کوئی دیکھ لے گا تو کیا کہے گا؟؟۔۔۔یہ بات تب یاد نہ آئی ی۔۔۔۔

اچانک ہی اس پر کالی گھٹا کی طرح چھائی تھی وہ۔۔۔

وقاص نے اچانک اس کے قریب آنے پر۔۔۔اپنی گردن پیچھے گرائی تو دیوار سے سر لگا۔۔۔۔۔

وہ خوبصورت نوجوان چہرہ بلند کیے ہوئے تھا۔۔۔مقابل اس کے چہرے پر جھک۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔بپھر کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

اس کی نگاہیں شعلے برسا رہی تھیں وقاص پر۔۔۔۔

اس کے لہجے میں اکڑ تھی۔۔۔اور یہ اکڑ وقاص عباسی کو زہر لگ رہی تھی۔۔۔۔

شرٹ۔اپ۔۔۔۔" وہ جز بز ہو کر چنگھاڑا۔۔۔اور اگلے ہی پل۔۔۔اس" کا بازو پکڑ کر کھینچ۔۔۔اسے اپنے برابر میں گرایا۔۔۔۔

مرد کی طاقت کا عورت کی طاقت سے کوئی موازنہ ہی نہیں۔۔۔اس بات کا اندازہ اس لمحے ہو رہا تھا کرن کو۔۔۔

اس نے تو یوں صوفے پر پٹخ دیا جیسے روئی کی گڑیا ہو۔۔

کرن کا سر و قاص کے سینے سے مس ہوتے ہوئے صوفے سے لگا تھا۔۔۔۔

خود کو سنبھالتی۔۔وہ پھرتی سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

دل چاہ رہا تھا کے اسے شوٹ کر دے۔۔۔۔جبکہ مقابل غصے سے دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ۔۔۔۔وہاں سے اٹھ کر چل دیا تھا۔۔۔

ارے وقاص۔۔۔تم یہاں کیسے ؟؟۔۔"ابھی وہ دو تین قدم ہی چلا تھا کہ "
مہوش بیگم سے ٹکرایا۔۔۔۔

وہ خاصہ الجھ کر پوچھ رہی تھیں۔۔۔۔

وقاص کا بھلا ہسپتال میں کیا کام۔۔۔وہ بھی اتنی صبح ہی صبح۔۔۔

کام سے آیا تھا۔۔"مختصر سا جملہ کہہ کر وہ تیزی سے وہاں سے جانے "
لگا۔۔

اس کے چہرے کی سنجیدگی اور سرخ پن نے مہوش بیگم کو بتا دیا تھا۔۔۔کہ وہ
شدید غصے میں ہے۔۔۔

لفٹ کے پاس پہنچتے ہی وہ رکا۔۔۔ جیسے کچھ یاد آیا ہو۔۔۔ پھر پلٹ کر واپس اپنی ماں کے پاس آیا۔۔۔

"شادی کو صرف ایک سال ہوا ہے ہماری۔۔۔ کیوں اسے ہسپتال لا لا کر تنگ کر رہی ہیں آپ؟؟۔۔۔" مہوش بیگم کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا ۔۔۔ کہ وہ کس انداز میں ان سے بات کر رہا ہے آج۔۔۔

کیونکہ وہ کرن سے زیادہ دور نہیں کھڑے تھے اس لیے وقاص کے ادا کیے جملے کرن کے کانوں تک رسائی حاصل کر گئے تھے۔۔۔

"کیا مطلب تنگ کر رہی ہوں؟؟۔۔۔ ایک تو خیال رکھ رہی ہوں تمہاری بیوی کا۔۔۔ اس کا ہر مہینے چیک اپ کراتی ہوں اچھے سے اچھے ڈاکٹر کو دکھا

رہی ہوں اور تم مجھے۔۔۔"مہوش بیگم تو پھٹ پڑی ی تھیں وقاص کی بات سن۔۔۔ابھی وہ بپھر کر بول ہی رہی تھیں کے مقابل تیزی سے بولا۔۔۔

"پلیز مام۔۔۔۔بند کریں انٹر فیئر کرنا میرے اور میری بیوی کے معاملات میں۔۔۔جب خدا نے ہمیں اولاد دینی ہو گی۔۔۔ہو جائے گی۔۔۔نہیں دینی تو کوئی ڈاکٹر کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔"اس حسین نوجوان نے خاصہ گمبھیر و سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔تو مہوش بیگم سے برداشت نہ ہوا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔جو مرضی آئے کرو تم میاں بیوی۔۔۔ہم ہوتے ہی کون ہیں تمہاری زندگی میں دخل دینے والے۔۔۔"وہ چوٹ کرنے والے انداز میں کہہ کر۔۔۔پاؤں پٹکتی ہوئی۔۔۔وہاں سے چلی گئی تھیں۔۔۔

کرن انہیں یوں اچانک جاتا دیکھ۔۔۔ تیزی سے پیچھے آئی ی تھی۔۔۔۔ مگر اس کا کوئی فائدہ نہ تھا وہ اسے چھوڑ کر جا چکی تھیں۔۔۔

ہسپتال کی پارکنگ میں ان کی گاڑی کو جاتا دیکھ۔۔۔ وہ اپنا سر پکڑ رہی تھی۔۔۔

وقاص کو ضرورت ہی کیا تھی ان سے کچھ کہنے کی۔۔ ''وہ دل ہی دل کڑ'' رہی تھی۔۔۔

ضرور وہ یہی سوچ رہی ہوں گی۔۔۔ کہ اسی نے وقاص کے کان بھرے ہیں ان کے خلاف۔۔۔

کیا وہ نہیں جانتی مہوش بیگم اپنا سارا غصہ بعد میں اسی پر نکالیں گی۔۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم سم کھڑی تھی کہ سامنے گاڑی آکر رکی۔۔۔اور اس کا ڈور کھلا۔۔۔

اس وجیہہ مرد نے ایک بار بھی نہ کہا کہ اندر آکر بیٹھو۔۔بس خاموشی سے سٹیر نگ پکڑے بیٹھا رہا۔۔۔

تین منٹ بعد ڈور بند ہونے کی آواز آئی ی۔۔۔اور اس نے دیکھنے کی زحمت کیے بغیر گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔

گاڑی میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔۔۔

ایک وقت اجنبی بھی بات کر لیتے ہیں۔۔۔۔مگر ان کے درمیان میاں بیوی ہو کر بھی کوئی بات نہ ہوئی۔۔۔

وہ اسے واپس المعراج مینشن لے آیا تھا۔۔۔

گاڑی رکتے ہی۔۔وہ ڈور کھول کر اتر گئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔۔۔

کرن نے ڈائریکٹ کمرے کا رخ کیا تھا۔۔۔

کمرے کا دروازہ بند کرنے ہی لگی تھی کہ وقاص کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

اس کا چہرہ دیکھتے ہی منہ بسور کر۔۔۔پرس صوفے پر پھینکنے والے انداز میں رکھتے۔۔۔کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔۔۔

وقاص صرف اپنی فائل لینے آیا تھا جب کرن کپڑے چینج کر کے باہر نکلی۔۔۔۔تو وہ جا چکا تھا۔۔۔

وہ بستر پر لیٹ گئی تھی اس کا سر ابھی بھی بہت بھاری ہو رہا تھا۔۔۔۔

وقاص کی غیر موجودگی کے سبب پوری رات سو نہیں سکی تھی۔۔۔

اپنے اندر کوئی لاوا پکتا ہوا پا رہی تھی وہ۔۔۔مگر لب۔۔۔لب خاموش تھے۔۔۔خاموش تماشائی۔۔۔کس سے بولے؟۔۔۔کون سنے گا؟؟۔۔ خالی کمرہ۔۔۔یہ خاموش دیواریں۔۔۔یا یہ بے جان الماریاں و صوفے۔۔۔۔

اسے نیند نہیں آنے والی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی اس لیے سونے کی کوشش بھی نہ کی۔۔۔

ایک گہرا سانس لیا پھر اپنا سیل لے کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

بہت شدت سے دل چاہا کہ کچھ لکھے۔۔۔۔

ناول لکھنا سٹارٹ کیا۔۔۔۔

چار گھنٹے تک وہ صرف لکھتی رہی لکھتی رہی اور لکھتی رہی۔۔۔۔

اسے احساس نہیں ہوا۔۔یہ لکھنا اب شوق نہیں رہا تھا اس کا ذہنی سکون بن چکا تھا۔۔۔جیسے کوئی دوائی ہو۔۔۔۔کوئی نشہ۔۔۔

خود کو اس کمرے کی تنہائی سے نکال کر ایک سحر بھری دنیا میں قید کر لیا۔۔۔۔

ہر چیز اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی پھر۔۔۔ کہ اپنے غم یاد ہی نہ رہے۔۔۔ وقت کا کوئی ی اندازہ ہی نہ رہا۔۔۔ جبکہ دوسری جانب رابعہ اس کے کمرے میں بند رہنے کی وجہ سے بہت پریشان ہو گئی تھی۔۔ اس نے وقاص کو کال کر دی۔۔۔

"سر۔۔۔ میم۔۔۔ جب سے آپ کے ساتھ صبح سے لوٹی ہیں اپنے کمرے سے نہیں نکلیں۔۔۔ انہوں نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا صبح جاتے وقت۔۔۔ اور دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا ہے اب تک۔۔۔۔"

اوکے۔۔۔" تحمل سے اس کی بات سننے کے بعد۔۔۔فقط ایک لفظی جواب "
دے کر اس نے کال کاٹ دی۔۔۔

گاڑی گھر کی جانب موڑو۔۔۔"اس نے آہستگی سے نگاہ اٹھا کر "
۔۔۔ڈرائیور کی جانب دیکھ۔۔۔ حکم صادر کیا۔۔

پر سر ہم ایئرپورٹ پہنچنے ہی والے ہیں۔۔۔۔"عمر پریشان ہو کر "
بولا۔۔۔۔

بیک ویو مرر میں اس رعب دار شخص کی آنکھیں دیکھیں۔۔۔۔جو خاصہ
غصیلی نظر آ ہی تھیں۔۔۔۔

گاڑی کی فضا خاصا سرد معلوم ہوئی ی۔۔۔اسے اپنا سانس لینا بھی مشکل لگ رہا تھا۔۔۔مزید کچھ کہنے کی جرات نہ کی۔۔۔

اس کے حکم کے مطابق تیزی سے گاڑی موڑلی۔۔۔

وقاص نے اپنے سیکرٹری کو کال کر کے آج کی میٹنگ کینسل کرنے کا آرڈر دے دیا ساتھ ساتھ ایئرپورٹ پر آنے والے گیسٹ کو ریسیو کرنے کے لیے کسی کو بھیجنے کو کہا۔۔۔

صرف پانچ منٹ ہی گزرے تھے۔۔۔کے مین گیٹ سے وقاص کی گاڑی داخل ہوئی۔۔۔

رابعہ کو اندازہ نہیں تھا وہ اتنی جلدی آجائے گا

فون پر تو اس قدر ٹھنڈاری ایکشن تھا کہ رابعہ کو محسوس ہوا جیسے سنا بھی نہ ہو ۔۔۔۔کہ وہ کیا بول رہی ہے۔۔۔

وہ اپنے کمرے کی جانب تیزی سے بڑھا۔۔۔

دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔تو سامنے ہی وہ لڑکی بیڈ پر بیٹھی موبائل کی دنیا میں مگن۔۔۔دنیا جہاں سے لاپرواہ نظر آئی ی۔۔۔۔

وہ اپنی ضروری میٹنگ اور گیسٹ کو چھوڑ کر صرف اسے دیکھنے آیا تھا۔۔۔۔

ایک گہرا سانس لیتے وہ پر سکون انداز میں کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

کرن نے اس کی جانب ایک نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے ایسے اَن دیکھا کر دیا۔۔۔ جیسے وہ کمرے میں موجود ہی نہ ہو۔۔۔

وقاص اپنا یوں اگنور ہونا محسوس کیسے نہ کرتا۔۔۔۔

اس کی پرسنلٹی ایسی تھی ہی نہیں کہ کوئی اسے اگنور کر سکے۔۔۔۔ مگر وہ کر رہی تھی اور مسلسل کر رہی تھی۔۔۔

اسے پرانا وقت یاد آیا تھا جب وہ آفس سے آتا تھا تو وہ مسکراتی ہوئی دروازے پر ملتی تھی۔۔۔وہ مسکراہٹ کس قدر خوبصورت اور دل کو سکون بخشنے والی تھی اسے اس بات کا احساس آج ہو رہا تھا۔۔۔

مانا کبھی کہا نہیں۔۔۔۔ مگر آدھی تھکن تو صرف اس کی مسکراہٹ دیکھ کر ہی اتر جاتی تھی۔۔۔۔

آج شدت سے محسوس ہوا جیسے اس حسین مسکراہٹ کو کھو دیا ہو۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر آیا تو بھی اسے موبائل میں ہی مگن پایا۔۔۔۔

دنیا ہے اس کے باہر بھی ایک۔۔دیکھنے کی تھوڑی زحمت کر لو۔۔۔" وہ " ابھی اپنے لکھنے میں ہی مگن تھی کہ اس کا سیل اچانک سے جھپٹنے والے انداز میں وقاص نے چھینا۔۔

وہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

سفید رنگ کی شرٹ اور بلیک پینٹ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

مگر کیا کرے ایسی خوبصورتی کا۔۔۔
جو ذرا بھی وفادار نہیں۔۔۔
جس میں ذرا بھی کوئی احساس نہیں۔۔۔

مرتی ہوں گی لڑکیاں اس کے لکس پر۔۔۔ مگر اسے تو وہ زہر لگ رہا تھا۔۔۔

اگر وہ دنیا تم ہو۔۔۔ تو اچھا ہی ہے کہ نہ دیکھوں۔۔۔ "نہایت منہ بسور کر " جواب دیا۔۔۔

اس کا لہجہ سپارٹ وطنز بھرا تھا۔۔۔ جیسے اپنے کسی دشمن سے بات کر رہی ہو۔۔۔

اس نے تیزی سے اٹھ کر اپنا موبائل اس کے ہاتھ سے واپس لینا چاہا۔۔۔ مگر وقاص نے پھرتی سے اپنا سیدھا ہاتھ اونچا کر لیا۔۔۔۔

"کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔ میرا سیل واپس دو۔۔۔" وہ چڑ کر۔۔۔ بیڈ پر کھڑے ہو کر۔۔۔ اس کے ہاتھ سے سیل لینے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اسے بیڈ پر کھڑا ہوتا دیکھ۔۔۔ وقاص نے تیزی سے دوسرے ہاتھ میں سیل لے کر۔۔۔ اس کی پہنچ سے دور کر دیا تھا۔۔۔

"وقاص سیل دو میرا۔۔۔" وہ سیل لینے کے لیے مسلسل کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اپنا سیل لینے کے چکر میں۔۔۔وہ وقاص کے کس قدر نزدیک آگئی تھی۔۔۔
اسے شاید خود اس بات کا اندازہ نہ تھا۔۔۔

اور اگر نہ دوں تو؟؟۔۔۔" وقاص کا غصہ بہت حد تک ٹھنڈا ہو چکا "
تھا۔۔۔۔

اور کیوں نہیں دو گے؟؟۔۔"اس وجاہت سے مالا مال نوجوان کے "
کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔اس کے الٹے ہاتھ سے اپنا سیل لینے کی
کوشش کرتے۔۔۔ جھنجھلاہٹ کے ساتھ پوچھنے لگی۔۔۔

کیونکہ یہ سیل میں نے تمہیں دیا تھا۔۔۔اور جب تمہیں دنیا ہی نہیں "
دیکھنی۔۔۔تو اس سے وابستہ چیزیں دیکھنے کی کیا ضرورت" وہ خاصہ مغرور
لہجے میں۔۔۔۔ بھگو کر جوتا مارنے لگا۔۔۔

اس کے بات سن۔۔۔کرن نے اپنے دانت کچکچائے تھے۔۔۔

اپنا سیل لینے کے چکر میں وہ اس کے کندھے پر مکمل اپنا وزن دے رہی
تھی۔۔۔ مگر جب بات نہ بنی تو اپنی باہیں اس کی گردن کے گرد حصار کی
طرح باندھ دیں۔۔۔۔اور اچھل کر سیل پکڑنے کی سعی کی۔۔۔

موقعے کا فائدہ اٹھاتے۔۔۔وقاص نے اس کے کمر پر ہاتھ جما کر۔۔۔اس کے
پاؤں بالکل ہی بیڈ سے ہٹا دیے۔۔۔

اگلے ہی پل وہ خود کو وقاص کے وجود کے سہارے ہوا میں بلند پا رہی تھی۔۔۔

مسٹر وقاص میں گر جاؤں گی۔۔۔" وہ فوراً ہی ہڑبڑا کر چیخی۔۔۔ "

خود کو گرنے سے بچانے کے لیے موبائل کی پرواہ کرنا چھوڑ۔۔۔اپنا سارا وزن اب وقاص پر ڈال دیا تھا۔۔

اپنی دونوں باہوں سے اس کی گردن کو مضبوطی سے جکڑا۔۔۔۔

مسٹر وقاص؟؟۔۔۔تم مجھے پہلے کی طرح کیوں نہیں بلاتیں؟؟۔۔"اس" نوجوان کو اچھا نہیں لگا تھا اِس وقت بھی اس لڑکی کا اجنبیوں کی طرح مخاطب کرنا۔۔۔۔

کہنے کو صرف کچھ مہینے ہی ہوئے تھے اسے یوں اجنبیت کا لبادہ اوڑھے ۔۔۔۔ مگر وقاص کو تو ایسا لگا۔۔۔ جیسے سالوں گزر گئے ہوں اس نے کوئی میٹھا لفظ نہیں سنا اس لڑکی کے منہ سے اپنے لیے۔۔۔

نہایت خفگی سے بولا تھا وہ۔۔۔

کرن نے محسوس نہیں کیا اس کی آواز میں شکوہ در آیا تھا۔۔۔

ہنی۔۔۔ ہبی اور جب بہت زیادہ موڈ میں ہو تو سویٹ ہارٹ بھی بلا لیا کرتی تھی۔۔۔ مگر اب لبوں پر صرف مسٹر وقاص ہوتا۔۔۔ یا وقاص عباسی۔۔۔۔۔

اپنانام کسی کے منہ سے کبھی برا نہ لگا۔۔۔مگر اس کے منہ سے زہر لگ رہا تھا۔۔۔

کرن اس کے جملے سن۔۔۔تعجب سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

وہ صرف نیچے اترنے کی اسٹرگل کر رہی تھی۔۔۔وقاص کو جیسے ہی محسوس ہوا کہ اس لڑکی کی پکڑ اس کی گردن پر ڈھیلی پڑ رہی ہے۔۔اور وہ نیچے کی جانب ڈھ رہی ہے۔۔تو فوراہی اس کا موبائل پیچھے کی جانب پھینک ۔۔۔۔دوسرے ہاتھ سے اس کے نازک و پتلے پتلے پاؤں پر حصار باندھ۔۔۔اسے اپنے وجود سے بھی بلند کر دیا۔۔۔تاکہ وہ اتر نہ سکے۔۔

کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔نیچے اتارو مجھے۔۔۔میں گر جاؤں گی۔۔۔"وہ" پریشان ہو کر چیخی۔۔۔

"چیخو مت۔۔بہرا نہیں ہوں میں۔۔۔آہستہ بولو۔۔"اس کے چیخنے کے سبب۔۔۔وقاص کو محسوس ہوا جیسے اس کے کان کے پردے پھٹ جائیں گے۔۔۔۔وہ فوراہی چہرہ اونچا کر۔۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔غرا کر بولا۔۔۔

"تو نیچے اتارو نا مجھے۔۔۔"خاصہ جھنجھلاہٹ کے ساتھ بولی۔۔۔مگر اس کی غراہٹ کے سبب۔۔اس بار چیخنے کی جرات نہ کی۔۔۔

"پہلے جواب دو۔۔۔پہلے کی طرح کیوں نہیں بلاتیں مجھے؟۔۔۔"

اس کا کیا سوال کرن کو بہت عجیب معلوم ہوا۔۔۔ بھلا کون سا جوڑا جو طلاق لینے کے در پہ کھڑا ہو ایک دوسرے کو ہنی ڈئی یر سوئی ٹ ہارٹ جیسے پیارے لفظوں سے بلاتا ہے۔۔۔

پھر وہ ہر جائی کون سہ پیارے لفظوں کے بدل میں اسے ہنی یا سویٹ ہارٹ یا میری جان کہ کر بلاتا تھا۔۔۔ وہ تو صرف سپاٹ سہ کرن کہتا۔۔ جیسے ابھی کہہ رہا تھا۔۔ اس کے لہجے میں تو کبھی لچک نہ آئی ی۔۔۔ کبھی محبت نہ جھلکی۔۔۔ کبھی کرن کو محسوس نہیں ہوا کہ اسے اچھا لگتا ہو اس کا ان پیارے لفظوں سے بلانا۔۔ یا کبھی اس نے ان پیارے لفظوں کو سراہا ہو یا بدل میں چھوٹی سی مسکراہٹ ہی نام کر دی ہو۔۔۔۔

پھر آج اچانک کیوں ان لفظوں کی فرمائش کر رہا تھا؟۔۔۔

پہلے بے وقوف تھی۔۔اب نہیں ہوں۔۔"خاصا سرد لہجے میں جواب "
دیا۔۔۔

اس کی آنکھیں کدورت جھلکا رہی تھی مقابل پر۔۔۔

ان خوبصورت آنکھوں میں کدورت دیکھنے کا عادی نہ تھا وہ۔۔۔

اتنی نفرت کس نے بھر دی تمہارے دل میں میرے لیے۔۔۔۔ "
تمہارے باپ نے؟؟۔۔۔"سرخ انگارہ ہوتی آنکھیں۔۔۔۔ودانت پیستے
ہوئے۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

اس لمحے وہ ایسے دیکھ رہا تھا جیسے روح کے آر پار کر دے گا اپنی نظروں کو۔۔۔

کرن کا چہرہ اس کے چہرے پر جھکا ہوا تھا۔۔۔وہ چاہ کر بھی خود کو دور نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

یوں ہوا میں لٹکا کر۔۔۔اس طرح کی باتیں کون کرتا ہے۔۔۔عجیب بد دماغ آدمی تھا وہ۔۔۔کرن یہی سوچ جز بز ہوئی تھی اوپر سے اس کے باپ کو خوامخواہ ہی سب میں گھسیٹ رہا تھا۔۔۔۔

"تم ان سب میں میرے باپ کو بیچ میں کیوں لا رہے ہو؟۔۔۔"وہ خاصا برہمی سے تکتے۔۔۔۔پوچھنے لگی۔۔۔

"اس لالچی آدمی کے علاوہ ہے کون جو تمہارا برین واش کرے۔۔۔۔ضرور کوئی نیا مرغا پھنسایا ہو گا اس نے۔۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی کرن کے تن بدن میں آگ لگی تھی۔۔

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔۔۔یہی مثال تھی اس لمحے وقاص عباسی کی۔۔۔

اگر مسٹر وقاص عباسی آپ کو مجھ سے لڑنا ہے تو بے شک لڑئی یں مگر ”
پہلے نیچے اتار دیں مجھے۔۔۔یو ہوا میں لٹکا کے کون لڑتا ہے؟؟۔۔“وہ دانت
کچکچاتے بولی۔۔۔مگر چیخنے کی جرات ابھی بھی نہ کی۔۔۔ڈر جو تھا کہ وہ اتنا
بے رحم ہے کہ ایک لمحہ نہ لگائے گا اسے نیچے پٹکنے میں۔۔۔۔اور وہ نہیں
چاہتی تھی کہ بعد میں اپنی کمر پکڑ کر بیٹھی ہو۔۔۔

پھر وہی مسٹر وقاص“۔۔۔۔وہ بری طرح جل گیا تھا۔۔۔۔”

تو اور کیا بولوں؟؟۔۔“خاصہ جھنجھلا کر پوچھنے لگی۔۔۔ ”

"کیوں ہنی کہنے میں زبان گھس رہی ہے تمہاری؟؟۔۔۔ "

اس لمحے وقاص کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔وہ کیسے نہ دیکھتی۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔جس کے سبب وہ لڑکی دو احساسات کو بیک وقت محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔ایک طرف شدید غصہ تو دوسری طرف ابھرتے و بکھرتے جذبات۔۔۔۔

اسے محسوس ہوا کتنا وقت ہوا اس نے اس چہرے کو بغور نہیں دیکھا۔۔۔ جس پر وہ ہر وقت فدا رہنے کی عادی تھی۔۔۔

وہ مغرور چہرہ اس کی جان تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے یہ سوچ دل پارے پارے ہوا۔۔ کہ اس چہرے پر کوئی اور بھی محبت لوٹتا ہے۔۔۔ اور وہ ہر جائی اس کے حق پر ڈاکہ ڈالنے بھی دیتا ہے۔۔

ایسے ہی توانا اعوان اس کے بچے کی ماں نہیں بن گئی۔۔۔ یقینا بہت محبت لوٹائی ہو گی اس ہر جائی نے۔۔۔ جس پر اس کا حق تھا۔۔۔

"کیوں بولوں میں تمہیں ہنی؟۔۔۔ ہنی والے کچھ کام بھی کریں ہیں تم نے؟۔۔ وہ طنز کرے بغیر رہ نہ سکی۔۔۔

طنز سے کہیں زیادہ چوٹ کرنے والا انداز تھا۔۔۔

رائی ٹ۔۔۔"اس کا طنز سن۔۔۔وہ گمبھیر لہجے میں اثبات میں سر ہلاتے" ہوئے بولا۔۔۔ جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔۔۔

اور اگلے ہی پل ہلکا سا گھوم کر۔۔۔ کرن کو بیڈ پر پٹخ دیا۔۔۔

اچانک گرنے کے سبب۔ وہ بری طرح چونکی۔۔۔

وہ تو شکر ہے کہ بیڈ پر پھینکا تھا اس ستمگر نے۔۔۔۔اگر زمین پر پھینکتا تو یقینا اس کی ایک دو ہڈی تو ضرور ٹوٹ جانی تھی۔۔۔

ابھی وہ خود کو سنبھالتے ہوئے اٹھتی اس سے پہلے ہی وقاص اس پر کالی گھٹا کی طرح چھا گیا تھا۔۔۔۔

تو۔۔۔شروع کروں ہنی والے کام؟؟۔۔"اس کی آنکھوں میں آنکھیں" ڈال۔۔ سنجیدگی سے سوال کیا۔۔۔تو مقابل کی آنکھیں شاکڈ سے پھیلی تھیں۔۔۔

اکثر جب مرد اس طرح کی باتیں کرتے ہیں تو ان کی آنکھوں میں شوخی بھری ہوتی ہے مگر وقاص عباسی۔۔۔۔وقاص عباسی کی آنکھیں تو بالکل سنجیدہ تھیں اور لہجہ بالکل سپاٹ سہ۔۔۔

بالکل نہ لگا جیسے وہ محبت کرنے کا پوچھ رہا ہو۔۔۔لگا جیسے وہ کوئی ڈیوٹی نبھانے کی بات کر رہا ہو۔۔۔

نہیں۔۔۔اس کی ضرورت نہیں ہے اب۔۔۔۔"اگر وہ ہر جائی ذرا" بھی اس لمحے محبت دکھاتا تو شاید وہ اس پل پگھل جاتی۔۔۔۔ مگر اس کا سنجیدہ و سپاٹ لہجہ کرن کو اپنا دل توڑتا معلوم ہوا۔۔۔

یقیناوہ انا سے تو ایسے بات نہیں کرتا ہو گا۔۔ کرن یہی سوچ کر اداس ہوئی تھی۔۔۔

کیا مطلب؟؟۔۔۔"وہ نا سمجھی سے۔۔۔"

اس لڑکی نے بات خود شروع کی تھی۔۔۔اور اب خود ہی پیچھے ہٹ رہی تھی۔۔۔کیوں؟؟۔۔وقاص سمجھ نہ سکا۔۔۔

وقاص عباسی پلیز۔۔۔ہٹو۔۔۔۔مجھے اس وقت کوئی بات نہیں کرنی تم"
سے۔۔"وہ خاصا جھنجھلا کر اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر خود سے
دور دھکیلتی ہوئی۔۔۔اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

مگر وقاص پہلے سے زیادہ طاقت لگا کر۔۔۔اسے واپس گرا گیا تھا۔۔۔۔

پھر وہ ہی۔۔۔۔۔۔۔"وہ اپنا سیدھا ہاتھ کچھ زیادہ ہی چلا رہی تھی جس کے"
سب وقاص نے اس کی کلائی پکڑ کر بیڈ سے لگا دی۔۔۔۔

وقاص ہٹو ناں۔۔۔"وہ چیخی۔۔۔"

مگر وقاص ذرا بھی نہ ہلا۔۔۔بس اس کا خوبصورت چہرہ تکتا رہا۔۔جو سرخ
ہوتا جا رہا تھا مارے غصے اور جھنجھلاہٹ کے۔۔۔

جسٹ کال می ہنی"اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لا کر حاکمانہ مگر"
بھرائی آواز میں کہا۔۔۔

نووے۔۔۔"وہ بپھر کر قطعی لہجے میں چیخی۔۔۔۔"

وہ اچھے سے واقف تھی کہ وقاص عباسی خاموشی کا عادی ہے۔۔۔اس کا یوں
چیخنا۔۔۔اس کے کان کے پردوں پر خاصہ بھاری گزر رہا ہو گا۔۔۔۔

وقاص چھوڑو مجھے۔۔۔"وہ پھر اپنی پوری جان کے ساتھ۔۔۔خود کو آزاد "
کرانے کی کوشش کرتے ہوئے چیخی۔۔۔

وہ زیادہ بات کرنے کا عادی نہ تھا۔۔۔اس لیے اس لڑکی کے چیخنے اور جھنجھلانے کے باوجود بھی۔۔۔بس خاموشی سے اس کا چہرہ تکتا رہا۔۔۔

کچھ منٹوں تک تو وہ یوں ہی چیختی رہی۔۔۔مگر پھر تھک کر خاموش ہو گئی۔۔۔اور وہ بیچاری کیا کرتی۔۔۔خود پر سے ہٹانے کی بہت کوشش کی مگر اس کا بھاری بھر کم وجود وہ نازک جان ہٹا نہ سکی۔۔

وقاص جس طرح اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ خاصا نروس فیل کرنے لگی۔۔۔

نظریں مزید ملائے رکھنے کی طاقت نہیں تھی اس میں۔۔۔۔فوراً ہی رخ موڑ گئی۔۔۔

جس طرف اس نے رخ موڑا تھا۔۔وقاص بھی اس پر سے ہٹ کر اسی رخ پر لیٹ گیا۔۔۔

کیا وہ واقعی اتنی ضدی مزاج لڑکی تھی اور اگر تھی تو اسے پہلے کیوں نہیں پتہ چلا۔۔۔وقاس بس یہی سوچ رہا تھا اس لمحے۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان اس کے چہرے کو تکتا رہا تو وہ آنکھیں موند گئی۔۔مزید اس سے لڑنے کی ہمت نہ تھی کرن میں۔۔۔۔

اس نے ایک گہری سانس لی۔۔۔پھر اس کے سر کو آہستگی سے اٹھا کر۔۔۔اپنا بازو اس کے سر کے نیچے حائل کیا۔۔۔۔

ابھی اس کا ٹائم نہیں ہوا تھا سونے کا۔۔۔اور نہ ہی وہ کرن کی طرح بے وقت سو سکتا تھا۔۔۔

اس لیے خاموشی سے اس کے برابر میں لیٹ کر اسے ترسی نگاہوں سے تکتا رہا۔۔۔۔

کتنی ہی دیر وہ اسے ایسے ہی تکتا رہا۔۔۔یہاں تک کہ اسے محسوس ہوا کے وہ خوبصورت لڑکی سو چکی ہے۔۔۔

اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لے آیا۔۔۔یہاں تک کہ اس کی ناک سے اپنی ناک اور پیشانی سے اپنی پیشانی مس کی۔۔۔

اس کی سانسوں کی مہک وہ اپنے چہرے پر محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

کرن پوری رات کی جاگی ہوئی تھی اس لیے سو گئی۔۔۔ جبکہ وقاص ٹائم کا اتنا پابند تھا کہ اگر وہ چاہتا بھی کہ سو جائے تو بھی وہ سو نہیں سکتا تھا۔۔۔ اسے نیند ہی نہ آتی۔۔۔ مگر اس لمحے جس سکون میں وہ تھا۔۔۔ اس سکون کو وہ حسین نوجوان کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

سکون کے لمحات کو جینے کے لیے وہ کرن کے برابر میں لیٹا رہا۔۔۔ اور بس اسے تکتا رہا۔۔۔

اگر کرن اس لمحے اسے دیکھ لیتی۔۔۔ کہ وہ کس طرح اسے دیکھتا ہے تو یقینا اس کی نظروں کی تاب نہ لا پاتی۔۔۔

اس لمحے وقاص کو شدت سے احساس ہوا۔۔۔کہ وہ اس چہرے کو زندگی بھر بغیر اکتاہٹ کے دیکھ سکتا ہے۔۔۔۔

اس لڑکی کی خاطر وہ آج پہلی بار اپنی ماں سے لڑا تھا۔۔مگر اس لڑکی کے رویے میں پھر بھی کوئی نرمی نہیں آئی ی۔۔۔

اس کے نزدیک ہسپتال میں کرن اسی لیے غصہ ہوئی ی تھی اس پر ۔۔۔کیونکہ اس کی ماں اسے زبردستی ہسپتالوں کے چکر لگوا رہی تھی۔۔۔مگر اب کیا وجہ تھی؟؟۔۔۔۔اب کیوں اتنی نفرت؟؟۔۔۔کیوں اس قدر کدورت آنکھوں میں؟؟۔۔۔

دنیا کی ہر نعمت تو دے رہا تھا اسے۔۔۔پھر اور کیا چاہیے تھا اس لڑکی کو؟؟۔۔۔

اس کے نزدیک ایسا کچھ نہیں تھا اس دنیا میں۔۔۔جو وہ اسے نہیں دے سکتا اور کوئی اور مرد اسے دے سکتا ہو۔۔۔۔پھر یہ بے مروتی یہ سنگدلی یہ کدورت یہ نفرت یہ غصہ یہ جھنجھلاہٹ کیوں؟؟۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ نیند سے بیدار ہوئی ی۔۔۔تو وقاص جا چکا تھا۔۔۔۔

آنکھیں مسلتی اٹھ کر بیٹھی۔۔۔تو سیل رنگ ہوا۔۔۔

اس نے دیکھا وہ نیا سیل تھا۔۔۔۔

کرن نے سیل اٹھایا۔۔۔تو سیل کی اسکرین پر ہنی چمک رہا تھا۔۔۔

اس کا منہ کڑوا ہو گیا تھا یہ نام پڑھتے ہی۔۔اور چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔

وہ کیا سمجھتا ہے نمبر پر اپنا نام ہنی لکھ دینے سے۔۔ان کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔وہ پہلے کی طرح اس سے محبت کرنے لگے گی۔۔۔۔ اس پر اپنا آپ وارنے لگے گی۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔

اس کے نزدیک یہ وقاص عباسی کی ایک نہایت بچکانہ حرکت تھی۔۔۔۔جس کی وہ اس میچور آدمی سے امید نہیں رکھتی تھی۔۔۔

۔اس نے بے دلی سے کال ریسیو کی۔۔۔

"ہیلو۔۔"

"یہ نیا سیل ہے تمھارا۔۔۔"سلام دعا کرنے کی زحمت کرنا تو اس شخص نے جیسے سیکھا ہی نہ تھا۔۔۔

"کیوں پرانا کہاں ہے میرا؟؟۔۔"وہ فوراہی پینک ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

"وہ ٹوٹ گیا تھا رات کو"کوئی ی لچک نہیں تھی اس کے لہجے میں یہ بتاتے وقت۔۔۔۔

جبکے دوسری جانب وہ لڑکی اپنا سر پکڑ رہی تھی۔۔

چار گھنٹے بیٹھ کر ناول لکھا تھا اس نے۔۔۔جو اس کے پرانے سیل میں تھا۔۔ فیس۔بک پر اپلوڈ نہیں کرا تھا ابھی۔۔اور نہ ویڈیو بنائی ی تھی۔۔۔

اس کے چار گھنٹوں کی محنت سیل ٹوٹ جانے کے سبب ضائی ع ہو گ ئی تھی۔۔۔وہ کیسے وقاص پر برہم نہ ہوتی۔۔۔"تم نے میرا سیل توڑ دیا۔۔اور کتنے آرام سے بتا رہے ہو۔۔۔"

تو کیا؟؟۔۔۔ تمھاری آنکھ کھلنے سے پہلے نیا مل چکا ہے تمھیں۔۔۔"خاصہ" جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

ابھی کرن مزید کچھ کہتی اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے وقاص کا خون کر دے۔۔۔

ابھی وہ اپنے چار گھنٹوں کی محنت پر سوگ منا ہی رہی تھی کے سیل پھر رنگ ہوا۔۔۔

اس بار کال مہوش کی تھی۔۔۔جسے دیکھ اس کا دل چاہا کہیں غائب ہو جائے۔۔۔

اللہ۔۔۔اب یہ عورت اپنے بیٹے کا سارا کل کا غصہ مجھ پر نکالے گی۔۔۔کیا'' کرؤں۔۔۔اگر کال نہ ریسیو کی تو کہیں گھر ہی نہ آجائے۔۔۔یا اللہ مجھے بچالے اس خطرناک عورت سے۔۔۔''کرن نے دل ہی دل دعا گو ہوتے۔۔۔کال ریسیو کی۔۔۔

اور آنکھیں میچ کر ڈرتے ڈرتے سیل کان سے لگایا۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم مام۔۔۔"پہلی فرصت میں نرمی سے سلام کیا۔۔۔۔"

اتناتو وقاص کاڈر نہیں تھااس کے دل میں جتنااپنی ساس کا تھا۔۔۔

"وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔ابوذر کو جانتی ہو تم؟۔"

ان کے اچانک سوال پر اس نے فوراہی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہاں کہا۔۔۔

اس کی پھوپھو عالیہ کے گھر بزنس پارٹی ہے۔۔۔مجھے یاد پڑتا ہے تم ملی ہو "عالیہ سے

"جی جی۔۔۔ایک دو بار پارٹیز میں ملی ہوں ان سے۔۔۔"

"گڈ۔۔وقاص کے ساتھ پارٹی میں آجانا۔۔۔اور ہاں۔۔۔سدرہ شاپنگ کرنے جارہی ہے۔۔اگر تمہیں جانا ہے تو بتادو۔۔۔میں تمہیں لینے ڈرائی یور کو بھیج دوں گی۔۔۔"مہوش کی بات سنتے ہی کرن کا حیرت کے مارے منہ کھلا تھا۔۔۔

وہ اسے کب سے اتنی اہمیت و عزت دینے لگیں۔۔۔پہلے تو کبھی اسے کسی پارٹی میں انوائٹ نہیں کیا۔۔۔اوپر سے سدرہ کے ساتھ شاپنگ کی آفر۔۔۔یہ تو نہایت حیرت انگیز بات تھی اس کے لیے۔۔۔

وہ ان کے اچانک بدلاؤ پر کافی حیران ہوئی تھی۔۔۔

جی۔۔۔جیسا آپ کو مناسب لگے۔۔"اسے شاپنگ کرنے میں کوئی"
انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔مگر یہ سوچ کہ انہوں نے پہلی بار آفر کی ہے اور اب
منع کرے گی۔۔تو وہ اور زیادہ برا مان جائیں گی۔اس لیے ہاں کر دیا۔۔۔

اوکے۔۔۔تو میں ڈرائیور کو بھیج رہی ہوں۔۔۔ویسے۔۔۔۔تم تو پہلے خود"
"ڈرائیو کر لیتی تھیں۔۔۔پھر یہ اچانک ڈرائیونگ کیوں چھوڑ دی؟؟۔۔

ان کے سوال نے کرن کو مزید حیران کیا تھا وہ کیسے جانتی ہیں۔۔۔کہ اس نے
ڈرائیونگ کرنا چھوڑ دی ہے۔۔۔

ایکسیڈنٹ کے بعد سے وہ کافی ڈر گئی تھی۔۔اس لیے کہیں بھی جانا ہو۔۔یا تو
ڈرائیور کے ساتھ جاتی یا پھر باہر سے ٹیکسی کر لیتی۔۔۔

ٹیکسی میں آنے جانے سے اسے اپنی عزت کم ہوتی کبھی محسوس نہیں ہوئی۔۔۔ہاں وہ الگ بات ہے کہ وہ جانتی تھی کہ مہوش کو اگر یہ بات پتہ چلی۔۔تو اسے بہت سنائے گی۔۔۔

مہوش کو اپنا اسٹیٹس بڑا پیارا تھا اور وہ اس کی اکلوتی بہو تھی۔۔۔وہ کیسے اسے ٹیکسیوں میں آنے جانے دے سکتی تھی۔۔۔اگر کسی نے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا۔۔۔

آپ کو کیسے پتہ چلا؟؟۔"وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکی تھی یہ سوال" کرنے سے۔۔۔

وقاص نے بتایا۔۔۔"انہوں نے خاصا لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔ "

کرن کو ایک اور جھٹکا لگا تھا حیرت کا۔۔۔

اسے تو نہیں لگا تھا کہ وقاص جانتا بھی ہو گا کہ وہ ڈرائیو نہیں کر رہی کافی وقت سے۔۔۔ مگر اب محسوس ہوا تھا جیسے یہ اس کی غلط فہمی ہے فقط۔۔۔ وہ ستمگر باخوبی واقف ہے اس کے ہر عمل سے۔۔۔

کرن سے بات کرنے کے بعد جیسے ہی انہوں نے سیل رکھا۔۔ سدرہ جوان کے برابر میں ہی بیٹھی ساری باتیں سن رہی تھی فوراً ہی احتجاجی نگاہوں سے اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔۔۔

خواہ مخواہ اسے کیوں لگا دیا میرے پیچھے؟؟۔" وہ خاصہ حقارت بھرے " لہجے میں بولی۔۔۔

تمیز سے بات کرؤ۔۔۔بھابھی ہے تمھاری۔۔۔۔"سدرہ خاصہ حیران" ہوئی تھی اپنی ماں کے بدلے ہوئے رویے پر۔۔۔

مام؟۔۔۔۔آپ کیوں بھائی کی طرح بات کر رہی ہیں؟؟۔۔"وہ الجھ" کر۔۔۔

تو اور کیا کروں۔۔۔اس لڑکی سے نفرت کے چکر میں اپنا بیٹا نہیں کھو سکتی " میں۔۔۔وقاص اس کے خاطر آنکھیں بدل لیتا ہے۔۔۔پہلے تم سے لڑا اس کی خاطر۔۔۔اور کل مجھ سے۔۔۔"مہوش بیگم دانت پیستے ہوئے بولیں۔۔۔

وقاص کا کل مہوش بیگم سے لڑنا انہیں کرن کی اہمیت بتا گیا تھا۔۔۔۔

کرن اس سے طلاق مانگ رہی ہے اور پھر بھی وہ طلاق نہیں دے رہا بلکہ اس کی خاطر سب سے لڑتا پھر رہا ہے۔۔۔یہ کوئی عام بات نہیں تھی۔۔۔یہ بات کسی کو بھی سمجھانے کے لیے کافی تھی کہ وقاص کی زندگی میں کرن کا کیا رتبہ و مرتبہ ہے وہ کس قدر اہمیت کی حامل ہے۔۔۔

وہ کوئی بے وقوف عورت نہیں تھیں جو بہو سے لڑائی کے چکر میں اپنا بیٹا کھو دیں۔۔

مانا کرن اب انہیں پہلے سے زیادہ زہر لگ رہی تھی۔۔۔لیکن اپنی بیٹے کی محبت میں وہ یہ کڑوا گھونٹ پینے کے لیے تیار تھیں۔۔

ضرور کان بھر رہی ہے وہ چڑیل بھائی کے۔۔۔اسے آنے دیں ذرا ”
۔۔۔اسے تو آج میں بتاتی ہوں۔۔۔اس کی اوقات اسے نہ یاد دلادی تو میرا

نام بھی سدرہ عباسی نہیں۔۔۔"سدرہ یہ سن۔۔۔کے اس کی ماں سے وقاص کل لڑا ہے کرن کے پیچھے۔۔۔۔خاصہ جز بز ہو کر بولی تھی۔۔۔

اس کے سینے میں آگ لگی ہوئی تھی۔۔

"ایسا ویسا کچھ کرنے کا سوچنا بھی مت۔۔۔کیا چاہتی ہو وقاص بالکل ہاتھ کھینچ لے ہم سے؟؟۔۔۔"انہوں نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔تو سدرہ چپ ہو گئی۔۔۔

"تو آپ کیا چاہتی ہیں اسے شاپنگ کراتی پھروں اپنے ساتھ؟؟۔۔۔وہ اس قدر اولڈ فیشن کے کپڑے پہنتی ہے کہ مجھے شرم آتی ہے اس کے ساتھ چلتے ہوئے بھی۔۔۔"سدرہ خاصہ منہ بگاڑ کر بولی۔۔۔

ایک دو کپڑے دلا دینا۔۔۔ کیا جائے گا تمہارا۔۔۔ تھوڑا برداشت کر لو ”
اسے۔۔۔۔ اچھا ہے وقاص کا دل بھی ہماری جانب سے تھوڑا نرم پڑ جائے گا
کہ اس کی بیوی کا خیال رکھ رہے ہیں۔۔ ورنہ دیکھو کتنے دن ہو گئے ہیں
“۔۔۔ گھر چکر نہیں لگایا ہے اس نے۔۔۔

ہاں یہ تو میں نے بھی نوٹ کیا ہے۔۔۔ جس دن سے مجھ سے لڑ کر گئے ”
ہیں۔۔۔ اس دن کے بعد سے واپس گھر نہیں آئی ے۔۔۔ پتہ نہیں کیا جادو
کر دیا ہے اس چڑیل نے بھائی ی پر۔۔۔۔“ سدرہ فوراہی منہ بسورتے ہوئے
گویا ہوئی تھی۔۔

یہ بات بالکل سچ ہے کہ جب تک آدمی اپنی عورت کے لیے آواز نہیں اٹھاتا
۔۔تب تک کوئی اس کی عورت کو اہمیت دیتا ہی نہیں۔۔۔ گویا مرد کا اہمیت
دینا ہی عورت کو معاشرے سے عزت دلاتا ہے۔۔۔۔

وہ عورت واقعی خوش نصیب ہوتی ہے جس کا مرد اس کے حق کے لیے بولے۔۔۔ورنہ لوگ اس عورت کو گھونٹ گھونٹ کر مار دیتے ہیں۔۔۔ اور جب وہ مر جاتی ہے تو بڑی اچھی تھی کہہ کر مٹی ڈال آتے ہیں۔۔۔۔

بڑی اچھی تھی کا ٹائٹل لینے کے لیے تو شادی نہیں کرتی ایک لڑکی۔۔۔۔وہ تو خوشیوں کی متلاشی ہو کر کرتی ہے۔۔۔عزت کی چاہ میں کرتی ہے۔۔۔ محبت کے لیے کرتی ہے۔۔۔اور یہ تینوں ہی چیزیں گم ہو جاتی ہیں شادی کے سفر میں۔۔۔جب اپنا مرد ساتھ نہیں دیتا۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ شاپنگ پر جانے کے لیے تیار ہوئے بیٹھی تھی لاؤنج میں۔۔۔کے اچانک وقاص گھر میں داخل ہوا۔۔۔

کہیں جا رہی ہو؟؟۔۔"وہ اس کے پاس آکر۔۔۔ تفتیشی افسران کی " طرح سوال کرنے لگا۔۔۔

ہاں۔۔۔شاپنگ پر سدرہ کے ساتھ۔۔۔"وہ منہ بسور کر بولی۔۔"

وقاص نے سر تا پاؤں اس کا جائزہ لیا۔۔۔بلیک رنگ کی قمیض وٹراؤزر و دوپٹے میں وہ خاصہ جچ رہی تھی۔۔۔۔

"اچانک شاپنگ؟؟۔۔"

"ہاں۔۔وہ پارٹی میں جانے کے لیے ڈریس لینا ہے۔۔۔"

"تمھارے پاس کپڑے ختم ہو گ ئے ہیں؟؟۔"

"نہیں۔۔۔مگر کوئی ی اچھا سہ سوٹ نہیں ہے پارٹی کے لیے۔۔"

ہمم۔۔۔عورتوں کا آج کل یہی مسئلہ ہے۔۔۔پہننے کے لیے الماری میں" کپڑے نہیں۔۔ن ئی ے کپڑوں کے لیے الماری میں جگہ نہیں۔۔۔ سمجھ سکتا ہوں میں نیا سوٹ کتنا ضروری ہے اس وقت۔۔" وہ ہلکا سا ہونٹوں کے کناروں پر مسکراہٹ سجائے بولا۔۔۔

وہ کھلا طنز کر رہا تھا۔۔۔

کرن کو اس کڑوئے کریلے سے کسی میٹھی بات کی امید تھی بھی نہیں۔۔۔

ہمم۔۔"کرن اس کی بات سن۔۔۔منہ چڑھا کر۔۔۔صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔"

میم۔۔۔ڈرائی یور آ گیا ہے۔۔۔سدرہ میم بھی ساتھ ہیں۔۔۔"ملازمہ آ کر تیزی سے بولی۔۔۔"

وہ مقابل کو کڑوے منہ بنا کر دیکھتے ہوئے۔۔۔اس کے کندھے سے ٹکراتی۔۔۔اترا کر چل دی۔۔۔

ملازمہ نے دیکھا۔۔۔وقاص اس لمحے ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔

اور وہ مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی جو کسی کو بھی اپنے دل میں بستی ہوئی ی محسوس ہو۔۔۔

وہ ملازمہ ایک سال سے یہاں کام کر رہی تھی مگر آج اس نے پہلی بار وقاص کو مسکراتے دیکھا تھا۔۔

اس لمحے نمرا کو جیسے کرن کی قسمت پر رشک آیا ہو۔۔۔اس کے نزدیک کرن معمولی سی شکل وصورت کی لڑکی تھی۔۔۔صرف ایک رنگ ہی تو گورا تھا۔۔۔مگر وقاص عباسی۔۔وہ تو نہایت حسین و جمیل نوجوان تھا۔۔۔۔جو کسی بھی لڑکی کا دل دھڑکنے پر مجبور کر دے۔۔۔

وہ ملازمہ اسے تکتی رہی۔۔۔جب کے وہ اس کی ستائی شی نظروں سے لاپرواہ و بے نیاز سہ۔۔۔اپنی ٹائی ی ڈھیلی کرتا۔۔۔اوپر کی جانب چل دیا تھا۔۔۔

کرن گاڑی میں پیسنجر سیٹ پر بیٹھی تو سدرہ نے سلام تک نہ کیا۔۔۔

ان بہن بھائیوں کو۔۔۔لگتا ہے ان کی ماں نے سلام کرنا سکھایا ہی نہیں ہے۔۔۔" وہ دل ہی دل سوچ کر۔۔۔سر جھٹکتی۔۔۔اپنا سیل نکال کر۔۔۔اس میں مگن ہو گئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وقاص کام سے فارغ ہو کر۔۔۔اپنے دوستوں میں چلا گیا تھا۔۔۔کافی دنوں سے وہ ملا نہیں تھا ان سے۔۔۔وہاں سے واپسی میں کافی دیر ہو گئی تھی۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہی ہوا تھا کے کرن اسے لاونج میں روتی ہوئی نظر آئی۔۔۔

کرن۔۔۔"بس کرن کے کانوں تک اس آواز کا پہنچنا تھا۔۔۔کے وہ" صوفے سے اٹھ کر بھاگتی ہوئی اس کی جانب آئی۔۔۔

اور اگلے ہی پل۔۔۔وہ اس کے سینے سے آلگی تھی۔۔۔

اس کے کشادہ سینے سے لگ کر۔۔وہ نازک سی لڑکی بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔

اس کے یوں اچانک رونے پر وقاص نے اپنا دل ہلتا محسوس کیا۔۔۔۔

وہ فرحا کے گھر سے واپس آ رہی تھی جب اس کی نگاہ راستے میں کار میں جاتے اپنے والد پر پڑی۔۔۔۔

مگر وہ یہ دیکھ کافی حیران ہوئی کہ وہ اکیلے نہیں تھے ان کے ساتھ ایک عورت اور پیچھے ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی کار میں۔۔۔

یہ کون ہیں ڈیڈ کے ساتھ۔۔۔"اس نے ٹیکسی ڈرائیور سے انصار صاحب" کی گاڑی کا پیچھا کرنے کو کہا۔۔۔۔

گاڑی ایک دو منزلہ بنی بلڈنگ کے آگے جا کر رکی۔۔۔

وہ دو منزلہ بنی بلڈ نگ کرن بغور دیکھنے لگی۔۔۔خاصہ پیسہ لگایا گیا تھا اس پر۔۔۔۔

پاپا۔۔۔ہم اتنی جلدی گھر کیوں آ گئے؟؟ہم تو ائس کریم کھانے جانے والے تھے نا'' ٹیکسی ڈرائیور نے گاڑی ان کی گاڑی سے تھوڑا دور روک دی تھی۔۔۔

وہ پندرہ سولہ سالہ لڑکی انصار صاحب کو پاپا کہہ کر پکار رہی تھی۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔کرن سے رہا نہ گیا اور وہ تیزی سے گاڑی سے اتری۔۔۔۔

اس کی ماں کو مرے دو سال بھی نہیں ہوئے تھے پھر انصار صاحب کی 15 سال کی جوان لڑکی کہاں سے آ گئی؟؟۔۔

ڈ۔ڈیڈ۔۔۔"پہلی بار وہ انصار صاحب کو پکارتے ہوئے بہت ڈر رہی" تھی۔۔۔۔

چاہتی تھی کہ آنکھوں دیکھا جھوٹ نکل آئے۔۔۔

اس کی ٹوٹی و بکھرئی ی آواز سن۔۔۔انصار صاحب چونک کر پیچھے مڑے تھے۔۔۔۔

اگلے ہی پل انہیں اپنی کمر پر پسینے ڈھلتے محسوس ہوئے۔۔۔

کرن؟؟۔۔تم یہاں کیسے؟۔"وہ خاصہ شاکڈ لہجے میں پوچھ رہے" تھے۔۔۔

او۔۔۔تو یہ ہے تمہاری بیٹی۔۔۔ہیلو کرن بیٹا۔۔۔بہت اچھا لگا تم سے مل "
کر۔۔۔میں تو تمہارے والد سے ہمیشہ کہتی تھی کہ مجھے تم سے ملا دیں۔۔۔پر
یہ کبھی مانے ہی نہیں۔۔۔آج دیکھو قسمت نے ہمیں اتفاقی طور پر خود ہی ملا
دیا۔۔۔"شمائلہ خاتون جو دکھنے میں ہیلدی اور خاصا ڈاک میک اپ چہرے پر
لادھے ہوئے تھیں...اس کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر
بولیں۔۔۔

آپ۔۔۔آپ کون؟؟۔۔"بمشکل ہی سوال کر پائی تھی وہ۔۔۔"

میں تمہاری اسٹیپ مام شمائلہ۔۔۔اور یہ تمہاری بہن دعا۔۔۔۔"ان "
کے ادا کیے جملے کرن کے سر پر ایٹم بم کی طرح گرے تھے۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے وہ اپنے باپ کو شکوے سے تکتی رہی۔۔۔۔

اور کب ہوئی آپ کی شادی؟؟۔۔"دل میں ابھی بھی ایک امید کی کرن "
تھی۔۔۔ایک ہلکی سی آس تھی۔۔۔کہ شاید کسی بیوہ سے شادی کرلی ہو اور
یہ شمائلہ کی بیٹی ہو۔۔اس کے باپ نے چیٹ نہ کیا ہو اس کی ماں پر۔۔۔۔

تقریبا 19 سال ہو گئے ہوں گے۔۔۔ہے نا انصار؟؟۔۔"شمائلہ بیگم "
خاصہ مسکراتے ہوئے انصار صاحب کو دیکھ پوچھنے لگیں۔۔۔

انصار صاحب چوٹے سے ہوئے کھڑے تھے۔کاٹو تو جسم سے خون نہ نکلے
کچھ ایسا حال تھا ان کا۔۔۔

کرن کا خوف نہیں تھا انہیں۔۔۔۔انھیں تو خوف تھا مسز وقاص عباسی
سے۔۔اس نام سے جو اس لڑکی کے ساتھ لگتا ہے۔۔۔

تو آپ میری مام کو چیٹ کر رہے تھے۔۔۔" وہ بری طرح ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

پہلے شوہر اور اب باپ۔۔۔یقین کرئے۔۔تو کس پہ کرئے۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے تمہاری ماں جانتی تھی ان سب کے بارے میں۔۔۔" " مری ہوئی تھوڑی واپس آسکتی تھی جو چاہے بول دو۔۔۔۔ مقصود تو صرف کرن کو اپنی سائیڈ رکھنا تھا۔۔۔

نہایت بھرم سے جھوٹ کہا۔۔۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔اگر ایسا کچھ ہوتا تو امی مجھے ضرور ”
بتاتیں۔۔۔شرم آنی چاہیے آپ کو ایک تو چیٹ کرتے ہیں اوپر سے جھوٹ
بول رہے ہیں۔۔۔“ وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پا رہی تھی ان سے
لڑنے سے۔۔۔

مانا دوسری شادی گناہ نہیں۔۔۔ مگر ایک کو جھوپڑی میں رکھنا اور ایک کو
بلڈنگ میں رکھنا۔۔۔یہ گناہ تھا۔۔۔یہ ناانصافی تھی۔۔۔ایک کو گاڑیوں
میں گھمانا اور ایک کو بس کے دھکے کھانے کے لیے چھوڑ دینا۔۔۔یہ نہ انصافی
تھی۔۔ایک کو مرغ مسلم کھلانا اور ایک کو دال کھلانا۔۔۔یہ عدل نہیں تھا
۔۔۔ایک کو بازاروں میں گھمانا اور ایک کو اک اک کپڑے کے لیے ترسا دینا
۔۔۔یہ عدل نہیں۔۔۔دو شادی کرنے کی اجازت ہے مرد کو۔۔۔ مگر عدل
کے ساتھ۔۔۔عدل شرط ہے اور اگر عدل نہیں کر سکتا۔۔۔تو پھر شادی
کرنے کی بھی اجازت نہیں۔۔۔مرد یہ کیوں بھول جاتا ہے۔۔۔

کرن اور اس کی ماں کے لیے انصار صاحب ہمیشہ بہت کنجوس آدمی رہے۔۔۔ہمیشہ پیسہ نہ ہونے کا رونا روتے۔۔۔وہ تو ہمیشہ یہی سوچا کرتی تھی یہ آدمی اتنا پیسہ لے کر جائے گا کہاں۔۔۔

مگر آج سمجھ آگیا تھا۔۔۔ان سے پیسہ بچا بچا کر سارا اپنی دوسری بیوی اور بیٹی پر لگا رہے تھے۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ ٹوٹ کر بکھری یا بکھر کر ٹوٹی۔۔بس اتنا یاد ہے کہ اپنے باپ پر چیخنے کے بعد وہ ایک لمحے وہاں نہ رکی۔۔۔

اس کی ماں بہت بیمار رہا کرتی تھی خاص طور پر پیٹ کے درد میں۔۔۔۔انصار صاحب ہر وقت غربت کا رونا روتے تو وہ بیچاری اپنا علاج گھریلو ٹوٹکوں سے

کر لیتیں۔۔۔جن سے وقتی طور پر تو آرام آجاتا تھا مگر مکمل نہیں۔۔۔۔اور اسی پیٹ درد کی بیماری میں۔۔۔اس کی ماں دنیا سے چل بسی۔۔۔۔

سب ہی جانتے تھے انصار صاحب نے اس کی شادی وقاص سے شوروم کے عوض کی ہے۔۔۔۔جس کی وجہ سے اس کے تمام ہی سسرالی یہاں تک کہ وقاص کے دوست بھی اسے ایک لالچی عورت کی نگاہ سے دیکھتے۔۔۔۔

اسے کبھی وہ عزت واحترام نہ دیا جو عباسی خاندان کی بہو کو ملنا چاہیے تھا۔۔۔

پہلے وہ سوچا کرتی تھی کہ اسی کی بھلائی کے لیے کیا ہو گا یہ سب۔۔۔۔مگر آج جب شائلہ بیگم اور دعا کے ٹھاٹ بھاٹ دیکھے۔۔۔۔ان کے مہنگے کپڑے جیولری گاڑی اور گھر دیکھا۔۔۔تو لگا آج تک خود کو صرف بے وقوف بناتی آئی ہے۔۔۔۔

شادی نہیں کی تھی۔۔۔اس کے باپ نے بیچا تھا اسے۔۔۔۔اپنی دوسری بیوی اور بیٹی کے ٹھاٹ بھاٹ کے لیے۔۔۔۔

اگر وقاص آج اتنا برا سلوک کر رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔اسے لالچی کہہ رہا تھا۔۔۔۔تو اس کی صرف اور صرف وجہ انصار صاحب کا اسے شوروم کے عوض شادی کرنا تھا۔۔۔۔

پورے راستے وہ روتی ہوئی آئی تھی۔۔۔

باپ تو سائبان ہوتا ہے۔۔۔بیٹی کا مان، بھرم اس کا تو کوئی بھائی بھی نہ تھا۔۔ جو تھا بس باپ ہی تھا۔۔۔۔اور آج وہ بھی پرایا لگا۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کے سینے سے لگ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔
پھر یک دم خاموش ہو گئی۔۔خیال جو آ گیا تھا۔۔۔کے جس کے سینے سے لگ کر رو رہی ہے وہ کون سا اچھا ہے؟؟۔۔۔وہ تو خود اسے چیٹ کر رہا ہے۔۔۔۔

اور یہ خیال آتے ہی وہ اس کے سینے سے تیزی سے ہٹی۔۔۔

کیا۔ہوا ہے؟؟۔۔"ابھی وہ کچھ پوچھتا اس سے پہلے ہی کرن اسے کدورت" سے تکتی ہوئی۔۔۔ایک قدم پیچھے ہوئی۔۔۔

اس کا خود سے اچانک دور ہونا وقاص کو شدت سے محسوس ہوا تھا۔۔۔

تم سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہو۔۔۔" وہ دانت پیستی ہوئی کہہ "
کر۔۔۔۔۔۔ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گئی۔۔۔۔

وقاص صرف اسے اوپر جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔

سر۔۔۔۔انصار سر آئے ہیں۔۔۔۔" ابھی وہ اپنی جگہ ہی منجمد کھڑا تھا کہ "
ملازمہ نے آکر تیزی سے کہا۔۔۔۔

اس وقت؟؟۔۔" کافی رات ہو چکی تھی۔۔۔۔انصار صاحب اتنا لیٹ "
نائٹ پہلے کبھی نہیں ائے تھے کرن سے ملنے۔۔۔

انہیں بٹھاؤ میں آتا ہوں۔۔۔" وہ فریش ہونے چلا گیا تھا اوپر۔۔۔۔ "

وہ کمرے میں آیا تو لائٹس اف تھی۔۔۔اور ایک وجود بیڈ پر لیٹا کمبل میں لپٹا ہوا نظر آیا۔۔۔

"تمہارے ڈیڈ آئے ہیں۔۔۔"اپنی کلائی سے گھڑی اتارتے اس نے اطلاع دینے والے انداز میں کہا۔۔۔

مگر کوئی جواب موصول نہ ہوا اور نہ ہی وہ بیڈ سے اٹھی۔۔۔۔

"کیا ہے؟؟۔۔۔"اس نے کرن کے خوبصورت چہرے سے کمبل ہٹا کر لائٹس ان کی۔۔۔کمبل اچانک کھینچنے پر۔۔۔وہ اس پر چیخی تھی۔۔۔۔

"بیہیو یور سیلف۔۔۔آرام سے بات کر سکتے ہیں ہم۔۔۔۔"اس کا یوں چیخنا زہر لگا تھا۔۔مگر پھر بھی دانتوں کو پیستے۔۔۔۔ تحمل سے بات کی۔۔۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی کسی سے۔۔۔پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔" وہ "
غصیلے لہجے میں کہتی۔۔۔واپس کمبل منہ پر اڑ گئی۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔لاپرواہی سے کہتا واش روم "
کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اَلسَلامُ عَلَیکُم بیٹا۔"۔وقاص ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔۔۔تو انصار "
صاحب اور باقی ان کے ساتھ موجود ایک عورت اور ایک لڑکی فوراً ہی اس کی
تعظیم کے طور پر کھڑے ہوئے۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔۔ بیٹھیں۔۔۔" وقاص ان دونوں خواتین کو بغور دیکھتے" ہوئے۔۔ون سیٹ صوفے پر شاہانہ انداز میں بیٹھا۔۔۔

دعا کی تو آنکھیں جگمگا اٹھی تھیں وقاص کو دیکھتے ہی۔۔۔اتنا خوبصورت لڑکا اس نے اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔

اس کا عالی شان مینشن دیکھ۔۔دعا کی رال ٹپکنے لگی۔۔۔دوسری جانب شمائلہ بیگم کا حال بھی زیادہ جدا نہ تھا۔۔۔۔

کرن کہاں ہے؟؟۔۔"انصار صاحب لچکدار انداز میں پوچھنے لگے۔۔۔ "

وہ سو رہی ہے۔۔۔"سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔۔"

وہ۔۔۔دراصل۔۔۔آج اسے میری دوسری شادی کا اچانک پتا چلا" ہے۔۔۔میں اسے بتانے کی کافی وقت سے سوچ رہا تھا۔۔۔مگر ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔"انصار صاحب خاصا شرمندہ لہجے میں بولے۔۔۔مگر یہ شرمندگی صرف دیکھانے کی حد تک تھی۔۔۔۔

ان کی بات سنتے ہی وقاص کو سمجھ آ گیا تھا کرن کیوں اتنا رو رہی ہے۔۔۔۔۔

مگر یہ باپ بیٹی کا آپسی معاملہ تھا۔۔۔وہ کیا کر سکتا تھا ان سب میں۔۔۔

بلکے ان سب کے بعد اگر کرن ان سے دور ہوتی ہے تو یہ اسی کے لیے اچھا تھا۔۔۔کم از کم وہ اب اس کا برین واش نہیں کر سکیں گے۔۔۔

وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ۔۔۔ان کی پوری بات سن کر۔۔۔۔اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔

انصار صاحب کو یقین نہ آیا۔۔۔کہ اتنے بڑے دھماکے کے بعد بھی۔۔۔اس لڑکے کاری ایکشن اتنا ٹھنڈا ہے۔۔۔۔

"میں ان کی وائف ہوں شمائلہ اور یہ میری بیٹی دعا۔۔۔"شمائلہ بیگم مزید خاموش نہ رہ سکیں انہوں نے فوراہی دعا کو وقاص کی نظروں میں لانے کے لیے انٹروڈیوس کروایا۔۔۔

"دوسری وائف کا ٹائٹل استعمال کریں کیونکہ پہلی میری ساس تھیں۔۔۔"انصار صاحب تعجب سے اس کا چہرہ دیکھنے لگے۔۔۔

وہ کرن کی ماں کی سائیڈ لے رہا تھا۔۔۔۔

اس کے بولنے کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ شائلہ بیگم کو اپنی کمر پر پسینے کی بوندیں ڈھلتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔

ان کی پیشانی پر بھی پسینہ ابھر آیا تھا جسے فوراً ہی انہوں نے ٹیشو سے صاف کیا۔۔۔

"انصار صاحب" ہاں۔۔۔وہ ہی۔۔۔مطلب۔۔۔دوسری وائف۔۔۔انہیں اندازہ نہیں تھا کہ وقاص یوں بے دھڑک ٹوک دے گا بغیر کسی لچک کے۔۔

"انصار صاحب" بیٹا۔۔۔کیا تم میری طرف سے کرن کو سمجھا دو گے۔۔۔۔منتی انداز میں بولے۔۔۔

یہ آپ کا فیملی میٹر ہے مجھے اس سے دور رکھیں۔۔۔" وہ سنجیدگی سے کہتا "
کھڑا ہو گیا۔۔۔

اس نے کھانے تک کی نہ پوچھا۔۔۔اور پوچھتا بھی کیوں بھلا۔۔۔۔۔اس کی
بیوی اوپر بیٹھ کر رو رہی تھی۔۔۔اور وہ اسی آدمی کو جس کے سبب وہ زار و
قطار رو رہی ہے۔۔۔ کھانا کھلائے۔۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔

کتنا اکھڑ اور بے مروت داماد ہے تمہارا۔۔۔ جھوٹے منہ کھانے تک ہی نہ "
پوچھا۔۔" شمائلہ بیگم اس کے جاتے ہی منہ بگاڑ کر بولیں۔۔۔

بے مروتی ناراضگی سے بہتر ہے۔۔۔کم از کم ہاتھ نہیں روکے گا اپنا ہم "
پر۔۔۔"انصار صاحب کے نزدیک وقاص عباسی کا ناراض ہو جانا ایسا تھا جیسے
دولت کا ان سے روٹھ جانا اور وہ ایسا کیسے ہونے دے سکتے تھے۔۔۔۔

وہ حسین نوجوان جب واپس کمرے میں آیا۔۔۔تو اسے کمرے کی خاموشی
میں سسکیوں کی آواز سنائی دی۔۔

وقاص جھنجھلا گیا تھا بری طرح۔۔۔۔

اور کتنا رونے والی تھی وہ اپنے باپ کی۔دوسری شادی پر۔۔۔۔۔۔

اتنا تو خون بنتا نہیں ہے جتنا جلا رہی ہے۔۔۔"اس نے زیر لب بڑبڑاتے "
ایل سی ڈی ان کی۔۔۔

دانستہ طور پر مجھ سے دوستی کرو گی فلم لگادی۔۔۔جانتا تھا وہ کرن کو کتنی پسند ہے۔۔۔

ریموٹ لے کر سکون سے بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

بات اگر کاروبار کی ہو تو وہ گرتے ہوئے کاروبار کو بھی آسمان کی اونچائیوں پر پہنچادے۔۔۔مگر جب بات ایموشنز کی آتی ہے تو وہ نل بٹا سناٹا ہے۔۔۔۔

اسے نہیں سمجھ آیا کہ ایک روتی ہوئی لڑکی کو کیسے کمفرٹ دے۔۔۔

اس وجیہہ مرد نے کرن کی پسندیدہ فلم لگادی یہ سوچ۔۔۔کہ اس کا دھیان بٹے اور وہ اٹھ کر اپنا رونا دھونا بھول۔۔۔فلم دیکھنے لگے۔۔۔۔

مگراس کی توقع کے بر عکس۔۔کرن فلم چلتے ہی جز بز ہو کر اٹھ کر بیٹھی۔۔۔اگلے ہی پل۔۔۔اسے کھا جانے والی نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔۔

"یہ آدمی کیا پتھر کا دل لے کر پیدا ہوا ہے۔۔یہاں میں بیٹھ کر رو رہی ہوں اور یہ میرے سر پر فلم چلا رہا ہے۔۔۔"وہ دل ہی دل کڑ کڑاتی۔۔۔اپنا تکیہ اٹھا کر کمرے سے باہر چل دی تھی۔۔۔۔

وقاص نے خاصا جھنجھلا کر ریموٹ سے ایل سی ڈی بند کی۔۔۔۔وہ اپنا سہ منہ لے کر لیٹ گیا تھا۔۔۔

وہ لڑکی باہر بیٹھ کر رو رہی تھی اسے نیند کہاں سے آتی۔۔۔

اور کتنا رونے کا ارادہ ہے اس کا؟؟۔۔۔" وہ ریلنگ پکڑے کھڑا۔۔۔نیچے لاونج میں۔۔صوفے پر لیٹی لڑکی کو روتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان بھرم سے چلتا ہوا نیچے آیا۔۔۔کرن اپنے رونے میں اس قدر مشغول تھی کہ اس نے دیکھا ہی نہیں کہ وقاص اس کے پاس آگیا ہے۔۔۔۔

اچانک اس نے اپنے وجود کو صوفے سے بلند ہوتا محسوس کیا۔۔۔اس نے رونا بھول۔۔۔چونک کر اس نوجوان کی جانب دیکھا۔۔۔۔جو برائڈل اسٹائل میں اسے اپنی باہوں میں بھر چکا تھا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔جاکر فلم دیکھوناں اپنی۔۔۔۔ تمھیں کیا فرق پڑتا ہے میں ”
جیوں یا مرؤں۔۔۔“اس لڑکی کی آنکھیں شدید رونے کے سبب نشیلی نشیلی
سی ہو گئی تھیں۔۔۔۔

اس نے خاصا چوٹ کرنے والے انداز میں وقاص کی آنکھوں میں جھانکتے
ہوئے کہا۔۔۔

اس ہینڈسم لڑکے کو محسوس ہوا کے مزید ان آنکھوں میں دیکھا تو ڈوب
جائے گا۔۔

فرق پڑتا ہے۔۔۔میرا صوفہ بہت ایکسپینسو ہے۔۔۔تم نہایت بد تہذیب ”
وبد سلیقہ عورت ہو۔۔۔بجائے ٹیشو یوز کرنے کے کب سے اپنے ہاتھوں سے

انسو اور ناک پونچھ رہی ہو اور پھر انہی گندے ہاتھوں سے میرے ایکسپینسو
"صوفے کو چھو رہی ہو۔۔۔۔۔

باسٹرڈ" وہ دل ہی دل کڑکڑائی ی۔۔ مگر منہ سے کچھ نہ کہا۔۔۔"

یہ سوچ اسے مزید رونا آیا کہ اس کا تواب دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔

وقاص کو لگا تھا کہ وہ اب لڑے گی مگر وہ تو پھر رونے لگی تھی۔۔

نیچے اتارو مجھے۔۔۔"اس نے روتے ہوئے کہا۔۔۔ "

نہیں۔۔۔۔جب تک تم رونا بند نہیں کرتیں۔۔۔میں تمہیں ایسے ہی لیے"
کھڑا رہوں گا۔۔۔" وہ اس کی جانب دیکھ۔۔۔ سنجیدگی سے بولا۔۔۔

کرن اس کا چہرہ دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔اب یہ کیا بات ہوئی ی بھلا؟۔۔۔

اگر میں پوری رات روتی رہی تو کیا پوری رات لیے کھڑے رہو ''
گے ؟؟۔۔''اس نے روتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بالکل۔۔۔۔میں کھڑا رہوں گا۔۔۔۔''کرن اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔مانا''
اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔۔۔اس کی آنکھیں بے تاثر تھیں۔۔۔۔ مگر الفاظ۔۔
الفاظ تو جیسے جادو بکھیر رہے تھے۔۔۔

کرن خاموش ہو کر اسے بے یقینی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ صرف اسے چپ کرانا چاہتا تھا۔۔۔اگر وہ اس طرح چپ ہو رہی تھی۔۔۔ تو کیا برائی تھی پوری رات اسے لے کر کھڑے رہنے میں۔۔۔

وقاص اسے ٹکٹکی باندھے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اس کی روح کو چھو رہا ہو۔۔۔۔

انسان روتے وقت کوئی کونا ڈھونڈتا ہے جہاں وہ آرام سے رو سکے بیٹھ کر ۔۔تاکہ کوئی اسے دیکھے نا۔۔۔روتے ہوئے اندھیرا پسند ہوتا ہے تاکہ جتنا چاہے جی بھر کر رو لے۔۔۔۔اب ایسے میں کون رو سکتا ہے۔۔۔جسے ایک وجاہت سے مالا مال نوجوان باہوں میں بھر کر کھڑا ہو۔۔۔اور نہ صرف کھڑا ہو بلکہ ٹکٹکی باندھے بس اسے ہی دیکھا چلے جا رہا ہو۔۔۔۔

پلیز نیچے اتارو مجھے۔۔پلیز" وہ منتی انداز میں بولی۔۔۔"

پلیز و قاص۔۔" وہ ابھی بھی اسے بے تاثر چہرے کے ساتھ خاموشی سے "
تک رہا تھا کیونکہ اس کی آنکھیں جھر جھر موتی برسانا بند نہیں کر رہی
تھیں۔۔۔

پلیز۔۔" اس نے بے بسی سے کہتے ہوئے۔۔۔اس کے سینے میں اپنا چہرا "
چھپایا۔۔۔۔

شدید رونے کے سبب اس کی آنکھیں اب جل رہی تھیں۔۔۔وہ آنکھیں
موند گئی۔۔۔

اس لڑکی کو نہیں خبر۔۔۔کب نیند نے اسے اپنی آغوش میں لیا۔۔۔

وہ اسے کچھ دیر بعد۔۔۔اپنے کمرے میں لے آیا۔۔۔۔

اب اس کی سسکیاں بند ہو چکی تھیں۔۔۔۔وقاص نے اسے آہستگی سے بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔اور خود بھی اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا۔۔۔پھر اچھے سے کمبل اپنے اور اس نازک جان کے وجود پر ڈالا۔۔۔۔

گڈ نائی ٹ۔۔۔"اس حسین لڑکی کے کان کے پاس منہ لا کر آہستگی سے" کہتے۔۔۔۔آنکھیں موند لیں۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اس نے یوں ہی بے دلی سے اپنا سیل اٹھایا تھا۔۔

نئے ناول کی ویڈیو پر آنے والی ویوز دیکھ۔۔۔اس کی آنکھیں جگنوں کی طرح جگمگانے لگی تھیں۔۔۔

اسے یقین نہ آیا راتوں رات ایک ملین لوگوں نے اس کا ناول پڑھا ہے۔۔۔

اور لوگ بہت شدت سے اس کی دوسری قسط کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔جس کا اظہار انہوں نے کمنٹ میں کیا تھا۔۔۔

کتنے ہی دنوں بعد اسے کوئی خوشی نصیب ہوئی تھی۔۔۔خوشی کے مارے وہ بیڈ پر اچھلنے لگی۔۔۔

پھر اس نے فوراً ہی دوسرے قسط لکھنا شروع کر دی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

پارٹی میں جانے کے لیے وہ بالکل تیار ہو چکی تھی۔۔۔

وقاص کمرے میں جیسے ہی داخل ہوا اسے دیکھتے ہی اس کی نگاہ ٹھہر گئی۔۔

کالے رنگ کی ساڑھی میں وہ نہایت ہی خوبصورت و نازک سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔

افففف۔۔۔۔ گرمی۔۔۔" وقاص ایک گہرا سانس لے کر۔۔۔اپنے ہاتھ کا" پنکھا چہرے پر کرتا۔۔۔واش روم کی جانب تیزی سے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

کرن الجھ کر اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

کمرا برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔پھر بھی مسٹر وقاص کو گرمی لگ رہی ہے؟؟۔۔ عجیب۔۔۔۔" وہ زیر لب بڑبڑائی۔۔۔۔

"مسٹر وقاص میرا میک اپ خراب ہو جائے گا تھوڑا دور ہو کر بال سکھائیں۔۔۔" وہ نہا کر آتے ہی۔۔۔ٹاول سے بال سکھانے لگا۔۔۔۔

وہ اپنی انگلیاں گھنے سیاہ بالوں میں چلا رہا تھا جس کے سبب پانی کی بوندیں اڑ کر ۔۔۔پاس کھڑی کرن کے چہرے پر آ رہی تھیں۔۔۔۔

کرن جھنجھلا کر بولی۔۔۔

مگر مقابل سن کر بھی۔۔۔اسے نظر انداز کر۔۔۔اپنے بال سکھانے میں مگن رہا۔۔۔۔

کرن نے کانوں میں پہننے کے لیے ٹاپس نکالے اور پہننے لگی۔۔۔
وقاص کوٹ پہنتے ہوئے اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں ہی پارٹی میں جانے کے لیے تیار ہو چکے تھے۔۔۔بس وقاص کے بال بننا باقی تھے۔۔۔

وقاص بال بنانے آئی ینے کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔۔۔تو کرن اسے بے ساختہ ہی دیکھتی چلی گ ئی۔۔

ڈارک بلورنگ کے کوٹ میں اس کا کھلتا چہرہ نہایت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے جیسے اسے رشک آیا ہو۔۔کہ سامنے کھڑا خوبصورت نوجوان اس کا شوہر ہے۔۔۔

کرن۔۔۔میرا بالوں کا اسپرے نہیں مل رہا۔۔۔" وہ ڈریسنگ پر ڈھونڈتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اس کی آواز سنتے ہی وہ حواسوں میں لوٹی تھی۔۔

تمہیں سامنے رکھی چیز بھی کب نظر آتی ہے۔۔یہ تو رہا۔۔۔" وہ اسپرے "
ڈریسنگ میں سجے میک اپ وسامان سے اٹھا کر اس کی جانب بڑھاتے ہوئے
چڑھ کر بولی۔۔۔

لائی ٹ سہ کر دو۔۔۔" وہ ہلکا سہ اس کے آگے سر جھکا کر کھڑا ہوا۔۔۔"

تو کرن نے اپنے دل کو باولوں کی طرح دھڑکتا ہوا پایا۔۔۔

اس نے لائٹ سا اسپرے اس کے بالوں پر کر دیا۔۔۔

"ہو گیا۔۔۔"

ہمم۔۔۔" وہ اثبات میں سر ہلا کر اپنا چہرہ آئینے میں دیکھنے لگا۔۔۔ کرن اس "
کے برابر میں ہی کھڑی تھی۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے۔۔۔ وہ اپنا عکس دیکھنا
بھول۔۔۔ کرن کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جیسے ہی دونوں گاڑی میں بیٹھے وقاص کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

عمر۔۔۔۔ تم کرن کو ہال میں پہنچا دو۔۔۔ مجھے ذرا ضروری کام آ گیا"
ہے۔۔۔۔ میں کچھ دیر بعد جوائنٹ کرتا ہوں۔۔۔۔ تو مجھے لینے آ جانا" اور یہ
کہتے ہوئے گاڑی سے تیزی سے اتر گیا۔۔۔

کرن بوجھل دل کے ساتھ اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔ یہ کوئی پہلی بار نہیں
تھا کہ اسے کوئی کام آ گیا ہو۔۔۔۔ وہ ایسا ہی کرتا تھا ہمیشہ۔۔۔۔

لاسٹ موومنٹ پر غائب ہو جانا۔۔۔

وہ ویسے بھی بہت کم ہی پارٹیز میں جایا کرتی تھی۔۔۔وقاص لے کر ہی نہیں جاتا تھا اور جب جاتا تو اسی طرح لاسٹ موومنٹ پر غائب۔۔

کرن کو محسوس ہوا جیسے وہ شرمندہ ہوتا ہو۔۔۔اسے اپنے ساتھ لے جانے میں۔۔۔۔

اور یہ خیال آتے ہی اسے اپنی ساری تیاری فضول لگی۔۔۔۔دل پر شدید بھاری بوجھ محسوس ہونے لگا۔۔۔۔

وہ چاہے کتنے بھی اچھے کپڑے پہن لے۔۔۔ کتنی بھی مہنگی جیولری پہن لے۔۔۔ کتنا بھی تیار ہو لے۔۔۔ مگر لوگ اسے صرف ایک لالچی باپ کی بیٹی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔۔۔

وہ اپنے ہی خیالوں میں مگن تھی۔۔۔ کہ عمر نے گاڑی روکی۔۔۔ اور تب اس نے دیکھا کہ اسکی گاڑی میں سدرہ آکر بیٹھی۔۔۔۔

سدرہ بلیک رنگ کی میکسی میں ملبوس تھی اس کا میک اپ بھی بہت ڈاک تھا مگر اس پہ اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔ خاص طور پر اس کی پینسل ہیل۔۔ کرن کی توجہ کا مرکز بنی تھی۔۔۔ کرن کی سمجھ نہیں آتا تھا اتنی اونچی ہیل پہن کر یہ لڑکیاں چل کیسے لیتی ہیں۔۔۔۔

سدرہ گاڑی میں بیٹھتے ہی اپنے موبائل میں مگن ہو گئی تھی۔۔۔کرن نے بھی اسے کچھ نہ کہا۔۔وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

دونوں جیسے ہی ہال میں پہنچے۔۔۔سدرہ کو بہت سارے لوگوں نے گھیر لیا کوئی اس کی والدہ کے متعلق پوچھ رہا تھا تو کوئی دادی کے تو کوئی بھائی کے۔۔۔آخر وہ وقاص عباسی کی بہن تھی۔۔۔جبکہ کرن ایک سائیڈ میں کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

سدرہ نے اسے کسی سے انٹروڈیوس کرانے کی زحمت بھی نہ کی۔۔۔۔جبکہ وہ اس کی بھابھی تھی۔۔۔

کچھ لوگ جو کرن کو جانتے تھے بس وہ ہی لوگ اس سے آکر رسمی طور پر ملے۔۔۔۔

وہ ایک سائیڈ میں کھڑی ہو کر۔۔سب کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔

اس کی نگاہیں سدرہ کو ڈھونڈ رہی تھیں مگر وہ اسے پورے ہال میں کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ یہیں سامنے کھڑی تھی۔۔۔پھر کہاں چلی گئی؟۔۔۔"ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ اس کے سیل پر میسج کی بیل رنگ ہوئی۔۔۔

بھابھی پلیز ہیلپ می۔۔۔میں سیکنڈ فلور کے واش روم میں پھنس گئی ''
ہوں۔۔۔۔اوراس کادروازہ نہیں کھل رہا۔۔پلیزاسے آکر کھولیں''وہ میسج
سدرہ کا تھا۔۔۔اسے پڑھتے ہی وہ پریشان ہو کر تیزی سے اوپر کی جانب
دوڑی۔۔۔۔

ساڑھی کی وجہ سے وہ چاہ کر بھی تیز نہیں چل پارہی تھی زیادہ۔۔۔

وہ لیڈیز واش روم میں گئی تو وہاں اسے سدرہ کہیں نظر نہیں آئی ی۔۔۔

اسکیوزمی۔۔۔کیا یہاں کوئی اور واش روم ہے لیڈیز کا؟؟''اس نے جاتے ''
ہوئے ویٹر کو روک کر پوچھا۔۔۔

وہ کارنر میں ہے۔۔۔۔ مگر وہ کافی وقت سے بن پڑا ہے۔۔ وہاں کوئی نہیں جاتا۔۔" ویٹر کی بات سن وہ مزید پریشان ہوئی تھی۔۔۔

ابھی وہ پریشانی کے عالم میں ہی کھڑی تھی کہ دوبارا سدرہ کا میسج آیا۔۔۔

"بھابھی جلدی آئیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ "

وہ ایک سیدھی سادی لڑکی تھی۔۔۔اس نے زیادہ نہ سوچا اور تیزی سے کارنر والے واش روم کی جانب بھاگی تاکہ سدرہ کو باہر نکال سکے۔۔۔

اس نے دروازہ کھولا۔۔۔ تو وہ یوں ہی آرام سے کھل گیا۔۔۔ وہ کھول کر تیزی سے اندر داخل ہوئی ی۔۔۔۔ بس اس کا اندر داخل ہونا تھا۔۔۔ کہ کسی نے اسے پیچھے سے دھکا دیا۔۔ اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔

یہ سب اتنی جلد بازی میں ہوا۔۔۔کے وہ بیچاری دیکھ بھی نہ سکی۔۔۔کے اسے دھکا دیا کس نے ہے۔۔۔

اس اچانک دھکے کے سبب وہ زمین پر منہ کے بل گرئی ی تھی۔۔۔۔اس کا سیل بھی ہاتھ سے گر گیا تھا۔۔۔

جیسے ہی خود کو سنبھالتی ہوئی ی وہ اٹھی۔۔۔اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند پایا۔۔۔۔

وہ لیڈیز واش روم کافی وقت سے بند پڑا تھا۔۔۔جس کے سبب وہ بہت مٹیالا و بدبودار ہو رہا تھا۔۔۔

اس قدر جان لیوا بدبو کے اسے سانس لینا بھی مشکل لگا۔۔۔

اس کی بلیک ساڑھی فرش پر گرنے کے سبب گندی ہو گ ئی تھی۔۔۔

اک منٹ تو اس کا دماغ کام ہی نہ کیا۔۔۔کے اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔

وہ دروازہ زور زور سے بجانے لگی تھی۔۔۔"کھولو۔۔۔پلیز کھولو سدرہ یہ "مذاق کا وقت نہیں ہے۔۔۔۔

اسے سمجھ آ گیا تھا کہ یہ سب سدرہ نے کیا ہے۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔اس نے سدرہ کا کیا بگاڑا تھا؟؟۔۔وہ یہی سوچ الجھی۔۔۔

ابھی وہ دروازہ بجا ہی رہی تھی۔۔۔کہ اسے پیچھے سے چوہا گزرتا ہوا نظر آیا ۔۔۔جس کے بعد وہ خوف کے مارے پاگل ہو کر۔۔۔مزید زور زور سے دروازہ بجانے لگی۔۔۔

اسے چوہوں سے بہت ڈر لگتا تھا۔۔۔

سدرہ پلیز کھولو۔۔۔سدرہ یہ مذاق کا وقت نہیں ہے۔۔۔کھولو ”۔۔۔میرا دم گھٹ رہا ہے یہاں۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔سدرا کھولو۔۔۔“ وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی۔۔۔مگر باہر کوئی بھی نہ تھا ۔۔۔ایک تو وہ واش روم بنا ہوا بھی اتنا کارنر میں تھا کہ وہاں کم ہی لوگوں کا گزر ہوتا۔۔۔

بہت شوق ہے نا اس چڑیل کو میرے بھائی کے کان بھرنے کا۔۔۔اب " بھگتے۔۔۔کوئی نہیں کھولے گا اسے۔۔۔سڑتی رہے گی وہیں۔۔۔"وہ خاصا مسکراتے ہوئے واپس نیچے آئی تھی۔۔۔۔

"کہاں گئی تھیں سدرہ؟۔۔۔ "

اس کی سہیلی نے پوچھا تو وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔"اپنا میک اپ ٹھیک "کرنے۔۔۔

"او۔۔"

دوسری جانب۔۔۔۔

خوف کے مارے اس نازک صفت لڑکی کی جان نکل رہی تھی۔۔۔

پلیز کھولو۔۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔پلیز۔۔۔۔"نہ جانے کتنی دیر وہ" دروازہ بجاتی رہی۔۔ مگر کسی نے نہ کھولا۔۔۔یہاں تک کہ چیختے چیختے اس کا حلق سوکھ گیا تھا۔۔۔

اس کے سیل کی اسکرین بھی ٹوٹ گئی تھی جس کی سبب۔۔۔وہ اب کسی کو کال تک نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

وہ اس قدر خوفزدہ تھی کہ خود میں ہی سمٹ کر۔۔۔دروازے سے ہی لگ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

بدبو اس قدر جان لیوا تھی کہ اس نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔۔

وہ بیسن کی سائیڈ پر بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔مانا اندر والے ٹوائلٹ کے دروازے بند تھے۔۔۔ مگر انہیں نیچے سے چوہوں نے کترا ہوا تھا جس کے سبب وہ باآسانی آنا جانا کر رہے تھے۔۔۔

کافی دیر بعد وہ پھر کھڑی ہو کر چیخنے لگی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔اسے سامنے کھڑکی نظر آئی ی۔۔۔

اپنے وجود میں ہمت جمع کر اس نے ٹوائلٹ کا دروازہ کھولا۔۔۔

ٹوائلٹ سیٹ کو بند کر۔۔۔اس کے اوپر چڑھی۔۔۔۔

کھڑکی جام تھی اسے کھولنے میں مشکل پیش آرہی تھی۔۔۔۔

مگر وہ ہار نہ مانی۔۔۔

اس نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ کھڑکی کھولی۔۔۔اور وہاں سے جھانکنے لگی۔۔۔

یہ اتفاق تھا یا اس کی قسمت وہ نہیں جانتی۔۔۔ مگر اسی لمحے وہاں سے معاویہ گزرتا ہوا نظر آیا۔۔۔

معاویہ۔۔۔۔معاویہ۔۔" وہ زور زور سے اس کا نام پکارنے لگی۔"

وہ کھڑکی باہر کے گارڈن کی جانب کھلتی تھی۔۔۔

وہ گارڈن سے ہوتا ہوا۔ہال میں داخل ہی ہونے لگا تھا کہ اسے اپنا نام پکارتے ہوئے کسی لڑکی کی آواز آنے لگی۔۔۔۔

وہ اس آواز کو پہچانتا تھا۔۔۔۔

اوپر۔۔۔دیکھو۔۔"معاویہ ادھر ادھر دیکھنے لگا تو اس نے فوراہی چیخ کر اپنی" جانب متوجہ کیا۔۔۔

او۔۔۔مس حنا۔۔۔۔"اسے کرن کھڑکی سے جھانکتی ہوئی نظر آگئی" تھی۔۔۔

مجھے یہاں کسی نے بند کر دیا ہے۔۔۔پلیز مجھے یہاں سے نکالیں۔۔"اس "
کی بات سنتے ہی معاویہ کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔

"کہاں بند کر دیا ہے؟؟۔۔"

سیکنڈ فلور والے کارنر کے واش روم میں۔۔۔"اس کے بات سنتے ہی "
معاویہ بھاگتے ہوئے ہال میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

سدرہ کی آنکھیں معاویہ کو دیکھتے ہی چمکی تھیں۔۔۔

ابھی وہ اس کے راستے میں آتی۔۔اس سے پہلے ہی وہ بھاگتے ہوئے اوپر کی
جانب بڑھ گیا۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں مس حنا۔۔۔"کرن ٹوائلٹ سیٹ سے اتر کر دروازے" کے پاس آکر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

باہر سے کنڈی لگی ہوئی تھی۔۔۔۔معاویہ نے کنڈی کھول کر دروازہ کھولا۔۔۔۔تو کرن فوراہی باہر نکلی۔۔۔

وہ اجنبی لڑکا بہت فکر مند دکھائی دیا تھا کرن کو اپنے لیے۔۔۔۔

اس کی فکر اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔۔۔

کبھی کبھار ہم اتنے تنہا ہوتے ہیں۔۔۔اتنے تکلیف میں۔۔۔کہ کوئی ذرا سی بھی ہمارے لیے اپنی فکر جھلکائی ے۔۔تو ہمارا دل فوراہی اس کے لیے موم ہو جاتا ہے۔۔۔

ہاں۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

وہ خاصہ مشکور نظروں سے معاویہ کو تک رہی تھی۔۔۔

آپ کے کپڑے خراب ہو گئے ہیں۔۔۔"اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔۔"
تب جا کے کرن کی توجہ اپنے کپڑوں کی جانب گئی۔۔۔۔ورنہ اس کا دماغ تو
چوہوں کے خوف سے ہی مفلوج ہو گیا تھا۔۔۔

او۔۔۔نو۔۔اب میں کیا کروں؟۔۔۔"وہ پریشان ہو کر بولی۔۔۔"

فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔اوپر میرا کمرہ بک ہے ایک۔۔۔ "
آپ اوپر فلور پہ چلی جائیں۔۔۔۔میں آپ کے لیے ایک سوٹ اونلائن

آوڈر کر دیتا ہوں۔۔۔" معاویہ کی بات سن۔۔۔الجھن میں پڑی۔۔۔۔ سمجھ نہیں آیا مدد لے یا نہیں۔۔۔ مگر اس حالت میں وہ نیچے بھی تو نہیں جا سکتی تھی۔۔۔۔

موبائل کی اسکرین بھی ٹوٹ گئی تھی اس کی۔۔اوپر سے وہ یہ بھی نہیں جانتی کہ وقاص پارٹی میں ابھی تک آیا بھی ہے یا نہیں۔۔۔

اور سدرہ جیسی ڈائی ن سے وہ کسی قسم کی کوئی مدد کی توقع نہیں رکھتی تھی۔۔۔

"اوکے۔۔۔شکریہ۔۔۔میں بعد میں آپ کو پیسے واپس کر دوں گی۔۔"

ضرورت نہیں ہے اس کی۔۔آپ مجھے اپنا فرینڈ سمجھ سکتی ہیں۔۔۔اور ”
فرینڈز میں تو تحفوں کا لین دین چلتا ہے۔۔۔۔“ معاویہ مسکرا کر بولا اس کی
مسکراہٹ بہت ہی دل فریب تھی اس لمحے۔۔۔وہ بہت خوش نظر آرہا
تھا۔۔۔

اس کا لب و لہجہ بہت میٹھا تھا۔۔۔۔کرن کو یاد نہیں پڑتا۔۔۔کہ اس سے کبھی
کسی نے اتنی محبت سے بات کی ہو۔۔۔

شکریہ۔۔۔“ وہ فقط اتنا ہی کہ سکی۔۔۔۔”

معاویہ اس کا زندگی کا پہلا میل فرینڈ تھا۔۔۔

اسے جب بھی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔۔معاویہ وہاں آ ہی جاتا ہے۔۔۔وہ بے اختیار یہ سوچنے لگی تھی۔۔۔

وہ کرن کے ساتھ اوپر نہیں گیا صرف اسے چابی پکڑا دی اپنے روم کی۔۔۔

اس نے سوچا حنا انکمفرٹیبل ہو جائے گی اگر وہ اس کے ساتھ گیا تو۔۔۔

آدھا گھنٹہ لگا۔۔اس کا ان لائن آرڈر آنے میں۔۔۔اتنی دیر کرن اس کے کمرے میں بیٹھی رہی لیکن اس نے کمرہ اندر سے لاک کر لیا تھا۔۔۔اس لیے وہ خاصہ مطمئن تھی۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد جا کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔اس نے دروازہ کھولا۔۔۔تو معاویہ نے ہاتھ بڑھا کر اسے شاپنگ بیگ پکڑا دیا۔۔۔اور خود وہاں سے چپ چاپ چلا گیا۔۔۔

شاپنگ بیگ سے نہایت خوبصورت سفید رنگ کی فراک نکلی تھی۔۔۔۔

اس نے اندازہ لگایا کہ معاویہ کی پسند اسی کی طرح بہت سادہ سی ہے۔۔۔۔

وقاص جب ہال میں داخل ہوا تو اسے سدرہ تو نظر آ رہی تھی۔۔۔مگر کرن کہیں نظر نہ آئی ی۔۔۔

وقاص کے آتے ہی لوگ اس سے تیزی سے ملنے کے لیے آگے بڑھے تھے۔۔۔کافی دیر تک تو وہ لوگوں سے ملنے میں ہی لگا رہا لیکن اس کی آنکھیں۔۔۔وہ متلاشی تھیں۔۔۔۔

"سدرہ کرن کہاں ہے؟؟۔۔"وہ خوبرو نوجوان سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"بھائی ی۔۔۔شاید واش روم گئی ہوں گی۔۔مجھے نہیں پتہ۔۔میں تو اپنی سہیلیوں سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔میں نے انہیں نہیں دیکھا۔۔۔"مانا وہ گھبرا رہی تھی کہ کہیں وقاص پکڑ نہ لے۔۔۔لیکن پھر بھی نہایت ڈھٹائی سے جھوٹ بولا۔۔۔

وہ یہ دیکھ کافی خوش ہوئی کہ وقاص اس کے جھوٹ پر اعتبار کر گیا ہے۔۔۔

وقاص وہیں کھڑے ہو کر کرن کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

ابھی وہ انتظار کر ہی رہا تھا کہ اسے گروپ میں میسج موصول ہوا معاویہ کا۔۔۔

"گائز میری اور حنا کی آج دوستی ہو گئی ہے" معاویہ کے میسج پر۔۔۔ تیزی سے ابوذر کا ریپلائی آیا "بہت بہت مبارک ہو بروں۔۔۔ تو آخر کار تجھے تیرے خوابوں کی رانی مل ہی گئی۔۔۔"

"بالکل۔۔۔ میں پارٹی میں ہی آ رہا ہوں اسے لے کر۔۔۔ پھر تم لوگوں کو اس سے ملواتا ہوں۔۔۔ دیکھنا تم لوگ بھی شاکڈ ہو جاؤ گے۔۔۔ اتنی خوبصورت ہے وہ۔۔۔" معاویہ کا میسج پڑھتے ہی۔۔

۔وقاص نے تیزی سے لکھا"نیا نیا عشق ہے فقط اس لیے وہ اتنی خوبصورت لگ رہی ہے تمہیں۔۔"

نہیں۔۔۔وہ واقعی بہت خوبصورت ہے۔۔۔"معاویہ نے تیزی سے " اس کی بات کر رد کیا تھا۔۔۔

چل ٹھیک ہے۔۔تو جلدی سے اپنی گرل فرینڈ کو نیچے لے آ۔۔۔ہم بینڈ " باجا لے کر تیار ہو جاتے ہیں۔۔۔"ابوذر نے مسکراتے ہوئے لکھا۔۔۔

ابوذر میں پہلے ہی بتا رہا ہوں۔۔کوئی فالتو بات کی نا اس کے سامنے " ۔۔۔میں تجھے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔"معاویہ اس کی نیچر کو بخوبی جانتا تھا ۔۔۔اس لیے پہلے ہی اسے تنبیہہ کیا۔۔۔۔

ہاں ہاں کچھ نہیں کہوں گا تیری گرل فرینڈ کے سامنے۔۔۔بس تیری "
جھوٹی تعریفیں کروں گا اور بڑائیاں بیان کروں گا۔۔۔ٹھیک ہے اب۔۔۔۔
اب آ بھی جا۔۔۔۔مجھے بڑا تجسس ہے تیری پسند کو دیکھنے کا۔۔۔۔"یہ تجسس
صرف ابوذر کو نہیں وقاص کو بھی تھا۔۔۔۔

گرل فرینڈ نہیں ہے وہ ابھی میری۔۔۔صرف فرینڈ ہے۔۔۔"معاویہ "
نے فوراً جتاتے ہوئے لکھا۔۔۔

تو جلدی بن جائے گی کیا ٹینشن ہے۔۔۔بس مہنگے مہنگے گفٹ دیتا "
رہے۔۔"وقاص نے تیزی سے لکھا۔۔۔

چلو۔۔۔میں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔وہ آگ ئی ہے کمرے سے"
"باہر۔۔۔

وہ تمھارے کمرے میں تھی؟؟۔۔"ابوذر نے فوراپوچھا۔۔۔"

ہاں۔۔۔اس کے کپڑے خراب ہوگ ئی ے تھے۔۔۔پوری کہانی بعد" میں تحمل سے سناؤں گا۔۔۔ابھی جاتاہوں۔۔۔نیچے ملتے ہیں"معاویہ نے میسج سینڈ کر کے۔۔۔ سیل تیزی سے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا تھا۔۔۔

واو۔۔۔تو بات کمروں تک پہنچ گئی ہے"ابوذر نے فوراہی لکھا تھا۔۔۔"

شرٹ۔اپ۔۔۔۔وہ کہہ رہاہے ناں۔۔حنا کے کپڑے خراب ہوگئے" "تھے۔۔

یہ سب بہانے ہوتے ہیں لڑکیوں کے۔امیر لڑکوں کے قریب آنے" کے۔۔۔"ابھی وہ جواب دیتا۔۔۔کے اچانک اسے یاد آیا کہ کرن ابھی تک واش روم سے نہیں آئی ہے۔۔۔

اس نے فوراہی کرن کے نمبر پر کال کی۔۔۔

مگر سیل سوئچ اف جارہا تھا۔۔۔۔

وہ پریشان ہو کر واپس سدرہ کی جانب بڑھا۔۔۔

کرن کہاں ہے؟؟۔۔سدرہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ باتوں میں مشغول " تھی۔۔۔کہ وقاص نے اس کا بازو پکڑ کر اسے سائیڈ میں کھینچا۔۔

مجھے نہیں پتہ بھائی۔۔۔آپ فون کر کے پوچھ لیں۔۔۔" وہ ڈر گئی تھی۔۔۔فوراہی معصومیت چہرے پر سجائے۔۔۔ جھنجھلا کر بولی۔۔۔

سدرہ کو یقین تھا کہ جتنی پھرتی سے اس نے دھکا دیا تھا۔۔۔کرن اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی ہو گی۔۔۔۔

سارا مسئلہ یہی تو ہے کہ اس کا فون سوئچ اف جا رہا ہے۔۔" وہ پریشان ہو کر گویا ہوا۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

وہ سفید رنگ کی فراک میں باربی ڈال لگ رہی تھی۔۔۔۔

کرن اس قدر خوبصورت اور پتلی دبلی تھی کہ اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک شادی شدہ عورت ہے۔۔۔

رونے کے سبب اس کا میک اپ خراب ہو گیا تھا اس لیے کرن نے اپنا چہرہ دھو لیا۔۔۔ جس کی وجہ سے اب اس کا چہرہ بہت نیچرل اور خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

وہ سادگی میں زیادہ خوبصورت لگتی ہے یہ بات معاویہ دل ہی دل سوچ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

"بہت بہت شکریہ آپ کا مدد کرنے کے لیے اور اس سے پہلے بھی جو آپ نے میری مدد کی اس کے لیے بھی۔۔۔ اور سوری۔۔ اس دن میں بہت

اداس تھی تو میں نے اچھا سلوک نہیں کیا تھا آپ کے ساتھ۔۔۔مجھے اس کا بہت دکھ ہے۔۔۔ہوپ یو ڈونٹ مائنڈ'' وہ خوبصورت حور نما لڑکی نظر جھکائے۔۔۔شرمندگی سے بولی۔۔۔۔

معاویہ تو صرف اس لمحے اس لڑکی کی جھکی آنکھیں دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی گھنی پلکیں۔۔۔اس کا خوبصورت چہرہ۔۔۔۔اس کے سرخ ہونٹ۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔۔میں نے برا نہیں مانا تھا۔۔۔اور رہی شکریہ کی بات۔۔۔'' تو آپ مجھے کسی دن ڈنر پر بلا لیجیے گا میں خوشی خوشی آجاؤں گا۔۔۔۔''اس کی بات سن۔۔۔۔کرن اپنی شرمندگی بھول۔۔۔بے اختیار ہی مسکرا دی تھی۔۔۔۔

''ضرور۔۔۔۔۔بس آپ مجھے بتا دیں آپ کب فری ہوں گے۔۔۔''

میں بالکل فری بندہ ہوں۔۔۔"وہ خاصہ مضحکہ خیز انداز میں بولا۔۔۔۔ "

مزاق کر رہا تھا۔۔۔۔کچھ کیسز پہ کام کر رہا ہوں ان سے فری ہوتے ہی" میں آپ کو بتا دوں گا۔۔"اگلے ہی لمحے وہ سنجیدگی سے بولا تو کرن حیرت سے اس کا چہرہ تکنے لگی۔۔۔

"آپ واقعی وکیل ہیں؟؟۔۔۔۔ "

"ہاں چھوٹا موٹا سا۔۔۔ "

اور میں سمجھی اس دن آپ اس عورت سے جھوٹ بول رہے تھے مجھے" بچانے کے لیے"کرن تیزی سے گویا ہوئی۔۔۔۔

آپ تو انجینیئر تھے نا پھر وکیل؟؟۔۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔ "

انجینئرنگ کی پڑھائی کی تھی میں نے مگر پھر آگے جا کر میرا انٹرسٹ اس " میں ختم ہو گیا۔۔۔تو میں نے اپنے برائٹ فیوچر کے لیے بڑا سہ یوٹرن مارا اور اس فیلڈ میں چلا آیا جس میں مجھے انٹرسٹ تھا۔۔۔اب میں ایک چھوٹا موٹا سہ وکیل ہوں۔۔۔۔فارغ وقت میں انجینئرنگ کے کورسز کیے ہیں۔۔۔تو چھوٹے موٹے کام کر لیتا ہوں۔۔۔۔"اس نے خاصا لاپرواہی سے بتایا تھا۔۔۔

جسے سن کر ن کو واقعی محسوس ہوا جیسے وہ کوئی معمولی سہ وکیل ہے۔۔۔

"او۔۔۔۔اور میری ایپ کا کیا ہوا؟؟۔۔"

بس کچھ کام اور رہ گئے ہیں اس میں۔۔۔" وہ اپنی گردن کی پشت پر کھجاتے "
سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

چلیں۔۔۔" کرن نے کہا۔۔۔ تو وہ فوراً اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔ "
کرن کے لیے راستہ ہموار کرنے لگا۔۔۔

لیڈیز فرسٹ۔۔۔" وہ عورتوں کو عزت دینے والا مرد تھا اور یہ بات اس "
کی ہر ادا بتاتی تھی۔۔۔۔

کرن کو یاد نہیں پڑتا۔۔۔ کہ اسے کبھی کسی نے اتنی عزت دی ہو۔۔۔ جتنی وہ
دے رہا تھا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھی۔۔۔

دونوں نیچے ایک ساتھ ہی آئے تھے۔۔۔

وقاص دروازے کے پاس کھڑا۔۔۔بار بار کرن کہ سیل پر کال کر رہا تھا۔۔۔
پھر اس نے سوچا کہ اوپر لیڈیز واش روم میں خود جا کر دیکھے۔۔۔

ابھی وہ یہی سوچ کے اپنی پیشانی مسل رہا تھا کہ اس کے کندھے پر ابوذر نے ہاتھ رکھا۔۔۔

اوئے۔۔۔چل جلدی۔۔۔۔معاویہ آگیا ہے۔۔۔۔"ابوذر نے اس" کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔اسے کھینچا تھا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔"ابھی وہ احتجاج کر پاتا اس سے پہلے ہی ابوذر اسے معاویہ"
کے پاس کھینچ لایا تھا۔۔۔

حنا میٹ مائے فرینڈز۔۔۔۔۔۔"کرن دیوار پر لگی پینٹنگ کی جانب دیکھ"
رہی تھی۔۔۔کہ اچانک اسے اپنے پیچھے سے معاویہ کی آواز آئی ی۔۔۔

جیسے ہی وہ پلٹی۔۔۔اس کے سامنے وقاص ابوذر و معاویہ کھڑے تھے۔۔۔۔

ابوذر وو قاص"وقاص کی نگاہ سیڑھیوں کی جانب جمی تھی۔۔۔۔۔جب"
تک معاویہ نے اس کا نام نہ لیا۔۔۔۔اس نے حنا کو دیکھنے کے لیے جیسے ہی
اپنی توجہ اس سفید فراک میں ملبوس لڑکی کی جانب کی۔۔اس کی آنکھیں
مارے شاکڈ کے پھیلیں۔۔۔

ابوذر کو تو بے اختیار ہی دھانس لگ گئی تھی۔۔۔

دوسری جانب کرن کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں تھیں۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ معاویہ جیسا نرم مزاج شخص وقاص جیسے مغرور انسان کا دوست نکل کر آئے گا۔۔۔۔

حنا؟؟۔۔۔" وقاص نے دانت پیستے۔۔۔ عجیب سے انداز میں اس کا نام" دوہرایا۔۔۔۔

کرن کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔

وہ ایک عجیب سی سچویشن میں خود کو پھنسا ہوا پا رہی تھی۔۔

"وقاص ہمارے گروپ میں واحد شادی شدہ ہے۔۔۔۔باقی انا میں اور ابوذر سنگل ہیں۔۔۔۔۔۔ویسے وقاص بھابھی کہاں ہیں؟؟۔۔۔"معاویہ کے جملے سنتے ہی وقاص کا پارہ ہائی ہوا۔۔۔

ابوذر کو ارد گرد کا ماحول سانس لینے کے لیے دشوار ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔"اس خوبرو نوجوان نے یہ کہتے ہوئے ہلکی سی اپنی گردن موڑ کر ہونٹ چبائے تھے۔۔۔

"چلو تو مس حنا سے پوچھ لیتے ہیں کیا وہ فری ہیں میری وائف کی ڈیوٹی نبھانے کے لیے؟؟۔۔"اگلے ہی پل اس نے بغیر کسی کا لحاظ رکھے۔۔کرن کا بازو پکڑ کر اپنی جانب زور سے کھینچا۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔وہ بے جان گڑیا کی مانند اس کے کشادہ سینے سے آ لگی تھی۔۔۔۔

اس کے ہونٹ وقاص کے کوٹ سے مس ہوئے تھے۔۔ بمشکل ہی اپنی نظر اٹھائی۔۔۔تو وقاص اسے کھا جانے والی نگاہ سے تکتے۔۔۔۔نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کا لہجہ جتنا نرم تھا آنکھیں اتنی ہی آگ بگولہ۔۔۔۔

"وقاص یہ کیا بدتمیزی ہے؟؟؟۔"معاویہ بہت نرم مزاج شخص تھا اسے غصہ بہت کم ہی آیا کرتا۔۔۔مگر بات حنا کی تھی۔۔۔اس لڑکی کی جو اسے بہت پسند تھی۔۔۔جس کے لیے وہ اسپیشل فیلنگس رکھتا تھا۔۔

اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔۔

وہ خود کو روک نہ سکا۔۔۔اگلے ہی پل وہ برہمی سے کہتا۔۔۔آگے بڑھا۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔۔معاویہ مجھے لگتا ہے تمہیں ٹھیک طرح لوگوں سے
انٹروڈیوس کرانے کی سخت ضرورت ہے اس وقت۔۔۔۔ان سے
ملو۔۔۔۔یہ ہیں کرن۔۔۔۔وقاص کی وائف۔۔مطلب مسز
وقاص۔۔۔۔"ابوذر فوراہی بیچ میں آیا تھا۔۔۔اس نے معاویہ کو کرن سے
ٹھیک طرح انٹروڈیوس کروایا۔۔۔

"وقاص کی۔۔۔کی وائف؟؟؟۔۔"معاویہ مارے حیرت و بے یقینی کے
۔۔۔ایک دو ثانیوں تک تو کرن کو ہی تکتا رہا۔۔۔۔

ابوذر نے جیسے اس کے سر پر ایٹم بم پھوڑا ہو۔۔۔

سالوں سے تو تم کرن ہو۔۔۔یہ حنا کب بنیں؟؟۔۔"وقاص کرن کا بازو" جھنجھوڑ کر طیش کے عالم میں۔۔۔دبی دبی غراہٹ کے ساتھ پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

کرن بہت شرمندہ سی ہو گئی تھی اسے لگا جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔۔جبکہ اس بیچاری نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔۔۔لیکن سچویشن بہت عجیب تھی۔۔۔۔

وہ وقاص کو کیسے بتاتی کہ حنا اس کا قلمی نام ہے۔۔۔۔اور وہ ایک معمولی فیس بک رائٹر ہے۔۔۔۔وقاص اسے ویسے بھی بہت کمتری کی نگاہ سے دیکھتا تھا

۔۔۔یہ جاننے کے بعد تو وہ مزید اسے یوس لیس سمجھے گا۔۔۔یہ سوچ۔۔۔وہ بتانے کی ہمت نہ کر سکی۔۔

آج کے زمانے میں صرف پیسوں کی ویلیو ہے پیشے کی نہیں۔۔۔۔جیسے رائٹر۔۔۔پہلے یہ پیشہ بہت معزز سمجھا جاتا تھا۔۔۔۔بہت برتری کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔۔۔ مگر آج۔۔۔اگر آپ کسی کو بتاؤ کہ آپ رائٹر ہو تو سب سے پہلا سوال آپ سے یہی کرتا ہے کتنا کماتے ہو؟؟۔۔۔۔اگر آپ جواب میں کہہ دو۔۔۔ کہ ایک دو لاکھ روپے۔۔۔تب تو وہ آپ کو رشک بھری نگاہ سے دیکھے گا۔۔۔ لیکن اگر آپ کہو۔۔۔ایک روپیہ بھی نہیں۔۔۔۔تو مقابل کی جانب سے چھوٹ جواب ملے گا۔۔۔پھر کیوں اپنا دماغ و آنکھیں کھپا رہے ہو لکھ لکھ کر۔۔۔۔

جیسے آپ کا لکھنا ایک عبث و فضول چیز ہے۔۔۔۔

اور ایس آر ائٹر کرن صرف تیس چالیس ہزار روپے ہی کماتی تھی۔۔۔اتنی کمائی تو وقاص ایک ٹپ میں ہی دے دے۔۔۔۔

وہ واقف تھی۔۔۔اگر وہ اسے بتائے گی۔۔۔تو وہ بہت ڈی۔ گریڈ کرے گا اسے۔۔۔

پھر معاویہ کو اپنا نام بتاتے وقت اس نے کب سوچا تھا۔۔۔کہ وہ اس سے دوبارہ بھی ملے گی اور معاویہ وقاص کا دوست نکل آئے گا۔۔۔

معاویہ اس لمحے اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا۔۔۔۔یہ خیال اسے مزید شرمندہ سہ کر رہا تھا۔۔۔

کرن کی غلطی نہیں ہے۔۔۔انہوں نے اپنا نام مجھے نہیں بتایا تھا۔۔۔مجھے "
لگا کہ ان کا نام حنا ہے۔۔۔۔"معاویہ نظر جھکائے کہ رہا تھا۔۔۔کرن حیرت
سے اس کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔

وہ ساری غلطی اپنے سر لے گیا تھا۔۔۔

معاویہ کا کرن کے لیے بولنا وقاص کو آنکمفرٹیبل کر گیا۔۔۔
اس نے تو کبھی خیالوں میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔کہ معاویہ کی پسند اس کی
بیوی نکل کر آئے گی۔۔۔

معاویہ اور وقاص کے درمیان مانو کوئی دیوار حائل ہو گئی ہو۔۔۔جسے وہ
دونوں ہی محسوس کر رہے تھے۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔سوری آنے میں لیٹ ہو گئی تھوڑا۔۔۔"اناخاصہ مسکراتے" ہوئے آکر بولی تھی۔۔۔

انانے محسوس کیا۔۔۔ماحول خاصہ اکورڈ ہے۔۔۔جیسے کچھ ہوا ہو۔۔۔

معاویہ عجیب سی کیفیت میں گرفتار تھا۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار اسے کوئی لڑکی اتنی پسند آئی تھی۔۔۔۔مگر وہ اس کے دوست کی بیوی نکلی۔۔۔ساری سچویشن میں جو سب سے عجیب بات تھی ۔۔۔وہ تھی وقاص کو اس کی پسند کا علم ہونا۔۔

اسے اپنے سینے پر شدید بوجھ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا۔۔۔وہ فوراہی وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔۔ابوذر بھی اس کے ساتھ تیزی سے جانے لگا۔۔۔۔

ہیلو مسز وقاص۔۔۔۔سوری میں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا۔"اناان کے" جاتے ہی کرن کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔

اس نے دیکھا وہ خوبرو نوجوان کرن کا بازو مضبوطی سے پکڑے کھڑا ہے۔۔۔ حتی کہ وہ اپنی بیوی میں اس قدر محو ہے۔۔کہ اسے دیکھ کر بھی اَندیکھا کر گیا ہے۔۔۔ جیسے وہ سامنے کھڑی ہی نہ ہو۔۔۔انا کے سینے میں آگ لگی تھی وقاص کے یوں اگنور کرنے پر۔۔۔

ابھی کرن کوئی ی جواب دیتی۔۔۔اس سے پہلے ہی وہ وجیہہ مرد اسے کھینچتا ہوا وہاں سے لے گیا۔۔۔۔

وقاص ایسے مت کرؤ۔۔۔لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔" وہ سرخ انگارے" ہوتا نوجوان۔۔ جس طرح اسے کھینچتا ہوا لے کے جا رہا تھا۔۔۔سب انہی کی جانب دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔کرن خاصہ شرمندہ ہو کر منتی لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

مگر وہ کہاں سننے والا تھا۔۔۔

عمر نے انھیں پارٹی سے جلدی واپس آتا دیکھ۔۔۔فوراہی پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھولا۔۔

وقاص اس قدر غصے میں تھا کہ اسے سدرہ کا خیال ہی نہ رہا۔۔۔

گاڑی میں مکمل خاموشی طاری تھی۔۔۔ مگر وہ خوبصورت لڑکی جانتی تھی۔۔۔ یہ صرف طوفان سے پہلے کی خاموشی ہے۔۔۔

وقاص کے دماغ میں معاویہ کی تعریفی جملے گھوم رہے تھے۔۔۔ خاص طور پر اس کی لمبی انگلیوں کی۔۔۔ کی گئی تعریف۔۔۔

اس نے فوراً ہی اس کی انگلیوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو لرزتی ہوئی کبھی اس کی زلفوں میں الجھتیں۔۔۔ تو کبھی اس کی فراک میں۔۔۔۔۔۔

کرن کی لرزتی انگلیاں۔۔۔ اس کے خوف کا پتہ دے رہی تھیں اسے۔۔۔

اس نے گہرا سانس لیا۔۔۔جیسے اپنا غصہ پینے کی کوشش کی ہو۔۔۔

موبائل سوئی چ اف کیوں آرہا تھا تمہارا؟؟۔۔"اس کی جانب متوجہ ہو کر" ۔۔سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔

ٹوٹ گیا ہے۔۔۔"اسے بہت برا لگا تھا وقاص کا اسے لوگوں کے سامنے" یوں کھینچ کر لانا۔۔۔۔

تو کیا ہو گیا کہ اگر اس نے معاویہ سے دوستی کر لی اور اسے اپنا نام حنا بتا دیا۔۔۔کیا اس کی فی۔ میل فرینڈز نہیں تھیں؟؟۔۔۔کیا انا اس کی دوست نہیں تھی۔۔۔او۔۔۔دوست کہنا تو دوستی کو شرمندہ کرنے جیسا ہے۔۔۔وہ چیٹ کر رہا ہے اس کے ساتھ مل کر۔۔۔اس نے تو کسی محفل میں جا کر اس کا ہاتھ پکڑ کے نہیں کھینچا۔۔۔۔اسے تماشہ نہیں بنایا۔۔۔پھر وہ کیسے کر سکتا تھا

اس کے ساتھ ایسا؟؟۔۔۔اگر وہ عورت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی کوئی عزت نہیں؟؟۔۔۔۔یہ سوچ کر۔۔۔۔غصے کی شدت سے اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔

اس نے دانت پیستے ہوئے جواب دیا۔۔۔

اس کی انگلیوں کے لرزنے کو وقاص نے خوف سے تعبیر کیا۔۔۔جبکہ وہ غصے کی شدت سے لرز رہی تھی۔۔۔

وہ جتنا سوچ رہی تھی اِس بارے میں۔۔۔اسے اتنا ہی غصہ آ رہا تھا اب۔۔۔۔

کیسے؟؟۔۔۔"وہ ابرو اچکا کر۔۔۔۔تفتیشی انداز میں۔۔۔"

مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو؟؟۔۔جا کر اپنی لاڈلی بہن سے پوچھو نا کہ میرا "
موبائل کیسے ٹوٹا؟؟۔۔۔"وہ خاصہ جز بز ہو کر بولی۔۔۔

سدرہ؟؟۔۔"وہ الجھا۔۔۔۔"

اگر میں کہوں کہ تمہاری لاڈلی بہن نے مجھے واش روم میں دھکا دے کر "
بند کر دیا تھا۔۔۔وہاں چوہے تھے جنھیں دیکھ میں خوفزدہ ہو کر پاگلوں کی
طرح چیخ رہی تھی میرے سارے کپڑے خراب ہو گئے تھے مٹی کے
سبب۔۔۔میں پاگل ہوئے جا رہی تھی۔میں بار بار دروازہ بجا رہی تھی لیکن
کوئی کھولنے نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔تو کیا تم میرا یقین کرو گے؟؟۔۔۔"کرن
روہانسہ ہو کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

نہیں چاہتی تھی کہ اس کے سامنے روئے۔۔۔ مگر پھر بھی آنکھوں میں آنسو آہی گئے تھے۔۔۔

عمران دونوں میاں بیوی کی ساری باتیں سن رہا تھا۔۔۔

معاویہ نے بتایا تھا کہ حنا کے کپڑے خراب ہو گئے ہیں۔۔۔ مگر یہ نہیں بتایا تھا کہ کس طرح۔۔۔۔

سدرہ انا پرست ہے خود سر ہے تھوڑی بد تمیز ہے۔۔۔ مگر یہ کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ کے وہ اپنی بھابھی کے ساتھ اس قدر اونچی حرکت کر جائے گی

۔۔۔۔

ابھی اس نوجوان نے منہ کھولا ہی تھا بولنے کے لیے۔۔۔کہ کرن تیزی سے بولی۔۔ ”نہیں ناں۔۔۔ نہیں یقین کروگے نا تم۔۔۔۔پھر یہ سب پوچھنے کا کیا فائدہ۔۔۔“

وہ اس قدر جھنجھلا کر بولی۔۔۔کہ وقاص اس کا چہرہ دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

عمر۔۔۔گاڑی روکو مجھے اترنا ہے۔۔۔“وہ برہمی سے بولی۔۔۔”

عمر وقاص کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

وقاص نے کوئی اشارہ نہ دیا تو وہ خاموشی سے گاڑی چلاتا رہا۔۔۔جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو۔۔۔

عمر۔۔۔میں نے کہا گاڑی روکو۔۔۔"اس بار وہ خاصہ جھنجھلائے ہوئے" لہجے میں۔۔۔حلق کے بل چیخی تھی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اس نے ڈور کھولنے کی خود بھی کوشش کی۔۔۔

میم یہ علاقہ لڑکیوں کے لیے سیف نہیں۔۔میں گاڑی آگے روک دوں" گا آپ وہاں اتر جایئے گا۔۔۔"عمر خاصہ نرمی سے سمجھانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

اوواقعی؟؟۔۔۔اس دن مجھے گاڑی سے نکالتے وقت تمہیں یہ بات یاد" نہیں آئی تھی۔۔۔"طنزیہ لہجے میں۔۔۔خاصہ برہمی سے استفسار کیا۔۔۔

کرن اچھے سے واقف تھی بول ضرور عمر رہا ہے مگر حکم وقاص کا ہے۔۔۔۔ وہ بھی اِن۔ڈائریکٹ طور پر وقاص سے ہی بات کر رہی تھی۔۔۔

عمر کا شدت سے دل چاہا کہ اسے بتائے۔۔۔کہ وقاص چھوڑ کر نہیں گیا تھا اسے وہاں۔۔وہ فوراہی واپس آگ ئی ے تھے۔۔۔مگر تب تک وہ جا چکی تھی۔۔۔

تھوڑا دور جانے کے بعد عمر نے گاڑی روک دی۔۔۔وہ فوراہی گاڑی سے اتر گ ئی۔۔۔۔

اب وہ آگے آگے چل رہی تھی اور وقاص کی گاڑی پیچھے پیچھے۔۔۔۔وہ پھر سے اسے چھوڑ کر جانے کی بے وقوفی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

جب تھوڑی دیر گزر گئی اور اسے لگا کرن چل چل کر اب ضرور تھک گئی ہو گی۔۔۔۔اس نے گاڑی برابر کروائی ی۔۔۔اور شیشہ نیچے کیا۔۔۔

"کب تک یوں چلنے والی ہو؟؟۔۔ "

تمھیں اس سے کیا؟؟۔۔" وہ دانت پیستے۔۔۔ غرا کر بولی۔۔۔"

ہم گھر جا کر آرام سے بات کر سکتے ہیں۔۔۔ کیا ضروری ہے یوں روڈ پر " تماشہ کرنا؟؟۔۔" مقابل منہ بسور۔۔۔

جسٹ گیٹ لاسٹ۔۔" وہ برہمی سے چیخی۔۔۔ تو وقاص عباسی نے" دانت پیستے ہوئے شیشہ واپس اوپر کر لیا۔۔۔۔

سر۔۔۔ گاڑی کی یہی اسپیڈ رکھنی ہے؟؟۔۔" عمر نے بیک ویو مرر سے" تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تمھیں جلدی ہے جانے کی ؟۔۔"اس نے خاصہ تیکھے لہجے میں پوچھا۔۔۔"

نہیں۔۔ نہیں سر۔۔۔میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔"اس نے فورا" ہی زبان دانتوں میں دبائی تھی۔۔۔ڈر جو گیا تھا۔۔۔کہ کہیں سدرہ کا غصہ اس پر نہ اتر جائے۔۔۔۔

کرن نے مانا اعتبار نہ کیا کے وہ یقین کرئے گا اس کی بات پر۔۔۔مگر عمر جانتا تھا۔۔۔اس نے کیا ہے۔۔۔اور نہ صرف کیا ہے۔۔بلکے اگر سدرہ سامنے ہوتی تو اس وقت وہ اس کا حشر کر دیتا۔۔۔۔

کرن چلتے چلتے تھک چکی تھی۔۔۔۔اس کے پاؤں اب جواب دے گ ئی ے تھے۔۔۔مگر اپنی انا بڑی پیاری تھی۔۔۔

اگر وقاص کی گاڑی پیچھے نہ چل رہی ہوتی۔۔۔تو یقیناوہ اب تک کسی نہ کسی سے لفٹ لے چکی ہوتی۔۔۔ لیکن اس وقت وہ لفٹ بھی نہیں لے سکتی تھی ۔۔۔کیونکے اسے اچھے سے علم تھا کے وقاص اسے لفٹ کبھی نہیں لینے دے گا۔۔۔۔

اب کیا کرؤں؟؟۔۔۔اب اور چلا نہیں جا رہا۔۔۔" وہ اپنے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکا کر زبردستی چل رہی تھی۔۔۔۔

اپنی ناک بچائے رکھنے کا ایک ہی راستہ تھا اب۔۔۔۔وہ دو تین قدم چلنے کے بعد۔۔۔لڑکھڑا کے دھڑام سے گر ئی ی۔۔

سر۔۔۔میم گرگ ئی یں ہیں۔۔۔"عمر فکر مند لہجے میں تیزی سے "
بولا۔۔۔

اسکی بات سنتے ہی وقاص جو اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔۔۔ہلکا سہ مسکرایا۔۔۔۔

پھر تیزی سے گاڑی سے اتر کر کرن کے پاس پہنچا۔۔۔۔

آہ۔۔۔لگ گ ئی۔۔آہ۔۔۔"وہ اپنا پاؤں پکڑ کر درد بھری کراہ کے "
ساتھ چیخ رہی تھی۔۔۔۔ساتھ ساتھ ایسا ظاہر کیا جیسے وقاص کو آتے ہوئے
دیکھا ہی نہ ہو۔۔۔۔

وقاص نے اسے فوراہی برائی یڈل اسٹائی ل میں اٹھایا۔۔۔بغیر یہ پوچھنے کی
زحمت کیے۔۔۔کہ کہاں لگی ہے۔۔۔۔

اتارؤ مجھے۔۔۔میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔"وہ لڑکی ابھی بھی بھرم دکھا" twist رہی تھی۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔اس خوبرو نوجوان کی آنکھیں ٹوسٹ ہوئیں۔۔۔۔

اوکے۔۔۔"وقاص نے اک لمحے کی دیری کیے۔۔واپس اسے روڈ پر" ڈالا۔۔۔اور اپنے رعبدار انداز میں اسے چھوڑ کر چل دیا۔۔۔۔

وقاص عباسی شرم آنی چاہیے تمھیں۔۔۔"وہ بپھر کر چیخی تھی۔۔۔۔بھلا" اپنی بیوی کو ایسے روڈ پر کون ڈال کے جاتا ہے۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔"وہ پلٹ کر۔۔۔اپنا ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے۔۔۔" نہایت انجان لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔"کیا تم نے ابھی نہیں کہا۔۔۔کہ تم خود

چلی جاؤ گی۔۔۔جاؤ پھر"۔آخری جملہ اس نے طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کنارے پر سجایا ادا کیا تھا۔۔

کرن غصے سے منہ پھیر کر اٹھنے لگی۔۔۔ابھی وہ کھڑی ہی ہوئی ی تھی کے پیچھے سے تیزی سے آکر۔۔۔وقاص نے اسے پھر باہوں میں بھرا۔۔۔۔

اس کے اٹھاتے ہی کرن نے اپنی باہیں اس کی گردن میں ڈالیں۔۔۔مگر اب کے کچھ کہنے کی جرأت نہ کی۔۔۔۔۔

وہ فاتحانہ انداز میں واپس چلتا ہوا گاڑی کی جانب آیا۔۔۔۔اس نے آرام سے کرن کو پیسنجر سیٹ پر بٹھایا اور خود اس کے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔

گاڑی المعراج مینشن کے آگے رکی۔۔۔۔تو اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

اس نے سیل دیکھا۔۔۔توانااعوان نام چمک رہا تھا۔۔۔

تم اندر جاؤ۔۔۔میں بعد میں آتا ہوں۔۔۔"اس نے کرن کو دیکھ سنجیدگی" سے کہا۔۔۔

عمر فوراہی پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھولنے کے لیے اترا تھا۔۔۔

کرن کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی۔۔۔سیل کی اسکرین پر انا کا نام دیکھ لیا تھا اس نے۔۔۔

وہ اب گیا تو پوری رات نہیں لوٹے گا بخوبی جانتی تھی۔۔۔

اوکے۔۔"اس نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے وہ عمر کی جانب "
متوجہ ہوئی۔۔۔"عمر۔۔۔مجھے میرے کمرے تک چھوڑ دو
گے۔۔۔میرے لگی ہوئی ہے پاؤں پر۔۔۔۔میں چل نہیں پاؤں گی خود
"سے۔۔۔

بس اس کا یہ کہنا تھا کہ وقاص کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔دوسری جانب عمر
ڈرتے ڈرتے اپنے باس کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

کرن ناٹک بند کرو۔۔۔"وہ خاصہ برہمی سے گویا ہوا۔۔۔ "

میں ناٹک نہیں کر رہی۔۔۔اور تم سے تو کچھ نہیں کہا نا میں نے۔۔۔۔تم "
جاؤ اپنے ضروری کام سے۔۔۔"وہ بھی اسی کی طرز میں بولی تھی۔۔۔

سیل مسلسل رنگ ہو رہا تھا۔۔۔ مگر کرن جانتی تھی جب تک وہ وہاں موجود ہے وقاص کال ریسیو نہیں کرے گا۔۔۔

وقاص نے دانت پیستے ہوئے کال کاٹ دی۔۔۔ پھر گاڑی سے اتر کر اسے تیزی سے برائیڈل سٹائل میں کیری کیا۔۔۔

لیکن اس بار کا اٹھانا۔۔۔ کچھ وقت پہلے اٹھانے سے کہیں الگ تھا۔۔۔

اُس لمحے لگا تھا جیسے خوشی سے اٹھایا ہوا سے۔۔۔ اور اِس لمحے لگ رہا تھا جیسے سوائے بوجھ کے کچھ نہیں وہ اس کے لیے۔۔۔

کیوں انا کی ایک کال۔۔۔ اس پر اتنی بھاری تھی۔۔۔۔ کہ اسے اپنا وجود اپنے ہی شوہر پر بوجھ لگ رہا تھا۔۔۔۔

جب انا اتنی ہی پسند تھی تو طلاق کیوں نہیں دے رہا تھا اسے۔۔۔۔ پھر جیسے یاد آیا۔۔۔۔ انا اس کی طرح تھوڑی۔۔ جو کسی بھی حال میں اس کے ساتھ رہنا منظور کر لے۔۔ وہ ایک امیر زادی ہے۔۔۔ ایک ہیروئن ہے۔۔۔ وہ ایک امیر زادے کے ساتھ ہی رہے گی۔۔۔ وقاص کے پاس اس وقت جو کچھ ہے سب اس کی دادی کا دیا ہوا ہے۔۔۔ اگر وہ ناراض ہوئیں تو وہ سب کچھ وقاص سے اُسی طرح چھین لیں گی جس طرح اس کے تایا کے بیٹے جبران سے چھین رکھا ہے۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں ہی مگن تھی کہ وقاص نے اسے بیڈ پر لیٹایا۔۔۔۔

اور اسے چھوڑ کر جانے لگا۔۔۔۔

کرن نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسے چھوڑ کر جائے۔۔۔اس کا دل جیسے کوئی بھینچ رہا ہو اپنی مٹھی میں۔۔۔شدید تکلیف ہو رہی تھی اسے وقاص کو خود سے دور جاتا دیکھ۔۔۔

وقاص۔۔۔۔میرے پاؤں میں تکلیف ہو رہی ہے کیا مرہم لگا دو گے؟؟۔۔"وہ لچکدار انداز میں پوچھ رہی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے جیسے خیال آیا کہ وہ اسے کب تک اس طرح روک سکتی ہے۔۔۔۔

وہ پلٹا تو کرن تیزی سے ارادہ بدل گئی۔۔۔"چھوڑو۔۔۔۔میں رابعہ سے لگوالوں گی۔۔۔۔تمھارا ضروری کام۔۔۔ضرور انتظار کر رہا ہو گا تمہارا۔"

۔۔۔اس نے چوٹ کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔ مگر مقابل پھر بھی لاپرواہی سے وہاں سے چل دیا۔۔۔۔

کرن حسرت بھری نظروں سے صرف اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

معاویہ۔۔۔۔ کیا تم مجھے گھر چھوڑ دو گے ؟؟۔۔بھائی مجھے بھول کر چلے گ ئی یں ہیں شاید۔۔۔" جس طرح سب نے دیکھا تھا کہ وقاص اپنی بیوی کو کھینچ کر لے گیا ہے۔۔۔اس طرح سدرہ نے بھی دیکھا تھا۔۔۔ لیکن یہ سوچ وہ خوش ہوئی۔۔۔ کہ اس طرح اسے آخر میں معاویہ کے ساتھ جانے کا موقع مل جائے گا۔۔۔اس لیے زیادہ اہمیت نہ دی۔۔۔

معاویہ کافی وقت سے جانتا تھا کہ سدرہ اسے پسند کرتی ہے۔۔

خاص طور پر جب وہ اسے دیکھ کر شرماتی تھی معاویہ عجیب سی کیفیت کا شکار ہو جاتا تھا۔۔۔وہ صرف اسے اپنی چھوٹی بہن کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔۔۔۔

عمر کا کافی فرق تھا دونوں کے درمیان۔۔۔

معاویہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے کوئی غلط امید ملے اس لیے وہ اسے ہمیشہ نظر انداز کر دیا کرتا تھا۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتا اس کا یوں نظر انداز کرنا سدرہ کے دل پر کتنا بھاری گزرتا۔۔۔

دنیا کے لیے ہو گی وہ مغرور شہزادی مگر معاویہ کے سامنے اس کی پروفائل بھیگی بلی والی تھی۔۔۔

کسی پر چیخنا یا غصہ کرنا تو دور کی بات معاویہ کے سامنے تو اس کی آواز تک نہیں نکلتی تھی۔۔۔

معاویہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ کس طرح اسے ٹالے۔۔۔کہ اسے سامنے سے ابوذر جاتا ہوا نظر آیا

ابوذر۔۔۔۔"اس نے زور سے پکارا۔۔۔"

"ہاں؟؟۔۔"

"یار۔۔۔کیا تو سدرہ کو گھر ڈراپ کر دے گا؟؟۔۔"

ابوذر نے سدرہ کا چہرہ دیکھا۔۔۔وہ نفی میں گردن ہلا رہی تھی۔۔۔جس کا مطلب صاف تھا کہ منع کرو۔۔۔

مگر پھر اگلے ہی لمحے اس نے معاویہ کا چہرہ دیکھا۔۔۔جس کی آنکھیں التجائیاں تھیں۔۔۔کہ پلیز لے جاؤ اسے۔۔۔

ابوذر اپنی ٹھوڑی مسلتے ہوئے مسکرایا۔۔۔

بالکل۔۔۔آجاؤ سدرہ۔۔۔میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔"وہ جانتا تھا سدرہ" ڈائی ن اب اسے چھوڑنے والی نہیں ہے راستے میں۔۔۔۔اچھی وہ صرف معاویہ کے سامنے تھی باقی سب اس کی حقیقت سے آشنا تھے۔۔۔مگر اس کے خوف سے اپنے دوست کو نہ بچائے۔۔۔یہ کیسے ممکن۔۔۔۔

سدرہ آگ بگولہ ہو کر۔۔۔اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتی ہوئی۔۔۔
گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

معاویہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کا شکریہ ادا کر رہا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن۔۔۔تم نے دوائی کھانا چھوڑی تو نہیں ہے ناں؟۔۔۔"کرن کو لگا"
تھا۔۔۔کہ مہوش بیگم اس دن کی لڑائی کے بعد۔۔اب اس کا پیچھا چھوڑ دیں
گی۔۔۔مگر یہ صرف اس کی سوچ ہی تھی۔۔۔

"نہیں امی۔۔۔۔میں کھا رہی ہوں۔۔۔"

گڈ۔۔۔میں نے نئی ڈاکٹر سے رابطہ کیا ہے۔۔۔انہیں تمہاری کنڈیشن بتا" کر دوائی لے لی ہے۔۔۔وہ تمھیں بھیج رہی ہوں۔۔۔اسے ریگولر لیتی رہنا ۔۔۔چھوڑنا مت۔۔۔۔مجھے یقین ہے بہت جلد تم مجھے گڈ نیوز سناؤں گی۔۔۔"وہ خاصہ پُراعتمادی سے بولیں۔۔۔تو کرن منہ سوکیڑنے لگی۔۔۔

وہ بلاوجہ ہی دوائیاں کھا رہی تھی۔۔۔۔مگر دل کو اس جھوٹی امید سے باندھ رکھا تھا کہ شاید اس سے پریگننسی کے چانس بڑھ جائیں۔۔۔وقاص کے دل میں رحم آجائے اور وہ اس کی جانب لوٹے۔۔۔اسے اپنی اولاد کی ماں بننے کی اجازت دے۔۔۔

ان کی ایک ہیپی فیملی بن جائے۔۔۔اور ایک عورت کیا چاہتی ہے بھلا۔۔۔۔

رابعہ نے اسے دوائی لا کر دی تو اس نے زیادہ سوچے سمجھے بغیر کھالی۔۔۔

شروع شروع میں تو وہ دوائی کے انگریڈینٹس اور دیگر ضروری ڈیٹیلز وغیرہ پڑھ لیا کرتی تھی۔۔۔ مگر اب اس نے یہ زحمت کرنا بھی چھوڑ دی تھی۔۔۔

دوائی کھانے کے بعد۔۔۔اس نے سیل اپنے ہاتھ میں لیا ناول لکھنے کے لیے ۔۔۔تو دیکھا کہ اس کا ناول بہت ہٹ جا رہا ہے۔۔۔۔

اتفاق سے اسی لمحے معاویہ کا بھی میسج موصول ہوا۔۔۔۔

اس نے ایپ بنا دی تھی۔۔۔

کرن نے فوراً ہی اپنی ن ئی ایپ میں کام شروع کیا۔۔۔

اپنا ہٹ جانے والا ناول اس نے ایپ پر دینا بھی شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

صرف چند ہی ہفتوں میں اس کا ناول اس قدر ہٹ ہوا کہ اسے ای میل موصول ہونا شروع ہو گئیں۔۔۔۔

ایک ڈرامہ نویس نے اس سے رابطہ کیا۔۔۔وہ اس کا ناول ڈرامے کے لیے لینا چاہتے تھے۔۔۔۔

ایک رائٹر کے لیے اس سے بڑی اور کیا خوشی ہو گی۔۔۔وہ فورا ہی راضی ہوئی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

معاویہ اپنے افس میں کام کر رہا تھا۔۔۔کہ اس کے سیل پر۔۔۔اس کی والدہ کا واٹس ایپ میسج اور تصویر آئی ی۔۔۔

"میں کیسی لگ رہی ہوں اس سفید ساڑھی میں ؟؟۔۔۔ "

رخسانہ بیگم اس تصویر میں سفید رنگ کی ساڑھی پہنے ہوئے نظر آ رہی تھیں۔۔۔

وہ ساڑھی نہیں پہنا کرتی تھیں۔۔۔اس لیے معاویہ کو تھوڑا عجیب لگا تھا۔۔۔

"مام آپ نے سٹائل چینج کیا ہے ؟؟۔۔ "

کیوں اچھی نہیں لگ رہی ؟؟۔۔"تیزی سے ان کا ریپلائی آیا۔۔ "

"اچھی تو لگ رہی ہیں۔۔۔ مگر یہ آپ کے سٹائل سے تھوڑا ہٹ کر ہے "

"ہاں۔۔۔ وقاص نے تحفے میں بھیجی ہے مجھے۔۔۔۔ کہہ رہا تھا کہ بزنس ٹرپ پر گیا تھا تو وہیں سے لے کر آیا ہے میرے لیے۔۔۔" ان کی بات سنتے ہی معاویہ تعجب میں مبتلا ہوا۔۔۔

وقاص عباسی کے پاس کب اتنا وقت آیا کہ وہ لوگوں کے لیے شاپنگ کرتا پھرے۔۔۔

اپنی والدہ سے بات کرنے کے بعد۔۔۔ اس نے فوراً ہی اس ساڑھی کے برانڈ کو نیٹ پر سرچ کیا۔۔۔۔

اس ساڑھی کی قیمت اتنی ہی تھی جتنی اس نے کرن کو فراک گفٹ میں دی تھی۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔اس نے اپنی پیشانی مسلی۔۔۔

ہاؤ چائلڈش۔۔۔"وہ بے اختیار ہی بول اٹھا تھا۔۔۔ "

صرف وقاص کے اس عمل سے معاویہ نے اندازہ لگایا تھا کہ وہ کرن کے لیے کس قدر پوزیسو ہے۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن اپنی الماری سے کپڑے نکال کر ایک کے بعد ایک ٹرائی کر رہی تھی۔۔۔۔

وقاص سامنے بیٹھا۔۔۔کافی پیتے ہوئے۔۔اس ویو کو خاصا انجوائے کر رہا تھا۔۔

افف۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا پہنوں؟۔۔کوئی اچھا سوٹ ہے ہی نہیں" پہننے کے لیے۔۔۔"اس کے منہ بسور کر کہتے ہی۔۔۔وقاص نے بیڈ پر پڑے ڈھیروں ڈھیر کپڑوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جو ایک سے بڑھ کر ایک برانڈڈ سوٹ تھے۔۔۔

کرن کی نظر الماری میں ڈنگی سفید فراک پر گئی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔یہ اچھی لگ رہی ہے۔۔۔۔"وہ معاویہ کی دی ہوئی سفید فراک" پہن کر۔۔۔ائینے میں اپنا عکس دیکھ کر اترانے لگی۔۔۔

وقاص کے سینے میں آگ لگی تھی یہ دیکھ۔۔۔۔

ابھی وہ فراک پہن کر مڑی ہی تھی۔۔۔کہ اچانک وقاص سے ٹکرائی۔۔۔

وقاص کے ہاتھ میں جو کافی کا مگ تھا۔۔۔وہ سارا اس کے کپڑوں پر الٹ گیا۔۔۔

آہ۔۔۔یہ کیا کر دیا تم نے؟؟۔۔۔میرا پورا سوٹ خراب کر دیا۔۔۔"وہ" سفید رنگ کی فراک تھی اس پر کافی کے لگے داغ الگ ہی نمایاں ہو رہے تھے اب وہ پہننے کے قابل نہیں بچی تھی۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ تمہیں دیکھ کر مڑنا چاہیے تھا۔۔۔"الٹا چور "
کوتوال کو ڈانٹے کچھ ایسی ہی مثال تھی۔۔۔۔

وہ منہ بگاڑ کر کہتا۔۔۔لاپرواہی سے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

اللہ۔۔۔سارا میرا سوٹ خراب کر دیا کمینے نے۔۔۔"وہ دانت پیستی "
ہوئی۔۔۔بڑبڑاتی رہ گئی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

واو۔۔۔کتنی خوبصورت بریسلیٹ ہے ناں۔۔۔"معاویہ کی والدہ نے "
رکھا تھا۔۔۔ Jewellery Exhibition

وقاص کرن کو یہاں لانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ مگر اس کی دادی یہاں آنے والی تھیں۔۔۔اس لیے اسے مجبور الانا پڑا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔" وقاص نے کٹھاسہ منہ بنا کر۔۔۔فقط اثبات میں سے ہلایا تھا"
۔۔۔چونکہ جانتا تھا کہ ذرا سی بھی تعریف کی۔۔۔تو وہ اسے مجبور کرے گی اسے لینے پر۔۔۔۔

اچھا سنو ہبی۔۔۔"کرن نے بڑے پیار سے اس کی آستین پکڑ کر کھینچتے" ہوئے کہا۔۔۔

اس کا ہبی کہہ کر پکارنا ہی وقاص کے لیے 340 ووٹ کا جھٹکا تھا۔۔۔

اس نے ترچی نگاہوں سے اپنے برابر میں کھڑی لڑکی کی جانب دیکھا۔۔۔

ہمم؟؟۔۔۔"ابرو اچکا کر۔۔۔"

اگر میں یہ بریسلیٹ خریدوں گی تو اس کے پیسے تم میرے 50 کروڑ میں" سے تو نہیں کاٹو گے نا؟؟۔۔" وہ لڑکی پاؤں کے انگوٹھوں پر اپنا سارا وزن دے کر اچک۔۔۔اس خوبرو نوجوان کے کان کے پاس منہ لا کر ۔۔۔سرگوشی کرنے والے انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے؟؟۔۔"اس نے آہستگی سے بے تاثر چہرے کے ساتھ " پوچھا۔۔۔

کاٹو گے۔۔۔" وہ منہ بسور کر بولی۔۔۔تو وقاص اس کا چہرہ دیکھ کر رہ" گیا۔۔۔

مس کرن لے لو جا کر۔۔۔ورنہ پورے راستے مجھے اپنی روتی شکل دکھاؤ گی۔۔۔"اس کے جھنجھلا کر کہتے ہی۔۔۔کرن کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔

"ووو۔۔تھینک یو ہبی۔۔"وہ بچوں کی طرح اس کے بازو سے اپنا سر مسل کر شکریہ ادا کرتے۔۔۔تیزی سے بریسلیٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اسے وہ بریسلیٹ بہت پسند آیا تھا۔۔۔اسے وہ وقاص کی دادی کو گفٹ میں دینا چاہتی تھی۔۔۔

"وقاص ادھر آؤ۔۔یہ دیکھو۔۔۔یہ کف کے بٹن۔۔۔یہ کتنے پیارے ہیں۔۔۔"وہ ابوذر سے کھڑا باتیں کر رہا تھا کے کرن اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتی

ہوئی ی ان شیشے میں سجے۔۔۔کف کے بٹن کی ٹیبل کے پاس لائی ی تھی۔۔۔

"تو؟؟۔۔"

تولوناں۔۔۔۔ تمھارے سفید شرٹ پر یہ بہت جچیں گے۔۔۔"وہ تیزی" سے اپنی انکھیں بڑی بڑی کرتے ہوئے بولی۔۔۔

تو وہ اس کا کھلتا گلاب سہ چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

وہ کچھ دنوں سے کافی خوش نظر آرہی تھی۔۔۔۔وہ نہیں جانتا کہ وجہ کیا تھی مگر اچھا لگ رہا تو اسے یوں دیکھنا۔۔۔

اپنے لیے لینے میں کیا مزہ۔۔۔کوئی اور خرید کر دے تو خوشی بھی ہو" وہ "
دونوں ہاتھ سینے پر فولڈ کر سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

اچھا تو پھر میں دلا دیتی ہوں بس۔۔۔۔تم بھی کیا یاد کرو گے۔۔کے کرن "
"کتنی دلدار ہے۔۔۔

کرن نہیں مسز وقاص"اس نے خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔اس کے الفاظ "
کی تصیح کی تھی۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا۔۔کہ ایک لمحے کے لیے بھی وہ اپنے نام سے اس کا نام جدا
کرے۔۔۔۔

اچھا۔۔یہ دیکھو۔۔۔"وہ ٹرائے کر رہی تھی پہنا کر۔۔۔"

وقاص خاصہ خوشگوار موڈ میں آگیا تھا۔۔۔

کتنے ہی مہینوں بعد وہ اس کے کام کر رہی تھی۔۔۔وہ بھی بنا کسی جھجک یا زبردستی کے۔۔۔

میں سوچ رہی ہوں کہ یہ مسٹر معاویہ کو بھی گفٹ کر دوں۔۔۔مجھے ”ویسے بھی ان کا شکریہ ادا کرنا تھا۔۔۔“ وہ خوبصورت لڑکی وقاص کی آستین پر جھکی ہوئی تھی اس لیے اس نے دیکھا نہیں۔۔۔کہ اس شخص کی آنکھیں بدل گئی تھیں معاویہ کا ذکر سنتے ہی۔۔۔۔

کیسا لگ رہا ہے؟؟۔۔“اس نے خاصہ ایکسائٹڈ لہجے میں پوچھا۔۔”

جیسی تمہاری پسند ہے"۔۔۔اس کا جملہ سنتے ہی۔۔۔کرن مسکرا کر اسے "
دیکھنے لگی مگر اگلے ہی لمحے وہ کڑوا سا منہ بنا کر بولا
"بالکل بے کار۔۔"

بے کار؟؟۔۔اوکے۔۔اتارو۔۔۔۔"ایک ہی لمحے میں وہ جنگلی بلیوں کی "
طرح آنکھیں بدل گئی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ پر زور سے نوچتے۔۔۔کف کا
بٹن واپس اتارنے لگی۔۔۔

مجھے وہ والے اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔"اس نے سامنے کی جانب انگلی کا"
اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ ڈائمنڈ کے ہیں۔۔۔"ڈائمنڈ کے لفظ پر خاصا جماؤ دیتے ہوئے "
بولی۔۔۔

تو؟۔۔۔تم نے کہا تھا تم مجھے دلاؤ گی۔۔۔چلو۔۔۔"اس بار وقاص اس کا" ہاتھ پکڑ کر کھینچ رہا تھا۔۔۔

وقاص نے دانستہ طور پر اتنا مہنگا تحفہ پسند کیا تھا۔۔۔کہ کرن اس جیسا تحفہ کسی کو دینے کی سوچنے کی بھی جرات نہ کرئے۔۔۔

ابھی وہ دونوں میاں بیوی باتیں کرتے ہوئے چل ہی رہے تھے کہ اچانک لائٹس اف ہو گئیں۔۔۔

کرن ڈر کے مارے تیزی سے وقاص سے لپٹی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے۔۔۔ اس نے زور سے جھٹک دیا۔۔۔جس کے سبب وہ زمین پر گری تھی۔۔۔

باسٹرڈ۔۔۔" کیا وہ ہر جائی نہیں جانتا تھا کہ اسے اندھیرے سے خوف "
آتا ہے۔۔۔ پھر بھی اسے اتنی زور سے جھٹک دیا۔۔۔ وہ منہ میں
بڑبڑاتی۔۔۔۔ تیزی سے ڈر کے مارے اٹھ کر۔۔۔ دوبارہ اس سے چپکی۔۔۔
اس کے وجود کو مکمل اپنی باہوں کے حصار میں جکڑ لیا۔۔

اگر اب کے تم نے مجھے پھینکا ناں مسٹر وقاص۔۔ تو میں تمہیں وارن کر "
رہی ہوں میں دادی کو تمھاری شکایت لگا دوں گی۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے
اسے دھمکانے لگی تھی۔۔۔

کس سے بات کر رہی ہو تم؟۔۔" اگلے ہی لمحے اسے وقاص کی آواز اپنے "
پیچھے سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔

اندھیرا اس قدر تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دے۔۔۔

اس نے آنے والی آواز کی سمت پلٹ کر دیکھا۔۔۔تو لائٹس ان ہوئیں۔۔۔

وقاص یہاں ہے تو پھر؟؟۔۔"وقاص سرخ انگارے بھری آنکھوں سے"
اسے تک رہا تھا۔۔۔

وقاص کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھ۔۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے آگے کی جانب
دیکھا تھا۔۔۔

معاویہ۔۔۔"سامنے کھڑے شخص کا چہرہ دیکھ۔۔۔وہ خود کرنٹ کھا کے"
پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

اگلے ہی پل وقاص نے اس کا نازک بازو پکڑ کر خود سے لگایا۔۔۔۔

وہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوا لائی ٹ اچانک سے اف ہو گ ئی۔۔۔۔

ابھی وہ اندھیرے میں ایک قدم ہی آگے بڑھا تھا۔۔۔کے کوئی نازک وجود اس سے آکر چپکا۔۔۔اس نے فوراہی جھٹک دیا تھا۔۔۔ مگر تین لمحوں بعد ۔۔۔وہ وجود پھر لپٹ گیا۔۔۔۔

وہ ہینڈ سم لڑکا ابھی جھٹکتا اس سے قبل ہی اسے کرن کی آواز اپنے کانوں میں رس گھولتی محسوس ہوئ ی۔۔۔

وہ اسے دھمکی دے رہی تھی۔۔۔جبکے اس کی ضرورت ہی نہیں تھی۔۔۔ صرف اس کی آواز ہی کافی تھی منجمد کر دینے کے لیے۔۔۔

جس طرح وہ پکڑے ہوئے تھی۔۔ سانس لینا بھی محال تھا۔۔۔۔

مانا صرف پانچ چھ سیکنڈ کی بات تھی۔۔۔ مگر اسے تو صدیاں محسوس ہوئی یں۔۔۔۔

لائی ٹ اون ہوتے ہی کرن خود ہی کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی تھی۔۔۔جبکے وہ نظر جھکا کر اپنی ابرو کھجانے لگا۔۔۔

وہ اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے نگاہ نہ اٹھائی ی۔۔۔

اتناتو وہ بھی سمجھ گیا تھا کے اندھیرے کے سبب کرن کو غلط فہمی ہو گ ئی تھی۔۔۔ مگر اپنے دل کا کیا کرئے۔۔ جو نا جانے کیوں باولوں کی طرح دھڑ کے ہی چلا جا رہا تھا۔۔۔

اس کی پوری باڈی کرن کے ٹچ کے سبب جلتی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

سوری۔۔۔ مجھے لگا وقاص ہے۔۔۔ سوری مسٹر معاویہ۔۔۔ "کرن شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا آج کل ہو کیا رہا ہے اس کے ساتھ۔۔۔۔

دوسری جانب وقاص کے سینے پر سانپ لوٹ رہے تھے۔۔۔۔

اٹس اوکے کرن۔۔۔" وہ آہستگی سے کہ کر۔۔۔ تیزی سے وہاں سے چل "
دیا۔۔

میری بیک زیادہ خوبصورت ہے۔۔ہے ناں؟؟۔۔"کرن ابھی معاویہ کو "
جاتا دیکھ ہی رہی تھی۔۔کے وقاص اس کے کان کی لو پر ہلکے سے اپنے ہونٹ
مس کر۔۔۔ بھرائی ی آواز میں بولا۔۔۔۔

وہ لڑکی صرف شرمندگی کے سبب اسے تک رہی تھی۔۔۔وہ خوبصورت
ہے اس کا تو خیال بھی نہیں گزرا تھا ذہن میں۔۔۔۔

پھر وقاص عباسی کو اچانک آج کیا ہوا تھا؟؟۔۔۔وہ کب سے خود سے لوگوں
کو کمپ ئی ر کرنے لگا۔۔۔۔

نہیں؟؟۔۔"کرن اسے کنفیوز ہو کر تکنے لگی۔۔۔اس کا جواب نہ دینا"
وقاص کے دل میں آگ بھڑکا رہا تھا۔۔۔وہ تیزی سے ہونٹ سو کیڑ کر
پوچھنے لگا۔۔۔

وقاص عباسی تم کیا سننا چاہتے ہو؟؟۔۔"وہ الجھ کر۔۔دونوں ہاتھ فولٹ"
کر۔۔۔

وہ ہی جو سچ ہے۔۔۔"وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔تجسس سے"
بولا۔۔۔مگر لہجے میں عجیب سی چبھن تھی۔۔۔۔

سچ یہ ہے کے میں فالتو نہیں ہوں۔۔۔اپنی تعریفیں سننے کا بہت شوق آرہا"
ہے تو اپنی محبوبہ سے رابطہ کرؤ۔۔۔ہمم۔۔۔بڑے آئے۔۔۔"وہ منہ
چڑھا کر کہتی وہاں سے چلی گ ئی تھی۔۔۔

جبکے وقاص اس کا جواب سن۔۔۔خاصہ مطمئن ہو گیا تھا۔۔۔۔

اگر معاویہ کی بیک زیادہ خوبصورت ہوتی تو وہ جانتا تھا کرن کبھی نہ ہچکچاتی اس کی تعریف اس کے سامنے منہ پھٹ ہو کر کرنے میں۔۔۔

معاویہ کو دیکھتے ہی سدرہ کی آنکھیں چمکیں۔۔۔وہ فوراہی اس کی جانب آئی ی۔۔۔

ہ۔۔۔ہیلو۔۔"اسے بخار تھا۔۔۔۔ٹھیک طرح بول بھی نہیں پا رہی تھی" ۔۔۔۔پورا جسم جل رہا تھا۔جیولری ایگزیبیشن میں بھی صرف اس لیے ائی کیونکہ معاویہ کی فیملی کی جانب سے کی گ ئی تھی۔۔۔تو یقیناًاس خوبصورت لڑکے سے ملنا طے تھا۔۔۔

معاویہ کو دیکھتے ہی مانو سارا بخار اتر گیا ہو۔۔۔خود کو تازہ دم محسوس کرنے لگی۔۔۔

ہیلو۔۔۔"جبکہ مقابل اسے دیکھتے ہی ہونٹ سو کیڑ گیا تھا۔۔۔"

ارے معاویہ۔۔۔۔"معاویہ وہاں سے فوراہٹ جاتا مگر پیچھے سے آنے" والی آواز نے اس کے قدم روکے۔۔۔۔وہ رخشی بیگم کی آواز تھی جو نہایت مسرت بھری تھی۔۔۔

دادی جان۔۔۔"وہ پلٹ کر تیزی سے ان کے گلے لگا تھا۔۔۔"

ماشاءاللہ ۔ ماشاءاللہ۔۔۔۔بہت خوبصورت لگ رہے ہو۔۔۔" دادی کے تعریف کرتے ہی سدرہ مسکرانے لگی۔۔۔

کیونکہ کہنا تو وہ بھی یہی چاہتی تھی۔۔۔

اسے وہ لمحہ یاد آیا تھا جب وہ بارہ سال کی تھی۔۔۔۔

اس کی سالگرہ والے دن معاویہ اس کے لیے پرنسس والی پنک کلر کی فراک گفٹ کے طور پر لایا تھا۔۔۔

وہ پہن کر۔۔۔۔سدرہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اس نے جب سے ہوش سنبھالا تھا معاویہ کو اپنے پرنس چارمنگ کے روپ میں دیکھا تھا۔۔۔

کیک کاٹنے کے بعد اس نے سب سے پہلے معاویہ کو ہی کھلایا تھا۔۔۔یہ بات سب کو بہت عجیب لگی۔۔۔۔معاویہ کوئی فیملی ریلیٹڈ نہیں تھا صرف اس کے بھائی کا دوست تھا۔۔۔

تب اس نے سب کے سامنے اپنے بچپنے میں معاویہ کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تھا۔۔"کیا جب میں بڑی ہو جاؤں گی تب مجھے اپنی پرنسس بنائیں گے آپ؟"۔۔۔

مانا اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا مگر سدرہ آج بھی اس کے جواب کی منتظر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

رخشی بیگم معاویہ سے باتیں کرنے لگیں اور سدرہ ان کے ساتھ کھڑی بس فدا فدا نظروں سے اس خوبصورت لڑکے کو تکتی رہی۔۔

اپنے چہرے پر سدرہ کی ستائشی نگاہوں کی تپش وہ محسوس کر رہا تھا۔۔۔ مگر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔

اور شادی کے بارے میں کیا سوچا؟؟۔۔۔ کوئی نظر میں ہے ”
تمہارے؟؟۔۔“ رخشی بیگم کے پوچھتے ہی سدرہ شرمانے لگی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس نے محسوس کیا کہ کوئی پیچھے سے گزرا ہے اور اس شخص کے گزرنے کے ساتھ ساتھ معاویہ کی نظر بھی سرائیت کر گئی ہے۔۔۔ جب اس نے پلٹ کر دیکھا تو سامنے کرن کھڑی تھی۔۔۔

کرن اس کے بھائی کی بیوی تھی اس لیے اس نے زیادہ دھیان نہ دیا۔۔۔
پھر اس کے نزدیک معاویہ جیسے شخص کی پسند اتنے لو سٹینڈرڈ کی نہیں ہو
سکتی۔۔۔۔

یہ تو اس کی دادی کی پسند تھی ورنہ اس کا بھائی کبھی بھی کرن جیسی لور
کلاس کو دیکھنا تک پسند نہ کرتا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میرا اس جانب ابھی کوئی دھیان نہیں۔۔۔"کیا بولتا۔۔۔۔جو"
پسند آئی تھی وہ آپ ہی کے پوتے کی بیوی نکلی۔۔۔

وہ اپنی حالت پر ہلکا سا مسکرا کر۔۔۔ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

ہمم۔۔۔یہ عمر صحیح ہے بالکل نئے رشتے جوڑنے کے لیے اس لیے دیہان "
دواس جانب۔۔۔"رخشی بیگم اس کے بازو پر ہلکا سا ہاتھ مارتے ہوئے
سمجھانے والے انداز میں بولیں۔۔۔

جی دادی۔۔۔۔"ابھی وہ لوگ باتیں کر ہی رہے تھے کہ مہوش بیگم اور "
رخسانہ بیگم وہاں پر آئی یں۔۔۔

ٹاپک ہی ایسا تھا کہ رخسانہ بیگم خود کو روک نہ سکیں۔۔۔

بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔میری نظر میں تو لڑکی بھی "
ہے۔۔۔بس میرا بیٹا ہی ذرا لاپراہ بنا ہوا ہے۔۔۔"وہ سدرہ کی جانب دیکھتے
ہوئے شکوہ کرا ٹھی تھیں معاویہ کی لاپرواہی کا۔۔۔

"معاویہ ان کا اشارہ سمجھتے۔۔۔فوراہی آنکھیں دیکھانے لگا۔۔۔"مام

جب کے وہ مسکرادی تھیں۔۔۔

شرمیلہ بہت ہے۔۔"وہ معاویہ کا بازو سہلاتے ہوئے۔۔۔مسکرا کر "
بولیں۔۔۔

معاویہ کو محسوس ہوا کہ اسے جلد سے جلد یہاں سے ہٹ جانا چاہیے۔۔۔
اگر وہ کچھ منٹ اور یہاں کھڑا رہا۔۔۔تو یہ خواتین تو اس کی بات پکی کرا کر
ہی ہٹیں گی۔۔۔

اسکیوزمی۔۔۔"وہ تیزی سے ابوذر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔"

لڑکیوں سے زیادہ شرماتا ہے یہ۔۔۔" معاویہ کو جاتا دیکھ اس کی والدہ "
تیزی سے بولیں۔۔۔ "بھئی مجھے تو آپ کی سدرہ بہت پسند ہے۔۔۔ بس
میرے شوہر ذرا ٹھیک ہو جائیں۔۔۔ تو پھر ہم آتے ہیں آپ کے
گھر۔۔۔۔" انھوں نے مہوش بیگم کی جانب دیکھ کہا۔۔۔ تو سدرہ کے گال
گلابی ہو گ ئی ے۔۔۔

وہ فوراہی شرمانے لگی تھی۔۔۔

بالکل بالکل۔۔۔ سو بار آئی یں۔۔۔" مہوش بیگم فوراہی باخو شی "
بولیں۔۔۔

ہاں بھئی آپ ہی کی بیٹی ہے۔۔" رخشی بیگم بھی تیزی سے گویا "
ہوئی یں۔۔۔

ایک طرف اس کا زبردست بیک گراؤنڈ تھا تو دوسری طرف اس کی خوبصورت پرسنلٹی۔۔کون اسے اپنی بیٹی نہیں دینا چاہے گا بھلا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن۔۔۔۔"کرن ابھی بریسلیٹ لے کر رخشی بیگم کی جانب بڑھ ہی رہی" تھی کے راستے میں اسے مہوش بیگم نے روک لیا۔۔۔

"جی مام۔۔"

"تم پارٹی میں تھی ناں۔۔۔جو ابوذر کی انٹی نے دی تھی۔۔۔"

"جی۔۔۔"

کیاوہاں کچھ ہوا تھا؟؟۔۔۔جس کی وجہ سے وقاص کا موڈاف ہوا ہو۔۔۔یا" سدرہ اس کے درمیان کوئی لڑائی ہوئی ہو؟؟۔۔۔"انھوں نے کافی فکر مند لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

نہیں تو۔۔"کرن کو تو ایسا کچھ یاد نہ آیا۔۔۔"

دل چاہا کے شکایت کرئے کے ان کی بیٹی نے اسے واش روم میں بند کر دیا تھا۔۔مگر پھر یہ سوچ کر رک گ ئی کے کیا فائی دہ۔۔۔انھوں نے اپنی بگڑیل شہزادی کو کون سہ کچھ کہنا ہے۔۔۔

اچھا۔۔۔"وہ الجھے سے لہجے میں کہ کر چل دی تھیں۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔کچھ ہوا ہے؟؟۔۔۔"ان کے چہرے کے الجھے پن نے کرن" کو تجسس میں ڈالا۔۔

کچھ؟؟۔۔۔وقاص نے پوری رات سدرہ کو واش روم میں بند رکھا" ہے۔۔۔اسے بخار چڑھ گیا تھا ابھی تک اترا نہیں ہے۔۔۔"وہ خاصہ جلے لہجے میں بتانے لگیں۔۔۔

ان کی بات سن۔۔۔کرن کا حیرت سے منہ کھلا تھا۔۔۔وقاص نے اپنی پیاری لاڈلی کو واش روم میں بند رکھا۔۔۔یہ بات اس کے لیے ناقابل یقین کے مترادف تھی۔۔۔

اسے کوئی ی دکھ نہیں تھا سدرہ کو لے کر۔۔۔۔ مگر یہ جاننے میں تجسس ضرور تھا کے وقاص نے اپنی لاڈلی بہن کو واش روم میں کیوں بند رکھا۔۔۔

اک لمحے کے لیے دل میں خیال آیا۔۔۔ کیا اس کا بدلا لینے کے لیے؟؟۔۔۔۔ مگر یہ کیسے ممکن تھا؟۔۔۔ وقاص کے لیے کب وہ اتنی اہمیت کی حامل ہوئی ی کے وہ اپنی بگڑیل بہن کو اس کی خاطر سزا دے۔۔۔۔ یقینا وجہ کچھ اور رہی ہو گی۔۔۔۔

یہ سوچ وہ سر جھٹک کر اپنے ہاتھ میں پکڑا بریسلیٹ کا باکس خوشی خوشی لے کر رخشی بیگم کی جانب چل دی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سلطان صاحب نے ڈیمانڈ کی تھی.... کہ انہیں کمپلیٹ ناول ایک ساتھ دے۔۔۔ جس کی پیمنٹ ایک لاکھ روپے دیں گے۔۔۔

ایک لاکھ روپے کرن کے لیے بہت بڑی رقم تھی۔۔۔ کیونکے یہ۔اس کی اپنی محنت کے کمائے پیسے تھے۔۔۔نہ کے وقاص یاانصار صاحب کے دیے۔۔۔

اس نے ناول کمپلیٹ کر کے سلطان صاحب کو دے دیا تھا جنہوں نے اس سے رابطہ کیا تھا چینل کی جانب سے۔۔۔۔۔

اس نے سوچا تھا کہ بعد میں خود آرام سے اپنے یوٹیوب چینل پر ایک ایک ایپیسوڈ کر کے پوسٹ کرتی رہے گی۔۔۔

کچھ وقت بعد۔۔۔

اس کے ناول پر بنے ڈرامے کا ٹریلر نیٹ پر آ گیا تھا۔۔۔وہ بہت خوش تھی۔۔۔یہ اس کی زندگی کی پہلی اچیومنٹ تھی۔۔۔

خوشی کے مارے فرحا کو بھی میسج کر کے بتا دیا تھا کے میرے ناول پر بنے ڈرامے کا ٹریلر آ رہا ہے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو آ رہے تھے وہ ٹریلر دیکھتے ہوئے۔۔کیونکہ یہ اس کے ناول پر بنے ہوئے ڈرامے کا ٹریلر تھا۔۔۔مگر ٹریلر کے ختم ہونے کے ساتھ ساتھ خوشی بھی جیسے ہوا میں غائب ہو گئی۔۔۔اور کیونکر نہ ہوتی۔۔۔رائٹر کے نام پر بجائے رشک حنا کے انا اعوان لکھا چمک رہا تھا۔۔۔

اسے لگا۔۔۔کے شاید پڑھنے میں غلطی کی ہے اس نے۔۔۔اس نے دوبارا پڑھا۔۔۔

مگر نام انا ہی لکھا ہوا آرہا تھا۔۔۔فرحا جو کال پر تھی۔۔۔وہ بھی مارے شاکڈ کے بولی۔۔۔"کرن یہ تو رائی ٹر کے نام پر انا اعوان کا نام دے رہے ہیں۔۔۔کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔۔تم رکو۔۔میں دیکھتی ہوں شاید کوئی ی غلطی ہوئی ی ہو۔۔۔"اس کے ہاتھ پاؤں لرزنے لگے تھے۔۔۔۔

اس کی محنت پر کسی اور کا نام لکھ دیا گیا تھا۔۔۔وہ کیسے نارمل حالت میں ہو سکتی تھی۔۔۔

اس نے اپنے وجود کو ٹھنڈا پڑتا محسوس کیا۔۔۔

فوراہی اٹھ کر۔۔۔کالی چادر خود سے لپیٹتی۔۔۔وہ باہر نکل گ ئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

جی آپ کون؟؟" وہ چینل کی مین برانچ پہنچی ہوئی ی تھی۔۔"

رشک حنا۔۔۔میں رائی ٹر ہوں۔۔۔"کرن نے تیزی سے کہا۔۔۔۔"

اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔۔۔وہ پہلی بار آئی ی تھی یہاں۔۔۔

اوکے۔۔۔تو مس حنا کس سے ملنا ہے آپ کو؟؟۔۔"شائستہ انداز میں" استفسار کیا۔۔۔

"مجھے مسٹر سلطان سے ملنا ہے۔۔"

"کس حوالے سے؟؟۔ "

آج میرے ناول کا پہلا ٹریلر آیا تھا۔۔۔مگر اس میں نام رائٹر کے طور پر انا " اعوان کا لکھا آرہا ہے نہ کہ میرا۔۔۔"اس کی آواز میں لرزش نمایاں تھی۔۔۔

"آپ کو پیمنٹ مل گئی تھی؟؟۔۔۔۔ "

"جی۔۔۔مگر۔۔۔"

"پھر کیا مسئلہ ہے آپ کو؟؟۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔کیا مسئلہ ہے۔۔۔میں آپ سے کہہ رہی ہوں کہ میرے ڈرامے پر انا اعوان کا نام لکھا آرہا ہے نہ کہ میرا۔۔۔۔پھر بھی آپ پوچھ رہی ہیں مجھے کیا مسئلہ ہے۔۔"وہ اس بار ذرا جذباتی ہو کر برہمی سے بولی تھی۔۔۔

"میم آپ سے ناول خریدا گیا تھا آپ کو اس کی پیمنٹ دے دی گئی ہے۔۔۔اب وہ ناول ٹی وی پر کس رائٹر کے نام سے چلتا ہے اس سے آپ کا کوئی لین دین نہیں ہے۔۔۔"

"یہ کیا بول رہی ہیں آپ؟؟۔۔۔ مسٹر سلطان سے میری ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔" وہ پریشان ہو کر تیزی سے بولی۔۔۔

"آپ میری بات کرائیں ان سے۔۔۔ میں خود بات کروں گی۔۔۔۔ یہ تو آپ لوگوں نے میرا ناول چرایا ہے۔۔۔ میرا ناول چرا کر اس پر کسی اور کا نام لکھ دیا ہے۔۔۔ یہ میرے قلم کے ساتھ ناانصافی ہے۔۔۔۔۔"

میم۔۔۔ انا اعوان اس وقت انڈسٹری کا سب سے چڑھتا ہوا نام ہے۔۔۔۔ سلطان صاحب انا اعوان کے ہی نیچے کام کرنے والوں میں سے ہیں۔۔۔۔ پھر آپ کو پتہ ہے۔۔۔ ان کے پیچھے کس کا سپورٹ ہے۔۔۔ وقاص عباسی کا۔۔۔" وقاص عباسی کا نام اس نے خاصا جتاتے ہوئے ادا کیا تھا۔۔۔۔

آپ جیسے چھوٹے رائٹر کو اتنی بڑی پیمنٹ کر دی گئی ہے۔۔۔یہ بہت ہے "
آپ کے لیے۔۔۔پلیز اب جائیں۔۔۔۔"اس کا آخری جملہ کرن کو اپنے
منہ پر قرارئے دار طمانچے کی طرح محسوس ہوا۔۔۔

کیا وقاص عباسی جانتے ہیں اس بارے میں؟؟۔۔۔"اپنی آنکھوں میں "
امڈنے والے آنسو بمشکل روکتے۔۔۔اس نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔

بالکل جانتے ہیں بغیر ان کی پرمیشن کے اس انڈسٹری میں ایک پتہ نہیں "
"ہل سکتا۔۔۔۔

تو وقاص عباسی اس طرح اپنی محبوبہ کو ترقیاں دلاتا پھر رہا ہے۔۔لوگوں "
کے حق چھین چھین کر۔۔۔"کرن دل ہی دل کڑکڑائی تھی۔۔۔

وہ نہیں لڑ سکتی تھی وقاص عباسی وانا اعوان جیسے بڑے لوگوں سے۔۔۔

وہ ٹوٹ گئی تھی یہ آخری خوشی بھی چھین لی تھی اس ہرجائی نے اس سے۔۔۔

"یہ میرا ناول ہے اور مجھے اسے نہیں بیچنا۔۔۔آپ اپنی پیمنٹ واپس لے لیں۔۔۔۔"اس نے کہتے ہوئے۔۔۔پرس سے اپنا سیل نکالا تھا۔۔۔

"سوری یس م۔۔۔ایسا ممکن نہیں ہے اب۔۔۔۔آپ کو پیمنٹ کر دی گئی تھی اور آپ نے اسے باقاعدہ قبول کیا تھا۔۔۔ تبھی مزید کام آگے بڑھا۔۔۔ اب آپ آکر اچانک کہہ رہی ہیں کے مجھے یہ کام نہیں کرنا۔۔۔تو یہ تو معاہدہ توڑنے جیسا ہوا۔۔آپ کے اس انمیچور رویہ پر وفیشنل بیہیویئر پر ہم آپ پر

کیس کر سکتے ہیں۔۔۔پتا ہے آپ کو۔۔۔۔"اس کا لہجہ بتانے والا کم اور ڈرانے والا زیادہ تھا۔۔۔۔

اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ ایسا کچھ ہو گا۔۔۔۔اور ہوتا بھی کیسے۔۔۔یہ اس کا پہلا تجربہ تھا۔۔۔وہ تو ایک عام سی گھریلو لڑکی تھی۔۔۔۔

انٹرٹینمنٹ انڈسٹری کے بارے میں کچھ بھی علم نہیں تھا اسے۔۔۔

اگر اسے ذرا بھی علم ہوتا تو وہ اتنی آسانی سے اپنی دن رات کی محنت۔۔۔اپنا ناول ان لوگوں کے حوالے نہ کرتی۔۔۔

اس کا دل شدتِ غم سے اس قدر بھاری ہو رہا تھا کہ اسے لگا پھٹ جائے گا۔۔۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے وہاں سے باہر نکلی۔۔۔اپنے دکھ میں وہ اس قدر مشغول تھی کہ اس نے دیکھا ہی نہیں کہ اس کے برابر سے ابوذر ہو کر گزرا ہے۔۔۔

جب کہ ابوزر نے اسے دیکھ لیا تھا۔۔۔

یہ؟؟۔"اس کے یہاں آنے پر ابوذر چونکا تھا۔۔۔اس نے فوراہی" ریسپشنسٹ سے پوچھا۔۔

"رشک حنا۔۔۔۔"

رشک حنا؟؟۔۔۔"وہ الجھا۔۔۔۔"

"جی۔۔۔رائٹر ہیں۔۔"

رائٹر؟؟۔"۔وہ مزید حیران ہوا تھا۔۔۔"

"یس سر۔۔۔۔"

تو یہ یہاں کیوں آئی تھیں؟؟۔۔"خاصہ تجسس سے پوچھا۔۔۔ "

ابوذر کا سوال سنتے ہی وہ ایک دو ثانیوں کے لیے خاموش ہو گئی تھی۔۔۔پھر آہستگی سے بولی۔۔۔"انا اعوان نے ان کا ناول لے لیا ہے۔۔۔اور اپنے نام سے ڈرامہ بنا کر چلانے والی ہیں۔۔۔یہ لڑنے آئی تھیں یہاں۔۔۔مگر میں نے انہیں بھگا دیا۔۔"اخری جملہ اس نے خاصہ فخرانہ لہجے میں بتایا تھا۔

"انٹرسٹنگ۔۔وقاص نے اپنی ہی بیوی کا ناول اپنی پرانی محبوبہ کو دے دیا۔۔۔چل کیا رہا ہے میاں بیوی میں آخر۔۔۔"وہ ہونٹوں کو گول کرتے۔۔۔۔۔سوچ رہا تھا۔۔۔

پہلے وہ یہی سوچ رہا تھا کہ معاویہ جیسے ذہین انسان کو کیسے غلط فہمی ہو گئی نام کو لے کر۔۔۔مگر اب اسے سمجھ آ گیا تھا کہ کرن کا قلمی نام حنا ہے اور معاویہ اسے اس کے قلمی نام سے بلا رہا تھا۔۔۔

"تو کیا صرف میں ہی نہیں جانتا تھا کہ کرن رائٹر ہے۔۔"وہ جیسے حیران ہوا۔۔۔

یہ پہلی بار ہوا ہو گا کہ ایک مصالحے دال نیوز کی سب کو خبر ہے۔۔۔سوائے اس کے۔۔

دوسری جانب کرن ٹوٹ گئی تھی بالکل۔۔۔۔

وہ اپنا دماغ پر سکون رکھنے کے لیے لکھا کرتی تھی مگر کیا فائدہ ایسے لکھنے کا جب اس کا لکھا اسی کے دشمن کے نام پر چلے۔۔۔نہ صرف چلے بلکہ اسے فائدہ بھی پہنچائے۔۔

انا اعوان نے پہلے اس کا شوہر چھینا اور اب اس کی تحریر چھین لی۔۔۔۔گویا کے اس کی سب سے بڑی خوشی۔۔۔۔وہ کیسے بیچاری نہ ٹوٹتی۔۔۔اور سب سے بڑا دکھ یہ تھا کہ یہ سب کچھ اس ہرجائی کی نگرانی میں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اپنے غموں کی دنیا میں اس قدر مسرور تھی کہ اسے خبر ہی نہ ہوئی کہ وہ چلتے ہوئے روڈ پر آ گئی ہے۔۔۔

بس بے خبر سی چلتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

کیوں جس سے سب سے زیادہ محبت کی۔۔ وہی اسے سب سے زیادہ تکلیف پہنچا رہا ہے۔۔۔

ایسا کیا ہے انا اعوان میں۔۔۔ جس پر وہ سب کچھ وارنے کے لیے تیار رہتا ہے۔۔۔

کہ اس کی محبت اس کا خلوص اس کی خدمت۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔

جب رخشی بیگم سے اس ہر جائی ی کو ساری جائیداد مل جائے گی تو اناسے پوری دنیا کے سامنے الاعلان شادی کر لے گا۔۔۔ان کا پہلے سے ہی ایک بچہ ہو گا۔۔۔وہ ایک خوشحال زندگی گزاریں گے۔۔ مگر اس کا کیا؟؟۔۔۔اتنے سال بعد اسے کیا ملے گا ان سب میں؟؟۔۔وہ کہاں جائے گی؟؟۔۔۔۔ گویا کوئی مستقبل ہی نہیں تھا اس کا اور نہ کوئی اولاد جس کے سہارے وہ زندگی گزار سکے۔۔۔کیونکہ وقاص عباسی کو تو اس سے اولاد چاہیے ہی نہیں تھی۔۔۔

یہ خیالات اسے مار رہے تھے۔۔۔اپنے خیالات میں وہ اس قدر مگن تھی کہ سامنے سے آتی گاڑی اسے نظر ہی نہ آئی۔۔۔

گاڑی بہت نزدیک آچکی تھی۔۔۔وہ اسے ہارن بھی دے رہی تھی۔۔۔مگر کرن جیسے زندہ ہو کر بھی زندہ نہ ہو۔۔۔وہاں موجود ہو کر بھی موجود نہ ہو۔۔۔

اچانک اسے دھکا لگا۔۔۔جیسے کسی نے اسے دور پھینکا ہو۔۔۔

اس کا سر اچانک کسی پتھریلی چیز سے ٹکرایا تھا۔۔۔وہ ہلکا سا مڑی۔۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔۔جو آخری چیز اسے نظر آرہی تھی وہ پیلے رنگ کی روشنی تھی۔۔۔

اسکے سر سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

سب کچھ اس قدر جلد بازی میں ہوا۔۔کہ اسے سمجھ ہی نہ آیا کہ ہوا کیا ہے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اس کی آنکھ کھلی تو خود کو ہسپتال کے بیڈ پر پایا۔۔۔

اس کا سر ابھی بھی بھاری ہو رہا تھا۔۔۔

کچھ ثانیوں تک تو وہ لڑکی سن دماغ کے ساتھ لیٹی رہی۔۔۔

پھر جیسے دماغ نے کام کرنا شروع کیا ہو۔۔۔
اس نے ارد گرد نظر دوڑائی۔۔۔

اس کے ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی۔۔۔

چھت پر پنکھا چلتا ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔

گرمی اس قدر تھی کہ پنکھا چلنے کے باوجود اس کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں تھیں۔۔۔۔

جنہیں اس نے الٹے ہاتھ سے صاف کیا تھا۔۔۔

کمرے میں سوائے پنکھے اور بیٹھ کے کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

وہ اکیلی تھی کمرے میں۔۔۔یہ دیکھ اداسی سے مسکرادی۔۔۔

تو وقاص عباسی آج پھر نہیں آیا۔۔۔آئے گا بھی بھلا ”

کیوں؟؟۔۔۔اسے کیا فرق پڑتا ہے میں جیوں یا مروں۔۔۔“زیر لب بڑبڑاتی۔۔۔رونے لگی تھی۔۔۔

وہ سن ذہن کے ساتھ اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

یقینا کوئی راہگیر اسے یہاں چھوڑ گیا تھا۔۔۔

کیونکہ اگر وقاص چھوڑتا تو اتنی امید تو وہ رکھ سکتی تھی۔۔۔کہ اپنے نام کے vip لیے وہ ..... وارڈ میں چھوڑ کر جاتا

اس کے تکیے کے برابر میں ہی پرس رکھا ہوا تھا۔۔

پرس میں سے اس نے سیل نکالا۔۔۔جو وقاص نے اسے نیا دلایا تھا۔۔۔
کیونکہ پرانا تو ٹوٹ گیا تھا سدرہ کے دھکا دینے کے سبب۔۔۔

ایک لمحے کے لیے دل میں خیال آیا کہ کال کر کے بتائے اس ہرجائی کو اپنی حالت۔۔۔۔

مگر پھر اگلے ہی لمحے۔۔ ''نہیں کرن کیوں پریشان کر رہی ہو بڑے لوگوں کو۔۔۔ان کے پاس وقت نہیں ہے تمہارے لیے۔۔۔وہ بہت بیزی ہے اپنی محبوبہ کو ٹاپ ہیروئن۔۔بیسٹ رائٹر اور نہ جانے کیا کیا بنانے کے لیے۔۔۔۔'' وہ جیسے دل جلی ہو کر۔۔خود سے ہمکلام ہوئی ی تھی۔۔۔پھر اس نے سیل واپس اپنے پرس میں رکھ لیا۔۔۔

وہ اس قدر جھنجھلائی ہوئی تھی کہ اس نے ڈرپ مکمل ہونے کا بھی انتظار نہ کیا ۔۔اور اسے اپنے ہاتھ سے نوچ کے نکال پھینکا۔۔۔

پرس اٹھا کر۔۔۔وہ بغیر کسی کو انفارم کیے باہر چل دی تھی۔۔۔

وہ ٹیکسی لے کر ڈائریکٹ فرحا کے گھر اتری۔۔۔

فرحا نے جیسے ہی دروازہ کھولا۔۔۔اسے کرن نظر آئی ی۔۔۔۔جس کا چہرہ سفید پڑا ہوا تھا اور سر پر پٹی بندی ہوئی تھی۔۔۔

کرن۔۔۔یہ کیا ہوا ہے تمہیں؟؟۔۔"وہ خاصہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

کچھ خاص نہیں۔۔۔کسی نے مجھے دھکا دے دیا تھا روڈ پر۔۔۔"وہ اس" طرح بتا رہی تھی جیسے کوئی معمولی سی بات ہو۔۔۔

ہاں؟؟۔۔مگر کیوں؟؟۔۔"فرحا اس کی بات سن الجھی۔۔۔"

مجھے نہیں پتہ۔۔۔فلحال میں زیادہ سوچنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔۔میں بس " اس وقت تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔یہ احساس مجھے مار رہا ہے ۔۔۔کہ میرا کوئی نہیں ہے دنیا میں" وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔فرحا نے اس کی بات سنتے ہی۔۔۔اسے فورا اپنے گلے سے لگایا۔۔۔

ایسا کیوں بول رہی ہو؟؟۔۔۔میں ہوں نا تمہاری دوست و بہن۔۔۔ہم " دونوں ایک دوسرے کے لیے کافی ہیں۔۔۔ہمیں کسی کی ضرورت نہیں۔۔"فرحا بہت چھوٹی تھی جب اس کے ماں باپ کی ڈیورس ہوئی۔۔۔

دونوں نے ہی دوسری شادی کرلی۔۔۔اور اسے دادی کے پاس چھوڑ دیا
۔۔۔جب تک دادی زندہ رہیں اسے کبھی ماں کی کمی محسوس نہیں ہوئی
۔۔۔ مگر ان کے انتقال کے بعد وہ دنیا میں اکیلی ہو گئی تھی۔۔۔ کبھی کبھار
اپنی ماں یا والد سے ملنے چلی جایا کرتی۔۔۔ مگر ان کے گھر پہ کبھی رات نہ رکتی
کیونکہ وہ کمفرٹیبل نہیں ہوتی تھی ان کے بچوں کے ساتھ۔۔۔نہ اپنی ماں کو
کسی دوسرے مرد کے ساتھ دیکھ کر۔۔۔نہ اپنے باپ کو کسی دوسری عورت
کے ساتھ دیکھ کر۔۔۔اس لیے وہ الگ ہی اپارٹمنٹ میں رہا کرتی تھی اور یہ
چھوٹا سا اپارٹمنٹ ہی اس کی پوری دنیا تھا۔۔۔آگے پیچھے کوئی نہیں تھا اس کا
۔۔۔صرف ایک کرن دوست تھی۔۔۔ جس پر وہ اپنی جان لٹاتی۔۔۔

اس کے ماں باپ دونوں ہی بہت امیر تھے اس کے باوجود وہ ایک لور سٹینڈرڈ
کی زندگی جی رہی تھی۔۔۔

خود کماتی اور خود کھاتی۔۔۔

کرن بہت دیر تک اس سے گلے لگ کر روتی رہی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کافی دیر سے پرس میں موجود سیل رنگ ہو رہا تھا۔۔

کرن سوچکی تھی اس لیے فرحانے کال ریسیو کی۔۔۔

"ہیلو"

ہیلو۔۔۔کرن؟؟۔۔"دوسری جانب سے مردانہ آواز کانوں کی سماعت" سے ٹکرائی۔۔۔

"نہیں۔۔اس کی دوست۔۔۔آپ کون بات کر رہے ہیں؟؟۔۔ "

میں وقاص کا دوست ابوذر۔۔کیا کرن سے بات ہو سکتی ہے؟؟۔۔۔وہ " بھی ذرا جلدی۔۔۔"اس نے گمبھیر لہجے میں عجلت سے کہا۔۔تو فرحا کو محسوس ہوا جیسے کوئی اہم بات ہے۔۔۔اور اس نے فوراہی کرن کو اٹھایا۔۔۔

کرن کوئی ابوذر بات کر رہا ہے وقاص کا دوست۔۔۔کہہ رہا ہے تم سے " "بات کرنا چاہتا ہے

بول دو مجھے نہیں کرنی۔۔۔" کرن یہی سوچ کر الجھی۔۔۔ کہ آخر ابوذر "
جیسے شخص کو اس سے کیا کام آ گیا۔۔۔

وہ منع کر رہی ہے آپ سے بات کرنے کے لیے۔۔" فرحا اس کا پیغام "
ابوذر کو دینے کے بعد فورا ہی کال منقطع کرنے کے لیے سیل کان سے ہٹانے
لگی۔۔۔

جب دوسری جانب سے تیزی سے کہا گیا۔۔۔" پلیز۔۔۔۔ یہ ارجنٹ
"ہے۔۔۔

"اچھا۔۔۔"

"کرن سن لو ناں وہ کیا کہہ رہا ہے۔۔۔ لگتا ہے کوئی ضروری بات ہے "

صرف فرحا کے کہنے پر۔۔اس نے سیل کان سے لگالیا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

"کرن کہاں غائب ہو گئی ہو تم؟؟۔۔ "

کرن کے سمجھ نہ آیا کہ ابوذر بھلا کیوں یہ سوال کر رہا ہے؟؟۔۔۔

وہ کل سے گھر سے غائب ہے مگر اس کے شوہر کو کوئی پرواہ نہیں۔۔۔

کوئی میسج نہیں۔۔۔کوئی کال نہیں۔۔اور اب جب کال آئی ی بھی ہے تو اس کے دوست کی۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔آپ کو کوئی کام تھا مجھ سے؟؟۔۔"اس نے خاصہ نروٹھے " لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

کام؟؟۔۔۔تمہارا شوہر یہاں ہاسپٹل کے بیڈ پہ پڑا زندگی اور موت کی لڑائی" لڑ رہا ہے اور تم ہسپتال سے اچانک غائب ہو گئی ہو اور تم مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ مجھے کوئی کام ہے؟۔۔۔یار کیسی بیوی ہو تم؟؟۔۔۔تمہارے شوہر نے تمہیں بچانے کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈالی اور تم اسے دیکھنے تک نہیں آئی یں۔۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی کرن کے کان کھڑے ہوئے تھے وہ فوراہی اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔

"یہ کیا بول رہے ہو تم؟؟۔۔ "

"اپنے شوہر کو آخری بار دیکھ لو آ کر۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو بعد میں گلٹ کے سوا کچھ نہ بچے۔۔"اس کے جملے ایٹم بم کی طرح کرن کے سر پر گرے تھے۔۔۔

وہ فوراً ہی اٹھ کر بھاگی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے؟۔۔ کہاں جا رہی ہو؟۔۔"اسے اچانک باہر جاتا دیکھ۔۔ فرحا تیزی سے پوچھنے لگی۔۔۔

"وقاص۔۔۔ وقاص بہت کریٹیکل سچویشن میں ہے۔۔۔"اس کے تو منہ سے الفاظ تک ٹھیک طرح نہیں نکل پا رہے تھے۔۔۔

عورت لاکھ سمجھے۔۔۔کہ وہ اپنے شوہر سے بہت نفرت کرتی ہے۔۔۔اتنی نفرت کی وہ مرے یا جیے اسے کوئی پرواہ نہیں۔۔۔لیکن یہ رشتہ اس قدر مضبوط ہے کہ جب بھی اسے ضرورت ہوتی ہے عورت پتنگ کی ڈور کی طرح اس کی جانب کھنچی چلی جاتی ہے۔۔۔۔

"رکو تو پھر میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔۔۔"فرحا اس کے ساتھ چلنے کے لیے تیزی سے اندر سے چادر اوڑھ کر آئی تھی۔۔۔

وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھ کر ہسپتال پہنچیں۔۔۔

ہسپتال کی پارکنگ میں ہی کرن کا سامنا مہوش بیگم، سدرہ اور انصار صاحب سے ہوا۔۔۔

وہ لڑکی اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔اس نے سلام بھی نہ کیا ۔۔۔بس تیزی سے ہسپتال کے اندر بھاگی۔۔۔

ریسپشنسٹ سے وقاص عباسی کے روم کے متعلق پوچھا۔۔۔

روم نمبر 201 تھرڈ فلور"کرن کو بھی اسی ہسپتال میں ایڈمٹ کیا گیا تھا" مگر فرسٹ فلور پر۔۔۔۔

تھرڈ فلور پر سارے وی ائی پی رومز تھے۔۔۔

کرن زیادہ سوچے بغیر لفٹ کی جانب بڑھی۔۔۔

فرحا اور باقی سب بھی اس کے ساتھ ساتھ لفٹ میں داخل ہوئے تھے۔۔۔

تم باہر کہاں سے آرہی ہو؟؟۔۔۔میرا بیٹا ہسپتال میں پڑا ہے کل رات "
سے اور تم باہر پھر رہی تھیں۔۔۔"مہوش بیگم لفٹ میں داخل ہوتے ہی
اس پر برسنا شروع ہو گئی تھیں۔۔۔

مام یہ تو چاہے گی ہی نا کہ بھائی کو کچھ ہو جائے تا کہ اس کو جائیداد کا حصہ "
جلد سے جلد مل جائے۔۔۔مگر میں بتا رہی ہوں کرن۔۔۔اگر میرے بھائی
کو کچھ ہوا نا۔۔۔تو میں تمہیں ایک روپیہ نہیں لینے دوں گی عباسی خاندان کا
۔۔۔"سدرہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔کرن کو حقارت سے دیکھ۔۔۔غصیلے
لہجے میں بولی۔۔۔

اس نازک لمحے بھی وہ پیسوں کی باتیں کر رہی تھیں۔۔۔کرن انھیں حیرت
سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

اگر وہ غریب ہے اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ اسے ہر جگہ ذلیل کرنا شروع کر دیا جائے۔۔۔خاص طور پر ہسپتال میں جب اس کا شوہر زندگی اور موت کی لڑائی لڑ رہا ہو۔۔۔

لڑنے کی ہمت نہیں تھی اس کے اندر۔۔۔اس کا ذہن تو صرف وقاص میں الجھا ہوا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔۔۔

فرحا چاہتی تھی سدرہ کی بات کاٹ کر جواب دے۔۔مگر یہ سوچ خاموش ہو گئی کہ یہ کرن کی سسرال کا معاملہ ہے۔۔۔۔

انصار صاحب بھی سب کچھ سننے کے باوجود خاموش کھڑے تھے۔۔۔

لفٹ کھلتے ہی سب سے پہلے کرن روم نمبر 201 کی جانب لپکی۔۔۔

وہ کمرے کے پاس پہنچی۔۔۔تو نرس باہر نکل رہی تھی۔۔۔

"پیشنٹ؟؟۔۔"

آپ کو آنے میں دیر ہو گئی۔۔۔دو تین منٹ پہلے ہی انہوں نے اپنی آخری سانسیں سے لی ہیں۔۔۔۔بہت تکلیف میں تھے اچھا ہوا خدا نے ان کا پردہ کر لیا۔۔۔"نرس کے کہتے ہی کرن کا دماغ بھک سے اڑ گیا تھا۔۔۔

اسے لگا اس کے پاؤں سے جان نکل گئی ہو۔۔

اس نے کمرے میں موجود بیڈ پر سفید چادر میں ایک وجود کو ڈھکے دیکھا۔۔۔

وقاص۔۔۔"وہ حلق کے بل چیخی تھی۔۔۔مگر پھر اگلے ہی لمحے زمین" بوس ہوئی۔۔۔

وہ دروازے پر ہی بیٹھ کر رونے لگی تھی۔۔۔

گمان ہوا جیسے پوری دنیا ویران ہو گئی ہے اس کی۔۔۔

میرا بھائی بالکل صحیح تھا ایسے کیسے وہ راتوں رات مر سکتا ہے؟؟۔۔"سدرہ" فوراً ہی اس نرس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔احتجاجاً چیخی۔۔۔

وہ تکلیف میں تھے بہت۔۔۔اور راتوں رات تو کچھ نہیں ہوا۔۔۔بہت ”
دنوں سے بیمار تھے وہ۔۔۔“نرس کے کہتے ہی سدرہ کو محسوس ہوا۔۔۔ جیسے
اس نے کچھ غلط سن لیا ہو۔۔۔

وقاص بیمار تھا تو پھر یہ بات اسے کیوں نہیں پتہ تھی۔۔۔

مہوش بیگم چکرا کر گرنے لگیں۔۔۔تو فوراً ہی انصار صاحب نے انھیں
بازوں سے تھاما۔۔۔۔

انسان کو روتے وقت بھی اپنی کلاس نہیں بھولنا چاہیے۔۔۔کیا تم ”
فقیرنیوں کی طرح بیٹھ کر دروازے پر رو رہی ہو؟؟۔۔۔“اس کی اچانک
آواز سن۔۔۔وہ چونک کر پیچھے مڑی تھی۔۔۔

بھائی۔۔۔“سدرہ تیزی سے اس کی جانب خوشی سے لپکی۔۔۔”

اس کے ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی جسے سہارا دینے کے لیے گلے سے ایک
اور پٹی آ رہی تھی۔۔۔

دوسری جانب مہوش بیگم بھی اسے دیکھ بہت خوش ہوئی تھیں۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟۔۔۔یہ سب کیسے ہوا؟۔۔۔تم نے ہمیں بتایا کیوں ”
نہیں؟؟۔۔“مہوش بیگم فکر مند لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔۔۔

"سب ٹھیک ہے مام۔۔۔" وہ اپنی عادت کے مطابق نہایت لاپرواہی سے بولا۔۔۔

پھر اس نے اپنے برابر میں کھڑے ابوذر کو گھورا تھا۔۔۔

"ٹھیک نہیں ہے یہ۔۔ سات ٹانکیں آئے ہیں اس کے ہاتھ پر۔۔۔ پاؤں پر چوٹ آئی ہے وہ الگ۔۔" ابوذر تیزی سے بتانے لگا تھا۔۔۔

فرحا ابوذر کی جانب الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔ کیا اس نے نہیں کہا تھا کہ وقاص عباسی کریٹیکل سچویشن میں ہے۔۔۔ کیا سات ٹانکوں کا آنا کریٹیکل سچویشن کہلاتا ہے؟؟۔۔۔

خواہ مخواہ ہی ڈرا دیا پاگل نے۔۔۔" وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔۔۔ "

جبکے کرن ابھی بھی وہیں بیٹھی روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔

وقاص کو واقعی اگر کچھ ہو جاتا۔۔ تو وہ کیا کرتی۔۔۔ یہ سوچ کر ہی اسے خوف آ رہا تھا۔۔۔

اس ہرجائی نے بھلے محبت نہ کی ہو۔۔۔ مگر اس نے تو کی تھی ناں۔۔۔ وہ بھی بہت سچی۔۔۔

وقاص نے مہوش بیگم سے بات کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔ وہ نیچے بیٹھی۔۔۔ آنسو صاف کرتی ہوئی نظر آئی۔۔۔

اس کی آنکھیں اور ناک سرخ ہو رہے تھے۔۔۔

اٹھو۔۔۔"اس نے اپنا الٹا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔"

کرن نے آنسو بھری انکھوں سے نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔ غم ہو رہا ہے کہ میں زندہ ہوں؟؟۔۔"اس کی جگہ کوئی اور بندہ "
ہوتا اور اپنی بیوی کو یوں اپنے لیے روتا ہوا دیکھتا تو یقینا اسے گلے لگاتا۔۔ بڑی
محبت سے چپ کراتا مگر وہ وقاص عباسی تھا۔۔۔جذبات نام کی جیسے کوئی چیز
ہی نہ ہو اس میں۔۔۔

وہ اس لمحے ایسی بات کر بھی کیسے سکتا تھا؟؟ کرن یہ سوچ منہ بسور گئی۔۔۔

”اسے یقیناً گھٹی میں کریلا دیا گیا ہے۔۔۔اچھے الفاظ بولنا تو آتا ہی نہیں ہے اس کڑوے کریلے کو۔۔۔“ وہ دانت پیستی ہوئی دل ہی دل کڑکڑاتی۔۔ بجائے اس کا ہاتھ پکڑنے کے۔۔۔خود ہی اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتی کھڑی ہو گئی۔۔۔

وقاص نے صرف اس لمحے اپنا ہاتھ دیکھا۔۔۔جو خالی تھا۔۔۔کہنے کو یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔بالکل معمولی سا فعل تھا اس لڑکی کی جانب۔۔۔۔مگر نہ جانے کیوں دل پر گراہ گزرا تھا کہ اس کا ہاتھ نہ تھامنا۔۔۔

”الو کا پٹھا۔۔اتنا اچھا موقع دیا میں نے اسے اپنی بیوی کے قریب جانے کا۔۔۔۔بجائے بیوی کو گلے لگا کر چپ کراتا۔۔۔۔الٹا بکواس کر رہا ہے اور پھر چاہتا ہے کہ وہ اس کا ہاتھ پکڑے۔۔۔ہہہ۔۔۔۔اس کا کچھ نہیں ہو

سکتا۔۔۔"اس کے چہرے پر جو ایک لمحے کے لیے ہی صحیح مایوسی ابھری تھی وہ ابوذر نے دیکھ لی تھی۔۔۔اور وہ بے اختیار ہی اس کی حالت پر مسکرا دیا تھا۔۔۔

وقاص ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے کرن کو دیکھنے بھاگا تھا۔۔۔لیکن اپنے ارد گرد کے دونوں روم میں چیک کرنے کے بعد اسے پتہ چلا کہ کرن تو یہاں موجود ہی نہیں ہے۔۔۔

ابوذر کرن کہاں ہے؟؟۔۔"وہ فکر مند ہو کر پوچھ رہا تھا۔۔۔ "

"تجھے ہوش کب ایا؟؟۔۔ "

جب تو نرس سے فلٹ کر رہا تھا۔۔"خاصہ جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔ "

اوو۔۔اووو۔" وہ ہونٹوں کو گول کر گیا تھا اس کا جواب سن۔۔۔"

"تو چل کر لیٹ۔۔۔کچھ چاہیے تو مجھے بتا میں لا دیتا ہوں۔۔۔ "

"نہیں شکریہ بس یہ بتا کرن کہاں ہے؟؟۔۔ "

وہ۔۔۔وہ۔۔۔"کرن کا ذکر سنتے ہی ابوذر نے اپنی پیشانی ہلکی سی کھجائی ی" تھی۔۔۔

وہ وہ کیا کر رہا ہے؟؟۔۔۔کرن کہاں ہے؟؟۔۔"اس کے لہجے میں فکر کا " عنصر نمایا تھا۔۔۔

"نیچے فرسٹ فلور کے روم نمبر 5 میں۔۔۔ "

"یہ بتاتے ہوئے اتنا لچک کیوں رہا ہے؟؟۔" وقاص کو کچھ گڑبڑ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

ابوذر نے وقاص کے لیے تو وی ائی پی روم کیا تھا مگر کرن کے لیے نہیں۔۔۔ اور نہ ہی وہ صبح سے کرن کو دیکھنے گیا۔۔۔اس نے صرف اس کے والد کو کال کر کے اطلاع کر دی تھی۔۔۔اب اسے نہیں پتہ اس کے والد آئے یا نہیں آئے دیکھنے۔۔۔یا وہ کس حال میں پڑی ہے۔۔۔۔

ابوذر اتنی خاص اہمیت نہیں دیتا تھا کرن کو۔۔۔کیونکہ اس کے نزدیک وہ ایک گولڈ ڈگر عورت تھی جس کا اپنا شوہر اسے عزت و اہمیت نہیں دیتا تھا تو

پھر وہ کیوں اپنا ٹائم و پیسہ ضائع کرتا بھلا اسے عزت و کمفرٹیبل ماحول فراہم کرنے میں ہسپتال میں۔۔۔۔۔

مگر یہ دیکھ اس کے ہاتھ پاؤں پھولے کہ وقاص تو ہوش میں آتے ہی اپنی بیوی کی فکر میں گھلے جا رہا ہے۔۔۔۔

وقاص نیچے گیا تو کرن وہاں موجود ہی نہ تھی۔۔۔

کرن یہاں نہیں ہے؟؟۔۔۔"انہوں نے نرس سے پوچھا تو اسے بھی " کچھ بھی معلوم نہیں تھا کرن کے متعلق۔۔۔

جس کے بعد وقاص کا چہرہ مزید لال پیلا ہوا۔۔۔اور وہ کھا جانے والی نگاہ سے ابوذر کو دیکھنے لگا۔۔۔

میں نے اس کے والد کو کال کر دی تھی۔۔ہو سکتا ہے اس کے والد آ کر لے گئے ہوں۔۔" وقاص کے غضب ناک ہوتے چہرے کو دیکھ۔۔۔وہ تیزی سے بولا۔۔۔

"رک۔۔میں کال کرتا ہوں۔۔۔"ابوذر کو اپنی جان شدید مشکل میں پڑتی نظر آ رئی تھی۔۔۔

اس نے فوراہی سیل نکال کر کرن کو کال کی۔۔۔

اس کی دوست نے کال ریسیو کی تھی۔۔۔اور بتایا کہ وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

ابوذر نے وقاص کو آنکھوں کے اشاروں میں کہا۔۔۔دیکھ لے تیری بیوی بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

"کام؟؟۔۔۔تمہارا شوہر یہاں ہاسپٹل کے بیڈ پہ پڑا زندگی اور موت کی لڑائی لڑ رہا ہے اور تم ہسپتال سے اچانک غائب ہو گئی ہو اور تم مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ مجھے کوئی کام ہے؟۔۔۔یار کیسی بیوی ہو تم؟؟۔۔۔تمہارے شوہر نے تمہیں بچانے کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈالی اور تم اسے دیکھنے تک نہیں آئی یں۔۔۔"خود کو وقاص کے غصے سے بچانے کے لیے۔۔۔اس نے کرن کو سنانا شروع کر دیا تھا۔۔۔

"اپنے شوہر کو آخری بار دیکھ لو آکر۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو بعد میں گلٹ کے سوا کچھ نہ بچے۔۔"وقاص کی آنکھیں ٹوسٹ ہوئی تھیں اس کے جملے سنتے ہی۔۔۔

اب یہ کیا تھا؟؟۔۔۔"اس نے ایک ابرو اچکا کر۔۔ تفتیشی افسران کی " طرح ترچھی نگاہوں سے تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تھوڑا سہ فن۔۔۔۔"اس نے ایک آنکھ ونگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

ساتھ ساتھ اس نے اپنے موبائل میں موجود وقاص کی تھوڑی دیر پہلے ڈرپ لگی تصویر جس میں اس کی آنکھیں بند نظر آرہی تھیں واٹس ایپ پر اس کی والدہ اور سدرہ کو سینڈ کر دی۔۔۔یہ کہہ کر۔کے وقاص کریٹیکل سچوئیشن میں ہے۔۔۔۔جلدی آجائیں ہسپتال۔۔۔۔

وقاص کو اتنا اندازہ تو تھا کہ وہ پریشان ہو جائے گی۔۔۔ مگر اس کا ہسپتال کے فرش پر بیٹھ کر روتا ہوا چہرہ دیکھنے کو ملے گا۔۔۔ اس کا اندازہ ہر گز نہ تھا۔۔۔

"اب یہ مگرمچھ کے آنسو نہ بہاؤ تم۔۔۔ تم وقاص کی بیوی ہو۔۔۔ تمہارا فرض ہے اس کا خیال رکھنا۔۔۔ مگر نہیں محترمہ کے سیر و تفریح ہی ختم نہیں ہو رہی ہے۔۔ میرا بیٹا پوری رات ہسپتال میں رہا مگر تمہیں کچھ خبر نہیں۔۔۔ یقیناً ہو گی اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر میرے بیٹے کا پیسہ اڑانے میں مصروف۔۔" کرن نے محسوس نہیں کیا کہ وقاص اسے کس طرح دیکھ رہا تھا۔۔۔ مگر باقی سب نے کیا تھا۔۔۔

مہوش بیگم کو وقاص کا اپنی بیوی کو یوں دیکھنا ایک آنکھ نہ بھایا۔۔۔ وہ تیزی سے منہ بسور کر۔۔۔ کرن پر برسنا شروع ہو گئی تھیں۔۔۔

اپنی جلن میں انہوں نے کرن کی سر پر بندھی پٹی کو دیکھا تک نہیں۔۔۔۔

مام۔۔۔ برابر والے روم میں چلتے ہیں۔۔ وہ ہمارا ہے۔۔۔" اس نے جیسے " بات کاٹی تھی۔۔۔

"مگر ریسپشنسٹ نے تو روم نمبر 201 کہا تھا۔۔ "

ہاں۔۔۔ یہاں کھڑکی نہیں تھی تو وقاص کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا " تھا۔۔ وہ تازہ ہوا کھانا چاہتا تھا اس لیے ہم نے روم ایکسچینج کر لیا۔۔۔" ابوذر نے پوری بات ڈیفائن کی تھی۔۔۔۔

چلیں۔۔۔میرے کمرے میں" وہ خوبرو نوجوان نہیں چاہتا تھا کہ اس "
مردہ پیشنٹ کے گھر والے آکر۔۔۔اس کے گھر والوں کا تماشہ دیکھیں۔۔۔

سدرہ۔۔۔مہوش بیگم۔۔۔فرحا ابوذر وانصار صاحب سب کمرے سے نکل
گئے تھے سوائے کرن کے۔۔۔

کیا اس پیشنٹ کے گھر والوں کا انتظار کر رہی ہو تا کہ ان کے ساتھ مل کر "
روسکو اور غم منا سکو میرے نہ مرنے کا؟؟۔۔۔" وہ کرن کو دیکھ۔۔خاصہ
نروٹھے لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

تف ہے۔۔۔جو اس آدمی کے منہ سے کبھی کچھ اچھا نکلے۔۔۔کڑوا کریلا "
کہیں کا۔۔۔" وہ کھا جانے والی نگاہوں سے تکتی ہوئی۔۔۔کمرے سے نکلی
وقاص بھی اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔۔۔

ویسے مین روڈ کو اپنے باپ کا گارڈن سمجھ رکھا تھا تم نے؟؟۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔ نہایت نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

اس کا سوال جلے پر نمک چھڑکنے کے مترادف تھا۔۔۔ وہ جواب دینے کی نیت سے غصے سے پلٹی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ میں بندھی پٹی اور سات آئے ہوئے ٹانکوں کا سوچ وہ گلٹ میں مبتلا ہوئی۔۔۔ مقابل کبھی اس حال کو نہ پہنچتا۔۔۔ اگر وہ اسے بچانے کے لیے نہ آتا۔۔۔ تو یقینا غلطی اس کی تھی یہ سوچ وہ اپنا غصہ پی گئی۔۔۔

اس کا جواب نہ دینا وقاص کو شدید ناگوار گزرا تھا۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے۔۔۔تمہارے باپ کی سڑک تھی؟۔۔کیا ”
سوچ کر چل رہی تھی تم وہاں؟؟۔۔اگر میں وقت پر نہ آتا تو تمہیں اندازہ
بھی ہے تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا تھا؟؟۔۔۔وہ گاڑی والا ہارن پر ہارن دے
رہا تھا اور تم پاگلوں کی طرح وہیں کھڑی تھیں۔۔۔۔کیا اپنی زندگی سے دل
بھر گیا ہے تمھارا؟؟۔۔۔“ابھی وہ دوبارہ پلٹ کر کمرے کی جانب ایک قدم
بڑھنے ہی لگی تھی۔۔۔کہ وقاص نے اس کا نازک ودودھیائی ی بازو الٹے
ہاتھ سے گرفت میں لے کر۔۔۔۔اسے دیوار سے پن کیا۔۔۔۔

اس کی ٹھوڑی اپنی شہادت وانگوٹھے کی انگلی سے پکڑ کر اونچی کر۔۔۔اپنی
آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کرتے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر پوچھنے لگا۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ ڈوروں سے سجی تھیں۔۔۔۔

شدید غصہ تھا وہ کرن کے اس عمل پر۔۔۔۔

وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ کہ اگر وہ ٹھیک وقت پر وہاں نہ آتا اور اسے نہ بچاتا تو کیا ہو جاتا۔۔۔۔

بالکل۔۔۔۔ زندگی کم قید زیادہ لگنے لگی ہے تمہارے نکاح میں۔۔۔ کیوں" نہ تم مجھے آزاد کر دو۔۔ میں کھل کر سانس لینا چاہتی ہوں۔۔ تھک گئی ہوں میں۔۔۔ نہیں ہوتا مجھ سے اب یہ سب۔۔۔۔ تم پیسے نہیں دینا چاہتے مت دو۔۔ بلکے کچھ بھی مت دو مجھے بس مجھے آزاد کر دو اور کچھ نہیں چاہیے مجھے تم سے۔۔ پھر جو دل چاہے کرتے پھرنا جتنی چاہے محبت بڑھانا جس کو ایکٹرس بنانا ہے بنانا جیسے رائٹر بنانا ہے بنا دینا۔۔۔ کوئی تم سے کچھ نہیں پوچھے گا۔۔۔ اوسوری۔۔۔ کوئی تم سے ویسے بھی کچھ نہیں پوچھ سکتا مسٹر وقاص عباسی

۔۔۔۔میں بھول گ ئی تھی۔۔ ”وہ بول نہیں رہی تھی وہ طنز کے تیر برسا رہی تھی ایک کے بعد ایک۔۔۔۔

اور وہ سارے ہی تیر مقابل اپنے دل میں چبھتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

آخری جملہ اس نے ہلکا سہ طنزیہ مسکرا کر چوٹ کرنے والے انداز میں بڑی نرمی سے ادا کیا۔۔۔۔ جیسے جتا رہی ہو۔۔۔ کہ تم کیا سمجھتے ہو مجھے نہیں پتہ کہ تم کیا کرتے پھر رہے ہو میرے پیٹھ پیچھے۔۔۔

او۔۔۔ تو تم مجھ سے اتنی بیزار ہو کہ خود کشی کرنے چلی تھیں۔۔۔“ یہ ” جملہ ادا کرتے وقت اس کی اپنی زبان بھی کڑوی ہو رہی تھی۔۔۔

جیسے یقین نہ آ رہا ہو وہ لڑکی اتنا بیزار ہے اس سے۔۔۔

وہ بہت مغرور شخصیت کا حامل تھا۔۔۔ہر کوئی اسے ایڈمائر کرتا۔۔۔لوگ اس کی پرسنلٹی کو ستائشی نگاہوں سے دیکھتے تھے اور وہ ان ستائشی نگاہوں کا ہی عادی تھا۔۔۔لڑکیاں ترستی تھیں اس کے قریب آنے کے لیے۔۔۔مگر وہ کسی کو نگاہ اٹھا کر دیکھنے تک کی زحمت نہیں کرتا تھا۔۔۔لیکن اس نے کب سوچا تھا کہ اتنی پرفیکٹ وفیمس پرسنلٹی ہونے کے باوجود اس کی اپنی بیوی اس سے بیزار ہو جائے گی۔۔۔نہ صرف بیزار اس حد تک بیزار کے۔۔۔۔ اس کے ساتھ جینے سے کہیں بہتر مرنا لگے گا اسے۔۔۔

یہ انکشاف اسے شدید تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

مانا چہرہ تاثرات سے خالی تھا مگر دل تو جیسے کوئی مٹھی میں بھینچ رہا ہو۔۔۔

کچھ لمحوں تک تو صرف اس لڑکی کا چہرہ دیکھتا رہا۔۔۔

پھر آہستگی سے ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔۔۔

اوکے۔۔۔ تھوڑا وقت دو مجھے۔۔۔کچھ چیزیں سیٹل کرنی ہیں وہ" کرلوں۔۔۔تو پھر وہ بھی کردوں گا جو تمہاری چاہت ہے۔۔۔"سرد لہجے میں کہتا۔۔۔وہ کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔

کرن نے نوٹ نہیں کیا اس کی طرح وقاص نے طلاق یا آزاد کا لفظ استعمال نہیں کیا تھا۔۔

وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ کر نہیں سکتا تھا وجہ یہ تھی کہ وہ کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

یہ لفظ بندوق میں لوڈ ہوئی ی گولی کی طرح ہوتے ہیں۔۔کہ ایک بار فائر ہو گیا تو واپسی کا پھر کوئی راستہ نہیں۔۔۔۔

وہ لڑکی کیا سمجھتی ہے۔۔اس کی کوئی عزت نہیں۔۔کوئی انا نہیں۔کوئی سلف رسپیکٹ نہیں۔۔وہ لڑکی جب چاہے جہاں چاہے کھڑی ہو جائے طلاق مانگنے کے لیے اور وہ چپ رہے گا۔۔۔برداشت کرئے گا کیونکہ وہ اپنا گھر نہیں توڑنا چاہتا۔۔۔ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔۔۔اور یہ اس کے صبر و برداشت کی انتہا تھی۔۔۔۔

کرن کی سمجھ نہ آیا وہ خوش ہو کے آخر کار اسے اس بے مروت ہر جائی سے آزادی ملنے والی ہے یا روئے۔۔۔کہ اس کا خوبصورت آشیانہ۔۔۔جو اس

نے اپنے ہاتھوں سے سجایا تھا۔۔۔بس اب کچھ وقت کا مہمان رہ گیا ہے۔۔۔
پھر اس نے تاش کے پتوں کی طرح بکھر کر رہ جانا ہے۔۔۔۔

وہ اپنے جذبات بہت الجھے پا رہی تھی۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

اور آپ کو میرا بھیجا ہوا سوٹ کیسا لگا؟؟۔۔" باتوں ہی باتوں میں جب "
انصار صاحب نے مہوش صاحبہ سے اپنے بھیجے ہوئے تحفے کے متعلق پوچھا تو
وہ الجھ کر ان کی جانب دیکھنے لگیں۔۔۔

"کون سا سوٹ؟۔۔ "

وہ جو میں نے وقاص کی سالگرہ سے پہلے آپ کو اور وقاص کو بھیجا تھا ''
''۔۔سدرہ بچی کے لیے بھی میں نے گھڑی وغیرہ بھیجی تھی۔۔۔

جی؟؟۔۔۔مجھے تو آپ کا کوئی ایسا گفٹ ریسیو نہیں ہوا۔''مہوش صاحبہ '' فوراً ہی بولیں۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں نے خود کرن کے ہاتھوں آپ کو بھجوایا تھا۔۔۔ '' بلکہ اکثر بھجواتا رہتا ہوں۔۔۔''مہوش کے لیے شاید وہ تحفے اہمیت کے حامل نہ ہو مگر انصار صاحب کے لیے وہ بہت اہمیت کے حامل تھے۔۔۔

انہوں نے صرف مہوش اور وقاص کو خوش کرنے کے لیے لاکھوں روپے خرچ کیے تھے ان تحفوں پر۔۔۔۔

سوری؟؟۔۔۔مجھے آپ کی طرف سے کوئی بھی تحفہ آج تک ریسیو نہیں ہوا ہے۔۔۔"مہوش صاحبہ اب کافی اکتائے ہوئے لہجے میں جواب دے رہی تھیں۔۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہا میں نے واقعی بھیجے ہیں۔۔"انصار صاحب نے اپنی بات پر خاصہ زور دیا تھا۔۔۔۔

آخر کوئی دس بیس ہزار کی بات تھوڑی تھی لاکھوں کا معاملہ تھا۔۔۔

تو آپ کو کیا لگتا ہے میری مام آپ سے جھوٹ بول رہی ہیں؟؟۔۔۔۔" "سدرہ نے ان پر چڑھائی کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔تو وہ ایک لمحے کے لیے گڑبڑا گئے۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔۔" وہ ابھی اپنی بات واضح کرنے کی کوشش ہی کر رہے "
تھے۔۔۔ کہ سدرہ تیزی سے بولی۔۔۔ "کوئی بیٹا ویٹا نہیں ہوں میں
تمہارا۔۔۔اوکے۔۔۔۔ مجھ سے اور میری مام سے خوامخواہ کے رشتے
"بڑھانے کی کوشش مت کرو۔۔۔

سدرہ کا خود سے یوں بدتمیزی کرنا انہیں شدید ناگوار گزرا تھا۔۔۔

وہ اپنے دونوں ہونٹ سختی سے بھینچ گئے۔۔

مجھے لگتا ہے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ہمارے درمیان۔۔۔میں نے خود "
کرن کے ہاتھوں اپ کو تحفے بھجوائے ہیں میں جھوٹ کیوں بولوں گا آپ
"لوگوں سے۔۔

اچھا اب چھوڑئیں بھی ناں انکل۔۔۔کون سا وہ لاکھوں کے تھے۔۔" "
سدرہ بات ختم کرنے کے لیے۔۔۔اکتاہٹ کے ساتھ گویا ہوئی ی۔۔۔

وہ لاکھوں کے ہی تھے۔۔۔"انصار صاحب کا جیسے دل باہر آیا تھا۔۔۔۔ "
وہ چیخنا نہیں چاہتے تھے مگر خود کو روک بھی نہیں سکے تھے۔۔۔

لاکھوں کے ؟؟۔واقعی۔۔"سدرہ طنزیہ مسکراتی آگے چل دی۔۔۔ "

مہوش صاحبہ کی آنکھوں میں بھی بے یقینی نمایاں تھی۔۔۔وہ بھی مسکرا کر
سدرہ کے ساتھ ہی چلی گئی تھی۔۔۔

ان دونوں کا خود پر ہنسنا انصار صاحب کا خون جلا گیا تھا۔۔۔

وہ غصے سے آگ بگولا ہو کر کمرے سے نکلے تو انہیں سامنے ہی بینچ پر کرن بیٹھی ہوئی نظر آئی۔۔۔وہ اس کی کلائی پکڑ کر کھینچتے ہوئے چھت کی جانب لے گئے۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔"ابھی تک اس کی خفگی ختم نہیں ہوئی تھی ان کی دوسری شادی کی۔۔۔

وہ مسلسل اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

انصار صاحب اسے چھت پر لے آئے تھے۔۔۔

"ہو کیا گیا ہے آپ کو؟؟۔۔مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔میرا ہاتھ چھوڑیں ڈیڈ۔

انہوں نے ہاتھ ضرور چھوڑا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا۔۔۔

کرن کے گال تھپڑ کی شدت سے دہکنے لگے تھے۔۔۔

اسے اپنا کان سن ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

"میں نے تمہیں تحفے بھیجے تھے کہاں ہیں وہ؟؟۔۔۔ تمہاری ساس کہہ رہی ہے کہ اسے تو کوئی تحفہ ملا ہی نہیں۔۔۔ پتہ ہے لاکھوں کے تحفے تھے وہ۔۔۔۔۔۔" انصار صاحب نے جیسے اپنا سارا غصہ اس بیچاری پر اتار دیا تھا۔۔۔

وہ اپنے تھپڑ والے چہرے پر ہاتھ رکھے۔۔۔ نظر جھکائے سن سے ذہن کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔

اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔۔۔

انصار صاحب نے چیختے ہوئے دوبارا ہاتھ اٹھایا۔۔ تو وہ ڈر کر فورا پیچھے ہوئی ۔۔ جبکہ اس بار انصار صاحب نے ہاتھ مارنے کی نیت سے نہیں اٹھایا تھا۔۔۔

مگر وہ سہم گ ئی تھی۔۔۔

یہ زندگی میں پہلی بار تھا جب انصار صاحب نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے۔۔۔

جب انہوں نے دیکھا کہ کرن سہم گئی ہے تو ان کا غصہ از خود ہی تھوڑا ٹھنڈا ہوا۔۔۔

"کرن۔۔۔وہ لاکھوں کے تحفے تھے جو میں نے تمہارے اچھے فیوچر کے لیے تمہاری ساس و شوہر کو خوش کرنے کے لیے دیے تھے۔۔ کہاں ہیں وہ؟؟۔۔۔ تمہیں پتہ ہے تمہاری نند اور تمہاری ساس میرے منہ پر ہنس کر گئے ہیں۔۔۔"

"م۔۔مجھے۔۔مجھے نہیں پتا۔۔۔" وہ بمشکل ہی زکام بھری آواز میں بول پائی تھی۔۔۔

کیا مطلب تمہیں نہیں پتہ ؟؟۔۔میں نے وہ تحفے تمہیں بھیجے تھے۔۔۔ ”
“کہ تم انہیں دے دینا۔۔۔

م۔۔میں نے۔۔وق۔۔و قاص کو دیے تھے۔۔۔اس ن۔۔نے کہا۔۔۔”
کہا تھا کہ وہ دے دے گا اپنی مام کو“ وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔

تو جا کر پوچھو اس سے۔۔۔کہاں ہیں وہ تحفے۔۔بیچ کر کھا گیا یا اپنی اس ”
“ایکٹرس محبوبہ کو پہنچا دیے۔۔

ان کا آخری جملہ سنتے ہی کرن کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

توانا اعوان کے بارے میں اس کا باپ بھی جانتا تھا

ضرور اس ایکٹرس انا کو ہی دیے ہوں گے جس سے اپنی سالگرہ والے دن " گلے لگائے بے شرمی سے کھڑا تھا وہ بھی اپنے ہی کمرے میں۔۔ مگر غلطی اس کی نہیں ہے غلطی میری بے وقوف بیٹی کی ہے جو اس دن اپنا گھر اکیلا چھوڑ کر گئی۔۔۔اور دوسری عورتوں کو موقع دیا اپنے شوہر کے قریب آنے "کا۔۔۔۔۔۔۔۔

تو اس کے پیچھے یہ سب ہوا تھا گھر میں۔۔۔وہ تصویر ایسے ہی نہیں ٹوٹی تھی۔۔۔کرن یہ سوچ مزید دل برداشتہ ہوئی۔۔۔

وہ انا کو میرے کمرے میں لایا تھا" وہ دل ہی دل جل کر رہ گ ئی " تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

"یہ سب ہوا کیسے بیٹا؟؟۔۔"انصار صاحب جو چند لمحوں پہلے کرن پر آگ بگولا ہو رہے تھے۔۔وہ وقاص کے سامنے آتے ہی بھیگی بلیوں کی طرح اس کا حال احوال پوچھنے لگے تھے۔۔۔

"روڈ کراس کرتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔"اس نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔بغیر کوئی خاص ڈیٹیل بتائے۔۔۔انہیں کیا اس نے تو کسی کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔جبکہ مہوش صاحبہ بار بار پوچھ رہی تھیں۔۔

"خیال رکھو بیٹا۔۔۔"ابھی انصار صاحب نے کہا ہی تھا کہ پیچھے سے مہوش صاحبہ زہرا گلے بغیر نہ رہ سکیں۔۔۔"ہاں ہر چیز کا خیال میرا بیٹا ہی رکھے۔۔۔آپ کی بیٹی کو تو صرف ہم پیسے اڑانے کے لیے لائے ہیں۔۔۔"

ہمم۔۔۔اصل میں وقاص تم نے زیادہ ڈھیل دے رکھی ہے اسے۔۔" ذرا ٹائٹ کرو اسے۔۔۔رسی کسو اس کی۔۔مانا میں اس کا باپ ہوں مگر میں تمہیں فل اجازت دے رہا ہوں کہ سختی کرو اس پر۔۔۔"ان کے سخت جملے سنتے ہی ابوذر کا منہ حیرت کے مارے کھلا تھا۔۔۔

یہ کیسا باپ تھا جو اپنے داماد کو اپنی ہی بیٹی کو ٹائٹ رکھنے کا مشورہ دے رہا تھا۔۔۔

ٹائٹ رکھنے سے کیا مراد تھی اس کی؟؟۔۔۔ڈومیسٹک وائلنس۔۔۔۔ تشدد۔۔واقعی وہ کرن کا باپ ہی تھا ناں؟؟۔۔۔ابوذر یہی سوچ الجھا۔۔۔

پہلی بار اسے کرن پہ جیسے ترس آیا ہو۔۔۔۔

وہ کوئی جانور نہیں ہے جس پر میں رسی کسوں۔۔۔" وقاص عباسی نے "
لال پیلے ہوتے چہرے کے ساتھ ان کی جانب دیکھ۔۔۔نہایت سرد لہجے میں
کہا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں جیسے آگ برسا رہی تھیں انصار صاحب پر۔۔۔۔

اس نے اس قدر سختی سے ادا کیا تھا اپنا جملہ۔۔۔۔کہ انصار صاحب کو اپنی کمر
پر پسینے کی بوندیں ڈھلتی ہوئی محسوس ہوئی یں۔۔۔

وہ کوئی عام بندہ نہیں تھا اور نہ ہی وہ کبھی عام بندوں کی طرح بولتا تھا۔۔۔اس
کے لہجے میں جب غضب آتا تھا تو اچھے اچھے خود کو اس کے آگے کپکپاتا
محسوس کرتے تھے۔۔۔ جیسے اس لمحے انصار صاحب کر رہے تھے۔۔۔

ابوذر صرف وقاص کا چہرہ دیکھتا رہ گیا۔۔۔

اسے لگتا تھا وقاص اہمیت نہیں دیتا کرن کو کیونکہ وہ اس کی پسند کی نہیں اور نہ ہی اس کے اسٹیٹس کی ہے بس ایک گولڈ ڈگر عورت ہے مگر آج اسے پہلی بار شدت سے محسوس ہوا وقاص کا ری ایکشن دیکھنے کے بعد۔۔۔کے اسے اپنی رائے پر نظر ثانی کرنے کی اشد ضرورت ہے۔۔۔۔

انصار صاحب تو صرف خوشامد کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر انہیں کب خبر تھی کہ خوشامد کرنا اتنا بھاری پڑ جائے گا۔۔۔

اسی لمحے ان کا سیل رنگ ہوا اور وہ اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کرتے ہوئے۔۔فوراً ہی کمرے سے نکل گئے۔۔۔۔

وہ باہر بینچ پر بیٹھ کر رو رہی تھی۔۔۔

اس کے باپ نے ایک بار بھی نہیں پوچھا کہ بیٹا یہ پٹی کس چیز کی بندھی ہے تمہارے سر پر۔۔۔۔۔۔ گویا اس کی تکلیف ان کے لیے کوئی مانا ہی نہیں رکھتی تھی۔۔۔انہیں تو صرف اپنے تحفوں کی پڑی تھی۔۔۔

ابھی وہ رو ہی رہی تھی کہ سامنے سے ایک نوجوان پھولوں کا گلدستہ لیے وقاص کے کمرے کی جانب بڑا۔۔۔ مگر دروازے پر پہنچ کر۔۔۔اس کے قدم از خود رکے اور اس نے پلٹ کر بینچ پر بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔۔جو رونے میں اس قدر مشغول تھی کہ اس کی منجمد نظروں کو بھی خود پر محسوس نہ کر سکی۔۔

اس لڑکی کو روتا دیکھ دل میں جیسے ٹیس سی اٹھی۔۔۔

وہ کیوں ہمیشہ اسے روتی ہوئی نظر آتی تھی۔۔۔

کیوں اس کا رونا دل پر اتنا بھاری گزرتا تھا۔۔۔

بڑی ہمت جمع کر وہ اس کی جانب بڑھا۔۔۔

رومال۔۔۔"اس نے آج پھر اپنا رومال اس کے آگے کیا تھا۔۔۔"

اس کی نرم آواز سنتے ہی۔۔۔کرن نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

معاویہ کو دیکھتے ہی اس نے تیز سے اپنے ہاتھوں سے ہی آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

یہ پٹی؟؟۔۔۔اور آپ کے گال پر؟؟۔" وہ بولتے بولتے خود ہی رک "
گیا تھا۔۔۔جب اس نے کرن کو تیزی سے اپنے بال چہرے پر ڈھکتے دیکھا۔۔

انصار صاحب نے اس کے چہرے پر اتنی زور سے تھپڑ مارا تھا کہ ان کے
ہاتھوں کا پورا پنجہ اس کے چہرے پہ چھپ گیا تھا۔۔۔

وقاص سامنے کمرے میں ہے۔۔۔" وہ اس وقت معاویہ سے بات نہیں "
کرنا چاہتی تھی۔۔۔بلکے معاویہ سے تو کیا اس وقت وہ کسی سے بھی بات نہیں
کرنا چاہتی تھی۔۔۔

باپ و شوہر ہی ایک عورت کا سب کچھ ہوتے ہیں۔۔۔ مگر اس کا نہ تو باپ تھا
اور نہ شوہر۔۔۔

جن دو مرد زاد سے اس کا واسطہ پڑا تھا وہ دونوں ہی دھوکے باز نکلے تھے پھر وہ کیسے کسی اور پر یقین کر لے۔۔۔۔

اس کی بات سن معاویہ نے مزید کچھ نہ کہا بس رومال بینچ پر رکھ کر ۔۔۔خاموشی سے پلٹا۔۔۔

وہ پھولوں کا گلدستہ اپنے ساتھ لایا تھا۔۔۔ مگر اب اسے وقاص سے ملنا ٹھیک نہ لگا۔۔۔خاص طور پہ کرن کی حالت دیکھنے کے بعد۔۔۔

آپ جب کسی شادی شدہ عورت کے چہرے و جسم پر تشدد کے نشانات دیکھتے ہیں۔۔۔تو پہلا خیال کبھی بھی اس کے باپ یا بھائی کا نہیں آتا۔۔۔ صرف و

صرف اس کے شوہر کا آتا ہے۔۔۔ڈومیسٹک وائلنس کا آتا ہے۔۔۔معاویہ کے بھی وہ ہی آیا تھا۔۔۔۔

وہ پڑھا لکھا ہو کر جاہلوں کی طرح اپنی بیوی پر ہاتھ کیسے اٹھا سکتا" ہے؟؟۔۔۔"معاویہ کا خون جل رہا تھا یہ سوچ۔۔۔۔

اس نے سن رکھا تھا کہ کرن وقاص سے طلاق مانگ رہی ہے اب کوئی عورت بلاوجہ تو اپنے شوہر سے طلاق نہیں مانگے گی ناں۔۔۔خاص طور پر ایک خوش رہنے والی عورت۔۔۔

اپنے لائے ہوئے پھولوں کے گلدستے کو اس نے وہیں ڈسبن میں ڈال دیا ۔۔۔اور پھر واپس آکر اس حسین لڑکی کے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔

جہاں تک مجھے یاد ہے۔۔۔ہم نے آخری بار دوستی کی تھی۔۔۔اور ایک دوست ہونے کے ناطے میں آپ کو اس حالت میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔" کرن نے ابھی تک اس کا رومال نہیں اٹھایا تھا۔۔۔اس لیے اس نے خود ہی اٹھا کر کرن کی جانب بڑھاتے ہوئے۔۔۔دوستانہ انداز میں کہا۔۔۔

"تب مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ میرے ہسبینڈ کے دوست ہیں۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں سے بے دردی سے آنسو پونچھتے۔۔۔تیزی سے بولی۔۔

"مجھے بھی نہیں پتا تھا کہ آپ کا نام کرن ہے۔۔" اس نے دانستہ طور پر یہ ٹاپک چھیڑا تھا۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا تھا یہ کہتے ہوئے۔۔۔

کرن۔۔وقاص کی کرن۔۔۔"وہ گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔کرن" نہیں جانتی یہ جملہ ادا کرتے وقت اس کے دل میں ایک ہلچل سی مچی ہوئی تھی۔۔۔ایک طوفان سا برپا تھا۔۔۔اسے کرن کی حالت دیکھ لگ رہا تھا کے وہ نازک سی لڑکی صحیح ہاتھوں میں نہیں ہے۔۔۔وقاص اس کی قدر نہیں کر رہا جیسے اس کی قدر کرنی چاہیے۔۔۔

نہیں۔۔۔امید کی کرن۔۔۔"وہ تیزی سے رد میں بولی۔۔۔"

وقاص کی کیسے ہو گئی کرن۔۔۔اسے تو چاہیے ہی نہیں تھی۔۔۔اسے تو صرف انا چاہیے تھی۔۔۔

امید۔۔۔ہمم۔۔۔بہت اچھی چیز ہے۔۔۔امید پر دنیا قائم ہے۔۔"وہ ہلکا" سا مسکرا کر بولا۔۔۔

مانا بظاہر تو وہ مسکرا رہا تھا مگر صرف اس کا دل جانتا ہے وہ کس قدر تکلیف میں تھا اس لڑکی کی حالت دیکھ۔۔۔

پر اب امیدیں دم توڑنے لگی ہیں" وہ رو دی تھی یہ جملہ ادا کرتے۔۔۔۔ "

کرن کا اس قدر رونا دیکھا نہیں جا رہا تھا اس لڑکے سے۔۔۔

کیسے میں بتاؤں یہ۔۔۔۔ تیرا اس طرح رونا۔۔۔ دیکھا نہیں جاتا "
ہے۔۔"اس لڑکی کو روتا دیکھ۔۔۔اس کی آنکھوں میں بھی آنسو آنے لگے
۔۔۔۔وہ تیزی سے اپنی آنکھیں رگڑتے۔۔۔ کرن کی جانب دیکھ دل ہی دل
گویا ہوا۔۔۔

محبت بڑی عجیب شہ ہے۔۔۔۔کوئی رشتہ نہ ہو کر بھی وہ شخص سب کچھ لگنے لگتا ہے۔۔آپ اس کی تکلیف ایسے محسوس کرتے ہیں جیسے وہ آپ کی تکلیف ہو۔۔۔

سوری۔۔۔میں تو بس دماغ بٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔"وہ معذرت" کرنے لگا۔۔۔

میں نے بتایا نا آپ کو وقاص سامنے کمرے میں ہے۔۔"وہ نہیں چاہتی" تھی کہ معاویہ کے سامنے روئے۔۔آخر وہ وقاص کا دوست تھا۔۔

وقاص کا کوئی بھی دوست اسے ویسے بھی عزت نہیں دیتا تھا۔۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ معاویہ بھی اس کے بارے میں کچھ غلط سوچے۔۔۔۔سوچے

کہ وہ آپ جان کر اس کے سامنے رو رہی ہے اس کی ہمدردی پانی کے لیے۔۔۔

میں نے بھی بتا یا ناں آپ کو۔۔۔کہ میں آپ کا بھی دوست ہوں۔۔۔" " خاصہ جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

دوستی برابری میں اچھی لگتی ہے جیسے آپ کی اور وقاص کی۔۔۔"وہ " گمبھیر لہجے میں بولی۔۔۔

نہیں۔۔۔میرے نزدیک دوستی ہم خیالی میں اچھی لگتی ہے"دو بدو رد کیا " تھا۔۔۔

پھر ہم تو ہم خیال نہ ہوئے۔۔۔"تیزی سے جتاتے ہوئے جواب آیا۔۔۔ "

خیالات تو بدلتے رہتے ہیں ناں۔۔۔کیا فرق پڑتا ہے۔۔پھر بھی اگر کوئی ”
مسئلہ ہے تو میں۔۔۔۔تو میں۔۔۔۔۔”اسے جیسے سوجھ نہیں رہا تھا کہ آگے
کیا بولے۔۔۔وہ ہلکا سا اپنی گردن کی پشت کھجانے لگا تھا۔۔۔

کرن اس حسین لڑکے کو۔۔۔تو میں۔۔۔تو میں۔۔۔پر اٹکا دیکھ۔۔۔ہلکا سا
مسکرا دی تھی۔۔۔

اوواؤ۔۔۔کافی اچھی مسکراہٹ ہے۔۔کہاں چھپا کے رکھتی ہو؟؟۔۔”وہ ”
اچانک ہی ٹم ٹماتی آنکھوں۔۔وچم چماتے دانتوں کے ساتھ پوچھ رہا تھا۔۔۔
جیسے واقعی کوئی بہت خوبصورت چیز دیکھ لی ہو۔۔۔

وہ بی ٹی ایس کی طرح بال پیشانی پر رکھتا تھا جس کی وجہ سے عمر میں کافی چھوٹا معلوم ہوتا اور کیوٹ بھی لگتا۔۔اوپر سے اس کا یوں چم چماتا ساری ایکشن۔۔۔کوئی بھی دیکھتا تو ہنس دیتا۔۔۔وہ بھی بے اختیار مسکرا دی تھی۔۔۔

گھر کی مرغی دال برابر۔۔۔مگر مرد شاید بھول جاتا ہے شادی کے بعد۔۔یہ دال صرف اس کے لیے بنی ہے باہر والوں کے لیے وہ آج بھی مرغی ہی ہے۔۔۔اکثر شوہر سے بد ظن ہونے کی سب سے بڑی وجہ دوسرے مرد کی نرم مزاجی ہوتی ہے۔۔۔عورت نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے شوہر کو اس دوسرے آدمی سے تقابل میں لے آتی ہے۔۔۔اور جب وہ تقابل کرنے بیٹھ جاتی ہے تو اسے اپنے شوہر کی جو بچی کچی اچھائیاں ہوتی ہیں وہ بھی نظر آنا بند ہو جاتی ہیں۔۔۔

غلطی دونوں کی ہے مرد کی کہ وہ اہمیت نہیں دے رہا اور عورت کی کہ وہ تقابل کر رہی ہے۔۔۔ جیسے اس وقت کرن کر رہی تھی اس کی نرم مزاجی و وقاص کے اکھڑ پنے کا۔۔۔۔

معاویہ کرن سے مل کر ہی لوٹ گیا تھا وہ وقاص سے نہ ملا۔۔۔ کیونکہ اسے ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو وہ وقاص سے لڑ جائے۔۔۔ اس نے سن رکھا تھا کے وقاص کا باپ اس کی ماں کو مارا پیٹا کرتا تھا۔۔۔۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کے وہ بھی اپنے باپ جیسا ہی نکلے گا۔۔۔۔

اس حسین نوجوان نے سوچا جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تب وہ اس سے ٹھیک طرح اس حوالے سے بات کرے گا۔۔۔ اس سے پہلے نہیں۔۔۔ کیونکے وہ نہیں چاہتا تھا کے کرن کی زندگی میں مشکلات پیدا کرنے کا سبب بنے۔۔۔

وہ کمرے میں آئی تو وقاص آنکھیں موندے لیٹا ہوا تھا۔۔جبکہ ابوذر سامنے صوفے پر بیٹھا اپنے موبائل میں مگن۔۔۔مہوش صاحبہ وسدرہ جا چکی تھیں۔۔۔

ابوذر کی نگاہ اچانک اٹھی تو اس نے کرن کے گال پر تھپڑ کا نشان دیکھا۔۔۔

اس کا چہرہ سوجا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

وقاص ٹائم کیا ہو رہا ہے؟؟۔۔"اس نے دانستہ طور پر پوچھا۔۔۔جبکہ اس" کے ہاتھ میں سیل موجود تھا۔۔۔

مقابل پہلے الجھا کہ وہ اس سے کیوں پوچھ رہا ہے ٹائم خود کیوں نہیں دیکھ رہا اپنے سیل میں یا سامنے دیوار پر لگی گھڑی پر۔۔۔۔اگلے ہی لمحے اسے محسوس ہو گیا تھا کہ وہ کوئی اشارہ دے رہا ہے۔۔۔۔جبکہ کرن نہیں سمجھ سکی تھی۔۔۔

وقاص نے تیزی سے آنکھ کھول کر دیکھا۔۔۔اس کی نظر کرن کے سرخ گال پر جا کر ٹھہر گئی۔۔۔۔

وہ ابوذر کے سامنے کچھ بول کر۔۔۔کرن کو مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ابوذر نے محسوس کیا کہ اس کی موجودگی میں وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے سے بات نہیں کر پا رہے۔۔۔

کافی لیٹ ہو گیا ہے۔۔۔میں چلتا ہوں"ابوذران دونوں کو اکیلا چھوڑ "
کر۔۔ تیزی سے کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

یہ؟؟۔۔"ابھی وقاص کچھ پوچھ پاتا اس سے قبل ہی کرن تیزی سے سخت"
لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

وہ تحفے کہاں ہیں مسٹر وقاص؟؟۔۔جو میں نے آپ کو آپ کی مام وسدرہ "
"کو دینے کے لیے دیے تھے؟؟۔۔

تحفے۔۔میں نے ان کو بھجوا دیے تھے۔۔"تیزی سے جواب دیا۔۔۔"

جھوٹ مت بولو۔۔۔ تمہاری مام میرے ڈیڈ کے منہ پر کہہ کر گئی ہیں کہ ”
انہیں کوئی تحفہ نہیں ملا۔۔۔“ وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔ بپھر کر بولی۔۔۔

وقاص اس لمحے اس کے سخت لہجے سے کہیں زیادہ اس کے سرخ رخسار پر
دیھان دے رہا تھا۔۔۔۔

اسے سمجھ آگیا تھا کہ انصار کرن کو مار کر گیا ان تحفوں کے پیچھے۔۔۔۔

اس نے اپنے الٹے ہاتھ کی مٹھی مضبوطی سے بھینچی تھی۔۔۔

تم نے واقعی تحفے اپنی ماں کو بھیجے تھے یا ان کی اڑ میں کسی اور کو؟؟۔۔۔" "
اس کا کھلا طنز وقاص کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا۔۔۔

اس نے پلٹ وار نہ کیا بلکہ تیزی سے اپنا سیل ٹیبل سے اٹھا کر کال ملائی۔۔۔

دوسری جانب سے عمر نے کال ریسیو کی تھی۔۔۔

عمر جو میں نے تمہیں گفٹ دیے تھے۔۔۔۔مام اور سدرہ کو دینے کے " لیے وہ کہاں ہیں؟؟۔۔"سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

سر وہ میں نے پہنچا دیے تھے۔۔۔"دوبدو مطمئن لہجے میں جواب ملا۔۔ "

اس کا جواب سنتے ہی وقاص نے کال کاٹی۔۔۔

پھر اس خوبرو نوجوان نے کرن کو تیکھی نظروں سے تکتے ہوئے۔۔۔ مہوش بیگم کے گھر پر کال ملائی۔۔۔

کال ملازمہ نے ریسیو کی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

"مام سے بات کرواؤ میری۔۔۔" نہایت سخت لہجے میں حکم صادر کیا۔۔۔

"میں نہیں کروا سکتی وہ تو ابھی تک گھر آئی یں ہی نہیں ہیں۔۔۔"

تم کون بات کر رہی ہو؟؟۔۔"گھر میں ہر کام کے لیے الگ ملازم "
تھا۔۔۔ مگر کچھ خاص تھے۔۔۔ جنہیں ان کے نام کے ساتھ وہ جانتا تھا جو
سالوں سے اس کے گھر کا کام کر رہے تھے۔۔۔

سر نغمہ۔۔۔"تیزی سے جواب دیا۔۔۔"

نغمہ بی۔۔۔۔کچھ دنوں پہلے میں نے مام اور سدرہ کو کچھ تحفے بھجوائے"
تھے۔۔وہ کہاں ہیں؟؟۔۔"نغمہ ان کے گھر کی بہت پرانی ملازمہ تھی اس
کے والد کے زمانے کی۔۔۔

وہ کافی عمر رسیدہ تھیں۔۔۔اس لیے وقاص احتراماً انہیں بی کے لفظ کے ساتھ
پکارتا۔۔۔

تحفے ؟؟۔۔۔"نغمہ بی تحفوں کے متعلق سنتے ہی پریشان ہوئی تھیں۔۔۔"
کیونکہ ان تحفوں پر سدرہ نے اپنا غصہ نکالا تھا۔۔۔اس نے ان تحفوں کو
کچرے میں پھکوا یا دیا۔۔۔۔جبکہ مہوش بیگم اسے منع کرتی رہ گئی
تھیں۔۔۔۔

وہ اچھے سے واقف تھیں کہ وہ تحفے وقاص عباسی کے سسر نے بھیجے ہیں۔۔۔
اس لیے جانتی تھیں کہ ان تحفوں کی کیا اہمیت ہے۔۔۔

سدرہ کے خلاف کچھ بول نہیں سکتی تھیں وہ۔۔۔انہیں اپنی پرانی نوکری بڑی
پیاری تھی۔۔۔

"ہاں تحفے ؟؟۔۔۔کہاں ہیں وہ؟؟۔۔"

وہ تو میں نے اسٹور میں رکھوا دیے تھے۔۔۔میں میم کو دینا بھول گئ "
۔۔۔"وہ ڈرتے ڈرتے بتانے لگیں۔۔۔

دینا بھول گئیں؟؟۔۔یا نیت خراب ہو گئ آپ کی؟؟۔۔"وہ وقاص "
عباسی تھا کسی کا لحاظ نہ رکھنے والا۔۔۔اگر کسی کو اپنی عزت پیاری تھی تو اس
کے لیے ضروری تھا کہ اس کے سامنے جھوٹ سے کام نہ لے۔۔۔

مکاریت و جھوٹ سے اسے کس قدر چڑ و نفرت تھی یہ تو اس کے ارد گرد کا
ہر شخص ہی جانتا تھا۔۔۔۔

سر۔۔۔میں یہاں اتنے سالوں سے کام کر رہی ہوں۔۔۔آپ ایسا بول "
بھی کیسے سکتے ہیں میرے بارے میں؟؟۔۔۔میں نے ہمیشہ یہاں بڑی

ایمانداری سے کام کیا ہے۔۔۔۔"نغمہ کی آواز روہنسا ہو گئی تھی یہ جملے ادا کرتے وقت۔۔۔

اس نے سوچا نہیں تھا کہ سدرہ کو بچانے کے چکر میں سارا وبال اسی کے سر پر آجائے گا۔۔۔

تو ٹھیک ہے نغمہ بی۔۔۔میں آپ کو صرف ایک گھنٹہ دے رہا ہوں۔۔۔ " جہاں بھی ان تحفوں کو رکھا ہے۔۔۔وہاں سے نکالیں اور مام کو بھیجیں۔۔۔ ایک گھنٹے بعد جب میں کال کروں تو وہ تحفے مجھے مام کے پاس ملنے چاہیے اور وہ خود اقرار کریں کے انہیں تحفے ریسیو ہو گئے ہیں۔۔۔ورنہ سامان پیک کر لیجئے گا اپنا۔۔۔۔"اس نے نہایت سرد لہجے میں کہہ کر کال کاٹ دی۔۔۔۔

اس نے دونوں کالزا سپیکر پر رکھی تھیں۔۔تاکہ کرن بھی تمام باتیں اپنے کانوں سے سن سکے۔۔۔

تحفے اپ مل بھی جائیں تو کیا فرق پڑنا تھا تھپڑ تو وہ ویسے بھی کھا چکی تھی۔۔۔ مگر سارا مسئلہ اب شرمندگی کا تھا۔۔۔اپنے باپ کی باتیں سن کر اسے لگا۔۔کہ وقاص نے ان تحفوں کو انا کو بھجوادیا ہے۔۔۔اسی لیے وہ لڑنے چلی آئی تھی۔۔۔ مگر اب جب حقیقت سے آشنا ہوئی۔۔۔تو سوائے شرمساری کے آنکھیں جھکانے کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔۔

ان سب میں اچھی بات فقط یہ تھی کہ مقابل خاموش تھا۔۔۔۔

دو تین منٹ تک کمرے میں خاموشی کا راج رہا۔۔۔

کیادرد ہورہاہے ؟۔۔"ایک ہلکی سی آواز کمرے میں گونجی۔۔ "

کرن نے نظراٹھاکر وقاص کی جانب دیکھا۔۔۔مگر وہ اپنے سیل پر نظر گڑائے ہوئے تھا۔۔۔

اگراس نے ٹھیک طرح نہ سناہوتاتو یقیناوہ یہی تصور کرتی کہ اس کے کان بج رہے ہیں۔۔۔

نہیں درد توانسانوں کو ہوتاہے میں تو پتھر کی بنی ہوں۔۔۔"اسے گمان "
ہواکہ وقاص جلے پر نمک چھڑکنے کاکام کررہاہے۔۔

وہ غراکراسے دیکھتی۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔۔۔۔

پھر پاؤں پٹکتی ہوئی صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

پوچھنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔"وہ منہ بسور کر منمنایا۔۔۔۔ "

شدید رونے کے سبب اس کی آنکھیں جل رہی تھیں اب۔۔۔

کچھ ہی لمحے گزرے تھے کے اس نے آنکھیں مون لیں۔۔۔

میں ذرا باہر سے ہو کر آرہا ہوں۔۔۔تم میرے لیے تب تک پانی نکال کر" رکھو۔۔۔"وہ حکم صادر کر۔۔۔بیڈ سے اتر کر چلا گیا تھا۔۔۔

اچھا خاصا نیند میں چلی گئی تھی خوامخواہ اٹھا دیا۔۔ کبھی کبھار تو مجھے لگتا ہے ”
یہ مجھے بیوی نہیں ملازمہ سمجھتا ہے اپنی۔۔۔۔خود نہیں پی سکتا تھا پانی نکال
کر۔۔۔“ وہ کڑکڑاتی ہوئی صوفے سے اٹھ کر بیڈ کی جانب آئی تھی۔۔۔

اس نے پانی کا گلاس بھرا۔۔۔۔

کرن کی پوری باڈی سست ہو رہی تھی نیند
کے سبب۔۔۔اس قدر سست۔۔۔کے اس کی ہمت ہی نہ ہوئی چند قدم چل
کر صوفے کی جانب دوبارہ جانے کی۔وہ بیڈ پر ہی بیٹھ گئی۔۔۔

کچھ ہی لمحے گزرے تھے کہ اس نے ٹیک لگا لیا کراؤن سے۔۔۔

پھر کچھ لمحے گزرے۔۔تو اس خوبصورت لڑکی نے اپنے پاؤں بھی اوپر کر لیے۔۔۔

جب وقاص عباسی کمرے میں 20 منٹ بعد داخل ہوا تو وہ اسی کے بیڈ پر سوتی ہوئی نظر آئی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں کوئی حیرت نہیں تھی۔وہ مطمئن ہو کر اندر داخل ہوا۔۔۔

وقاص اچھے سے واقف تھا کہ کرن کو پھیل کر سونے کی عادت ہے۔۔وہ صوفے پر بہت انکمفرٹیبل ہو جائے گی اسی لیے اسے پانی پلانے کا کہہ کر۔۔۔ وہ کچھ دیر کے لیے باہر چلا گیا تھا۔۔۔اسے پتہ تھا جب واپس آئے گا تو وہ بیڈ پر ہی سوتی ہوئی ملے گی۔۔۔

وہ خود کو اتنا نہیں جانتی ہو گی۔۔۔ جتنا مقابل اسے جانتا تھا۔۔۔

بیڈ کے پاس چیئر لگا کر۔۔۔ پُر سکون انداز میں بیٹھ گیا۔۔۔

بہت نرمی سے اس کے بالوں کو کان کے پیچھے کیا۔۔۔

رخسار ابھی بھی لال ہو رہا تھا اس کا۔۔۔ جس پر وقاص عباسی نے آہستگی سے اپنا انگوٹھا مسلا۔۔۔

اسے دنیا کے خوبصورت نظاروں کو دیکھنے کا شوق نہیں تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کو وہ نہیں بھاتے تھے۔۔۔ اسے صرف اپنی بیوی کو پر سکون انداز

میں سوتے ہوئے دیکھنے کا شوق تھا۔۔۔سب کے اپنے اپنے شوق ہوتے ہیں اور اس کے شوق بڑے نرالے تھے۔۔۔۔

اسے یاد نہیں پڑتا کبھی کسی چیز کو دیکھنے سے اتنا سکون ملا ہو۔۔۔۔جتنا اس لڑکی کے چہرے کو دیکھنے سے ملتا۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتا۔۔۔تو کچھ یوں دیکھتا۔۔۔کہ جیسے اسے پھر کچھ اور دکھتا ہی نہ ہو۔۔۔۔

اچانک اس کے ذہن میں وہ لمحہ آیا جب کرن گاڑی کے آگے کھڑی تھی ۔۔۔۔اور گاڑی والا مسلسل ہارن دے رہا تھا۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار وقاص عباسی نے کسی چیز کو کھونے کا خوف اپنے دل میں محسوس کیا۔۔۔

وہ حیران تھا اپنے جذبات پر۔۔۔اسے لگتا تھا اس کے والد کے مرنے کے بعد دنیا میں اب ایسی کوئی چیز نہیں جسے کھونے کا اسے ڈر ہو۔۔۔۔ مگر اس کڑی نے اسے غلط ثابت کر دیا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی سوچوں میں ہی مگن تھا کہ دروازہ نوک ہوا۔۔۔

اس کے اجازت دینے پر نرس اندر آئی تو یہ دیکھ حیران ہوئی۔۔کہ پیشنٹ چیئر پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ آنے والا بیڈ پر سو رہا ہے۔۔۔۔

وہ کچھ ثانیوں تک تو کرن کو الجھی نگاہوں سے ہی تکتی رہی۔۔۔

کیا یہ بھی پیشنٹ ہیں؟؟۔۔"اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔اس " لیے نرس نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔فرسٹ فلور پہ روم نمبر 5 کی۔۔"سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔ "

تو یہ یہاں کیا کر رہی ہیں؟؟۔۔۔"وہ الجھ کر پوچھ اٹھی۔۔۔ "

"وائف ہے میری۔۔۔۔تو میرے ساتھ ہی ہو گی ناں"

نرس نے اس کی بات سن عجیب سا تاثر دیا۔۔۔کیونکہ وہ وی ائی پی روم میں تھا جبکہ اس کی بیوی فرسٹ فلور کے روم نمبر 5 میں تھی جو وی ائی پی ہر گز نہ تھا۔۔۔

وہ حسین نوجوان اس کے تاثرات پڑھ چکا تھا۔۔۔اس لمحے اسے شدید غصہ آ رہا تھا ابوذر پر۔۔۔۔

وقاص ان لوگوں میں سے تھا ہی نہیں جو شرم ساری ظاہر کریں بلکہ الٹا اکڑ دکھانے والوں میں سے تھا جیسے اس وقت اس نرس کو دکھا رہا تھا۔۔۔۔

اس کے اکھڑ پن سے کہتے ہی۔۔۔وہ نرس خاموشی سے چیک۔اپ کر کے چلی گئی۔۔۔

پانچ منٹ ضائع کر دیے میرے۔۔۔"اپنے سکون کے لمحوں میں اسے" کسی کی بھی مداخلت زہر لگتی تھی۔۔۔۔

نرس کے جاتے ہی وہ پھر اسے دیکھنے لگا اور بس دیکھتا ہی رہا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اس کی آنکھ کھلی تو کرن موجود نہیں تھی بیڈ پر۔۔۔

جبکہ ابوذر اس سے ملنے آیا ہوا تھا۔۔

کرن کہاں ہے؟؟۔۔۔"سنجیدگی سے پوچھا۔۔"

"وہ گھر چلی گئی۔۔۔ "

وقاص کو ناگوار گزرا تھا اس کا بغیر بتائے چلے جانا۔۔۔۔

وہ بیمار تھا اس کے ہاتھ پر سات ٹانکے آئے ہوئے تھے۔۔۔ مگر مجال ہے اس لڑکی نے کوئی تیمارداری کی ہو۔۔۔ الٹا اسے چھوڑ کر گھر بھاگ گئی وہ بھی بتائے بغیر۔۔۔

ایسی بھی کیا جلدی تھی جانے کی" وہ دل ہی دل کڑکڑایا۔۔۔ "

ابھی وہ کڑکڑا ہی رہا تھا کہ کرن واش روم سے نکلی۔۔۔

اسے دیکھتے ہی وقاص چونکا۔۔۔ اس نے تیزی سے ابوذر کی جانب دیکھا۔۔۔

جو پلے فل انداز میں مسکرا رہا تھا۔۔ اسے دانستہ طور پر تنگ کرنے کے بعد۔۔۔۔

اور میں سمجھتا رہا اسے دلچسپی نہیں ہے اپنی بیوی میں۔۔۔" وقاص کو " احساس نہیں ہوا شاید مگر یہ سنتے ہی کہ کرن چلی گئی ہے اس کا منہ لٹک گیا تھا۔۔۔

وقاص کے اس ری ایکشن سے ابوذر کو احساس ہوا۔۔۔کہ کرن کیا معنی رکھتی ہے اس کی زندگی میں۔۔۔۔

ابھی کرن وقاص کے پاس آتی۔۔اس سے قبل ہی اسے اپنے والد پھلوں سے بھرئی ٹوکری لے کر کمرے میں داخل ہوتے نظر ائے۔۔۔

انہیں دیکھتے ہی کرن سہم گئی تھی۔۔۔اسے فورا ہی کل کا تھپڑ یاد آیا۔۔۔

کرن اس قدر خوفزدہ ہو گئی تھی اپنے ہی باپ سے کہ وہ فوراہی وقاص کے پیچھے آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔

اس کا اچانک پیچھے آکر کھڑا ہونا وقاص نے محسوس کیا۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم بیٹا۔۔۔اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟؟۔۔۔"انصار" صاحب ٹوکری بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے۔۔۔وقاص کو دیکھ مسکرا کر پوچھنے لگے۔۔۔۔

یہ فروٹ کیوں لے آئے آپ۔۔۔"اس نے کوئی سلام جواب نہ " کیا۔۔۔۔

دل ہی نہ چاہا اس آدمی کو سلامتی دینے کا۔۔۔۔ جس نے اس کی بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت کی ہے۔۔۔۔

اس کا لہجہ پوچھنے والا نہیں تھا۔۔۔ نہایت اعتراضی تھا۔۔۔ کے لائے ہی کیوں؟؟۔۔۔۔

بیٹی کا باپ خالی ہاتھ آتا اچھا تھوڑی لگتا۔۔۔۔ بیمار کی تیمارداری کرنے " جانے والوں کے لیے اچھا ہوتا ہے کہ پھل پھول یہ سب لے کر جائیں ۔۔ کل تو میں ذرا جلدی میں آ گیا تھا اس لیے کچھ نہیں لا سکا۔۔۔ ورنہ تم نے غور کیا ہو گا میں کبھی بھی خالی ہاتھ نہیں آتا۔۔۔" انہوں نے باتوں ہی باتوں میں دو تین بار جتا دیا تھا کہ وہ ہر بار سامان لے کر آتے ہیں اس کے لیے۔۔۔

اب آنے کی زحمت مت کیجیے گا یہاں۔۔۔"اس رعب دار شخصیت نے "
اس قدر سپاٹ لہجے میں کہا کہ انصار صاحب کو محسوس ہوا جیسے انہوں نے
کچھ غلط سن لیا ہے۔۔۔جبکے ابوذر واقف تھا کہ ایسا ہی کچھ ہونے والا
ہے۔۔۔اس لیے اس نے ابھی تک پھلوں کی ٹوکری سے ایک بھی پھل
نہیں اٹھایا تھا۔۔۔

ہاں؟۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔۔او۔۔تمھیں احساس ہو رہا ہو گا کہ مجھے "
تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بیٹا۔۔"خود سوال
کر۔۔۔خود ہی مناسب جواب کی تدبیر کرتے۔۔۔وہ ابوذر کو حیران کر گئے
۔۔۔۔

کافی موٹی چمڑی ہے۔۔۔"ابوذر زیر لب بڑبڑایا تھا ان کی ڈھٹائی "
دیکھ۔۔۔جبکے وہ وجاہت سے مالا مال نوجوان دوبارہ بولنے کی زحمت کیے

بغیر۔۔۔کرن کا ہاتھ اپنے الٹے ہاتھ سے تھام کر۔۔۔انھیں وہیں چھوڑ کر۔۔۔باہر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

میں بھی آرہا ہوں۔۔۔"ابوذر کیا کرتا انصار صاحب کے ساتھ۔۔۔وہ " بھی تیزی سے آواز لگاتا۔۔۔ان کے پیچھے ہو لیا۔۔۔

وہ اسے لنچ کرانے کے لیے کینٹین میں لے آیا تھا ہسپتال کی۔۔

وہ فروٹ کی ٹوکری تو ساتھ لے جانا۔۔۔"وقاس نے ابوذر کی جانب دیکھ " کہا۔۔۔

"کیوں بھئی۔۔۔میں کیوں لے جانے لگا اسے؟۔۔۔ "

خالی ہاتھ آیا ہے نا۔۔۔اچھا نہیں لگے گا خالی ہاتھ واپس جاتا ”
ہوا۔“۔۔۔وقاص نے جیسے بھیگو کر جوتا مارا تھا۔۔۔

ابوذر کو اس لمحے احساس ہوا۔۔۔کہ وہ اسے خالی ہاتھ آنے کا طعنہ دے رہا
ہے۔۔۔

یار جلدی آنے کے چکر میں بھول گیا میں۔۔“خاصہ معصومانہ چہرہ بنائے ”
جواب دیا۔۔۔۔

پھل کھانے کا میرا ویسے بھی دل نہیں ہے تو چاہے تو پیسے بھی دے سکتا ”
ہے۔۔۔میں برا نہیں مانوں گا۔۔۔۔“وقاص نے جیسے آج اس کنجوس کو نہ
چھوڑنے کی قسم کھا رکھی تھی۔۔۔

یہ لو۔۔۔"ابوذر نے فوراہی ایک ہزار کا چیک کاٹ کے اس کے ہاتھ میں "
پکڑا دیا۔۔۔

صرف ایک ہزار۔۔۔اج کل ایک ہزار میں کیا آتا ہے۔۔۔اور بھئی میں "
اور میرے ہسبینڈ تو مال سے ہی فروٹس منگاتے ہیں بالکل فریش۔۔۔وہ ذرا
مہنگے آتے ہیں۔۔۔"پیسوں کی بات ہو اور کرن بیچ میں نہ پڑے یہ تو ناممکن
ٹھہرا۔۔

وہ فوراہی بیچ میں کود پڑی تھی۔۔۔

اخری جملہ اس نے اتراتے ہوئے ایک ادا سے کہا۔۔۔

وقاص سے چیک لے کر ابوذر کے آگے واپس رکھ دیا تھا اس نے۔۔۔

تین ہزار۔۔۔کافی ہیں مہنگے پھلوں کے لیے بھی۔۔۔۔اس سے زیادہ مہنگے" پھل میں افورڈ نہیں کر سکتا۔۔۔۔"ابوذر پیسوں کے معاملے میں بڑا ہی شو بندہ تھا۔۔۔۔

اس کی جیب سے پیسے نکلوانا بڑا ہی مشکل کام تھا۔۔۔۔

3 ہزار بھی وہ نہ جانے کس دل سے دے رہا تھا۔۔۔شاید وہ شرمندہ تھا اس لیے۔۔۔۔

شرمندہ کیونکہ اس نے کرن کو اچھی طرح ٹریٹ نہیں کیا۔۔۔

کرن کی کیونکے ابوذر سے زیادہ بات چیت نہیں تھی۔۔۔اس لیے اس نے فوراہی چیک لے لیا۔۔۔

چلو۔۔۔میں تم دونوں میاں بیوی سے شام میں ملتاہوں۔۔۔ابھی ذرا" میری ضروری میٹنگ ہے۔۔۔اپناخیال رکھنااوکے۔۔۔"ابوذر مسکراکر کہتا ۔۔۔کرسی پرٹنگے اپنے کوٹ کواٹھاکر پہنتے ہوئے۔۔۔۔وہاں سے چل دیا تھا۔۔۔۔

ابوذر کے جاتے ہی ماحول پر خاموشی چھاگئی۔۔۔

دونوں میاں بیوی خاموشی سے ناشتہ کرنے لگے۔۔۔

یہ لو۔۔۔"کرن نے ابوذر کادیاچیک اس کے آگے کردیاتھا۔۔۔"

تمھیں نہیں لگتا تم بہت جلدی مان گئی۔۔۔کم از کم پانچ ہزار تو نکلواتی اس کنجوس سے'' وقاص کے کہتے ہی کرن نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

کرن کو لگا تھا کہ وہ ڈانٹے گا۔۔۔غصہ کرے گا اس پر۔۔کہے گا دو تین ہزار روپے کے لیے تم نے مجھے شرمندہ کیا میرے دوست کے سامنے۔۔۔ہم تو صرف مذاق کر رہے تھے۔۔۔تمھیں کیا ضرورت تھی بیچ میں بولنے کی۔۔ مگر اس کی توقع کے بالکل برعکس وہ تو اسے الٹا اکھسا رہا تھا۔۔۔۔وہ کیسے حیران نہ ہوتی۔۔۔

اسے محسوس ہوا۔۔۔کہ وہ وقاص عباسی کو ابھی تک سمجھ ہی نہیں پائی ی۔۔۔۔

تم رکھ لو۔۔"اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔"

کرن کافی دیر سے محسوس کر رہی تھی کہ وقاص کو ناشتہ کرتے وقت مشکل پیش آ رہی ہے۔۔ مگر کیونکہ وہ کچھ بول نہیں رہا تھا۔۔اس لیے وہ بھی چپ چاپ دیکھتی رہی۔۔۔

کتنی انا ہے اس بندے میں۔۔۔۔کیا ناک کٹ جائے گی اس کی میرے" سامنے اگر کہہ دے گا کہ مدد کر دو میری ناشتہ کرنے میں۔۔۔پر نہیں۔۔۔اکڑو سالا۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔۔

اس نے اپنی چائے کا آخری سپ پیا اور یہ اس کے انتہا تھی۔۔۔

وہ سمجھ چکی تھی وقاص نہیں بولے گا مدد کے لیے۔۔۔چاہے وہ بھوکا ہی کیوں نہ رہے۔۔۔

بغیر کچھ کہے وہ اٹھ کر چل دی تھی۔۔۔

بس اس کا اٹھ کر جانا تھا۔۔۔کہ وقاص جو تھوڑی بہت کوشش کر رہا تھا الٹے ہاتھ سے ناشتہ کرنے کی۔۔۔وہ بھی جل کر چھوڑ دی۔۔۔

کیا چلا جاتا اس مغرور لڑکی کا اگر بغیر بولے۔۔۔بغیر مدد مانگے۔۔۔بغیر اپنے اگے جھکائے۔۔۔۔ناشتہ کرا دیتی۔۔۔۔

اسے میری کوئی پرواہ نہیں۔۔۔" وقاص نے دیکھ لیا تھا۔۔۔کہ وہ چیک" اپنے ساتھ لے گئی ہے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سوری جانی۔۔۔کل میرے باس کی اچانک کال آگئی تھی اس لیے مجھے جانا" پڑا۔۔۔تم وقاص کے ساتھ تھیں۔۔۔اس لیے مجھے ٹھیک نہ لگا تمھیں اس "وقت ڈسٹرب کرنا۔۔۔

کوئی ی بات نہیں۔۔۔" وقاص روم میں بیٹھ کر ویڈیو کانفرنس کر رہا تھا" اس لیے وہ باہر آگئی تھی۔۔۔اسی لمحے فرحا کی کال آئی اور وہ معذرت کرنے لگی۔۔۔

ویسے کرن اس رات ہوا کیا تھا؟؟۔۔۔وہ ایکسیڈنٹ کیسے ہوا؟۔۔۔ " وقاص کیسے زخمی ہوا؟؟۔۔۔تم نے تو مجھ سے کہا تھا کہ تمہیں کسی نے دھکا

دے دیا تھا روڈ پر۔۔۔"فرحا کے ذہن میں ان گنت سوالات چل رہے تھے ۔۔۔جن کا جواب جانے بغیر اسے سکون نہ آتا۔اس لیے پہ در پہ سوالات کیے۔۔۔

وقاص عباسی نے میرا ناول انا کو دے دیا ہے اب وہ اس کی رائٹر ہے۔۔۔" جب اس بات کا مجھے پتہ چلا تو میرا ذہن کام کرنا بند ہو گیا مارے صدمے و دکھ کے۔۔۔اور میں روڈ پر سن سی کیفیت میں چلنے لگی مجھے نہیں پتہ کب گاڑی آئی۔۔۔کب اس نے مجھے ہارن دیا۔۔۔کب وقاص نے آکر مجھے گاڑی کے سامنے سے دھکا دیا۔۔۔۔مجھے کچھ نہیں پتہ۔"۔۔اس کا ٹوٹا و بکھرا لہجہ۔۔۔فرحا کو بتانے کے لیے کافی تھا کہ وہ اس وقت کتنے صدمے میں ہو گی۔۔۔

تم چھوڑ کیوں نہیں دیتی اسے ؟؟۔۔۔دنیا میں مردوں کی کمی تھوڑی ہے "
"یار۔۔۔ہو سکتا ہے اللہ نے تمہارے لیے اس سے بہتر رکھا ہو۔۔۔۔

ہمارے یہاں طلاق یافتہ کو دو بچوں یا تین بچوں کا باپ ملتا ہے۔۔۔جبکہ دو"
بچوں کے باپ کو کنواری آسانی سے مل جاتی ہے۔۔۔"وہ جیسے پہلی بار اپنا
خوف بیان کر گئی تھی۔۔۔

وقاص عباسی جیسا خوبصورت تعلیم یافتہ امیر شخص اسے دوبارہ زندگی میں
کبھی نہیں ملے گا۔۔۔طلاق یافتہ ہونے کے بعد تو ہرگز نہیں۔۔۔یہ بات وہ
اچھے سے جانتی تھی۔۔۔۔پھر پریکٹیکلی وجوہات کو ہٹا کر بھی دیکھا
جائے۔۔۔تو بھی وہ بہت محبت کرتی تھی اپنے شوہر سے۔۔۔اس لیے
چھوڑنے کا تصور بھی اس کی جیسے جان نکالتا ہو۔۔۔۔

ایک عورت صرف اپنا جسم نہیں دیتی شوہر کو۔۔۔وہ اپنی روح تک دیتی ہے ۔۔۔فریقین کے درمیان معاملات خراب ہوتے ہی لوگ منہ پھٹ ہو کر طلاق کا مشورہ دینے لگ جاتے ہیں کہ دوسرا مل جائے گا۔۔۔اسے چھوڑ دو ۔۔۔۔وہ نہیں جانتے یہ جملہ ہی کوڑے کی مانند لگتا ہے جا کر دل کو۔۔۔۔ اس کی اذیت بیان کے قابل نہیں ہوتی۔۔۔۔کیونکہ جسم کھلونا نہیں ہے ہمارا۔۔۔کہ ایک مرد کو پسند نہیں آرہا تو دوسرے مرد کے آگے پیش ہونے کی سوچ لیں۔۔۔یہ روح سے وابستہ چیز ہے۔۔۔یہ بار بار پیش ہونے کو بھی تذلیل سمجھتی ہے۔۔۔۔یہ جملے نہیں ہیں۔۔۔۔یہ الفاظ نہیں ہیں۔۔۔۔یہ اذیت ہے۔۔۔یہ وہ اذیت ہے جس نے سہی وہی جانے۔۔۔

ایسا100 فیصدی نہیں ہوتا۔۔۔۔میں ایسی بہت سی لڑکیوں کو جانتی ہوں جن کی طلاق کے بعد بھی کنوارے لڑکوں سے شادی ہوئی ہے تو پلیز اس طرح مت سوچو۔۔۔اس طرح سوچ کر تم اپنی آگے والی زندگی کو

خراب کر رہی ہو۔۔۔"فرحا اسے دوست ہونے کے ناطے سمجھا رہی تھی۔۔۔کے دنیا ختم نہیں ہو جاتی وقاص عباسی پر۔۔۔

وقاص کی میٹنگ ختم ہو گئی تھی۔۔۔وہ اسے اندر بلانے آیا تھا۔۔۔۔

کیا جواب دیتی فرحا کو۔۔کہ سوچا تھا کہ چھوڑ دے گی مگر اسے پتہ ہے وقاص عباسی اسے نہیں چھوڑنے والا جب تک اس کی دادی اسے تمام شئی رزنہ دے دیں اپنے۔۔۔۔پھر ایسے میں اسے بھی ایک چانس نظر آ رہا تھا کہ شاید کچھ وقت میں اس پتھر دل شخص کا دل نرم پڑ جائے اور وہ اس کی جانب لوٹ آئے۔۔۔اگر یہ بات وہ فرحا کو بتاتی تو یقینا فرحا اسے باتیں سناتی

۔۔۔کے کیسی لڑکی ہو تم؟؟۔۔۔تمہاری کوئی عزت نفس نہیں ہے؟؟۔۔

کوئی سیلف رسپیکٹ نہیں ہے؟؟۔۔۔وہ تمہیں اتنا ذلیل کر رہا ہے۔۔

تمہاری اتنی تذلیل کر رہا ہے۔۔۔اور تم پھر بھی اس کے ساتھ رہنے کے لیے

مرے جارہی ہو۔۔۔۔اس لیے بات بنانے کے لیے اس نے فقط اتنا کہہ دیا۔۔۔"اس کے پاس بہت پیسہ ہے فرحا اور مجھے لگتا ہے یہ واحد وجہ کافی ہے میری اس کے ساتھ رہنے کے لیے۔۔۔۔میں کچھ بھی کر سکتی ہوں ان بس اپنی زندگی پیسوں سے۔۔۔اور میں خوش ہوں مجھے پیسہ ہی تو چاہیے تھا میں"

اتنا سننے کے بعد اس کے لبوں پر بے اختیار ہی ایک افسردہ سی مسکراہٹ ابھر ئی ی۔۔۔اور مزید بات سنے بغیر وہ نوجوان واپس کمرے میں چلا گیا۔۔۔

۔۔۔بس پیسہ۔۔"آخری لفظ ادا کرتے ہی وہ رو دی۔۔۔کیونکہ اسے پیسہ " تو نہیں چاہیے تھا فقط۔۔اسے تو وقاص عباسی چاہیے تھا۔۔۔۔اپنی محبت

۔۔۔۔

وہ عزت چاہیے تھی جو ہر عورت کو اس کا شوہر دیتا ہے۔۔۔

محبت چاہیے تھی جس پر حق تھا اس کا۔۔۔۔

رونے کی آواز دوسری طرف نہ جائے۔۔۔اس لیے سیل پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔اور پھر کال کاٹ دی۔۔۔۔

عورت کی امیدیں بڑی اسٹرانگ ہوتی ہیں۔۔۔جو آسانی سے نہیں ٹوٹتیں۔۔۔

وہ اسی امید پر اپنی پوری زندگی تکلیفوں میں کاٹ لیتی ہے کہ ایک دن خوشیوں کا منہ ضرور دیکھے گی۔۔۔ایک دن اس کا شوہر اس کی جانب لوٹے

گا۔۔۔ایک دن سب صحیح ہو جائے گا۔۔۔وہ بھی انہی امیدوں کے سہارے اپنی زندگی جی رہی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

رابعہ ان دونوں کے لیے دوپہر کا کھانا لے آئی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا کے کرن وقاص کو خود کھلا دے گی۔۔۔اس لیے وہ دونوں میاں بیوی کو اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔

وقاص صوفے پر اور کرن چیئر ٹیبل سے لگا کر اس کے سامنے بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

اس بار کرن نے اس اکڑو شخص کے بولنے کا انتظار نہ کیا۔۔۔بلکے پہلا لقمہ بناتے ہی وقاص کے آگے کیا۔۔۔

وہ اک لمحے حیران ہوا۔۔۔۔

مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔بس چپ چاپ اس کے ہاتھ سے کھالیا۔۔۔۔

اس کا ذائقہ تو بالکل پانی جیسا ہے۔۔۔"اگلے ہی پل۔۔۔منہ بسور کر" بولا۔۔۔۔

بکرے کا بغیر نمک مرچ کا سالن ہے یہ۔۔۔یہ ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔ورنہ" تمھارے ٹانکے پک سکتے ہیں۔۔۔"وہ نرمی سے سمجھانے والے انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

ڈاکٹر نے کہا ہے میں سب کھا سکتا ہوں" وہ تیزی سے جتاتے ہوئے" بولا۔۔۔

ڈاکٹر تو ایسا ہی بولتے ہیں۔۔۔بعد میں ٹانکے پک جاتے ہیں تو تکلیف" مریض اٹھاتا ہے ڈاکٹر تھوڑی۔۔۔۔اوپر سے میں تمھیں بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔تم دوائی یاں کھانے میں بچوں کی طرح روگے بعد میں۔۔۔۔اس لیے چپ چاپ کھاؤ۔۔۔" خاصہ ڈپٹ والے لہجے میں کہتی وہ ایک اور لقمہ بنا کر۔۔۔اس کے منہ میں ڈال گ ئی تھی۔۔۔

وقاص عباسی منہ بسور بسور کر کھانے لگا۔۔۔۔

وہ ایک لقمہ خود کھاتی پھر ایک لقمہ مقابل کو کھلاتی۔۔۔۔

منہ بسور کر کھاتا ہوا وہ بہت کیوٹ لگ رہا تھا کرن کو۔۔۔

کاش انا تمھاری زندگی میں نہ ہوتی۔۔۔تو یقینا ہم بہت خوشحال زندگی" گزارتے۔۔۔۔" وہ دل ہی دل سوچنے لگی تھی۔۔۔

ابھی وہ اپنی سوچوں میں ہی مگن تھی کہ دروازہ ناک ہوا اس نے پلٹ کر دیکھا تو انا پھولوں کا گلدستہ ہاتھ میں لیے کھڑی نظر آئی ی۔۔۔

اسے دیکھتے ہی کرن کا دل جل گیا تھا۔۔۔اسے اپنے ناول کا چوری ہونا شدت سے یاد آیا۔۔۔ساتھ انا کا اپنے کمرے میں وقاص کے ساتھ ہونا۔۔۔۔

اس نے ہاتھ میں پکڑا لقمہ واپس پلیٹ میں رکھا۔۔۔

کیا میں اندر آسکتی ہوں؟؟۔۔۔"انا نے مسکراتے ہوئے لہک کر"
پوچھا۔۔۔ساتھ ساتھ دو تین قدم خود ہی اندر چلی آئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے وقاص کہتا کے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے اندر آجاؤ۔۔۔کرن
تیزی سے دانت پیستے۔۔۔سرخ انگارا ہوتے چہرے کے ساتھ
بولی۔۔۔"تم بغیر پوچھے میرے بیڈ روم میں آگ ئی تھیں۔۔۔پھر یہ تو
ہسپتال کا کمرا ہے۔۔۔یہاں پوچھ کر آنے کی زحمت کرنے کی کیا
"ضرورت۔۔۔

انا کو یقین نہ آیا اپنے کانوں پر۔۔۔جبکے وقاص دھواں ہوتے چہرے کے
ساتھ کرن کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔

کرن بیہیف یور۔۔۔"اس سے قبل کے جملا مکمل کرتا۔۔۔وہ اٹھ کر انا" کے سامنے جا کر کھڑی ہو گ ئی۔۔۔

چلو۔۔۔ نکلو یہاں سے۔۔۔"پہلے خیال آیا کہ خود چلی جائے کمرے سے" ۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اپنے باپ کے الفاظ یاد آئے۔۔۔ کہ اس نے موقع دیا تھا انا کو اپنے شوہر کے قریب آنے کا اپنا گھر و شوہر اکیلا چھوڑ کر۔۔۔ یہ اس کی بے وقوفی تھی۔۔۔اور آج وہ اپنی بیوقوفی دہرانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ بھرم سے فولڈ کر۔۔۔۔حاکمانہ انداز میں بولی۔۔۔

وقاص۔۔۔۔ کیا تمہاری دادی مجھے کم ذلیل کرتی تھیں جواب تمہاری بیوی" بھی مجھے ذلیل کرنے پر اتر آئی ی ہے۔۔۔"انا نے فورا ہی رو تو سا منہ بنا کر وقاص کو سدا دی۔۔۔

وہ شکایتی انداز میں بولی تو کرن کا غصہ مزید سوا نیزے پر پہنچا۔۔۔

"اگر کوئی مجھے اتنا ذلیل کرتا تو میں شکایت کرنے کے بجائے وہاں سے چلی جاتی۔۔۔ مگر سین لائی ک۔۔۔ تم تو میری سوچ سے زیادہ بے غیرت ہو۔۔۔ جو اتنا کچھ سن کر بھی ابھی تک ڈھیٹ بن کر یہیں کھڑی ہو کر میرے شوہر کو پکار رہی ہو۔۔۔"

کرن۔۔۔ تم اپنی لمٹس کراس کر رہی ہو۔۔۔" وقاص دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ دانت پیستے ہوئے دھاڑا۔

نہیں مسٹر وقاص۔۔۔لمٹس آپ نے کراس کرئی ہیں میرے ”
کمرے میں اسے لاکر۔۔۔“اس سرخ ہوتے نوجوان کی جانب پلٹ۔۔۔وہ
بپھر کر چیخی۔۔۔۔

اس نوجوان نے اپنے الٹے ہاتھ کی مٹھی کو مضبوطی سے بھینچا۔۔۔یقیناوہ
غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھااپنا۔۔۔

تم کیا تماشہ دیکھ رہی ہو میرے اور میرے شوہر کا۔۔۔نکلو یہاں ”
سے۔۔۔چلو۔“کرن اسے بازو سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے کمرے سے نکالنے
لگی۔۔۔

چھوڑو مجھے کرن۔۔۔۔تم تو نہایت ہی جاہل عورت ہو۔۔۔۔پتہ نہیں ”
وقاص تمہارے ساتھ رہ کیسے رہا ہے۔۔۔سب وقاص کی دادی کی غلطی ہے

۔۔کس جاہل کے ساتھ پھنسا دیا اسے۔۔"انا نے اپنا بازو نہایت جھنجھلا کر چھڑاتے۔۔۔کرن کی جانب دیکھ۔۔۔جز بز ہو کر۔۔۔۔حقارت سے کہا۔۔۔

انا۔۔۔۔پلیز تم تو چپ رہو۔۔۔"وہ کرن کو سنبھال رہا تھا کیا یہ کم تھا" ۔۔۔کے انا نے بھی اب جوابی کاروائی شروع کر دی تھی۔۔۔۔

دونوں سوتنوں کی طرح لڑ رہی تھیں۔۔۔

اللہ کا شکر ہے کہ جاہل ہوں۔۔۔۔تمہاری طرح بے غیرت اور چور تو " نہیں۔۔۔کم از کم میں کسی کا گھر تو نہیں برباد کر رہی۔"اپنی جہالت پر اتراتے۔۔۔۔۔زچ کرنے والے انداز میں پلٹ کر جواب دیا۔۔۔۔

انا پہلے کی طرح دبلی پتلی نہیں تھی اب کافی وزن بڑھ گیا تھا اس کا۔۔۔جبکے کرن کا وزن پہلے سے کہیں زیادہ کم ہو گیا تھا۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ پوری طاقت لگانے کے باوجود بھی۔۔۔وہ انا کو کمرے سے نہیں نکال پائی تھی۔۔۔

"وقاص اسے ابھی کے ابھی یہاں سے باہر نکالو۔۔۔ورنہ میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔۔"کرن اب وقاص کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔جو اپنی پیشانی مسلتے ہوئے نظر آرہا تھا۔۔۔

اس نے سارا فیصلہ اب وقاص پر چھوڑ دیا۔۔۔دیکھنا جو چاہتی تھی وہ کیا کرتا ہے۔۔

اس نے سوچ لیا تھا اگر وقاص نے اس لمحے انا کا ساتھ دیا۔۔۔تو وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چلی جائے گی۔۔۔

انا ابھی تم جاؤ یہاں سے۔۔۔"وقاص نے لچکدار انداز میں انا کو دیکھ کہا۔۔۔تو کرن کے چہرے پر بڑی سی مطمئن مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔

مگر وقاص۔۔۔۔"یہ تذلیل کا وہ طمانچہ تھا جس کی اسے کبھی امید نہ تھی۔۔۔۔

اسے لگتا تھا کہ وقاص اس کا ہمیشہ ساتھ دے گا آخر وہ اس کی پہلی محبت ہے۔۔۔

وہ کچھ لمحوں تک تو بے یقینی سے وقاص کا چہرہ ہی تکتی رہی۔۔۔۔

مقابل نظر جھکا گیا تھا جیسے شرمندہ ہو رہا ہو۔۔۔
پھر اس نے کرن کا چہرہ دیکھا۔۔۔ جس پر مسکراہٹ رقصاں تھی۔۔۔۔ جس نے اس کا دل جلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

فائن۔۔۔۔ مگر اتنا ضرور کہوں گی۔۔۔۔ مجھے دکھ ہو رہا ہے وقاص" تمہاری حالت پر۔۔۔ تم اس جیسی جاہل عورت ڈیزرو نہیں کرتے تھے۔۔۔۔۔" انا مقابل کو۔ افسردگی سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

جیسے اس کی حالت پر اسے پچھتاوا ہو رہا ہو۔۔۔

پھر کرن کو غرا کر دیکھ۔۔۔ پاؤں پٹختے ہوئی ی۔۔۔ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

کرن نے محسوس نہیں کیا۔۔۔انا جاتے جاتے بھی وقاص کو یہ احساس دلا کر گئی تھی کہ کرن کس قدر جاہل لڑاکو بد تمیز بد سلیقہ ودقیانوسی عورت ہے جو اس ویل ایجوکیٹڈ بندے کو ڈیزرو ہی نہیں کرتی۔۔۔

انا کے وہاں سے جاتے ہی کرن نے فوراً دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔

دروازہ بند کر کے وہ جیسے ہی پلٹی وقاص اسے کھا جانے والی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کا دھواں دھواں ہوتا سرخ چہرہ کرن کو خوف زدہ کر گیا مگر اس نے اپنے چہرے پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"انجان بنتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

تم مجھے ذلیل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ جانے نہیں دیتیں۔۔۔مجھے پتہ ہے ”
تم یہ سب صرف ڈیورس کے چکر میں کر رہی ہو۔۔۔ مگر میں بتادوں
۔۔۔میں نہیں دینے والا چائے تم کچھ بھی کرتی رہو۔۔۔“اتنا کہتے ہی۔۔۔۔
اس کا بازو اپنی جنونی گرفت میں لے کر۔۔۔اسے دروازے کے سامنے سے
ہٹایا تھا۔۔۔تاکہ خود باہر جاسکے۔۔۔

مگر اگلے ہی پل وہ برق کی پھرتی سے دروازے پر پھر چھا گئی۔۔۔

واٹ؟؟۔۔“آگ بگولہ ہو کر۔۔۔۔”

مت جاؤ۔۔۔۔"اسے اندازہ تھا کے انا ابھی گئی نہیں ہو گی۔۔۔ہو نہ ہو "
وہ ابھی کوریڈور میں یا پارکنگ میں کھڑی ہو کر وقاص کا انتظار کر رہی ہو گی
۔۔۔۔

اس لیے وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کا شوہر کمرے سے باہر جائے۔۔۔

خاصہ لچکدار انداز میں کہا۔۔۔۔

ہٹو کرن۔۔۔"مقابل جھنجھلایا۔۔۔"

اسے علم تھا کی ساری لڑائی بیکار چلی جائے گی اگر وقاص عباسی اس لمحے باہر
چلا گیا تو۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔"فورا نفی میں گردن ہلا کر۔۔۔۔"

اس کا غصہ ساتویں اسمانوں کو چھو رہا تھا۔۔۔

چہرہ مکمل سرخ اناری ہو گیا۔۔۔۔

وہ اس لمحے کرن کا چہرہ تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

پلیز۔۔۔۔"منتی انداز میں۔۔۔۔"

میں نے کہا ہٹو۔۔۔"اس نے مقابل کا نازک بازو پکڑ کر۔۔۔۔اندر کی" جانب دھکیل دیا۔۔۔۔

پھر دروازہ خود کھول کر باہر جانے لگا۔۔۔

آہ۔۔۔"ابھی اس نے باہر ایک قدم ہی رکھا تھا کے اندر سے زوردار چیخ کی" آواز آئی ی۔۔۔۔

وہ تیزی سے پلٹا۔۔۔۔

کرن اپنا پاؤں پکڑ کر فرش پر بیٹھی نظر آئی ی۔۔۔

آہ۔۔۔لگ گ ئی۔۔۔آہہہ۔۔۔۔"وہ بار بار تکلیف کی شدت سے کراہ" بھر رہی تھی۔۔۔۔

وقاص کے ہونٹ ٹوسٹ ہوئے۔۔۔

وہ ایک دو ثانیوں کے لیے وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا۔۔۔ پھر اپنے دانت پیستے۔۔۔ دروازہ بند کر کے واپس اندر آ گیا۔۔۔

وہ کرن کے پاس نہ آیا۔۔۔ نہ اسے فرش سے اٹھایا۔۔۔ نہ اس سے پوچھنے کی زحمت کی۔۔۔ کہ کہاں لگی ہے۔۔۔ بس چپ چاپ جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

کچھ دیر تک وہ خوبصورت لڑکی آہ اُو۔۔ کی آوازیں نکالتی رہی۔۔۔ پھر اس نے کنکھیوں سے اس نوجوان کی جانب دیکھا جو اپنے سیل میں بیزی نظر آ رہا تھا۔۔۔

مانا تمہاری عقل ٹخنوں میں ہے۔۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر بار ہی ”
پاؤں پکڑ کے بیٹھ جاؤ۔۔۔ کوئی اور بہانہ بھی ڈھونڈ لیا کرو کبھی۔۔“۔ ابھی وہ
کنکھیوں سے دیکھ ہی رہی تھی کہ مقابل نے اس کی جانب دیکھ۔۔۔ دانت
پیستے ہوئے۔۔۔ طنزیہ کہا۔۔ گویا کہ ٹکا کر ذلیل کیا تھا اسے۔۔۔ مگر وہ بھی
چکنا گھڑا تھی۔۔۔

جیسے ہی علم ہوا کہ وقاص جانتا ہے کہ وہ ناٹک کر رہی ہے۔۔ فوراً ہی سیدھی
کھڑی ہو کر اپنے کپڑے جھاڑنے لگی۔۔۔

ویسے بھی اس کا کام ہو گیا تھا اب ناٹک کرنے کی ضرورت تھی بھی
نہیں۔۔۔۔

دوسری جانب انا ابھی بھی پارکنگ میں کھڑی وقاص کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔اسے یقین تھا کہ وہ ضرور ائے گا کرن کی جانب سے معافی مانگنے۔۔۔۔

میم اندر آکر انتظار کر لیں۔۔باہر دھوپ بہت ہے"آدھے گھنٹے سے وہ "
دھوپ میں کھڑی تھی جس کے سبب سفید رنگت سرخی میں بدل گئی تھی۔۔۔۔

اس کے ڈرائیور نے مشورتاً گچک دار انداز میں کہا۔۔

تم چپ رہو گے۔۔۔بے وقوف۔۔۔۔یہ وقاص ابھی تک آیا کیوں"
نہیں۔۔۔"خاصہ جھنجھلا کر اپنے ڈرائیور کو دیکھ بولی۔۔۔اور پھر سامنے کی جانب پر امید نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

ایک گھنٹہ گزر گیا مگر وہ نہیں آیا۔۔۔

وہ جل بھن کر پاؤں پٹکتی ہوئی۔۔گاڑی میں بیٹھ گ ئی۔۔۔

اس کا موڈ بری طرح اف ہو چکا تھا۔۔۔

بس نہیں چل رہا تھا کہ کرن کا گلا اپنے ہاتھوں سے دبا دے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

دونوں کے درمیان سخت ناراضگی چل رہی تھی اور اسی کے چلتے وہ دونوں گھر پہنچ گئے تھے۔۔۔

کرن کی پیشانی پہ تو ہلکی سی چوٹ آئی تھی جو کافی بہتر ہو گئی تھی۔۔۔صرف ہلکا سا نشان رہ گیا تھا۔۔۔جبکہ وقاص کے ہاتھ پر بندھا پٹا ابھی تک موجود تھا۔۔۔

وہ اپنا سیدھا ہاتھ بالکل یوس نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔

ایک دن تو جیسے تیسے کر کے اس نے چائے پی کر گزار لیا۔۔۔۔مگر آج دوسرا دن تھا۔۔۔مزید بھوکا نہیں رہ سکتا تھا۔۔آخر دوائیاں کھا رہا تھا۔۔۔

ملازمین سے کہے کہ اسے کھانا کھلائیں۔۔۔ان کے سامنے خود کو بے بس ظاہر کرے۔۔۔یہ تو اسے ہر گز گوارا نہ تھا۔۔۔اس کی عزت نفس اسے اجازت نہیں دے رہی تھی اس بات کی۔۔۔

دوسری جانب اس کی بیوی تھی جو واقف تھی کہ وہ بھوکا ہے اسے تکلیف ہو رہی ہے وہ نہیں کھا سکتا الٹے ہاتھ سے۔۔ مگر پھر بھی پوچھ تک نہیں رہی تھی۔۔۔۔اور ماں اور بہن کا تو کچھ اتا پتہ ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔انہوں نے ایک بار ہسپتال میں حاضری لگا کر اپنا فرض پورا کر لیا تھا اسے پوچھنے کا۔۔۔۔

دادی کو اس نے خود نہیں بتایا تھا کہ وہ پریشان ہو جائیں گی۔۔۔ مگر اب سوچ رہا تھا کہ کاش انہیں بتا دیتا کوئی تو ہوتا اس کی فکر کرنے والا۔۔۔۔

پیسے چاہیے ہوں تو سب کو وقاص عباسی یاد آجاتا ہے۔۔۔۔ مگر آج جب وہ تکلیف میں تھا تو اسے کوئی اپنے پاس نظر نہ آیا۔۔۔

وہ اسٹڈی میں صوفے پر لیٹا۔۔۔یہی سوچ اپنا خون جلا رہا تھا۔۔۔۔۔کے دروازہ کھلا۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے آنکھ کھولنے تک کی زحمت نہ کی۔۔۔۔

اسے محسوس ہو گیا تھا۔۔۔کہ ٹیبل پر کسی نے کوئی چیز رکھی ہے۔۔۔

اٹھو۔۔۔کھانا کھاؤ۔۔۔۔"اس کی آواز سن کر بھی مقابل نے آنکھیں نہ" کھولیں۔۔۔

اپنی محبوبہ کا غصہ کھانے پر نکالنے کا کیا مطلب؟؟۔۔عجیب بے وقوف " آدمی ہے۔۔پتہ ہے دوائیاں کھا رہا ہے پھر بھی کھانا نہیں کھا رہا۔۔۔کیا اس

اکڑو کو نہیں پتہ کہ دوائیاں ری ایکشن کر جاتی ہیں بھوکے پیٹ
پر۔۔۔۔۔۔"وہ دل ہی دل کڑکڑائی تھی۔۔۔

کیا یہ اس مغرور شخص کے لیے کم نہیں تھا۔۔کہ وہ اپنی انا و غصہ و خفگی سب کو سائیڈ میں رکھ کر۔۔اس کے سامنے خود کو جھکا کر پھر آگئی تھی کھانا کھلانے۔۔۔

کیونکہ اسے اپنا گھر بسانا تھا اور گھر بسانے والی عورتیں جھک جایا کرتی ہیں وہ بھی جھک گئی تھی۔۔۔۔مگر مجال ہے مقابل کو اس کی کوئی قدر ہو۔۔۔۔

مسٹر وقاص کھانا کھالیں۔۔"وہ وجاہت سے مالا مال نوجوان لیٹا ہوا تھا"
۔۔۔کرن اس کے وجود سے ہی لگ کر بیٹھ گئی۔۔۔

دفع ہو جاؤ۔۔۔کچھ نہیں کھانا مجھے۔۔۔"پورا ایک دن گزارنے کے" بعد۔۔۔اسے یاد آئی ی تھی کھانا کھلانے کی۔۔۔وہ جز بوہو کر بولا۔۔۔ مگر آنکھیں ابھی بھی نہ کھولیں۔۔۔

کرن کو سمجھ نہیں آتا تھا وہ بندہ۔۔۔ بھلا غصے میں کون خود کو ہی تکلیف پہنچاتا ہے۔۔۔ جیسے وہ پہنچاتا تھا خود کو۔۔۔ یا شاید یہ اس کا طریقہ تھا اسے گلٹ میں مبتلا کر دینے کا۔۔۔شرمندہ کر دینے کا۔۔۔

ایک لفظ ادا نہیں کیا تھا اس نے انا سے لڑائی کے بعد۔۔۔بس بھوکا رہ کر اسے گلٹ میں مار رہا تھا۔۔۔یہ بھی تو ایک طرح کی سزا ہی تھی۔۔۔ جس میں اسے الفاظوں کا استعمال کرنے کی بھی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ گویا چپی کی مار۔۔۔مار رہا تھا۔۔۔

وقاص کھالو تمھیں دوائی بھی کھانی ہے۔۔۔" وہ لقمہ بنا کر وقاص کے لبوں تک لائی۔۔۔

کہاناں نہیں کھانا میں نے۔۔۔دفع ہو جاؤ۔۔۔" وہ پھر سختی سے بولا۔۔۔ ساتھ ساتھ اپنا بازو آنکھوں پر حائل کر لیا۔۔۔۔

کرن لقمہ ہاتھ میں پکڑے ایک دو ثانیوں تک اسے خاموشی سے تکتی رہی۔۔۔۔

وہ اتنا جھک گئی تھی پھر بھی مقابل کی انا ختم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اس بے بس لڑکی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔۔

کمرے میں مکمل خاموشی طاری رہی۔۔۔کے

اچانک کرن کا سیل خاموش کمرے میں رنگ ہوا۔۔۔۔

مسٹر معاویہ۔۔۔"بس اس لڑکی کے لبوں سے یہ نام باخوشی ادا کرنا"

تھا۔۔۔کہ وقاص نے جھٹ سے اپنا بازو آنکھوں پر سے ہٹا کر آنکھ

کھولی۔۔۔

"مسٹر معاویہ۔۔۔"

کیسی ہو کرن؟؟۔۔۔"دوسری جانب سے نرمی سے استفسار کیا گیا۔۔۔"

وقاص کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

"اللہ کا بہت کرم اور آپ؟؟۔۔"

"میں بھی ٹھیک۔۔۔۔ تمہیں پتہ ہو گا میرے ڈیڈ کی سرجری ہوئی ہے اللہ کے کرم سے وہ بہت جلدی ریکور کر رہے ہیں اسی خوشی میں ہم نے پارٹی رکھی ہے۔۔۔۔مجھے اچھا لگے گا اگر تم آؤ گی۔۔۔" یہ پارٹی تو صرف ایک بہانا تھی کرن سے ملنے کا۔۔۔وہ جاننا چاہتا تھا وقاص اور اس کے درمیان چل کیا رہا ہے۔۔۔کیا وقاص اکثر اسے مارتا پیٹتا ہے۔۔۔یا وہ پہلی بار تھا۔۔۔

اس کی نیت خراب نہیں تھی وہ صرف کرن کی مدد کرنا چاہتا تھا ان سب میں۔۔۔

جب سے کرن سے مل کر آیا تھا وہ سکون سے سو نہیں سکا۔۔۔اسے پتہ تھا اسے سکون آئے گا بھی نہیں جب تک وہ کرن کی مدد نہ کر دے۔۔۔۔

پارٹی۔۔۔"کرن نے یوں ہی دوہرایا تھا۔۔۔مگر مقابل کی آنکھیں اس" کے جواب پر ٹک گ ئی یں۔۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ ہونا شروع ہو چکی تھیں۔۔۔

اسپیکر اون نہیں تھا۔۔۔مگر پھر بھی معاویہ کی آواز اس کے سیل سے باہر تک آ رہی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے وقاص باآسانی سن پا رہا تھا۔۔۔

اس کا دل بے چین سا ہو گیا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ کرن اس کے بغیر معاویہ کی پارٹی میں جائے۔۔۔

میں ضرور آتی۔۔ مگر وقاص کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور وہ بچوں کی طرح بیہیو کر رہا ہے ایسے میں۔۔۔میں اسے چھوڑ کر کیسے آسکتی ہوں" وہ لڑکی تصور بھی نہیں کر سکتی تھی اپنے شوہر کو اس حالت میں چھوڑ کر جانے کا ۔۔چاہے بات دو تین۔ گھنٹوں کی ہی کیوں نا ہو۔۔۔

معاویہ مزید کچھ نہ کہ سکا۔۔۔۔

ٹھیک۔۔۔۔تو پھر میں پارٹی کو پوسٹ پون کر دیتا ہوں۔۔۔"اس کا اگلا" جملہ سن۔۔۔وقاص کی آنکھیں ٹوسٹ ہوئی یں۔۔۔

وہ اپنے والد کی ریکوری پارٹی صرف کرن کے لیے ملتوی کر رہا تھا یہ بات تو وقاص کو کسی صورت ہضم نہیں ہونی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔۔" معاویہ کا اسے ایک اچھے دوست کی طرح اہمیت دینا۔۔۔" اس نازک لڑکی کو بہت اچھا لگا۔۔۔۔۔۔وہ الگ بات ہے کہ برابر بیٹھا شخص جوالہ مکھی بن چکا تھا۔۔۔ایسی جوالا مکھی جو کسی وقت بھی پھٹ سکتی تھی۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرا کر شرم ساری کے ساتھ بولی۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کو یاد نہیں پڑتا کہ آخری بار اس نے اس حسین لڑکی کو اس طرح مسکراتے ہوئے کب دیکھا تھا۔۔۔

وہ مسکراہٹ بہت دل فریب تھی مگر یہ اس کے لیے نہ تھی۔۔۔۔یہ سوچ وہ جل بھون کر خاک ہو رہا تھا۔۔۔

میں۔۔۔"ابھی وہ بات کر ہی رہی تھی کہ مقابل نے اس کے ہاتھ سے" سیل چھین لیا۔۔۔

کرن نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وقاص نے ایک لمحے کی دیری کیے بغیر کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ہیلو کرن۔۔۔"وہ بات کر ہی رہا تھا۔۔۔کے اسے محسوس ہوا" کال ڈسکنیکٹ ہو چکی ہے۔۔۔۔۔

اگر تمہیں یاد ہو۔۔تو تم مجھے کھانا کھلانے ائی تھیں یہاں۔۔۔۔اگر نہیں "
"کھلانا تو نکلو میری اسٹڈی سے۔۔۔۔مجھے شور بالکل پسند نہیں۔۔۔

تمہیں تو میں بھی پسند نہیں۔۔۔"اس نے چھوٹی آنکھیں کر مقابل کو "
گھوری سے نوازتے۔۔۔۔دوبدو کہا۔۔۔تو وہ وجیہہ مرد اس کی شکل دیکھنے
لگا۔۔۔۔

بلکہ یوں کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ دنیا میں سوائے انا کی باہوں کے اور کچھ پسند "
ہی نہیں مسٹر وقاص کو۔۔۔۔کہو تو اسے بلالوں وہ تمہیں اپنے خوبصورت
اور پیارے ہاتھوں سے بنا بنا کر لقمے کھلا دے گی اگر اس کے ہاتھ کا مینکیور
خراب نہ ہو تو۔۔۔۔کہہ نہیں سکتے ناں۔۔۔بہت بڑی ایکٹرس
ہے۔۔۔۔۔"وہ نیم کی کڑوی گولی شہد میں ڈبو ڈبو کر کھلا رہی تھی۔۔۔۔
مقابل ایک دو ثانیوں تک تو فقط اس کا چہرہ دیکھتا رہا۔۔۔

نہیں۔۔۔بس اسے بلالو۔۔۔ کھانا تم ہی کھلانا۔۔۔میں نہیں چاہتا اس کا "
مینکیور خراب ہو۔۔۔"اس نے قریب آکر۔۔۔اس کی انکھوں میں آنکھیں
ڈال۔۔۔زچ کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

وقاص عباسی۔۔۔"خاصا غرا کر دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔"

اس لمحے وقاص کو وہ کوئی جنگلی بلی لگی جو کسی وقت بھی حملہ کر سکتی
تھی۔۔۔۔مگر ساتھ ساتھ کیوٹ بھی۔۔۔۔

اگلے ہی پل وہ ہلکا سہ جھکا۔۔۔اور اس کے گال کو نرمی سے چوما۔۔۔۔

کرن کو زبردست شاکڈ لگا تھا۔۔۔غصہ تو جیسے اس شاکڈ کے زیر اثر کہیں گم ہو گیا ہو۔۔۔

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔اس کے گال مکمل لال پڑ گ ئی ے۔۔۔

تمھیں بخار ہو رہا ہے کیا؟؟۔۔۔لگتا ہے بخار دماغ پہ چڑھ گیا ہے۔۔۔" "
مارے حیرت و بے یقینی کہ اس نے اپنے ہاتھ کی پشت فورا ہی اس خوبصورت نوجوان کی چوڑی پیشانی پر رکھی۔۔۔اس کا ٹمپریچر چیک کرنے کے لیے۔۔۔

یہ ریگستان میں اچانک بہار کہاں سے آئی ی؟؟۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا ۔۔۔کیونکہ ٹمپریچر تو بالکل نارمل تھا اس کا۔۔۔

ڈیڑھ سال کی شادی میں اسے یاد نہیں پڑتا کہ وقاص نے کبھی اس پر اپنی محبت لوٹائی ہو۔۔۔مانا میاں بیوی میں یہ عام بات ہوتی ہے مگر ان کے درمیان نہیں تھی۔۔۔۔اور یہی وجہ تھی کہ اسے لگتا تھا کہ وہ اپنی ساری محبت انا پہ لٹا آتا ہے۔۔۔اپنی ساری ضروریات اس سے پوری کر لیتا ہے۔۔۔ اس لیے وقاص کے پاس کچھ بچتا ہی نہیں اسے دینے کے لیے۔۔۔۔

چھ مہینے سے زائد ہو چکے تھے ان کی ڈیورس کی لڑائی کو۔۔۔اور اس دوران وقاص نے ایک بار بھی اس کے قریب آنے کی خود سے کوشش نہیں کی۔۔۔۔

"تم ایسا کیوں ظاہر کر رہی ہو جیسے یہ سب پہلی بار ہو رہا ہے ہمارے درمیان۔۔۔"وہ خاصہ نروٹھے لہجے میں بولا۔۔۔

تمھاری طرف سے تو پہلی بار ہی ہے۔۔۔" مقابل کی آنکھوں میں جھانکتے "
۔۔۔زنجیدہ سے لہجے میں جواب دیا۔۔۔

کرن کے نزدیک ایکسیڈنٹ کے سبب وہ تین چار دنوں سے انا سے مل نہیں پایا تھا۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ اسے ضرورت محسوس ہو رہی تھی اور اب جب اپنی من پسند عورت میسر نہیں تھی تو اس کے بدل کے طور پر اس کے قریب آ رہا تھا۔۔۔اور یہ احساس کہ وہ کسی کا ریپلیسمنٹ ہے۔۔۔جیسے اس نازک سی لڑکی کے دل کو چھلنی کر رہا ہو۔۔۔

فلحال کھانا کھالو۔۔۔ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو بالکل بھی منہ میں نہیں " جائے گا تمھارے۔۔۔" وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتی تھی اس موضوع پر چونکہ اس کا دل دکھ رہا تھا۔۔۔

اس نے لقمہ بنا کر وقاص کے سرخ ہونٹوں سے لگایا۔۔۔وہ کچھ ثانیوں تک اس کا چہرہ تکنے لگا۔۔۔ جیسے پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو کہ چل کیا رہا ہے اس لڑکی کے ذہن میں۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔ کھاؤ ناں۔۔۔" مقابل کو کھاتا نہ دیکھ اسے نظر اٹھا کر کہا۔۔۔"

ہمم۔۔۔" ہلکا سا نچلا ہونٹ دانتوں میں دباتے۔۔۔ ہمم کر۔۔۔اس کے "
ہاتھ سے لقمہ کھایا۔۔۔

تم جانا چاہتی ہو پارٹی میں۔۔۔تو چلی جاؤ۔۔۔۔"فقط دل ٹٹولنے کی نیت "
سے گویا ہوا۔۔۔

اس کے چہرے پر آنے والے ایک ایک تاثر کو بغور دیکھ رہا تھا وہ۔۔۔

نہیں۔۔۔ تمھیں نہیں چھوڑ کر جا سکتی۔۔۔" مانا اس لڑکی نے بہت سادگی سے کہہ دیا تھا۔۔۔۔ اگر وہ نہیں جانتی مقابل کے دل کو۔۔۔۔ کس قدر بھایا تھا اس کا جواب۔۔۔

اونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی مسکراہٹ جھلکی۔۔۔۔ جیسے وہ مسکرایا ہو۔۔۔

اس کا موڈ اچانک ہی بہت خوشگوار ہو گیا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن کہاں ہو بیٹا؟؟۔۔" رخشی بیگم کی آواز پر وہ تیزی سے کمرے سے نکل کر نیچے آئی ی تھی۔۔۔

دادی جان آپ۔۔۔" وہ بہت خوش ہوئی تھی ان کے اچانک آنے پر۔۔۔" مگر رخشی بیگم خاصہ خفا تھیں۔۔۔

السلام علیکم دادی جان" وقاص کے سلام کرتے ہی انہوں نے منہ موڑ " لیا۔۔۔

بات نہ کرنا تم مجھ سے۔۔۔اتنا بڑا حادثہ ہو گیا تمھارے ساتھ۔۔۔وہ تم " نے مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔۔یہ تو آج میں افس گئی تو مجھے پتہ چلا کہ میرا پوتا بیمار پڑا ہے گھر میں۔۔۔" وہ وقاص سے خاصہ ناراض تھیں۔۔۔ مگر کچھ ہی دیر میں اس نے اپنی دادی کو منا لیا تھا۔۔۔

وہ ایک دو دن رکنے کی نیت سے آئی ی تھیں۔۔۔تا کہ وہ اپنے پوتے کا خود خیال رکھ سکیں۔۔۔۔ بچپن سے وقاص ان کے پاس ہی پلا تھا۔۔۔انھیں وقاص سے بڑی محبت تھی۔۔۔جبران سے کہیں زیادہ۔۔۔حالانکہ جبران بڑا تھا عمر میں وقاص سے۔۔۔لیکن اس کے باوجود انہوں نے سب کچھ وقاص کے حوالے کر رکھا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن تم ابھی تک تیار نہیں ہوئیں؟۔۔" وہ کچن کے کاموں میں لگی ہوئی " تھی جب رخشی بیگم نے اس کا حلیہ دیکھا تو خاصہ حیران ہو کر پوچھنے لگیں۔۔

وقاص وہی لانچ میں بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کر رہا تھا۔۔۔کرن اور دادی کی ساری باتیں اس کے کانوں تک رسائی حاصل کر رہی تھیں۔

تیار مگر کیوں دادی؟؟۔۔"اس خوبصورت لڑکی نے الجھ کر پوچھا۔۔۔ "

کیا تمہیں دعوت نہیں آئی؟؟۔۔مجھے تو معاویہ نے کہا تھا کہ اس نے الگ " سے دعوت دی ہے تمھیں بھی اور وقاص کو بھی پارٹی کی۔۔اس کے والد کی ریکوری کی خوشی میں۔۔۔"

ہاں دی تو تھی۔۔۔ مگر دادی ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔وہ اس " حالت میں تھوڑی جا سکتے۔۔۔اور میں انھیں چھوڑ کے کیسے جا سکتی ہوں۔۔۔"کرن نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔۔۔

کیا مطلب کیسے جا سکتی ہو۔۔۔۔بچہ تھوڑی ہے وہ۔۔۔رکھ لے گا اپنا "
خیال۔۔۔دو تین گھنٹوں کی تو بات ہے۔۔۔"رخشی بیگم نے خاصا لاپرواہی
سے جواب دیا۔۔تو وقاص کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

اس کے ہاتھ از خود رک گئے تھے ٹائپنگ کرتے کرتے۔۔

نہیں دادی۔۔۔میرا ویسے بھی دل نہیں ہے۔۔"اس نے ٹالنے کی نیت "
سے کہا۔۔۔

ارے۔۔۔کیوں دل نہیں ہے۔۔۔۔اچھا ہے گھر سے باہر نکلو گی "
۔۔۔تھوڑا دل ہرا ہو گا۔۔۔ہر وقت گھر میں بند رہتی ہو ورنہ۔۔۔"رخشی
بیگم کے آگے تو کسی کی نہیں چلتی تھی۔۔۔وہ کہاں سے کچھ کہتی۔۔۔

اس نے ہتھیار ڈال دیے۔۔۔

"دادی جب اس کا دل نہیں ہے تو کیوں فورس کر رہی ہیں۔۔۔" اسے ہتھیار ڈالتا دیکھ۔۔۔ وقاص فوراہی میدان میں آن کودا تھا۔۔۔

"تم تو چپ ہی کرو بجائے اسے کہنے کے۔۔۔ کہ باہر جاؤ اچھا ہے تمہارا دل بہل جائے گا۔۔۔ الٹا اسے گھر میں بند کر کے رکھ رہے ہو۔۔۔" رخشی بیگم تو جیسے اس پر بگڑنے لگی تھیں۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا اس کی دادی کرن کو اپنے ساتھ لے جا کر ہی دم لیں گی۔۔۔ اس لیے بحث بیکار تھی۔۔۔

چلو تیار ہو جاؤ۔۔۔چلتے ہیں۔۔۔"اس کے کہتے ہی کرن حیرت سے اس "
کی جانب دیکھا۔۔۔

"تم بھی جا رہے ہو؟؟۔۔ "

بالکل۔۔۔گھر میں بیٹھے بیٹھے میں بھی بور ہو گیا ہوں۔۔۔"معاویہ کے گھر "
کرن کو اکیلا جانے دے۔۔۔ایسا کیسے ممکن تھا۔۔۔

چل تو رہے ہو۔۔۔میں بتا رہی ہوں وہاں جا کر کچھ کھانا نہیں۔۔۔ورنہ "
ٹانکے پک جائیں گے تمہارے۔۔۔ابھی ٹھیک نہیں ہوئے صحیح طرح
تم۔۔۔۔۔"کرن نے خاصہ وارننگ آمیز لہجے میں کہا۔۔۔تو رخشی بیگم
مسکرانے لگیں۔۔۔

جبکہ وقاص سن کر بھی اَن سنی کرتا۔۔۔ سر جھٹکتا ہوا چل دیا تھا۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

پارٹی کے اندر وقاص نے ایک منٹ کے لیے بھی کرن کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

بھولا نہیں تھا وہ اب تک کے پچھلی بار کیا ہوا تھا۔۔۔

ہیلو کرن۔۔۔ ہیلو وقاص۔۔۔" معاویہ نے ان کی جانب آتے ہوئے۔۔۔" مسکرا کر مخاطب کیا۔۔۔

ہیلو۔۔۔" وقاص نے فقط اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔ جبکہ کرن نے "
پیاری سی مسکان چہرے پر سجائے جواب دیا۔۔۔

"تم مجھے پوچھنے نہیں آئی ے۔۔۔" وقاص نے محسوس کر لیا تھا جیسے کوئی
دیوار حائی ل ہو اس کے اور معاویہ کے درمیان۔۔۔ وہ اس سے دوستانہ انداز
میں بالکل بھی بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔ بس طبیعت پوچھ کے پیچھے ہٹ
گیا۔۔۔ جبکہ کرن سے وہ مسلسل بات چیت میں لگا ہوا تھا جیسے نہ جانے کتنے
پرانے دوست ہوں۔۔۔

پہلے تو وہ چپ چاپ سنتا رہا مگر اب اس کی حد پار ہو رہی تھی۔۔۔ اسے
احساس ہو رہا تھا جیسے وہ وہاں ہو کر بھی نہیں ہو۔۔۔۔

دونوں کی بات کو کاٹتے ہوئے۔۔۔۔ اس نے اچانک موضوع چھیڑا۔۔۔

وقاص کے تمام ہی دوست احباب رشتہ دار حتی کہ بزنس ریلیٹڈ لوگ بھی اس کی طبیعت پوچھنے آئے تھے۔۔۔ مگر نہیں آیا تو معاویہ نہیں آیا۔۔

ملنے نہ آیا کم از کم کال کرنے کی زحمت کر لیتا۔۔۔ مگر اس نے وہ بھی نہ کی۔۔ایسا کیوں؟؟۔۔۔ کیا کرن کی وجہ سے؟؟۔۔۔

یہ خیال آتے ہی اس نے اپنی مٹھی بھینچی۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔ میں آیا تھا مگر تم سو رہے تھے اس لیے میں باہر سے ہی چلا گیا۔۔۔ کرن نے بتایا نہیں تمہیں۔۔۔۔" کرن سے تو وہ بڑی مسکرا مسکرا کر نرمی سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔ مگر جب وقاص سے بات کی تو اس کا لہجہ نہایت سنجیدہ ہو گیا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"اسی کی طرز میں۔۔۔"

"غلطی میری ہے۔۔۔۔میں بھول گئی بتانا وقاص مسٹر معاویہ آئے تھے تم سے ملنے۔۔پھولوں کا گلدستہ بھی لائے تھے۔۔۔"کرن نے وقاص کی جانب مخاطب ہو کر معذرتی انداز میں کہا۔۔۔تو وہ خوبرو نوجوان فقط اثبات میں سے سر ہلانے لگا۔۔۔

"ویسے اپنے پیشہ کے متعلق کچھ بتایے ناں؟؟"کرن نے بڑے تجسس سے سوال کیا تھا۔۔۔

"کس کے متعلق مطلب سافٹ ویئر انجینیئر یا پھر وکالت؟ "

وکالت۔۔۔" وقاص نے محسوس کیا کہ کرن کچھ زیادہ ہی انٹرسٹڈ ہے اس "
کے پیشے میں۔۔۔

باتوں ہی باتوں میں جب کرن نے اس کی انکم کے متعلق پوچھا۔۔۔تو وقاص
کی آنکھیں ٹوسٹ ہوئیں۔۔۔

چھوٹا موٹا سہ وکیل ہوں۔۔۔اتنا کما لیتا ہوں کہ اپنا گزارا کر سکوں۔۔۔ "
باقی ڈیڈ ہیں پیچھے سنبھالنے کے لیے۔۔۔" معاویہ نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا تھا۔۔۔

پھر بھی مطلب ایک لاکھ۔۔دو لاکھ۔۔۔یا پانچ لاکھ۔۔۔کتنا کما لیتے ہیں "
مہینے کا؟؟؟۔۔" وقاص کے سمجھ نہ آیا آخر وہ کیوں اس کی انکم جاننے کے پیچھے
پڑ گئی ہے۔۔۔

اس نے کبھی اتنا انٹرسٹ اس کے پیشے میں نہیں لیا تھا۔۔۔ جتنا وہ معاویہ کے پیشے میں دکھا رہی تھی۔۔۔۔

اپنی ٹائی کو ڈھیلی کرتے۔۔۔ وہ دانت پیس رہا تھا۔۔۔ مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔

معاویہ کی شخصیت اتنی خوبصورت تھی کہ کوئی اس سے متاثر ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا۔۔۔ کرن بھی بہت متاثر ہوئی تھی۔۔۔۔ اس لیے اس نے سوچ لیا تھا کہ اپنا ناول کا اگلا ہیرو معاویہ جیسے انسان کے کردار کو بنائے گی اسی لیے وہ اس کے پیشے میں اتنا انٹرسٹ دکھا رہی تھی۔۔۔۔ باقی اس کی کردار کی ابزرویشن۔۔۔ کہ وہ کیسے اٹھتا ہے کیسے بیٹھتا ہے کیسے چلتا ہے کیسے کھاتا ہے کیسے مسکراتا ہے ہر ایک ایک ادا نوٹ کر رہی تھی وہ۔۔۔۔

کیونکہ وہ اپنی امیجنیشن کی دنیا میں جی رہی تھی اس لمحے۔۔۔اس لیے اسے خیال ہی نہیں آیا۔ کہ برابر کھڑا شخص اس کی باتوں سے خائف بھی ہو سکتا ہے۔۔۔بلکہ خائف تو ایک بہت چھوٹا سا لفظ ہے اس فیلنگ کو ڈسکرائب کرنے کے لیے جو وقاص اس لمحے محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی مسلسل معاویہ کی شخصیت میں اپنا انٹرسٹ شو کر رہی تھی مقابل کیسے نہ جلتا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"ابھی وہ دونوں بات کر ہی رہے تھے کہ پیچھے سے ایک نسوانی" آواز آئی ی۔۔۔

کرن بغیر مڑے بھی جانتی تھی کہ وہ کس کی آواز ہے۔۔۔

انا۔۔" معاویہ اور وقاص دونوں نے ہی ایک ساتھ کہا۔۔"

اسی لمحے کرن بھی پیچھے مڑی مگر اس کی نگاہ انا سے پہلے اس کے پرس پر گئی۔۔۔

اگلے ہی پل اس کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔۔

"یہ تو میرا پرس ہے۔۔۔۔جو میں نے ڈیڈ کی مدد کرنے کے لیے بیچا تھا یہ اس کے پاس کیسے ؟؟۔۔۔۔۔۔" وہ خوبرو نوجوان اس کے لیے برانڈڈ چیزیں لاتا رہتا تھا۔۔۔کیونکہ اسے لگتا تھا کہ اسے شوق ہے۔۔کرن بھی باخوشی قبول کرتی تھی۔۔کچھ ماہ پہلے اس کے والد کو اپنے کاروبار کے لیے پیسوں کی سخت ضرورت تھی۔۔۔وہ بار بار کرن کو اس کے لیے کال کر رہے تھے۔۔۔

وہ چاہتے تھے کرن وقاص سے پیسے مانگ کر انھیں دے۔۔۔۔

کرن کو اپنے والد کے لیے اپنے شوہر سے پیسے مانگنا ٹھیک نہ لگا۔۔۔۔وہ ویسے بھی اسے گولڈ ڈگر عورت سمجھتا تھا۔۔۔اس لیے اس نے چھپ کر مدد کرنے کی کوشش کی۔۔۔

اپنی کچھ برانڈڈ چیزیں نکال کر انھیں ان لائن فرحا کے ذریعے بیچا۔۔۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی ان لائن بیچی ہوئی برانڈڈ چیزوں میں سے ایک انا اعوان جیسی بڑی ایکٹرس خریدے گی۔۔۔۔

خوف کے مارے اس کی پیشانی پسینوں سے بھیگنے لگی تھی۔

کرن نے وقاص کی جانب دیکھا وہ بالکل نارمل انداز میں بات کر رہا تھا انا سے۔۔۔کرن نے محسوس کیا کہ اس کی توجہ ابھی تک انا کے پرس پر نہیں گئی ہے۔۔۔

اسے یہ سوچ اپنی کمر پر پسینے ڈھلتے محسوس ہوئے۔۔۔کے وقاص کو اگر علم ہوا کہ وہ اس کے پیٹھ پیچھے اپنے والد کی مدد کرنے کی غرض سے اس کا لایا ہوا سامان بیچ رہی ہے۔۔۔تو وہ کیسا ری۔ایکٹ کرئے گا۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔یہ دنیا کتنی چھوٹی ہے۔۔۔۔اب میں کیا کرؤں؟؟۔۔"اس" کے ناخن از خود ہی اس کے منہ کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

انا نے کرن کو سلام نہیں کیا تھا اور کرن اس حالت میں تھی نہیں۔۔۔کہ اسے دیکھے بھی۔۔۔اس کا سارا دیھان تو بس اس پرس پہ اٹک گیا تھا۔۔۔

وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی کہ وقاص عباسی واس کی ماں بہن اسے کتنا ذلیل کریں گے۔۔۔ان کے پیٹھ پیچھے۔۔۔گھر کا سامان بیچنے پر۔۔۔۔

اگلے ہی پل کرن نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔جیسے اسے الٹی آرہی ہو۔۔۔

"کیا ہوا کرن؟۔۔"معاویہ فکر مند ہو کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

کرن نے پھر منہ جھکایا۔۔۔اور پیٹ پکڑا۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔۔"اس کی حالت دیکھ۔۔۔رخشی بیگم فوراہی اس کے پاس آگئی تھیں۔۔۔

الٹی آرہی ہے۔۔۔میں آتی ہوں۔۔۔"وہ تیزی سے یہ کہہ کر واش روم" کی جانب گئی تھی۔۔۔

مگر صرف چار پانچ قدم چلتے ہی وہ زمین پر بے ہوش ہو کر گر پڑی۔۔۔

معاویہ کو لگا کہ اس کی جان نکل گئی ہو۔۔۔۔جبکہ وقاص عباسی نارمل کھڑا ۔۔۔اسے بے ہوش ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ارے کرن کو کیا ہوا ہے؟؟۔"

"کرن؟؟۔۔"

"مس کرن؟؟۔۔"

"انھیں الٹی آرہی تھی۔۔۔اور پھر یہ بے ہوش ہو گئیں۔۔۔"

"کوئی ی ڈاکٹر کو کال کرؤ۔۔۔"

پورے ہال میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئی تھیں۔۔۔

معاویہ فوراہی اسے اٹھانے کے لیے بھاگا۔۔۔مگر جیسے ہی اٹھانے لگا اس کا دماغ حواسوں میں لوٹا۔۔۔اور اس نے تیزی سے سامنے کھڑے وقاص کی جانب دیکھا۔۔۔

وقاص کے ہاتھ میں ٹانکے آئے ہوئے تھے۔۔۔جو ابھی ٹھیک نہیں ہوئے تھے۔۔۔وہ کرن کو نہیں اٹھا سکتا تھا۔۔۔

مانا اس نے کورٹ پہنا ہوا تھا جس کے سبب اس کے ہاتھ پر بندھی پٹی چھپی ہوئی تھی مگر سب جانتے تھے کہ وہ ابھی ریکور نہیں ہوا صحیح طرح۔۔۔

اس لمحے عجیب سی سچویشن میں تھا وہ لڑکا۔۔۔وہ لڑکی جو اس کے لیے بہت خاص تھی۔۔۔اس وقت فرش پر پڑی ہوئی تھی۔۔۔لیکن وہ اسے چھو نہیں سکتا تھا۔۔۔اسے اٹھا نہیں سکتا تھا۔۔۔اس کا خیال نہیں کر سکتا تھا۔۔اور یہ احساس اسے دل ہی دل میں ہزاروں موتیں مار رہا تھا۔۔۔۔

"وقاص۔۔تمھارا ہاتھ" وہ جاہت سے مالا مال نوجوان چہرے پر بغیر کوئی ی تاثر لیے۔۔۔کرن کو اٹھانے آیا۔۔۔تو فوراہی مہوش بیگم احتجاجا بولیں۔۔۔

مگر اس نے سن کر بھی اَن سنی کرتے۔۔۔اسے باہوں میں بھرا۔۔۔

ادھر لیٹادو۔۔۔"معاویہ اسے اپنے ریسٹ روم میں لے آیا تھا۔۔۔۔"

دروازہ بند کرو" وقاص کے گمبھیر لہجے میں کہتے ہی۔۔معاویہ نے فورا "
ہی دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔

باقی سب باہر ہی رہ گئے تھے۔۔۔

معاویہ فوراہی ڈاکٹر کو کال کرنے لگا۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو۔۔۔آپ کی پت بہوماں بننے والی ہے۔۔۔ "

"ہاں۔۔۔تو گود بھرائی کب کر رہی ہیں آپ۔۔۔"

ہال میں موجود عورتوں نے رخشی بیگم اور مہوش بیگم کو خوب مبارکباد دینا شروع کر دی تھیں۔۔۔

"ابھی ڈاکٹر کو آ کر چیک کرنے دیں پھر دیکھتے ہیں۔۔۔"رخشی بیگم کی امیدیں آسمانوں کو چھو رہی تھیں۔۔۔اس لیے وہ بہت خوش تھیں۔۔۔مگر اپنی خوشی کا اظہار نہیں کر رہی تھیں وہ ابھی۔۔

دوسری جانب مہوش بیگم بالکل خاموش کھڑی تھیں۔۔

کرن۔۔۔کرن۔۔۔۔"وقاص اس کے برابر میں بیٹھ کر اسے آوازیں"
لگانے لگا۔۔۔اس کی آنکھیں مکمل ڈارک تھیں۔۔۔۔

اسے نہ اٹھتا دیکھ۔۔۔وہ اس کے سرخ گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں پر
جھکنے لگا۔۔بغیر یہ پرواہ کیے کہ معاویہ کمرے میں موجود ہے۔۔۔۔

کرن کی آنکھیں مارے شاکڈ کے خود ہی کھل گئ تھیں۔۔۔۔جب اس نے
وقاص کو خود پر جھکتا ہوا محسوس کیا۔۔۔۔ابھی اس کی ناک کرن کی ناک سے
"ٹچ ہی ہوئی تھی۔۔۔کہ وہ چیختے ہوئے اٹھی۔۔۔"دور ہٹو

اس کی آواز سنتے ہی معاویہ جو سیل پر ڈاکٹر سے بات کرنے میں مگن تھا۔۔۔
حیرت سے پلٹ کر دیکھنے لگا۔۔۔

نہایت ہی بیکار ایکٹنگ ہے تمہاری۔۔۔" وقاص سیدھا ہو کر بیٹھتے "
۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

اب بتانا پسند کرؤ گی اس ناٹک کی وجہ؟؟۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کی "
ڈارک آنکھیں دیکھتے ہی۔۔۔جیسے سانپ سونگھ گیا ہو کرن کو۔۔۔

"وہ۔۔"
یہ کیا تھا؟۔۔۔"ابھی وہ بول پاتی۔۔۔اس سے قبل ہی معاویہ جو کرن کی "
شخصیت سے واقفیت نہیں رکھتا تھا۔۔۔خاصہ الجھ کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے
لگا۔۔۔

میری بیوی کا ٹینلٹ۔۔۔"اس پیلے رنگ کی فراک میں کھلتے گلاب سے "
چہرے والی کو کھا جانی والی نگاہ سے دیکھ۔۔۔وقاص دانت کچکچاتے ہوئے گویا
ہوا۔۔۔

تمھیں پتا ہے تمھاری اس احمقانہ حرکت کی وجہ سے باہر مبارکبادتیں "
شروع ہو چکی ہوں گی۔۔۔"وقاص ایک شارپ آدمی تھا۔۔۔اسے اندازہ
تھا کے باہر لوگ اس کی حالت کا کیا اندازہ لگا رہے ہوں گے۔۔۔

اسے کسی کی پرواہ نہ تھی سوائے اپنی دادی کے۔۔۔جو یقینا بہت خوش
ہو گئی ہوں گی کرن کو الٹی آتی دیکھ۔۔

تمہیں کیسے پتہ چلا؟؟۔۔۔" وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکی تھی یہ "
سوال کرنے سے۔۔۔اس بار تو اس نے بہت نیچرل کیا تھا سب کچھ۔۔۔۔
پھر بھی وہ پہچان گیا۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں اپنی لائی ہوئی چیزیں بھول جاتا ہوں؟؟۔۔۔" "
اس کے رخسار پر آتی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے مفاہمان انداز میں جواب
دیا۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی۔۔۔کرن شرمندگی سے نظریں جھکا گئی۔

اب کرنا کیا ہے؟؟۔۔۔۔" معاویہ ووقاص اسے ہی تک رہے تھے۔۔۔"
وہ بیچاری شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔۔نہایت لچکدار انداز میں
پوچھا۔۔۔

"فکر مت کرو۔۔۔ڈاکٹر کو پیسے دے کر بات سنبھال لیں گے" وہ ہینڈسم لڑکا اپنے سفید کوٹ کو اپنے ہاتھ سے پیچھے کر پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا ۔۔۔۔لاپرواہی سے بولا۔۔۔

"کیا ہوا ہے ڈاکٹر میری بہو کو؟؟۔۔"ڈاکٹر کے چیک اپ کرنے کے بعد کمرے سے نکلتے ہی۔۔۔سب سے پہلے مہوش بیگم نے پوچھا تھا۔۔۔

"شاید انہوں نے کچھ غلط کھا لیا تھا اس لیے ان کا پیٹ کافی اپسیٹ ہے۔۔۔ زیادہ فکر مند ہونے کی بات نہیں ہے۔۔۔میں نے انہیں دوائیاں دے دی ہیں"۔۔۔آپ انہیں آرام کرنے دیں وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔

پریگننٹ نہیں ہے وہ؟؟۔۔"رخشی بیگم فوراہی پوچ اٹھی تھیں۔۔۔یہ "
سوال کرتے وقت ان کی آنکھوں میں بڑی امید ابھری نظر آئی۔۔۔

نہیں۔۔۔نہیں"ڈاکٹر فوراہی بولی۔۔۔ "

ڈاکٹر کے جانے کے بعد۔۔معاویہ نے دروازہ کھول دیا تھااور باقی سب اسے دیکھنے اندر آگئے تھے۔۔

رخشی بیگم نے وقاص سے کہا کہ اسے گھر لے جائیں کیونکہ اسے آرام کی سخت ضرورت ہے۔۔۔

وہ لمبا چوڑا حسین نوجوان اس لڑکی کے ڈرامے کو قائم رکھتے ہوئے۔۔۔ اسے باہوں میں بھر کر۔۔۔اٹھا کر گاڑی میں لایا۔۔اور بیک سیٹ پر لٹا دیا۔۔۔۔

المعراج مینشن پہنچتے ہی۔۔۔وہ گاڑی سے اترا اور ڈور آہستگی سے بند کیا۔۔۔

"انتظار کر رہی ہو کیا؟۔۔کے تمہیں باہوں میں بھر کر اوپر لے کر جاؤں۔۔۔" بیک سیٹ کا ڈور کھولتے۔۔۔کرن کی جانب برہمی سے دیکھ۔۔۔اس نے دانت پیستے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

"رابعہ ہے گھر میں اور باقی ملازمین بھی۔۔۔وہ بتا دیں گے دادی کو ۔۔۔پلیز۔۔۔" آنکھوں کو جھکائے۔۔۔وہ شرمندگی سے لچکدار انداز میں منت کرنے لگی۔۔۔

وقاص نے ایک لفظ نہ کہا۔۔۔بس دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ اسے باہوں میں بھرا اور اوپر۔۔۔اپنے کمرے تک لے آیا۔۔۔

کمرے میں لا کر اسے بیڈ پر آرام سے لٹا دیا۔۔

"اور کیا کیا چیزیں بیچ چکی ہو تم اب تک؟؟۔۔"اس کے چہرے کو بغور تکتے ہوئے۔۔۔اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

مانا وہ چیخ نہیں رہا تھا۔۔۔غصہ نہیں کر رہا تھا۔۔۔کوئی بھی غلط لفظ استعمال نہیں کر رہا تھا۔۔۔لیکن اس کے باوجود کرن کو محسوس ہوا جیسے اس کی بوٹیاں کٹ رہی ہوں۔۔۔

وہ۔۔۔"وہ چاکر بھی بول ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔زبان جیسے مارے"
شرمندگی کے ساتھ چھوڑ گئی ہو۔۔۔۔

وقاص کی نگاہ اچانک ہی سامنے ٹیبل پر رکھی اس کی پیک دوائیوں پر گئی۔۔

تم دوائی نہیں پی رہی کیا؟؟۔۔۔"اس نے بس یوں ہی پوچھ لیا تھا۔۔۔ "

"نہیں۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔"وہ تھوڑا حیران ہو کر۔۔۔"

کیونکہ اب میں بچہ پیدا نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔"بس اس کا جملہ ادا کرنا تھا "
کہ وقاص عباسی کا دماغ اور دل ہل کر رہ گئے۔۔

پہلے اس کا اچانک ڈیورس مانگنا۔۔۔پھر معاویہ سے اس کے پیٹھ پیچھے نام بدل کر دوستی کر لینا۔۔۔گھر کا سامان بیچنا۔۔۔اس کے سامنے اسی کے دوست کی شخصیت میں انٹرسٹ شو کرنا۔۔یہ سب کیا کم تھا کے وہ بچہ پیدا کرنے سے بھی صاف انکار کر رہی تھی اب۔۔۔۔

"کیونکہ اس خوبصورت لڑکی کی نظریں جھکی ہوئی تھیں اس کیوں؟۔۔۔ لیے اس نے وقاص کے بدلتے ہوئے چہرے کے تاثرات کو دیکھا ہی نہیں۔۔۔

"کیونکہ ہماری ڈیورس ہونے والی ہے۔۔۔ایسے میں بچے کو دنیا میں لانے کا کیا مطلب؟؟۔۔۔کیوں میں اپنے بچے کو دنیا میں لا کر رولنے کے لیے چھوڑوں۔۔۔"اس بار جب مہوش بیگم نے اسے دوائیاں بھیجیں۔۔۔تو اس

نے بہت سوچا اور اسے لگا کہ نہیں۔۔۔جب وقاص عباسی کو اولاد چاہیے ہی نہیں۔۔۔تو وہ کس کے لیے لڑ رہی ہے؟؟۔۔۔کس کے لیے اتنی دوائیاں پی رہی ہے؟؟۔۔۔۔

ایکسیڈنٹ کے بعد سے اب تک اس نے کوئی دوائی نہیں پی تھی۔۔۔اور نہ ہی پینے کا کوئی ارادہ تھا۔۔۔۔

"تم دوائیاں پی لو۔۔۔بچہ ہوتا ہے تو میں اس قابل ہوں کہ اسے پال سکتا ہوں اس کی ہر خواہش و ضرورت پوری کر سکتا ہوں۔۔۔۔" بمشکل اپنے غصے کو کنٹرول کر۔۔۔ تحمل سے گویا ہوا۔۔۔

کرن اس کی بات سن۔۔۔الجھ کر نظر اٹھانے پر مجبور ہوئی ی۔۔۔

وہ وقاص عباسی جو ڈیڑھ سال سے بچہ نہ پیدا کرنے کی ضد لگائے بیٹھا تھا۔۔۔آج اچانک کہہ رہا تھا کہ اسے بچہ چاہیے۔۔۔۔۔۔وہ کیسے نہ الجھتی۔۔۔۔

ہماری زندگی جب نارمل تھی تب تمہیں بچہ نہیں چاہیے تھا۔۔۔اور آج "جب ڈیورس ہونے والی ہے تو تمہیں اچانک بچہ چاہیے"

تم کیوں فکر کر رہی ہو؟؟۔۔۔میں نے کہا نا میں اپنا بچہ پال سکتا ہوں۔۔۔۔" وہ سرد مہری سے بولا۔۔۔

کرن کو محسوس ہوا۔۔۔جیسے وہ اس کے بغیر بچہ پالنے کی بات کر رہا ہے۔۔۔

مسٹر وقاص ایک بچہ پیدا کرنا بہت بڑی ذمہ داری ہے۔۔اس کے پیدا" ہونے کے بعد ہم زندگی بھر ایک ڈور سے بندھ جائیں گے۔۔۔چاہے ہم چاہیں یا نہ چاہیں۔۔۔۔اور میں نہیں چاہتی کہ ڈیورس کے بعد میں آپ سے کسی بھی قسم کا کوئی رابطہ رکھوں۔۔۔"اس لڑکی کے الفاظ مقابل کو اپنے دل کو کاٹتے محسوس ہوئے۔۔۔۔

تم میرا بچہ صرف اس لیے نہیں پیدا کرنا چاہتیں۔۔کیونکہ تم نہیں چاہتیں " کہ تم مجھ سے کسی بھی قسم کا کوئی رابطہ رکھو۔۔رائٹ؟؟۔۔۔"غصے کی شدت سے وقاص کو اپنی رگیں پھٹتی ہوئی محسوس ہوئی یں۔۔۔

اس کا چہرہ مکمل سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔
انکھیں اس قدر ڈارک کے کرن کو محسوس ہوا کہ وہ سانس نہیں لے پا رہی۔۔۔

کرن کے نزدیک۔۔۔۔وہ وہی کر رہی تھی جو وقاص کی چاہت تھی شروع سے۔۔۔۔پھر یہ اچانک اتنا غصہ کیوں؟۔۔

ہ۔۔ہاں۔۔"بس اس کا اس لفظ کو ادا کرنا تھا۔۔۔۔کے اگلے ہی پل۔۔۔" وہ خوبرو نوجوان غصے سے لال پیلا ہوتا۔۔۔اس پر کسی کالی گھٹا کی طرح چھا گیا۔۔۔

کی۔۔کیا کر رہے؟؟۔۔"وہ اچانک قریب آیا تو کرن گھبرا کر پوچھنے لگی۔۔۔مگر الفاظ پورا کرنے کی بھی مقابل نے اجازت نہیں دی تھی۔۔۔۔اور اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔

صرف کچھ ہی لمحوں کے بعد۔۔۔کرن کا چہرہ مکمل سرخ پڑ گیا۔۔۔

وقاص اس کی سانسوں پر مکمل غالب آگیا تھا۔۔

اس نے اپنے ہاتھوں سے وقاص کو دور کرنا چاہا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔خود کو بچا رہی ہو کسی اور کے لیے؟؟۔۔"اس نے ہلکا سہ چہرہ" اونچا کر۔۔اس کی سرخ ڈوروں سے سجی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مسٹر وقاص عباسی تم زبردستی نہیں کر سکتے میرے ساتھ اس معاملے " میں۔۔۔"ڈیڑھ سال کی شادی میں اس کی ہمیشہ سے خواہش تھی کہ وقاص اس کی جانب پہل کرے۔۔۔کیونکہ وہ شرمندہ ہوتی تھی ہمیشہ پہل کر کے۔۔۔۔آج وہ کر بھی رہا تھا۔۔۔تو کس طرح۔۔۔

وہ صرف اپنا غصہ نکال رہا تھا اس پر۔۔۔اور کرن کے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر یہ غصہ ہے کس بات کا؟؟۔۔

"اپنی بیوی سے اپنی اولاد کی چاہ رکھنا۔۔یہ زبردستی تو نہیں۔۔۔یہ تو حق ہے میرا۔۔۔" خاصہ جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔اور اگلے ہی پل۔۔۔ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ سے پکڑ کر۔۔۔بیڈ کے اوپر لگا دیا۔۔۔

"میں بیوی ہوں تمہاری کوئی جانور نہیں۔۔۔کیا میری رضا اس معاملے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی؟؟۔۔" کدورت سے مقابل کو تکتے۔۔۔وہ خود کو آزاد کرانے کی چاہ میں پھڑکتے ہوئے بولی۔۔۔

تم واقعی میری اولاد کو نہیں پیدا کرنا چاہتیں؟؟؟۔۔"اس کا لہجہ کرن کو" شدید خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔

لگا جیسے کوئی آخری موقع دے رہا ہو۔۔۔پھر نہیں دے گا۔۔۔

نہیں۔۔۔"اس نے صاف انکار کر دیا۔۔۔"

مسز وقاص عباسی۔۔۔۔اب تم اگر مجھ سے بھیک مانگ مانگ کر مر بھی " جاؤنا۔۔تو بھی میں تمہیں اپنے بچے کی ماں بننے کی اجازت نہیں دوں گا۔۔۔"اس سرخ ہوتے نوجوان نے آہستگی سے ہاتھ چھوڑتے۔۔۔۔اس لڑکی کی کرسٹل سی چمکتی آنکھوں میں جھانک۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔۔۔

پھر اس پر سے مکمل ہٹ کر۔۔۔ باہر کی جانب چل دیا۔۔ وہ بھی تیزی سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔

اسی لمحے کرن کی نگاہ فرش پر پڑے خون پر گ ئی۔۔۔

وہ خون وقاص کے ہاتھوں سے نکل رہا تھا۔۔۔

کالا کوٹ ہونے کے سبب اس کے ہاتھوں سے نکلنے والا خون نظر نہیں آرہا تھا ۔۔۔ورنہ رس تو بہت دیر سے رہا تھا۔۔۔

وقاص۔۔۔۔" وہ فوراہی فکر مندی سے چیخی تھی۔۔۔"

وقاص اس کی آواز سننے کے باوجود نہ رکا۔۔۔۔

اس کے کمرے سے نکلتے ہی کرن کو اپنے ارد گرد سب کچھ گھومتا محسوس ہوا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے وہ بے ست ہو کر بیڈ پر گر گئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

میم۔۔۔۔میم۔۔۔"رابعہ نے اس پر پانی کے چھیٹے ڈالے۔۔۔تو اس کی" آنکھ کھلی۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں؟؟۔۔"وہ فکر مند لہجے میں پوچھ رہی تھی۔۔۔ "

کرن کا سر ابھی بھی بھاری ہو رہا تھا۔۔۔آخری چیز جو اسے یاد تھی بے ہوش ہونے سے پہلے۔۔۔وہ تھا وقاص کے ہاتھوں سے نکلتا ہوا خون۔۔۔

"وقاص کہاں ہے؟؟۔۔"حواس بحال ہوتے ہی اس نے سب سے پہلے اپنے شوہر کے متعلق پوچھا۔۔۔

"وہ تو گھر نہیں آئے ابھی تک۔۔۔"

ٹائم کیا ہو رہا ہے؟؟۔۔"اس کا ذہن ابھی بھی سن تھا۔۔۔"

رات کے 12 بج رہے ہیں۔۔۔"رابعہ نے آہستگی سے جواب دیا۔۔۔"

اتنی رات ہو گئی وہ ابھی تک واپس نہیں آیا۔۔۔" وہ لڑکی جیسے مزید فکر "
مند ہوئی تھی۔۔۔

پھر اس کی نگاہ اچانک رابعہ پر گئی۔۔۔جو اس کی ٹیبل پر رکھی دوائیوں کو دیکھ
رہی تھی۔۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہو؟؟۔۔"کرن کے اچانک سوال پر۔۔۔وہ بوکھلا کر اس کی "
جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

نہیں۔۔۔۔وہ خون پڑا ہے وہاں۔۔۔میں صاف کر دیتی ہوں ابھی۔۔۔""
رابعہ نے تیزی سے کہا اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔

کرن سن ذہن کے ساتھ آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

اسے محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں جان ہی نہ ہو۔۔

اس کی باڈی حرکت نہیں کر پا رہی تھی ٹھیک طرح۔۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا۔۔۔جب وہ ایسا کچھ محسوس کر رہی تھی۔۔۔

♥*HusnyKanwal*♥

سورج کی کرنیں چہرے پر پڑتے ہی اس حسین لڑکی نے آنکھ کھولی۔۔۔

اپنے ارد گرد دیکھا تو خود کو اکیلا پایا۔۔۔

وقاص پوری رات گھر نہیں آیا۔۔۔" وہ رنجیدہ سے لہجے میں "
بڑبڑائی ی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وقاص چاہتا کیا ہے اس سے آخر؟؟۔۔۔

ڈیڑھ سال تک وہ بچہ نہ کرنے کی ضد لگائے بیٹھا رہا۔۔۔اور اب اچانک اس نے اپنا فیصلہ بدل لیا جیسے یہ سب کچھ بس ایک کھیل ہو۔۔۔

کیا اس کی فیلنگس صرف ایک کھیل تھیں اس ہرجائی ی کے لیے۔۔۔۔

اور جس طرح وہ بات کر رہا تھا۔۔۔ کہیں سے بھی ایسا نہ لگا۔۔۔ کہ وہ اس کے ساتھ بچہ پالنا چاہتا ہے۔۔۔ گمان ہو رہا تھا جیسے اکیلے یا شاید انا کے ساتھ۔۔۔ یہ خیال آتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

دل بہت اداس تھا اس کا۔۔۔وہ اپنا سیل لے کر بیٹھ گئی تھی ناول لکھنے کے لیے۔۔۔

ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اس کا سیل رنگ ہوا اور مہوش بیگم کا نام ۔۔۔ سیل کی اسکرین پر چمکنے لگا۔۔۔

اس کا دل نہ چاہا کال اٹھانے کا۔۔۔ مگر مجبور تھی۔۔اسے پتہ تھا ورنہ وہ گھر ہی آدھمکیں گی۔۔۔۔

ہیلو مام۔۔۔"کال ریسیو کرتے ہی۔۔۔ سیل کو کان سے لگا کر۔۔۔۔" نرمی سے کہا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ طبیعت کیسی ہے اب تمھاری؟؟۔۔"ان کا لہجہ بڑا نروٹھا سا لگا" کرن کو۔۔۔

ان کے پوچھتے ہی کرن کو یاد آیا۔۔۔ کہ کل وہ بے ہوش ہوئی تھی سب کے سامنے۔۔۔

اوو۔۔ شکر طبیعت پوچھنے کے لیے فون کیا ہے انہوں نے"دل ہی دل" بڑ بڑائی۔۔۔

"اللہ کا بڑا کرم ہے آپ کیسی ہیں؟؟۔۔ "

میں بھی ٹھیک۔۔۔تم دوائیاں کھا رہی ہو نا کرن؟؟۔۔"ان کے سوال پر "
۔۔کرن نے سامنے ٹیبل پر رکھی۔۔۔اپنی پیک دوائیوں کو دیکھا۔۔۔

وہ مزید جھوٹ نہیں بولنا چاہتی تھی اس لیے صاف انکار کیا۔۔۔

"نہیں۔۔ "

کیوں؟؟۔۔۔"خاصا غصہ در آیا تھا ان کے لہجے میں۔۔۔"
جو کرن نے محسوس کر لیا تھا۔۔۔اور ذہنی طور پر وہ اس کے لیے تیار بھی تھی۔۔۔

"مام۔۔۔وقاص ابھی اولاد نہیں چاہتا مجھ سے۔۔۔"

اس کے چاہنے پر دنیا نہیں چل رہی۔۔۔۔تم جانتی بھی ہو کتنا ضروری "
ہے وقاص کے اولاد ہونا۔۔۔۔"مہوش بیگم تو جیسے فون پر ہی چیخنے لگی
تھیں۔۔۔۔

جبران اور وقاص کے درمیان جو جائیداد کی لڑائی تھی اس سے کون ناواقف
تھا۔۔۔یقیناوہ لڑکی جانتی تھی۔۔۔۔مگر صرف جائیداد کی خاطر وہ ایک
نئی جان کو دنیا میں رولنے کے لیے نہیں لا سکتی تھی۔۔۔

میں کچھ نہیں کر سکتی اگر اپ کا بیٹا نہیں چاہتا تو۔۔۔۔اور یہ بات آپ کو "
سمجھنی چاہیے۔۔۔"یہ پہلی بار تھا جب وہ لڑکی انھیں پلٹ کر جواب دے
رہی تھی۔۔۔۔

کرن میں صرف اتنا سمجھتی ہوں کہ مجھے جائیداد کا وارث چاہیے۔۔وہ بھی ”
جبران کے وارث لانے سے پہلے پہلے۔۔۔“ وہ ایک ایک لفظ خاصا جتا کر
۔۔۔برہمی سے ادا کر رہی تھیں۔۔۔

کرن کو محسوس ہوا۔۔۔کہ ان سے بات کرنا ہی بیکار ہے۔۔۔

اس لیے اس نے غصے میں کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔

ابھی وہ بیچاری اپنا سر پکڑے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔کہ سیل پر نوٹیفکیشن کی رنگ
بیل ہوئی ی۔۔۔

فیس بک پر انا اعوان نے ایک پک شیئر کی تھی۔۔۔۔

اس پک کو دیکھتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔۔حیرت سے کہیں زیادہ رنج ابھرا تھا۔۔۔۔

اس پک میں ایک پٹی رکھی ہوئی نظر ارہی تھی۔۔۔ساتھ کیپشن میں لکھا تھا بروکن ہارٹ۔۔

کن اس پٹی کو دیکھتے ہی پہچان گئی وہ وقاص کے ہاتھ پر بندھی ہوئی پٹی تھی۔۔۔

تو وقاص انا کے ساتھ ہے" رنجیدہ سے لہجے میں بڑبڑائی۔۔۔"

اس پک کو دیکھنے کے بعد۔۔۔اس کی انکھیں سرخ ہو گئیں۔۔۔

پہلے تھوڑا بہت گلٹ تھا۔۔۔ مگر اس تصویر کو دیکھنے کے بعد اسے محسوس ہوا ۔۔۔کہ اس نے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا ہے۔۔۔

رنج و غم کی ملی جھلی کیفیت سے سرشار۔۔۔ وہ اپنے انسو بے دردی سے صاف کرتی۔۔۔ بیڈ سے اٹھی۔۔۔

چادر اوڑھ کر۔۔۔۔ اپنا پرس و موبائل لے کر۔۔۔ وہ گھر سے نکل گئی تھی۔۔۔

دوسری جانب وقاص اپنے کیبن میں۔۔۔ صوفے پر۔۔۔۔ لیٹا ہوا تھا۔۔۔

اس کا بخار شدت پکڑ چکا تھا جس کی وجہ سے وہ صبح سے صوفے پر سے اٹھ نہیں سکا تھا۔۔۔

سر آپ کو گھر جانا چاہیے۔۔۔"عمر اس کی حالت دیکھ۔۔۔۔نرمی سے "
بولا۔۔۔

گھر؟؟۔۔۔"گھر کا نام سنتے ہی جیسے جل گیا تھا وہ۔۔۔۔"

گھر چلیں۔۔۔آپ وہاں جا کر آرام کر لیجیے گا۔۔۔۔یہاں آپ کمفرٹیبل "
نہیں ہیں۔۔۔"عمر نے پھر کہا۔۔۔تو وہ ہونٹوں کو سوکیڑتا ہوا۔۔۔اپنے
وجود میں بچی کچی ہمت جمع کر۔۔۔اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

عمر اسے گھر لے آیا۔۔۔۔

رابعہ۔۔۔میم کہاں ہے؟؟۔۔"وہ وقاص کو کمرے تک لے آیا تھا"
۔۔۔مگر اسے کرن کہیں نظر نہ آئی۔۔۔۔

رابعہ وقاص سے کھانے کا پوچھنے آئی ی تھی۔۔۔جب عمر نے اسے دیکھتے ہی سوال کیا۔۔۔

وہ تو صبح سے نکلی ہوئی ہیں۔۔۔"بس ان الفاظوں کا سننا تھا۔۔۔کہ "
وقاص کے چہرے پر دل جلی مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔

میں ابھی میم کو کال کرتا ہوں۔۔"عمر سیل پاکٹ سے نکالتے ہوئے "
تیزی سے بولا۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" پیچھے سے نہایت سرد آواز اس کے کانوں "
کے سامان سے ٹکرائی۔۔۔

مگر سر آپ کو ضرورت ہے ان کی۔۔۔" عمر لچکدار انداز میں سمجھانے "
لگا۔۔۔

مجھے ضرورت نہیں ہے" وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔ جتاتے ہوئے "
بولا۔۔۔

مگر سر۔۔۔" عمر کچھ کہنا چاہتا تھا جیسے۔۔۔ "

نکل جاؤ کمرے سے دونوں۔۔۔" وہ زخمی شیر کی طرح دھاڑا۔۔۔ "

سر۔۔۔"ابھی عمر مزید کچھ کہتا۔۔۔اس سے قبل ہی رابعہ نے اسے "
آنکھیں دکھائیں۔۔۔اور ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔۔

تم ڈائی ریکٹ میم کو کال کر دو۔۔۔انہیں بتانے کی کیا ضرورت "
ہے۔۔۔۔دیکھ نہیں رہے وہ کتنا غصہ ہیں۔۔۔چڑ چڑے ہو رہے ہیں وہ بخار
میں۔۔۔ایسے میں میم خود سمبھال لیں گی انھیں آکر۔۔۔تم بس انہیں کال
کر دو۔۔۔"رابعہ نے اسے باہر آتے ہی سمجھایا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔ صحیح۔۔۔"اس نے فوراہی کرن کو کال ملائی۔۔۔"

کرن فرحا کے گھر پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

کرن کا غم کم کرنے کی نیت سے۔۔۔فرحا آئس کریم کا بڑا پیک لے ائی تھی۔۔۔وہ دونوں ٹیبل پر بیٹھ کر وہی کھا رہی تھیں اس لمحے۔۔۔جب کرن کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

سر کو بہت تیز بخار ہو رہا ہے میم۔۔۔"عمر نے تیزی سے کہا۔۔ "

"بخار؟؟۔۔۔"

جی میم۔۔۔کیا آپ جلد سے جلد گھر آسکتی ہیں۔۔۔"بس یہ سننا تھا کہ " وقاص بیمار ہے۔۔۔اس کا دل بے چین سا ہو گیا۔۔۔

بالکل۔۔۔میں بس آرہی ہوں۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے تیزی سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

کیاہوااچانک ؟۔۔"فرحااس کاپریشان چہرہ دیکھ۔۔۔۔فکر مند" ہو کر۔۔۔۔پوچھنے لگی۔۔۔۔

وقاص کو بخار ہورہاہے۔۔۔اور تم تو جانتی ہو وہ بالکل بچوں جیسابن جاتا " ہے جب اسے بخار ہو۔۔۔۔بہت تنگ کرتاہے۔۔۔اسے ہینڈل کرنا آسان نہیں ہوتا پھر۔۔۔اس لیے میں گھر جارہی ہوں۔۔۔" وہ حسین لڑکی چادر اپنے سر پر اوڑ کر۔۔۔۔ہاتھ میں پرس لے کر۔۔۔عجلت سے گھر سے نکل گئی۔۔۔۔

ابھی وہ المعراج مینشن میں داخل ہی ہوئی ی تھی۔۔۔کے رابعہ فوراہی اس کے پاس آئی ی۔۔۔

"رابعہ خاصہ اچھاہوا آپ گ ئی یں۔۔۔ سر دوائی نہیں کھارہے۔۔۔" پریشان نظر آرہی تھی۔۔۔

"میم۔۔۔ سر کو صبح سے بہت تیز بخار ہے۔۔۔اور وہ دوائی نہیں کھارہے" کرن کو دیکھتے ہی۔۔۔ عمر بھی فکر مندی سے گویاہوا۔۔۔

"وہ حسین لڑکی تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گئی اچھامیں دیکھتی ہوں۔۔۔" تھی۔۔۔

دروازے پر پہنچ کر اس نے گہرا سانس بھرا۔۔۔پھر دروازہ آہستگی سے کھولا۔۔۔

وہ واقف تھی اندر ایک طوفان ہے جو اس کا منتظر بیٹھا ہے۔۔۔۔

جیسے ہی دروازہ کھولا۔۔۔

اس حسین نوجوان نے غصے کی شدت سے قریب رکھا کانچ کا گلاس اٹھا کر دروازے کی جانب دے مارا

گیٹ لاسٹ عمر"اس کی گرجدار دھاڑ سن۔۔۔کرن نے آنکھیں "" میچیں۔۔۔

مگر پیچھے نہ ہٹی بلکہ آہستگی سے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

اس نے کرن کو کچھ یوں دیکھا۔۔۔کہ جیسے اسے کچا کھا جائے گا۔۔۔

کیوں آئی ہو؟؟۔۔"وہ خاصہ چڑچڑے لہجے میں استفسار کرنے "
لگا۔۔۔

ہا؟۔۔۔کیا مطلب کیوں آئی ہو۔۔۔میرا گھر ہے میرا کمرہ ہے مجھے کسی کی "
اجازت کی ضرورت تھوڑی ہے۔۔۔اپنے کمرے اور گھر میں آنے کے
لیے۔۔"وہ اترا کر کہتی ہوئی اسی کی جانب آرہی تھی۔۔۔

مجھے آرام کرنا ہے۔۔۔یا تو تم چلی جاؤ۔۔۔یا میں باہر چلا جاتا "
ہوں۔۔۔"مقابل نہایت تپے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

کرن نے اس کے سرد جملے کو مکمل اگنور کر۔۔ تیزی سے قریب آکر۔۔۔
اس کی پیشانی پر اپنے ہاتھ کی پشت رکھ۔۔۔اس کا ٹمپریچر چیک کیا۔۔۔

اسے گمان ہوا جیسے اس نے جلتے ہوئے توے پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔۔۔

اس کی آنکھیں بخار کی شدت سے اب بند ہونے لگی تھیں۔۔۔ مگر اس کے
باوجود کرن کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔

میں نے تمہیں اجازت نہیں دی ہے خود کو چھونے کی۔۔۔"اس کا ہاتھ "
اپنے پیشانی سے ہٹاتے۔۔۔ برہمی اسے گویا ہوا۔۔۔

اس کی آنکھیں مکمل سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔ جبکہ چہرہ سفید۔۔

مجھے اجازت کی ضرورت ہے بھی نہیں۔۔۔"حق جتایا تھا مانو اس نے "
اپنا۔۔۔

کیا چاہیے تمہیں؟۔۔۔"وہ جل کر پوچھ اٹھا تھا۔۔۔۔ "

جانتے تو ہو تم۔۔"وہ مسکرا کر۔۔زچ کرنے والے انداز میں بولی۔۔۔۔ "

کرن وقاص کی عادات سے بخوبی واقفیت رکھتی تھی۔۔۔۔اس لیے اس کی
جلی کٹی بھی پر سکون انداز میں سن رہی تھی۔۔۔

چلو دوائی کھاؤ شاباش"اپنے ہاتھ میں دوائی نکال کر۔۔۔پانی کا گلاس "
دوسرے ہاتھ میں پکڑتے۔۔۔۔نہایت نرمی سے کہا۔۔۔۔

کیوں کھاؤں میں دوائی؟؟۔۔اور کیوں اتنی پرواہ دکھا رہی ہو تم؟؟۔۔۔ ”
تمھارے لیے تو اچھا ہی ہے ناں۔۔۔میں مر جاؤں۔۔۔میراث کا اچھا خاصہ
حصہ مل جائے گا۔۔۔“ وہ خوبرو نوجوان سرخ آنکھوں سے اسے تکتے
۔۔۔دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔تو مقابل مسکرانے لگی۔۔۔

ایسا نہیں ہے ہنی۔۔۔میں کبھی نہیں چاہتی کے تمھیں کچھ ہو۔۔۔بلکے ”
میں تو چاہتی ہوں تم جلدی سے ٹھیک ہو کر میرا پچاس کروڑ مجھے دے
دو۔۔۔۔“ وہ لہک کر ایک آنکھ ونگ کرتے بولی۔۔تو مقابل مزید جل
اٹھا۔۔۔

صرف پچاس کروڑ کے لیے؟؟۔۔“ مقابل جیسے آس لگائے ہو۔۔۔کچھ ”
اچھا سننے کی۔۔۔

ہمم۔۔۔بالکل۔۔۔۔تم تو جانتے ہی ہو ناں ہنی۔۔۔۔"وہ مسکرا کر کہتی"
زبردستی اس کے منہ میں دوائی ڈال گ ئی تھی۔۔۔

وہ غصے سے تھوکتا۔۔۔اس سے قبل ہی کرن منہ میں پانی بھر چکی تھی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اس کے سرخ ہونٹوں پر جھک گ ئی۔۔۔۔

مارے شاکڈ کے دوائی خود ہی حلق میں پھسل گ ئی تھی اس نوجوان
کے۔۔۔

یہ کون سہ طریقہ تھا دوائی پلانے کا؟؟؟۔۔"اسکی کلائی کھینچ کر بیڈ پر"
گراتا۔۔۔تیزی سے کروٹ لے۔۔۔اس کے اوپر آ گیا تھا۔۔۔۔

برہمی سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفسار کیا۔۔

"کیوں پسند نہیں آیا ہنی؟؟۔۔" اپنی باہیں اس کی گردن کے گرد حائل کر۔۔۔۔وہ مسکراتے۔۔۔انجان لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

"شرم نہیں آتی تمھیں؟؟۔۔۔مجھے بری طرح ریجیکٹ کرنے کے بعد دوبارا قریب آتے؟؟۔۔۔" وہ غصے سے لال پیلے ہو کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"میں بھلا کیسے وقاص عباسی کو ریجیکٹ کر سکتی ہوں؟؟۔۔" وہ انجان لہجے میں۔۔۔۔ مسکرا کر بولی۔۔تو مقابل جل کر خاک ہوا۔۔۔

او۔۔۔تو تمھیں لگتا ہے کے میں بیمار ہوں۔۔۔مجھ میں طاقت نہیں" ہے۔۔اس لیے میں کچھ کر نہیں سکتا تمھارے ساتھ۔۔۔اس لیے مزے لے رہی ہو۔۔۔" وہ دانت کچکچاتے گویا ہوا۔۔۔تو کرن کو اپنی پیشانی پر پسینہ آتا محسوس ہوا۔۔۔۔

مج۔۔۔مجھے واش رو۔روم جانا ہے۔۔۔" وہ حسین نوجوان جیسے ہی اس کی" گردن پر جھکا۔۔۔کرن تیزی سے ہڑ بڑا کر بولی۔۔۔۔

شیر بیمار ہو۔۔۔تو بھی شیر ہی ہوتا ہے۔۔۔یہ بات اسے بھولنی نہیں چاہیے تھی۔۔۔۔

مجھے بھی۔۔۔"اس کے کان کی لو کو اپنے ہونٹوں سے مس کر۔۔۔نرمی" سے گویا ہوا۔۔۔۔

ہاں؟؟۔۔۔"وہ گھبرائی ی۔۔۔۔"

تو پھر تم چلے جاؤ پہلے۔۔۔میں انتظار کر سکتی ہوں۔۔۔"اس کی گرم" سانسیں کرن کو اپنا چہرہ و گردن جھلساتی معلوم ہوئی یں۔۔۔

ساتھ چلتے ہیں ناں۔۔۔ تمھیں ویسے بھی بہت پیار آرہا ہے مجھ پر" آج۔۔۔۔۔۔"اس کا جملہ سنتے ہی۔۔۔اس لڑکی کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔۔

وقاص۔۔۔"وہ خاصہ لچکدار انداز میں بولی۔۔۔تو وہ حسین نوجوان طنزیہ" مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔فاتحانہ انداز میں اس پر سے ہٹا۔۔۔

بس بیڈ سے اترنے کی دیر تھی کے اسے اپنا سر چکراتا معلوم ہوا۔۔۔

وہ وہیں چکرا کر زمین پر گرا۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں بخار کی شدت سے ساتھ چھوڑ رہے تھے اب۔۔۔۔

وقاص۔۔۔۔میں عمر کو بلاتی ہوں۔۔۔وہ مدد کر دے گا تمہاری واش روم" جانے میں۔۔۔"کرن تیزی سے اسے اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

کہاں وہ طاقتور نوجوان و کہاں وہ نازک سی لڑکی۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی وقاص کو اٹھا کر واش روم نہیں لے جا سکتی تھی۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"وہ بگڑا۔۔۔۔"

مگر وقاص۔۔۔میں اکیلی کیسے لے کر جاؤں۔۔۔میں تو تمہیں اٹھا بھی" نہیں پا رہی۔۔۔"کرن بے بسی سے بولی۔۔۔۔

میں نے کہا ناں۔۔۔مجھے ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔میں خود جا سکتا" ہوں۔۔۔"غصے سے دھواں دھواں ہوتے سرخ چہرے کے ساتھ کہتا۔۔۔وہ خود اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

کرن کو پہلی بار شدت سے احساس ہوا۔۔۔۔کے وقاص عباسی کو اپنی پرفیکٹ پروفائل کس قدر پیاری ہے۔۔۔۔

وہ اپنے ورکرز کو اپنا یہ کمزور روپ نہیں دیکھا سکتا تھا۔۔۔۔

میں مدد۔۔۔ساتھ چلتی ہوں۔۔"پہلے وہ مدد کا لفظ استعمال کرنے والی" تھی۔۔۔مگر پھر نہ کیا۔۔۔کیونکے سمجھ گ ئی تھی کے پھر وہ نوجوان قریب نہیں آنے دے گا۔۔۔۔

ساتھ کا لفظ اس کی شان کے خلاف نہیں تھا۔۔۔اس لیے وقاص نے اسے اپنی مدد کرنے دی۔۔۔۔

بڑی مشکل سے وہ اسے واش روم میں لے کر گ ئی۔۔۔

وقاص اندر چلا گیا تھا۔۔۔جبکے وہ دروازے پر فکر مند کھڑی تھی۔۔۔۔

صرف دو تین ثانیوں بعد۔۔۔اسے واش روم میں کسی کے گرنے کی آواز آئی ی۔۔۔۔

وہ تیزی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی ی۔۔۔

وقاص واش روم کے سفید ٹائی لز پر منہ کے بل پڑا تھا۔۔۔

اس کی پینٹ آدھی اترئی ی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

پیشاب کا پیلا رنگ سفید ٹائی لز پر الگ ہی نمایا تھا۔۔۔۔

اس کا سیدھا ہاتھ تو پہلے ہی کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔بخار کی شدت سے پیروں نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا۔۔۔

وہ بہت بری حالت میں تھا۔۔۔ایسی حالت میں تو کوئی عام انسان بھی نہیں جائے گا کہ کوئی اسے دیکھے۔۔۔پھر وہ تو وقاص عباسی تھا۔۔۔اپنی پرفیکٹ پروفائل۔۔۔مغروریت۔۔۔انا۔۔۔سیلف رسپیکٹ اسے بڑی پیاری تھی۔۔۔

گیٹ لاسٹ۔۔۔"کرن کو دیکھتے ہی وہ غصے سے دھاڑا۔۔۔"

اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ ایک لمحے کے لیے کرن سہم گئی۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے لاپرواہ ہو کر اندر داخل ہو گئی۔۔۔

میں نے کہا گیٹ لاسٹ۔۔۔۔"وہ پھر چیخا۔۔۔۔"

چلو اٹھو۔۔۔"وہ بالکل نارمل انداز میں اسے اٹھا رہی تھی۔۔۔"

کوئی گھن کے دور دور تک اثرات نہیں تھے اس کے چہرے پر۔۔۔۔کوئی کراہت نہیں۔۔۔۔

میں ساتھ دینے آئی ہوں وقاص۔۔۔"نہایت نرمی سے کہہ کر"

۔۔۔۔اسے اٹھایا۔۔۔۔

مدد کا لفظ استعمال نہیں کیا۔۔۔کیونکہ اس کی انا و سیلف رسپیکٹ کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔۔۔۔

مقابل اسے بے یقینی سے تکتا رہا۔۔۔ حتی کے وہ مکمل اسے صاف ستھرا کر۔۔۔ واپس بیڈ پر لے آئی ی۔۔۔

بہت مشکل پیش آئی تھی اسے یہ سب کچھ کرنے میں۔۔۔ آخر وہ نازک سی تھی۔۔۔ وقاص کا وزن بہت زیادہ تھا اس کے لیے۔۔۔ مگر اس کے باوجود کوئی جھنجھلاہٹ نہیں۔۔۔

کیوں کر رہی ہو یہ سب ؟؟۔۔" وہ چاہ کر بھی پوچھے بغیر رہ نہ سکا۔۔۔ "

اس کی آواز بخار کی شدت کے سبب بہت بھاری و مشکل سے نکل رہی تھی

۔۔

تمہارے پیسوں کے لیے۔۔۔۔۔۔"وہ مسکرا کر۔۔۔ٹم ٹماتی آنکھوں "
کے ساتھ۔۔۔شرارت سے بولی۔۔۔۔

پتا تھا مجھے۔۔۔"وہ نروٹھے لہجے میں کہتا۔۔۔سر جھٹک کر۔۔۔آنکھیں"
موند گیا۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے۔۔۔۔اسے محسوس ہوا۔۔۔کہ ایک نرم و
گرم لمس اس کی پیشانی پر آ کر ٹھہرا ہو۔۔۔۔

گڈ نائٹ ہنی۔۔۔۔"نرمی مگر شدتِ الفت سے اس کی پیشانی چومتے"
۔۔۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔۔پھر بالکل اس سے لگ کر لیٹ گ ئی۔۔۔۔

رات میں بار بار اٹھ کر۔۔وہ اس کا بخار چیک کرتی۔۔۔

دوائیوں کے زیرِ اثر وہ پر سکون نیند سو رہا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

صبح اس کی آنکھ کھلی۔۔۔تو کمرے میں اپنے ارد گرد کسی کو نہ پایا۔۔۔

وقاص روز معمول کی طرح آفس جا چکا تھا۔۔۔۔

اس نے فوراً ہی کال ملائی۔۔۔

کیا کام ہے؟؟۔۔۔"ہر بار کی طرح وہی مغرور لہجہ۔۔۔۔"

دوائی وقت پر کھانا۔۔۔"وہ نرمی سے بولی۔۔۔"

"کوشش کروں گا۔۔۔"

ٹھیک ہے تو پھر میں وہیں آرہی ہوں۔۔" وہ ڈرانے کی نیت سے " بولی۔۔۔

اوکے۔۔۔۔آجاؤ۔۔۔" کرن کو لگا تھا۔۔۔۔وہ کہے گا کہ میں کھالوں گا" تمہیں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ مگر اس کی توقع کے برعکس۔۔۔وہ نرمی سے آفس آنے کی دعوت دیتا۔۔۔کال ڈس کنیکٹ کر گیا تھا۔۔۔۔

کرن ایک دو ثانیوں تک تو۔۔۔بے یقینی سے اپنے سیل کی اسکرین کو ہی تکتی رہ گئی۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔

وقاص کی نگاہوں میں کل رات کا پورا واقعہ گھوم رہا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن اپنے ہاتھوں سے سوپ بنا کر لائی تھی۔۔۔

دونوں میاں بیوی نے دوپہر کا ساتھ ہی کھانا کھایا۔۔۔۔

دوائی ی تمھاری۔۔۔"ایک ہاتھ میں دوائی اور دوسرے ہاتھ میں پانی کا" گلاس لے کر۔۔۔اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔

وقاص کو اچانک ہی اس کا کل رات کا دوائی پلانے کا طریقہ یاد آیا
تھا۔۔۔ جس پر وہ بے اختیار ہی اس کے عنابی ہونٹوں کو تکنے لگا۔۔۔

"میں کل رات والے سٹائل میں پینا چاہوں گا۔۔۔" وہ صوفے سے ٹیک
لگا کر۔۔۔ ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں بڑے شاہانہ انداز میں رکھتا۔۔۔ اس
لڑکی کی جانب بغور دیکھتے۔۔۔ ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی مسکان
سجائے۔۔۔ آنکھوں میں عجیب سی چمک لیے گویا ہوا۔۔۔۔۔۔

کرن کے گال سرخ پڑے تھے اس کی فرمائش سنتے ہی۔۔۔۔

اس لڑکی نے ایک لمحے کے لیے نگاہ اٹھائی تو وقاص اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں ابھری ہوئی چمک کچھ نئی معلوم ہوئی کرن کو۔۔۔۔

کل رات کی بات الگ تھی۔۔کل تم بخار میں تھے۔۔۔"وہ نظریں اپنے "
سلیپر پر ٹکائے گویا ہوئی ی۔۔۔

تو مقابل سے رہا نہ گیا۔۔۔وہ ایک جست میں اٹھ کر اس کے پاس آیا۔۔۔

اگلے ہی پل اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اونچی کی۔۔۔۔

کچھ بول رہی تھیں؟؟۔۔۔"ایسا ظاہر کیا جیسے سنا ہی نہ ہو۔۔۔"

کل۔۔۔کل۔تم بخار میں تھے۔۔۔"اس وجاہت سے مالا مال نوجوان کی"
آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔۔ایسی چمک جو کرن کو اپنی جانب
مقناطیسی طاقت کی طرح کھینچتی معلوم ہوئی۔۔۔

ایک جملہ بھی بمشکل ہی ادا کیا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔تو اپنی بیوی کا اسپیشل ٹریٹمنٹ پانے کے لیے مجھے دوبارہ بخار" چڑھانے کی ضرورت ہے؟؟۔۔" وہ آنکھوں میں نئی چمک لیے۔۔۔ بھرائی آواز میں گویا ہوا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی۔۔کرن کو اپنا پورا جسم دہکتا محسوس ہوا۔۔۔

ابھی وہ دونوں بات کر ہی رہے تھے کہ دروازہ ناک ہوا۔۔۔

کمنگ" سیدھا کھڑا ہوتے ہوئے۔۔۔اس نے اندر آنے کی اجازت " دی۔۔۔

اس کی سیکرٹری ایک فائل لے کر۔۔۔میٹنگ کے لیے بلانے آئی تھی۔۔۔"سر میٹنگ اسٹارٹ ہو چکی ہے۔۔۔بس آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔میں پھر چلتی ہوں"وہ حسین گڑیا فوراہی سامان سمٹتے ہوئے بولی۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ساتھ چلیں گے تھوڑا ویٹ کرو۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان سنجیدگی سے کہہ کر باہر کی طرف۔۔۔فائل ہاتھ میں لیے بڑھ گیا۔۔۔۔

"مگر اتنی دیر میں یہاں کیا کروں گی؟؟۔۔"وہ جیسے زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔۔

میرا انتظار۔۔۔"مانا وہ ہلکے سے بڑبڑائی تھی مگر پھر بھی اس کی آواز نے "
وقاص کے کانوں تک رسائی حاصل کرلی تھی۔۔۔

اس کی سیکرٹری جو وقاص کے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔۔الجھی۔۔۔کیونکے
اس نے تو کرن کو کچھ بھی بولتے نہیں سنا تھا۔۔۔

اچھا ویٹ۔۔۔دوائی تو کھالو۔۔۔۔"وہ فوراہی ٹیبل پر رکھی دوائی اٹھا"
کر۔۔۔واپس اس کی جانب آئی تھی۔۔۔

میرے ایک ہاتھ میں فائل ہے۔۔۔اور دوسرا ہاتھ کام نہیں کر رہا۔۔۔۔تو
اپنے ہاتھوں سے کھلا دو۔۔۔"وہ اس کی جانب مڑ کر۔۔۔۔انکھوں میں
شوخی بھری چمک لیے بولا۔۔۔

وہ چمک بڑی جان لیوا لگی کرن کو۔۔۔۔

ہمم۔۔۔" وہ دوائی اپنی لمبی لمبی انگلیوں سے اس کے منہ میں ڈالنے "
لگی۔۔۔۔

پانی تو لے آؤ۔۔۔"اس نے پلے فل انداز میں ٹوکا۔۔۔" یا کوئی اور "
ارادہ ہے؟؟۔۔" ایک ابرو اچکا کر۔۔۔بغور اس کا خوبصورت و سرخ ہوتا
چہرہ تکتے استفسار کیا۔۔۔

ارادہ؟؟۔۔ نہیں۔۔۔میں جلدی میں پانی لانا بھول گ ئی۔۔۔" وہ تیزی "
سے نظر جھکا کر بولی۔۔۔اور پھر پانی کا گلاس اٹھانے کے لیے لپکی۔۔۔۔

اس لمحے وقاص کی سیکرٹری نے اس کا خوبصورت ودلکتا چہرہ دیکھا۔۔اور نظر اس کے ہونٹوں کے کناروں پر ابھری مسکراہٹ پر جا کر اٹکی۔۔۔

یہ مسکراتے بھی ہیں؟؟۔۔۔"وہ حیرت سے سوچنے لگی تھی۔۔۔"

باہر انتظار کرؤ۔۔۔"اپنے چہرے پر۔۔۔اپنے سیکرٹری کی نگاہوں کی" تپش بھانپ گیا تھا وہ۔۔۔اس لیے اس کی جانب دیکھ۔۔۔ سختی سے کہا۔۔۔

یس سر۔۔۔"وہ نظر جھکا کر کہتی ہوئی باہر نکل گئی۔۔۔"

منہ کھولو۔۔۔"وقاص نے صرف اس لمحے اس لڑکی کی لمبی وپتلی پتلی سفید" انگلیاں دیکھیں۔۔۔جو اس کے لبوں تک آئی یں۔۔۔۔

پانی۔۔۔" مقابل نے پانی کا گلاس منہ سے لگایا۔۔۔"

اب اس وجیہہ مرد کی نگاہیں مقابل کے حسین چہرے پر جم گ ئی یں تھیں۔۔۔

پانی پیتے ہی وہ اس کے کان کے پاس منہ لایا۔۔۔"گھر چل کر مجھے اسپیشل ٹریٹمنٹ دینامت بھولنا۔۔میں بیمار ہوں ابھی بھی۔۔۔"اس کی بھرائی آواز۔۔۔کرن کو اپنے جسم میں برقی رو کی طرح کرنٹ دوڑاتی محسوس ہوئی۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس نے حیرت سے مقابل کا چہرہ دیکھا۔۔۔

ایک لمحے کے لیے لگا۔۔۔ جیسے جسم سے روح نکال لے گا۔۔۔وہ فورا نظر جھکا گئی۔۔۔۔تاب جو نہیں لا پا رہی تھی۔۔۔اس کی نظروں سے نظریں ملانے کی۔۔۔

پہلی بار اسے محسوس ہوا۔۔۔ جیسے وقاص عباسی اسے اپنی بے صبری دکھا رہا ہے۔۔۔۔

وہ آہستگی سے اس کے گال کو چومتا۔۔۔آفس سے چل دیا تھا۔۔۔جبکے کرن اپنی انگلیاں گال پر مس کیے بے یقینی سے منجمد کھڑی تھی۔۔۔

ابھی وہ لنچ باکس سمیٹ کر۔۔ صوفے پر لیٹی ہی تھی۔۔۔کے دروازہ ناک ہوا۔۔۔

کمنگ۔۔۔"تیزی سے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔"

مسٹر معاویہ۔۔۔"کیبن میں معاویہ اور عمر ایک ساتھ ہی داخل ہوئے" تھے۔۔۔

کرن۔۔۔"اس نوجوان کے لہجے میں مسرت جھلکی تھی۔۔۔۔"

"آپ یہاں کیسے؟؟ "

وقاص نے مجھے اپوائنٹ کیا ہے اپنے کیس کے سلسلے میں۔۔۔"معاویہ " نے نرمی سے جواب دیا۔۔۔

او۔۔۔۔کیس؟؟۔۔۔"وہ تجسس رکھتی تھی جاننے کا۔۔۔۔"

کچھ کاروباری معاملات کا ہے۔۔" مقابل نے سرسری سا جواب دیا۔۔۔ "

مسٹر معاویہ۔۔۔ سر ابھی میٹنگ میں ہیں۔۔۔ جب تک آپ یہاں " بیٹھیں ان کا انتظار کر لیں۔۔۔ وہ بس آنے ہی والے ہیں۔۔" عمر نے نرمی سے معاویہ کی جانب مخاطب ہو کر کہا۔۔۔

اوکے کوئی مسئلہ نہیں" وہ مسکرا کر کہتا صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ "

اسی لمحے عمر کا فون رنگ ہوا۔۔۔ اور وہ اسکیوز کر کے۔۔ کمرے سے چلا گیا۔۔۔

کچھ دیر تک ماحول پر خاموشی کا راج رہا۔۔۔

کرن برا نہ مانو تو ایک سوال پوچھوں؟؟۔۔"تھوڑا لچکدار انداز میں "
پوچھا۔۔۔

جی بالکل۔۔۔"وہ دوستانہ انداز میں بولی۔۔۔"

وقاص کیوں نہیں جانتا کہ تم حنا ہو؟؟۔۔"وہ اب اس لڑکی کے چہرے "
کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔خاص طور پر اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات
کو

کیونکے میں نہیں چاہتی۔۔۔اور ویسے بھی میں کون سی کوئی بہت بڑی"
رائٹر ہوں۔۔۔جس کے متعلق جانے بغیر اس کی زندگی کی نیا پار نہیں لگے
گی۔۔۔"اس نے آخری جملہ مضحکہ خیز انداز میں ادا کیا تھا۔۔۔

معاویہ نے محسوس کیا۔۔۔کہ وہ مسکراہٹ کے اندر اپنا غم چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔مگر میرے نزدیک وہ محروم ہے ایک بہت اچھی رائٹر کو جاننے سے۔۔۔"معاویہ نے گمبھیر لہجے میں کہا۔۔۔تو کرن اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی۔۔۔

اچھی رائی ٹر؟۔۔۔۔آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے پڑھا ہے آپ نے میرے ناولز کو۔۔۔"وہ مسکرا کر بولی۔۔۔جیسے یقین نہ کیا ہو اس کی بات پر۔۔۔۔

میں نے پڑھیں ہیں۔۔۔"اس کی آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔۔وہ سنجیدگی" سے گویا ہوا۔۔۔۔

وکیلوں کے پاس اتنا وقت ہوتا ہے؟۔۔۔"وہ جیسے مذاق میں اڑا رہی" تھی۔۔۔

معاویہ جس قدر خوبصورت تھا۔۔۔اتنا ہی پاور فل بیک گراؤنڈ کا مالک ۔۔۔اس جیسے لڑکوں کو ناول پڑھنے میں انٹرسٹ ہو۔یہ تو ایک ناممکن سی بات لگی کرن کو۔۔۔۔

پہلے تو میں نے تجسس میں پڑھا تھا پہلا اپیسوڈ۔۔۔یہ دیکھنے کے لیے کہ" آپ کیسا لکھتی ہیں۔۔۔لیکن اس کے بعد یقین جانو میں خود کو روک ہی نہیں سکا۔۔۔میں پڑھتا ہی چلا گیا۔۔۔پڑھتا ہی چلا گیا۔۔۔یہاں تک کہ میں آپ

کے تین ناول پڑھ چکا ہوں۔۔چوتھے کی ابھی پانچویں اپیسوڈ پڑھی
ہے۔۔۔"آپ کسی رائٹر سے کہہ دو بس۔۔۔کہ آپ نے اس کا ناول پڑھا
ہے اور پھر اس کے متعلق باتیں کرو۔۔۔آپ جان ہی نہیں سکتے۔۔۔کس
قدر خوشی کا مقام ہوتا ہے رائٹر کے لیے اور خاص طور پر معاویہ جیسے شخص
کا تعریف کرنا اور یہ بتانا کہ وہ ناول پڑھ رہا ہے۔۔پھر اتنا ہی نہیں۔۔۔ناول
کے متعلق باتیں و تبصرے کرنا۔۔۔کرن کو الگ ہی لیول کی خوشی سے
ہمکنار کرا گیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی آنکھوں کی چمک اس لمحے دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔

”کیا تم نے یوٹیوب اور فیس بک سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں
کی؟۔۔“معاویہ کے سوال پر۔۔۔اس کے چہرے پر ایک دل جلی سی
مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔

”کی تھی۔۔۔۔مگر میرے ساتھ دھوکا ہو گیا۔۔۔وہ لوگوں میرا ناول ایک
لاکھ میں خرید کر اسے کسی اور رائٹر کے نام سے چلا رہے ہیں ڈرامہ
بنا کر۔۔۔“

”کیا؟؟۔۔۔“معاویہ کو یقین نہ آیا کہ وقاص عباسی کی بیوی ہو کر۔۔۔اس
انڈسٹری میں اس کے ساتھ اس قدر ناانصافی ہوئی ی ہے۔۔۔

تم مجھے پوری ڈیٹیل بتاؤ۔۔۔ہم ان پہ کیس کریں گے۔۔۔ایسے کیسے ”
تمہارا ناول چرا سکتے ہیں وہ لوگ؟۔۔۔“وہ نوجوان لمحہ بھر میں مکمل سرخ پڑ گیا تھا مارے غصے کے۔۔۔

نہیں۔۔۔اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔“۔۔انا کے پیچھے وقاص کا ہاتھ ”
تھا اور یہ بات سب ہی جانتے تھے۔۔۔۔ بھلا وہ اپنے ہی شوہر کے خلاف کیسے کیس کر سکتی تھی۔۔۔

ان کے درمیان پہلے ہی معاملات بہت خراب چل رہے تھے۔۔ایسے میں انا پر کیس کر دینا یقینا کھلا اعلان جنگ تھا۔۔۔

مگر کیوں؟؟۔۔۔“معاویہ اس کا فیصلہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔”

کچھ نجی معاملات کی وجہ سے۔۔۔" وہ لچکدار انداز میں نظر چراتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

یعنی وقاص؟؟۔۔۔" مقابل نے اندازہ لگایا تھا۔۔۔"

"اصل میں انا اعوان ہے ان سب کے پیچھے۔۔۔ "

تو کیا؟؟۔۔۔" کرن کو لگا تھا کہ جب معاویہ انا کا نام سنے گا۔۔تو خود ہی" چپ ہو جائے گا لیکن اس کی توقع کے برعکس۔۔وہ ابھی بھی لڑنے کے لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔۔

وہ وقاص و تمھاری دوست ہے۔۔۔۔میں اس سے کیسے لڑ سکتی ہوں "
۔۔۔" وہ بے بسی سے بولی تھی۔۔۔

تو اسے بھی سوچنا چاہیے تھا یہ کام کرنے سے پہلے۔۔۔کہ تم وقاص کی بیوی اور میری دوست ہو۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے دوبدو بولا۔۔۔ "

معاویہ میں نہیں لڑنا چاہتی۔۔۔پلیز اس ٹاپک کو چھوڑ دو اب۔۔۔۔" کیا بتاتی اسے۔۔۔۔کے انا اعوان سے نہیں اپنے شوہر سے لڑنے سے ڈرتی ہے۔۔۔۔بچی کچی امیدوں کے ٹوٹ جانے سے ڈرتی ہے۔۔۔

وقاص عباسی سے لڑنا کوئی مذاق تھوڑی ہے۔۔وہ کس قدر پاور فل ہے۔۔۔کون نہیں جانتا۔۔۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔۔میں تمھیں فورس نہیں کر رہا۔۔۔ " لیکن اگر کبھی تمہیں محسوس ہو۔۔۔کہ تم ان لوگوں کے خلاف لڑنا چاہتی

ہو۔۔۔تو مجھے یاد کر لینا۔۔۔"معاویہ نے مسکرا کر کہا۔۔تو وہ حسین لڑکی مشکور نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"ویسے میں بھی ایک سوال کروں اگر آپ برا نہ مانیں تو۔۔۔"کرن نے بڑے لچک دار انداز میں پوچھا تھا۔۔۔

"بالکل۔۔۔فیل فری۔۔۔"وہ مسکرا کر بولا۔۔

"آپ کے جیسا نرم مزاج شخص وقاص عباسی جیسے غصیلے و سخت مزاج شخص کا دوست کیسے بن گیا؟؟۔۔۔میں نے سنا ہے آپ لوگ بچپن کے دوست ہو۔۔۔۔کیسے؟؟۔آپ لوگوں کے تو مزاج باتیں حرکات کوئی بھی چیز ایک دوسرے سے میل نہیں کھاتی

۔۔سچ بتانا۔۔۔کیا بچپن میں اس نے آپ کو فورس کیا تھا اپنا دوست بننے کے لیے؟؟۔۔۔"اس کا سوال سن۔۔۔معاویہ کے چہرے پر بڑی سی مسکان بکھری تھی۔۔۔۔

وقاص کو اپنی فیلنگس شیئر کرنا نہیں "
آتا۔۔۔وہ ڈرتا ہے۔۔۔کم از کم مجھے تو یہی لگتا ہے کہ وہ ڈرتا ہے اپنی فیلنگس دوسروں سے شیئر کرنے سے۔۔۔ورنہ باقی بندہ کمال ہے وہ۔۔ہر "معاملے میں۔۔۔

مائے فٹ۔۔۔بیوی اور محبوبہ بیک وقت لے کر گھوم رہا ہے۔۔۔اور اسے " فلنگس شیئر کرنا نہیں آتا۔۔۔اگر فیلنگس نہ شیئر کرنے والے کا یہ حال ہے ۔۔۔۔تو جنھیں کرنی آتی ہے۔۔۔ان کا کیا عالم ہو گا۔۔یقیناوہ تو پھر چار

چار۔۔پانچ پانچ لے کر گھومتے ہوں گے۔۔۔۔۔۔" وہ دل ہی دل کڑئی ی تھی۔۔۔

ویسے اس حساب سے دیکھا جائے تو مسٹر معاویہ کی کتنی ہوں گی۔۔۔" وہ " معاویہ کو سر تا پاؤں بغور دیکھ۔۔۔اپنی تھوڑی کو ہلکا سا مسلتے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔

چار یا پانچ۔۔۔اس سے کم تو نہیں ہو سکتیں۔۔۔بندہ ہے بھی گڈ" لکنگ۔۔۔" معاویہ محسوس کر سکتا تھا مقابل کی تنقیدی نظروں کو خود پر۔۔۔ مگر اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔کے اس نے ایسا کیا غلط بول دیا ہے جو وہ لڑکی اسے گھورے چلی جا رہی ہے۔۔۔

کیا؟؟۔۔کچھ لگا ہے میرے چہرے پر؟؟۔۔"وہ اپنے چہرے پہ ہاتھ "
لگاتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔میں کچھ اور سوچ رہی تھی۔۔۔"معاویہ کے سوال "
کرتے ہی۔مانو وہ حواسوں میں لوٹی ہو۔۔فوراہی نفی میں سر جھٹکتے ہوئے
بولی۔۔۔

آپ کو کیوں لگتا ہے کہ وقاص کو اپنی فیلنگس شیئر کرنا نہیں آتا؟؟۔۔" "
وہ بڑے تجسس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

کرن نے محسوس نہیں کیا تھا مگر جو چیز وقاص سے جڑی ہو۔۔۔اس میں اس
کا انٹرسٹ از خود ہی بڑھ جاتا تھا۔۔۔

کیونکے ایسا ہی ہے۔۔۔اور یہ بات صرف میں نہیں۔۔۔ابوذر اور انا بھی" کہتے ہیں۔۔۔ہم اکثر چھٹیوں میں الگ الگ گھومنے چلے جاتے تھے تب جب ہم واپس آتے۔۔۔تو ایک دوسرے سے بڑے ایکسائٹڈ ہو کر ملتے ۔۔۔مگر وقاص۔۔۔خوشی یا گرم مزاجی کا کوئی تاثر نہیں ہوتا تھا اس کی جانب سے۔۔۔اس کا مزاج بہت ٹھنڈا ہوتا تھا۔۔۔اتنا ٹھنڈا کہ ہمیں محسوس ہوتا کہ شاید اسے خوشی نہیں ہوئی ہم سے دوبارہ مل کر۔۔۔لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اس کے مزاج کی سمجھ آنے لگی۔۔۔ہم جان چکے تھے کے اسے خوشی ہوتی ہے ہم سے مل کر۔۔۔بس ظاہر نہیں کرتا۔۔۔اور نہ ہی اپنے الفاظوں میں اس چیز کو نمایا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔تم ڈیڑھ سال سے اس کے ساتھ ہو۔۔۔تمھیں کبھی محسوس نہیں ہوئی یہ بات؟؟۔۔۔"معاویہ کے سوال نے اسے گہری سوچ میں ڈالا۔۔۔

وہ ہمیشہ سوچا کرتی تھی۔۔۔کہ وقاص کبھی خوش کیوں نہیں ہوتا اس سے۔۔۔کیوں اس کا اچھے سے اچھا بنایا ہوا کھانا بھی بس خاموشی سے کھا کر چلا جاتا ہے۔۔۔۔کیوں اس کا گھنٹوں انتظار کرنے کے باوجود بھی۔۔وہ کمفرٹیبل کرنے کے لیے کبھی کوئی ایک اچھا لفظ ادا نہیں کرتا۔۔۔کیوں خوبصورت راتوں کے بعد بھی اسکے لہجے کا اکھڑپن کم نہیں ہوتا۔۔۔اسے ہمیشہ سے لگتا تھا کے وجہ اس کا محبت نہ کرنا ہے۔۔۔اسے لگتا تھا کہ اگر وہ انا ہوتی۔۔۔وہ لڑکی جس سے وہ محبت کرتا تھا۔۔تو اس کا رویہ بہت الگ ہوتا۔۔وہ اہمیت دیتا اس کے بنائے ہوئے کھانوں کو۔۔۔اہمیت دیتا اس کے رات بھر اپنے لیے انتظار میں بیٹھنے کو۔۔۔۔اہمیت دیتا ان خوبصورت راتوں کو۔۔۔

وہ ایک عام سی لڑکی تھی اور ایک عام لڑکی کی طرح چاہے جانے کے احساس کو محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔۔جو احساس کبھی اسے وقاص سے محسوس نہیں ہوا۔۔۔

مانا اس کی نگاہیں معاویہ کے حسین چہرے پر ٹکی تھیں۔۔۔مگر اس کا ذہن۔۔وہ تو کہیں بہت گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

ویسے وہ غصیلہ بھی نہیں ہے۔۔۔بس تھوڑا جلدی چڑ جاتا ہے" معاویہ " نے مزید اس کی سائیڈ لی۔۔۔تو کرن اپنی سوچوں سے باہر آکر فوراً ہی احتجاجا "بولی۔۔"تھوڑا؟؟۔۔۔وہ بندہ ہر وقت ہی چڑچڑا مرغا بنا رہتا ہے۔۔۔

چڑچڑا مرغا؟؟۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ وقاص کیبن میں داخل" ہوا۔۔۔وہ کرن کی بات سن چکا تھا۔۔۔

زیر لب اس لفظ کو دوہراتے۔۔۔اس نے گھور کر کرن کی جانب دیکھا۔۔۔

کرن کے اس کے بارے میں خیالات۔۔اس کے لیے کوئی نئ بات نہیں تھے۔۔۔ برا تو بس معاویہ سے اس کا کہنا لگا تھا۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ معاویہ سے اتنا قریب ہو۔۔۔کہ اس کے متعلق اپنی رائے بھی معاویہ سے شیئر کرے۔۔۔خاص طور پر بری رائے۔۔۔

ہم۔۔ہمم۔۔۔"اس نے گلا کھنکار کر جیسے اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا ان" دونوں کو۔۔۔۔جو اپنی باتوں میں اتنے مشغول تھے کہ انہیں وقاص کے وہاں موجود ہونے کا احساس ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

وقاص۔۔۔مسٹر معاویہ تم سے ملنے ائے ہیں"کرن نے اس کی جانب "
دیکھ۔۔۔مسکرا کر کہا۔۔۔

نظر آرہا ہے مجھے۔۔۔"وہ حسین نوجوان مغرور اور نروٹھے لہجے میں "
کہتا۔۔۔لمبے قدم بھر کر۔۔۔اپنی چیئر پر جا کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

تم جلدی آگ ئی ے؟؟۔۔"اب وہ معاویہ کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔ "
ہاں۔۔۔فری تھا اس لیے۔۔۔"معاویہ نرمی سے کہتا۔۔۔صوفے سے "
اٹھ کر۔۔اس کے سامنے والی چیئر پہ جا کے بیٹھ گیا۔۔۔

وہ دونوں ہی اپنے کیس کے متعلق باتیں کرنے لگے۔۔۔جبکہ کرن اپنے
سیل میں مگن ہو گئ تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

چلیں۔۔۔"وقاص نے کرن کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

اچھا میں چلتا ہوں۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"معاویہ مسکرا کر وداع لے کر چلا گیا۔۔۔

آج پہلی بار معاویہ کو محسوس ہوا کہ صرف وقاص ہی نہیں۔۔کرن بھی وقاص کو ڈیڑھ سال کی شادی کے باوجود ٹھیک طرح نہیں جانتی ابھی۔۔۔۔

ریسٹورنٹ چلتے ہیں۔۔۔"وقاص نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔"

تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔اس لیے ہم گھر پر ہی کھانا کھائیں ”
گے۔۔“کرن فوراہی اعتراضا گویاہوئی ی۔۔۔

میں تھک گیاہوں پر ہیزی کھانا کھا کھا کر۔۔۔۔ تمھیں چلناہے تو چلو ”
۔۔۔ورنہ میں کسی اور کو لے جاؤں گا۔۔۔“وہ خاصہ بے نیاز لہجے میں
بولا۔۔۔۔

کسے؟؟۔۔۔“تیزی سے ابرواچکا کر پوچھا۔۔۔”

جسے میرا دل چاہے۔۔۔ تمھیں تو نہیں جانا نا؟؟۔۔تم جا کے کھاؤ گھر پہ ”
کھانا“وہ زچ کرنے والے انداز میں کہتا۔۔۔۔باہر نکلنے لگا۔۔

بیمار میں نہیں۔۔۔تم ہو۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ فولڈ کر۔۔۔جتاتے ہوئے "
کہنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔کل رات تھا۔۔۔پھر کسی نے میری تیمارداری کرئی ی اور میں "
ٹھیک ہو گیا۔۔۔اب تو الٹا میں سوچ رہا ہوں کے ایسا کیا کروں کہ اس شخص
کو دوبارہ میری تیمارداری کرنے کا موقع ملے۔۔۔"اس کی جانب مڑ۔۔۔
ایک آنکھ ونگ کرتے ہوئے مسکرا کر بولا۔۔۔

کرن مارے شاکڈ کے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا وہ واقعی وقاص عباسی تھا؟؟۔۔۔اگر تھا بھی۔۔۔تو اسے کیوں نہیں لگ
رہا تھا؟؟۔۔۔

وہ کب سے اس سے اس طرح بات کرنے لگا؟؟۔۔

آج اس کا رویہ بدلا ہوا تھا۔۔۔یا اسے لگ رہا تھا۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔۔مگر یہ بہت مثبت تبدیلی تھی اس کے نزدیک۔۔۔

وہ اپنا پرس و لنچ باکس اٹھاتے۔۔۔خاموشی سے اس وجیہہ مرد کے پیچھے پیچھے ہولی۔۔۔

وہ دونوں کافی وقت بعد ایک ساتھ ریسٹورنٹ میں آئے تھے کھانا کھانے۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہو وہاں؟؟۔۔"کرن جب سے ریسٹورنٹ میں آئی تھی۔۔۔" اس کی نظر سامنے والی ٹیبل پر ٹکی ہوئی تھی۔۔

وقاص کے سمجھ نہ آیا وہ کیا دیکھ رہی ہے وہاں۔۔۔

کتنا رومانٹک ہے وہ لڑکا۔۔"اس کی نظر ابھی بھی اسی کپل پر جمی "
تھی۔۔۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔۔

وقاص نے اس کا جملہ سن۔۔۔فوراً ہی اس لڑکے کی جانب دیکھا۔۔۔۔جو
اپنے برابر میں بیٹھی لڑکی کی پلیٹ میں کھانا سرو کر رہا تھا۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کو تو ایسی کوئی چیز نظر نہ آئی جسے وہ رومانٹک کہہ سکے۔۔۔

کرن کا اس لڑکے کو رومانٹک کہنا۔۔۔وقاص کا دل جلا گیا تھا۔۔۔

اپنے وجود میں آگ لگتی محسوس کی۔۔۔

"اس لڑکے نے آتے ہی پہلے تو اپنی وائف کو فلاور دیا۔۔ پھر بڑی محبت سے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔اور پھر اس کی پلیٹ میں کھانا بھی خود سرو کیا۔۔۔ساتھ ساتھ اسے مسکرا مسکرا کر دیکھ بھی رہا تھا۔۔۔اور پتہ ہے سب سے بڑی بات ۔۔۔میں نے دیکھا اس نے فش کے پہلے کانٹے نکالے اور پھر اپنی وائف کی پلیٹ میں سرو کیا۔۔۔ہے ناں رومانٹک۔۔۔"اس کی آنکھیں جگنو کی طرح جگمگا رہی تھیں یہ سب وقاص کو بتاتے ہوئے۔۔۔جو وہ اتنی دیر سے نوٹ کر رہی تھی۔۔۔

اس کے نزدیک یہ سب بہت رومانٹک سا تھا مگر وقاص کی تھیوری اس سے مکمل اپوزٹ تھی۔۔۔

کھانا سرو ہی تو کر رہا ہے وہ۔۔۔اس میں کیا رومانٹک ہے؟؟۔۔۔۔بلکہ ”
الٹا پتہ چل رہا ہے کہ عورت کتنی کام چور ہے۔۔۔کہ ریسٹورنٹ میں آکر
بھی خود اپنی پلیٹ نہیں بھر پا رہی۔۔۔ہہ۔۔“وقاص کی بات سن کرن کا
منہ مارے حیرت سے کھلا۔۔۔

بھلا کوئی اتنا اَن رومانٹک کیسے ہو سکتا ہے؟؟۔۔وہ یہی سوچ رہی تھی اس
نوجوان کو دیکھتے ہوئے۔۔۔پھر افسردگی سے سر جھٹکا اس کی حالت پر۔۔۔

”اگر تم چاہو تو میں بھی تمہاری پلیٹ میں سرو کر سکتا ہوں۔۔کوئی اتنی بڑی
بات نہیں ہے یہ۔۔۔“وقاص اس لڑکی کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔

اس کی آنکھوں میں چھائی چمک۔۔لمحہ بھر میں ماند پڑتی دیکھی تھی اس
نے۔۔۔

اگر یہ اس لڑکی کی نظر میں رومانٹک ہونا تھا۔۔۔تو وہ یہ کر سکتا تھا۔۔۔اتنا کوئی ی مشکل کام تھوڑی تھا یہ۔۔۔

نہیں۔۔شکریہ مسٹر وقاص۔۔۔میں کام چور نہیں ہوں۔۔۔" وہ منہ چڑھا کر بولی۔۔۔پھر کھانا کھانے لگی۔۔۔ساتھ ساتھ وہ ابھی بھی سامنے والی ٹیبل پر دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیسے لگتا ہو گا چاہے جانا؟؟۔۔۔۔وہ عورت کتنی خوش نصیب"
ہے۔۔۔جس کا شوہر اسے چاہتا ہے۔۔اس کے ناز اٹھاتا ہے۔۔۔لوگوں کی پرواہ کیے بغیر اپنے ہر عمل سے اپنی محبت کا اس کے لیے اظہار کرتا
ہے۔۔"کرن کو خود علم نہیں ہوا۔۔۔کہ کب وہ سامنے بیٹھی لڑکی کو اس قدر حسرت سے دیکھنے لگی۔۔۔کہ اس کا کھاتے کھاتے ہاتھ رک گیا۔۔۔

کرن۔۔۔۔۔"اسے نہ کھاتا دیکھ۔۔۔وقاص نے اسے آوازدی۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔"وہ حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔"

ان بیچاروں کے پیٹ میں درد ہو جائے گا۔۔"مقابل منہ بسور کر گویا "
ہوا۔۔۔

میں ان کا کھانا نہیں دیکھ رہی۔۔"وہ تیزی سے اپنی صفائی میں بولی۔۔۔"

تو کیا اس لڑکے کو دیکھ رہی ہو ابھی تک؟؟۔۔"مقابل دانت پیستے "
ہوئے۔۔۔سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آگ کے شعلے نکلتے دیکھے کرن نے۔۔

اس نوجوان نے محسوس نہیں کیا۔۔ صرف معاویہ ہی نہیں وہ اب ہر اس شخص سے جلنے لگا تھا۔۔ جس میں کرن ذرا بھی اپنا انٹرسٹ شو کر دے۔۔۔

نہیں۔۔۔ میں تو اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔۔" اس نے سچ کہا تھا۔۔۔ وہ" الگ بات ہے کہ مقابل کو یقین نہ آیا۔۔۔

تم لڑکی ہو کر دوسری لڑکیوں کو کیوں دیکھ رہی ہو؟؟۔۔" وہ دل جلے " لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

تو کیا منع ہے لڑکی ہو کر لڑکیوں کو دیکھنا؟؟۔۔" وہ سمجھ نہیں سکی تھی "
وقاص کیا بولنا چاہتا ہے۔۔۔ کیوں خواہ مخواہ اس سے الجھ رہا ہے۔۔۔ جبکہ
کوئی بات ہے ہی نہیں۔۔۔

اس سے اچھا تھا کہ گھر پر ہی کھا لیتے۔۔۔" جل تڑے انداز میں "
کہتا۔۔۔ وہ کھانا بیچ میں چھوڑ کر۔۔۔۔ اٹھ کر چل دیا تھا۔۔

وہ نہیں بتا سکا اس لڑکی کو۔۔۔ کہ اس کی ساری دلچسپی صرف وہ اپنی جانب
مرکوز چاہتا ہے۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا۔۔۔ آئندہ اسے کبھی اس طرح کی جگہ پر لائے گا ہی
نہیں۔۔۔ جہاں ان کے علاوہ بھی لوگ موجود ہوں۔۔۔ کیونکے اس کی
ساری توجہ پر وہ صرف اپنا حق سمجھتا تھا۔۔۔

میں نے تو ابھی کھانا ٹھیک طرح شروع بھی نہیں کیا تھا۔۔۔" وہ ٹیبل پر "
سجے کھانوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

کھانا ویسٹ جائے گا یہ سوچ کر اس نے پیک کروالیا۔۔۔

وہ گاڑی کی جانب آئی تو عمر کی جگہ وقاص کو اپنا منتظر کھڑا پایا۔۔۔

اس نے پہلی بار کرن کے لیے ڈور کھولا۔۔۔۔

مانا یہ چھوٹا سا عمل تھا اس کی جانب سے۔۔۔ مگر کرن کو اپنے دل کی دنیا ہلتی
محسوس ہوئی۔۔۔۔

اس کی خوبصورت آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔۔۔ جنہیں وہ وجاہت سے مالامال نوجوان باآسانی پڑھ سکتا تھا۔۔۔

وہ بیک سیٹ پر بیٹھی۔۔۔ تو اس نے آہستگی سے ڈور کلوز کر دیا۔۔۔ پھر دوسری جانب سے آکر گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی۔۔ اس نے سب سے پہلے کرن کا ہاتھ پکڑا۔۔ اور اس کی سفید پتلی و لمبی لمبی انگلیوں سے اپنی انگلیاں الجھا لیں۔۔۔

کرن اس کا یہ پورا عمل۔۔۔ حیرت سے دم سادے دیکھ رہی تھی۔۔۔

بس یہی تو چاہتا تھا۔۔۔ کہ وہ اسے دیکھے۔۔۔ صرف اور صرف اسے دیکھے۔۔۔ جیسے اس لمحے وہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کا موڈ از خود ہی خوشگوار ہو گیا تھا۔۔۔ مگر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔بے تاثر چہرے کے ساتھ اپنی سیٹ سے سر ٹکا کر۔۔۔۔آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

جبکے کرن دھڑکتے دل کے ساتھ اسے تکتی رہی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

"کھانا کھالو۔۔۔وہاں کھانا نہیں کھایا تھا تم نے۔۔۔" وہ اس کے لیے ویجیٹیبل سوپ بنا کر لے آئی تھی۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔" وہ اپنے سیل میں مگن نظر آرہا تھا۔۔۔۔اس نے نگاہ اٹھانے تک کی زحمت نہ کی۔۔۔بس ہلکا سہ اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

تمہیں دوائیاں کھانی ہیں پہلے کھانا کھالو۔۔۔پھر بھلے ہی کام کرتے" رہنا۔۔۔"وہ اہستگی سے کمر پر ہاتھ ٹکا کر بولی۔۔۔

مگر مقابل پھر اَن سنی کر گیا۔۔۔

مسٹر وقاص۔۔۔کانوں میں ہڑتال ہے کیا؟؟۔۔"اس بار وہ ذرا جھنجھلا" کر بولی تھی۔۔۔

مگر یہ دیکھ حیران ہوئی کہ مقابل نے اب بھی ذرا زحمت نہ کی نگاہ اٹھا کر اسے دیکھنے کی۔۔۔بات سننا تو بہت دور کی بات ٹھہرا۔۔۔

وقاص۔۔۔"اس بار لہجے میں برہمی جھلکی۔۔۔"

کچھ اور بول کر ٹرائے کرو۔۔۔شاید میرے کانوں کی ہڑتال ختم ہو ”
جائے۔۔۔“ وہ اپنے سیل پر نگاہیں جمائے۔۔۔۔لاپرواہی سے بولا۔۔۔

کچھ اور مطلب؟؟۔۔۔“ وہ الجھ کر۔۔۔”

مقابل نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

تم کیا چاہتے ہو؟؟۔۔۔میں کیا بولوں؟؟۔۔“ نا سمجھی استفسار کیا۔۔۔ ”

وہ خوبرو نوجوان اپنی بات کو کلیئر کرنے تک کی زحمت نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

”کچھ دیر وہ کھڑی سوچتی رہی۔۔۔اور پھر جیسے دماغ کلک کیا۔۔۔”اووو۔۔۔

ہنی۔۔۔"وہ صرف ٹرائی کر رہی تھی بلا کر۔۔۔"

بولو۔۔۔"مقابل نے فورا سیل نیچے کر کے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔"

وہ بے اختیار ہی مسکرا دی تھی مقابل کی اس ادا پر۔۔۔

چلیں ہنی۔۔ کھانا کھا لیتے ہیں۔۔"وہ جیسے مضحکہ خیز انداز میں اتراتے" ہوئے بولی۔۔۔

ہمم۔۔۔ چلو..."مانا اس کا چہرہ سنجیدہ تھا۔۔۔ مگر اس کے دیکھنے کے انداز" بہت الگ تھا۔۔۔۔

کرن کو اس لمحے معاویہ کی بات یاد آئی ی۔۔۔۔

اس پل پہلی بار احساس ہوا۔۔۔ جیسے وہ نوجوان چاہتا ہو کے وہ اسکے ناز اٹھائے۔۔۔۔وہ بھی بغیر اس کے کہے۔۔۔ کیونکے کہنا تو وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتا تھا۔۔۔

وقاص کو سمجھنا اتنا مشکل کیوں ہے؟۔۔۔" وہ یہی سوچتے ہوئے کھانا" کھانے لگی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سرانا اعوان کا لکھا ڈرامہ بہت ہٹ جا رہا ہے۔۔۔۔اس کی پہلی ہی ایپیسوڈ" نے دھوم مچا دی ہے۔۔۔۔آپ کہیں تو ہم ان سے رابطہ کر لیں۔۔۔کے وہ

اپنا دوسرا ناول ہمارے چینل کے لیے لکھیں۔۔۔"رونق کے کہتے ہی سامنے چیئر پر بیٹھے شخص کی آنکھیں ٹوسٹ ہوئی یں۔۔۔

نہیں۔۔۔اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔میری نظر میں ایک ان ئی رائی ٹر" ہے۔۔۔تم اس سے رابطہ کرؤ۔۔"ابوذر کے گمبھیر لہجے میں کہتے ہی رونق اسے الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔

ان ئی رائی ٹر؟؟۔۔۔کون سی ڈائجسٹ کی رائی ٹر ہے وہ؟؟۔۔اور کتنے" ڈرامہ لکھ چکی ہے؟؟۔۔"رونق چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکی تھی یہ سوال کرنے سے۔۔۔

ڈائجسٹ رائی ٹر نہیں ہے وہ اور نہ ہی اس سے پہلے اس نے کوئی ڈرامہ لکھا" ہے۔۔۔نیو ہے فیس بک اور یوٹیوب پر لکھتی ہے۔۔۔اور ہم اسے چانس

دینے والے ہیں" ابوذر کی بات سن۔۔۔رونق کا مارے حیرت کے منہ کھلا تھا۔۔۔

سر۔۔آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں نا؟؟۔۔"اس لڑکی کو یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔ابوذر کیسے اتنا بڑا رسک لے سکتا ہے۔۔۔۔

اس کے سوال پر ابوذر نے اسے ترچھی نگاہ سے دیکھا۔۔۔جیسے اسے یاد دلایا ہو کہ وہ کس کے سامنے کھڑی ہے اس وقت۔۔۔

سوری سر۔۔۔" وہ فوراہی معذرت کرنے لگی۔۔۔"

ابوذر اپنے کام کے معاملے میں بہت ہی سنجیدہ بندہ تھا۔۔۔اور یہ بات اس کے ارد گرد کا ہر شخص ہی جانتا تھا۔۔۔

چینل کی آفیشل آئی ڈی سے رابطہ کرؤ رشک حنا سے۔۔۔۔پانچ لاکھ " تک آفر کرنا۔۔۔مان جائے تو ٹھیک ورنہ چھوڑ دینا۔۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے حکم صادر کیا اپنی سیکرٹری کی جانب دیکھ۔۔۔

سر۔۔۔وہ تو نیو ہے۔۔۔کوئی مشہور ڈائجسٹ رائٹر بھی نہیں ہے" "۔۔۔۔پھر ہم اتنی بڑی رقم کیوں آفر کر رہے ہیں؟؟۔۔۔۔

جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔۔"اسے علم تھا کہ جتنی اچھی آفر وہ دے رہا ہے " ۔۔کرن کبھی نہیں ٹھکرائے گی۔۔۔۔

"اچھا سنو۔۔۔ساتھ ساتھ ایگریمنٹ بھی سائن کروالینا یہاں بلا کر۔۔۔ "

"کیسا ایگریمنٹ سر؟؟۔۔ "

پانچ سال کا۔۔۔کہ ہمارے علاوہ وہ کسی کے لیے بھی نہیں لکھیں گی۔۔۔"

"اوکے سر۔۔۔میں رابطہ کرتی ہوں۔۔۔"

♥*Husny Kanwal*♥

وہ سو کر اٹھی۔۔۔تو اس کا سر چکرا رہا تھا۔۔۔کمرے میں اس کے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا۔۔۔

اسے اپنے ہاتھ پاؤں سے پھر جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔

اس نے اٹھ کر بیٹھنا چاہا۔۔۔پانی پینے کی نیت سے۔۔۔لیکن جیسے ہی اٹھ کر بیٹھی۔۔۔اگلے ہی پل چکر کھا کر دوبارا بیڈ پر گر گ ئی۔۔۔

اس کا سیل رنگ ہوتا رہا۔۔۔مگر وہ ہوش میں کہاں تھی جو اٹھاتی۔۔۔

تین گھنٹے بعد۔۔جب رابعہ نے آکر اس پہ پانی کے چھینٹے ڈال کر اٹھایا۔۔۔تو وہ ہوش میں آئی۔۔۔

اس کا ذہن ابھی بھی سن سی کیفیت میں تھا۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ اچانک؟؟۔۔"وہ اپنا سر پکڑے بیٹھی...یہی" سوچ رہی تھی۔۔۔

رابعہ عمر سے کہو کہ گاڑی نکالے۔۔میں ڈاکٹر کے جانا چاہتی ہوں۔۔" وہ "
بھرائی آواز میں بولی۔۔۔

اس کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔۔۔مانو نا جانے کب کی بیمار ہو۔۔۔

" ڈاکٹر کے جانے کی کیا ضرورت ہے میم۔۔۔آپ کو کمزوری ہو گئی
ہے۔۔۔آپ سے کس نے کہا ہے سر کے ساتھ پرہیزی کھانا کھائیں۔۔۔
آپ کے لیے میں اچھا سا کھانا بنا دیتی ہوں
۔۔۔۔۔آپ وہ پیٹ بھر کر کھائیں اور ریسٹ کریں۔۔۔دیکھیے گا بالکل صحیح
ہو جائیں گی کل تک آپ۔۔۔" رابعہ نے بڑی نرمی سے پر اعتماد لہجے میں کہا
۔۔۔۔تو کرن نے زیادہ سوچے بغیر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

رابعہ اسے پانی پلا کر۔۔۔ کھانا بنانے چلی گئی تھی۔۔۔

اس نے یوں ہی اپنا سیل اٹھایا۔۔۔۔

ای میل کی نوٹیفکیشن دیکھ۔۔اس نے زیادہ سوچے بغیر کلک کر دیا۔۔۔

اگلے ہی پل اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

پاکستان کے ٹاپ 5 انٹرٹینمنٹ چینلوں میں سے ایک چینل کی آفیشل آئی ڈی سے اسے آفر آئی ہوئی تھی۔۔۔

اس بار اس نے پہلے والی غلطی نہیں کی۔۔۔پہلے فرحا اور پھر معاویہ سے مشورہ کیا اس حوالے سے۔۔۔جب دونوں نے ہی گرین سگنل دیا۔۔۔ تو اس نے ان کی آفر ایکسیپٹ کر لی۔۔۔

دوسری جانب معاویہ حیران ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اس چینل کا مالک ابوذر ہے۔۔۔اس نے یہ بات کرن کو بھی بتا دی تھی۔۔۔لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا تھا کہ ابوذر پروفیشنل معاملے میں بہت نائی س وایماندار بندہ ہے۔۔۔وہ اس کے ساتھ بے فکر ہو کر کام کر سکتی ہے۔۔۔

کرن ابوذر کے پانچ سال کے ایگریمنٹ کے لیے راضی ہو گئی تھی۔۔۔۔

دوسری جانب سلطان صاحب نے نئے ناول کے لیے پھر اس سے رابطہ کیا۔۔۔اس بار پیسے بھی زیادہ آفر کیے۔۔۔

مگر کرن نے ان کی میل کا جواب تک دینے کی زحمت نہ کی۔۔۔۔

تم میرا ناول چرا سکتی ہو انا اعوان۔۔۔ مگر میرا دماغ نہیں۔۔دیکھو کتنی" جلدی تمہیں میری دوبارہ ضرورت پڑ گئی۔۔۔ مگر اس بار۔۔۔میں تمھیں اپنی محنت چرانے نہیں دوں گی۔۔اور دیکھنا بہت جلد میں اپنا شوہر بھی تم سے واپس لے لوں گی۔"اس ای۔ میل کو دیکھتے ہوئے۔۔۔۔کرن انا کو تصوری طور پر مخاطب کر کے جواب دے رہی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

انا میم۔۔۔۔رشک حنا اپنا ناول بیچنے کے لیے تیار نہیں ہے اس بار۔۔۔۔" وہ تو ہماری ای میلز کا بھی جواب نہیں دے رہی۔۔۔"سلطان کی بات سن

۔۔۔انا جو اپنے ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی غصے سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

"لوگ مجھ سے رابطہ کر رہے ہیں نئے ناول کے لیے۔۔۔میں اس طرح چپ چاپ نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔تم نے پیسے افر کرے اسے ڈبل؟؟۔۔"

"کریں ہیں۔۔۔"سلطان تیزی سے بولا۔۔۔

"تو پھر کیا مسئلہ اس لڑکی کو۔۔۔اس جیسی معمولی فیس بک رائٹر کو دو لاکھ جیسی بڑی رقم مل رہی ہے۔۔۔کیا یہ کم ہے اس کے لیے؟؟۔۔"انا جیسے آگ بگولا ہوئی تھی۔۔۔

میم۔۔۔میں کیا کر سکتا ہوں اگر وہ جواب ہی نہیں دے رہی تو۔۔۔"""
سلطان بے بسی سے بولا۔۔۔

دفع کرؤ۔۔۔زیادہ ہی نخرے دیکھا رہی ہے۔۔۔۔یقیناسوچ رہی ہو گی"
کہ ہم پیسے مزید بڑھائیں گے۔۔۔تم کسی اور رائٹر سے رابطہ کرو۔۔۔اور
"میک شور وہ ہمیں اپنا بیسٹ ناول لکھ کر دے۔۔۔

اوکے میم۔۔۔"۔۔۔"

اب جاؤں میرے سر پر کیا کھڑے ہو۔۔۔"وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔تو "
سلطان فوراہی اثبات میں سر ہلا کر۔کمرے سے نکل گیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ آج خاصہ خوشگوار موڈ میں تھی۔۔۔

وقاص اسٹڈی سے واپس آیا۔۔۔تو اسے سیل کی اسکرین پر نظر جمائے۔۔۔
چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ کے ساتھ پایا۔۔۔

وہ اسے خاموشی سے دیکھتا ہوا واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

فریش ہو کر واپس آیا۔۔۔تو بھی وہ اپنے سیل میں لگی ہوئی ی تھی۔۔۔

وقاص نے لائی ٹس اف کر کے لیمپ اون کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

پھر اس کے پاس آیا۔۔۔۔

کرن کو لگا کے وہ سونے آیا ہے اس لیے نظر اٹھانے کی زحمت نہ کی۔۔۔وہ اپنا ناول لکھنے میں لگی رہی۔۔۔۔

ناول لکھتے وقت اس کے چہرے پر کتنی پیاری و خوبصورت مسکراہٹ بکھری ہوتی تھی شاید وہ جانتی ہی نہیں۔۔۔جانتی تو کبھی مقابل کے سامنے اس طرح مسکرانے کی غلطی نہ کرتی۔۔

ابھی وہ اپنی دنیا میں ہی مگن تھی کے اچانک مقابل اس کے پاس آکر۔۔اس کے سیل میں جھانکنے لگا۔۔۔۔

کیا لکھ رہی ہو؟؟۔۔"اس کے اچانک سوال پر وہ چونکی۔۔۔ "

"ہاں؟؟۔۔"

کیا لکھ رہی ہو؟؟۔۔"اس نے گمبھیر لہجے میں سوال دوہرایا۔۔"

کچھ نہیں۔۔۔فرحانے اپنی اسکرپٹ بھیجی تھی۔۔۔وہ دیکھ رہی"
"تھی۔۔۔

دیکھ رہی تھیں یا لکھ رہی تھیں؟؟۔۔"اس کی شارپ نگاہیں خود پر جمی دیکھ"
۔۔۔مزید جھوٹ بولنا محال معلوم ہوا۔۔۔

غلطیاں ٹھیک کر رہی تھی بس۔۔۔بہت غ۔۔غل۔۔غلطیاں"
ہیں۔۔۔"وقاص اس کے چہرے کے تاثرات کو اتنا غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔
کہ اس کی زبان لڑکھڑا گئی جھوٹ بولتے وقت۔۔۔۔

کو۔۔۔کوئی ی کام تھا تمھیں مجھ سے؟؟۔۔"وہ تیزی سے اپنا سیل اف کر" کے۔۔۔تکیے کے نیچے رکھتے ہوئے۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

کیا؟؟۔۔"وہ ابرو اچکا کر۔۔۔لاپرواہی سے۔"

مقابل اس کے پاس بیٹھ کر۔۔۔۔"محبت کرنی ہے۔۔۔"نہایت سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی کس قدر ہمت جمع کی تھی اس کے سامنے یہ تین لفظی جملہ ادا کرنے کے لیے۔۔۔۔

اگر آج اس نے ریجیکٹ کیا۔۔۔تو کبھی دوبارا نہیں آئے گا پہل کرنے۔۔۔
وہ سوچ کر آیا تھا۔۔۔۔

کیا کرنی ہے؟؟۔۔۔"کرن کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔۔۔۔"

وہ نا سمجھی سے اس سفید ٹی۔شرٹ وڈاک گرین پاجامے میں ملبوس
خوبصورت نوجوان کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

کمرے میں لیمپ کی پیلی و مدھم روشنی میں اس کا چہرہ الگ ہی چمک رہا
تھا۔۔۔

محبت کرنی ہے۔۔۔"اس بار ڈائریکٹ کہا نہیں۔۔۔بلکے اس کا نازک" بازو پکڑ کر۔۔۔اپنی جانب جھٹکے سے کھینچا۔۔۔۔

اس اچانک حملے کے سبب۔۔۔وہ اس کے بہت قریب آگ ئی تھی۔۔۔اتنا قریب کے دونوں کی ناک مس ہوئی ی۔۔۔

مقابل نے اس لمحے اس کی خوبصورت آنکھوں کو مارے شاکڈ کے پھیلتے دیکھا۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔وہ اس کے کان سے ہلکے سے اپنے ہونٹ مس کر۔۔۔۔ بھرائی ی آواز میں سرگوشی کر۔۔۔دوبارہ اپنا ارادہ بتانے لگا

۔۔۔۔

اس کا جملہ دوبارا سنتے ہی کرن کے کان مکمل سرخ پڑ گ ئی ے
تھے۔۔۔ حتی کے گردن و چہرہ بھی۔۔۔

کرن نہیں جانتی۔۔وہ مغرور وانا پرست لڑکا بہت مشکل سے اپنی سیلف
رسپیکٹ کو سائیڈ میں رکھ کر۔۔۔خود کو اس کے آگے جھکا رہا تھا۔۔۔۔۔

وجہ یہ نہیں تھی کے وہ رہ نہیں پا رہا تھا اس کے بغیر۔۔۔۔وجہ یہ تھی کہ وہ
رہنا نہیں چاہتا تھا اب اس کے بغیر۔۔۔

کچھ بولو گی نہیں؟؟۔۔"کچھ ہفتوں سے اس کا رویہ بہت بدلا ہوا تھا۔۔۔"
جو کرن محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اس لڑکی کی خاموشی و قاص کو بے چین کرنے لگی۔۔۔۔

کرن کی ٹھوڑی پکڑ کر اونچی کر۔۔۔اپنی گہری بولتی آنکھوں میں جھانکنے پر مجبور کرتے۔۔وہ بھرائی ی آواز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

کرن بہت سوچو میں ڈوبی نظر آرہی تھی۔۔۔

جیسے اس کی جانب اپنا قدم بڑھانے سے ڈر رہی ہو۔۔۔۔

وقاص نے محسوس کیا۔۔۔کہ اگر اس نے کچھ لمحے اور اسے سوچنے کا موقع دیا۔۔۔۔تو وہ لڑکی اسے انکار کر دے گی۔۔۔اور یہ خیال آتے ہی۔۔۔وہ اگلے ہی پل۔۔۔بغیر اس کا جواب سنے۔۔۔۔اس پر جھک گیا۔۔۔۔

کچھ ثانیوں تک اس لڑکی کی جانب سے احتجاج ہوا۔۔۔ مگر آہستہ آہستہ وہ ماند پڑنے لگا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

"میں بزنس ٹرپ پر جارہاہوں۔۔۔کچھ لاؤں تمھارے لیے وہاں سے ؟؟۔۔۔۔"اس کے گال کو نرمی سے چومتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔سونے دو مجھے۔۔۔"مقابل نروٹھے لہجے میں کہ کر۔۔۔اس کے حصار سے خود کو آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔تاکے کروٹ لے کر۔۔۔آرام سے سو سکے۔۔۔۔

کیوں نہیں چاہیے؟؟۔۔۔"مزید اس کے نازک وجود کو جکڑتے۔۔۔۔وہ"
سنجیدگی سے انکار کی وجہ دریافت کرنے لگا۔۔۔۔

کوئی زبردستی ہے؟؟۔۔"وہ بگڑ ئی ی۔۔۔ "

"نہیں۔۔"

تو پھر سونے دو مجھے۔۔۔"وہ آنکھیں موند گ ئی۔۔۔"

سونے دوں گا۔۔۔پہلا بتاؤ کیا چاہیے۔۔۔"اس کے نرم گال کو اپنی"
انگلیوں سے پکڑ کر۔۔۔آہستگی سے نوچتے۔۔۔۔وہ اصرار کرنے گا۔۔۔۔

کچھ نہیں چاہیے بھئی۔۔۔" وہ جھنجھلائی ی۔۔۔ساتھ ساتھ اس کا ہاتھ "
بھی ہٹایا اپنے گال سے۔۔۔

واقعی کچھ نہیں چاہیے ؟۔۔۔" وہ جیسے ناخوش ہوا۔۔۔"

وہ چاہتا تھا کہ وہ فرمائش کرے۔۔۔ جیسے پہلے کیا کرتی تھی۔۔۔

لکھ کر دوں کیا؟؟۔۔"مزید بگڑئی ی۔۔۔"

"سوچ لو ابھی وقت ہے تمھارے پاس۔۔۔۔"

"جب مجھے چاہیے ہی نہیں کچھ تم سے۔۔۔"

"مگر تم ہر بار کچھ نہ کچھ فرمائش کرتی تھی۔۔۔تو اس بار کیوں نہیں؟؟۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔جب مسٹر وقاص کو اتنی ہی خواہش ہے میری فرمائش پوری کرنے کی۔۔تو پھر میں کیوں پیچھے ہٹوں۔۔۔" وہ خاصہ جھنجھلا کر کر کہتی۔۔۔اس کا حسین سرخ و سفید چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔۔

مقابل کی آنکھیں اسی پر ٹکی تھیں۔۔

"مجھے ناں ایک نیکلس چاہیے۔۔۔اس میں روبی لگے ہوں۔۔۔وہ بھی بڑے بڑے۔۔۔جو میری پوری گردن کو ڈھانک دیں۔۔۔اور ان روبی کے درمیان وائٹ ڈائمنڈ کا کام ہوا ہو۔۔۔"

"اوکے۔۔۔اور کچھ؟۔۔"

ہاں بالکل۔۔اس کی چین پتلی سی نہ ہو۔۔موٹی ہوا تنی موٹی کم از کم"وہ"
ہاتھوں کا اشارہ کر کے دکھانے لگی۔۔۔"مطلب جتنی موٹی اتنی اچھی
"۔۔۔۔پیاری لگے گی ناں۔۔۔گلے میں نظر آئے گا کچھ پہنا ہوا ہے۔۔۔۔

اوکے۔۔۔اور کچھ ؟۔۔"کرن کو لگا تھا یہ بہت ہے۔۔۔۔نہیں بلکہ اوور"
ہو چکا ہے۔۔۔مگر وقاص ابھی بھی بے تاثر چہرے کے ساتھ پوچھ رہا
تھا۔۔۔

نہیں بس۔۔۔بہت ہے۔۔۔"وہ شرمندہ سی ہوئی ی تھی۔۔۔"

میں مذاق کر رہی تھی۔۔۔مجھے نہیں چاہیے"اگلے ہی لمحے وہ سنجیدگی سے"
گویا ہوئی۔۔۔

ہمم۔۔۔"مگر وقاص نے ابھی بھی کچھ نہ کہا۔۔۔"

وہ ناول لکھ رہی تھی جب ایک سین لکھتے ہوئے اسے اچانک اپنے والد کی بڑی شدت سے یاد آئی۔۔۔۔

"کتنے دن ہو گئے ڈیڈ نے مجھے کال تک نہیں کی" رنجیدہ سے لہجے میں بڑبڑائی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے سر جھٹک گ ئی یہ سوچ کر۔۔۔کے ان کی زندگی میں وہ اکیلی نہیں ہے۔۔۔اور بھی بہت سے لوگ ہیں۔۔۔

پھر بھی شدت سے دل چاہا کے انھیں کال کرئے۔۔۔پھر ان کا تھپڑ مارنا یاد آیا۔۔۔اپنے ہونٹوں کو چباتے۔۔۔وہ ایک دو ثانیوں کے لیے آنکھیں موند گئی۔۔۔"چھوڑو۔۔۔جب انھیں کوئی کام ہو گا خود ہی رابطہ کر لیں گے۔۔۔"

میم کھانا تیار ہے۔۔۔نیچے آجائیں۔۔۔"رابعہ کے دروازہ نوک کر کے" آہستگی سے کہنے پر۔۔۔وہ حسین گڑیا سوچوں میں ڈوبی۔۔۔

رابعہ کھانا پیک کر دو۔۔۔میں آفس لے کر جاؤں گی۔۔۔"اس نے ہر" بار کی طرح نرمی سے کہا تو رابعہ اثبات میں سر ہلا کر چلی گئی۔۔۔

وہ لنچ لے کر آفس پہنچ گئی تھی۔۔۔

ابھی اس نے کیبن کا دروازہ کھولنے کے لیے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا۔۔۔کے اندر سے فورس کے ساتھ دروازہ کھلا۔۔۔اور یہ فورس اتنی زیادہ تھی۔۔۔کے وہ خود کو سنبھال نہ سکی۔۔۔اور دروازے کے ساتھ کھینچتی چلی گ ئی۔۔۔

اگلے ہی پل وہ گرتی مس بیلنس ہونے کے سبب۔۔۔اس سے قبل ہی ایک مضبوط گرفت نے اسے اپنی باہوں میں جکڑا۔۔۔۔

شکر۔۔۔"اس نے آنکھیں مارے خوف کے میچ لیں تھیں۔۔۔لیکن جیسے " ہی مردانہ آواز جو نہایت خوبصورت و نرم تھی اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔اسے شاکڈ میں ڈال گ ئی۔۔۔

جبران۔" وہ سٹپٹا کر پہلے اسے اور پھر اس کے پیچھے کھڑے اپنے شوہر کو" دیکھنے لگی۔۔۔۔

وقاص کے چہرے پر مانا کوئی ی تاثر نہ تھا۔۔۔ مگر آنکھیں۔۔۔ وہ اسی کے وجود پر ٹکی تھیں۔۔۔ جو اس لمحے جبران اپنی باہوں میں سنبھالے ہوئے تھا۔۔۔

وہ فوراہی کرنٹ کھا کر جبران سے اگلے ہی پل دور ہٹی۔۔۔

سوری۔۔۔۔ میں نے غصے میں زیادہ فورس لگادی تھی۔۔۔ تمھیں لگی تو" نہیں؟؟۔۔" جبران کی آنکھوں میں نرمی اتر آئی ی تھی کرن کو دیکھتے ہی۔۔۔۔ وہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔شکریہ۔۔۔" وہ جبران سے ایک ہی بار ملی تھی پہلے۔۔۔وقاص "
کی سالگرہ کے دن۔۔۔اس کے گھر پر جب اس کے دادا وقاص کے دادا
سے۔۔۔اسے ملانے لائے تھے۔۔۔۔۔۔۔اس کے بعد جبران سے اس کا
کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا۔۔۔چاہے کوئی بھی فنکشن یا پارٹی ہو۔۔۔جبکے
جبران فیملی ممبر تھا۔۔۔

ڈیڑھ سال بعد اسے اچانک دیکھ وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

کیا ان کزنز کی پھر کسی بات پر لڑائی ہوئی ہے؟؟۔۔"اس نے "
کہا۔۔۔وہ غصے میں تھا۔۔۔تو کرن سوچنے پر مجبور ہوئی۔۔۔کیا یہ دونوں پھر
سے لڑ رہے تھے۔۔۔

ماضی کی یاد۔۔۔

واو۔۔۔کتنا بڑا سوئمنگ پول ہے۔۔۔" وہ پارٹی میں ہونے والے شور" شرابے سے پریشان ہو کر سوئمنگ پول کی جانب آگئی تھی جہاں کافی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔اس کے علاوہ وہاں کوئی موجود نہ تھا۔۔۔وہ بچوں کی طرح سوئمنگ پول میں پاؤں ڈبو کر دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کہ اچانک اس کا پاؤں پھسلا اور وہ سوئمنگ پول میں جا گری۔۔۔

اسے تیرنا نہیں آتا تھا۔۔

وہ بچاؤ بچاؤ کی صدائیں لگانے لگی۔۔۔۔۔

خود کو بچانے کے لیے وہ ہاتھ پاؤں چلا رہی تھی۔۔۔کچھ ہی لمحوں میں پانی اس کی ناک و منہ میں گھس گیا۔۔۔

اس کا جسم مکمل سن پڑ چکا تھا۔۔۔ہاتھ پاؤں ساتھ چھوڑتے معلوم ہوئے۔۔۔

اسے سانس آنا مکمل بند ہو گیا تھا۔۔۔اسے گمان ہوا کے آج وہ نہیں بچے گی۔۔۔کے اچانک کسی نے آکر اسے تھاما۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں۔۔۔تو اسے ایک خوبصورت نوجوان کا چہرہ دھندلا دھندلا نظر آنے لگا۔۔۔وہ جبران تھا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟۔۔۔۔"اس کی خوبصورت آواز میں فکر کا عنصر نمایاں" تھا۔۔۔

ہ۔۔۔ہاں۔۔۔"اسے اپنی آواز خود اپنے کانوں کی سماعت تک رسائی" حاصل کرتی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔شاید کانوں میں پانی جو بھر گیا تھا۔۔۔

اٹھو۔۔گڈ۔۔۔"اس نے ہاتھ پکڑ کرن کو اٹھا کر بیٹھایا۔۔۔"

کرن کے پورے کپڑے گیلے ہو گئے تھے۔۔۔جس کی وجہ سے وہ اس کے بدن سے بالکل چپک گ ئی ے۔۔۔اس کی جلد کا کلر اب ان سے نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔

پہلے جبران اس قدر ٹینشن میں تھا۔۔۔کہ اس نے اس بات پر غور ہی نہیں کیا۔۔۔مگر اب جب وہ نارمل ہو چکی تھی۔۔۔تو جبران کا دماغ کام کرنے

لگا۔۔۔جس کے بعد سب سے پہلے نگاہ اس کی آستین پر گئی۔۔۔جہاں سے اس کی جلد کا گوارا رنگ جھلکتا ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔

اس نے فورا نظر جھکالی۔۔۔

ویٹ۔۔۔" یہ کہہ کر وہ تیزی سے کھڑا ہوا اور قریب سے ٹاول اٹھا کر لے آیا۔۔۔اس کے وجود پر۔۔۔بغیر نظر ڈالے۔۔لپیٹ دیا۔۔۔

کرن کا ذہن ابھی بھی سن سی کیفیت میں تھا۔۔۔کچھ ثانیوں تک وہ صرف جبران کو تکتی رہی۔۔۔۔اور پھر اچانک اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔وہ پیچھے کی جانب بے ست ہو کر ڈھلی۔۔۔

اس کا سر فرش سے ٹکراتا اس سے قبل ہی جبران نے اپنا ہاتھ حائل کر لیا تھا۔۔۔

کچھ لمحوں تک تو وہ صرف اس خوبصورت لڑکی کا چہرہ ہی دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

اس کی گھنی لمبی پلکیں اجازت نہیں دے رہی تھی نگاہیں ہٹانے کی

جبران کب سے لڑکیوں کی اتنی کیئر کرنے لگا؟؟۔۔۔"ابوذر وقاص کو " مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔۔۔

ان دونوں کی ہی نظریں شیشے کے پار چلتے ہوئے نظارے پر آٹھری تھیں۔۔۔

جبر ان ان لوگوں میں سے ہے ہی نہیں۔۔۔جو لڑکیوں کے پیچھے بھاگیں ”
یا ان کی کیئر کریں۔۔۔اگر اس نے اسے بچایا ہے۔۔۔تو یقینا معاملہ تھوڑا
الگ ہے۔۔۔“ وقاص نے کچھ نہ کہا وہ صرف ان دونوں کو بغور دیکھتا
رہا۔۔۔ حتی کہ ابوذر نے پھر ایک جملہ پاس کیا۔۔۔

ابوذر جاننا چاہتا تھا وقاص کے ذہن میں اس وقت کیا چل رہا ہے۔۔اس نے
آنکھیں پڑھنے کی کوشش بھی کی۔۔۔۔ مگر ناکام رہا۔۔۔۔۔اس شخص کو
اپنے جذبات واحساسات چھپانا باخوبی آتے تھے۔۔۔اور یہی شاید اس کی
سب سے بڑی طاقت تھی۔۔۔

کوئی نہیں جانتا وقاص عباسی اگلے لمحے کیا کر بیٹھے۔۔۔

حال۔۔۔

کیسی ہو کرن ؟۔۔۔بہت وقت بعد ملے۔۔۔" مانا جبران بہت غصے میں "
تھا۔۔۔ مگر کرن کو دیکھتے ہی وہ سارا غصہ مانو چھو منتر ہو گیا ہو۔۔۔۔اس نے
نہایت نرمی سے استفسار کیا۔۔۔

اللہ کا شکر۔۔۔آپ کیسے ہیں بھائی ی ؟؟۔۔۔" کرن نے وقاص کے "
چہرے کو دھواں دھواں ہوتے دیکھ لیا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کا
شوہر کوئی غلط مطلب اخذ کرے۔۔۔

دروازے سے ڈائریکٹ جبران کی باہوں میں لینڈ نگ۔۔۔اسے بہت
شرمندہ کر گئی تھی۔۔۔

جبران اور وقاص کے درمیان کی لڑائی کو خاندان میں کون نہیں جانتا تھا۔۔۔ایسے میں اپنے شوہر کے دشمن کی باہوں میں آ گرنا یقینا ایک بہت خطرناک عمل تھا۔۔۔اس سچویشن سے نکلنے کے لیے اس نے بھائی جیسے لفظ کا استعمال بڑی سمجھداری سے کیا۔۔۔

جہاں جبران کو اس کے بھائی کے لفظ نے 440 ووٹ کا جھٹکا لگایا تھا وہیں وقاص کے لبوں کے کناروں پر بے اختیار ہی مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔

بھائی ی۔۔۔"وہ زیر لب دوبارہ مارے شاکڈ کے بڑبڑایا۔۔۔"

کرن محسوس کر سکتی تھی اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات کو۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں رنجیدگی چھا گئی تھی۔۔۔

کرن اچھے سے واقف تھی کہ جبران اس کے لیے کچھ الگ احساسات رکھتا ہے۔۔۔۔۔اسے آج بھی اچھی طرح یاد تھا جب وہ ہوش میں آئی تھی تو جبران اسے کس طرح دیوار وار دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اور ایک لڑکی نظروں کو پہچاننے میں کبھی دھوکا نہیں کھاتی۔۔۔پھر وہ تو ایک رائٹر تھی۔۔۔لوگوں کے احساسات اور جذبات کو فقط آنکھوں سے پڑھ لینا اسے بخوبی آتا تھا۔۔۔

اسی لمحے جبران کا سیل رنگ ہوا۔۔اور وہ سیل کان سے لگا کر۔۔ہیلو ہیلو کرتا کیبن سے نکل گیا۔۔۔

جبران کے کیبن سے جاتے ہی وقاص واپس اپنی چیئر پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔میں تمہاری کیبن کا دروازہ کھول رہی تھی تو اچانک فورس لگی اور میں کھنچی چلی آئی۔۔۔مجھے لگا تم ہو گے لیکن جب دیکھا تو وہ جبران۔۔۔ جبران بھائی نکلے۔۔۔"اسے نہیں علم کیوں۔۔۔مگر وہ چاہتی تھی کہ بات مکمل کلیئر ہو جائے۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی وقاص کے دل میں کوئی شک کا بیج آئے۔۔۔جوان کی زندگی کو پھر خراب کرنے کا سبب بنے۔۔

یقیناوقاص آندھا نہیں تھا وہ بھی دیکھ سکتا تھا یہ سب حادثاتی طور پر ہوا ہے۔۔پھر بھی وہ کلیئر کر رہی تھی دوبارا بتا کر۔۔۔جو صرف یہ جتانے کے لیے تھا کہ وہ کتنی اہمیت رکھتا ہے اس کی زندگی میں۔۔۔

پہلے اس نے جبران کہافقط۔۔۔لیکن پھر فوراہی احتیاطاًبھائی کالفظ استعمال کیا۔۔۔

کبھی کبھار بھائی کالفظ بڑاکار آمد ثابت ہوتاہے۔۔۔۔خاص طور پہ اس" جیسی سچویشن میں۔۔"۔اپنی گردن کی پشت کو ہلکاساد باتے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔

اندھانہیں ہوں میں۔۔۔"وقاص اپنی فائلوں میں منہ دیتے ہوئے " ۔۔۔بے تاثر چہرے کے ساتھ گویاہوا۔۔۔۔

کرن کے سمجھ نہیں آیاوہ پوزیٹووے میں یہ جملہ ادا کررہاہے یانیگٹو؟؟۔۔

فلحال اس نے مزید کچھ نہ کہا۔۔۔تو کرن کو بھی اس موضوع کو تول دینا ٹھیک نہ لگا۔۔۔

وہ چپ چاپ آکر لنچ سجانے لگی تھی شیشے کی میز پر۔۔۔

لنچ لگا دیا ہے۔۔۔آجاؤ ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔"کرن نے اس کی جانب" دیکھ لچکدار انداز میں کہا۔۔۔

مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا اپنے کام میں مگن رہا۔۔۔جیسے سنا ہی نہ ہو۔۔۔

وقاص کا رعب دار چہرہ و بے نیازی دیکھ۔۔۔کل رات کی یادیں اس کے ذہن میں گھومنے لگی تھیں۔۔۔لگا جیسے بالکل دو الگ لوگ ہوں۔۔۔

اسے لگتا تھا جس دن وہ خود سے قریب آئے گا اس دن کی صبح بہت خوبصورت ہو گی۔۔۔ جیسے رومانٹک فلموں وڈراموں میں ہوتی ہے ۔۔۔۔ جیسے وہ سوچتی ہے۔۔۔۔ مگر تصورات کی دنیا تصورات کی حد تک ہی ہوتی ہے۔۔۔ان کا ریل لائف میں کوئی وجود ہی نہیں مانو۔۔۔اتنی خوبصورت رات کے باوجود بھی وہ اتنا ہی اکھڑ تھا جتنا پہلے۔۔ کوئی فرق محسوس نہیں ہوا کرن کو اس کے بیہیویئر میں۔۔۔۔

وقاص کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔"اس بار وہ ذرا بلند آواز میں بولی " تھی۔۔۔

مگر لگا جیسے ہوا میں اس کی آواز پھر غائب ہو گئی ہو۔۔۔

اسے کوئی جواب نہ دیتا دیکھ وہ بھی اپنا سیل نکالنے لگی۔۔۔ٹھیک اسی لمحے اس کی نگاہ اپنے پرس میں موجود پیلے رنگ کی چٹ پر گئی۔۔۔

اس نے یوں ہی نکال کر کھولا۔۔۔تو اگلے ہی لمحے اسے پڑھ کر آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔"کرن۔۔۔۔کیا تم نے کبھی سوچا ہے۔۔۔۔تم اب تک "پریگننٹ کیوں نہیں ہو پائی یں؟؟۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا اور یہ چٹ آئی کہاں سے میرے پرس " میں؟۔۔۔"وہ زیرِ لب بڑبڑائی ی۔۔۔پھر اسے اپنا جبران سے ٹکرانا یاد آیا ۔۔۔۔

کیا یہ چٹ جبران نے رکھی ہے میرے پرس میں؟؟۔۔۔"وہ سوچنے " "لگی۔۔۔"مگر کیوں؟؟۔۔۔اور کیا مطلب تھا اس بات سے اس کا؟؟۔۔۔

ابھی وہ اپنی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی کہ اسے وقاص آتا نظر آیا اس نے فورا ہی چٹ واپس پرس میں رکھ لی۔۔۔

"کیا رکھا ہے پرس میں تم نے؟؟۔۔"اس کی آنکھیں تھیں یا چیل۔۔۔

"کچھ۔۔کچھ نہیں۔۔۔پچھلی بار جو مال میں شاپنگ کی تھی اس کی لسٹ تھی۔۔۔"اس نے تیزی سے جھوٹ کہا۔۔۔تاکہ وقاص کو شک نہ ہو۔۔۔۔

اسے نہیں پتہ جبران نے یہ چٹ کیوں رکھی مگر اتنا ضرور سمجھ آگیا تھا کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔۔۔

ڈیڑھ سال میں پہلی بار ٹکرائو ہوا تھا جبران سے۔۔۔اب دوبارہ پھر کب ملے گی یہ بھی نہیں جانتی۔۔۔ذہن میں سوالات کا طوفان اٹھ رہا تھا۔۔۔

وہ وقاص کے ساتھ کھانا ضرور کھا رہی تھی مگر اس کا ذہن بار بار گھوم پھر کر اس چٹ پر لکھے جملے پر جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں اس قدر ڈوبی ہوئی تھی کہ خالی گلاس اٹھا کر منہ سے لگا بیٹھی۔۔۔

وقاص اس کے عمل پر۔۔۔ایک دو ثانیوں کے لیے خاموشی سے اسے تکتا رہا۔۔۔پھر آہستگی سے آواز دی۔۔۔"کرن۔۔۔

"ہاں؟۔۔"وقاص کی آواز نے مانو اسے حواسوں میں لوٹایا ہو۔۔۔

پانی بھر دوں ؟۔۔"اس نے نرمی سے پوچھا۔۔۔ "

اسے محسوس ہوا جیسے کرن اس کی وجہ سے ٹینشن میں آگئی ہے۔۔۔اس لیے اپنے فوراہی اپنے لہجے کو نرم کیا۔۔۔

ہاں وہ غصہ تھا۔۔۔ نہیں غصہ تو بہت چھوٹا سا لفظ ہے اس فیلنگ کے آگے جو اس لمحے اس نے محسوس کی تھی جب جبران کی باہوں میں اس نے اپنی بیوی کو گرتے دیکھا۔۔۔

دنیا میں سب سے زیادہ نفرت اسے جبران سے ہی تو تھی۔۔۔۔اتنی نفرت کہ اس کا کوئی بیان ہی نہیں۔۔۔

وہ واقف تھا کہ کرن کی غلطی نہیں ہے اس سارے معاملے میں۔۔۔ مگر پھر بھی۔۔۔ وہ اپنے دل کا کیا کرے جو ابھی تک سکون نہیں پا رہا تھا۔۔۔

کہاں؟؟۔۔" وہ الجھ کر پوچھنے لگی اس کا ذہن ابھی بھی تک کام نہیں کر رہا" تھا ٹھیک طرح۔۔۔

تمہارے خالی گلاس میں" اس کے کہتے ہی کرن نے اپنے ہاتھ میں پکڑا " گلاس دیکھا۔۔۔

او۔۔ہاں۔۔۔ تھوڑا سا۔۔۔" وہ آہستگی سے بولی۔۔۔"

وہ لنچ باکس سمیٹ کر۔۔۔ گھر جانے کے لیے اٹھنے لگی۔۔۔ تو وقاص نے اسے روکا۔۔۔

”ویٹ ساتھ چلتے ہیں۔۔۔۔بس میں تھوڑا کام نمٹالوں۔۔۔ “

اوکے۔۔۔“وہ اس کا انتظار کرنے کے لیے تیار تھی۔۔۔ویسے بھی گھر پر ” ایسا کوئی کام نہیں تھا جس کے لیے وہ جلد بازی کرے۔۔۔۔

دو گھنٹے لگے اس حسین نوجوان کو وہ تھوڑا سا کام نمٹانے میں۔۔۔ مگر کرن نے کوئی شکایت نہ کی۔۔۔

وہ اپنے سیل پر ناول لکھنے میں مگن رہی۔۔۔

چلیں۔۔۔" وہ اپنے ناول کی دنیا میں اتنی مگن تھی کہ دو گھنٹے گزر جانے کا" اسے کوئی احساس ہی نہ ہوا۔۔۔ جبکہ وقاص کو لگا تھا کہ وہ غصہ ہو چکی ہو گی اب تک۔۔۔

ہمم۔۔۔۔"ناول لکھنے کے بعد اب وہ کافی اچھا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔" جیسے ناول نہیں کوئی ی سکون کی دوائی ہو۔۔۔

وقاص اور وہ ساتھ ہی آفس سے نکلے۔۔۔

ان دونوں کو آتا دیکھ۔۔ عمر نے تیزی سے گاڑی کا ڈور مسکراتے ہوئے کھولا۔۔۔

چابی مجھے دے دو۔۔"اس نے عمر سے چابی لے لی تھی۔۔۔جس کا مطلب "
صاف تھا کہ وہ خود ڈرائیو کرنے والا ہے۔۔۔

اوکے سر۔۔۔"وہ اسے چابی دے کر فورا ہی وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔"

بیک سیٹ کا ڈور اف کر۔۔۔اس نے کرن کے لیے پیسنجر سیٹ کا ڈور اوپن کیا۔۔۔

اس نوجوان کو نہیں معلوم۔۔۔جب وہ اس طرح اس کے لیے ڈور کھولتا تھا ۔۔۔تو وہ اصل میں ڈور نہیں کھل رہا ہوتا تھا وہ تو اس کے دل میں بندی گراہوں کو کھول رہا ہوتا تھا۔۔۔۔جن کے بعد وہ خود کو مزید اس کی جانب راغب ہوتا پاتی تھی۔۔۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے پہلا کام
گاڑی سٹارٹ کرنے کا نہیں کیا تھا۔۔۔بلکے کرن کا نازک ہاتھ تھامنے کا کیا

۔۔۔۔

اس کا یہ عمل کرن کو بلش کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

وہ کرن کو ریسٹورنٹ لے آیا۔۔کیونکہ وہ دیکھ چکا تھا کہ کرن نے ٹھیک طرح کھانا نہیں کھایا ہے۔۔۔

ریسٹورنٹ؟؟۔۔۔مگر ہم نے تو ابھی کھانا کھایا ہے" وہ تیزی سے "
بولی۔۔۔

مگر مقابل نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔چپ چاپ گاڑی سے اتر کر۔۔اس کی سائیڈ آ کر ڈور کھولا۔۔۔

ابھی وہ گاڑی سے اتر کر کھڑی ہی ہوئی تھی کہ سامنے سے ایک نوجوان آتا نظر آیا۔۔جسے دیکھ۔۔۔اس کی آنکھیں چمکیں۔۔۔

مسٹر معاویہ۔۔۔" وقاص گاڑی کا ڈور کلوز کر رہا تھا جب اس کی سماعت " سے یہ نام ٹکرایا۔۔۔

پہلے جبران اور اب معاویہ۔۔۔۔اس نے آنکھیں زور سے میچیں۔۔۔۔

او۔۔۔کیاخوبصورت اتفاق ہے۔۔۔" معاویہ نے بے دھڑک کہا تھااس " حسین گڑیاکو دیکھ۔۔۔

تم دونوں بھی یہاں کھانا کھانے آئے ہو۔۔۔"اس نے وقاص کی جانب " مصافحے کی نیت سے ہاتھ بڑھاکر۔۔۔نرمی سے پوچھا۔۔۔

نہیں خوشبو سونگنے آئے تھے۔۔۔ سمجھ نہیں آرہی۔۔۔چلو کرن واپس " چلتے ہیں۔۔۔" وہ واقعی کرن کو وہاں سے لے جاناچاہتا تھااب۔۔۔ سنجیدگی سے کہتے وہ تیزی سے مڑا۔۔۔

وقاص۔۔۔" کبھی کبھار وقاص اسے حیران کر دیتا تھا۔۔۔بھلا یہ کون " سا طریقہ ہوا اپنے بچپن کے دوست سے ملنے کا۔۔۔

وہ خود کو معاویہ کے سامنے شرمندہ ہوتا پا رہی تھی۔۔۔

اس نے فوراہی وقاص کو گھوری سے نوازتے ہوئے پکارا۔۔۔

یہ مزاق کر رہے ہیں۔۔۔"کرن نے جیسے بات سنبھالی ہو۔۔۔"

معاویہ نے مکمل اگنور کیا تھا وقاص کے رویے کو۔۔۔۔

وہ پہلے کی طرح وقاص سے اپنی دوستی کو اچھا کرنا چاہتا تھا۔۔۔بس یہی ایک طریقہ تھا اس کے نزدیک کرن کے ساتھ ہونے والے ڈومیسٹک وائلنس کو روکنے کا۔۔۔

اسے یقین تھا جب وہ پہلے کی طرح وقاص کا دوست بن کر۔۔۔کرن کے متعلق اس سے بات کرے گا تو وہ سمجھے گا اس کی بات کو۔۔۔

اسے امید تھی شاید بات کرنے کے بعد اس کے رویے میں تبدیلی آجائے کرن کے لیے۔۔۔

پتا ہے مجھے۔۔۔میں وقاص کے نیچر کو بہت اچھے سے جانتا ہوں" معاویہ" نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

آپ ہمیں جوائی نٹ کرنا چاہیں گے؟؟۔۔"کرن کے دعوت دیتے ہی" وقاص نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

اب وہ دعوت دے ہی چکی تھی تو وہ کیا کر سکتا تھا سوائے دل میں کڑنے کے۔۔۔

اس نے اپنے چار گھنٹوں کا کام دو گھنٹوں میں اس لیے نہیں نمٹایا تھا کہ معاویہ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے۔۔وہ صرف اپنی بیوی کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا مگر شاید آج یہ اس کے نصیب میں نہیں تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔نہیں۔۔۔اٹس اوکے۔۔۔"معاوہ نے فوراً انکار کیا۔۔۔"

ارے کیوں نہیں؟؟۔۔ویسے بھی مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنا تھا۔اچھا ہے" آج میری طرف سے ٹریٹ انجوائے کریں۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔اگر آپ کے ساتھ کوئی لڑکی آئی ہوئی ہے تو الگ بات ہے"کرن نے آخری جملہ چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی آنکھیں شرارت جھلکا رہی تھیں۔۔۔ جنھیں معاویہ نے ایک لمحے کے لیے حسرت سے دیکھا۔۔۔اور پھر تیزی سے نظر جھکا گیا۔۔۔

"نہیں۔۔ایسی کوئی ی بات نہیں ہے۔۔۔"

تو پھر چلیں۔۔۔ کیوں وقاص۔۔۔ بولوناں اپنے دوست سے۔۔۔"اس" کے دل میں کوئی ی چور نہیں تھا اس لیے وہ وقاص کے سامنے بھی دوستانہ انداز میں بات کر رہی تھی۔۔۔ جس طرح اس کے پیچھے کرتی ہے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ بالکل۔۔۔"کرن جب بھی مارکیٹ جاتی۔۔ہمیشہ یہی کہتی ہے" کہ اسے معاویہ کے لیے کچھ خریدنا ہے شکریہ ادا کرنے کے طور پر۔۔۔ وقاص نے سوچا آج یہ شکریہ ادا کرواہی دے۔۔۔تا کے جان چھوٹے۔۔۔

تاکہ کرن دوبارہ پھر کبھی اس کے علاوہ کسی کے لیے کچھ خریدنے کا سوچے ہی نہ۔۔۔

معاویہ کبھی ان کے ساتھ ڈنر نہ کرتا۔۔۔اگر وقاص اس سے نہ کہتا۔۔۔

اوکے۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے دعوت قبول کرلی تھی۔۔۔"

وقاص بہت کم گو تھا۔۔۔اس لیے کرن و معاویہ ہی باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی اس کا معاویہ سے یوں باتیں کرنا۔۔۔وقاص کو زہر معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

شکریہ۔۔۔اتنے اچھے ڈنر کے لیے۔۔۔اب مجھے اجازت دیں۔۔۔میرا" کلائی نٹ میرا انتظار کر رہا ہو گا۔۔میری گاڑی خراب ہو گ ئی تھی راستے میں۔۔۔تو اس لیے مجھے ٹیکسی لینی ہے۔۔۔۔ تھوڑا وقت لگ جائے گا یہاں سے ٹیکسی ملنے میں بھی۔۔۔۔تو اس لیے مجھے جلدی نکلنا ہو گا۔۔۔۔۔"معاویہ نے مسکراتے ہوئے الوداع لینا چاہی۔۔۔

پریشان کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔وقاص آپ کو ڈراپ کر دے گا۔۔۔ " کیوں وقاص؟؟۔۔"اس نے ابرو اچکا کر۔۔وقاص کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"پریشان ہونے کی کیا بات ہے میں چلا جاؤں گا۔۔۔ "

ارے وقاص چھوڑ دے گاناں آپ کو۔۔۔"کرن کے اصرار پر معاویہ " راضی ہو گیا تھا۔۔۔

وقاص کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔اس لیے معاویہ کو نہیں محسوس ہوا۔۔کہ اسے بری لگی ہے یہ بات۔۔۔

معاویہ بیک سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

گاڑی اسٹارٹ کرنے سے پہلے وقاص نے پھر کرن کا ہاتھ تھاما۔۔۔

معاویہ یہ دیکھ۔۔۔فورا کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔۔۔اس کا دل شدید بھاری ہو رہا تھا۔۔۔

کرن سے محبت دانستہ طور پر تو نہ کی تھی اس نے۔۔۔اگر علم ہوتا کہ وہ وقاص کی بیوی ہے تو کبھی اس کی جانب دیکھتا تک نہیں۔۔ مگر اب تو ہو گئی تھی۔۔۔۔وہ بے بس تھا اس معاملے میں۔۔۔

اس کی انکھیں سرخ ہونے لگی تھیں۔۔۔اپنے دل کو شدید اذیت میں پا رہا تھا وہ۔۔۔

مجھے ٹیکسی لے لینی چاہیے تھی" وہ جیسے پچھتا رہا تھا اب۔۔۔ "

جبکے کرن شرمگی کے سبب فوراہاتھ کھینچ گئی تھی۔۔۔"وقاص ۔۔۔معاویہ۔۔۔"اس نے بہت آہستگی سے کہا۔۔۔اور پھر مسکرادی۔۔۔

جہاں اس کا چہرہ شرمگی سے لال ہو رہا تھا۔۔وہیں وقاص کا غصے سے سرخ پڑا۔۔۔

کرن کا ہاتھ چھڑانا اس کے دل کو لگ گیا تھا۔۔۔

گاڑی میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔۔۔کرن نے ایک دو بار موضوع چھیڑا بھی۔۔۔مگر نہ وقاص نے کوئی بات کی۔۔۔اور نہ معاویہ نے۔۔۔

بس گاڑی کا رکنا تھا۔۔۔کہ معاویہ فورا اتر گیا۔۔۔"اللہ حافظ" نظر جھکائے کہہ کر۔۔۔وہ تیزی سے چل دیا تھا۔۔۔

وہی جانتا ہے ہر قدم اس کے دل پر کتنا بھاری تھا۔۔۔

معاویہ سے دور رہو۔۔۔" معاویہ کے جاتے ہی۔۔۔اس نے گاڑی "
سٹارٹ کر دی تھی۔۔۔

کرن نے ابھی اپنا سیل نکالا ہی تھا پر س سے۔۔۔کہ اس کے کانوں کی سماعت
سے وقاص کی رعبدار اور غصیلی آواز ٹکرائی۔۔۔

ہاں؟؟۔۔"پہلے تو اسے سمجھ ہی نہیں آیا۔۔کے وقاص بول کیا رہا"
ہے۔۔۔

کیوں بہت مشکل ہو رہا ہے یہ سمجھنے میں۔۔۔کہ معاویہ سے دور رہنا ہے "
تمہیں؟۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے اس کی جانب دیکھ برہمی سے پوچھنے لگا۔۔

وقاص تم کیا بول رہے ہو؟؟۔۔" وہ ابھی بھی ٹھیک طرح نہیں سمجھی تھی۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں آندھا ہوں؟؟۔۔۔مجھے نظر نہیں آرہا تم کیا کرتی پھر رہی ہو؟۔۔۔"

"مجھے بھی تو بتاؤ میں کیا کرتی پھر رہی ہوں" وہ جیسے کنفیوز ہوئی تھی۔۔۔

"او۔۔۔" وہ گہرا سانس لینے لگا۔۔۔مانو اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔

اس نے سٹیرنگ کو اتنی مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا جیسے اکھاڑ دے گا۔۔۔

فلحال۔۔۔معاویہ سے دور رہو یہ میری لاسٹ وارننگ ہے تمہیں۔۔۔"
وہ کوئی عام لڑکا نہیں ہے۔۔۔اس کا باپ اربوں کھربوں پتی ہے اور وہ ان کی
واحد اکلوتی اولاد ہے۔۔۔ تمہیں پتہ ہے اس کا رشتہ کس کے لیے اٹھا ہے
۔۔۔میری بہن کے لیے۔۔۔اس لیے اپنا فیوچر اس کے ساتھ دیکھنا بند کرو
کرن۔۔۔"اس نے ایک ایک لفظ جتا جتا کر ادا کیا تھا۔۔۔

اس کا مغرور لہجہ کرن کو اپنی شدید تذلیل معلوم ہوا۔۔اور آخری جملے نے تو
جیسے اس کے منہ پہ طمانچہ رسید کر دیا ہو۔۔۔

شٹ اپ وقاص عباسی۔۔۔شٹ۔اپ۔۔۔"وہ پہلے تو ادھر ادھر دیکھنے"
لگی۔۔۔کہ کچھ مل جائے۔۔۔جب اسے کچھ نظر نہ آیا تو اس نے اپنا سیل ہی
اٹھا کر وقاص کے منہ پر دے مارا۔۔۔ساتھ ساتھ زخمی شیرنی کی طرح زور
سے دھاڑی۔۔۔

کیونکہ مقابل اس اچانک حملے کے لیے تیار نہ تھا تو سیل آکر ڈائریکٹ اس کے منہ پر لگا۔۔

آہ۔۔۔"ایک کراہ بے ساختہ ہی نکلی تھی۔۔۔"

کرن۔۔۔"سیل اس کے ہونٹوں اور چہرے پر لگا تھا اس کے ہونٹوں سے" فوراہی خون نکلنے لگا۔۔۔

وہ غصے سے چنگھاڑا۔۔۔

تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے مسٹر وقاص۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں " معاویہ کے ساتھ۔۔۔۔ چھی۔۔۔۔شرم آنی چاہیے تمھیں۔۔۔۔ تمہیں

لگتا ہے میں تمہاری بہن کا منگیتر چرانے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔ مطلب دنیا کے سارے مرد مر گئے ہیں جو مجھے تمہارا ہی دوست ملا ہے۔۔۔۔۔ تم نہایت ایک گندی سوچ کے مالک ہو۔۔ اور مجھے پچھتاوہ ہو رہا ہے اس وقت تمہاری بیوی ہونے پر۔۔۔۔ میں نے اپنی زندگی کے ڈیڑھ سال تمہارے نام کیے ہیں۔۔۔ تمہاری خدمت کی اور پورے خلوص اور محبت سے کی۔ تمھیں ہر طرح خوش رکھنے کی کوشش کی۔۔۔ تم میں انا تھی۔۔۔ تم نہیں آرہے تھے میرے پاس۔۔۔ تو میں خود آگئی۔۔۔۔ عورت پہل نہیں کرتی لیکن میں نے کی۔۔۔ بے شرم ہو کر کی۔۔۔۔ کیونکہ مجھے اپنا گھر بسانا تھا۔۔۔۔۔ اور تم۔۔۔ تم مجھے بدلے میں کیا دے رہے ہو؟؟۔۔۔ مجھے لگتا تھا تم بدل گئے۔۔ مگر میں غلط تھی۔۔۔ تم کبھی نہیں بدل سکتے وقاص عباسی۔۔۔۔"

...اس کے سارے الفاظ ایک طرف اور (پچھتاوہ) کا لفظ ایک طرف

وہ شروع سے بہت خوبصورت اور ہوشیار لڑکا تھا۔ سونے کا چمچہ منہ میں لے کر پیدا ہوا تھا وہ۔۔۔ لڑکیاں مرتی تھیں اس کے لیے... مگر وہ کسی کو گھاس تک نہیں ڈالتا تھا... چاہے لڑکی کتنی بھی خوبصورت ہو.... اکثر لوگ اش اش کرتے ہوئے کہتے۔۔۔۔ بڑی خوش نصیب ہو گی وہ عورت جسے تم ملو گے۔۔۔۔ وہ بھی کبھی کبھار یہی سوچا کرتا تھا کہ جس عورت سے وہ شادی کرے گا وہ تو ناز کرے گی اپنی قسمت پر۔۔ مگر آج۔۔۔ جسے وہ ملا تھا وہ پچھتاہ رہی تھی۔۔۔ یہ تذلیل کا وہ کرارہ طمانچہ تھا جو اس کی روح تک نے محسوس کیا۔۔۔

وہ چلتی گاڑی سے اترنے لگی تھی۔۔۔ کے وقاص نے اچانک بریک لگایا۔۔۔۔

گاڑی کے رکتے ہی وہ آسانی سے اتر گئی۔۔۔وقاص نے بھی اسے نہ روکا۔۔۔۔

جب وہ المعراج مینشن پہنچا۔۔۔۔تو رابعہ اسے اکیلے دیکھ۔۔۔فوراہی کرن کا پوچھنے چلی آئی۔۔۔

سر میم تو کھانا لے کر گئی تھی آپ کے لیے۔۔۔وہ آئی نہیں آپ کے ساتھ ؟۔"بس رابعہ کا سوال کرنا تھا کہ اس نے خونخوار نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔

اس کی نظروں نے مانو جما کر رکھ دیا تھا رابعہ کو۔۔

اسے اپنی پیشانی پر پسینہ آتا محسوس ہوا۔۔۔

اس کا سرخ اور سفید چہرہ دیکھ۔۔۔سارے ملازمین سانس روکے کھڑے تھے۔۔۔

وہ فوراہی اپنی سٹڈی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

جب کافی دیر بعد اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو اس نے فرحا کو کال کی۔۔۔یہ جاننے کے لیے۔۔۔کہ کرن اس کے گھر پہنچی یا نہیں۔۔۔

ہیلو۔۔"نیو نمبر سے کال آتی دیکھ۔۔۔فرحا پہلے ہچکچائی کال اٹھانے میں" ۔۔۔مگر پھر ریسیو کرلی۔۔۔

کرن تمہارے ساتھ ہے؟؟۔۔"سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔ "

ہاں؟؟۔۔۔مسٹر وقاص؟؟۔۔"جیسے وہ کنفرم کر رہی ہو۔۔"

میں نے پوچھا کرن تمہارے ساتھ ہے؟؟۔۔۔"اس نے فرحا کے سوال " کا جواب دینے کی زحمت کیے بغیر۔۔اپنا سوال سختی سے دوہرایا۔۔

اس کی کرختگی بھری آواز ہی کافی تھی یہ بتانے کے لیے کہ وہ وقاص عباسی ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔میں تو آفس میں لیٹ نائٹ ڈیوٹی کر رہی ہوں آج۔۔۔اور" اپارٹمنٹ کی چابی میرے پاس ہے۔۔۔تو کرن بغیر میری چابی کے تو اپارٹمنٹ میں نہیں جاسکتی۔۔۔"اس کا جواب سن۔۔۔وقاص فکر مند ہو گیا تھا۔۔۔

مزید کچھ کہے اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔پھر تیزی سے عمر کو کال کی۔۔۔"عمر پتہ کرو کرن کہاں ہے؟؟۔۔

پانچ منٹ بعد جب عمر نے کال کی۔۔۔تو بتایا کہ کرن کے سیل کی لوکیشن تو اس کی گاڑی کی ہی آ رہی ہے۔۔۔جو اس وقت پارکنگ میں موجود ہے۔۔۔

تب جاکرو قاص کو یاد آیا کہ اس نے اپنا سیل کھینچ کر اس کے منہ پر مارا تھا۔۔۔جو نیچے گر گیا تھا۔۔۔یعنی کرن کے پاس سیل تک نہیں تھا جب وہ گاڑی سے نکلی۔۔۔۔۔۔۔

افففف۔۔۔۔"اس نے اپنا سر پکڑا تھا۔۔۔"

وہیں دوسری جانب۔۔۔

کرن کا دل بری طرح ٹوٹا تھا وقاص کے الفاظ سن۔۔۔۔

اس کی سخت جملوں نے۔۔۔مانو چھلی کر دیا ہو روح کو۔۔۔

کتنی گری ہوئی عورت سمجھتا تھا وہ اسے۔۔۔

وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پا رہی تھی رونے سے۔۔۔

پہلے اسے لالچی سمجھتا تھا کیا یہ کم تھا کہ اب ایک کیریکٹر لیس عورت بھی سمجھنے لگا تھا۔۔۔ایسے آدمی کے ساتھ کوئی عورت کیسے رہ لے جو اس کے کردار پر ہی انگلی اٹھائے۔۔۔

موٹے موٹے آنسو آنکھوں میں بھر آئے تھے۔۔۔ جس کے سبب سامنے کا منظر اب دھندلا دھندلا نظر آنے لگا تھا۔۔۔ مگر وہ پھر بھی چلے چلی جا رہی تھی۔۔۔

کرن۔۔۔ ''اچانک اسے جانی پہچانی آواز پیچھے سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔''

اس نے اپنے آنسو ہاتھوں سے بے دردی سے پونچھ کر پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ تو سامنے ابوذر کو کھڑا پایا۔۔۔

تم رو کیوں رہی ہو؟؟۔۔۔ ''وہ دوستانہ انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔ ''

نہیں۔۔۔آنکھوں میں کچرا چلا گیا تھا۔۔۔"وہ نظر چراتے ہوئے" بولی۔۔۔

ابوذر۔۔۔چلو بھی۔۔"اچانک گاڑی کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت سی" لڑکی نکل کر آئی۔۔۔جو ابوذر کو چلنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

چل رہے ہیں ویٹ۔۔۔"ابوذر نے مسکرا کر۔۔۔اس کی جانب دیکھ" کہا۔۔۔

یہاں پہ اتنی رات کو چہل قدمی کرنا سیف نہیں ہے۔۔۔تو چلو۔۔۔میں " تمہیں تمھارے گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔پھر ہم نکل جائیں گے اپنے راستے۔۔۔"اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے۔۔۔لفٹ کی آفر دی۔۔

وہ دیکھ چکا تھا کہ کرن رو رہی ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی اس نے کریدنا مناسب نہ سمجھا۔۔۔ہاں اگر اس کی جگہ وقاص یوں سڑکوں پر چلتا ہوا ملتا۔۔۔تو یقیناوہ نہ چھوڑتا مگر سامنے کرن تھی۔۔۔اس لیے لحاظ کر گیا۔۔۔لحاظ سے کہیں زیادہ اب وہ کرن کی عزت کرنے لگا تھا۔۔۔کیونکہ جان گیا تھا کہ وہ کوئی گولڈ ڈگر عورت نہیں ہے۔۔بلکہ نہایت سمجھدار سلجھے ذہن کی مالک اور ٹیلنٹڈ رائٹر ہے۔۔۔

وہ جانتا تھا میاں بیوی کے درمیان لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں۔۔۔تو یہ ایک عام بات تھی اس کے لیے۔۔۔

مجھے گھر نہیں جانا۔۔۔"اس نے صاف انکار کیا تھا۔۔۔ "

تو پھر ہمارے ساتھ چلو لیڈی۔۔۔۔ بڑا مزہ آئے گا۔۔ ہم پارٹی میں جا رہے ہیں۔۔ آجاؤ۔۔۔" اس لڑکی نے کرن کو دعوت دی۔۔

کیا ہو گیا؟؟۔۔ یہ میری دوست کی وائف ہے۔۔" ابوذر نے اسے جتا کر۔۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں شٹ اپ کی کال دی۔۔۔

تو کیا؟؟۔۔۔ تمھارے دوست کی وائف کو پارٹی میں جانا الاؤ نہیں ہے؟؟۔۔" وہ خوبصورت لڑکی احتجاجا بولی۔۔۔ "تمہارا موڈ مجھے اف لگ رہا ہے۔۔ اس لیے تمہیں میرے ساتھ چلنا چاہیے۔۔۔ بہت مزہ آئے گا لیڈی۔۔۔" ساتھ ساتھ وہ کرن کی جانب دیکھ گویا ہوئی ی۔۔۔

تم گاڑی میں بیٹھو جا کر زوبیہ۔۔۔" اس بار ابوذر وارننگ آمیز لہجے میں بولا تھا۔۔۔

وہ کرن کو کسی صورت پارٹی میں نہیں لے جا سکتا تھا وہ جانتا تھا وقاص عباسی جان سے مار دے گا اسے۔۔۔۔ مگر اس کی گرل فرینڈ مسلسل کرن کو اپروچ کر رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں چلتی ہوں۔۔" کرن کو ہمیشہ سے انٹرسٹ رہا تھا یہ" جاننے میں کہ آخر نائٹ لائف کیسی ہوتی ہے امیروں کی۔۔۔ اگر آج موقع مل رہا تھا تو کیوں نہیں۔۔۔۔ ویسے بھی اس کا گھر جانے کا ابھی کوئی موڈ نہیں تھا۔۔۔

واٹ؟؟۔۔۔" ابوذر کو مانو جھٹکا لگا ہو۔۔۔"

کیا؟؟۔۔" کرن الجھ کر۔۔۔"

"تم وہاں نہیں جا سکتیں۔۔ "

اور میں کیوں نہیں جا سکتی وہاں؟؟۔۔" وہ ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔ " برہمی سے پوچھنے لگی۔۔۔

بس نہیں جا سکتی یار۔۔۔ میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں چلو۔۔۔" اب " جیسے وہ پچھتا رہا تھا کرن سے مل کر۔۔۔

اس سے تو وہ اپنے کام سے کام رکھتا تو اچھا تھا۔۔۔

"میں نے کہانا مجھے گھر نہیں جانا اگر تم وقاص کے دوست بن کر میری مدد کرنے آئے ہو۔۔تو ابھی کے ابھی لوٹ جاؤ۔۔۔"اس نے خاصہ برہمی سے ابوذر کو دیکھ کہا۔۔۔

"اچھا۔۔۔کول ڈاؤن رائٹر صاحبہ۔۔۔آپ میرے نئے ڈرامے کی رائٹر ہیں۔۔۔آپ کا خیال کرنا میرا کام ہے۔۔۔وقاص کا ان سب سے کیا لین دین۔۔۔"ابوذر نے بڑی مشکل سے بات بنانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

وہ کرن کو کیسے چھوڑ سکتا تھا یوں روڈ پر اکیلے۔۔۔۔

"اب چلو بھی دیر ہو رہی ہے۔۔۔"زوبیہ منہ بسور کر بولی۔۔تو ابوذر مجبور ہوا۔۔کرن کو اپنے ساتھ پارٹی میں لے جانے پر۔۔۔۔

کچھ پتا چلا؟؟۔۔"وقاص نے اب کرن کے پیچھے سے اپنے گارڈز ہٹا دیے"
تھے۔۔۔کیونکہ اسے ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔۔۔اب وہ ویسے بھی اس
کے ساتھ رہ رہی تھی۔۔۔تو وہ خود کافی تھا اس کی حفاظت کرنے کے
لیے۔۔۔

وہ گاڑی لے کر کرن کو ڈھونڈنے نکلا ہوا تھا۔۔۔۔

مگر کرن کہیں نہ ملی۔۔۔

اس کا شدت سے دل چاہا۔۔۔کہ سٹیرنگ سے اپنا سر پھوڑ لے۔۔۔کیا
سوچ کر اس نے اپنی بیوی کو بیچ راستے میں اتارا۔۔۔

اس نے عمر کو پھر کال کی تھی۔۔۔

"نہیں سر۔۔۔۔ میم کا کچھ پتہ نہیں چل رہا۔۔۔"

"تم سارے کے سارے گدھے ہو۔۔۔۔۔ تم لوگوں سے ایک عورت نہیں ڈھونڈی جا رہی۔۔" اس نے غصے میں کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔۔

اس لمحے اپنے سیل کی اسکرین کو تکتے ہوئے عمر کا شدت سے دل چاہا کے کہے۔۔ کہ سر ہم سے بڑے گدھے تو آپ ہیں۔۔۔ جس سے اپنی ایک عورت نہیں سنبھالی جا رہی۔۔۔

کرن۔۔۔کہاں ہو؟؟۔۔۔"اگر کوئی اس لمحے وقاص کا چہرہ دیکھ لیتا۔۔۔" تو جانتا کہ وقاص عباسی بھی سینے میں دل لیے ہوئے ہے۔۔۔وہ بھی کسی کی فکر میں گھل سکتا ہے۔۔۔وہ بھی کسی کے لیے پاگل ہو سکتا ہے۔۔۔

ایک ہاتھ سے ڈرائیو اور دوسرے ہاتھ سے پیشانی مسلتے وہ دل ہی دل بڑبڑایا۔۔۔

ابھی وہ اسے ڈھونڈ ہی رہا تھا۔۔۔کہ اس کے سیل پر میسج کی ٹون رنگ ہوئی۔۔۔

میسج ابوذر کی جانب سے آیا ہے۔۔۔یہ دیکھ اس نے کھولنے کی بھی زحمت نہ کی۔۔۔

اس کا ابھی ابوذر سے دماغ کھپانے کا کوئی موڈ نہ تھا۔۔۔

اس نے پھر میسج کیا۔۔۔وقاص نے پھر اگنور کیا۔۔۔ حتی کے تین سے پانچ میسجز لگاتار ائے۔۔۔ مگر اس حسین نوجوان نے دیکھنے کی زحمت اب بھی نہ کی۔۔۔

مجبورا ابوذر کو کال کرنی پڑئی ی تھی۔۔۔

کیا ہے ؟"کال ریسیو کرتے ہی۔۔اس نے دنیا جہاں کی بیزاریت اپنے لہجے" میں سموئے۔۔۔نروٹھے پن سے پوچھا۔۔۔۔

کرن کو ڈھونڈ رہا ہے ؟؟۔۔"دوسری جانب سے تیزی سوال ہوا۔۔۔ "

اس کی آواز نے ہی ابوذر کو بتا دیا تھا کہ وہ پریشان ہے۔۔۔وقاص عباسی کے احساسات وجذبات اتنی آرام سے نہیں بکھرتے تھے۔۔اگر وہ بکھرے تھے۔۔۔تو یقیناوجہ اس کی دل عزیز بیوی تھی۔۔

"تجھے کیسے پتہ؟؟۔۔ "

"ڈھونڈنے کی زحمت سے بچ۔۔۔اور جو میں نے ایڈریس سینڈ کیا وہاں جلدی آجا۔۔اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ انجوائے کرنے آیا تھا۔۔۔لیکن تیری بیوی کا باڈی گارڈ بنے بیٹھا ہوں۔۔۔اس لیے ذرا جلدی آ۔۔۔"اس کے کہتے ہی وقاص نے میسج چیک کیا۔۔۔۔

اگلے ہی پل اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔چونکہ وہ کلب کا ایڈریس تھا۔۔۔

تو میری بیوی کو کلب لے کر گیا ہے؟؟؟۔۔"اس کی آواز میں بھرا غصہ "
ابوذر کو الرٹ کر گیا تھا۔۔۔کہ اب اس کی شامت آنی ہے۔۔۔

میں نہیں لے کر آیا وہ خود آئی ہے میری نیو گرل فرینڈ کے ساتھ۔۔میں "
تو خود اسے یہاں دیکھ کر شاکٹ ہوں۔۔"ابوذر نے ساری ٹوپی اپنی گرل
فرینڈ پہ ڈال دی تھی۔۔بس یہی ایک راستہ تھا اس کا وقاص سے خود کو بچانے
کا۔۔۔

"اس کے پاس سے ہلنا نہیں۔۔۔۔میں آرہا ہے۔۔۔ "

ہاں ہاں۔۔۔جلدی آ۔۔۔"ابوذر نے کال ڈسکنیکٹ ہونے کے "
بعد۔۔۔۔سیل اپنی پاکٹ میں رکھا۔۔۔

وقاص گاڑی کو اڑاتا ہوا کلب پہنچا تھا۔۔۔۔

کلب میں داخل ہوتے ہی۔۔۔ لڑکیاں اسے ستائشی نظروں سے تکنے لگیں۔۔۔۔

"واو۔۔۔۔ کتنا ہینڈسم ہے۔۔"

"کڈلنگ مین۔۔۔"

"یہ تو وقاص عباسی ہے ناں۔۔۔ میں نے اسے ٹی وی پر دیکھا تھا۔۔۔"

"ہاں۔۔ یہ وہ ہی ہے۔۔۔۔ ریل میں تو اور زیادہ ہینڈسم ہے یار۔۔۔"

"مجھے تو چاکلٹی سا لگا۔۔۔ٹوہارٹ۔۔۔ "

اس کی کلب میں داخل ہوتے ہی۔۔۔چہ میگوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔۔۔
اور کیونکر نہ ہوتیں۔۔۔وہ کوئی عام شخص تھوڑی تھا۔۔۔

اسے نہیں یاد وہ آخری بار کب کلب آیا تھا۔۔۔
اس وجاہت سے مالامال نوجوان کی آنکھیں صرف اپنی بیوی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔

کرن۔۔۔"کاؤنٹر کے پاس اسے اپنی بیوی بیٹھی نظر آئی۔۔۔پھر اس کی "
نظر برابر میں بیٹھے ابوذر پر گئی۔۔۔۔

ابوذر کے پاس ہی ایک لڑکی کھڑی تھی جو مسلسل اس کے کان میں باتیں کر رہی تھی۔۔۔

تم؟؟۔۔۔"اسے دیکھتے ہی۔۔۔کرن نے پہلے غصے سے اسے۔۔۔اور پھر" اگلی نظر ابوذر پر ڈالی۔۔۔۔

ابوذر نے وہاں سے کھسکنے میں ہی اپنی عافیت جانی۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے اس وقت تم کہاں پر ہو؟؟۔۔۔"بمشکل اپنے غصے کو قابو " کر۔۔۔وہ حسین نوجوان دانت پیستے ہوئے۔۔۔پوچھنے لگا۔۔۔

اس کا سوال سن کر بھی مکمل اگنور کر۔۔۔اس نے چہرہ دوسری سمت موڑ لیا۔۔۔

"غصہ دکھانے کا بھی موقع محل ہوتا ہے کرن۔۔"اس کی ٹھوڑی کو پکڑ کر ۔۔۔واپس اپنی جانب فورس کے ساتھ موڑتے۔۔۔وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔انگارے بھری آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

اس کے نزدیک وہ ایسی جگہ تھی۔۔۔جہاں اسے ہونا نہیں چاہیے تھا۔۔۔۔

وہ آج تک اسے اپنی سوشل گیدرنگ میں لے کر نہیں گیا۔۔۔چونکہ وہ جانتا تھا کہ وہاں کیسے لوگ ہوتے ہیں۔۔۔اکثر لوگ اپنی گیدرنگ کے لیے الگ سے لڑکیاں رکھتے ہیں۔۔ مگر اس نے یہ بھی کرنے کی زحمت کبھی نہ کی۔۔۔

وہ اکیلے ہی چلے جایا کرتا تھا۔۔۔جب اسے کبھی گیدرنگ میں لے جانا پسند نہ کیا۔۔۔۔تو یہ تو پھر کلب تھا۔۔۔

کرن نے جب اس کی شعلہ بار آنکھیں دیکھیں۔۔۔تو وہ ڈر گئی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے اس کی نگاہ اس کے سرخ زخمی ہونٹوں پر گئی۔۔۔۔یہ اسی کا کارنامہ تھا۔۔۔

اب خیال آیا تھا موبائل کتنی زور سے لگا ہو گا اسے۔۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے وہ گلٹ میں مبتلا ہوئی۔۔۔۔مگر پھر اس ستمگر کے کہے سخت الفاظ یاد آئے۔اور وہ سارا گلٹ دو منٹ میں چھو منتر ہو گیا۔۔۔

دفع ہو۔۔۔میں شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تمہاری۔۔۔ویسے بھی میں "
ایک کریکٹر لیس عورت ہوں۔۔۔تو میرے لیے یہ جگہ بہترین ہے۔۔۔
اچھا ہے نیا بکرا مل جائے۔۔۔"ابھی وہ چوٹ کرنے کی نیت سے زبان کے تیز
تیر چلا ہی رہی تھی کے مقابل نے اس کے جوڑے بنے بالوں میں ہاتھ
ڈال۔۔۔جڑ سے پکڑ کر جھنجھوڑ۔۔۔۔طیش کے عالم میں دھواں دھواں
ہوتے چہرے کے ساتھ۔۔اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے
کہا۔۔"میں تمہیں غصے میں بھی اجازت نہیں دیتا کرن۔۔کہ اپنے لیے
"اس طرح کے الفاظ استعمال کرو۔۔۔سمجھیں۔۔۔

کرن کو ایک لمحے کے لیے لگا کہ آنکھوں سے ہی جلا دے گا اسے۔۔۔

اتنا غصہ۔۔۔اتنی غضب ناک آنکھیں۔۔۔۔

اس لڑکی کے ہونٹ لرزنے لگے تھے۔۔۔بالوں کی جڑیں کھینچنے کے سبب۔۔درد کی شدید لہر اٹھی۔۔

ایک دو ثانیوں تک وہ اسے خاموشی سے تکتی رہی۔۔۔کچھ نہ کہا۔۔جیسے غصہ پینے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔

عجیب آدمی تھا۔۔۔خود چاہے کچھ بھی بول دے۔۔۔مگر اسے اجازت نہیں دے رہا تھا خود کو برا کہنے کی۔۔۔

"اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔بال چھوڑ دو گے میرے؟؟۔۔۔اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔جیسے ہتھیار ڈال دیے ہوں اس ستمگر کے سامنے۔۔۔

سرخ ڈوروں سے سجی آنکھوں سے جھلکتے آنسو۔۔۔الگ ہی طلسم برسا رہے تھے۔۔۔ گویا اسے اپنی جانب کھینچ رہے ہوں۔۔۔

بغیر کچھ کہے۔۔اس نے آہستگی سے بالوں کی جڑوں کو اپنی پکڑ سے آزاد کیا۔۔۔

مانا ابوذر دور کھڑا تھا۔۔۔ مگر اس کی نگاہ ان دونوں میاں بیوی پر ہی ٹکی تھی۔۔۔

جو وقاص عباسی کو جھکنے پر مجبور کر دے وہ مخلوق عام نہیں ہو سکتی۔۔۔" وہ زیرِ لب مسکراتے ہوئے بڑبڑایا تھا۔۔۔

چلو۔۔۔" وقاص نے نازک کلائی تھامتے ہوئے حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔"

میں تھوڑی دیر رکنا چاہتی ہوں یہاں۔۔۔" وہ یہاں بے مقصد نہیں آئی" تھی۔۔۔اپنے ناول کے لیے مشاہدہ کرنے آئی تھی امیروں کی نائٹ لائف کا۔۔۔۔

مانا اس کی آواز نرم تھی اب۔۔۔ لیکن اس کے لہجے میں ابھی بھی غصہ تھا۔۔۔

اس کی لمبی سفید و خوبصورت انگلیوں سے اپنی انگلیاں الجھا کر۔۔۔خاموشی سے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔

میں تمہارا چہرہ دیکھنے نہیں آئی ہوں یہاں۔۔۔ تھوڑا سا منے سے ہٹو " گے" وہ دانت پیس۔۔۔ بمشکل لہجے کو نرم رکھتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

وقاص نے کچھ نہ کہا۔۔۔ مگر سامنے سے بھی نہ ہٹا۔۔۔

اس کی نظر اپنی اور اس لڑکی کی لمبی خوبصورت الجھی انگلیوں پر تھی۔۔۔۔

وقاص میں نے کہا سامنے سے ہٹو میرے۔۔۔" دبے دبے غصے کے ساتھ" پھر کہا۔۔۔

مقابل نے پھر کوئی رسپانس نہ دیا... کرن کو محسوس ہوا۔۔۔۔ جیسے وہ ہواؤں میں باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔

وہ مزید قریب آکر کھڑا ہوا۔۔ تو کرن کو اپنی سانسیں رکتی معلوم ہوئیں۔۔۔

اس کی شارپ نگاہوں میں جیسے کوئی مقناطیسی طاقت ہو۔۔۔

اپنی دو انگلیوں کی پشت اس کے رخسار پر بڑی نرمی سے پھیرنے لگا۔۔۔اس کا یہ عمل۔۔۔کرن کے پورے جسم میں برقی رو کی طرح بجلی دوڑا گیا تھا۔۔۔

"کرن کو" کی۔۔کیا کر رہے ہو؟۔۔۔ہم پبلک میں ہیں اس وقت۔۔۔۔شدت سے محسوس ہوا۔۔۔کہ مقابل کو یاد دلانے کی ضرورت ہے۔۔۔کہ وہ کہاں کھڑے ہیں۔۔۔ساتھ ساتھ اس کا ہاتھ بھی اپنے چہرے سے جھٹک کر ہٹایا۔۔۔

"اس نے برا نہیں مانا تھا کرن کے یہاں شریف لوگ نہیں آتے۔۔۔"ہاتھ جھٹکنے کا۔۔۔کم از کم اس کے چہرے کے تاثرات سے تو کرن کو یہی

لگا۔۔۔بلکے الٹا۔۔۔اسکے گلاب کی پنکھڑیوں جیسے خوبصورت و سرخ ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا نرمی سے پھیرتے۔۔وہ وجیہہ مرد بھرائی آواز میں گویا ہوا۔۔۔۔

ویسے اوپر کمرے بھی ہیں۔۔۔۔دیکھنا چاہو گی؟۔۔۔"اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔۔ سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔ "

مقابل کی گرم سانسیں کرن کے کانوں کی لو کو جھلساتی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

کرن نے اپنے نیچے کے ہونٹ کو چباتے ہوئے بمشکل اپنا غصہ ضبط کیا۔۔۔

اوکے۔۔۔دیکھتے ہیں۔۔۔" وہ بھی مانو ضد پر اتر ئی ہو۔۔۔۔ہونٹوں"
کے کناروں پر ہلکی سی مسکان سجائے۔۔۔اس کی آفر کو قبول کیا۔۔۔

یقیناً اسے اس جواب کی توقع نہ تھی۔۔۔اس نے ایک لمحے کے لیے گھور کر
دیکھا۔۔۔اور پھر ہلکا سا سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

ی۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔" وہ چی ئی رسے نیچے اترنے لگی۔۔۔۔"
ابھی اس کا پاؤں فرش پر لگتا اس سے قبل ہی مقابل نے اسے باہوں میں بھر
لیا تھا۔۔۔

وہ چونک کر۔۔۔پوچھ اٹھی۔۔۔۔

مگر مقابل نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔وہ اسے لے کر اوپر کی جانب چل دیا تھا۔۔۔

کرن نے فوراً ہی اپنے ارد گرد دیکھا۔۔۔۔۔

وہاں موجود لوگوں کو اپنی ہی دھن میں مگن دیکھ۔۔۔۔کرن کو احساس ہوا کہ انہیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔۔۔جس سے دل کو تھوڑا سکون میسر آیا تھا۔۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے یہ سوچ۔۔۔کے اوپر جا کر کریں گے کیا۔۔۔اس کا دل باولا ہو کر دھڑکنے لگا۔۔۔۔

"وقاص مجھے نیچے اتارو میں خود چل سکتی ہوں۔۔"وہ بہت امبیرس فیل کر رہی تھی اس لمحے۔۔۔۔

مانا وہاں موجود لوگوں کی توجہ ان کی جانب نہ تھی لیکن اسے پھر بھی بہت شرم آرہی تھی۔۔۔

کانوں میں ہڑتال ہے کیا تمہارے؟۔۔۔میں نے کہا مجھے نیچے اتارو میں خود چل سکتی ہوں۔۔۔"مگر مقابل نے اب کے بھی کوئی جواب نہ دیا۔۔

اسے ڈر تھا کہ وہ گر جائے گی خاص طور پر تب۔۔۔جب اس وجیہہ نوجوان نے سڑھیاں چڑھنا شروع کی۔۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے اپنی باہوں کا ہار اس کی گردن کے گرد باندھا۔۔۔

کرن کی نظر اب وقاص کے خوبصورت چہرے پر لوک ہو گئی تھی۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوئے تو وقاص نے ٹھوکر مار کے۔۔۔اپنے پیچھے دروازہ بند کیا۔۔۔

دروازہ بند ہوتے ہی کرن کا دل اچھل کے مانو باہر آیا ہو۔۔۔

"گھر چلیں۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ مزید آگے بڑھتے۔۔۔کرن فوراہی گڑبڑا کر بولی۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔۔ہسبینڈ ہوں تمہارا۔۔۔"مقابل نے اس کے چہرے کی اڑتی ہوائیاں دیکھ۔۔۔مطمئن لہجے میں یاد دہانی کرائی۔۔۔

"مگر یہ جگہ اچھی نہیں ہے۔۔۔"بغیر زیادہ سوچے۔۔وہ تیزی سے بولی۔۔۔

جب پتہ ہے یہ اچھی جگہ نہیں ہے۔۔۔تو کیوں آئی یہاں ؟۔۔۔" وہ نرمی "
سے پوچھنے لگا۔۔۔اس کے لہجے میں کرن کو دور دور تک غصہ یا برہمی جھلکتی
نظر نہ آئی ی۔۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔بس نظر جھکالی۔۔۔۔کیسے بتاتی کہ رائٹر ہے
اور یہاں سے مشاہدہ کرنے آئی تھی۔۔۔۔

مقابل نے بھی فورس نہ کیا اسے۔۔۔۔اس کے لیے یہی بہت تھا کہ وہ
شرمندہ ہے اب۔۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ گھر لے آیا تھا۔۔۔۔

گھر آتے ہی وہ اسٹڈی کی جانب بڑھ گیا اور کرن اپنے روم کی جانب۔۔۔

وہ اکیلی تھی کمرے میں۔۔۔اس کا دماغ ابھی تک گاڑی میں ہوئی باتوں میں الجھا ہوا تھا۔۔۔اس نے فرحا کو کال کی۔۔۔

آہ۔۔۔ہیلو۔۔۔"کال ریسیو ہوتے ہی۔۔۔اسے فرحا کی آواز کی جگہ درد" بھری کراہ سنائی دی۔۔۔

ہیلو فرحا۔۔۔کیا ہوا؟۔۔"وہ فکر مند ہو کر پوچھنے لگی تھی۔۔۔"

"کچھ نہیں یار۔۔۔بس چیسٹ میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔ "

"بہت زیادہ ہو رہا ہے کیا؟؟۔۔۔ "

ہاں یار۔۔۔مجھے محسوس ہو رہا ہے جیسے میرا چیسٹ بہت سخت ہو گیا" ہو۔۔۔بہت تکلیف ہو رہی ہے مجھے۔۔۔"اس کی آواز ہی بتانے کے لیے کافی تھی کہ اس وقت وہ بہت تکلیف میں بات کر رہی ہے۔۔۔

" ٹھیک ہے۔۔۔بس تم آج کی رات گزار لو کسی طرح۔۔۔ہم کل صبح ہی ڈاکٹر کے یہاں چلیں گے۔۔۔ایسے بار بار درد اٹھنا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"

فرحا کافی وقت سے اس درد کو سہہ رہی تھی مگر اکیلے ہونے کے سب وہ ڈاکٹر کے پاس نہیں گئی۔۔۔

کہیں نہ کہیں وہ ڈر گئی تھی۔۔۔

وہ اکیلی تھی۔۔۔کوئی نہیں تھا پوچھنے والا سوائے کرن کے۔۔۔اسے ڈر تھا کہ کہیں کوئی بڑی بیماری نہ نکل آئے اسے۔۔

نہ تو اس کے پاس پیسہ تھا اور نہ ہی کوئی خیال کرنے والا۔۔۔وہ کیسے مینج کرے گی۔۔۔یہ سوچ۔۔۔وہ ڈاکٹر کے یہاں چیک۔اپ کرانے ہی نہیں جا رہی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔میں پین کلر کھالوں گی۔۔۔ صحیح ہو جاؤں گی صبح تک "

"فرحا۔۔۔دماغ خراب مت کرو میرا۔۔۔میں پہلے ہی بہت غصے میں ہوں۔۔۔چپ چاپ کل میرے ساتھ ہسپتال چلو۔۔۔ سمجھیں۔۔۔۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد۔۔۔اس نے کال ڈس کنیکٹ کر دی تھی۔۔۔۔

پھر وہ وقاص کا انتظار کرنے لگی بیڈ پر لیٹ کر۔۔۔تاکہ معاویہ کے متعلق جو اس کی غلط فہمی ہے۔۔۔اسے دور کر سکے۔۔۔

اس کا غصہ اب ٹھنڈا ہو گیا تھا۔۔اور اسے شدت سے احساس ہوا۔۔کہ اسے اپنے شوہر سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔

اسے نہیں علم۔۔۔کہ وقاص کو یہ غلط فہمی کیوں ہوئی۔۔۔لیکن اگر اسے نہیں پسند معاویہ سے اس کا بات کرنا۔۔۔تو وہ اب نہیں کرے گی۔۔۔

وہ کافی دیر تک اس کا انتظار کرتی رہی حتی کہ رات کے دو بج گئے۔۔۔ مگر وقاص اسٹڈی سے واپس نہ آیا۔۔۔اور وہ لڑکی انتظار کرتے کرتے ہی سو گئی۔۔۔

صبح جب اس کی آنکھ کھلی۔۔۔تو بھی وقاص کمرے میں موجود نہ تھا۔۔۔

اس نے برابر میں وقاص کی جگہ کو دیکھا۔۔۔بیڈ کی چادر پر کوئی ی سِلبَٹ نہیں تھی۔۔۔۔نہ ہی تکیہ اپنی جگہ سے ہلا تھا۔۔۔ جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ پوری رات کمرے میں آیا ہی نہیں۔۔۔

وہ ناشتے کی ٹیبل پر آئی تو رابعہ نے بتایا کہ وہ ناشتہ کر کے جا چکا ہے۔۔۔

کرن کی سمجھ نہیں آیا۔۔۔کہ وہ اسے کیوں غصہ دکھا رہا ہے؟؟۔۔۔جبکہ غصہ اسے ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔وہ وقاص تھا جس نے سخت زبان استعمال کی۔۔۔اس کے کردار پر شک کیا۔۔۔اپنی بہن سے اسے کمپیئر کر کے ۔۔۔کمتری کا احساس دلایا۔۔۔۔

"میم سر کے صبح پیٹ میں درد ہو رہا تھا آپ کہیں تو ان کے لیے سوپ بنا دوں۔۔۔"رابعہ کے استفسار کرتے ہی کرن اپنی سوچوں سے باہر نکلی۔۔۔۔

"نہیں تم چھوڑو۔۔۔میں خود بناتی ہوں بلکہ یاد ہے میں تم سے درد۔۔۔۔۔ جڑی بوٹیاں منگاتی تھی۔۔۔جاؤ مارکیٹ جاؤ اور ابھی لے کر آؤ میں پھر سے اس کے لیے پانی بنانا شروع کروں گی۔۔۔۔یہ عام پانی اس کے ہاضمے میں مدد نہیں دیتا جس کی وجہ سے اس کے پیٹ میں درد رہتا ہے۔۔۔"کرن اس

کے لیے فکر مند ہوئی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی جب اس کے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔۔تو بیچارہ کتنی اذیت میں آجاتا ہے۔۔۔

وقاص کے لیے کھانا اور پانی کی نئ بوتلیں بنا کر۔۔۔اس نے عمر کو دے دیں۔۔۔اور خود فرحا کے گھر چلی گئ۔۔۔

کرن اور فرحا سرکاری ہسپتال گئے تھے۔۔۔کیونکہ پرائیویٹ ہسپتالوں کی فیس فرحا افورٹ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ایک بجے سے لائن میں لگنے کے بعد۔۔۔چار بجے جا کے ان کا نمبر آیا۔۔۔

فرحا بہت ڈری ی ہوئی ی تھی۔۔۔کرن کے ہمت دینے پر وہ ڈرتے ڈرتے اندر چیک اپ کرانے گئ۔۔۔

جبکے کرن باہر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی۔۔

اندر پورا ایک ہول کمرہ تھا۔۔۔ جہاں چھوٹی چھوٹی دیواروں کے ذریعے کمرے کو پورشن میں کنورٹ (حصے) کیا ہوا تھا۔۔۔

لیٹ جائیں" ایک کم عمر لیڈی ڈاکٹر کے کہنے پر وہ لیٹ گئی۔۔۔"

پلیز پردہ ڈھک دیں۔۔۔" وہ لیڈی ڈاکٹر اس کے قریب آنے لگی۔۔۔ " مگر پردہ ڈھکنے کی زحمت نہ کی۔۔۔ جس پر وہ ڈس کمفرٹ ہونے کے سبب ۔۔۔ تیزی سے بولی۔۔۔

سر آجائیں۔۔۔پھر میں ڈھکتی ہوں۔۔۔"اس لیڈی ڈاکٹر نے نرمی سے" اپنا ماسک چہرے سے ہٹا کر کہا۔۔۔

فرحا کے کان کھڑے ہوئے تھے یہ سن۔۔۔

سر؟؟۔۔۔مطلب میل؟؟۔۔"وہ گڑبڑا کر پوچھنے لگی۔۔۔"

دیکھیں ڈاکٹر میں کوئی میل یا فی۔ میل نہیں ہوتا۔۔۔اوکے۔۔۔۔آپ" آرام سے لیٹ جائیں۔۔۔"فرحا اتنا تو سمجھ گئی تھی۔۔۔کہ وہ لیڈی ڈاکٹر پریکٹس پر ہے۔۔۔۔بڑے ڈاکٹر کی گائیڈ میں ہی۔۔۔وہ اس کا چیک اپ کرے گی۔۔۔۔

ابھی وہ احتجاج کرتی۔۔۔کہ ایک نہایت خوبصورت سہ نوجوان لیب کوٹ پہنے۔۔۔اس کے پورشن میں داخل ہوا۔۔۔

وہ اس قدر خوبصورت تھا۔۔۔کہ ایک لمحے کے لیے فرحا کی سانس رکی اسے دیکھ۔۔۔

نہیں۔۔۔میں۔۔۔میں چیک۔اپ نہیں کراؤں گی۔۔۔"وہ فوراہی" پینک ہو کر اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

اس کا چہرہ اور کان سرخ پڑنے لگے تھے اس تصور سے ہی۔۔۔کہ وہ اس خوبصورت ڈاکٹر کے سامنے چیک اپ کرائی گی۔۔۔

دیکھیں میں نے آپ کو سمجھایا ہے ناں۔۔۔ میل اور فی۔ میل نہیں ہوتا ”
ڈاکٹر میں۔۔۔“ وہ لیڈی ڈاکٹر فوراہی نرمی سے سمجھانے والے انداز میں گویا
ہوئی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔ مجھے نہیں کرانا۔۔۔“ وہ فوراہی بیڈ سے اترنے ”
لگی تھی۔۔۔

دیکھیں۔۔۔ چیک اپ میں ہی کروں گی آپ کا۔۔۔“ وہ لیڈی ڈاکٹر جیسے ”
مطمئین کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر فرحانہ ہوئی۔۔۔

نو۔۔وے۔۔۔“ وہ عجلت سے اتر کر باہر جانے لگی۔۔۔ ”

اچھاویٹ۔۔۔ڈاکٹر آپ چیک۔اپ کرلیں۔۔۔میں باہر کھڑا"
ہوں۔۔۔"وہ خوبصورت میل ڈاکٹر۔۔۔اس فی۔ میل ڈاکٹر کو دیکھتے
ہوئے گویاہوا۔۔۔اور پھر وہاں سے باہر چل دیا۔۔۔

اوکے ڈاکٹر سمیر۔۔۔"لیڈی ڈاکٹر کے نام لیتے ہی۔۔۔فرحا کو علم ہوا"
۔۔۔کے اس خوبصورت ڈاکٹر کا نام سمیر ہے۔۔۔

ڈاکٹر سمیر کے باہر جاتے ہی وہ واپس بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔۔

آپ باہر بیٹھیں۔۔۔میں رپورٹ دیتی ہوں"چیک۔اپ کے بعد وہ باہر"
آکر کرن کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

رپورٹ آنے کے بعد اسے روم نمبر چار کی جانب بھیجا گیا۔۔۔

روم نمبر چار میں بھی وہ اکیلے ہی گئی تھی۔۔۔

وہاں سامنے ہی ڈاکٹر سمیر بیٹھے ہوئے نظر آئے۔۔۔۔

انہیں دیکھتے ہی جیسے دل کو کچھ ہوا ہو۔۔۔

بیٹھیں۔۔۔" وہ اپنی فائل پر کچھ لکھتے ہوئے بغیر اس کی جانب دیکھے۔۔۔" گویا ہوئے۔۔۔

وہ خاموشی سے ان کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔

اس نے اپنی رپورٹس ان کی جانب بڑھادی۔۔۔

ہمم۔۔۔آپریشن کرنا پڑے گا۔۔۔گانٹھ ہو گئی ہے آپ کے سینے" میں۔۔۔آپریشن چار دن بعد کا لکھ رہا ہوں۔۔۔آجایئے گا۔۔۔"اس نے رپورٹ کو پڑھ کر۔۔۔فرحا کی جانب دیکھ۔۔۔سنجیدگی سے کہا۔۔۔

آپریشن؟؟۔۔۔"آپریشن کا لفظ سنتے ہی جیسے اس کے چہرے کی ہوائیں " اڑی ہوں۔۔۔

جی۔۔۔ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔بس چھوٹا سا اپریشن" ہو گا۔۔۔اپ کو بے ہوش کر دیں گے۔۔آدھے گھنٹے میں ہو جائے گا ۔۔۔آپ کو تو پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔۔۔ریلیکس۔۔۔"ڈاکٹر سمیر نے اس کا چہرہ سفید پڑتے دیکھ۔۔۔۔نرمی سے ہمت و حوصلہ دینے والے انداز میں کہا۔۔۔

مگر فرحا چاہ کر بھی خود کو اس خوف سے نہیں نکال پا رہی تھی۔۔۔کہ اس کا آپریشن ہونے والا ہے۔۔۔

"کیا دوائیوں کے ذریعے نہیں نکال سکتے اس گانٹھ کو؟؟۔۔۔ "

نہیں۔۔۔"ڈاکٹر سمیر نے تحمل سے جواب دیا۔۔"میں کچھ دوائیاں" "لکھ کر دے رہا ہوں... یہ کھاتی رہیے گا۔۔۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔بہت شکریہ ڈاکٹر" وہ رپورٹ ہاتھ میں لے کر باہر آگئی" تھی۔۔۔

کیا کہا ڈاکٹر نے ؟۔۔۔"کرن کے استفسار پر۔۔۔وہ کچھ لمحے تو اسے سن "
سی کیفیت میں دیکھتی رہی۔۔۔۔اور پھر آہستگی سے بولی۔۔۔"کچھ خاص
"نہیں۔۔۔بس کہا ہے کے دوائیاں کھاؤ۔۔۔۔ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔

اچھا۔۔۔دیکھو کچھ بھی نہیں تھا اور تم خواہ مخواہ ڈر رہی تھی"کرن مسکرا کر"
اس کے بازو کو پکڑ کر۔۔۔۔نرمی سے بولی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

میٹنگ سٹارٹ ہونے والی تھی۔۔۔۔وہ فائلز دیکھ رہا تھا۔۔۔جب اس کی نگاہ
عمر پر پڑی۔۔۔جو ایک پانی کی بوتل لے کر میٹنگ روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔

عمر نے بغیر کچھ کہے۔۔۔پانی کی بوتل سے گلاس میں پانی بھر دیا۔۔۔اور اسے واپس ڈھک کر۔۔۔وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اس لمحے تو وقاص نے اتنا خاص دیھان نہ دیا۔۔۔لیکن میٹنگ کے دوران جب اس نے پانی کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگایا۔۔۔تو اگلے ہی لمحے اسے محسوس ہوا کہ پانی کا ٹیسٹ بہت الگ ہے۔۔

وہ اس پانی کے ٹیسٹ کو بخوبی پہچانتا تھا۔۔۔

ویسے تو ایک گھونٹ پینے کی نیت سے منہ سے لگایا تھا۔۔۔مگر اب پورا گلاس پی گیا تھا۔۔۔

اس کے پیٹ میں ابھی بھی درد تھا۔۔۔ مگر اس کی وجہ سے وہ اپنی میٹنگ کینسل نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

پانی پینے کے کچھ دیر بعد ہی۔۔۔اسے اپنے پیٹ میں جو درد ہو رہا تھا۔۔۔وہ کچھ کم ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

میٹنگ ختم کرنے کے بعد۔۔۔جب وہ کیبن میں آیا۔۔۔تو لنچ باکس ٹیبل پر رکھا ملا۔۔۔

جب پانی اس نے بنا کر بھیجا تھا۔۔۔تو پھر لنچ باکس بھی اسی کا تیار کیا ہو گا ۔۔۔یہ اندازہ تھا اس نوجوان کو۔۔۔

کیاوہ یہ سب کر کے مجھ سے معافی مانگنا چاہ رہی ہے۔۔۔" وہ دل ہی دل "
سوچنے لگا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے اس کے ہونٹوں کے کناروں پر۔۔۔۔ ہلکی
سی مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔

اس کے نزدیک اس نے کل کرن سے کچھ بھی غلط نہیں کہا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ
جانتا ہے کہ معاویہ کی جانب سے کرن کے لیے فیلنگس ہیں۔۔۔اور وہ نہیں
چاہتا تھا کہ کرن اس سے بات کر کے۔۔۔ان فیلنگس کو بڑھاوا دے۔۔۔۔
۔

اس نے سوچا پہلے تھوڑا کام نمٹا لے۔۔۔ پھر کھانا کھا لے گا۔۔۔

کچھ دیر ہی گزرئی ی تھی۔۔۔کے کیبن کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔

کمنگ۔۔۔" وہ اپنی فائل پر نظر جمائے گویا ہوا۔۔۔"

ہیلو۔۔۔"اس نے نگاہ اٹھائی تو ابوذر کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آیا۔۔۔"

"ہیلو۔۔۔کیسے آنا ہوا؟؟۔۔۔"

"بے مروت آدمی۔کل تیری بیوی کی اتنی حفاظت کی میں نے۔۔۔شکریہ کرنا تو کجا۔۔۔تو۔تو میرا حال چال پوچھنے کی بھی زحمت نہیں کر رہا۔۔۔۔"

ابوذر اس کے سامنے والی چیئر پر بیٹھتے۔۔۔شکوتا گویا ہوا۔۔۔

اس کا شکوہ و قاص یوں کانوں میں گھما گیا۔۔۔جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔۔۔

"تم دونوں میاں بیوی کی لڑائی کا کیا حال ہے؟؟۔۔۔کل ویسے صلح ہو گئی تھی یہ دیکھ لیا تھا میں نے۔۔۔وہ بھی خاصا رومانٹک انداز

میں۔۔۔۔۔"آخری جملے پر۔۔۔اس نے اک آنکھ ونگ کرتے۔۔۔۔
چھیڑنے والے انداز میں کہا۔۔

ویسے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ریگستان میں بھی پھول کھل سکتے ہیں۔۔۔""
وقاص نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔تو وہ مزید چھیڑنے لگا۔۔۔

وو۔۔۔واو۔۔۔گھر کا کھانا۔۔۔"اس کی نظر اچانک شیشے کی ٹیبل پر رکھے"
لنچ باکس پر گئی۔۔۔

ہمم۔۔۔کرن نے اپنے ہاتھوں سے بنا کر بھیجا ہے۔۔۔"وقاص نے فخرانہ"
انداز میں۔۔۔اس کی جانب دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔تو مقابل کی آنکھیں
ٹوسٹ ہوئیں۔۔۔

یہ پہلا جملہ تھا جو پانچ منٹ کی ملاقات میں اس نے ادا کیا تھا۔۔۔ورنہ وہ کتنی دیر سے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ مگر جیسے مقابل منہ میں دہی جمائے بیٹھا ہو۔۔۔

دوسروں کو جلانے کے لیے منہ کھلتا ہے بس تیرا۔۔۔"ابوذر منہ بسور کر "۔۔۔ تیزی سے بولا۔۔۔

وقاص اور ابوذر کی زندگی بہت حد تک ایک جیسی ہی تھی۔۔۔خاص طور پر وقاص کی شادی سے پہلے کی۔۔۔

مگر ڈیڑھ سال سے اس نے باہر سے کھانا بہت کم کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔اب وہ زیادہ تر گھر کا کھانا کھاتا۔۔۔اور یہ بات وہ بڑے فخرانہ انداز میں ہمیشہ بتاتا

۔۔کہ اس کی بیوی نے اپنے ہاتھوں سے اس کے لیے کھانا بنا کر بھیجا ہے۔۔۔۔

دل کے کسی کونے میں وہ جانتا تھا کے اسے بھی وقاص کی بیوی جیسی لڑکی کی تلاش تھی۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ پوری زندگی وہ صرف گرل فرینڈز کے ساتھ نہیں گزار سکتا ۔۔۔ایک نہ ایک دن تو اسے شادی کرنی ہی ہے۔۔۔۔

وفاشِعاری ڈھونڈنے کی اس لڑکے نے کبھی کوشش نہیں کی۔۔۔کیونکہ اس کے نزدیک عورت سوائے لالچی ہونے کے اور کچھ نہیں ہوتی۔۔۔آپ اسے پیسہ دیتے رہو۔۔۔وہ آپ کے ساتھ وفا نبھاتی رہے گی۔۔۔۔وہ صرف

ایک کوالٹی ڈھونڈ رہا تھا اپنی ہونے والی بیوی میں۔۔۔اور وہ تھی کوکنگ۔۔۔۔

تھک جو گیا تھا وہ باہر کا کھانا کھاتے کھاتے۔۔۔

اس کی زیادہ تر گرل فرینڈ ہائی کلاس کی ہوتی تھیں۔۔۔اس لیے انہیں کھانا بنانا تو دور کی بات انڈا ابالنا تک نہیں آتا تھا۔۔۔۔

چل آجا۔۔۔ساتھ کھاتے ہیں۔۔۔۔۔"وقاص نے اپنی فائل بند کرتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔تو مقابل بخوشی راضی ہو گیا۔۔۔

ویسے یہاں آنے کی وجہ ؟؟۔۔" وہ دونوں ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہے "
تھے۔۔۔۔ابوذر چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکا کرن کے بنائے کھانے کی
تعریف کرنے سے۔۔۔۔

کرن نے سوپ کے ساتھ لائٹ کھانے بنا کر بھیجے تھے۔۔۔

کسی عام بندے سے آپ اس کی بیوی کے بنائے کھانے کی تعریف کرو۔۔۔
تو اسے اچھا لگتا ہے وہ شکریہ ادا کرتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی باخوشی بتاتا ہے
۔۔۔ مگر وقاص عباسی مکمل الٹ دماغ کا مالک تھا۔۔۔۔وہ حسین نوجوان
نہیں جانتا کیوں۔۔۔ لیکن اسے اچھا نہیں لگا تھا ابوذر کا اس کی بیوی کی اتنی
تعریفیں کرنا۔۔۔

اس لیے اس نے موضوع کو یکدم بدلا۔۔۔

ہمم۔۔۔اپنی سالگرہ پر انوائٹ کرنے آیا تھا۔۔۔"اس نے اپنے کوٹ کی جیب سے کارٹ نکال کر اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔"

تو کب سے سالگرہ منانے لگا؟۔۔"ائی بروا چکا کر۔۔۔ تجسس سے پوچھا۔۔۔"

جب سے میں نے دیکھا ہے کہ سالگرہ منانے والوں کو سچی محبت مل جاتی ہے۔۔۔"

اچھا؟؟۔۔۔اور ایسا کس خوش نصیب کے ساتھ ہوتے دیکھا تو نے؟؟۔۔"مقابل تعجب سے۔۔۔"

میرے گرو۔۔۔وہ آپ ہی ہیں۔۔۔"ابوذر کے کہتے ہی وقاص اسے "
ناسمجھی سے دیکھنے لگا۔۔۔

"میں؟؟۔۔۔"

اور نہیں تو کون۔۔۔۔تجھے بھی تو کرن بھابھی سالگرہ والے دن ہی ملی"
تھیں۔۔۔میں نے بہت سوچا اس بارے میں۔۔۔۔اور پھر مجھے خیال آیا کہ
کلب وغیرہ میں گھریلو لڑکیاں نہیں آتیں کرن بھابھی جیسی۔۔۔جنہیں
کھانا وغیرہ بنانا آتا ہو۔۔میں گھریلو مٹیریل عورت ڈھونڈ رہا ہوں اس لیے
"مجھے لگا سالگرہ کر لینی چاہیے۔۔ہو سکتا ہے مجھے بھی کوئی ٹکرا جائے۔۔۔

تجھ سے کس نے کہا۔۔۔کہ میں پہلی بار کرن سے سالگرہ والے دن " ملا؟؟۔۔"ابوذر کی بات مکمل تحمل سے سننے کے بعد۔۔۔وہ ائبرو اچکا کر ۔۔۔پوچھنے لگا

تو۔۔تو پہلے بھی مل چکا تھا ان سے ؟۔۔۔"جیسے ابوذر کو جھٹکا لگا ہو۔۔۔ "

تجھے کیوں بتاؤں۔۔۔"وہ نوجوان پُراسرار انداز میں مسکراتا۔۔۔پانی کا " گلاس منہ سے لگا گیا۔۔۔

اس کی مسکراہٹ نے ابوذر کو سوچ میں ڈالا تھا۔۔۔اسے اچھے سے یاد تھا کہ وہ پہلی بار کرن سے وقاص کی سالگرہ والے دن ملے تھے۔۔۔ان دونوں نے اسے ڈوبتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔اور پھر جبران کو اسے بچاتے۔۔۔۔

"اب میرے پیٹ میں درد ہوتا رہے گا۔۔" ابوذر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ۔۔۔ بے بسی کی انتہا کو چھوتے ہوئے اعلان کرنے لگا۔۔۔

وہ جانتا تھا مقابل اسے کچھ نہیں بتائے گا چاہے وہ اس پیٹ کے درد میں مر ہی کیوں نہ جائے۔۔۔

"جب پوری بات نہیں بتانی تھی تو شوشہ کیوں چھوڑا ظالم۔۔۔۔" ابوذر منہ بسورتے۔۔۔ گویا ہوا۔۔۔

"چل ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن اب یہ مت کہنا کہ تیری پہلی نظر کی محبت ہے کرن۔۔۔" ابوذر اب دانستہ طور پر پیٹ سے اگلوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ جس کے لیے اس نے ہوا میں تیر مارا۔۔۔ وہ جانتا تھا شکار کتنا بھی چلاک کیوں نہ ہو۔۔۔ کہیں نہ کہیں تو جال میں پھنسے گا۔۔۔

یہ سوال کرتے وقت ابوذر بغور اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔خاص طور پر اس کی شارپ نگاہیں۔۔۔

چہرے پہ کوئی تاثر نہ بھی ابھرے۔۔۔تو آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے صحیح ۔۔حیرت ضرور ابھرے گی اس سوال کو سن۔۔۔اور وہ بس اس حیرت کو دیکھنے کے لیے بیٹھا تھا۔۔۔

پیٹ بھر گیا؟؟۔۔یا اور ارڈر کرو باہر سے؟؟۔۔۔"وقاص نے یکدم " بات بدل دی۔۔۔۔

آنکھوں میں حیرت ابھرنا تو دور کی بات۔۔۔ابوذر کو محسوس ہوا جیسے اس نے سنا ہی نہ ہو۔۔۔۔

کمرے میں اس قدر خاموشی تھی کہ ایک سوئی بھی پھینکی جائے تو اس کی آواز پیدا ہو۔۔۔ تو ابوذر نے تو پھر اتنی لاوڈ آواز میں سوال کیا تھا۔۔۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ مقابل نے سنا نہ ہو۔۔ یقیناوہ جواب دینا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

اور پھر ابوذر بے بسی سے مسکرا دیا۔۔۔۔ ایسے ہی تو وہ وقاص عباسی نہیں۔۔۔۔ اتنا آسان نہیں ہے اس کے دل کو بھاپ لینا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ شکریہ۔۔۔۔ بھابھی کو سالگرہ میں ضرور لانا اوکے۔۔۔ اور ان کی کوئی کنواری دوست ہو۔۔۔ تو اسے بھی۔۔۔" آخری جملہ اس نے آنکھ ونگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اور ہاتھ سینیٹائزر سے صاف کرتے ہوئے۔۔۔ جانے کے لیے کھڑا ہو گیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وقاص گھر آتے ہی ڈائریکٹ اپنی اسٹڈی کی جانب بڑھا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا اس لڑکی کو اتنی جلدی معاف کر کے۔۔۔اِس اسپیشل ٹریٹمنٹ سے ہاتھ دھو بیٹھے۔۔۔

اس کا پیٹ کا درد اب کافی بہتر تھا۔۔۔

خاصا خوشگوار موڈ میں۔۔۔۔وہ کام کر رہا تھا کہ اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

اس نے یوں ہی اٹھا کر سیل کی اسکرین دیکھی۔۔۔

کرن۔۔۔"اس کے ہونٹ گول ہوئے۔۔۔وہ برابر والے کمرے میں" بیٹھ کر۔۔۔اسے کال کیوں کر رہی ہے۔۔۔

پہلے دل میں آیا کہ کال ریسیو کر لے۔۔۔۔ مگر پھر سوچا چھوڑو تھوڑا اور تڑپنے دو۔۔۔

اس نے سیل رنگ ہونے دیا۔۔۔ حتی کے وہ بج بج کر بند ہو گیا۔۔۔۔اور اسٹڈی میں پہلے کی طرح خاموشی چھا گئی۔۔۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ پھر سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

کال کرن کی جانب سے ہے۔۔یہ گمان کر۔۔اس نے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کیا۔۔۔اور بغیر سیل کی اسکرین کو دیکھے۔۔۔کال ریسیو کر کے ۔۔۔ سیل کان سے لگالیا۔۔۔

بولو۔۔۔"ہر بار کی طرح وہ ہی مغرور لہجہ۔۔۔۔"

وقاص۔۔۔جبران آیا ہوا ہے۔۔۔۔"دوسری جانب سے کرن کی جگہ" اپنی والدہ کی آواز سن۔۔۔وہ تھوڑا مایوس ہوا تھا۔۔۔اس نے سیل کان سے ہٹا کر۔۔۔اسکرین دیکھی۔۔۔۔

مام لکھا ہوا الگ ہی چمک رہا تھا۔۔۔

اس نے ہلکا سا ہونٹوں کو سوکیڑا۔۔۔اور پھر سیل واپس کان سے لگالیا۔۔۔

"پتا ہے۔۔۔۔"

تمہیں پتہ ہے؟؟۔۔کیسے؟؟۔۔۔"مہوش بیگم کی آواز میں حیرت " جھلکی۔۔۔

آپ کو کوئی کام تھا؟؟۔۔"وہ فالتو کی باتیں کرنے میں وقت ضائع " نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے ڈائریکٹ موضوع پر لایا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔بہت ضروری۔۔۔"انہوں نے گہرا سانس بھر کر کہا۔۔۔"

بولیں۔۔۔"شہادت اور درمیانی انگلی میں پکڑے پین کو ہلاتے ہوئے" ۔۔۔وہ تحمل سے بولا۔۔۔

انس اور پری پاکستان آئے ہوئے ہیں۔۔۔میں نے سنا ہے کہ وہ لوگ کینیڈا" سے پاکستان دوبارہ شفٹ ہو رہے ہیں۔۔۔۔مجھے یقین ہے جبران کو اس بات کی خبر ہو گئی ہو گی۔۔۔اسی لیے وہ فورا پاکستان چلا آیا ہے۔۔۔۔دیکھو وقاص یہ بہت نازک وقت ہے۔۔۔ساری پاور اس وقت تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔تم چاہو تو سب کچھ تمہارا ہو جائے گا ہمیشہ کے لیے۔۔۔بس تمہیں کچھ سخت فیصلے لینے ہوں گے۔۔۔"

کیسے سخت فیصلے ؟؟۔۔" بے تاثر لہجے میں۔۔۔۔"

تم جانتے ہو میرا کیا مطلب ہے۔۔۔میں بری نہیں بننا چاہتی اور نہ ہی گناہ " کمانا چاہتی ہوں تم میاں بیوی کے بیچ میں آ کر۔۔۔لیکن تمہارے برائٹ فیوچر کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ تمہاری شادی پری سے ہو۔۔۔تا کہ

پری کارپوریشن کی ساری پاور تمہارے ہاتھ میں آجائے۔۔۔اور جبران چاہ کے بھی تمہارا مقابلہ نہ کر سکے۔۔۔کرن تمہارا فیوچر سیکیور نہیں کر سکتی بیٹا۔۔۔اور یہ بات تم بھی اچھے سے جانتے ہو۔۔۔اور نہ ہی وہ تمہیں اولاد دے پا رہی ہے ابھی تک۔۔۔وہ عورت صرف ایک ہی چیز میں تمہاری مدد کر سکتی تھی اور وہ بھی اس سے نہیں ہو رہا۔۔۔مجھے تو لگنے لگا ہے بانجھ ہے "وہ۔۔۔۔اس لیے میں چاہتی ہوں کہ تم سخت فیصلہ لو۔۔۔۔

وقاص ان کی باتیں تحمل سے سنتا رہا۔۔۔اس نوجوان کا کچھ نہ کہنا۔۔۔ان کے لیے مزید حوصلے کا باز بنا۔۔

دیکھو تم میاں بیوی کی ویسے بھی نہیں بنتی۔۔۔ہر وقت لڑتے رہتے ہو" ۔۔۔وہ تم سے ویسے بھی طلاق مانگ رہی ہے۔۔۔تو دے کر ختم کرو۔۔۔ جان چھڑاؤ اپنی۔۔۔۔تمہاری دادی نے نا جانے کون سا بدلہ لیا ہے تم

سے۔۔۔کرن جیسی لڑکی سے تمھاری شادی کرا کے۔۔جس کا کوئی پاور فل بیک گراؤنڈ نہیں ہے۔۔۔۔۔وہ عورت سوائے بوجھ کے کچھ نہیں ہے تمہارے اوپر۔۔۔۔۔بڑا پوتا جبران تھا اس سے کراتیں ناں کرن کی شادی۔۔۔لے کے تمہیں بلی کا بکرا بنا دیا۔۔۔"وہ اب پھر رکی تھیں وقاص کاری۔ایکشن چیک کرنے کے لیے۔۔۔۔

مگر انہیں سخت تعجب ہوا۔۔۔کہ وقاص نے ابھی بھی ایک لفظ ادا نہ کیا۔۔۔ وہ نہیں سمجھ پائیں یہ خاموشی پوزیٹو وے میں ہے یا نیگٹو۔۔۔

وقاص سعید صاحب تمھیں بہت پسند کرتے ہیں شروع سے۔۔۔وہ ایک" بزنس مین ہیں۔۔۔۔۔مجھے یقین ہے وہ اپنی بیٹی کا ہاتھ تمہیں باخوشی دے دیں گے۔۔۔پری بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔میں نے انس و پری کو کل ڈنر

پر گھر بلایا ہے۔۔۔ تم آجاؤ۔۔اس سے مل لینا۔۔۔مجھے یقین ہے تمہیں پسند آئے گی۔۔۔۔اور ہاں۔۔۔ کرن کو لانے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔اس بوجھ کو جلد سے جلد اپنے سر سے اتار کر پھینکو۔۔۔"آخری جملہ انھوں نے خاصہ حقارت سے ادا کیا۔۔۔۔

"تم سن بھی رہے ہو یا نہیں؟؟۔۔۔"

سن لیا ہے۔۔۔اور کچھ؟؟۔۔"نہایت بے تاثر لہجہ تھا۔۔۔۔مہوش بیگم کو" سمجھ نہیں آیا کے مزید بات کرنا بہتر ہے یا نہیں۔۔۔

نہیں۔۔۔بس کل اچھے سے تیار ہو کر آنا۔۔۔۔پری بہت خوبصورت ہے" اور میں نے سنا ہے بہت نخریلو بھی۔۔۔۔اسے وائی ٹ کلر پسند ہے۔۔۔۔تو ہو سکے تو وائی ٹ ڈریسنگ کرنا۔۔۔۔ تمہاری بڑی امی نے بھی انہیں ڈنر کی

دعوت دے رکھی ہے۔۔۔لیکن انس تمہارا دوست ہے اس لیے اس نے پہلے ہماری قبول کرلی۔۔۔" وہ بڑے فخر سے بتانے لگیں۔۔۔کے جبران کی ماں پر انھوں نے سبقت لے لی ہے اس معاملے میں۔۔۔

وقاص عباسی اس وقت جس آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا تھا۔۔۔کوئی ی بھی باپ باخوشی اپنی بیٹی اس کی دوسری بیوی کے طور پر دینے کے لیے تیار ہو جاتا۔۔۔جبکے جبران کا پلس پوائی نٹ کنوارا ہونا تھا۔۔۔اور یہی وجہ تھی کے مہوش بیگم جلد سے جلد کرن سے وقاص کی طلاق کروادینا چاہتی تھیں اب۔۔۔تاکے پری جبران پر وقاص کے رشتے کو فوقیت دے۔۔۔۔

انھوں نے کرن کے بے اولاد ہونے کو اپنے ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا تھا اب۔۔۔۔

کال ڈسکنیکٹ ہو جانے کے بعد بھی وہ پین اپنی شہادت اور درمیانی انگلی میں ہلاتا رہا...

بہت گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا وہ۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تم کہیں جا رہے ہو؟؟۔۔۔" وائی ٹ پینٹ کوٹ زیب تن کیے۔۔۔۔وہ" اس کی آنکھوں کو ستائی شی ہونے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

کرن چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکی سوال کرنے سے۔۔۔

مام کی طرف۔۔۔"وہ پرفیوم کی بوتل کھولتے۔۔۔بغیر اس کی جانب"
دیکھے۔۔۔سنجیدگی سے جواب دہ ہوا۔۔۔

کوئی ی خاص وجہ جانے کی؟؟۔۔"کرن کو یاد نہیں پڑتا اس نے کبھی"
وقاص کو اتنا تیار ہو کر اپنی ماں کے گھر جاتے دیکھا ہو۔۔۔

"ڈنر ہے وہاں۔۔۔"

مجھے نہیں بلایا انھوں نے؟؟۔"کوئی ی نیت نہیں تھی اس کی جانے"
کی۔۔۔بس یوں ہی پوچھ لیا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔"وہ سپاٹ سے لہجے میں جواب دہ ہوا۔۔۔۔"

کرن کو شدید ناگوار گزرا تھا اس کا لہجہ۔۔۔۔بندہ کچھ مروت میں ہی بات سنبھال لیتا ہے۔۔۔

کڑوا کریلا۔۔۔" وہ کل رات بھی کمرے میں نہیں آیا تھا۔۔۔۔کرن نے "پوری رات انتظار کرتے ہوئے گزاری تھی۔۔۔اوپر سے اس کا نروٹھا لہجہ۔۔۔۔ساری غلطی اسی کی تھی مگر پھر بھی ایٹیٹیوڈ ختم نہیں ہو رہا تھا بندے کا۔۔۔کرن یہ سوچ دل ہی دل جل بھن کر بڑبڑائی۔۔۔

وقاص کے تیار ہو کر جاتے ہی۔۔۔اسے فرحا کی کال ریسیو ہوئی۔۔۔کہ اسے بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔دوائیاں کھانے سے بھی سکون نہیں آ رہا۔۔۔

تم تیار ہو کر بیٹھو۔۔۔میں آ رہی ہوں۔۔۔ہم پرائیویٹ کلینک چلتے "ہیں۔۔۔۔

"مگر وہ چیک۔اپ کے ہی ہزار روپے لے لیں گے۔۔۔"

ارے تو میں دے دوں گی۔۔۔ہزار روپے تمہاری جان سے بڑھ کر" تھوڑی ہیں یار۔۔۔"کرن جھنجھلا کر۔۔۔اسے ڈپٹ والے لہجے میں بولی۔۔

فرحا اسکی بات سن شرمندہ ہوئی۔۔۔۔کیونکہ اس نے کرن کو نہیں بتایا تھا ۔۔۔کہ اسے ڈاکٹر نے اپریشن کا کہا ہے۔۔۔

اپریشن کی تاریخ میں ابھی بھی دو دن تھے۔۔۔مگر اس کے سینے میں اب درد کی شدت سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔۔۔جو اس کی برداشت سے باہر تھیں۔۔۔۔

وہ تڑپ رہی تھی بیڈ پر۔۔۔

کرن چادر اوڑھ کر۔۔۔پرس و سیل ہاتھ میں لیے تیزی سے گھر سے نکل گ ئی۔۔۔

اس کا سیل گاڑی میں سے نکال کر عمر نے اسے دے دیا تھا۔۔۔اور وہ بہت خوش تھی یہ دیکھ۔۔کے وہ بالکل صحیح سلامت تھا۔۔۔

کرن فرحا کو لے کر اب پرائیویٹ کلینک گئی۔۔۔

وہاں بھی اسے آپریشن کا ہی بتایا گیا۔۔۔

انہوں نے جو آپریشن کی فیس بتائی اسے سن۔۔۔فرحا کے پسینے چھوٹ گئے تھے۔۔۔

ڈاکٹر سمیر نے تو اسے نہیں بتایا تھا۔۔۔کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ وہ بہت ڈر گئی ہے۔۔۔مگر پرائیویٹ ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ اگر اس نے جلد سے جلد اس سینے کی گانٹھ کا علاج نہیں کروایا تو یہ ممکن ہے کہ وہ دوسرے سینے میں بھی پیدا ہو جائے۔۔۔

یہ سن فرحا کی جان نکلی تھی۔۔۔

کرن فرحا کو دوائیاں کھلا کر۔۔۔سولا چکی تھی۔۔۔وہ اتنی تکلیف میں تھی کہ کرن کا دل نہیں کیا اسے چھوڑ کر جانے کا۔۔۔

وقاص ویسے بھی اس سے دوری قائم کر رہا تھا۔۔۔جسے وہ محسوس کر سکتی تھی۔۔۔اس لیے وہ فرحا کے گھر ہی رک گ ئی۔۔۔۔

اس نے وقاص کو اطلاع دینا بھی ضروری نہ سمجھا۔۔۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس ہر جائی ی کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔۔۔۔اور جب تک لڑائی چل رہی ہے وہ ناک جھکا کر کبھی کال کرے گا بھی نہیں۔۔۔۔

صبح اس کی آنکھ کھلی۔۔۔تو خود کو صوفے پر پایا۔۔۔

اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔۔کہ وہ رات کو کب ناول لکھتے لکھتے سو گئی۔۔۔

اپنا سر بھاری ہوتا محسوس کیا۔۔۔اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی۔۔۔تو کمر بھی درد سے کراہ رہی تھی۔۔۔

صوفے پر سونے کی عادت نہیں تھی اسے۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ کمر میں درد ہو گیا تھا۔۔۔

آہ۔۔۔امی۔۔۔"وہ اپنی کمر پکڑ کر بولی۔۔۔"

پھر اپنا سیل چیک کرنے لگی۔۔۔اس امید کے ساتھ کے شاید وقاص کا کوئی ی میسج آیا ہو۔۔۔

مگر مایوسی ہوئی یہ دیکھ۔۔۔کہ کوئی میسج نہیں آیا تھا۔۔۔"میں بھی کیوں بھول جاتی ہوں۔۔۔وقاص عباسی کے پاس وقت نہیں ہے میری پرواہ

کرنے کے لیے" یہ کہ کر۔۔۔اس نے سیل واپس صوفے کے کورنر کے شیشے پر پٹخ دیا۔۔۔

ابھی وہ بھاری سر کے ساتھ اٹھتی۔۔۔اس سے قبل ہی اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

اس بار کوئی ی امید نہ لگائی ی۔۔۔علم جو تھا کہ اس ہر جائی ی سے کوئی بھی امید لگانا۔۔۔اپنے دل کو دکھانے کے سوا کچھ نہیں۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

ہیلو کرن بھابھی۔۔۔" یہ پہلی بار تھا جب ابوذر نے اس کے لیے بھابھی کا" لفظ استعمال کیا ہو۔۔۔۔۔

اگر آپ نے ناول کے لیے فون کیا ہے تو تقریبا کمپلیٹ ہو گیا ”
ہے۔۔۔میں رات تک ای۔ میل کر دوں گی۔۔۔“اس نے فورا ہی
کہا۔۔۔بغیر ابوذر کو بولنے کا موقع دیے بغیر۔۔۔

نہیں۔۔۔میں نے اس لیے کال نہیں کی۔۔۔۔میں نے تو اپنی برتھ ڈے ”
“پارٹی میں انوائٹ کرنے کے لیے کال کی ہے۔۔۔

“او۔۔۔۔”

مجھے پتہ تھا اس گدھے نے بتانے کی بھی زحمت نہیں کرنی تمہیں۔۔۔۔ ”
“اسی لیے میں نے سوچا الگ سے کال کر کے انوائٹ کر دوں۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔"کرن کو حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔"

ابوذر جیسا شخص کسی کو بھی اتنی اہمیت دے۔۔تو حیرت کرنا تو بنتا ہے۔۔۔۔

"شکریہ کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔بس تحفہ بڑا لے آنا۔۔۔۔۔ویسے مجھے گھڑیوں کا بہت شوق ہے۔۔۔"اس نے اشارتا بتادیا تھا کہ اسے کیا تحفہ چاہیے۔۔۔

اور یہ صرف اس نے کرن کے ساتھ نہیں کیا تھا وہ ہر ایک کو الگ سے بتا رہا تھا کہ اسے کیا چاہیے۔۔۔۔تاکہ سب جو تحفے لے کر آئی یں۔۔وہ ویسٹ نہ جائیں۔۔۔وہ بڑا شو آدمی تھا پیسے کے معاملے میں۔۔۔۔اس لیے اسے بڑا خیال تھا کہ اگر وہ اتنا پیسہ لگا کر اپنی برتھ ڈے منا رہا ہے۔۔تو کم از کم جو تحفے بدلے میں آئی یں۔۔۔وہ اس کے کام کے ہوں۔۔۔

اوکے۔۔۔میں سمجھ گ ئی"کرن کو نہیں سمجھ آیا کہ اسے کیا کہنا" چاہیے۔۔۔اس لیے مسکراتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔گڈ۔۔۔۔میں انتظار کرؤں گا۔۔"

"ویسے پارٹی کب ہے؟؟۔۔۔اور کہاں ہے؟۔۔۔"

میں تمہیں میسج کر دیتا ہوں۔۔ویسے کل تم ڈنر پر کیوں نہیں "
"آئی یں؟؟۔

ڈنر؟؟۔۔۔۔۔۔"کرن الجھ کر۔۔۔"

ہاں۔۔اب یہ مت بولنا کہ تمہاری ساس نے ڈنر رکھا اور تمہیں ہی نہیں"
"بلایا۔۔۔کیونکہ وقاص تو آیا تھا وہاں وہ بھی خاصہ تیار ہو کر۔۔۔

"کیا تم اور وقاص ہی تھے وہاں؟؟۔۔یا اور بھی لوگ تھے؟؟۔۔۔مطلب
صرف تم دوستوں کے لیے شاید رکھا ہو ڈنر۔۔"کرن چاہ کر بھی خود کو
روک نہیں سکی تھی ابوذر سے ڈنر کے متعلق سوال کرنے سے۔۔۔

سوال تو کر لیا تھا مگر اگلے ہی لمحے اسے پچھتاوا ہوا۔۔۔کہ کہیں ابوذر یہ نہ
سمجھے کہ وہ اس سے ٹولے رہی ہے۔۔۔

جبکہ دوسری جانب ابوذر حیرت میں پڑھا تھا۔۔۔اس کے سوال سن۔۔۔

کیا واقعی اسے کچھ نہیں پتا تھا ڈنر کے بارے میں؟؟۔۔۔

"ہم چاروں دوست۔۔۔پری انس اور باقی تمہاری ساس اور سدرا۔۔۔ "

کرن کو بہت ناگوار گزری تھی یہ بات کہ اس کی ساس نے سب کو بلایا سوائے اس کے۔۔۔

چاروں دوست یعنی انا بھی وہاں موجود تھی۔۔۔

انا۔۔۔او۔۔۔تو اس لیے وقاص عباسی اتنا تیار ہو رہے تھے۔۔۔" وہ" زیرِ لب دانت پیستے ہوئے بے ساختہ بڑبڑائی۔۔۔وہ بھول گئی تھی کہ دوسری جانب ابوذر ابھی بھی کال پر موجود ہے۔۔۔

وقاص اور انا کے ماضی سے کون ناواقفیت رکھتا تھا۔۔۔ابوذر نے محسوس کیا کہ کرن غلط مطلب اخذ کر رہی ہے۔۔۔اس لیے وہ تیزی سے بولا۔۔۔" نہیں تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔وقاص تو پورے ٹائم پری کے ساتھ رہا ہے۔۔۔"

اس نے جلد بازی میں بول تو دیا تھا مگر اگلے ہی لمحے احساس ہوا۔۔۔یہ کیا کر دیا۔۔۔کھائی سے نکال کر کنویں میں خود پھینکا تھا اپنے دوست کو۔۔۔۔

شششش۔۔۔"اس نے اگلے ہی لمحے فوراً ہی اپنی زبان دانتوں میں" دبائی۔۔۔

اگر وقاص کو پتہ چلا کہ اس نے کرن کو یہ بات بتائی ہے تو یقیناً اس کی برتھ ڈے پارٹی کو ڈیتھ پارٹی بنانے میں دیر نہیں لگائے گا وہ۔۔یہ خیال آتے ہی اس نے اپنی آنکھیں زور سے میچیں۔۔۔

مجھے ایک کام یاد آگیا ہے۔۔۔۔میں بعد میں بات کرتا ہوں ”
اوکے۔۔۔۔“ابوذر نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔

ڈرجولا حق ہوا تھا کہ کہیں کرن اب پری کے متعلق اس سے نہ پوچھے۔۔۔ وہ بھی ایک بزنس مین تھا۔۔۔اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ چل کیا رہا ہے۔۔۔۔ اس لیے اسے بہتر یہی لگا کہ مزید بات نہ کی جائے۔۔۔

ڈونٹ سے۔۔۔یہ الو کا پٹھا اپنی بیوی کو طلاق دینے کی سوچ رہا ہے۔۔“ ”
وہ اپنے سیل کے کارنر کو اپنی پیشانی سے مسلتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔۔

پری؟؟۔۔۔یہ کون ہے؟؟۔۔۔اور وقاص پوری پارٹی میں انا کے ہوتے ہوئے اس کے ساتھ کیوں رہا؟؟۔۔۔"کرن کے ذہن میں ان گنت سوالات چلنے لگے تھے۔۔۔۔اوپر سے ابوذر کا اچانک کال ڈس کنیکٹ کرنا بھی اسے مشکوک کر گیا۔۔۔

اس کی ساس نے ڈنر پہ سب کو بلایا۔۔۔سوائے اس کے۔۔۔ایسا کیوں؟؟۔۔۔

دو منٹ بعد ہی لوکیشن اور ٹائم کے ساتھ میسج آگیا تھا۔۔۔

اونو۔۔۔یہ تو آج ہے۔۔۔"اس نے منہ بسور کر کہا۔۔۔"

پوری رات بیٹھ کر لکھنے کے سبب۔۔۔اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔۔۔اس نے سوچا تھا وہ آج آرام کرے گی پورا دن۔۔۔ لیکن ابوذر نے الگ سے کال کر کے انوائٹ کیا۔۔۔۔تو وہ مجبور تھی جانے پر۔۔۔

ابوذر کی باتیں ابھی تک اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کا دل نہیں کیا وقاص کو کال کر کے پارٹی میں جانے کے لیے پوچھنے کا۔۔۔

ابوذر نے کیونکہ اسے الگ سے دعوت دی تھی تو اب اسے ضرورت تھی بھی نہیں پوچھنے کی۔۔۔

دوائیوں کے زیرِ اثر فرحا ابھی تک سو رہی تھی۔۔۔

کرن نے رابعہ کو کال کر کے۔۔۔اپنے چند کپڑے و سینڈل بھیجنے کو کہا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

یار۔۔۔میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔میں نہیں چل سکتی تمہارے ساتھ۔۔۔"فرحا کے کہتے ہی کرن تیزی سے رد میں بولی۔۔۔"کیوں نہیں چل سکتی بھئی؟؟۔۔تم میری فرینڈ ہو۔۔۔۔تم یہاں اکیلے رہو گی تو مجھے تمہاری فکر لگی رہے گی۔۔۔ساتھ ہو گی تو کم از کم میں ٹینشن فری ہو جاؤں گی"۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کرن؟؟۔۔۔میں بچی نہیں ہوں۔۔۔میں اپنا خیال رکھ سکتی ہوں۔۔۔پھر میں یوں منہ اٹھا کر کسی کی پارٹی میں جاتی اچھی تھوڑی لگوں گی ۔۔۔"وہ اسے اپنا پوائنٹ اف ویو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

میں ڈبل گفٹ دے دوں گی ٹینشن نہ لو تم۔۔۔"کرن نے جیسے حل " تلاش کیا۔۔

"مگر یار۔۔۔"

اگر مگر کچھ نہیں۔۔۔۔تم میرے ساتھ چل رہی ہو پارٹی میں اور یہ " "فائی نل ہے۔۔۔

یار۔۔۔۔وہ بہت امیروں کی پارٹی ہے۔۔۔میرے پاس تو اچھے ڈریس " بھی نہیں ہیں وہاں پہن کر جانے کے لیے۔۔۔تم کیا چاہتی ہو۔۔۔میں لوگوں کے سامنے مزاق بنوں۔۔۔"وہ خاصا جذباتی ہو کر بولی۔۔۔تو کرن

نے دونوں ہاتھ فولڈ کر کے سینے پر باندھتے۔۔۔اسے ترچھی نگاہ سے دیکھا۔۔۔

"زیادہ ڈرامے نہ کر۔۔۔۔چل اٹھ۔۔۔۔"کرن سے بہتر اسے کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

وہ اچھے سے جانتی تھی کہ فرحا اس وقت اپنی غریبی کو ٹرم کارڈ کے طور پر یوز کر رہی ہے پارٹی میں نہ جانے کے لیے۔۔۔

"مگر میرے پاس واقعی کپڑے نہیں ہیں۔۔۔"وہ رو تو سہ منہ بنا کر ۔۔۔آخری کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

تو میرے پہن لینا۔۔۔ویسے بھی ہمارا ایک ہی سائز ہے۔۔۔چلو ”
اٹھو۔۔۔اب زیادہ نخرے کیے نا۔۔۔تو بتا رہی ہوں اسی حالت میں کھینچتی
“ہوئی لے جاؤں گی اپنے ساتھ۔۔۔

افف۔۔۔چل رہی ہوں میں۔۔۔“اس نے جیسے ہار مانی تھی۔۔”””
لیکن بتا دوں اگر مجھے وہاں مزہ نہیں آیا۔۔۔یا کسی نے مجھے کچھ کہا۔۔۔تو میں
تمہیں چھوڑ کر وہاں سے خود اکیلی آجاؤں گی۔۔۔“۔۔۔شہادت کی انگلی
اس کی جانب کر۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔۔۔

اور اگر کچھ نہیں ہوا اس کے باوجود تو مجھے چھوڑ کر بھاگی۔۔۔تو میں بھی بتا ”
رہی ہوں بیٹا۔۔۔تجھے کل ہی آپریشن کے لیے اٹھا کر لے جاؤں گی۔۔۔“
کرن بھی اسی کی طرز میں دھمکی دے رہی تھی۔۔۔

نہیں... آپریشن کا نام نہیں لو میرے سامنے۔۔۔مجھے خوف آرہا ''
''ہے۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔گھبراؤ مت۔۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔چلو اٹھو تیار ہو۔۔اچھا''
ہے باہر جاؤ گی تو۔۔۔تمہارا دماغ بٹے گا۔۔۔ورنہ یہاں بیٹھو گی تو پورے دن
بس آپریشن کے متعلق ہی سوچتی رہو گی۔۔۔۔۔۔''۔۔کرن مسکرا کر۔۔۔
تیزی سے سمجھانے والے انداز میں بولی۔۔۔

پھر دونوں ہی پارٹی میں جانے کے لیے تیار ہونے لگیں۔۔۔

فرحا ٹام بوائے ٹائپ لڑکی تھی۔۔۔جب وہ پینٹ شرٹ پہن کر باہر
آئی ی۔۔۔۔تو کرن اسے دیکھا الجھی۔۔۔

"تم یہ کپڑے پہن کر جاؤ گی پارٹی میں ؟۔۔ "

ہاں۔۔۔کیوں ؟؟۔۔۔کوئی برائی ہے ان میں ؟۔۔"وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

"تمہیں نہیں لگتا تمہاری شادی کی عمر ہے۔۔اس طرح کے کپڑوں میں تم لڑکا لگ رہی ہو۔۔۔کون دیکھے گا پھر تمھیں وہاں۔۔۔

"تو نہ دیکھیں۔۔۔۔میں کیا مری جا رہی ہوں۔۔۔"فرحا بے نیازی سے بولی۔۔۔

کرن نے ایک گہرا سانس بھرا تھا۔۔

۔''مجھے تو ابھی سے دکھ ہوتا ہے اپنے ہونے والے بہنوئی پر۔۔۔جسے لڑکی کی بھیس میں لڑکا ملے گا۔۔۔''کرن اسے دیکھ افسردگی سے گویا ہوئی ی۔۔

''اچھا ہے ناں ڈبل مزے۔۔۔''اس نے آنکھ ونگ کرتے ہوئے بس یوں ہی چھیڑ دیا تھا۔۔۔۔۔جس پر کرن کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

ابھی وہ ہنس ہی رہی تھی کہ اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

فرحا کپڑے چینج کرنے چلی گئی تھی۔۔۔

اس نے پاس رکھا سیل اٹھایا۔۔۔وہ اس وقت بڑے اچھے موڈ میں تھی۔۔۔نام دیکھے بغیر کال ریسیو کرلی۔۔۔اور سیل کان سے لگا بیٹھی۔۔۔

کیا کر رہی ہو؟؟۔۔"دوسری جانب سے آنے والی سرد آواز نے۔۔۔اس" کی ہنسی روکی تھی۔۔۔

کام بولو؟؟۔۔"اس نوجوان کی آواز سن۔۔اچانک ہی اس کا موڈ پھر سے" اف ہو گیا تھا۔۔۔اسی کی طرز میں پلٹ سوال کیا۔۔۔

تم رات کو گھر کیوں نہیں آئی یں؟؟۔۔"وقاص نے برہمی سے استفسار" کیا۔۔۔

تم تو کمرے میں آتے ہی نہیں۔۔۔پھر کیا فرق پڑتا ہے میں اپنے کمرے" میں سوں یا فرحا کے گھر میں۔۔۔فلحال۔۔۔۔بڑی جلدی یاد آ گیا آپ کو اپنی

بیوی کے متعلق پوچھنے کا۔۔۔" وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکی تھی بھیگو کر جوتا مارنے سے۔۔۔

کرن کے نزدیک۔۔۔مقابل کو ضرورت تھی شرمندہ کرنے کی۔۔۔۔

"یا پھر کل رات اتنی حسین تھی مسٹر وقاص کی۔۔کے انھیں اپنی بیوی کی یاد ہی نہ آئی ی۔۔۔" وقاص اس کا طنز سن۔۔ایک لمحے کے لیے حیران ہوا۔۔۔

"تم نے معاویہ سے بات کی ہے؟؟۔۔۔" اس کا شک سب سے پہلے معاویہ پر گیا تھا۔۔۔اس کے علاوہ کون ہو سکتا ہے جو کرن کو ڈنر کے متعلق بتائے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میں تمھاری طرح نہیں۔۔۔۔اور نہ ہی مجھے اپنے جیسا سمجھنے کی غلطی کرنا۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے تیزی سے بولی۔۔۔

وقاص الجھا۔۔۔۔اگر معاویہ نہیں تو پھر کون؟؟۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ کرن اور ابوذر ایک ساتھ کام کر رہے ہیں۔۔۔اور نہ ہی وہ یہ جانتا تھا کہ اس دن ابوذر اسے کلب لے کر گیا تھا نہ کہ اس کی گرل فرینڈ۔۔۔اس لیے اس کا شک دور دور تک ابوذر پہ نہیں گیا۔۔۔۔

میرے لیے سوپ بنوا دینا رات کے لیے۔۔۔۔" وقاص نے یکدم عادت کے مطابق موضوع بدلا۔۔۔اور اپنے کال کرنے کی وجہ بتائی۔۔۔

کرن کو تعجب ہوا۔۔۔ابوذر کے گھر میں پارٹی ہے۔۔۔اور یہ تو ممکن ہی نہیں کہ وقاص وہاں نہ جائے۔۔۔تو پھر وہ رات کا کھانا گھر پر کیوں بنوا رہا ہے؟؟۔۔

کرن نے سوچا۔کہ اس سے پوچھے کہ کیا تم ابوذر کی پارٹی میں نہیں جا رہے؟؟۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے خیال آیا کہ وقاص نے اسے ابھی تک پارٹی کے متعلق کچھ نہیں بتایا ہے۔۔۔اگر ابوذر کا الگ سے کال نہ آتا اسے دعوت دینے کے لیے۔۔۔تو اسے تو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ آج پارٹی ہے۔۔۔۔جیسے ڈنر کے متعلق نہیں پتا تھا۔۔۔

اوکے"نہیں جانتی کیوں۔۔۔مگر اس نے ابوذر کی الگ سے پارٹی دینے کی" بات اسے نہیں بتائی ی۔۔۔۔

اس کی کال ڈسکنیکٹ ہوتے ہی۔۔۔اس نے رابعہ کو کال کر دی تھی۔۔۔۔
کہ وقاص کے لیے سوپ اور لائٹ کھانا بنا دے۔۔۔

"اچھا یہ دیکھو۔۔۔۔یہ ٹھیک لگ رہا ہے؟؟۔۔"فرحا نے کرن کے کہنے پر
اب دوسرا سوٹ ٹرائے کیا تھا۔۔۔۔مگر تھا وہ بھی اسکرٹ وجینز۔۔۔تو اس
لیے زیادہ بدلاؤ نہیں تھا۔۔۔

"افف۔۔۔۔فرحا۔۔۔"وہ اپنا سر پیٹنے کو تھی۔۔۔

"چلو تم میرے ساتھ۔۔میں تمہیں تیار کرتی ہوں۔۔۔وہاں سارے ہائی
کلاس کے لڑکے آئیں گے۔۔۔اچھا ہے کسی کی تم پہ نظر پڑ جائے۔۔۔
"تمہاری بھی نیاں پار لگے۔۔۔۔

کیاہو گیاہے کرن؟؟۔۔۔کیوں رشتہ کرانے والی انٹی بن گئی ہو؟؟۔۔۔"فرحا فوراہی منہ بسور کر احتجاجا بولی تھی۔۔۔

"کیونکہ تیرے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے سوائے میرے۔۔۔اور میں نہیں چاہتی۔۔۔۔تیرا والا کنوارا مرے۔۔۔"وہ دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے ۔۔۔مسکرا کر بولی۔۔۔

کرن کی شادی کو دو سال ہونے کو آرہے تھے۔۔۔فرحا بھی اسی کی عمر کی تھی۔۔۔اگر وقاص کو اولاد پسند ہوتی تو یقینا وہ ایک بچے کی ماں بھی بن چکی ہوتی اب تک۔۔۔۔جبکہ فرحا ابھی تک کنواری تھی۔۔۔اس کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا اس کی فکر کرنے والا۔۔۔اس کے لیے رشتہ ڈھونڈنے والا۔۔۔اس لیے کرن نے یہ بیڑا اپنے سر لے لیا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ابوذر نے پارٹی اپنے گھر پر رکھی تھی۔۔۔

اس کا گھر ہی اتنا بڑا تھا۔۔۔کے ضرورت ہی نہیں تھی اسے ہال بک کرا کر اپنا پیسہ ضائع کرنے کی۔۔۔

کرن نے آج پہلی بار ابوذر کا گھر دیکھا تھا۔۔۔جو نہایت خوبصورت تھا۔۔۔

اگر ابوذر پلے بوائے نہ ہوتا۔۔۔تو یقیناوہ ایک بار فرحا اور اسے ملانے کی ضرور سوچتی۔۔۔

کرن وفرحاجب ہال کمرے میں داخل ہوئے تو تمام ہی لوگوں کی نظروں کا مرکز بن گئے۔۔۔

کرن بلیک رنگ کی اونچی فراک پر سفید رنگ کا پاجامہ زیب تن کیے ہوئی ی تھی۔۔فراک کا گلا کالر والا تھا۔۔۔جو اس کی گردن سے مکمل چپکا ہوا تھا۔۔۔اور اس کالر پر سفید رنگ کے نگ الگ ہی چمک رہے تھے۔۔۔

۔اس کے نازک وجود پر وہ کپڑے بڑے جچتے معلوم ہو رہے تھے۔۔۔۔

اس نے سارے بال سیدھے کندھے پر گرار کھے تھے۔۔۔۔

آج اس نے ڈارک لال رنگ کی لپ۔اسٹک لگائی ی تھی۔۔۔۔جس کے سبب اس کا حسن قاتلانہ ہو گیا تھا۔۔۔

وہیں دوسری جانب فرحا۔۔اسی کا ڈریس پہنی ہوئی ی تھی۔۔۔

کلر کی ساڑھی۔۔ (skinny اسکینی)

کرن نے ایک گھنٹہ لگا کر اس کی آنکھوں کا میک اپ کیا تھا۔۔۔ جس کے سبب اس کی آنکھیں۔۔دیکھنے والوں پر۔۔ قیامت ڈاہ رہی تھیں۔۔

کرن نے اس کے بال بھی اپنی طرح ہی سیٹ کیے تھے۔۔۔

فرحا پینٹ شرٹ اور لوز کپڑے پہننے کی عادی تھی۔۔۔ساڑھی میں وہ بالکل بھی کمفرٹیبل نہیں تھی۔۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ چہرے پر ظاہر نہیں ہونے دے رہی تھی۔۔۔

اسکینی کلر میں وہ کوئی ی حسین سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔

کرن۔۔۔"ایک خوبصورت کھنک دار آواز نے اس کا ویلکم کیا تھا۔۔۔"

آپ مسٹر معاویہ۔۔۔رائی ٹ؟؟۔۔۔۔۔۔"کرن نے تو کچھ نہ کہا"
۔۔۔مگر فرحا تیزی سے انداز اًپوچھنے لگی۔۔۔

"یس۔۔۔اور آپ؟؟۔۔"

"میں فرحا۔۔۔کرن کی سہیلی۔۔۔"

"ہاں میں نے سنا ہے آپ کے بارے میں۔۔۔"

میں نے بھی بہت سنا ہے۔۔"فرحا تیزی سے گویا ہوئی ی۔۔۔ "

یہ سارے خوبصورت لڑکے شادی کے بعد ہی کیوں نظر آتے "
ہیں؟؟۔۔۔"فرحا آہستگی سے کرن کے کان کے پاس جھک کر افسردگی سے
سرگوشی کرنے لگی

ہیں؟؟۔۔۔بہن تو کنواری ہے۔۔۔کیا ہو گیا؟؟۔۔"جیسے کرن نے اسے "
یاد دہانی کرائی تھی۔۔۔کہ ابھی بھی اس کے پاس چانس ہے۔۔۔۔

فرحا اور معاویہ کی جوڑی آپس میں کیسی لگے گی وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں یہ
ایمیجن کرنے لگی تھی۔۔۔۔مگر پھر اگلے ہی لمحے اسے سدرہ کا خیال آیا۔۔۔
اور اس کا منہ کھٹا ہو گیا۔۔۔

پاگل۔۔۔میں تیری بات کر رہی ہوں۔۔۔"اگر کرن شادی شدہ نہ ہوتی"
۔۔۔تو فرحا اس کی شادی معاویہ سے ضرور کرا دیتی۔۔۔وہ پہلے ہی نظر میں
۔۔۔فرحا کو بالکل کرن کے ٹائپ کا لگا تھا۔۔

شٹ۔اپ۔۔۔"کرن نے جواب میں اسے گھوری سے نوازا۔۔"

اس کا شوہر کم تھا کہ اب فرحا بھی شروع ہو گئی تھی۔۔۔

تمھیں ڈنر پر آنا چاہیے تھا کرن۔۔۔"کرن خاموش کھڑی تھی۔۔۔فرحا "
و معاویہ ہی باتوں میں لگے تھے۔۔

کرن کو محسوس ہوا جیسے وہ کچھ بات کرنا چاہ رہا ہو اس سے۔۔۔۔

فرحا پانی پینے گ ئی۔۔۔تو وہ دونوں خاموشی سے کھڑے رہے۔۔کرن کی نگاہیں وقاص کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔شاید وہ نہیں آنے والا تھا تب ہی تو گھر پہ کھانا بنانے کا کہا۔۔۔ابھی وہ اپنی سوچوں میں ہی مگن تھی۔۔کے اچانک معاویہ اس کی جانب دیکھ۔۔۔سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

کرن نے الجھ کر دیکھا۔۔۔ابھی وہ کچھ پوچھتی۔۔۔اس سے قبل ہی اس کی نگاہ دروازے پر گئی۔۔۔اور وہاں کا منظر دیکھ۔۔۔جیسے لوٹنا بھول گئی۔۔۔

وقاص ایک نہایت حسین و جمیل ویسٹرن کپڑوں میں ملبوس لڑکی کے ساتھ باتیں کرتا ہوا ہال میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

معاویہ نے جب اس کی نظروں کا تعاقب کیا۔۔۔تو اس کی نظر بھی وقاص پہ جا کر ٹھہر گئی۔۔۔

"یہ پری ہے۔۔۔۔پری کواپریشن کے مالک کی اکلوتی بیٹی۔۔۔۔سگی بیٹی نہیں ہے یہ ان کی۔۔۔۔ان کی دوسری بیوی کی پہلے شوہر سے اولاد ہے۔۔۔۔یہ کینیڈا سے ابھی ابھی شفٹ ہوئے ہیں یہاں۔۔۔۔"

"او۔۔۔تو یہ ہے وہ پری۔۔۔جس کے ساتھ وقاص پوری پارٹی میں چپکا رہا انا کے ہوتے ہوئے بھی۔۔۔بڑی بات ہے۔۔۔"کرن دل ہی دل سوچنے لگی تھی۔۔۔

خود کو تو وہ وقاص کی زندگی میں کسی مقام پر پاتی ہی نہیں تھی۔۔مگر انا اس کے نزدیک امپورٹنس کی حامل تھی۔۔۔اس کے مقابلے میں تو بہت زیادہ

۔۔۔اتنا کہ اس کا ایک کال اور وقاص اسے چھوڑ کر چل دیتا تھا۔۔۔انا کے وہاں موجود ہوتے ہوئے وقاص پری کے ساتھ رہا۔۔۔یہ بات اسے بڑی

۔۔۔

بیٹا ہے۔۔۔۔ ”

سے بڑی محبت سعید انکل کو۔۔۔۔ مگر ان کے ساتھ ایک ٹریجڈی ہو

۔۔۔ برا حادثہ۔۔۔ جس کا صدمہ وہ سہہ نہیں سکیں۔۔۔۔۔اور اسی غم

“ چلی ر

او۔۔۔اللہ مغفرت فرمائے ۔۔۔ایسا کیا حادثہ ہوا ۔۔۔“وہ تجسس”

میں مبتلا ہوئی ی ۔ ۔۔

اتنی دیر سے اس نے معاویہ سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔یہ پہلا سوال تھا اس کی جانب سے۔۔۔

کرن۔۔۔"معاویہ ابھی جواب دیتا۔۔کے ایک سرد آواز اس کے کانوں" کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔

وہ سامنے کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔تو وقاص لمبے قدم بھرتا اسی کی جانب آیا۔۔۔۔

اس حسین نوجوان کی نگاہ آتے ہی سب سے پہلے اپنی بیوی پر پڑی تھی۔۔۔ جسے یہاں دیکھ۔۔۔وہ بری طرح چونکا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے سینے میں آگ لگی۔۔۔۔معاویہ کو اس سے باتیں کرتا ہوا پاکر۔۔۔۔

کیا اس نے نہیں کہا تھا کرن سے۔۔۔کہ معاویہ سے دور رہے۔۔۔۔

آپ؟؟۔۔۔"وقاص کے ساتھ ساتھ۔۔۔پری اور انس بھی ان تک پہنچے" تھے۔۔۔

ابھی وقاص کچھ کہتا۔۔اس سے پہلے ہی انس کرن کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔ اپنا ہاتھ مصافحہ کی نیت سے اس کے سامنے بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

کرن۔۔۔"اس نے بغیر ہچکچاہٹ کے۔۔۔وقاص کو مکمل اگنور"
کر۔۔۔اپنا خوبصورت ہاتھ اس کے ہاتھ کی جانب بڑھاتے ہوئے جواب
دیا۔۔۔

ابھی کرن کا ہاتھ انس کے ہاتھ تک پہنچتا۔۔۔اس سے قبل ہی وقاص نے
انس کا ہاتھ۔۔۔کرن کی جگہ اس سے ملا لیا تھا۔۔۔۔

جب بات پوزیسو ہونے کی آئے۔۔۔تو وقاص عباسی کرن کے معاملے میں
اپنا ثانی نہیں رکھتا۔۔۔۔

کرن و باقی سب وقاص کو تعجب سے دیکھنے لگے۔۔۔خاص طور پر
انس۔۔۔۔جس کی نگاہ کا مرکز دراز ے سے داخل ہوتے ہی کرن بن گ ئی
تھی۔۔۔۔

اس کی سبز رنگ آنکھوں میں عجیب سی پُراسرایت تھی۔۔۔۔

مائے وائی ف۔۔۔۔" وقاص نے ٹھیک طرح تعرف کروایا۔۔۔۔تو پری" کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

تم میرڈ ہو وقاص؟؟۔۔"اس کا لہجہ اس قدر حیران کن تھا۔۔کے کرن" کے چہرے پر دل جلی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔

او۔۔۔تو اب تک اس لڑکی کے سامنے کنوارا ظاہر کر رہا تھا خود کو یہ" کریلا۔۔اس لیے مجھے اپنے ساتھ ڈنر پر لے کر نہیں گیا۔۔۔اور نہ ہی مجھے ابوذر کی پارٹی کا بتایا۔۔۔۔ہہہہہ۔۔۔۔۔زبردست۔۔۔"دل ہی دل وہ

کڑنے لگی۔۔۔"جب اتنا ہی شوق ہے اسے کنوارا بننے کا۔۔۔تو بنا ہی دینا چاہیے۔۔۔کم از کم میری زندگی سے تو یہ عذاب ٹلے گا۔۔۔۔"

تو وقاص نے پری کو بتایا ہی نہیں کے وہ شادی شدہ ہے۔۔۔"معاویہ زیرِ لب۔۔۔اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔"

"کیوں مزاق کر رہے ہیں سر آپ؟؟۔۔۔آپ کی گرل فرینڈ کو ہارٹ اٹیک آجائے گا۔۔۔۔"کرن وقاص کی جانب اجنبیت سے دیکھتے۔۔۔مضحکہ خیز انداز میں بولی۔۔۔

جیسے ابھی جو اس نے بات کی۔۔۔وہ فقط مزاق کے سوا کچھ نہ ہو۔۔۔۔

اس کے کہتے ہی وقاص و معاویہ حیرت سے اسے دیکھنے لگے تھے۔۔۔ جیسے یقین نہ آیا ہو اپنے کانوں پر۔۔۔

یہی میں کہوں۔۔۔ وقاص کی شادی ہو چکی ہے اور مجھے پتا ہی نہیں۔۔۔" ابھی وقاص بولتا اس سے قبل ہی پری فوراً ہی سکھ کا سانس لیتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔ تو کرن کا دل جل گیا۔۔۔۔

کرن۔۔" وقاص نے اگلے ہی لمحے اس کا بازو دبوچ کر۔۔۔ دبے دبے" غصے میں پکارا۔۔۔۔

تو وہ خوبصورت گھنی پلکوں بھری آنکھوں میں سرخ ڈوریں سجائے۔۔۔ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

جسے پانے کی چاہ میں لڑکیاں مر رہی تھیں اسے تو وہ لڑکی یوں گرا دیتی تھی کے جیسے وہ کوئی ی اہمیت کا حامل ہی نہ ہو۔۔مانو خاک ہو۔۔۔نہیں خاک سے بھی کمتر۔۔۔۔اس قدر کمتر کے لمحہ نہیں لگائے گ ئی وہ چھوڑنے میں۔۔۔اور یہی بات وقاص عباسی کا دماغ ہلا دیتی تھی۔۔۔۔جیسے اس لمحے ہلا یا تھا۔۔۔۔

سر پلیز۔۔۔"اس نے اپنا بازو چھوڑانے کی کوشش کرتے۔۔۔۔پھر"
اجنبیت سے سر کہ کر مخاطب کیا۔۔۔تو مقابل کے تن بدن میں مزید آگ لگ گ ئی۔۔۔۔

تمھیں تو ایکٹرس ہونا چاہیے۔۔۔"اپنے غصے پر بمشکل قابو پاتے۔۔۔وہ"
دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

تھینکس سر۔۔۔آئی ٹیک اِٹ ایز آ کمپلیمنٹ۔۔۔" وہ ہلکا سہ مسکرا کر۔۔۔۔۔آنکھوں میں کدورت لیے۔۔۔دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

یقیناً اب وہ اس کریلے کو فل آنچ پر جلا رہی تھی۔۔۔۔

انس اور پری عجیب سی سچویشن میں الجھے کھڑے تھے۔۔۔۔انہیں سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ چل کیا رہا ہے۔۔۔اتنا تو انس بھی سمجھ سکتا تھا۔۔۔کہ وقاص عباسی جیسا شخص کسی بھی لڑکی کو پکڑ کر اپنی بیوی نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔یقیناً وہ لڑکی اس کی بیوی ہی ہے۔۔۔ لیکن اگر وقاص شادی شدہ ہے تو یہ بات کل ڈنر پر کسی نے کیوں نہیں بتائی انھیں۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔

وہ پانی کا گلاس لے کر پلٹی ہی تھی۔۔۔کے اس کی نگاہ ڈاکٹر سمیر پر گئی۔۔۔وہ انہیں وہاں دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔۔

انہیں دیکھنے کے بعد جیسے خود پہ قابو ہی نہ رہا۔۔۔اور وہ ان کے پاس چلتی ہوئی پہنچ گئی۔۔۔۔

ڈاکٹر سمیر اس لمحے کسی سے باتیں کرنے میں مشغول تھے۔۔۔اس شخص کی پیٹھ تھی فرحا کی جانب۔۔۔اس لیے وہ چہرہ نہیں دیکھ سکی تھی۔۔۔

ڈاکٹر سمیر۔۔۔"اس نے مخاطب کیا۔۔۔تو وہ دونوں ہی اس کی جانب" ایک ساتھ متوجہ ہوئے۔۔۔

اسکینی کلر کی ساڑھی اس کی گوری جلد پر الگ ہی قیامت برپا کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ گڑیا سی لگ رہی تھی۔۔۔۔اتنی خوبصورت۔۔کے ڈاکٹر سمیر کی آنکھیں چمکیں۔۔۔۔جبکہ اس کے برابر میں کھڑا ابوذر اس لڑکی کو الجھ کر دیکھنے لگا۔۔۔

آپ؟۔۔"ڈاکٹر سمیر اسے پہچاننے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔"

آپ کی پیشنٹ۔۔۔"فرحا مسکرا کر بولی۔۔"

او۔۔۔آپ۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔وہ الگ بات ہے" کہ اسے ابھی تک فرحا یاد نہیں آئی تھی۔۔مگر کسے پرواہ تھی۔۔۔۔

ان کا جواب سن۔۔۔فرحا کو لگا کہ انہیں وہ یاد ہے۔۔۔اس احساس نے ہی اس کے دل کو خوشی بخشی تھی۔۔۔۔

آپ یہاں ؟۔۔"اس نے حیرت سے سوال کیا۔۔۔یقیناً اس کے تو" خوابوں وخیالوں میں بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ اس پارٹی میں ڈاکٹر سمیر سے ملے گی۔۔۔

برتھ ڈے بوائے میرا کزن ہے۔۔۔"مقابل نے مسکراتے ہوئے جواب " دیا۔۔۔

دونوں ہی مسکرا مسکرا کر اتنے میٹھے انداز میں بات کر رہے تھے کہ ابوذر کو محسوس ہوا کہ آج تو اسے ڈائی بٹیز ہو جائے گی۔۔۔

برتھ ڈے بوائے وہ تھا۔۔۔پوری پارٹی اس کی دی ہوئی تھی اور اسے ہی کوئی امپورٹنس نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔وہ بیچ میں کھڑا ہونے کے باوجود بھی ایسے تھا جیسے وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔اور اسے اپنا یوں اگنور ہونا اس خوبصورت لڑکی کے ہاتھوں بالکل پسند نہیں آرہا تھا۔۔۔

ابوذر اس لڑکی کو سر تا پاؤں بغور دیکھنے لگا۔۔۔اسے یاد نہیں پڑتا کہ وہ لڑکی اس کے سرکل میں کبھی اس نے دیکھی ہو۔۔۔۔

کون تھی وہ؟؟۔۔۔۔اور اس کی سالگرہ میں کہاں سے آئی؟؟۔۔۔۔۔
عجیب بات یہ تھی کہ اس کی سالگرہ میں آکر اسی کو اہمیت نہیں دے رہی تھی۔۔۔اہمیت دینا تو دور کی بات۔۔دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"ابوذر نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔تب جا کے فرحا کی نظر" اس پر گئی۔۔۔

ابوذر بلیک شرٹ اور بلیک پینٹ زیب تن کیے ہوئے تھا۔۔۔بلیک شرٹ پر وائٹ کوڈ بڑا ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

سفید رنگت۔۔۔۔گھنے سیاہ بال۔۔۔۔بھوری آنکھیں۔۔۔۔گھنی پلکیں۔۔۔۔لمبا قد۔۔۔ورزشی جسامت۔۔۔۔وہ ڈاکٹر سمیر سے کہیں زیادہ خوبصورت تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔ہیپی برتھ ڈے۔۔۔"فرحا نے فوراً ہی اسے مسکرا کر وش" کیا۔۔۔

او۔۔۔تو یہ مجھے جانتی ہے۔۔۔مگر پھر میں اسے کیوں نہیں جانتا"
۔۔۔"اوذرا الجھا۔۔۔

آپ کا نام؟۔۔۔کیا ہم پہلے ملے ہیں؟؟۔۔"ابوذر بغور اس کی جانب
دیکھ۔۔۔مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھا کر۔۔۔نرمی سے استفسار کیا۔۔۔۔

ابوذر کو ایک لمحے کے لیے لگا جیسے اس نے کہیں اسے پہلے دیکھا ہے۔۔۔مگر
کہاں؟؟۔۔۔یہ اسے یاد نہیں آرہا تھا۔۔۔

ایک بار ملے تھے ہاسپٹل میں ہم۔۔۔۔آپ کی ذہانت کے سبب۔۔۔" "
وہ خاصہ میٹھے لہجے میں ذلیل کر رہی تھی۔۔۔وہ الگ بات ہے کہ مقابل سمجھا
ہی نہیں۔۔۔

بھولی نہیں تھی وہ اب تک کس قدر پریشان کیا تھا اس نے کرن کو یہ کہہ کر۔۔۔کے وقاص کریٹیکل سچویشن میں ہے۔۔۔

"ہاسپٹل؟؟۔۔۔کب؟۔۔۔"مقابل الجھ کر۔۔۔

"آپ آرہی ہیں ناہاسپٹل آپریشن کے لیے۔۔۔"سمیر نے بہت زور دیا تھا اپنے ذہن پر اور آخر کار اسے یاد آہی گیا تھا کہ فرحا اس کی کون سی پیشنٹ ہے۔۔۔۔جب یہ بات یاد آئی ی کہ وہ اسے آپریشن کے لیے دوبارہ ملنے والی ہے۔۔۔۔تو اس نے فرحا کو مزید ابوذر سے بات کرنے کا موقع دیے بغیر۔۔۔بیچ میں ٹانگ اڑائی۔۔۔

فرحا ابھی ابوزر کے سوال کا جواب دیتی اس سے پہلے ہی سمیر نے سوال کر لیا تھا۔۔۔۔

وہ ابوذر پر سمیر کو فوقیت دیتے ہوئے پہلے اس کے سوال کا جواب دینے لگی۔۔۔

جی۔۔۔آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ اگر میں نے جلدی آپریشن نہیں کرایا تو میرا مسئلہ مزید بڑھ جائے گا۔۔۔"فرحا پریشان ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کو مزید ڈراؤں۔۔۔فلحال دوائیاں کھا رہی ہیں ناں؟؟۔۔۔درد تو نہیں ہو رہا؟؟۔۔"ڈاکٹر سمیر نے نہایت فکر مندی سے پوچھا۔۔۔جیسے اس کی فکر میں گھلے چلے جا رہا ہو۔۔۔۔ابوذر نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کا کزن چھوڑنا نہیں چاہتا اس لڑکی کو۔۔۔۔اس لیے وہ اسکیوز کر کے وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔۔۔اسے تھرڈ ویل بننے کا کوئی شوق نہیں تھا۔۔۔

ابوذر وہاں سے ہٹا تو اس کی نظر اپنے سارے دوستوں پر گئی۔۔۔۔

وہ فوراً ہی ان کی جانب آیا تھا۔۔۔ مگر وہاں آتے ہی اسے ماحول پر عجیب سی کشیدگی چھائی ی نظر ائی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔"اس کے مسکرا کر ہیلو کرتے ہی۔۔۔ سب اس کی جانب متوجہ" ہوئے۔۔۔۔

جبکے وقاص اس کی جانب دیکھنے کی زحمت کیے بغیر کرن کا بازو پکڑ کر باہر لے جانے کی نیت سے کھینچنے لگا۔۔۔

چھوڑیں مجھے سر۔۔۔۔"کرن تیزی سے جھنجھلا کر بولی۔۔۔"

سر؟؟۔۔"ابوذر وہاں چلنے والے ڈرامے سے مکمل انجان تھا اس لیے" کرن کے منہ سے سر کا لفظ سن الجھا۔۔۔۔

اندازہ تو وہ لگا چکا تھا کہ وہ میاں بیوی پھر لڑ رہے ہیں۔۔۔

لگتا ہے میں نے بڑا مزیدار ڈرامہ مس کر دیا ہے۔۔۔"وہ زیرِ لب" مسکراتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔۔

وہ لڑکی پھر سرکہ رہی تھی۔۔۔وقاص کا پارہ کیسے ہائی نہ ہوتا۔۔۔۔

اس کا چہرہ کرن کے اس عمل پر غصے سے دھواں دھواں ہونے لگا۔۔۔۔

وقاص آرام سے بات کرلو بیٹھ کر۔۔۔یہی بہتر رہے گا۔۔۔"معاویہ کو ڈر" لاحق ہوا کے وقاص غصے میں کرن کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔۔۔۔اس لیے وہ تیزی سے اس کا ہاتھ جو کرن کے بازو پر تھا۔۔۔اسے ہٹا کر جھٹکتے۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔نرمی سے سمجھانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

وہ سمجھ سکتا تھا کہ کرن غصہ ہے اس لیے وقاص کے ساتھ اجنبیت والا بیہیویئر کر رہی ہے۔۔۔۔اور وہ اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھی۔۔۔۔وقاص نے پری کو کیوں نہیں بتایا کہ وہ شادی شدہ ہے۔۔۔اس بات کا غصہ اسے بھی تھا۔۔۔۔وہ کیوں کسی کو غلط امید دے رہا تھا؟؟۔۔۔۔۔۔خاص طور پہ تب۔۔۔جب وہ خود بھی جانتا تھا کہ معاملات کتنے نازک ہیں۔۔۔۔مانا وہ وکیل تھا مگر اس کے والد کی وجہ سے کاروباری دنیا کی بھی اسے ہر طرح کی انفارمیشن تھی۔۔۔ابوذر کی طرح وہ بھی سمجھ سکتا تھا کہ چل کیا رہا ہے۔۔۔

یہ کیا سمجھ رہا ہے۔۔۔کہ یہ ہی ایک سیانا پیدا ہو گیا ہے دنیا"
میں۔۔۔۔"معاویہ اسے دیکھ۔۔۔دل ہی دل کڑنے لگا۔۔۔۔

اسی لمحے انا ہال میں داخل ہوئی ی۔۔۔اسے ماحول خاصہ گرم محسوس
ہوا۔۔۔

وہ معاویہ کے پیچھے آ کر کھڑی وئی ی تھی۔۔۔۔یہ سوچ۔۔۔کے دیکھے
۔۔۔چل کیا رہا ہے ؟؟۔۔۔

معاویہ کا اپنے اور کرن کے درمیان میں آنا و قاص سے برداشت نہ
ہوا۔۔۔اگلے ہی پل اس نے اپنے سیدھے ہاتھ سے معاویہ کی گردن
دبوچی۔۔۔

ابوذر یہ منظر دیکھ۔۔۔ہل کر رہ گیا تھا۔۔۔ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا ان کی دوستی میں۔۔۔۔

اب تو مجھے بتائے گا کہ مجھے اپنی بیوی سے کیسے بات کرنی چاہیے۔۔۔۔" "
وقاص کی آنکھیں اس لمحے شعلے برسا رہی تھیں معاویہ پر۔۔۔

ان دونوں کے درمیان ہونے والی لڑائی نے سب ہی کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی۔۔۔

کرن بہت شرمندہ سی ہو گئی تھی۔۔۔۔سب اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اسے ہی تو شوق تھاناں کنوارا بننے کا۔۔۔اب جب وہ اسے بنا رہی ہے۔۔تو کیوں اتنا بھڑک رہا ہے؟؟۔۔۔۔۔

دور رہ میری بیوی سے۔۔۔ سمجھا۔۔۔۔ورنہ جان سے مار دوں" گا۔۔۔"اگلے ہی پل۔۔۔اس کا گلا چھوڑ کر۔۔۔پوری فورس کے ساتھ پیچھے کی جانب دھکیل کر۔۔۔۔وہ حلق کے بل چنگھاڑا۔۔۔۔

معاویہ بیلنس برقرار نہ رکھ سکا۔۔۔اور پیچھے کی جانب گرا۔۔۔۔کیونکہ اس کے پیچھے انا کھڑی تھی۔۔۔انا کے پیچھے ٹیبل تھی۔۔

اگلے ہی پل انا ٹیبل سمیت زمین بوس ہوئی ی۔۔۔اور اس پر معاویہ آن گرا۔۔۔۔۔

انا۔۔"وقاص کے ہوش اڑے تھے۔۔۔۔اور صرف اسی کا کیا۔۔۔"
پورے ہول میں موجود لوگوں کا یہی حال تھا۔۔۔۔

انا کے سر سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ اسی لمحے بے ہوش ہو گئی۔۔۔

کرن کو چھوڑ۔۔۔وقاص تیزی سے انا کی جانب بھاگا۔۔۔۔تب جا کے کرن کو یاد آیا کہ وہ پریگننٹ ہے۔۔۔

معاویہ کے زیادہ چوٹ نہیں آئی تھی۔۔۔چونکہ وہ انا پر گرا تھا۔۔۔۔

ابوذر فوراہی اسے اٹھانے آیا۔۔اس کے اٹھاتے ہی وقاص نے عجلت سے انا کو اپنی باہوں کے حصار میں اٹھالیا۔۔۔۔

بغیر کسی کا انتظار کیے۔۔۔۔وہ انا کو باہر کی جانب لے کر بھاگا۔۔۔۔

کرن اسے جاتا ہوا حسرت سے دیکھنے لگی۔۔اسے اپنا دل شدید بھاری ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔

پری انا اور کتنی پال رکھی تھیں اس ہرجائی نے۔۔۔۔۔

معاویہ اور ابوذر بھی تیزی سے پیچھے جانے لگے۔۔۔

ابوذر تو یہیں رک۔۔۔"معاویہ نے اسے اپنے ساتھ چلتا دیکھ۔۔۔فورا "
روکا۔۔۔۔

نہیں میں ساتھ چلوں گا۔۔انا کے زیادہ نہ لگ گئی ہو۔۔۔"وہ فکر مندی "
سے گویا ہوا۔۔۔

نہیں۔۔۔ تیرے مہمان آئے ہوئے ہیں۔۔۔تو انھیں سنبھال۔۔۔میں "
"اور وقاص ہیں انا کے ساتھ۔۔۔۔ہم دیکھ لیں گے۔۔۔

اس کا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا ایسی حالت ہے وہ کیسے گھر چھوڑ کے جا سکتا
تھا۔۔۔بس یہی وجہ تھی کہ وہ معاویہ کی بات سے متفق
"ہوا۔۔۔"اوکے۔۔۔کچھ بھی ہو تو مجھے فون کرنا۔۔۔

ضرور۔۔"معاویہ بھی وہاں سے تیزی سے چل دیا تھا۔۔۔"

اس پورے تماشے کے بعد کرن وہاں کیسے رک سکتی تھی۔۔۔تمام لوگوں کی توجہ اب اسی کی جانب مرکوز تھی۔۔۔اسے اپنے آپ کوئی نمونہ معلوم ہوا۔۔۔۔

وقاص عباسی اسے دنیا کے سامنے تماشہ بنا کر چلا گیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔۔۔۔

اس نے سب کے سامنے معاویہ کو جو دھمکی دی اس سے یقینا لوگوں کو یہی تاثر ملا ہو گا۔۔۔کہ اس کے اور معاویہ کے درمیان کچھ چل رہا ہے۔۔۔یہ

سوچ۔۔۔وہ شرم سے پانی پانی ہوئی۔۔۔۔اگر اسے ذرا بھی اندازہ ہوتا کہ یہاں یہ سب ہونے والا ہے تو وہ کبھی نہ آتی۔۔۔۔

بغیر کچھ کہے تیزی سے باہر کی جانب چل دی۔۔۔وہ اپنی سچویشن میں اتنی الجھی ہوئی تھی۔۔۔کہ اسے فرحا کا خیال ہی نہ آیا۔۔۔

کرن ویٹ۔۔۔"انس فوراہی اس کے پیچھے پیچھے باہر تک آیا تھا۔۔۔۔"

ابوذر کی پارٹی ان میاں بیوی کی وجہ سے ہی خراب ہوئی تھی۔۔۔اس لیے وہ بہت شرمندہ تھی۔۔۔۔

جی؟؟۔۔"انس کو دیکھ۔۔وہ رک کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔"

رات کافی ہو گئی ہے۔۔۔آپ کا اکیلے جانا ٹھیک نہیں۔۔۔وقاص انا کو " لے کر گیا ہے۔۔تو آئی یں میں آپ کو آپ کے گھر تک چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔" وہ ایک ہاتھ اپنے پینٹ کی جیب میں ڈال کر اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے مدد کی آفر کرنے لگا۔۔۔۔

نہیں شکریہ۔۔۔۔میں مینج کر لوں گی۔۔۔" کرن اسے نہیں جانتی " تھی۔۔۔اس لیے سپارٹ سے لہجے میں انکار کر فوراہی وہاں سے چل دی۔۔۔

اس کے جاتے ہی انس نے فوراہی سیل نکال کر کال کی۔۔۔۔

مجھے مسز وقاص عباسی کی انفارمیشن نکلوانی ہے۔۔۔وہ بھی جلد سے "
جلد۔۔۔۔پیدائش سے لے کر اب تک کی۔۔۔ہر ایک ڈیٹیل۔۔۔۔"انس
نے گمبھیر لہجے میں اپنے سیکرٹری کو آرڈر کیا۔۔۔

اوکے سر۔۔۔۔ہو جائے گا کام۔۔۔"اس کا سیکرٹری الجھ کر رہ گیا"
تھا۔۔۔۔بھلا انس وقاص کی بیوی کی انفارمیشن کیوں نکلوانا چاہتا ہے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

صبح اس کی آنکھ کھلی تو سر شدید بھاری ہو رہا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اسے محسوس ہوا۔۔۔جیسے وہ پھنسی ہوئی ہے۔۔۔ہل تک نہیں
پا رہی۔۔۔۔

مردانہ بازواس کے وجود پر تھا۔۔۔

کسی کی گرم سانسیں وہ اپنی گردن پر محسوس کر سکتی تھی

فرحا نے نظر گھما کر دیکھا۔۔۔تو اس کے منہ سے بے ساختہ چیخ
"نکلی۔۔۔"آہ"ہہہ

فرحاواش روم سے آنے کے بعد پورے ہال میں کرن کو ڈھونڈنے لگی۔۔۔

اس کے سینے میں درد کی لہریں اٹھنے لگی تھیں۔۔۔۔

وہ اچانک سامنے سے آتی لڑکی سے ٹکرائی۔۔۔

"آہ۔۔۔" سینے میں درد کی شدت سے وہ کراہ اٹھی تھی۔۔۔۔شاید اس کی دوائیوں کا اثر ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔

"سوری۔۔۔میں نے دیکھا نہیں لیڈی۔۔۔۔لگتا ہے آپ کو کافی زور سے لگ گئی۔" ابوذر کی گرل فرینڈ زوبیہ اسے دیکھتے ہی۔۔۔معذرت کرنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ کی غلطی نہیں ہے۔۔۔میرے سینے میں درد ہو رہا ہے۔۔" وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔آہستگی سے کراہ بھرتے ہوئے بولی۔۔

"او۔۔۔بہت زیادہ ہو رہا ہے کیا؟؟۔۔"

ہاں۔۔۔"فرحا نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

اوکے۔۔۔تو تم یہ پیو۔۔۔دیکھنا درد دو منٹ میں چھو منتر ہو جائے گا۔۔ہر درد کی دوا ہے یہ۔۔" زوبیہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا گلاس۔۔۔اس کے منہ سے زبردستی لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے پیوناں لیڈی۔۔۔۔جوس ہے۔۔۔بے فکر رہو۔۔۔"فرحا کو پہلی" ملاقات میں وہ لڑکی بہت عجیب لگی۔۔۔خواہ مخواہ ہی جوس پلانے کے پیچھے پڑ گئی تھی۔۔۔

زوبیہ نے اسے مطمئن کیا۔۔کہ اس کے گلاس میں جوس ہے۔۔۔تو وہ اپنی جان اس عجیب لڑکی سے چھڑانے کے لیے۔۔۔ایک سانس میں ہی سارا پی گئی۔۔۔

ایبی۔۔۔۔اس کا ٹیسٹ کتنا عجیب سا ہے۔۔۔"اس نے برا سا منہ بناتے" ہوئے کہا۔۔۔

اوولیڈی۔۔۔ابھی بس کچھ دیر رکو اور پھر دیکھنا جادو۔۔۔"وہ یہ کہہ کر" ہنستی ہوئی۔۔۔وہاں سے گزر گئی۔۔۔

جو پارٹی میں ہنگامہ ہوا اس کے بعد ابوذر کا کیک کاٹنے کا کوئی موڈ ہی نہیں تھا۔۔۔

اس کے سارے دوست ہسپتال میں تھے۔۔۔وہ کیسے کیک کاٹ لیتا۔۔۔

اس نے کیک نہ کاٹا بس کھانا کھلا کر۔۔اپنے مہمانوں کو الوداع کیا۔۔۔

"تو چلیں برتھ ڈے بوائے اوپر۔۔"زوبیہ نے اپنی باہیں اس کے کندھے پر ڈالتے ہوئے۔۔۔۔شرارت سے پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔"اس کی باہیں اپنے کندھے سے بے زاریت کے ساتھ ہٹاتے ہوئے۔۔۔صاف انکار کیا۔۔۔

"تم مجھے انکار کر رہے ہو؟؟۔۔۔"زوبیہ بے یقینی سے پوچھنے لگی۔۔۔اسے اپنے حسن پر بڑا ناز تھا۔۔۔اور یہ پہلی بار تھا زندگی میں۔۔۔کہ وہ کسی لڑکے کو اپروچ کر رہی ہو۔۔۔اور سامنے سے انکار آیا۔۔۔

"ابھی بات کرنے کا بھی موڈ نہیں ہے میرا۔۔۔جاؤ پلیز"وہ بے رخی سے کہتا۔۔کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

زوبیہ پاؤں پٹکتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔

وہ اکیلا بیٹھ کر ڈرنک کر رہا تھا اب۔۔۔

اس کے ذہن میں ایک ہی سین گھوم رہا تھا بس۔۔۔وقاص کا انا کو باہوں میں بھر کر لے جانا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں سرخی ابھر آئی۔۔۔یہ جذبات نشے تلے ہی ابھرتے تھے اس کے۔۔۔۔ورنہ انہیں دل کے کسی بہت گہرے کونے میں چھپا رکھا تھا اس لڑکے نے۔۔۔انہیں یوں باہر آجانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔۔

ڈیڑھ سال گزر گیا تھا وقاص عباسی کی شادی کو۔۔۔۔۔لیکن پھر بھی وہ انا کا پیچھا آج تک نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔یہی بات اس کے دل کو سب سے زیادہ زہر لگتی تھی۔۔۔۔

پہلے انا کیسے ہر چھوٹے چھوٹے کام کے لیے اس کے پاس آجایا کرتی تھی ابوذر ابوذر کرتے۔۔۔۔ مگر وقاص کی شادی کے بعد اس نے وہ بھی آنا چھوڑ دیا۔۔۔۔

وہ آج جن اونچائیوں پر تھی وہ سب وقاص عباسی کی عنایت تھی۔۔۔یہ بات اس سے بہتر کون جانتا تھا۔۔۔

کوئی شادی شدہ مرد کسی عورت کے ایسے ہی تو ناز نخرے نہیں اٹھاتا ناں۔۔۔یقیناوہ سائیڈ بزنس چلا رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

ایسا نہیں۔۔۔کہ اس نے انا کو سمجھانے کی کوشش نہیں کی۔۔۔۔اس نے شروع میں بہت کوشش کی اس لڑکی کو سمجھانے کی۔۔۔کہ وقاص عباسی

اب شادی شدہ ہے اس کے ساتھ تعلق سوائے گندگی کے اب کچھ
نہیں۔۔۔ مگر اس لڑکی نے اس کی ساری نصیحتوں کو کانوں میں گھما دیا۔۔۔۔

آئے دن ان کے ایک ساتھ ملنے کی خبریں نیوز میں آتی تھیں۔۔۔۔اناو
و قاص دونوں میں سے کسی ایک نے بھی انہیں کبھی کلیئر کرنے کی کوشش
نہیں۔۔۔۔

اس نوجوان نے رنجیدہ ہو کر آنکھیں بند کی۔۔۔۔۔۔تو ایک آنسو ٹوٹ کر
اس کی پلک پر آٹھرا۔۔۔

وہ حد سے زیادہ پی چکا تھا۔۔۔۔

سر۔سائیڈ میں ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔وہ نشے میں ہے۔۔۔اس کا " کیا کرنا ہے؟؟۔۔۔"ابوذر کے سیکرٹری نے آکر۔۔۔اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔تو اس نے جھنجھلا کر ایک گہرا سانس بھرا۔۔۔

"کون سی لڑکی؟؟۔۔ "

سر مجھے اس کے متعلق کوئی انفارمیشن نہیں۔۔۔"اس کے سیکرٹری نے " تیزی سے لاعلمی میں کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

افف۔۔۔۔تو جاؤ۔۔جا کر پوچھو نا اس سے۔۔۔مجھے کیا بتا رہے " ہو۔۔۔۔۔"وہ نشے میں دھت نوجوان خاصہ جھنجھلا کر چیخا۔۔۔

تو اس کا سیکرٹری بے بسی کی انتہا کو چھوتے ہوئے۔۔۔اسے دیکھنے لگا۔۔۔

سر۔۔۔وہ لڑکی بہت نشے میں ہے۔۔۔وہ ٹیبل پر منہ دیے بیٹھی ہے۔۔۔ "
میں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ کوئی جواب ٹھیک سے
"دے ہی نہیں رہی۔۔

تم سارے کام نمٹا جاؤ۔۔۔۔میں خود دیکھ لوں گا اسے۔۔۔۔اگر زیادہ "
ہو گا تو گیسٹ روم میں سلا دوں گا۔۔۔ صبح اٹھ کر خود ہی چلی جائے گی اپنے
گھر۔۔۔"اس نے نشے میں۔۔۔اپنے سیکرٹری کی جانب دیکھ کہا۔۔

"اوکے سر۔۔۔"

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اپنے کمرے میں آئی ی تھی ڈائی ریکٹ۔۔۔۔

... اس کا دل شدید بھاری ہو رہا تھا

دل چاہا کہ پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔

وقاص عباسی نے اس کا تماشہ بنا کر رکھ دیا تھا پوری دنیا کے سامنے۔۔۔

ابھی وہ بیڈ پر بیٹھی بھی نہ تھی۔۔۔کے اس کے پرس میں موجود سیل رنگ ہونے لگا۔۔۔

ایک ہلکی سی آس جگی۔۔۔کہ شاید وقاص کا ہو۔۔۔یہ پوچھنے کے لیے فون کیا ہو کہ گھر پہنچیں صحیح سلامت یا نہیں۔۔۔

مگر توقع کے بالکل برعکس کال معاویہ کی جانب سے تھی۔۔۔

کچھ لمحے سوچتی رہی کال ریسیو کرے یا نہیں۔۔۔۔

پھر آخر کار کال ریسیو کرلی۔۔۔یہ سوچ کے اناوو قاص کے متعلق پوچھے گی۔۔۔

اس نے جیسے ہی سیل کان سے لگایا۔۔۔دوسری جانب سے فوراہی شرمندہ "سی آواز آئی۔۔۔"سوری۔۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔آپ نے کیا کیا ہے؟؟۔۔"

"وقاص کو غلط فہمی شاید میری وجہ سے ہی ہوئی ہے۔۔"

یہ آپ کی غلطی نہیں ہے۔۔۔اگر میرا شوہر شکیائی مزاج ہے"
تو۔۔۔"کرن نے روہانسہ لہجے میں جملہ ادا کیا۔۔۔

بہت شرمندگی محسوس کر رہی تھی وہ معاویہ سے۔۔۔۔کیا سوچ رہا ہو گا وہ
اس کے بارے میں۔۔۔

دوسری جانب اس کے جملے سن۔۔۔معاویہ خاموش ہو گیا۔۔۔۔کیا بتاتا
اسے۔۔۔کہ غلطی ساری اسی کی ہے۔۔۔چونکہ اسی نے وقاص کو بتایا تھا کہ
اسے پسند کرتا ہے۔۔۔مانا انجانے میں ہی صحیح۔۔۔مگر اپنا پورا حالِ دل اسی
کے شوہر کو سنا چکا تھا۔۔۔۔

وہ صرف معافی مانگنا چاہتا تھا کرن کی بات سننے کے بعد اسے سمجھ نہ آیا کہ کیا بولے۔۔۔

دونوں طرف مکمل خاموشی طاری رہی۔۔۔

کہ پھر کرن کو انا کی پریگننٹسی کا خیال آیا۔۔۔

انا کیسی ہے؟؟۔۔"وہ جاننا چاہتی تھی بچہ بچایا نہیں۔۔۔ "

جواب میں اس کے دل کا ہر کونا بس یہی سننے کا منتظر تھا۔۔۔کہ معاویہ بولے کہ نہیں وہ ٹھیک نہیں۔۔۔اس کے ڈی این سی ہو گئی ہے۔۔۔

مانا ایک روح کے مرنے کی خواہش کرنا غلط ہے۔۔۔۔ مگر وہ انسان تھی فرشتہ نہیں۔۔۔۔ یہ بچہ اس کے حق پر ڈاکہ تھا۔۔۔۔

کہیں نہ کہیں اسے لگتا تھا کہ اگر اناپریگننٹ نہ ہوتی تو شاید وقاص اس کی جانب اتنا نہ جھکتا۔۔۔۔

ایک وقت آدمی اپنی محبوبہ سے دور رہ سکتا ہے مگر اپنے بچوں کی ماں سے نہیں۔۔۔۔ بچے ماں باپ کو ایک کڑی سے جوڑ دیتے ہیں۔۔۔۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وقاص اسے اپنے بچے کی ماں نہیں بننے دینا چاہتا تھا شروع سے۔۔۔ کیونکہ وہ اسے جوڑنا ہی نہیں چاہتا تھا زندگی بھر کے لیے۔۔۔ اور جسے وہ جوڑنا چاہتا تھا۔۔۔ اسے جوڑ چکا تھا۔۔۔

ابھی وہ دوائی یوں کے زیرِ اثر سو رہی ہے۔۔۔ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اس کے سر پر گہری چوٹ آئی ہے۔۔۔دو دن تک ہاسپٹل میں ہی رہے گی وہ۔۔۔۔ تم چاہو تو کل پوچھنے آجانا" معاویہ نے نرمی سے جواب دیا۔۔۔

"اور کچھ کہا ڈاکٹر نے؟؟۔۔۔کیا تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو؟؟۔۔" وہ جس طرح گری تھی۔۔۔یقیناً ڈاکٹر نے کچھ تو کہا ہو گا بچے کے متعلق۔۔۔۔جو معاویہ اسے بتا نہیں رہا۔۔۔

کیا معاویہ بھی وقاص کے ساتھ ملا ہوا ہے؟؟۔۔۔۔اچانک ہی اس کے ذہن میں خیال آیا۔۔۔

نہیں۔۔۔میں بھلا کیوں تم سے کچھ چھپانے لگا۔۔۔"اس نے بہت نرمی" سے جواب دیا تھا۔۔۔جسے سن۔۔۔۔کہیں سے بھی ایسا نہیں لگا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔

کرن سوچ میں پڑی۔۔۔یہ کیسے ممکن تھا۔اس نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ انا کتنی زور سے گری تھی ٹیبل سمیت اور پھر اس کے اوپر معاویہ گرا۔۔۔ایسے معاملات میں تو اکثر مس کیرج ہو جاتا ہے۔۔۔

ڈاکٹر نے کچھ تو بتایا ہو گا اس بچے کے متعلق۔۔۔یا شاید ڈاکٹر نے بتایا ہے لیکن وہ بتا نہیں رہا کیونکہ وہ انا کا دوست ہے اور وہ بے شرم لڑکی بن بیائی ی ماں ہے۔۔۔اس کی بدنامی کے ڈر سے شاید معاویہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔

اس کا ذہن الجھ کر رہ گیا تھا۔۔۔ان گنت سوچیں اس کے ذہن میں اس لمحے چل رہی تھیں۔۔۔

ویسے وقاص نکل گیا ہے یہاں سے۔۔۔وہ بس پہنچنے ہی والا ہو گا ”
گھر۔۔۔۔بہت غصے میں ہے وہ۔۔۔۔ میاں بیوی میں لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں اگر ایک غصے میں ہو تو دوسرے کو ٹھنڈا رہنا چاہیے۔۔۔مجھے امید ہے تم سمجھ رہی ہو۔۔۔میں کیا بولنا چاہ رہا ہوں۔۔۔اوکے۔۔۔انا کے ساتھ میں رک رہا ہوں ہاسپٹل میں۔۔۔تم انا کی فکر نہ کرنا۔۔۔۔“اس نے آخری جملہ بول کر کال ڈس کنیکٹ کر دی تھی۔۔۔

پارٹی میں معاویہ نے دیکھ لیا تھا کے صرف وقاص کا ہی نہیں کرن کا بھی ٹمپریچر بہت ہائی ہے۔۔۔مگر وہ نہیں جانتا۔۔۔کرن شروع سے ایسی نہیں تھی۔۔۔وہ وقاص ہے جس نے اسے اس طرح کا بننے پر مجبور کیا۔۔۔

انا کی فکر اور میں۔۔۔مائے فٹ۔۔۔کاش مر ہی جاتی تو اچھا تھا۔۔۔چڑیل" کہیں کی۔۔۔"فون کٹ ہوتے ہی وہ زیر لب کڑکڑانے لگی۔۔۔

وہ انتظار کرنے لگی۔۔۔اس نے کپڑے بھی چینج نہیں کیے تھے۔۔۔

ایک گھنٹہ گزر گیا انتظار کرتے کرتے۔۔۔مگر وقاص نہیں آیا۔۔۔اس لمحے یوں ہی آنکھ اپنے عکس پر گئی۔۔۔جو آئی ینے میں نظر آرہا تھا۔۔۔

لگا جیسے کوئی بے وقوف ہو۔۔۔ہاں بیوقوف تو تھی جو اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی یہ سوچ رہی تھی کہ بات کرلے گی اور سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

کیوں اس کا دل سب ٹھیک ہو جانے کی امید میں بیٹھا رہتا تھا؟؟۔۔۔

اپنے ہی دل کو جیسے سمجھ نہیں پاتی تھی وہ۔۔۔۔

اپنا عکس دیکھ۔۔۔رونا آنے لگا۔۔۔اچانک پھر سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

اپنے انسو بے دردی سے پونچھ کر۔۔۔جب سیل کی اسکرین دیکھی۔۔۔تو موڈ مزید اف ہوا۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے سدرہ کی کال ریسیو کی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

تو سمجھتی کیا ہے خود کو ہاں؟؟۔۔۔اوقات کیا ہے تیری؟؟۔۔۔میرے ”
معاویہ پر نظر رکھے گی تو؟؟۔۔ہاں۔۔۔۔۔میرا بھائی ی پورا نہیں پڑھ رہا
تجھے ڈائی ن؟۔۔۔جو میری محبت کے پیچھے پڑ گئی ہے اب۔۔۔۔آج صرف
تیری وجہ سے بھائی اور معاویہ کی سالوں پرانی دوستی ٹوٹ گئی۔۔۔۔یہاں
تک کہ بھائی نے اس پہ ہاتھ تک اٹھایا ہے۔۔۔اور یہ سب صرف تیری وجہ
سے ہوا ہے ڈائی ن۔۔۔۔“بس اس کا ہیلو بولنا تھا کہ دوسری جانب سے
سدرہ برسنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔وہ بھی نہایت جارہانہ انداز میں۔۔۔۔

اس نے نہ تو بڑے ہونے کی تمیز رکھی۔۔۔نہ بھابھی ہونے کا لحاظ۔۔۔

سدرہ کی ایک دوست ابوذر کی پارٹی میں موجود تھی۔۔۔اسی نے کال کر کے
سدرہ کو پارٹی میں ہونے والی لڑائی ی کے متعلق بتایا۔۔۔۔

زبان سنبھال کر بات کرو سدرہ۔۔میں کچھ بولتی نہیں ہوں اس کا "
مطلب یہ نہیں ہے کے تم جو چاہے بولتی چلی جاؤ۔۔۔ تمہیں کوئی تمیز ہے
کہ نہیں؟؟۔۔۔۔۔۔میں نہ صرف تم سے عمر میں بڑی ہوں بلکہ تمہارے
بھائی کی بیوی بھی ہوں۔۔۔۔۔۔۔"کرن بھی جوابی کاروائی پر اتری۔۔۔

ابھی وہ غصے میں بول ہی رہی تھی۔۔۔کہ دوسری جانب سے سدرہ تیزی
سے بات کاٹتے ہوئے بولی۔۔۔

زیادہ دن نہیں رہو گی۔۔۔"بس اس کا اتنا جملہ ہی کافی تھا کرن کی دنیا زیر "
وزبر کرنے کے لیے۔۔۔

کیا؟۔۔۔کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا؟؟۔۔"وہ خود کو سنبھالتے "
ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

کرن کی آواز نے ہی سدرہ کو بتا دیا تھا کہ وہ کافی ڈر گئی ہے۔۔۔

کیوں جھٹکا لگا جان کر؟؟۔۔۔"وہ خوشی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔"

تم جیسی لالچی عورت کے ساتھ بالکل ٹھیک کر رہا ہے میرا بھائی۔۔۔۔""
اس کے زہر کند جملے۔۔۔۔کرن کے دل کو مزید پارہ پارہ کر گئے۔۔۔

سدرہ۔۔۔۔بکواس بند کرؤ۔۔۔ورنہ میں منہ توڑ دوں گی وہیں آ کر"
تمھارا۔۔۔ سمجھیں۔۔"کرن زور سے دھاڑی ی۔۔۔۔

میرا منہ توڑنے کے بجائے بچے پیدا کرنے پہ دیھان دیتی تو آج یہ دن نہ "
دیکھتی۔۔۔یہی ایک واحد فائدہ تھا جو تو میرے بھائی کو دے سکتی تھی وہ بھی

تجھ سے دیا نہیں گیا۔۔۔یوز لیس عورت۔۔۔"لوگ کتنی آسانی سے ایک عورت کو بچہ نہ پیدا کر پانے کا طعنہ دے دیتے ہیں۔۔۔جیسے سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہو۔۔۔۔

"اگر اب تو میرے معاویہ کے قریب بھی نظر آئی ناں۔۔۔تو میں وارن کر رہی ہوں۔۔۔میں چھوڑوں گی نہیں تجھے۔۔۔۔معاویہ پر نظر رکھنے کی غلطی بھی مت کرنا وہ صرف میرا ہے صرف اور صرف میرا اور بہت جلد ہماری منگنی ہونے والی ہے۔۔۔۔"سدرہ نے خاصا مغرور لہجے میں ۔۔جتاتے ہوئے کہا۔۔۔اور کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔

اس غموں سے نڈھال لڑکی کا ذہن اب کڑیاں جوڑنے لگا تھا۔۔۔پہلے وقاص کا خوب تیار ہو کر ڈنر پر جانا۔۔۔ابوذر کا مشکوک انداز میں کال کاٹ دینا پری کے متعلق بات کرتے ہی۔۔۔۔۔پارٹی میں اچانک وقاص کا ایک لڑکی کے

ساتھ ظاہر ہونا۔۔۔اسے اپنے شادی شدہ ہونے کا نہ بتانا۔۔۔اور اب سدرہ کا شادی ختم ہونے کی نوید سنانا۔۔۔وہ کوئی بے وقوف نہیں تھی جو نہ سمجھ پاتی کہ چل کیا رہا ہے۔۔۔۔

ساری کڑیاں جوڑنے کے بعد اس کے چہرے پر ایک دل جلی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔

آنکھوں سے آنسو از خود ہی بہنے لگے۔۔۔۔

اس گھر کو بسانے کے لیے اس نے اپنا ڈیڑھ سال لگایا تھا جسے وہ ظالم ہر جائی ی ایک لمحے میں بکھیر دینے کے لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔

وہ روتے روتے یوں ہی سو گ ئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سب کے جانے کے بعد اس کا ہال کمرہ مکمل خالی ہو گیا تھا۔۔۔

صرف ایک ٹیبل اور چیئر پورے ہال کمرے میں الگ ہی نمایاں ہو رہے تھے۔۔۔

ہیلو۔۔۔ہیلو میم۔۔۔اٹھو۔۔۔گھر جاؤ اپنے۔۔پارٹی ختم ہو گئی ہے۔۔۔" سارے ملازمین کو بھیجنے کے بعد۔۔۔وہ اپنے کمرے میں جانے کی نیت سے اٹھا۔۔تو راستے میں اس ٹیبل پر سر جھکائے سوتی لڑکی کو دیکھ۔۔۔اس کے قدم رکے۔۔۔

وہ حسین سی اسکینی کلر کی ساڑھی میں موجود پری ٹیبل پر اپنا سیدھا ہاتھ بچھائے۔۔۔اس پر اپنا چاند سہ سفید مکھڑا رکھ۔۔۔پر سکون سو رہی تھی۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر لگی اورنج لپ اسٹک نے ابوذر کی توجہ مکمل اپنی جانب کھینچی۔۔۔

اس کے چہرے پر آتے بال اس کے خوبصورت چہرے کو تھوڑا چھپا رہے تھے۔۔۔جو اس نوجوان کو اچھے نہ لگے۔۔۔

وہ قریب آکر۔۔۔اس کے رخسار سے بالوں کو آہستگی سے ہٹاتے۔۔۔کان کے پیچھے کر۔۔۔بغور اس اجنبی لڑکی کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔

پھر اس نے ٹیبل پر شہادت کی انگلی کو ٹیڑھا کر کے نوک کرتے۔۔۔نرمی سے اس لڑکی سے اپنے گھر جانے کا کہا۔۔۔۔

چند لمحوں بعد ابوذر کو محسوس ہوا کے اسکی آواز جیسے ہوا میں غائب ہو گئی ہو۔۔۔وہ لڑکی تو ٹچ سے مچ نہ ہوئی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔تم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔۔اٹھو۔۔۔پارٹی ختم ہو گئی ہے۔۔۔اپنے گھر جاؤ۔۔"وہ پھر گویا ہوا۔۔۔

"گھر؟؟۔۔۔۔۔گھر تو وہ ہوتا ہے جہاں والدین رہتے ہیں۔۔۔میرے پاس تو کوئی گھر نہیں ہے۔۔۔۔"فرحانشے کی حالت میں آنکھ کھول۔۔۔رنجیدہ سے لہجے میں بولی۔۔۔

ابوذر بھی اس وقت نشے کی حالت میں تھا۔۔۔اسے نہیں سمجھ آیا۔۔۔کہ کیا جواب دے۔۔۔

ٹھیک۔۔۔۔مگر تم یہاں میرے ہال میں نہیں سو"
سکتیں۔۔۔اٹھو۔۔۔جا کے گیسٹ روم میں جا کر سو۔۔۔"ابوذر ڈرنک کرنے کا عادی تھا۔۔۔اس لیے اس کی حالت فرحا سے کچھ بہتر تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔پھر سو گئ ئی۔۔۔اٹھو۔۔۔لڑکی۔۔۔۔"فرحا پھر سر ٹیبل پر جھکا" کر آنکھیں موند گئ تھی۔۔۔

وہ ٹیبل کو اپنا ہاتھ مار کر۔۔۔بجانے لگا۔۔۔

افف۔۔۔کیا مصیبت ہے یار۔۔۔"اس لڑکی کو نہ اٹھتا دیکھ"
۔۔۔۔۔۔اس نے ٹیبل کو لڑکھڑاتے پاؤں سے۔۔۔شدید اکتاہٹ کے ساتھ لات ماری۔۔۔

پوری ٹیبل ہل گئی تھی مگر وہ لڑکی نہ اٹھی۔۔۔

مجبورا ابوذر کو اسے اپنی باہوں میں اٹھانا پڑا تھا۔۔۔

تم تو بہت ہلکی سی ہو۔۔۔بالکل کسی پھول جیسی۔۔۔"وہ بے ساختہ بول" اٹھا۔۔اس لڑکی کے نازک وجود کو باہوں میں بھرتے ہی۔۔۔

اچانک کھجلی محسوس ہونے پر۔۔۔وہ اپنی ناک اس کے سینے سے مسلنے لگی۔۔۔جس پر ابوذر کا دل بے قابو ہوا۔۔۔

اس کے سوئے جذبات اچانک ابھر آئے تھے اس اجنبی لڑکی کے اس عمل پر۔۔۔

اس حسین گڑیا نما لڑکی کے ہونٹوں سے نظریں ہٹانا۔۔۔ابوذر کو دنیا کا سب سے مشکل کام لگنے لگا تھا اب۔۔۔

"تم مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو؟؟۔۔"اس نے اچانک آنکھ کھول کر۔۔ نشیلی نشیلی آنکھوں سے اس حسین نوجوان کو تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اس کی آواز میں نشے کے سبب لہک آگئی تھی۔۔۔

تم کہاں جانا چاہتی ہو؟؟۔۔" وہ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد اب رک گیا تھا " اس کا سوال سن۔۔۔۔

لیفٹ سائیڈ گیسٹ روم تھا اور رائٹ سائیڈ اس کا روم۔۔۔۔ وہ درمیان میں کھڑا تھا۔۔۔

بہت دور۔۔۔ اتنی دور اتنی دور اتنی دور کہ میرے ماں باپ مجھے کبھی " ڈھونڈ نہ سکیں۔۔۔ اور نہ ان کے وہ بچے جنہیں دیکھ کے مجھے جلن و حسرت ہوتی ہے۔۔۔۔۔" وہ نشے میں رونے لگی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

میں بھی بہت دور چلا جانا چاہتا ہوں انا سے۔۔۔" وہ بھی رنجیدہ سے لہجے "
میں بولا۔۔۔۔

تم بھی اکیلے ہو کیا میری طرح؟؟۔۔" وہ اپنی نازک دودھیائی ی باہیں "
مقابل کی گردن میں ڈال کر۔اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔ بڑی
محبت و ہمدردی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔ جیسے اس کا دکھ سمجھتی ہو۔۔

ہاں۔۔۔ میں بہت اکیلا ہوں۔۔۔" یہ بات اگر وہ ہوش میں ہوتا۔۔ تو یقینا "
کبھی نہ کہتا۔۔۔

وہ لوگوں سے ہمدردی لینے اور اپنا غم شیئر کرنے کا عادی نہ تھا۔۔۔

تم اکیلے نہیں۔۔۔میں ہوں ناں تمھارے ساتھ ہینڈسم۔۔۔۔کیونکے ''
میرا بھی کوئی نہیں ہے اس دنیا میں۔۔۔''اس نے بڑی نرمی و ہمدردی سے
مقابل کی گہری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔

دنیا میں اکیلے ہونے کا غم اس لڑکی سے زیادہ کون جانتا تھا جس کے ماں باپ
دونوں حیات تھے لیکن اسے ان کا پیار نصیب نہیں تھا۔۔۔

اسے شدید ترس آرہا تھا ابوذر پر۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس ہینڈسم لڑکے کی دل جوئی کی نیت سے۔۔۔۔اس کے
گال کو نرمی سے چوما۔۔۔۔جیسے آپ کسی بچے کو پیار کرتے ہیں ترس کھا
کر۔۔۔۔بالکل اسی طرح پیار کیا تھا۔۔۔۔

مگر وہ لڑکی نہیں جانتی اس کا ترس کھا کے پیار کرنا ہی مقابل کی دنیا ہلا گیا تھا۔۔۔

ابوذر کی آنکھیں اس لڑکی کے اچانک عمل پر حیرت سے پھیلیں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ گہری نیند میں تھی جب اسے اپنے اوپر بھاری وزن محسوس ہوا۔۔۔

اس نے آنکھ کھولی۔۔۔تو اپنے وجود پر وقاص کو چھایا دیکھ۔۔۔وہ حیران رہ گئی۔۔۔۔اس نے فوراً ہی وقاص کو خود سے دور دھکیلا۔۔۔

اس اچانک حملے کے سبب وہ اس کے وجود سے ہٹ گیا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس نے مارے غضب و غصے کے اس کے گالوں میں اپنی انگلیاں گڑھائی یں۔۔۔ ''کیا کہا تھا میں نے۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔بولو کیا کہا تھا میں نے ۔۔۔'' وہ نوجوان آنکھوں سے لہو برساتے۔۔۔اس کی نیند سے خمار بھری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے دھاڑا۔۔۔

چھوڑو وقاص۔۔۔'' اسے چڑھ محسوس ہوئی ی اس نوجوان'' سے۔۔۔خاصہ جھنجھلا کر وہ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

اس کی جھنجھلاہٹ نے جیسے مقابل کے تن بدن میں آگ لگائی ی ہو۔۔۔۔

میں نے کہا تھا ناں معاویہ سے دور رہنا۔۔ سمجھ کیوں نہیں آتی'' تمھیں ؟؟۔۔۔میری بات سننا تو کجا الٹا میرے پیٹھ پیچھے اس سے مل رہی

ہو۔۔۔کیا بہت مشکل لگنے لگا ہے اس سے دور
رہنا؟؟۔۔ہاں؟؟۔۔۔"وہ مزید آگ بگولہ ہو کر چنگھاڑا۔۔۔تو کرن کی
آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

کہاں سے آرہے ہو؟؟۔۔انا کے پاس سے یا پری کے پاس سے۔۔۔یا"
کوئی اور نئی؟؟۔۔۔"اس کی کڑوی باتوں کو پیتے۔۔۔وہ شدید طیش
کے عالم میں اپنے چہرے سے اس کا ہاتھ ہٹا کر جھٹکتے۔۔۔تیزی سے اٹھ کر
بیٹھ۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔طنزیہ لہجے میں استفسار کرنے
لگی۔۔۔

شٹ۔اپ۔۔۔"جواباً مقابل زور سے چیخا۔۔۔"

کیوں؟۔۔زیادہ ڈائی ریکٹ سوال کر لیا میں نے؟؟۔"وہ آنکھوں میں" کدورت لیے۔۔۔۔معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

مانا وہ وقاص کی طرح چیخ نہیں رہی تھی۔۔۔مگر اس کا ٹھنڈا و کدورت بھرا لہجہ ہی کافی تھا۔۔۔مقابل کے دل کو زخمی کرنے کے لیے۔۔۔

چلو تو دوسری طرح پوچھ لیتی ہوں۔۔۔کتنوں کو میرا حق چھین کر دے" چکے ہو؟؟۔۔۔اور کتنوں کو دینا چاہتے ہو؟؟۔۔ایک بار ہی بتا دو۔۔۔میں ایک بار ہی بیٹھ کر رو لوں گی سارا۔۔۔وہ کیا ہے ناں۔۔۔بار بار رونے سے میری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی۔۔۔اب ہمارا زندگی بھر کا ساتھ تو ہے نہیں۔۔۔جو تم پہ بھروسہ کر کے رو کر اپنی آنکھیں گوالوں۔۔۔"اس کے جملے نشتر سے زیادہ دلخراش معلوم ہوئے مقابل کو۔۔۔۔

تم مجھے اتنا گرا ہوا سمجھتی ہو؟؟۔۔۔" وہ بے یقینی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔ "

اس کے دماغ کی رگیں ابھر ائیں تھیں۔۔۔۔

سمجھتی ہو؟؟۔۔ابھی بھی تمہیں شک ہے؟؟۔۔۔اوکے۔۔"اس نے "
ایک گہرا سانس لیا۔۔۔اور آنسو جو بار بار آنکھوں سے بہے جا رہے تھے انہیں
بے دردی سے پونچھا۔۔۔"لیٹ می کلیر۔۔۔۔مجھے پورا یقین ہے مسٹر
وقاص۔۔۔۔کے ایک نمبر کے بے وفا آدمی ہو تم۔۔۔۔" وہ دانت
پیستے۔۔۔پھنکار کر بولی۔۔۔

ہمم۔۔۔۔" وہ ایک دو ثانیوں کے لیے۔۔۔اس کی کدورت چھلکاتی "
آنکھوں کو تکتا رہا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آتا تھا کیوں سب کچھ ٹھیک ہوتے ہوتے خراب ہو جاتا ہے واپس۔۔۔۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا۔۔۔میں آج پھر کہہ رہا ہوں۔۔۔میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔" وقاص نے اپنے کردار کی آخری بار صفائی دے۔۔۔۔وہ بھی ایک ایک لفظ پر زور ڈال ڈال کے۔۔۔۔

اوواقعی؟؟؟۔۔"کرن نے مضحکہ خیز انداز میں آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے" پوچھا۔۔۔گویا مزاق اڑا رہی ہو اس کی بات کا۔۔۔۔

مقابل کو شدید زہر لگا اس کا یہ انداز۔۔۔اتنا زہر کے اس لمحے شدت سے دل چاہا۔۔۔کہ اس لڑکی کا حشر کر دے۔۔۔۔

اس کے منع کرنے کے باوجود وہ لڑکی پیٹھ پیچھے اس کے دوست سے مل رہی تھی۔۔۔ پکڑی جانے پر۔۔۔بجائے گلٹی یا شرمندہ ہونے کے الٹا اکڑ کر اسی پر الزام تراشی شروع کر دی۔۔۔وہ کیسے آگ بگولہ نہ ہوتا؟؟۔۔۔

"تمہیں یقین کرنا ہے تو کرو۔۔۔ نہیں کرنا تو میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ۔۔۔" وقاص ایک ایک لفظ چبا چبا کر گویا ہوا۔۔۔تو مقابل اس کے چہرے کے قریب اپنا سرخ چہرہ لا کر۔۔۔بغور اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

وقاص کو سمجھ نہ آیا وہ کیوں اسے اسطرح دیکھ رہی ہے۔۔۔

"پہلے تو مجھے لگا تھا شاید دور سے دیکھ رہی ہوں اس لیے مجھے نظر نہیں آرہا۔۔۔ مگر اب تو قریب آگئی۔۔۔اب بھی نظر نہیں آرہا۔۔۔" وہ لڑکی دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے بولی۔۔۔

کیا؟؟۔۔"مقابل ابرو اچکا کر۔۔۔نا سمجھی سے۔۔۔۔"

گلٹ و تھوڑی شرم۔۔۔مگر۔۔۔چچچ۔۔۔چچچ۔۔۔۔۔"زبان سے آواز" نکالتے ہوئے۔۔۔۔"بالکل نظر نہیں آ رہی۔۔۔نہایت ہی کوئی ی ڈھیٹ "آدمی ہو تم۔۔۔۔

کرن۔۔۔۔تم اپنی لمٹس کراس کر رہی ہو۔۔۔۔"وہ شہادت کی انگلی دکھا" کر۔۔۔وارن کرتے دھاڑا۔۔۔

اور تم کر چکے ہو۔۔۔۔"وہ بھی اسی کی آواز کے مقابل آ کر" دھاڑئی ی۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں آندھی ہوں؟؟۔۔۔مجھے نظر نہیں آتا تم کیا کرتے "
"پھر رہے ہو؟؟۔۔۔

تو تم اس معاویہ کے چکر میں مجھ سے لڑ رہی ہو؟؟۔۔۔۔صرف اس "
"لیے۔۔۔کیونکہ میں نے تمہیں اس کے ساتھ ننگے ہاتھوں پکڑ لیا

او پلیز۔۔۔اپنے الفاظوں کو ٹھیک طرح استعمال کرو۔۔۔۔تم نے پہلے ہی "
آج میرا کافی تماشہ بنا دیا ہے۔۔۔۔"وہ چیخی۔۔۔۔

تماشہ؟؟۔۔۔میں نے بنایا یا تم نے؟؟۔۔۔ویسے اور کتنی بار ملی ہو تم اس"
سے میرے پیٹھ پیچھے؟؟۔۔کب سے چل رہا ہے یہ سب؟۔۔۔۔"وقاص
نے اس کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑ۔۔۔ایک کے بعد ایک سوال اس کے کردار پر
داغا۔۔۔۔

بہت ہو گیا۔۔۔خود تمہیں کوئی شرم ولحاظ ہے نہیں اور مجھ پہ الزام لگا رہے ہو۔۔۔۔" وہ اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔چیخی۔۔۔

"مجھے نہیں رہنا اب تمھارے ساتھ۔۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔"اس نے غصے سے بپھر کر کہا۔۔۔

تو مقابل کے چہرے پر ایک دل جلی مسکراہٹ بکھری۔۔۔"آخر اصل بات زبان پر آ ہی گئی۔۔۔۔"

ان دونوں کو اندازہ ہی نہیں تھا کہ وہ اتنی زور زور سے چیخ رہے تھے کے بند دروازے سے ساری آوازیں باہر جا رہی تھیں۔۔۔

دروازے سے کان لگائی عورت۔۔۔ہلکا سا مسکرائی۔۔۔اس نے سیل اسپیکر پر رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

تمھیں کیا۔۔۔مجھے بھی اب نہیں رہنا تمھارے ساتھ۔۔۔" وہ غصے سے " اس کا بازو چھوڑ کر۔۔۔چیخا۔۔۔

میں کبھی ایسی عورت کے ساتھ نہیں رہنا چاہوں گا۔۔۔کے جب باہر " جاؤں تو یہی دھڑکا لگا رہے کے میرے پیٹھ پیچھے وہ کسی اور کو گھر پر نہ بلا لے۔۔۔" اس کے سخت توہین آمیز جملے۔۔۔کرن کی روح تک کو چھلنی کر گئی ے تھے۔۔۔۔

اتنا گندا الزام۔۔۔۔

مارے غضب وغصے کے اس کا ہاتھ از خود ہی اٹھ گیا اس نوجوان پر۔۔۔۔جو اس کے پاکیزہ کردار پر کیچڑ اچھال رہا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے ایک زوردار طمانچے کی آواز گونجی۔۔۔۔

ایک دو ثانیوں تک تو وقاص عباسی کو یقین ہی نہ آیا کے اس نے تھپڑ مارا ہے۔۔۔

آج تک کسی کی مجال نہیں ہوئی ی تھی اس سے بلند آواز میں بات تک کرنے کی۔۔۔اور اس لڑکی نے۔۔۔اس نے ہاتھ تک اٹھا لیا تھا۔۔۔

یقینا یہ اسی کی نرم مزاجی سے فائدہ اٹھایا تھا اس لڑکی نے۔۔۔

کرن۔۔۔"اگلے ہی پل۔۔۔وہ زور سے چنگھاڑا۔۔۔اتنی زور سے کے" کرن کو لگا کے اس کی روح نکل جائے گی خوف سے۔۔۔۔

اس کا خوبصورت چہرہ مکمل اناری ہو چکا تھا۔۔۔

آنکھیں جیسے خون برسانے لگی تھیں۔۔۔

وہ خوبصورت لڑکی ڈر گئی تھی مگر چہرے پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔آنکھیں نہ ہٹائیں اس پر سے۔۔۔۔

اس کے نزدیک یہ تھپڑ اسے بہت پہلے مار دینا چاہیے تھا۔۔۔

مقابل نے اپنی مٹھیاں مضبوطی سے بھینچیں۔۔۔

اسے لگا۔۔۔ایک لمحہ بھی اور وہاں رکا۔۔۔تو کچھ کر بیٹھے گا۔۔۔

وہ دروازے کی جانب آرہا ہے۔۔۔یہ دروازے پر کھڑے شخص نے محسوس کر لیا۔

وقاص نے دروازہ کھولا تو اب وہاں کوئی نہ تھا۔۔۔لیکن وہ نہیں جانتا۔۔۔اس کا کہا ایک ایک لفظ فون کے ذریعے مہوش بیگم کے کانوں تک پہنچایا جارہا تھا اس لمحے۔۔۔۔

وہ جانے لگا تھا۔۔۔مگر جاتے جاتے وہ ایک بار پیچھے مڑا۔۔۔۔

میں بزنس ٹرپ سے آتے ہی تمھیں ڈیورس دے دوں گا مجھے یقین ہے اتنا" صبر تو تم کر ہی سکتی ہو۔۔۔"کرن ہمیشہ ڈیورس کا لفظ استعمال کرتی تھی۔۔ اس نوجوان نے کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔اور آج جب کیا۔۔تو کرن کو محسوس ہوا۔۔۔کہ اب سب ختم ہو گیا ہے ان کے درمیان۔۔۔۔

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چل دیا۔۔۔

کرن اپنا منہ تکیے میں چھپا کر رونے لگی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

صبح اس کی آنکھ دروازے کے نوک ہونے پر کھلی۔۔۔ صبح کے سات بج رہے تھے۔۔۔۔

اس نے بھاری ہوتے سر کے ساتھ دروازہ کھولا۔۔۔تو سامنے عمر کو کھڑا پایا۔۔۔

"سر کی فلائٹ ہے دو گھنٹے بعد کی۔۔۔مجھے سر کا سامان لینا ہے۔۔"عمر کے کہتے ہی۔۔کرن اثبات میں سر ہلا کر کپڑے پیک کرنے کی نیت سے مڑی۔۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے اس کے قدم تھم گئے عمر کا نیکسٹ جملہ سن۔۔۔"سر نے کہا ہے کہ آپ کو زحمت نہ دوں۔۔۔اس لیے آپ تھوڑا سائیڈ ہو جائیں پلیز۔۔۔"

"ہہ؟؟۔۔"اسے یقین نہ آیا۔۔۔۔

جب پچھلی بار وہ گھر چھوڑ کر گئی تھی تو وہ رابعہ سے فون کروا کے اس سے کپڑے نکلواتا تھا اور آج۔۔۔جب کہ وہ گھر پر موجود تھی اسے اجازت نہیں دے رہا تھا اپنے کپڑوں کو چھونے کی۔۔۔

کہنے کو یہ ایک معمولی سی بات تھی مگر اس کے دل کو شدید زخمی کر گئی۔۔۔

رابعہ بھی عمر کے ساتھ پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ان دونوں نے مل کر ہی اس کے سامنے کپڑے پیک کیے۔۔

بس اس ہر جائی نے ایک حق چھینا۔۔۔اور مقابل کو لگنے لگا جیسے وہ اجنبی ہو اِس گھر میں۔۔۔اِس کمرے میں۔۔۔

عمر سامان پیک کر کے لے گیا سوٹ کیس میں اور رابعہ اس سے ناشتے کا پوچھنے لگی۔۔۔

میرا کچھ کھانے کا دل نہیں ہے۔۔۔تم جاؤ۔۔۔" وہ صرف اپنے آنسوؤں پہ ضبط کیے کھڑی تھی۔۔۔

رابعہ کے جاتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور پھوٹ پھوٹ کے دروازے سے لگ کر ہی رونے لگی۔۔۔

کرن کافی دیر سے فرحا کو کال کر رہی تھی۔۔۔۔مگر اس نے ریسیو نہ کی۔۔۔۔

گمان کر۔۔۔کے وہ آفس میں ہو گی۔۔۔مزید کال نہ کی۔۔۔

تیار ہو کر۔۔۔وہ ہسپتال پہنچی انا کی طبیعت پوچھنے۔۔۔

روم نمبر 208 کی پیشنٹ کہاں ہے؟؟۔۔"معاویہ نے اسے جو روم نمبر "
بتایا تھا وہاں تو انا موجود ہی نہ تھی۔۔۔تو اس نے نرس سے۔۔۔جو وہاں سے
گزر رہی تھی۔۔۔انا کے متعلق استفسار کیا۔۔۔

"وہ ایکٹرس۔۔۔۔ "

ہاں۔۔۔وہ ہی۔۔۔کہاں ہے وہ؟؟۔۔۔"کرن تیزی سے پوچھنے لگی۔۔۔"

ان کے تو بوائے فرینڈ آ کر لے گئے۔۔۔۔ڈاکٹر تو منع بھی کر رہے تھے "
۔۔۔کہ ان کی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ سفر کریں۔۔۔ مگر وہ مانے ہی نہیں
۔۔۔کہنے لگے میں خود دیکھ لوں گا۔۔۔"اس نرس کو تو جیسے اپنا پیٹ ہلکا
کرنے کے لیے کوئی چاہیے تھا۔۔۔ کرن کے پوچھتے ہی وہ تیزی سے اگلنا
شروع ہو گ ئی۔۔۔

" کرن یہ سوچ "۔۔۔انا کا کوئی بوائے فرینڈ بھی ہے؟؟۔۔
الجھی۔۔۔۔

پھر اچانک اسے اپنے شوہر کا خیال آیا۔۔۔

اس نے تیزی سے اپنے سیل میں وقاص کی پک نکال کر۔۔۔اس نرس کو
"دکھائی۔۔۔" یہ تھے؟؟۔۔

اس پک میں وقاص گاڑی کے پاس کھڑا تھا۔۔۔اور عمر اس کے سائیڈ میں۔۔۔

وہ شروع سے ہی اپنے شوہر پر بہت فدا تھی۔۔۔اس قدر جان و دل سے فدا۔۔کہ چلتے پھرتے اس کی تصویریں لے لے کر۔۔۔خوش ہو جایا کرتی تھی۔۔۔۔یہ بھی انہی میں سے ایک تصویر تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔۔یہ نیلی شرٹ والا ہی تو تھا۔۔۔"نرس نے وقاص کی جگہ عمر کی نشاندہی کی۔۔۔"

اگلے ہی لمحے۔۔۔اس کے چہرے پر ایک دل جلی سی مسکراہٹ بکھری۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی انا اور عمر کا کوئی جوڑ ہی نہیں ہے۔۔۔یقیناوہ وقاص کے کہنے پر ہی اسے لینے آیا ہو گا۔۔

وہ الجھے ذہن اور بھاری دل کے ساتھ گھر واپس آگئی تھی۔۔۔

ابھی کچھ دیر ہی گزرئی ی تھی کہ اس کے سیل پر نوٹیفکیشن کی بیل رنگ ہوئی۔۔۔

اس نے دیکھا انا نے کچھ پوسٹ کیا ہے ایف بی پر۔۔۔

کرن نے مارئے تجسس کے تیزی سے کلک کیا۔۔۔

ہپی ویکیشن کے کیپشن کے ساتھ۔۔۔اس نے اپنی ایک پک شیئر کی تھی۔۔۔جس میں وہ ایئرپورٹ پر بیٹھی نظر آرہی تھی۔۔۔

کرن ابھی وہ پک دیکھ کر سیل بیڈ پر پٹخنے ہی لگی تھی کہ اس کی نگاہ پک میں موجود کونے پر کھڑے شخص پر گئی۔۔۔اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

وہ وقاص عباسی تھا۔۔۔مانا اس کی تصویر کافی دھندلی تھی چہرے سے۔۔۔مگر کپڑے اور اس کے ہاتھوں میں موجود گھڑی کرن بخوبی پہچان سکتی تھی۔۔۔

تو کوئی بزنس ٹرپ پر نہیں گیا وہ۔۔۔اپنی محبوبہ کے ساتھ ویکیشن پہ گیا" ہے۔۔واو۔۔۔" وہ سرخ آنکھوں میں بھرے آنسوؤں کو روکنے کی

کوشش کر رہی تھی بہنے سے۔۔۔۔ مگر کم بخت پھر بھی اس ہر جائی کی محبت میں بہہ نکلے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

صبح اس کی آنکھ کھلی... تو سر شدید بھاری ہو رہا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اسے محسوس ہوا۔۔۔ جیسے وہ پھنسی ہوئی ہے۔۔۔ہل تک نہیں پا رہی۔۔۔۔

مردانہ بازو اس کے وجود سے لپٹا ہوا تھا۔۔۔

کسی کی گرم سانسیں وہ اپنی گردن پر محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔

وہ بازو خود پر سے ہٹا کر۔۔۔شدید بھاری ہوتے سر کے ساتھ اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

اس کی ساڑھی و سینڈل۔۔۔مردانہ کپڑے و جوتے سب سامنے بکھرے پڑے نظر آرہے تھے۔۔۔

اس نے گلے میں تھوک نگل۔۔۔ڈرتے ڈرتے نظر گھما کر دیکھا۔۔۔اگلے ہی پل اس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی۔۔۔"آ"ہہہ

تم؟؟؟۔۔۔"وہ بھی جیسے حیران ہوا تھا اس اجنبی حسینہ کو اپنے بیڈ پر"
۔۔۔اپنی ہی سفید شرٹ میں ملبوس دیکھ۔۔۔۔

آہہہہ۔"وہ لڑکی چیخنا بند ہی نہیں کر رہی تھی۔۔۔اس لیے مقابل نے"
تیزی سے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تاکہ اس کی آواز بند کرے۔۔

ابوذر کے قریب آتے ہی۔۔۔اس نے پینک ہو کر۔۔۔ایک زوردار لات مار
کر۔۔۔اسے بیڈ سے نیچے فرش پر پھینک دیا۔۔۔۔

اگلے ہی پل ابوذر نے خود کو منہ کے بل اپنے کمرے کے فرش پر لیٹا پایا
تھا۔۔۔

ابوذر۔۔۔کیاہوا؟؟۔۔۔یہ چیخنے کی آوازیں کیوں آرہی ہیں تمہارے کمرے سے؟؟۔۔"اس کے سر میں شدید درد ہورہا تھاایسالگ رہا تھاسر پھٹ جائے گا۔۔۔اس کے بعد جودلخراش وخوفزدہ کردینے والا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے تھاوہ اسے شدید وحشت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

پہلے ہی وہ کنفیوز حالت میں خود کو کمبل سے لپیٹے بیٹھی تھی۔۔۔کے اچانک اسے باہر سے ڈاکٹر سمیر کی آواز آئی۔۔۔جودروازہ نوک کررہے تھے۔۔۔

ڈاکٹر سمیر۔۔۔"منہ میں بڑبڑاتے۔۔۔اس کی آنکھوں سے بے ساختہ " ہی موٹے موٹے آنسو گرنے لگے۔۔۔

زندگی میں پہلی بار کوئی اسے اتنا پسند آیا تھا۔۔۔ابھی تو معاملات شروع بھی نہیں ہوئے تھے کہ سب ختم ہو گیا۔۔۔

اگر انہیں اس بارے میں پتہ چلا تو اسے کس نظریے سے دیکھیں گے یہ سوچ ہی اس کی جان نکلی۔۔۔۔

تم گدی ودی ہو کیا؟؟۔۔اتنی زور سے لات کون مارتا ہے؟؟۔۔"اس کا" لات مار کر گرانا۔۔۔ابوذر کو شدید ناگوار گزرا تھا۔۔۔وہ بپھر کر اپنی کمر سہلاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

اس کے کھڑے ہوتے ہی وہ اور زور سے چیخی۔۔۔

یہ تو پاگل ہے۔۔۔۔"وہ سر جھٹک کر۔۔۔ جھنجھلا کر بولا۔۔۔"

اگلے ہی پر وہ دوبارہ اس نازک جان پر کودا۔۔اسے تکیے پر گرا کر۔۔اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ آواز مکمل دبا دی۔۔۔

"چپ۔۔۔تماشہ مت کرؤ۔۔۔۔باہر میرا کزن کھڑا ہے۔۔۔"

ان دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔۔

ابوذر کی آنکھوں میں جہاں غصہ تھا وہیں مقابل کی آنکھوں میں رنجیدگی و بے بسی۔۔۔۔

اس نوجوان کے لیے یہ رنگین راتیں کوئی نئی بات نہیں تھی۔۔۔جبکہ دوسری جانب فرحا بالکل ایک عام سی گھریلو لڑکی تھی۔۔۔۔جو بڑی مشکل سے کما کر اپنا گزر بسر کیا کرتی۔۔اس کے تو آگے پیچھے تک کوئی نہ تھا۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار وہ کسی امیر شخص کی پارٹی میں آئی تھی۔۔۔بلکہ آئی بھی کیا تھی اسے زبردستی لے کر آیا گیا تھا۔۔۔اگر کرن زبردستی نہ کرتی۔۔۔تو وہ کبھی یہاں نہ آتی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے وہ پارٹی سے اس امیر زادے کے کمرے تک پہنچ گئی۔۔

ابوذر۔۔کیا ہو رہا ہے اندر؟؟۔۔۔تم ٹھیک تو ہو ناں؟۔۔یہ لڑکی کی چیخنے" کی آوازیں کیسی ہیں؟؟۔۔۔" پھر دوبارہ ڈاکٹر سمیر نے دروازہ بجاتے ہوئے۔۔۔پریشان لہجے میں پوچھا۔۔۔

اب چیخی ناں۔۔۔تو مجھ سے برا کوئی ی نہیں"
ہو گا۔۔۔ سمجھیں۔۔۔"اس نے مزید ڈرانے کی نیت سے دھمکی
دی۔۔۔تو فرحا بپھر اٹھی۔۔۔

اس کے ہاتھ آزاد تھے شاید بھول گیا تھا ابوذر۔۔۔اگلے ہی پل اس کے منہ پر
ایک زوردار مکا رسید ہوا۔۔۔

مکہ اتنا جاندار تھا کہ مقابل کو لگا کہ اس کے جبڑے ہل گئے۔۔۔

اس نازک سی دکھنے والی لڑکی میں اتنی طاقت۔۔۔وہ حیران ہوا تھا۔۔۔۔

اب مجھے ہاتھ بھی لگایا ناں۔۔۔تو ہاتھ توڑ دوں گی"
تمہارا۔۔۔ سمجھے۔۔۔"وہ دونوں ہاتھوں سے اس کے سینے پر مار کر خود سے

دور دھکیل کر۔۔۔ تیزی سے اٹھ کر بیٹھتی۔۔۔ چیخ کر دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔۔۔

اسکی آواز اس قدر گرجدار تھی۔۔۔ کہ ابوذر نے ہمت نہ کی پھر دوبارہ اس کے قریب آکر ڈرانے کی۔۔۔

"یار ابوذر۔۔۔" پھر ڈاکٹر سمیر کی آواز آئی۔۔۔۔ اس بار آواز میں بے صبری تھی۔۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔ آرہا ہوں۔۔۔" ابھی ابوذر نے آواز لگائی ہی تھی۔۔۔ کے فرحا کا دل خوف سے بے قابو ہوا۔۔۔

ابوذر کپڑے پہن کر۔۔دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔دروازہ کھولنے کی نیت سے۔۔کے فرحا تیزی سے روتے ہوئے بولی۔۔۔"نہیں۔۔۔پلیز "دروازہ مت کھولو۔۔۔۔

لڑکی تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ ڈرامہ بند کرواپنا۔۔۔۔صبح ہی صبح سارا" موڈ خراب کر دیا۔۔۔"وہ منہ بسور کر کہتا۔۔۔۔دروازے کھولنے لگا۔۔۔کے فرحا بیڈ سے اتر کر بھاگتی ہوئی اس کی جانب آئی ی۔۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

پلیز۔۔۔مت کھولو۔۔۔میں نہیں چاہتی کوئی مجھے اس حال میں دیکھے۔""" یہ پہلی بار تھا ابوذر کے لیے۔۔جب وہ کسی لڑکی کو روتا ہوا دیکھ رہا تھا اپنے ساتھ رات گزرانے کے بعد۔۔۔ورنہ لاکھوں فرمائشوں کا سامنا ہوتا تھا

اسے صبح آنکھ کھولتے ہی اپنی گرل فرینڈز کی جانب سے۔۔۔۔ مگر اس لڑکی نے کوئی فرمائش نہیں کی تھی۔۔۔ بلکہ الٹا رو رو کر انکھیں سوجالی تھیں اپنی۔۔۔

"تم شرمندہ ہو؟؟۔۔ "

تو تمہیں لگتا ہے نہیں ہوں گی؟۔۔۔"اس نے پلٹ کر ابوذر سے غصے " میں سوال کیا۔۔۔

جب سنبھالی نہیں جاتی تو پی کیوں تھی؟؟۔۔"دانت پیستے ہوئے " پوچھا۔۔۔

میں نے نہیں پی ایک لڑکی نے زبردستی پلادی تھی۔۔۔اس نے کہا تھا ”
“وہ جوس ہے۔

کوئی بھی تمہیں کچھ پلائے گا۔۔اور تم پی لوگی۔۔۔واہ۔۔۔خاصہ ذہین ہو ”
تم۔۔۔“ابوذر نے گویا بھیگو کا جوتا مارا تھا۔۔۔

ذہین تو تم ہو۔۔۔ جس نے میری حالت کا فائدہ اٹھایا۔۔۔اور اب مجھے ہی ”
غرار ہے ہو۔۔۔“فرحادانت پیستے ہوئے۔۔۔۔ کھا جانے والی نگاہوں سے
ابوذر کو تکتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے گویا ہوئی۔۔۔۔

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔۔۔میں کبھی بھی کسی لڑکی کا فائدہ نہیں ”
اٹھاتا۔۔۔۔اور نہ ہی کبھی کسی پر خود کو فورس کرتا ہوں۔۔۔۔وہ تم ہو
میڈم۔۔۔ جس نے میرے نشے میں ہونے کا فائدہ اٹھایا ہے۔۔۔۔ورنہ تم

جیسیوں کو تو میں دیکھوں بھی نہ۔۔۔"ابوذر نے اپنی جانب ہونے والی توپوں کا رخ واپس اسی کی سمت موڑ دیا تھا۔۔۔

آخری جملہ ابوذر نے اس قدر حقارت سے ادا کیا۔۔۔کہ فرحا کو محسوس ہوا کہ اس کی عزت کی دھجیاں اڑ گئی ہوں۔۔۔

ابوذر؟؟۔۔کیا ہوا یار؟؟۔۔دروازہ کھول ناں۔۔۔"سمیر کی پھر آواز آئی" تھی۔۔۔لگا جیسے دروازہ توڑ دے گا اگر اب نہ کھولا تو۔۔۔۔

اگر تم نہیں چاہتیں۔۔۔کہ وہ تمہیں دیکھے تو یہاں بت کی طرح کھڑی مت ہو۔۔۔جاؤ۔۔۔واش روم میں جاؤ۔۔۔یا دروازے کے پیچھے جا کے کھڑی ہو۔۔۔۔"اس نے اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑاتے ہوئے کہا اور دروازے کی سمت بڑھ گیا۔۔۔

فرحا کو نہیں معلوم تھا۔۔۔کہ اس کے کمرے میں واش روم کہاں ہے۔۔۔۔جتنی دیر میں وہ واش روم ڈھونڈتی اتنی دیر میں تو سمیر نے کمرے میں آ ہی جانا تھا۔۔۔

وہ فورا ہی دروازے کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔۔۔

ابوذر نے دروازہ کھولا۔۔۔تو وہ دروازے کی اڑ میں کھڑی ان دونوں کی باتیں سننے لگی۔۔۔

سمیر اندر کمرے میں آنا چاہتا تھا مگر ابوذر نے آنے نہ دیا۔۔۔۔

"راستہ تو چھوڑ۔۔۔"

یہیں سے بات کر۔۔۔میری گرل فرینڈ کمفرٹیبل نہیں ہو گی اگر تو اندر آیا" تو۔۔۔"ابوذر نے منہ بسورتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

وہ چیخ کیوں رہی تھی؟۔"سمیر خاصہ فکر مند لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔ "

ہے۔۔۔کیا مجھے یہ بتانے کی ضرورت adult کم اون ڈوٹ...تو " ہے کہ وہ کیوں چیخ رہی تھی۔۔۔"اس نے مفاہمانہ انداز میں...شرارت سے ایک آنکھ ونگ کرتے۔۔۔۔مسکرا کر جواب دیا۔۔۔۔تو سمیر بھی مسکرا دیا۔۔۔

کافی محنت کر رہا ہے صبح ہی صبح۔۔۔اتنی شرم کر لے کے گھر میں"
کنوارے مہمان بھی رکیں ہوئے ہیں۔۔۔"اس نے شکوہ کیا۔۔۔تو فرحا
لفظ کنوار اسن شرمندگی کی انتہا گہرائیوں میں اتر گئی۔۔۔۔

ایک غلطی نے سب بدل کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے خدا کو کیا منہ دیکھائے گی یہ سوچ۔۔۔وہ وہیں بے جان ہو کر
گرئی ی۔۔۔

اس کے گرتے ہی دھم کی آواز پیدا ہوئی ی۔۔۔

یہ کیسی آواز ہے؟؟۔۔"سمیر تیزی سے پوچھنے لگا۔۔۔ "

ابوذر نے فوراہی فرحا کو دیکھا جو دروازے کے پیچھے بیٹھ گ ئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔

ابوذر نے اپنی الٹے ہاتھ کی مٹھی بھینچی۔۔۔

تو جا ناشتہ کر۔۔۔میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں نیچے۔۔۔"ابوذر نے بمشکل"
ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے کہا۔۔۔

بغیر سمیر کا جواب سننے کی زحمت کیے دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔اور نکلو اب یہاں سے۔۔۔"دروازہ بند کرتے ہی وہ اپنے بیڈ"
کی سائی یڈ دراز کی جانب بڑھا۔۔

وہ تو رونے میں مگن تھی اس نے نہیں دیکھا ابوذر کیا کر رہا ہے۔۔۔۔

کچھ منٹ بعد۔۔۔فرحا کی آنکھوں کے آگے ایک چیک لہرایا۔۔۔

اسے دھندلا دھندلا نظر آرہا تھا۔۔۔اس لیے انسو پونچھ کر جب اس نے چیک پر نظر ڈالی۔۔۔تو آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ پڑ ئی یں۔۔۔۔

ابوذر نے بیس لاکھ کا چیک اس کے آگے کیا تھا۔۔

وہ آدمی جو کسی کو اپنا بلغم نہ دے۔۔۔وہ 20 لاکھ روپے جیسی بڑی رقم دے رہا تھا۔۔۔اس کے نزدیک یہ بہت بڑی رقم تھی جو وہ اسے آفر کر رہا تھا۔۔۔

وہ بھی صرف اس لیے کیونکے وہ رو رہی تھی۔۔۔

"کی۔۔کیا۔۔۔کیا ہے یہ؟؟۔۔۔" وہ اس کے روبرو کھڑے ہو کر۔۔۔ سرخ انگارا ہوتی آنکھوں کے ساتھ۔۔ بمشکل ہکلاتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

"اس سے زیادہ میں ایک روپیہ نہیں دینے والا سمجھی۔۔۔چاہے کتنا بھی ڈرامہ کر لو تم۔۔۔اس لیے اِسے پکڑو اور نکلو یہاں سے۔۔۔۔بہت دیکھی ہیں تم جیسی۔۔۔جو پہلے بستر پر آکر گرتی ہیں۔۔۔اور پھر پیسے لوٹتی ہیں۔۔۔۔تم۔۔۔" ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید ہوا۔۔۔

تم نے سمجھ کیا رکھا ہے مجھے ؟؟۔۔۔ہاں ؟۔۔۔۔ایک تو میرے نشے میں ”
ہونے کا فائدہ اٹھایا تم نے اور اب مجھے پیسے آفر کر رہے ہو۔۔۔ گھٹیا
انسان۔۔۔۔اپنے پیسے اپنے پاس رکھو۔۔۔بس میری زندگی میں دوبارہ اپنی
یہ منحوس شکل لے کر مت آنا۔۔۔ورنہ جان سے مار دوں گی
تمھیں۔۔۔۔“ وہ اس پر زخمی شیرنی کی طرح دھاڑی ی۔۔

پھر تیزی سے اپنے کپڑے اٹھائے۔۔اسے پردے کے پاس دروزاہ نظر
آیا۔۔۔وہ لڑکی عجلت سے اس کی جانب بڑھی۔۔۔

وہ واش روم تھا۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔فرحا اندر داخل ہو گ ئی۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار ابوذر نے کسی لڑکی سے تھپڑ کھایا تھا چہرے پر۔۔۔۔شدید
غصہ ابل رہا تھا اس میں۔۔۔۔

وہ کچھ لمحے تو یوں ہی ساکت کھڑا رہا۔۔۔۔

پھر اپنے گال کو انگلیوں سے آہستگی سے مس کرنے لگا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے مارے غصے کے۔۔۔۔سامنے رکھے شو پیس کو لات مار کر نیچے پھینکا۔۔۔۔وہ ٹھس کی آواز کے ساتھ ٹوٹا۔۔۔

کانچ پورے کمرے میں بکھر گیا۔۔۔۔

اتنی دیر میں فرحا اپنے کپڑے پہن کر واش روم سے باہر آگ ئی تھی۔۔

فرحا اتنی اذیت میں تھی کے اس کا ذہن ٹھیک طرح کام ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

بغیر اپنی سینڈل لیے وہ ننگے پاؤں کانچ پر سے چلتی ہوئی دروازے تک پہنچی۔۔۔۔

ایک لمحے بعد ابوذر نے زور سے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی۔۔۔اس لمحے اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔تو کمرے میں خون الود پاؤں کے نشان تھے جو دروازے سے باہر جاتے نظر آرہے تھے۔۔۔۔

وہ شاکڈ ہوا۔۔۔وہ لڑکی کانچ پر سے چلتی ہوئی چلی گئی۔۔۔اور ایک اف تک نہ کی۔۔۔۔

فرحالاونج میں سے ہوتی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔۔۔ سمیرا اس وقت کچن میں شیف کے ساتھ مل کر ناشتے کی تیاری کر رہا تھا۔۔۔اس لیے اس نے فرحا کو جاتے نہیں دیکھا۔۔۔

ابوذر تیزی سے بھاگتے ہوئے نیچے آیا تھا اسے روکنے۔۔۔۔ مگر وہ اسے کہیں نظر نہ آئی ی۔۔۔۔

وہ گھر سے باہر تک آیا۔۔ مگر گلی میں بھی کوئی موجود نہ تھا۔۔۔۔

وہ فوراہی سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھنے گیا تھا۔۔۔تاکہ اپنے دل سے یہ بوجھ اتارے۔۔۔کہ اس نے فائدہ اٹھایا ہے اس لڑکی کے نشے میں ہونے کا۔۔۔۔

وہ خود بھی نشے میں تھا اس لیے اسے ٹھیک طرح کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔۔۔

اسے نہیں علم۔۔۔وہ اجنبی لڑکی اس کے کمرے تک کیسے پہنچی۔۔۔

تم باہر جاؤ۔۔۔"اس نے گارڈ کو باہر بھیجا۔۔۔اور رات کی فوٹیج" لگائی ی۔۔۔۔

تم بھی اکیلے ہو کیا میری طرح؟؟۔۔"اس لڑکی کی آنکھوں میں درد تھا وہ" کیسے نہ دیکھتا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔میں بہت اکیلا ہوں۔۔۔"ابوذر کو یقین نہ ایا کہ اس نے اقرار کیا" تھا اس لڑکی کے سامنے کہ وہ اکیلا ہے۔۔۔۔نہ صرف اقرار اس نے انا کے متعلق بھی اسے بتا دیا تھا۔۔۔۔

تم اکیلے نہیں۔۔۔میں ہوں ناں تمھارے ساتھ ہینڈ سم۔۔۔۔کیونکے ”
میرا بھی کوئی نہیں ہے اس دنیا میں۔۔۔“اس لڑکی کی آنکھوں میں یہ جملے
ادا کرتے وقت ترس تھا ہمدردی تھی محبت تھی۔۔۔کہیں بھی دور دور تک
لالچ نظر نہ آیا۔۔۔۔

کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ فائدہ اٹھا رہی ہے اس کی حالت کا۔۔۔
بلکہ محسوس ہو رہا تھا کہ وہ درد سمجھ رہی ہو اس کا۔۔۔

وہ گال کو نرمی سے چوم کر اگلے ہی پل ہٹ گ ئی تھی۔۔۔۔

وہ ابوذر تھا جو بے قابو ہو گیا۔۔۔جس طرح وہ فرحا کو ویڈیو میں دیکھ رہا
تھا۔۔۔وہ سمجھ سکتا تھا کے کیا چل رہا تھا اس وقت اس کے دماغ میں۔۔۔۔

فرحا کو بجائے گیسٹ روم لے جانے کے۔۔۔اپنے کمرے کی جانب لے آیا تھا وہ۔۔۔

اپنے کمرے کا دروازہ اس نے پاؤں کی ٹھوکر سے بند کیا۔۔۔۔

کیونکے کمروں میں کیمرے نہیں لگے۔۔۔اس لیے آگے کی ویڈیو نہیں تھی۔۔۔ مگر وہ سمجھ سکتا تھا کے آگے کیا ہوا ہے۔۔۔

"شٹ۔۔۔۔شٹ۔۔۔شٹ۔۔۔۔"اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بال نوچے۔۔۔۔

"اگر وہ پیسے لے جاتی۔۔۔تو اتنا گلٹ نہ ہوتا۔۔۔پیسے بھی لے کر نہیں گئی وہ کمینی۔۔۔۔"وہ زیرِ لب غصے سے دانت پیستے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔۔

وہ اس کا نام تک نہیں جانتا تھا۔۔۔جو گالی دے پاتا۔۔۔

شدید غصہ تھا اس لڑکی پر۔۔۔کے پیسے لے کر کیوں نہیں
گ ئی؟؟۔۔۔اگر پیسے لے جاتی تو اس کا ضمیر سکون میں آجاتا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ہم کہیں جا رہے ہیں؟؟۔۔۔" وہ ننھی پری۔۔۔وقاص کو دیکھ بڑے " تجسس سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

"کیا مجھے آپ گھر لے کر جا رہے ہیں؟؟۔۔۔"اس ننھی پری کی آنکھوں میں جگنو جگمگانے لگے تھے یہ الفاظ ادا کرتے وقت۔۔۔۔

"ابھی گھر نہیں۔۔۔ابھی ہم ہسپتال جا رہے ہیں۔۔۔"اس نوجوان نے تحمل سے جواب دیتے ہوئے۔۔۔اسے بیڈ سے اٹھا کر بیٹھایا تھا۔۔۔

"ہم تو پہلے سے ہی ہسپتال میں ہیں پھر دوبارہ ہسپتال کیوں جا رہے ہیں؟۔۔۔"وہ بچی منہ بگاڑ کر بولی۔۔۔

"کیونکہ آپ کی سرجری ہونی ہے وہاں۔۔۔"آہستگی سے گویا ہوا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔مجھے نہیں کرانی کوئی سرجری ورجری۔۔۔۔"وہ بچی رونے کو تھی۔۔۔

وہ وقاص کے سینے سے لگ کر منتی لہجے میں بولی۔۔۔

یہ آخری بار ہے۔۔۔اس کے بعد میں آپ کو ہسپتال سے گھر لے جاؤں ”
گا۔۔۔کیا آپ گھر جانا نہیں چاہتیں؟؟۔۔“ وقاص نے اسے بہت نرمی سے
سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر سینے سے نہ ہٹایا۔۔۔۔

پچھلی بار بھی آپ نے یہی کہا تھا مگر پھر بھی دوبارہ ہسپتال میں ہی چھوڑ ”
گئے تھے۔۔“اس ننھی پری نے سینے سے ہٹ کر اپنی سنہری چمکتی آنکھوں
میں آنسو لیے۔۔۔اس کے چہرے کی سمت دیکھتے ہوئے شکوہ کیا۔۔۔

مگر اس بار ایسا نہیں ہو گا۔۔یہ آخری بار ہے پکا۔۔۔آپ کو پتہ ہے ”
ناں۔۔۔۔میں جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔“ وقاص نے اسے مطمئن کرنے کی
کوشش کی۔۔۔

ہہہہ۔۔۔۔۔۔یہی دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ ہے کہ آپ جھوٹ نہیں ”
بولتے۔۔۔کون ہمیشہ کرن انٹی کا فون آتے ہی کہتا ہے۔۔۔میں آفس میں
ہوں۔۔۔جب کہ وہ میرے برابر میں بیٹھا ہوتا ہے ہسپتال میں؟؟۔۔“اپنا
ننھا سا ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔ترچھی نگاہ سے مقابل کو تکتے۔۔۔۔وہ بولی۔۔۔تو
عمر کے لیے مشکل ہو گیا تھا اپنی ہنسی روکنا۔۔۔

اس ننھی پری کے ایکسپریشن کسی بڑی اماں جیسے تھے۔۔۔

وقاص نے اپنی پیشانی مسلی۔۔۔اس سے بات کرنا دن بدن مشکل ہوتا جارہا تھا۔۔۔

"آج کل کے بچوں کو کنونس convince کرنا اتنا آسان نہیں"عمر دل ہی دل سوچنے لگا۔۔۔

"فلحال۔۔۔ابھی ہم چل رہے ہیں اور میں اس بارے میں مزید کوئی بحث نہیں چاہتا زینب۔۔۔"اس نے اس بار سختی سے کہا

"یہی آپ کا اکڑو ایٹیٹیوڈ مجھے زہر لگتا ہے۔۔۔پتہ نہیں میری کرن انٹی کیسے برداشت کرتی ہیں آپ کو۔۔۔"اس ننھی پری کو جیسے کرن پہ ترس آیا تھا۔۔۔

وہ کرن کا نام بار بار نہیں سننا چاہتا تھا۔۔۔کیونکہ جب اس کا نام سنتا۔۔۔وہ تھپڑ یاد آجاتا۔۔۔اور موڈ پہلے سے زیادہ اف ہو جاتا۔۔۔

ابھی اس نے منہ کھولا ہی تھا بولنے کے لیے کہ ایک خوبصورت نرس کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

اسے نہیں علم تھا کہ وقاص عباسی آیا ہوا ہے ورنہ ضرور لال رنگ کی ڈارک لپ اسٹک لگا کر آتی۔۔جیسے ہر بار آتی تھی۔۔۔۔

مسٹر وقاص زینب کا بخارہ بہتر ہے۔۔۔آپ اسے لے جا سکتے ہیں۔۔۔۔"نرس نے چیک اپ کرنے کے بعد۔۔۔اس وجیہہ مرد کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔آنکھوں سے محبت کے جال پھینکتے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔مجھے نہیں جانا ہیر و۔۔۔"زینب و قاص کو دیکھ۔۔۔اب "
منت پر اتری تھی۔۔۔

ہاسپٹل میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ و قاص کا اس بچی سے کیا رشتہ ہے۔۔۔۔
مگر اس بچی کے سارے ڈاکومنٹس میں والد کے نام پر و قاص کا نام ہی لکھا ہوا
تھا۔۔۔۔

وہ بچی جب سے ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہوئی تھی و قاص کے علاوہ کبھی کوئی آیا
بھی نہیں تھا اسے دیکھنے۔۔۔۔جس سے ڈاکٹر اور نرس نے یہ مطلب اخذ کیا
تھا۔کہ سوائے و قاص کے اس بچی کا دنیا میں کوئی نہیں۔۔۔

عمر۔زینب کو لے آؤ۔۔۔" وقاص سنجیدگی سے کہہ کر۔۔۔وہاں سے "
چلا گیا تھا۔۔۔اس کے جانے کے بعد۔۔۔ عمر اس بچی کو دیکھنے لگا۔۔۔

اسے زینت کی حالت پر بہت ترس آتا تھا۔۔۔

اس بچی نے جب سے ہوش سنبھالا تھا خود کو ہسپتال کے کمرے میں ہی پایا
تھا۔۔۔

وہ عام بچوں کے مقابلے بہت کمزور سی تھی۔۔۔

عمر ہمیشہ سوچا کرتا تھا کہ وقاص کیوں اسے چھپا کر رکھتا ہے پوری دنیا
سے۔۔۔

اس نے سات سالہ زینت کو گود میں اٹھایا۔۔۔اور اسے نیچے گاڑی میں لا کر پیسنجر سیٹ پر بیٹھایا۔۔۔ جہاں انا کو بیک سیٹ پر وقاص کے ساتھ بیٹھا دیکھ۔۔۔۔اس ننھی پری نے منہ بسورا۔۔۔

پورے راستے گاڑی میں فقط خاموشی طاری رہی۔۔ایک دو بار انا نے بات کرنے کی بھی کوشش کی۔۔۔ مگر وقاص نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔۔تو وہ بھی خاموش ہو کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

گاڑی ایک پرائیویٹ ہسپتال کے آگے جا کر رکی تھی۔۔۔

آج زینب کی آخری اوپن ہارٹ سرجری تھی۔۔۔اس کے بعد سب ختم ہو جانا تھا۔۔۔۔اب وقاص اور اس کے راستے الگ ہونے تھے۔۔۔یہ سوچ انا کا دل بھاری ہونے لگا۔۔۔

وقاص نے ایک بار اپنا سیل دیکھا۔۔۔۔

معافی کا کوئی ی مسیج نہیں اس بد تمیز واڑیل عورت کی جانب سے۔۔۔۔

اس کا خون جل گیا۔۔۔

جل کر اس نے سیل سوئی چ اف کر دیا۔۔۔۔

اپنا سیل سوئی چ اف کر دو عمر۔۔۔۔۔"عمر اس کی بات سن الجھا۔۔۔ مگر "
بغیر کسی احتجاج کے اپنا فون سوئی چ اف کر دیا۔۔۔۔

اب وہ چاہے گی بھی ناں مجھ سے رابطہ کرنا تو میں نہیں ملوں گا"
اسے۔۔۔پھر عقل آئے گی اس عورت کو۔۔۔کے کیا کھونے چلی
ہے۔۔۔بے وقوف عورت۔۔۔" وہ منہ میں بڑبڑاتا۔۔۔ہسپتال میں داخل
ہو گیا تھا۔۔۔۔

عمر زینب کو گود میں لیے اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔۔

انا بڑی حسرت سے وقاص کی پشت تکتے ہوئے مرئے قدم بھر رہی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن بیڈ پر بیٹھ کر۔۔۔اپنا غم ختم کرنے کے لیے ناول لکھ رہی تھی۔۔۔کے
اسے ایک نیو نمبر سے کال آنے لگی۔۔۔

کچھ لمحے سوچنے کے بعد اس نے کال ریسیو کر لی تھی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

"ہیلو۔۔۔۔کیا کرن سے بات ہو سکتی ہے؟؟۔۔" دوسری جانب سے ایک نسوانی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"جی میں ہی بات کر رہی ہوں۔۔۔آپ کون؟؟۔۔۔"

"میں تمھاری امی بیٹا۔۔۔۔تمہارے ابو کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔۔جلدی ہسپتال آجاؤ۔۔۔۔میں تمہیں ایڈریس سینڈ کر رہی ہوں۔۔۔" بس اتنا سننا تھا کے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

انصار صاحب جیسے بھی تھے۔۔۔تھے تو اس کے والد ہی ناں۔۔۔۔

اخری بار ہسپتال میں ملی تھی ان سے۔۔۔۔جب وقاص نے انہیں انکار کیا کہ دوبارہ کبھی اس سے ملنے نہ آئیں۔۔۔تب اسے کب خبر تھی۔۔۔۔کہ وہ واقعی کبھی ملنے نہیں ائیں گے پھر۔۔۔یہاں تک کہ خود ہسپتال پہنچ جائیں گے۔۔۔

وہ حواس باختہ ہو کر۔۔۔چادر اوڑھ کر سیل اور پرس اٹھاتی۔۔۔گھر سے نکل گئی تھی۔۔۔

ہسپتال پہنچی تو پتا چلا کہ انصار صاحب کو ہسپتال میں ایڈمٹ کرنے کے لیے بھی پیسے درکار ہیں جو شائلہ بیگم کے پاس نہیں ہیں۔۔۔۔

اتنے بڑے شوررروم کی مالک کی بیوی کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ اپنے شوہر کو ہسپتال میں ایڈمٹ کرا سکے۔۔۔کرن یہ کیسے مان لے۔۔۔

"آپ کیا پیسہ قبر میں لے کر جائیں گی اپنے ساتھ؟؟۔۔یہاں میرے ڈیڈ کی حالت ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بگڑ رہی ہے اور آپ کہہ رہی ہیں آپ کے پاس پیسہ نہیں ہیں میرے ڈیڈ کو ایڈمٹ کرانے کے لیے۔۔۔"کرن شمائلہ بیگم پر بری طرح بگڑی تھی۔۔۔۔

بھلا کیسی عورت تھی وہ۔۔۔شوہر مر رہا ہے۔۔۔۔مگر اسے پیسے کی پڑی تھی۔۔۔۔

ہمارے پاس ایک پھوٹی کوڑی نہیں۔۔۔۔ ہسپتال کی فیس کہاں سے بھر " دیں؟؟۔۔۔اور تم اتنی معصوم مت بنو۔۔۔یہ سب تمہارے شوہر نے ہی کیا ہے ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔ صرف اور صرف تمہاری وجہ سے آج ہم اتنے برے وقت سے گزر رہے ہیں۔۔۔۔" دعا اپنی ماں کے سامنے آکر۔۔۔ کرن پر چیخنے لگی۔۔۔۔

میری وجہ سے؟؟۔۔" وہ الجھ کر۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔ ہمیں نہیں سمجھ آتا ہم نے کیا بگاڑا ہے تمہارا۔۔۔جو تمہارا شوہر " ہاتھ دھو کے ہمارے پیچھے پڑ گیا تھا۔۔۔۔نہ صرف اس نے ڈیڈ کے گراہکوں روکا بلکہ ہمیں مکمل تباہ کر دیا۔۔ شور روم کو واپس چلانے کے لیے ڈیڈ نے اچھا خاصا قرضہ لے لیا ایک لون ایپ سے۔۔۔ان لوگوں نے ایک سال کے بعد وصولی کا کہا تھا۔۔۔۔ مگر وہ تو ایک مہینے بعد ہی پیسے لینے چلے آئے

۔۔۔۔۔ڈیڈان کے پیسے واپس نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔تو انہوں نے ہمارے دروازے کے آگے آکر توڑ پھوڑ کی اور گالیاں دیں۔۔۔ڈیڈ غصے سے باہر نکلے ان سے لڑنے۔۔۔۔انہوں نے ڈیڈ کو پوری گلی والوں کے سامنے اتنا ذلیل کیا کہ انھیں ہارٹ اٹیک ہی آگیا۔۔۔۔اب تم ہی بتاؤ ہم کہاں سے پیسے دیں ہسپتال والوں کو۔۔۔" دعا جذباتی ہو کر کرن کو ساری بات بتانے لگی۔۔۔۔

انصار نے سوچا بھی کیسے۔۔۔کہ وہ کرن کو تھپڑ مارے گا اور بات ختم ہو جائے گی۔۔۔۔شاید وہ بھول گیا تھا تھپڑ مارتے وقت۔۔۔وہ اب صرف کرن نہیں تھی۔۔۔۔وہ مسز وقاص عباسی تھی اب۔۔۔۔وہ اپنی بیوی کو کسی کا ناخن نہ لگنے دے۔۔۔۔اور وہ آدمی اس کی عورت کو تھپڑ مار کے گیا تھا۔۔۔۔وقاص عباسی کیسے معاف کر دیتا ہے اسے بھلا۔۔۔۔

صرف پندرہ سے بیس دن لگے اسے انصار کے چلتے ہوئے شوررروم کو مکمل تباہ کرنے میں۔۔۔۔

کرن کو نہیں معلوم کے وقاص نے اس کے باپ کے ساتھ یہ سب کیوں کیا؟؟۔۔۔وہ الجھے ذہن کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔

اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں آیا تھا کہ وقاص نے یہ سب اسی کے لیے کیا ہے۔۔۔۔

دیکھیں یہ کوئی خیراتی ہسپتال نہیں ہے پیسے بھر رہے ہیں تو ٹھیک ”
۔۔۔ورنہ اپنا پیشنٹ یہاں سے لے جائیں۔۔۔“نرس ان لوگوں کی جانب دیکھ نروٹھے لہجے سے بولی۔۔۔۔

میں ابھی فیس پے کر کے آتی ہوں۔۔۔"کرن یہ کہہ کر فوراہی ریسپشن"
کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

ان باتوں میں وہ اپنے والد کی جان مزید خطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی۔۔۔

اس نے اپنا کریڈٹ کارڈ نکالا۔۔۔اور ریسپشنسٹ کو دیا۔۔۔

سوری میم۔۔۔یہ کام نہیں کر رہا۔۔۔"اس نے سوئپ کرنے کے بعد"
کرن کو واپس دیتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟۔۔۔۔۔۔اس میں اچھی خاصی رقم ہے"
میری۔۔۔"وہ الجھی۔۔۔

اس نے دوسرا کارڈ نکال کر دیا وہ بھی کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اسے محسوس ہوا کچھ تو گڑ بڑ ہے۔۔۔

اس نے فوراہی بینک میں کال کی۔۔۔تو پتہ چلا کہ مہوش بیگم نے اس کا اکاؤنٹ بلاک کرا دیا ہے۔۔۔

یہ سن وہ حیران رہ گ ئی تھی۔۔۔

اس نے سب سے پہلے وقاص کو کال کی۔۔۔یہ بتانے کے لیے کہ اس کی ماں نے اس کا اکاونٹ بلاک کر دیا ہے۔۔۔ مگر وقاص کا فون سوئچ اف آنے لگا۔۔۔

اس نے عمر کو کال کی۔۔۔جو بزنس ٹرپ پر اس کے ساتھ گیا تھا۔۔۔مگر اس کا سیل بھی سوئچ اف آرہا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں لرزنے لگے تھے اچانک۔۔۔۔اس نے فوراہی مہوش بیگم کو کال کی۔۔۔

اپنی پیشانی سے پیسنہ ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے۔۔۔۔وہ کال ریسیو ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

کال ریسیو ہوتے ہی دوسری جانب سے نہایت سرد مہری سے پوچھا گیا۔۔"کیا کام ہے؟؟۔۔

مام۔۔۔کیا آپ نے میرا اکاونٹ بلاک کروایا ہے؟۔۔۔"وہ تیزی سے "
پوچھنے لگی تھی۔۔کہ شاید کوئی غلط فہمی کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہو۔۔۔

"ہاں۔۔۔اور مام مت بولو مجھے۔۔۔"

مگر کیوں؟؟۔۔۔"کرن نے ان کے دوسرے جملے پر توجہ نہیں دی"
تھی۔۔۔۔

وہ تیزی سے احتجاجاً پوچھنے لگی۔۔۔

کیونکہ میرا بیٹا راضی ہے تمہیں طلاق دینے کے لیے اب۔۔۔۔وہ ٹرپ "
سے آتے ہی تمھیں طلاق دے دے گا۔۔۔کسے پتہ۔۔۔کہ تم اِس
دورانیے میں ہمارا بینک بیلنس ہی خالی نہ کر دو۔۔۔اس لیے میں نے بلاک

کروادیا تمھارا اکاونٹ۔۔۔تاکہ تم جیسی لالچی عورت چاہ کر بھی کچھ لے جانہ سکے اپنے ساتھ۔۔۔۔"

کرن کو زبردست جھٹکا لگا تھا یہ سن۔۔۔کہ مہوش بیگم یہ بات جانتی ہیں کہ وقاص ٹرپ سے آکر اسے طلاق دے دے گا۔۔۔۔

یقیناوقاص نے ہی بتائی ہو گی یہ بات انہیں۔۔۔اور اس کے علاوہ کون بتا سکتا تھا؟؟۔۔۔ان دونوں میاں بیوی کے علاوہ جانتا ہی کون تھا یہ بات ابھی تک۔۔۔

ان کے سخت جملے اسے اپنی شدید تذلیل معلوم ہوئے۔۔۔۔لگا زوردار طمانچہ پڑا ہو چہرے پر۔۔۔۔

لیکن اس اکاؤنٹ میں میرے اپنے بھی پیسے ہیں۔۔۔آپ انہیں یوں بلاک نہیں کروا سکتیں۔۔۔" وہ غصے سے چیخی۔۔۔۔

"تمھارے پیسے؟؟۔۔۔اچھا مزاق ہے۔۔۔۔" انہوں نے استہزائی یہ انداز میں کہا۔۔۔۔

"میں مذاق نہیں کر رہی آپ سے۔۔میرے ڈیڈ اس وقت ہسپتال میں ہیں انہیں ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔۔ ہسپتال میں ایڈمٹ کرنے کے لیے پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔اکاؤنٹ میں میری اپنی محنت کی کمائی ہے۔۔۔۔انہیں یوں بلاک نہیں کر سکتیں آپ۔۔۔۔پلیز میرے اپنے پیسے مجھے نکال لینے دیں۔۔۔۔" اس کا چہرہ غصے سے مکمل سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔ مگر آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔زندگی میں خود کو اس سے زیادہ بے بس کبھی محسوس

نہیں کیا تھا۔۔۔کہ اپنے پیسے ہوتے ہوئے بھی وہ نکال نہیں پا رہی تھی اپنے والد کے علاج کے لیے۔۔۔

اگر اسے ذرا بھی اندازہ ہوتا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ اپنے ہی پیسے نہیں نکلوا سکے گی۔۔۔تو وہ کبھی وقاص کے بنائے اکاؤنٹ میں اپنے پیسے نہ ڈالتی۔۔۔۔

"اگر پیسے نہیں ہیں تو خیراتی ہسپتال میں لے جاؤ اپنے باپ کو۔۔۔جو تمھاری اوقات ہے۔۔۔۔"

"میں نے کہا میرے پیسے ہیں اکاؤنٹ میں۔۔۔کیا سنا نہیں آپ نے؟؟۔۔۔۔۔"مزید تمیز کا دامن تھام کر نہ رکھ سکی تھی وہ۔۔۔۔

اس بار وہ حلق کے بل چیخ۔۔جتاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

میں اچھے سے جانتی ہوں کرن تم جیسی لڑکیوں کو۔۔۔۔یہ سب صرف "
تمہارے اور تمھارے اس لالچی باپ کے بہانے ہیں اکاؤنٹ خالی کرنے
کے۔۔۔کس بات کی جلدی ہے آخر تمھیں؟؟۔۔۔ایک بار وقاص آجائے
پھر دیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔"انہوں نے برہمی سے کہ کر کال کاٹ دی
تھی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ہیلو۔۔۔۔۔"کال ڈس کنیکٹ ہو جانے کے بعد۔۔۔وہ اپنا سر"
پکڑ رہی تھی۔۔۔۔

کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔کہ کہاں جائے؟؟۔۔کس سے مدد لے؟؟۔۔کون
دے گا پیسے؟؟۔۔۔

اسے اپنے ارد گرد ہر چیز چکراتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اس نے کانٹیکٹ لسٹ کھولی۔۔۔۔

کیا ہوا پیسوں کا؟؟۔۔۔یہ لوگ ابھی تک ڈیڈ کا ٹریٹمنٹ شروع کیوں "
نہیں کر رہے؟؟۔۔" دعا اس کے پاس آکر پریشان ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

کرن سے زیادہ جدا حال نہیں تھا اس کا۔۔۔جان اس کی بھی نکل رہی
تھی۔۔۔

کرن کیا بتاتی کہ اس کی امیر ساس نے۔۔۔اس کا اکاؤنٹ ہی بلاک کر دیا ہے یہ سوچ کر۔۔کہ اس کے بیٹے کی غیر موجودگی میں وہ پیسے چوری نہ کر لے۔۔۔۔۔

اس نے پھر وقاص کا نمبر ٹرائی کیا۔۔۔۔ سیل پھر سوئچ اف آیا۔۔۔اس نے عمر کو کال کی۔۔۔اس کا بھی سیل سوئچ اف آرہا تھا۔۔۔

اس کا ذہن مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

وہ جانتی تھی اس کے خاندان والے تو پیسوں کے معاملے میں کوئی مدد نہیں کرنے والے۔۔۔

اس نے کانٹیکٹ لسٹ کو نیچے کی جانب کیا۔۔۔سب سے پہلا نام ابوذر کا الفابیٹ ہونے کی وجہ سے۔۔۔ A آیا۔۔۔

اس نے زیادہ سوچے بغیر ابوذر کو کال ملادی۔۔۔۔

وہ میٹنگ روم میں تھا۔۔۔

کرن کی کال آتی دیکھ۔۔۔اس نے کال ریسیو کرلی تھی۔۔۔

ابوذر۔۔۔حح۔۔۔"رونے وشدید اذیت میں ہونے کے سبب۔۔۔اس" کے منہ سے الفاظ نکل ہی نہیں رہے تھے۔۔۔۔۔صرف گہری سانسوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

کیاہوا خیریت ؟؟۔۔"جس طرح اس نے ابوذر کا نام پکارا تھا وہ اسی سے "
سمجھ گیا تھا وہ کسی سخت پریشانی میں ہے۔۔۔

ہاں۔۔۔میرے ڈیڈ کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔ہمارے پاس پیسے نہیں "
"ہیں انہیں ایڈمٹ کرانے کے۔۔۔

تم کون سے ہسپتال میں ہو۔۔۔۔مجھے بس اتنا بتاؤ۔۔۔"اس نے مزید کوئی"
سوال نہ کیا۔۔۔۔

وہ سمجھ سکتا تھا کہ نہایت مجبوری کے تحت اسے کال کی گئی ہے۔۔۔اس لیے
مقابل نے بھی ایسا کوئی سوال نہ کیا جس سے اس کی عزت نفس مجروح
ہو۔۔۔

کرن نے اسے ہسپتال کا نام بتایا۔۔۔تو اس نے فورا ریسپشنسٹ کو فون دینے کو کہا۔۔۔

اس کے بات کرنے کے بعد۔۔۔کرن کے والد کو بغیر ایک لمحے کی دیری کے ایڈمٹ کر لیا گیا تھا۔۔۔

"بہت بہت شکریہ میں بہت جلد پیسے واپس کر دوں گی۔۔۔"اس نے ابوذر کا شکریہ ادا کیا۔۔۔۔

"آرام سے واپس کرو۔۔۔۔کوئی جلدی نہیں۔۔۔"کرن کی کال ڈسکنیکٹ ہوتے ہی۔۔۔ابوذر نے وقاص کو کال کی۔۔۔۔

مگر سیل سوئچ اف آیا۔۔۔۔

وقاص عباسی کی بیوی ہو کر۔۔۔۔کرن مجھ سے پیسے مانگ رہی ہے۔۔۔آخر چل کیا رہا ہے؟؟۔۔"وہ الجھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سر یہ رہی مسز وقاص عباسی کی انفارمیشن۔۔۔"وہ اپنے کیبن میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔کہ اس کا سیکرٹری آکر ایک فائل اس کی جانب بڑھاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

انس سے صبر نہ ہوا اور اس نے تیزی سے فائل کھولی۔۔۔

اس فائل میں کرن کی ساری انفارمیشن تھی۔۔۔۔

انس ایک ایک چیز کو بغور پڑھ رہا تھا۔۔۔

اس کے سیکرٹری نے پہلی بار اسے کسی لڑکی میں اتنا انٹرسٹ لیتے دیکھا تھا۔۔۔ مگر دکھ کی بات یہ تھی کہ وہ عورت پہلے سے شادی شدہ تھی۔۔۔۔

"بڑے سر کا تو دل ہی ٹوٹ جانا ہے یہ جاننے کے بعد۔۔۔ کہ ان کا بیٹا کہاں انٹرسٹ شو کر رہا ہے۔۔۔"اس کا سیکرٹری حماد زیرِ لب بڑبڑایا۔۔۔

"اور کچھ سر؟؟۔۔"

"ہاں۔۔۔ کسی طرح میری میٹنگ ارینج کرو کرن کے ساتھ"انس کے کہتے ہی۔۔۔ حماد کا شدت سے دل چاہا کہ اپنا سر پھوڑ لے۔۔۔

میں یہ کیسے کر سکتا ہوں سر؟؟۔۔۔وہ ایک ہاؤس وائف ہے۔۔۔"حماد" بے بسی سے بولا۔۔۔۔

"تو پارٹی رکھ لو۔۔۔۔اس میں تو آئے گی ناں؟؟۔۔"

سر۔۔۔میں نے سنا ہے وقاص عباسی اپنی بیوی کو سوشل گیدرنگ میں "نہیں لاتا۔۔۔

او۔۔۔۔تو پھر فیملی ڈنر رکھ لیتے ہیں۔۔۔۔اچھا ہے ڈیڈ بھی مل لیں" گے۔۔۔"اس نے مفاہمانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔تو حماد اپنا سر کھجانے لگا۔۔۔

چل کیا رہا تھا آخر انس کے دماغ میں ؟؟۔۔۔

کیوں ایک شادی شدہ عورت کو اپنے باپ سے ملوا رہا تھا۔۔۔ کوئی عام عورت ہوتی تو سمجھ بھی آتا۔۔۔ وہ تو وقاص عباسی کی بیوی تھی۔۔۔ جس کا نام چلتا ہے زمانے میں۔۔۔۔ بھلا اس کی عورت پہ نظر رکھنا۔۔۔ کہاں کی عقلمندی ہوئی ؟؟۔۔۔۔۔

حماد نے غور نہیں کیا۔۔۔ انس کی آنکھیں انفارمیشن کے پہلے صفحے پر ہی اٹک گ ئی یں تھیں۔۔۔ اس نے آگے صفحہ پلٹا ہی نہیں۔۔۔۔

میرے ڈیڈ کیسے ہیں اب ؟؟۔۔۔ "ڈاکٹر کے باہر آتے ہی۔۔۔۔ کرن و دعا ہم آواز ہو کر۔۔۔ پوچھنے لگیں۔۔۔

وہ خطرے سے باہر ہیں اب۔۔۔۔"ڈاکٹر کے مسرت بھرے لہجے میں" جواب دیتے ہی۔۔۔۔وہ تینوں خدا کا شکر ادا کرنے لگیں۔۔۔۔

کیا ہم ان سے مل سکتے ہیں؟؟۔۔"شائلہ بیگم تیزی سے پوچھنے لگی" تھیں۔۔۔

ابھی ہم انہیں دوسرے روم میں شفٹ کر دیں۔۔پھر آپ لوگ مل لیجئے" گا۔۔۔اور ہو سکے تو ان کے سامنے ایسی کوئی بات مت کیجئے گا جس سے وہ اسٹریس میں مبتلا ہوں۔۔۔جتنا ممکن ہے انہیں خوش رکھنے کی کوشش کریں۔۔۔۔ٹینشنوں سے دور۔۔"ڈاکٹر نصیحت آمیز لہجے میں کہتے ہوئے۔۔۔۔وہاں سے چلے گئے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سب کچھ بہتر ہو جانے کے بعد۔۔۔کرن نے وقاص کو پھر کال کی۔۔۔۔سیل اب بھی سوئی چ اف آرہا تھا۔۔۔

اسے علم تھا کوئی نہ کوئی وجہ ضرور رہی ہو گی وقاص کے یہ سب کرنے کی ۔پاگل نہیں ہے وہ۔۔۔۔کہ بلاوجہ کسی کو یوں ٹارگٹ کرے۔۔۔پھر بھی وہ غصہ تھی کہ کم از کم تھوڑا لحاظ ہی کر لیتا اس کے باپ ہونے کا۔۔۔۔

وہ یوں ہی بیٹھی ہوئی ی تھی باہر بینچ پر۔۔۔۔

ذہن میں ان گنت سوچیں چل رہی تھیں۔۔۔

کیاوہ واقعی اب اسے طلاق دینے والا ہے؟؟۔۔۔یہ سوچ۔۔۔دل بوجھل ہوا۔۔۔

لگا جیسے سانس لینے میں دکت پیش آرہی ہو۔۔۔۔آنکھیں بھر آئی یں۔۔۔۔

اپنی زندگی کے سب سے مشکل مرحلے میں وہ وقاص کو اپنے ساتھ چاہتی تھی۔۔۔۔اس وقت اس کے کندھے پر سر رکھ کر رونا چاہتی تھی۔۔۔۔ جس تکلیف اور اذیت سے آج پورے دن گزرئی ی۔۔۔اسے بتانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ نہیں تھا۔۔ہر بار کی طرح۔۔۔وہ اس بار بھی انا کے ساتھ تھا۔۔۔۔

کہاں ہو وقاص تم؟؟۔۔۔۔"اس نے یوں ہی میسج کر دیا۔۔۔"

پھر اگلے ہی پل۔۔۔شدید پچھتاوا ہوا میسج بھیجنے پر۔۔۔وہ ہر جائی تو اس وقت انجوائے کر رہا ہو گا ویکیشن انا کے ساتھ۔۔۔اسے کیا خبر وہ کس اذیت میں ہے۔۔۔۔۔۔اگر خبر بھی ہو جائے تو کیا وہ واپس آئے گا اس کے لیے؟۔۔۔نہیں۔۔۔۔وہ کبھی نہیں آئے گا۔۔۔۔پھر کیوں کیا اسے میسج؟؟؟۔۔۔

اس نے سیل بھی یقینا اسی لیے سوئچ اف کر رکھا ہو گا تاکہ وہ ڈسٹرب نہ کرے۔۔۔

یہ خیال آتے ہی خود پر شدید غصہ آیا کہ اسے میسج کیا ہی کیوں۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے پھر سیل اٹھایا اور ٹائپنگ شروع کی۔۔۔"تم جہاں بھی ہو۔۔۔ یاد رکھنا اگر میرے ڈیڈ کو کچھ ہوا ناں تمہاری وجہ سے۔۔۔تو میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔"

یہ میسج سینڈ کرنے کے بعد اب اس کے دل کو تھوڑا سکون میسر آیا تھا۔کہ یقیناً اب جب وہ پہلا والا میسج پڑھے گا تو اسے کہیں سے بھی نہیں لگے گا ۔۔۔کہ وہ میسج اسے محبت میں کیا گیا تھا۔۔۔

کبھی کبھار انسان کتنا بے بس ہو جاتا ہے ناں جب نفرت اپنے محبوب سے ہی ہو جائے تو۔۔۔۔

دل نفرت نہیں کرنے دے رہا تھا اس ہر جائی سے اور دماغ محبت۔۔۔۔

عجیب سچویشن میں تھی۔۔۔نہ ٹھیک طرح محبت کر پا رہی تھی اور نہ نفرت۔۔۔۔

ہر چیز کی حد ہوتی ہے مگر کمبخت اس دل کی نہیں ہے۔۔۔۔جسے بے بس پاتی تھی س کے ہر جائی ی کے معاملے میں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ بیڈ پر بے ست سی لیٹی ہوئی ی تھی۔۔۔کل سے اس کا یہی حال تھا۔۔۔۔

خود کو کوس کوس کر بھی تھک گ ئی تھی وہ اب۔۔۔کے پارٹی میں گ ئی ہی کیوں؟؟۔۔۔نہ جاتی نہ یہ سب ہوتا۔۔۔

کسے ذمہ دار ٹھہرائے اپنی اس بربادی کا؟؟۔۔۔

اس کے پاؤں ابھی بھی زخمی تھے۔۔۔

اس نے تو اپنی دوائی ی تک نہیں کھائی ی تھی۔۔۔ جس کے سبب صبح سے سینے میں شدید درد کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔۔۔ مگر اس تکلیف کا ضمیر کے جھنجھوڑنے والی تکلیف سے کوئی موازنہ تھا ہی نہیں۔۔۔

وہ مر جانا چاہتی تھی۔۔۔ مر جانا جینے سے کہیں آسان لگنے لگا تھا۔۔۔۔

اچانک اس کے اپارٹمنٹ کی بیل رنگ ہونے لگی۔۔۔۔۔۔

کرن کے علاوہ کوئی ی نہیں تھا اس کا۔۔۔۔

اپنی نیم بے ہوشی کی حالت میں بھی وہ بیل کے رنگ ہونے کی آواز سن رہی تھی۔۔۔۔

بیل کافی دیر تک رنگ ہوتی رہی۔۔۔۔

پھر چابی سے کسی کے دروازہ کھولنے کی آواز آئی ی۔۔۔

کوئی ی کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

فرحا۔۔۔۔فرحا۔۔۔۔" وہ آواز ڈاکٹر سمیر کی تھی۔۔۔وہ لڑکی کیسے نہ "
پہچانتی۔۔۔۔

مگر وہ کیسے ؟؟۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نے محسوس کیا کے اسے کسی نے باہوں میں بھر لیا ہے۔۔۔۔

وہ دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر آنکھیں کھل ہی نہیں رہی تھیں پوری۔۔۔۔اس کا صرف دماغ کام کر رہا تھا۔۔۔۔آنکھیں تو دھندلا چکی تھیں۔۔۔۔ جیسے سب دھواں ہو چکا ہو۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

زینب میں تمہارے بال بنا دوں ؟؟۔۔۔"انا نے خاصہ محبت سے پوچھا " تھا۔۔

نہیں۔۔۔ضرورت نہیں ہے۔۔۔"اس ننھی پری نے سپاٹ سے لہجے" میں انکار کیا۔۔۔

عمر محسوس کرتا تھا زینب انا سے بہت کھچاؤ رکھتی ہے شروع سے۔۔۔

مس انا اور زینب آپ آجائیں۔۔۔"نرس نے آکر کہا۔۔۔"

ویٹ۔۔۔میں ذرا ایک کال کر کے آتی ہوں۔۔۔"انا یہ کہہ کر کمرے" سے باہر چلی گئی تھی۔۔۔

آپ ویٹ کریں۔۔۔میں دونوں کو لے کر آتا ہوں"عمر کے آہستگی سے" کہتے ہی نرس اثبات میں سر ہلا کر کمرے سے نکل گئی۔۔۔

"بیہیویر کیوں بات کرتی ہو مس انا سے؟؟۔۔۔آپ rude آپ اتنا کو پتہ ہے وہ کتنی ہیلپ کر رہی ہیں آپ کی۔۔۔"عمر کے کہتے ہی زینب نے منہ بسورا۔۔۔

"ہیلپ؟؟۔۔ہیلپ نہیں کرتی وہ۔۔۔۔وہ تو صرف کاروبار کرتی ہے میرے ہیرو کے ساتھ۔۔۔جب بھی وہ مجھے بلڈ دے کر جاتی ہے بدلے میں ہیرو سے کچھ نہ کچھ ضرور مانگتی ہے۔۔۔اور یہ جو لوی ڈبی بنتی ہے ناں۔۔۔ صرف آپ کے اور اور میرے ہیرو کے سامنے اچھا بننے کے لیے بنتی ہے۔۔۔آپ لوگوں کے ہٹتے ہی پورا بدل جاتی ہے۔۔"وہ ننھی پری فوراً ہی احتجاجا کہنے لگی۔۔۔

وہ بچی ضرور تھی مگر بے وقوف نہیں تھی۔۔۔۔

وہ دیکھ سکتی تھی کتنا لوٹتی ہے اناو قاص کو۔۔۔ صرف اسے بلڈ دے کر۔۔۔

اگر اس کا بلڈ او نیگیٹو نہ ہوتا تو یقیناو قاص کو انا کی اتنی فرمائشیں پوری نہ کرنی پڑتیں۔۔۔

انا اور وقاص کے سب سے بڑے رابطے کی وجہ زینب تھی۔۔۔۔

زینب کا او نیگیٹو بلڈ تھا جو بہت مشکل ہوتا ہے ملنے میں۔۔۔۔ مگر نصیب سے انا کا او نیگیٹو ہی تھا۔۔۔۔۔

اناو قاص سے ایگریمنٹ میں بندھی ہوئی تھی۔۔۔۔ زینب کو بلڈ دینے کی وجہ سے اسے سموکنگ ڈرنکنگ۔۔۔ ہر طرح کی نشہ آور چیز منع تھی۔۔۔۔

اسے اپنی صحت کا اور لوگوں کے مقابلے زیادہ خیال رکھنا پڑتا تھا۔۔۔اور سب سے بڑھ کر اس پر لازم تھا کہ ہر چیز کو راز میں رکھے۔۔۔۔

انا نے بہت بار پوچھنے کی کوشش کی۔۔۔کہ وہ بچی کون ہے؟؟۔۔اس کی کیا لگتی ہے؟؟۔۔۔مگر وقاص جس طرح جواب میں اسے کھا جانے والی نگاہ سے دیکھتا تھا وہ ڈر جاتی تھی۔۔۔

زینب وہ ایک لائن ہے جسے کراس کرنے کی وقاص کسی کو بھی اجازت نہیں دیتا۔۔۔

چلیں۔۔۔"انا نے کمرے میں واپس آکر عمر کو دیکھ کہا۔۔۔تو اس نے" مسکراتے ہوئے زینب کو گود میں اٹھا لیا۔۔۔

اس کی آنکھ کھلی تو خود کو ہسپتال کے کمرے میں پایا۔۔۔

تمھیں ہوش آگیا۔۔۔"اس کے برابر میں بیٹھی انٹی زہر مسکرا کر "
بولیں۔۔۔

مجھے یہاں کون لایا انٹی زہرا؟؟۔۔۔"اسے اچھے سے یاد تھا کہ اس نے "
آخری بار سمیر کی آواز سنی تھی۔۔۔

میں اور میرا بیٹا حسن۔۔ حسن نے نوٹ کیا تھا کہ تم زخمی پاؤں کے ساتھ "
گھر لوٹی ہو۔۔۔ پھر دوسرے دن گھر سے نہیں نکلیں حتی کہ آفس بھی نہیں
گئیں۔ وہ پریشان ہو گیا۔۔۔ کہنے لگا می کہیں کچھ ہو تو نہیں گیا فرحا آپی

کو۔۔۔اس لیے میں تمہاری دی چابی کا استعمال کر کے تمھارے گھر میں آئی ی۔۔۔اور میں نے دیکھا تم بے ہوش ہو۔۔ تمہیں بہت تیز بخار ہو رہا ہے۔۔۔اس لیے میں اور میرا بیٹا تمہیں ہسپتال لے کر آگ ئی ے"فرحا کو یقین نہ آیا ان کی بات سن۔۔۔

تو کیا وہ خواب تھا جو اس نے دیکھا تھا؟؟۔۔۔شاید وہ خواب ہی تھا ورنہ سمیر اس کے گھر کیسے آسکتا ہے۔۔۔

کرن اکثر اس کی غیر موجودگی میں گھر آتی۔۔۔۔اور پھر پریشان ہوتی کیونکہ اپارٹمنٹ کی چابی تو وہ اپنے ساتھ آفس لے جاتی تھی۔۔کرن کے لیے اس نے اپنے اپارٹمنٹ کی ایک ڈپلیکیٹ چابی سامنے والے اپارٹمنٹ کی انٹی زہرا کو دے دی تھی۔۔۔۔

چابی دیتے وقت اس نے کب سوچا ہو گا کے ایک دن یہ چابی اس کی جان بچانے کا سبب بنے گی۔۔۔

تو وہ حسن تھا۔۔۔" وہ زیرِ لب مایوسی سے بڑبڑائی ی۔۔۔۔"

اسے نہیں پتہ کیوں۔۔۔ مگر سمیر کا نہ ہونا اسے مایوس کر رہا تھا۔۔۔۔

آپی۔۔۔ آپ ٹھیک تو ہیں ناں؟؟؟۔۔" حسن ہاتھ میں فروٹس کی تھیلیاں" لے کر کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔ فرحا کو ہوش آگیا ہے یہ دیکھتے ہی ایک پیاری سی مسکان چہرے پر بکھرائی۔۔۔

حسن بہت پتلا دبلا سا لڑکا تھا۔۔۔ اس نے ابھی میٹرک کے امتحان پاس کیے تھے۔۔۔

اس کا قد اور لڑکوں کے مقابلے چھوٹا تھا۔۔۔
مگر فرحا کے بالکل برابر۔۔۔

ہاں۔۔۔ شکریہ۔۔۔ مگر نہ بچاتے تو بہتر تھا۔۔۔" وہ روہانسہ لہجے میں "
بولی۔۔۔

وہ جینا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں رنجیدگی جھلک رہی تھی۔۔۔

ایسا نہیں بولتے بیٹا۔۔۔ زندگی بہت بڑی نعمت ہے۔۔" زہرا انٹی اس کی "
مایوسی دیکھ۔۔۔ فوراً ہی بولیں۔۔۔

جانتی ہوں۔۔۔ مگر۔۔۔" وہ یہ کہ کر۔۔اپنے منہ پر ہاتھ رکھ۔۔ پھوٹ" پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

انٹی زہرا بہت ذہین خاتون تھیں۔۔۔پہلے اس کی حالت اور اب اس کا یوں رونا وہ سمجھ گئی تھی کچھ غلط ہوا ہے اس بچی کے ساتھ۔۔۔

"حسن بیٹا ذرا باہر جانا۔۔۔"

جی امی۔۔۔" وہ جانا نہیں چاہتا تھا مگر اپنی امی کا کہنا کیسے ٹال دیتا۔۔۔۔"

نہ چاہتے ہوئے بھی کمرے سے باہر نکلا۔۔۔ مگر دروازہ ہلکا سا کھلا چھوڑا ۔۔۔۔۔تاکہ آواز آتی رہے۔۔۔

کیاہواہے فرحابیٹا۔۔۔مجھے بتاؤ۔۔۔شاید میں تمہاری کوئی مدد کر" سکوں۔۔۔"انہوں نے بہت ہمدردی سے پوچھا۔۔۔

انٹی۔۔۔سب غلط ہو گیا۔۔۔۔میری ایک غلطی میری زندگی تباہ کر" گئی۔۔۔۔مجھے خود نہیں پتہ کیسے ہو گیاسب کچھ۔۔۔"وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ بات کرناچاہتی تھی۔۔۔اپنا غم شیئر کرناچاہتی تھی۔۔۔۔ورنہ اسے لگ رہاتھاکے اس غم سے اس کادل پھٹ جائے گا۔۔۔

اسے محسوس ہورہاتھاکہ کوئی بہت بھاری پتھر رکھ دیا گیاہواس کے سینے پر۔۔۔

اتنا بڑا شدید گناہ کر بیٹھی ہے جس کی کوئی معافی نہیں۔۔۔

فرحا کے آنسو اس کے گال سے بہتے ہوتے کانوں کی لو کو بھیگو رہے تھے۔۔۔

بیٹا۔۔۔کوئی ی بات نہیں تم مجھے بتا سکتی ہو۔۔۔۔میں ماں جیسی ہوں" تمہاری۔۔۔"انہوں نے اس کا ہاتھ تھام کر ہمت دی۔۔۔

اگر وہ بات کرے گی تو اس کا غم نکلے گا ورنہ اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کر مر جائے گی بیچاری۔۔۔

وہ بہت دیر تک روتی رہی۔۔۔ حتی کہ زیرا بیگم اٹھ کر اس کے آنسو صاف کرنے لگیں۔۔۔

مجھ سے بات کرو بیٹا۔۔۔مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے تمہارے سامنے ؟؟۔۔۔" "
ان کے کافی اصرار کرنے پر۔۔۔فرحا کی کچھ ہمت بنی۔۔۔"ایک لڑکی نے
مجھے ڈرنک کرائی تھی پارٹی میں۔۔۔مجھے آگے کا کچھ یاد نہیں۔۔۔بس صبح
آنکھ کھلی تو میں ایک امیر زادے کی ہوس کا نشان بن چکی تھی۔۔۔۔مجھے
کچ۔۔۔کچھ نہیں پتا۔۔میں۔۔۔میں کیسے اس کے کمرے تک
پہنچی۔۔۔" وہ جتنا بول رہی تھی اتنا ہی اس کے اندر کا غم و غصہ بڑھ رہا
تھا۔۔۔جو اس کی آواز میں ظاہر بھی تھا

اچھا اچھا۔۔۔رومت۔۔۔اللہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔۔۔تم نے جان "
"بوجھ کر تو نہیں کیا ناں۔

نہیں میری ہی غلطی ہے۔۔۔مجھے نہیں جانا چاہیے تھا اس پارٹی میں ”
۔۔۔امیروں کی پارٹیاں ہم جیسے غریبوں کے لیے نہیں ہوتیں۔۔۔سب
میری غلطی ہے۔۔۔سب میری غلطی ہے۔۔۔مجھے مر جانا چاہیے۔۔۔میں
کیوں نہیں مرتی۔۔۔“زور زور سے خود کو تھپڑ مارنے لگی تھی۔۔۔انٹی زہرا
نے بمشکل اس کے ہاتھ پکڑے۔۔۔

میں مانتی ہوں تم سے غلطی ہو گئی۔۔۔مگر غلطی انسان سے ہی ہوتی ”
ہے۔۔۔۔تم صبر کرو۔۔۔اللہ بڑا رحمان ہے۔۔۔زندگی ایک غلطی سے
ختم نہیں ہو جاتی اور نہ ہی ہو سکتی ہے۔۔۔ابھی تازہ زخم ہے اس لیے اتنی
تکلیف کر رہا ہے۔۔۔کچھ وقت دو اسے۔۔۔۔دیکھنا تمھارے جذبات و
احساسات بدل جائیں گے۔۔۔پھر تم خود کو مارنے کا نہیں سوچو
گی۔۔۔خودکشی حرام ہے یاد رکھنا۔۔۔اور تم نے کہیں نہیں پڑھی ہو گی یہ
بات کے خودکشی حرام ہے سوائے اس لڑکی کے لیے جس سے زنا سرزد ہو گیا

ہو یا اس کا ریپ ہوا ہو۔۔۔ کیا خدا نہیں جانتا تھا کے ایسا ہو گا۔۔ یقینا وہ جانتا ہے۔۔۔ پھر اس نے استثنا صورت کیوں نہ رکھی ان عورتوں کے لیے جن کے ساتھ یہ حادثے ہو جاتے ہیں۔۔ کبھی سوچا ہے؟؟۔۔۔۔۔۔ کیونکے زندگی بہت انمول تحفہ ہے۔۔۔ خدا سے بہتر کوئی ی نہیں جانتا کے اس کا بندہ کتنی تکلیف سہہ سکتا ہے۔۔۔ وہ کسی پر اس کی جان سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔۔۔ تم وقت دو خود کو۔۔۔ معافی مانگو اس سے۔۔۔ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔۔۔ یہ مت سوچنا کے لوگ کیا کہیں گے۔۔۔ یہ لوگ بڑے تیز ہوتے ہیں۔۔۔ خود کریں تو جائز دوسرا کرے تو حرام کا فتوی لگانے میں "دیر نہیں لگاتے۔۔۔

"مگر جو میں نے کیا وہ حرام ہے۔۔۔" وہ تیزی سے سر پکڑ کر جتاتے ہوئے بولی۔۔

ہاں حرام ہے۔۔۔ مگر پوچھو اپنے دل سے۔۔۔ کیا وہ اس لیے خودکشی کرنا" چاہتا ہے کیونکہ وہ خدا سے ڈرتا ہے؟؟۔۔ یا اس لیے کرنا چاہتا ہے کے لوگوں سے ڈرتا ہے؟؟۔۔۔ کیونکے اگر وہ خدا سے ڈرتا ہے تو خودکشی کا سوچ ہی نہیں سکتا۔۔۔ محبوب کو راضی کرنے کے لیے غلطی کا خمیازہ بھرا جاتا ہے سچی توبہ کی جاتی ہے نہ کے مزید ناراض کرنے والا عمل۔۔۔ اگر زنا حرام ہے تو خودکشی بھی حرام ہے۔۔ ایک حرام کے عمل پر پچھتاوے کے طور پر دوسرا حرام کا عمل خود پر جائز کیسے سمجھ سکتی ہو تم؟؟۔۔۔ خودکشی کو اس نے حرام کیا ہے۔ اور وہ زیادہ بہتر جاننے والا ہے۔۔۔ تمھیں اگر غم ہے تو توبہ کرو۔۔۔۔ حرام کام نہیں۔۔۔ ویسے بھی خودکشی کوئی حل نہیں ہے کسی بھی چیز کا۔۔۔ ایسا نہیں ہے کے بس تم نے خودکشی کر لی اور بلیک آوٹ ہو گیا۔۔ یقین کرو ایسا نہیں ہو گا۔۔ بلکے الٹا تم مزید اذیت میں آ جاؤ تک اسی اذیت سے گی۔۔۔ جس طرح خود کو اذیت سے مارو گی قیامت

بار بار گزرتی رہو گی۔۔۔اس لیے وقت دو خود کو۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"انھوں نے بڑی محبت سے اسے سمجھایا تھا۔۔۔

ان کی باتوں نے اسے ہمت دی دوبارا جینے کی۔۔۔

خودکشی حرام ہے۔۔وہ ایک حرام پر دوسرا حرام کام کر کے اپنے رب کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔وہ بھی صرف لوگوں کے ڈر سے۔۔۔۔

باہر کھڑا حسن۔۔۔اپنی مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔۔۔اسے خبر ہی نہیں ہوئی ی کب اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ بینچ پر بیٹھی بیٹھی۔۔۔ایک ہاتھ میں سیل پکڑے نیند کے جھونکے لے رہی تھی۔۔۔۔جب اس نے دو تین مردوں کو اپنے باپ کے پرائیویٹ روم میں جاتے دیکھا۔۔۔

"یہ لوگ کون ہیں؟؟۔۔"وہ تیزی سے ہوش میں آئی۔۔۔۔اور ان کے پیچھے چل دی۔۔۔

"کوئی علاج نہیں ہو گا یہاں۔۔۔پہلے ہمارے پیسے نکالو۔۔۔"ان لڑکوں نے کمرے میں جاتے ہی شور مچانا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

"تم لوگ کون ہو؟؟۔۔اور ایسے کمرے میں کیوں گھسے چلے آرہے ہو؟؟۔۔۔"دعا انکے بے دھڑک کمرے میں گھسنے پر چیخی۔۔۔

تو کون ہے لڑکی؟؟۔۔"ان میں سے ایک پیلے رنگ کی شرٹ میں ملبوس"
نوجوان۔۔۔دعا کو خباثت بھری نظروں سے تکتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

دعا کو اس کی نظروں نے ڈرا دیا تھا۔۔۔وہ فورا اپنی ماں سے چپک گئی۔۔۔

میری بیٹی ہے۔۔۔تم لوگ کون ہو؟؟۔۔اور اندر کیسے چلے"
آئے؟؟۔۔"شمائلہ بیگم ان پر بگڑیں۔۔۔

بیٹی؟؟۔۔۔تو انصار کی بیٹی ہے؟؟۔۔"وہ پیلی شرٹ والا خاصہ شوخا ہو کر"
پوچھ رہا تھا۔۔

امی۔۔۔"دعا ڈر کر اپنی ماں کے پیچھے چھپی۔۔"

تم لوگ ہو کون ؟؟۔۔"اس بار کرن کمرے میں آ کر۔۔۔ برہمی سے "
پوچھنے لگی۔۔۔

ہم سے انصار نے پچیس لاکھ کا قرضہ لیا تھا بس اسی کی وصولی کے لیے آئے "
ہیں۔۔۔"ان میں سے ایک کالے کرتے میں ملبوس موٹا لڑکا۔۔ کرن کو سر
تا پاؤں بغور دیکھتے بولا۔۔۔

پچیس لاکھ ؟۔۔"کرن کے ہوش اڑ ئے۔۔۔"

آخر اس کے باپ نے کتنوں سے قرضہ لے لیا تھا؟؟۔۔۔

جھوٹ مت بولو تم لوگ۔۔ میرے شوہر نے صرف لان ایپ سے قرضہ "
لیا تھا۔۔۔"شمائلہ بیگم تیزی سے احتجاجاً چیخیں۔۔۔

ہمیں صرف اتنا پتا ہے کے تیرے شوہر نے ہم سے پچیس لاکھ کا قرضہ لیا"
ہے۔۔۔اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں جانتے۔۔۔"ان میں سے ایک اعلانیہ
بولا۔۔۔

دیکھیں پیشنٹ کو آرام کی سخت ضرورت ہے۔۔۔آپ لوگوں کو جو بات"
کرنی ہے باہر جا کر کریں۔۔۔"نرس آکر برہمی سے سمجھانے لگی۔۔۔

اے۔۔۔چل باہر نکل۔۔۔جب تک ہمیں ہمارے پچیس لاکھ نہیں ملیں"
گے ہم یہاں سے نہیں جانے والے۔۔۔"وہ لال شرٹ والا بپھر کر نرس پر
دھاڑا۔۔۔

ہمارے پاس کوئی ی پیسے نہیں ہیں۔۔۔ایک بار میرے شوہر ٹھیک ہو جائی یں توان سے بات کر لینا۔۔۔ابھی جاؤ بھائی ی۔۔۔دیکھ نہیں رہے ہم پہلے ہی بہت پریشان ہیں۔۔۔"شمائی لہ بیگم ان کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے منتی لہجے میں بولیں۔۔۔

توان میں سے پیلی شرٹ والا۔۔۔ہلکاسہ خباثت سے مسکرایا۔۔اور پھر اس نے ایک فائی ل شمائی لہ بیگم کی جانب بڑھائی ی۔۔۔"ہمیں کچھ نہیں "پتا۔۔۔ہمارے پیسے نکالو۔۔۔ورنہ ان پیپر زپر سائی ن کر دو۔۔۔

کیا لکھا ہے ان پیپر زمیں ؟؟۔۔"شمائی لہ بیگم زیادہ پڑھی لکھی نہیں " تھیں۔۔۔اس لیے انھوں نے فائی ل کرن کی جانب بڑھائی ی۔۔۔

کرن نے پیپر زپڑھے تواس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

ان میں لکھا ہے کے ڈیڈ اپنا شور روم ان کے نام کر رہے ہیں۔۔۔پچیس لاکھ" کا قرضہ اتارنے کے عوض۔۔۔"اس نے بہت آسان لفظوں میں سمجھایا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔وہ کروڑوں کی جگہ ہے۔۔۔ہم نہیں دیں گے۔۔۔"شمائلہ بیگم اعتراضا۔۔۔بپھر کر دھاڑیں۔۔۔

تو پھر نکال پیسے ہمارے۔۔وہ بھی ابھی۔۔۔۔ورنہ۔۔۔"کالے کرتے والا موٹا لڑکا۔۔۔۔لال پیلا ہو کر۔۔۔۔۔دھمکی پر اترا۔۔۔۔

ورنہ کیا؟؟۔۔۔۔۔"شمائلہ بیگم غصے سے۔۔۔ان کی دھمکی کو مکمل اگنور" کر کے۔۔۔اکڑ کر پوچھنے لگیں۔۔۔

کون بے وقوف ہو گا جو اپنی کروڑوں کی جگہ پچیس لاکھ کے عوض بیچے گا۔۔۔وہ بھی ایسی جگہ جہاں سے وہ کماتے کھاتے ہیں۔۔۔جہاں سے ان کے گھر کا گزر بسر ہوتا ہے۔۔۔

ابھی دیکھاتے ہیں۔۔"ان لوگوں نے غصے میں توڑ پھوڑ مچانا شروع" کر دی۔۔۔

کرن کی جان نکلی تھی یہ سب دیکھ۔۔۔

دعا و ثمائی لہ بیگم بھی انھیں کمرے میں توڑ پھوڑ مچاتا دیکھ۔۔۔ڈر کر دیوار کے ایک کونے سے جا لگیں۔۔۔

پیلی شرٹ والے نے دروازے پر رکھا گملا اٹھا کر دانستہ طور پر دعا و ثمائی لہ بیگم کے پاؤں کی جانب پھینکا۔۔۔وہ ڈر کر چیخیں۔۔۔۔۔

انصار صاحب دوائیوں کے زیرِ اثر سو رہے تھے۔۔۔مگر اپنی بیٹی و بیوی کی چیخیں سن۔۔۔ان کی آنکھ کھلی۔۔۔

کرن مارے خوف کے اپنی جگہ مبہوت کھڑی تھی۔۔۔جب ان لڑکوں میں سے ایک نے کانچ کا گلاس اٹھا کر اس کے قدموں کی جانب پھینکا۔۔۔وہ ہلی ہی نہیں اپنی جگہ سے۔۔۔۔

اس لڑکے نے صرف ڈرانے کی نیت سے مارا تھا۔۔۔مگر کرن کے نہ ہلنے کے سبب۔۔۔وہ کانچ کا گلاس آ کر اس کے پاؤں پر لگ کر ٹھس کی آواز کے ساتھ ٹوٹا۔۔۔۔

اس کے خوبصورت پاؤں سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

آہ۔۔۔"وہ تکلیف کی شدت سے چیخ کر نیچے گرئی ی۔۔۔"

کمرے میں ہونے والا شور شرابہ سن۔۔۔ باہر مین دروازے پر کھڑے گارڈز اور ہسپتال کا عملہ کمرے میں ان لڑکوں کو روکنے آنے لگا۔۔۔۔۔

باہر کھڑے رہو۔۔۔ورنہ گولی مار دوں گا۔۔۔"کالے کرتے والے نے" ۔۔۔اپنی جیب میں سے گن نکال کر۔۔۔۔ کرن پر تانتے۔۔دھمکی امیز لہجے میں کہا۔۔۔تو ہسپتال کا عملہ و گارڈز باہر ہی کھڑے ہو گئے۔۔۔

ہم پیسے لیے بغیر نہیں جائیں گے یہاں سے اپنا۔۔۔پیسے دو یا پھر چپ ”
“چاپ ان پیپرز پر دستخط کر دو۔۔۔

انصار صاحب اٹھ چکے تھے۔۔۔ مگر آنکھ نہ کھولی۔۔۔۔ہمت ہی نہیں تھی
ان میں اپنی بیوی اور بیٹیوں کا سامنا کرنے کی۔۔۔

ان کی بند آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے جو تکیے میں سمونے لگے۔۔۔۔

آپ۔۔۔آپ لوگ توڑ پھوڑ نہ کریں۔۔۔ہم۔۔۔ہم پیسے دے دیں ”
گے۔۔۔کرن بیٹا۔۔۔وقاص کو کال کرؤ جلدی۔۔۔کال کرؤ
اسے۔۔۔۔“شمائلہ بیگم بمشکل اپنا خشک حلق تھوک سے تر کر۔۔۔کرن
کو دیکھ عجلت سے بولیں۔۔۔۔

وقاص۔۔۔"اس نے سن ذہن کے ساتھ نام بڑبڑایا۔۔۔۔"

پھر لرزتے ہاتھوں سے وقاص کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

وہ زمین پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو و پاؤں سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔

اس نے لرزتے ہاتھوں سے نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔۔اس بار دل کے ہر ایک کونے سے بس ایک ہی صدا بلند ہو رہی تھی۔۔۔کے وقاص کال اٹھاؤ۔۔۔۔۔مگر سیل اب بھی سوئچ اف آیا۔۔۔۔

دل بری طرح مایوس ہوا۔۔۔کیوں کبھی ضرورت کے وقت وہ ہر جائی ی ساتھ نہیں ہوتا؟؟۔۔۔۔کیوں؟؟۔۔

اس نے ابوذر سے پہلے ہی مدد مانگ لی تھی۔۔۔اس سے دو بار اپچیس لاکھ جیسی بڑی رقم قرضہ اتارنے کے لیے مانگنا اسے اب ٹھیک نہ لگا۔۔۔

مگر ابوذر کے علاوہ وہ کسی اور امیر شخص کو نہیں جانتی تھی سوائے معاویہ کے۔۔۔۔مگر معاویہ سے رابطہ کرنے سے وقاص نے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔۔

مجبوراً اس نے ابوذر کو ہی کال ملادی۔۔۔

ابوذر اس لمحے اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ ڈنر کر رہا تھا۔۔۔۔

کرن؟؟۔۔وہ بھی اس وقت کال؟؟۔۔"اس نے فوراہی تجسس کے "
مارے کال ریسیو کرلی تھی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

"کچھ لو۔۔۔لوگ آئے ہیں یہاں ہسپتال میں۔۔۔وہ۔۔۔وہ توڑ پھوڑ
کررہے ہیں۔۔۔۔

"ابے دیکھ۔۔۔کہیں اس نے پولیس کو تو کال نہیں کردی۔۔"اس کالے
کرتے والے کے کہتے ہی۔۔۔اس کا ساتھی کرن سے سیل چھیننے چلا آیا
تھا۔۔

ابھی کرن مزید ابوذر سے کچھ کہتی اس سے پہلے ہی اس کے ہاتھ سے سیل چھین لیا گیا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔"

۔کون بات کر رہا ہے؟؟۔۔"اچانک مردانہ بھاری آواز سن۔۔۔ابوذر" نے فورا پوچھا۔۔۔

"تو کون ہے بے؟؟۔۔۔۔"

تو کون ہے پہلے یہ بول۔۔"ابوذر فورا ہی غصے سے اپنی چیئر چھوڑ کر کھڑا" ہو۔۔نہایت سخت لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

پولیس والا نہیں ہے میرا دوست ہے۔۔۔۔مجھے میرا موبائل واپس ”
دو۔۔۔میں اس سے پیسے مانگ لوں گی۔۔تاکے تمھارا قرضہ اتار
دوں۔“کرن اس لڑکے کو دیکھ۔۔۔ تیزی سے منتی ور وہانسہ لہجے میں گویا
ہوئی ی۔۔

خوف کے مارے اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔۔۔۔

کمر پسینوں سے تر بہ تر تھی۔۔۔۔پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔کون اسے دیکھ
کر۔۔۔اس لمحے کہہ سکتا تھا کہ وہ مسٹر و قاص عباسی کی بیوی ہے۔۔۔۔اس
مسٹر و قاص کی۔۔۔ جس کا سکہ چلتا ہے زمانے میں۔۔۔

دوسری جانب ابوذر کو بھی اس کی آواز پہنچ گئی تھی۔۔۔

ووو۔۔۔تو دوست بھی بناتی ہے لڑکوں کو۔۔۔" وہ خباثت سے اس لڑکی "
کے حسین چہرے کو تکتے۔۔اس کے قریب آکر۔۔اکھڑو بیٹھتے ہوئے ے
بولا۔۔۔

ساتھ ساتھ اس نے کال بھی کاٹ دی تھی۔۔۔

اس لڑکے کی نظریں اس قدر گندی اور خباثت سے بھری تھیں۔۔۔کہ
کرن کا دل شدت سے چاہا کے اسے جلا کر خاک کر دے۔۔۔۔

اس لمحے شدت سے خیال ایا۔۔۔۔ایسا شوہر کس کام کا۔۔۔۔جس کے
ہوتے ہوئے بھی آپ کو اس کے دوستوں کو کال کرنی پڑے پیسے مانگنے کے
لیے۔۔۔۔اور پھر دوسروں کے نظر میں ذلیل وخوار ہونا پڑے۔۔۔۔

دوسری جانب ابوذر پورہ معاملہ سمجھ گیا تھا۔۔۔اس نے فوراہی معاویہ کو کال کی۔۔۔کیونکہ وقاص کو کال کرنا تو بے کار تھا۔۔۔دو دن سے اس کا سیل سوچ اف ہی جارہا تھا۔۔۔اس کے ساتھ ساتھ عمر کا بھی۔۔۔۔

معاویہ اس وقت اپنی سٹڈی میں بیٹھا کیس کی اسٹڈی میں لگا ہوا تھا۔۔۔

اس کا ٹیبل پر موجود سیل رنگ ہوا۔۔۔اس نے بغیر نام دیکھنے کی زحمت کیے ہی کال ریسیو کر کے سیل کان سے لگالیا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ "

دوسری جانب گاڑی میں بیٹھتے ہوئے۔۔۔ابوذر تیزی سے بولا۔۔۔"کرن خطرے میں ہے۔۔۔میں ہسپتال جارہاہوں۔۔۔تجھے لوکیشن سینڈ کررہا ہوں اگر تیرے پاس وقت ہے تو آجا۔۔۔"

ویٹ۔۔۔ٹھیک طرح بتاہوا کیاہے؟؟۔۔"معاویہ کا تو دل ہی ہل گیا تھا" یہ سن۔۔۔کے کرن خطرے میں ہے۔۔۔

ابوذر نے اسے ساری بات بتائی۔۔

میں آرہاہوں۔۔"وہ فوراہی کوٹ پہن کر چل دیا تھا۔۔۔"

آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔۔۔آپ کی بیٹی کی سرجری کامیاب ہوئی ”
ہے۔۔۔“ڈاکٹر نے اپریشن روم سے باہر آتے وقاص کو دیکھ۔۔مبارکباد
دی۔۔۔

ہمم۔۔۔“اس نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔”

ڈاکٹر نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔۔۔اتنا ٹھنڈا ری ایکشن۔۔۔

آخر اس کی بیٹی کی جان بچی تھی وہ کیوں خوشی کا اظہار نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

سر۔۔میں مس انا کو ایئرپورٹ پر چھوڑ کر آگیا ہوں۔۔۔۔اور جو انہوں ”
نے کمپنی میں 10 پرسنٹ شیئرز کا مطالبہ کیا تھا اس کے پیپرز بھی تیار

ہیں۔۔۔بس آپ اس پر سائن کر دیں۔"عمر کے اطلاع دیتے ہی۔۔۔اس نے کوئی خاص ری ایکشن نہ دیا۔۔۔

عمر کے ہاتھ سے پین لے کر پیپر زپر سائن کر دیے۔۔۔

وہ کسی کا احسان لینے کا عادی نہیں تھا۔۔۔چاہے پھر وہ انا ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

انا جانتی تھی یہ آخری بار ہے جب وہ وقاص سے کسی چیز کا مطالبہ کر سکتی ہے۔۔اس لیے اس نے کچھ زیادہ ہی لالچ دکھا دیا تھا۔۔۔۔

اس لمحے وہ بے ساختہ ہی سوچنے لگا۔۔۔کہ اس کے ارد گرد کا ہر شخص صرف اس کے پیسوں سے محبت کرتا ہے۔۔پھر اچانک کرن کا خیال آیا۔۔۔اور ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی مسکان بکھر آئی ی۔۔۔

اسے خود یقین نہ آیا کہ وہ اتنے غصے میں بھی اسے یاد کر رہا ہے۔۔۔

اسے علم تھا کہ ڈنر پر معاویہ آئے گا۔۔۔ سدرا نے بتا دیا تھا اسے۔۔۔ کہ اس کے تمام فرینڈز کو بھی انوائٹ کیا ہے۔۔۔ اس لیے اسے وہاں لے کر نہ گیا۔۔۔ ابوذر کی پارٹی میں بھی لے جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس لیے بتایا ہی نہیں پارٹی کے متعلق۔۔۔۔

مگر کب خبر تھی کہ اس سے پہلے وہاں پہنچی ملے گی وہ بھی معاویہ کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی۔۔۔ اس کی نیت تو بس شکل دکھا کر واپس چلے جانے کی تھی۔۔۔ کھانا وہ کرن کے ساتھ ہی کھانے کا ارادہ رکھتا تھا گھر پر۔۔۔

پارٹی میں جو کچھ ہوا وہ یاد آتے ہی اس کی آنکھیں پھر سرخ پڑ گئی تھیں۔۔۔

وہ سوچ سوچ کر تھک گیا تھا آخر کیا ہے معاویہ میں ایسا؟؟۔۔۔جو کرن اس کے پیچھے پاگل ہوئے جا رہی ہے۔۔ منع کرنے کے باوجود بھی وہ نہ صرف پارٹی میں پہنچی بلکہ اس سے باتیں بھی کر رہی تھی۔۔۔

معاویہ کنوارا تھا سوائے اس کے اور کوئی خاصیت نظر نہیں آتی تھی وقاص کو اس لڑکے میں جس کے سبب کرن اسے چھوڑ کر معاویہ کی جانب راغب ہو۔۔۔۔

لڑکیاں مرتی تھیں اس پر۔۔۔۔ مگر اس کی بیوی کو اس کی کوئی قدر نہیں تھی۔۔۔۔۔یہ خیال آتے ہی اس کا چہرہ دھواں دھواں ہونے لگا۔۔۔

عمر وقاص کو پہلے مسکراتے اور پھر اچانک غصہ ہوتے دیکھ الجھا۔۔۔

سر میں موبائی ل اون کر لوں؟؟۔۔" کہیں ناں کہیں اسے اندازہ تھا یہ غصہ کرن سے لڑائی ی کے سبب ہے۔۔۔

وہ کافی سالوں سے وقاص کے لیے کام کر رہا تھا۔۔۔واقف تھا کے اس شخص کے موڈ پر سوائے اس کی بیوی کے کوئی اِس قدر اثر انداز ہو ہی نہیں ہو سکتا۔۔۔کرن سے پیچ اپ ہو تو موڈ خوشگوار الگ ہی نظر آتا ہے اس کا۔۔اور لڑائی ی ہو تو پھولا ہوا۔۔۔گویا کرن واحد ہے اس دنیا میں جو وقاص عباسی کے جذبات ابھرانے کا سبب بنتی ہے۔۔۔گویا پورا کنڑول ہی اس لڑکی کا ہے۔۔۔۔

وقاص نے اسے ترچھی نگاہ سے دیکھا۔۔۔تو اس کے پیشانی پر پسینہ ابھر آیا۔۔۔

میم۔۔۔ضرور آپ کے لیے پریشان ہو رہی ہوں گی۔۔۔"اس نے تیزی"
سے وجہ بیان کی۔۔۔تاکے وہ سیل اون کرنے دے۔۔۔

یہی تو وہ چاہتا تھا کے کرن پریشان ہو اس کے لیے۔۔۔۔ساتھ ساتھ اسے
احساس ہو اس کی غلطی کا۔۔۔۔

کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔"سپاٹ لہجے میں کہتا۔۔۔وہ زینب کے"
پرائی یوٹ کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

عمر افسردگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

چل ہم پیسہ نہیں لے رہے۔۔۔ مگر بدلے میں تم دونوں بہنوں کو ساتھ" چلنا ہو گا۔۔۔۔" پیلی شرٹ والے کے خباثت سے مسکرا کر کہتے ہی۔۔۔ کرن کی آنکھیں مارے شاکڈ کے پھیلیں۔۔۔

مارے غصے کے اس کا ہاتھ از خود ہی اٹھ گیا۔۔

اتنی زور سے تھپڑ مارا تھا کے مقابل کے چودہ طبق روشن کر دیے۔۔۔۔

غصے کی شدت سے وہ گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی۔۔۔

کرن کا تھپڑ مارنا اس لڑکے کو شدید ناگوار گزرا۔۔۔"سالی۔۔۔تیری اتنی ہمت کے مجھے مارتی ہے۔۔۔"اس نے یہ کہتے ہی کرن کے چہرے پر جوابا زوردار طمانچہ رسید کیا۔۔۔

کیونکہ وہ لڑکا تھا اور تھا بھی ہٹا کٹا۔۔۔اس لیے اس کا بھاری بھر کم ہاتھ جب کرن کے چہرے پر لگا تو وہ دھڑام کر کے۔۔۔منہ کے بل فرش پر گری۔۔۔۔

اس کی سکن بہت سینسٹو تھی۔۔۔اس لڑکے کے ہاتھ کا پورا نشان چہرے پر چھپ گیا تھا۔۔۔

اس کے باپ کے بعد یہ دوسرا طمانچہ تھا جو اس نے اپنے چہرے پر کھایا تھا۔۔۔

وہ چہرے سے کہیں زیادہ روح پر لگا۔۔۔

یہ سب کبھی نہ ہوتا اگر اس کا اکاؤنٹ بلاک نہ کیا جاتا۔۔۔

وہ اپنے گھر سے جا کر جیولری بیچ کر بھی پیسے نہیں لا سکتی تھی کیونکہ تھا تو وہ بھی وقاص عباسی کا ہی ناں۔۔۔چوری کا الزام تو وہاں بھی لگتا۔۔۔اور وہ چور نہیں تھی۔۔۔

وہ مر جانا۔۔۔وقاص کی چیزوں کو اشد ضرورت کے وقت بھی استعمال کرنے سے بہتر جانے۔۔۔حال تو یہ تھا اب۔۔۔

وہ فرش پر پڑی ی تھی۔۔جب اس لڑکے نے مارے طیش کے ایک زوردار لات جوتوں سمیت اس کے پیٹ پر ماری۔۔۔۔

آہ۔۔"وہ درد کی شدت سے کرا اٹھی۔۔۔"

لگا جیسے جان نکل گئی ہو۔۔۔

وہ ابھی دوبارہ مارتا۔۔۔اس سے پہلے ہی کسی نے اسے پیچھے سے زوردار گھونسا مار کر گرایا۔۔۔۔

کرن۔۔۔"اس کی دھندلی انکھوں نے اس لمحے جس چہرے کو" دیکھا۔۔۔۔وہ معاویہ کا تھا۔۔۔

اس نوجوان کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔۔۔ جیسے کرن کی تکلیف وہ محسوس کر سکتا ہو۔۔۔

ابوذر اپنے ساتھ پولیس والوں کو لایا تھا۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟۔۔"کرن کو اٹھا کر بیٹھنے میں مدد کر۔۔۔اس کے چہرے کو" بغور دیکھتے۔۔۔ فکر مند اور رنجیدہ لہجے میں پوچھا۔۔۔

اس کی آواز میں یہ سوال کرتے وقت جو کرب تھا۔۔۔وہ کرن نے محسوس کیا۔۔۔

وہ رو دی اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے چھپا کر۔۔۔۔

اِسے چھوڑو۔۔۔پہلے میں اس خبیث آدمی سے حساب برابر کروں"
گا۔۔۔" یہ کہتے ہی معاویہ نے فوراہی اس پیلی شرٹ والے کو مارنا شروع کر
دیا تھا۔۔۔اتنامارا۔۔۔اتنامارا۔۔۔کہ وہ لہولہان ہو کر زمین پر گرا۔۔۔مگر
معاویہ ابھی بھی اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔۔

ہمت کیسی کی تونے۔۔۔اسے ہاتھ لگانے کی۔۔۔میں تجھے جان سے مار"
دوں گا آج۔۔۔"ابوذر نے پہلی بار معاویہ کو اتنے غصے اور جنون میں دیکھا
تھا۔۔۔

وہ پے در پے مکے برسائے چلے جارہا تھا۔۔۔اس کی درمیانی انگلی میں
انگوٹھی تھی۔۔۔۔جس کے سبب نہ صرف اس پیلی شرٹ والے کا چہرہ بلکے
معاویہ کے اپنے ہاتھ بھی زخمی ہو گ ئی ے تھے۔۔۔

اس کے ہاتھوں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

ابوذر نے محسوس کیا۔۔۔کہ اگر اسے نہ روکا گیا تو۔۔۔وہ تو اس لڑکے کو جان سے ہی مار دے گا آج۔۔۔

پولیس والے اور ابوذر مل کر اس جنونی لڑکے کو روک رہے تھے۔۔۔۔ مگر مجال ہے وہ لڑکا کسی کے قابو میں آ رہا ہو۔۔۔

معاویہ چھوڑا سے۔۔وہ مر جائے گا۔۔۔"۔اسے پیچھے سے دونوں ہاتھوں" سے پیٹ کے مقام سے پکڑ کر کھینچتے۔۔۔۔ابوذر چیخا۔۔۔۔

تب جا کے وہ پیچھے ہٹا تھا۔۔۔۔

کرن۔۔۔" باہر سے اچانک ایک نسوانی آواز ابوذر کے کانوں کی سماعت "
سے ٹکرائی۔۔۔وہ منجمد رہ گیا تھا۔۔۔۔

بغیر دیکھے بھی پہنچان سکتا تھا۔۔۔۔کے وہ آواز کس کی ہے۔۔۔

فرحا اسی ہسپتال میں ایڈمٹ تھی سینکڈ فلور پر۔۔۔اسے ابھی ابھی ڈسچارج
ملا تھا۔۔۔وہ زہرا بیگم و حسن کے ساتھ باہر ہی جا رہی تھی۔۔۔جب انہیں
شور شرابے کی آواز آئی اور وہ دیکھنے کے لیے رکے۔۔۔

جب فرحا نے کرن کو زمین پر بیٹھے خون آلود پاؤں کے ساتھ دیکھا۔۔۔تو وہ
بھاگتی ہوئی اس کی جانب آئی۔۔۔۔

فرحا۔۔۔" کرن فورا ہی اس کے گلے سے لگ کر رونے لگی تھی۔۔۔"

فرحا۔۔۔"کرن کے منہ سے اس اجنبی حسینہ کا نام سن۔۔ابوذر زیرِ لب" بڑبڑایا۔۔۔۔

فرحا کو خود پر کسی کی نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی۔۔۔اس نے نظر اٹھا کر جیسے ہی سامنے دیکھا۔۔۔ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئی۔۔۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔پھر فرحا نے نظر جھکالی۔۔۔ اور ایسا ظاہر کیا جیسے اس خوبصورت لڑکے کو دیکھا ہی نہ ہو۔۔۔۔

اس پورے حادثے کا سب سے گہرا اثر جس نے قبول کیا۔۔۔وہ تھے انصار صاحب۔۔۔۔

وہ جانتے تھے اگر انہوں نے آنکھ کھولی تو معاملات مزید بگڑ جائیں گے۔۔۔ یہ لوگ بغیر پیپر پر سائن کروائے بغیر جائیں گے نہیں پھر۔۔۔اور وہ شور روم ان کی آخری امید تھا۔۔۔اسے وہ کیسے دے سکتے تھے۔۔۔ مگر اپنی بیٹی کو ان کے ہاتھوں ذلیل ہوتے دیکھ۔۔۔۔ان کے ضمیر نے انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

فرحا کرن کو سہارا دے کر پٹی بنوانے کی نیت سے۔۔۔ باہر کی جانب جانے لگی۔۔۔۔اس کا گزر ابوذر کے برابر سے ہوا تھا بالکل۔۔۔۔وہ لڑکا اسے دیکھ بھی رہا تھا مگر اس نے ابوذر کی جانب نہ دیکھا۔۔۔

اسے یقین نہ آیا وہ لڑکی اسے مکمل اگنور کر کے جا چکی ہے۔۔۔

زہرا بیگم و معاویہ بھی ان کے پیچھے پیچھے گئے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ پٹی بنتی ہوئی ابھی اپنے پاؤں پر دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کہ اچانک اسے اپنے ارد گرد سب کچھ گھومتا محسوس ہوا۔۔۔

اس کی آنکھیں دھندلانے لگی تھیں۔۔۔

کرن۔۔۔"وہ بے ست ہو کر بیڈ پر گر گئی۔۔۔۔"

فرحا پریشان ہو کر اس کا چہرہ تھپتھپا رہی تھی۔۔۔مگر وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

اسے ہوش آیا تو خود کو ایک فی۔ میل ڈاکٹر کے ساتھ کمرے میں۔۔۔بیڈ پر لیٹا پایا۔۔۔سامنے ہی فرحا کھڑی تھی۔۔۔

"کرن۔۔۔کیا ہو گیا تھا تمھیں اچانک ؟؟۔۔۔"فرحا تیزی سے اس کے پاس آکر فکر مند لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

"پتہ نہیں۔۔۔"وہ نا سمجھی سے سن ذہن کے ساتھ جواب دا ہوئی۔۔۔

"ایسا پہلے ہوا ہے ؟؟۔۔"ڈاکٹر نے اس کا چیک اپ کرتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

"جی۔۔۔دو بار ہو چکا ہے۔۔"کرن نے فورا ہی جواب دیا تھا۔۔۔

"او۔۔۔میں آپ کے لیے فل باڈی چیک۔اپ لکھ رہی ہوں۔۔۔اسے
کروا کر رپورٹ لے کر آئیں۔۔۔"

"باڈی چیک۔اپ؟؟۔۔"کرن الجھ کر۔۔۔

"جی۔۔۔آپ کو نہیں لگتا اتنی چھوٹی عمر میں آپ کا بار بار بے ہوش ہونا
ٹھیک نہیں۔۔۔"ڈاکٹر کی بات سے اتفاق کر وہ چیک اپ کرانے چلی گئی
تھی۔۔۔

"رپورٹس کب ملیں گی؟؟۔۔"کرن نے کاؤنٹر پر استفسار کیا۔۔۔

"کل صبح۔۔۔"

"اوکے۔۔شکریہ۔۔۔"

"کرن تم میرے ساتھ گھر چلو۔۔۔تمہارا یہاں رکنا اب ٹھیک نہیں ہے ۔۔۔تم خود بہت کمزور ہو گئی ہو۔۔۔تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔۔۔

"ہاں۔۔۔فرحا بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے کرن۔۔۔تمھیں خود اب آرام کی ضرورت ہے۔۔۔"معاویہ نے فرحا کی بات سے اتفاق ظاہر کیا۔۔۔

ابوذر دور کھڑا سیل پر بات کر رہا تھا۔۔۔فرحا نے اسے دیکھا۔۔۔اس کمینے آدمی کو تو کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا اس حادثے کے بعد۔۔۔وہ تو پہلے جیسا ہی دکھ رہا تھا بالکل ہشاش بشاش۔۔ذرا سی بھی شرمندگی نہیں تھی اس کی آنکھوں میں۔۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔اس کا دل جل گیا۔۔۔۔

رکشہ آگیا ہے۔۔ چلیں۔۔۔" حسن رکشہ لے آیا تھا تو وہ ان لوگوں کو "
بلانے آیا۔۔۔

چلو بیٹا۔۔۔" زہرا بیگم کے کہتے ہی معاویہ تیزی سے بیچ میں بولا۔۔۔"

انٹی اتنی رات میں رکشے میں جانا ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔۔ چلیں میں آپ "
"لوگوں کو اپنی گاڑی میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ آپ کو تکلیف ہو گی۔۔۔" کرن تیزی سے رد کرنے "
لگی۔۔۔

مجھے کیوں تکلیف ہونے لگی بھلا؟؟۔۔۔ میں دوست ہوں تمہارا اتنی "
فارملٹی مت کرو یار۔۔۔" معاویہ نے خاصا دوستانہ انداز میں جواب دیا۔۔۔

فرحا مزید وہاں کھڑے نہیں ہونا چاہتی تھی اس لیے فورا ہی مان گ ئی۔۔۔۔

وہ سب معاویہ کی گاڑی میں بیٹھ کر واپس اپارٹمنٹ پہنچے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

دوسرے دن وہ صبح ہی فرحا کے ساتھ رپورٹس لینے پہنچ گئ تھی۔۔۔

وہ رپورٹس لے کر ڈاکٹر کے روم میں چلی گ ئی۔۔جبکے فرحا انصار صاحب کو پوچھنے چلی گ ئی تھی۔۔۔

او۔۔۔"ڈاکٹر نے اس کی رپورٹ دیکھ۔۔۔خاصہ افسردگی سے اس کی" طرف دیکھا۔۔۔۔

کرن کو کچھ عجیب محسوس ہوا۔۔۔"کیا ہوا ہے مجھے؟؟۔۔"وہ تیزی سے پوچھ اٹھی تھی۔۔۔

کیا کوئی سیریس بیماری ہے؟؟۔۔"وہ ڈاکٹر کے چہرے کی سنجیدگی سے" اندازہ لگاتے ہوئے بولی۔۔۔

premature ovarian failure ہمم۔۔۔آپ کو" ہے۔۔۔"ڈاکٹر کے کہتے ہی اس کا دماغ بھگ سے اڑ گیا تھا۔۔۔

peri- کی۔۔۔کیا؟؟۔۔۔مگر ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟۔۔۔۔میرے تو" بھی۔۔۔۔"بولتے بولتے رکی۔۔۔۔اسے یاد آیا کے اسے ماہواری ods میں مسائ ل کا سامنا ہو رہا ہے۔۔مگر اس نے زیادہ دھیان نہ دیا۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے۔۔۔

کیا کوئی دوائیاں لے رہی ہو آپ؟؟۔۔"ڈاکٹر نے اس کی رپورٹ کو "
دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

دوائی یاں؟؟۔۔۔نہیں۔۔۔۔"ابھی وہ فوراہی انکار کرنے لگی تھی کہ "
اس کا دماغ کھٹکا۔۔۔۔"ہاں۔۔۔میری ساس مجھے پریگننسی کا چانس بڑھانے
کے لیے کچھ دوائیاں کھلا رہی تھی۔۔۔لیکن وہ ڈاکٹر نے ہی ریکمنڈ کی
تھیں۔۔۔"اس نے آخری جملہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

"کیا وہ دوائیاں آپ لیب میں لا کر دے سکتی ہیں؟؟۔۔۔مجھے ذرا چیک کروانی ہیں۔۔"ڈاکٹر کے کہتے ہی۔۔۔کرن کا دماغ سن سی کیفیت میں آگیا۔۔۔

"آپ کو شک ہے کہ وہ دوائیاں ٹھیک نہیں ہیں؟۔۔"وہ اندازا پوچھنے لگی۔۔۔جبکہ جواب کہیں نہ کہیں اسے معلوم تھا۔۔۔

"ایسا ہی کچھ۔۔۔پہلے چیک کروا لیتے ہیں۔۔۔آپ وہ دوائی لا سکتی ہیں؟؟۔۔

"جی۔۔۔جی۔۔بالکل۔۔"اس کے ہونٹ لرزنے لگے تھے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں یہاں دو بجے تک ہوں آپ لے کر آجائیں۔۔۔ "

کرن لڑکھڑاتے پاؤں کے ساتھ ان کے روم سے نکلی۔۔۔

اس نے فوراہی رابعہ کو کال کی تھی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے ایک خیال کے آنے پر۔۔۔اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں خود جا کر لاؤں گی "

وہ لڑکھڑاتے پاؤں کے ساتھ۔۔۔۔بغیر فرحا کو بتائے رکشے میں بیٹھ کر اپنے گھر پہنچ گئی تھی۔۔

میڈم۔۔۔آپ آگ ئی یں۔۔۔آپ ضرور تھک گئی ہوں گی میں آپ" کے لیے کھانا لگا دیتی ہوں۔۔۔آپ جب تک فریش ہو جائیں۔۔۔"رابعہ نے ہر بار کی طرح بڑی نرمی اور محبت سے کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔"کرن نے مزید کچھ نہ کہا۔۔۔وہ ڈائریکٹ لڑکھڑاتے پاؤں" کے ساتھ اوپر چل دی۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی رابعہ کو کوئی شک ہو۔۔۔

کمرے میں جاتے ہی اس نے دروازہ لاک کیا اور اپنی دوائیاں اٹھا کر پرس میں ڈالیں۔۔۔

پھر کپڑے چینج کر کے نیچے ناشتہ کرنے آگ ئی۔۔۔

"آپ کے پاؤں میں کیا ہوا؟۔۔۔یہ پٹی کیسی؟؟۔۔۔"رابعہ نے خاصہ فکر مند لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

کرن اس وقت بمشکل خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

آنکھوں میں آنسو بے تاب تھے جھلکنے کے لیے۔۔ مگر وہ جھلکنے کی اجازت نہیں دے رہی تھی۔۔

"وہ زیادہ ڈیٹیل میں کل کانچ کے گلاس سے لگ گ ئی تھی میرے۔۔۔" نہیں گئی۔۔۔ سرسری سہ جواب دے کر ناشتہ مکمل کیا اور اٹھ کر چل دی۔۔۔

"میم۔۔اب کہاں جارہی ہیں آپ؟؟۔۔"

"ہسپتال اپنے ڈیڈ کو دیکھنے۔۔۔ "

اس نے ہسپتال پہنچ کر دوائیوں کو لیب میں چیک کرانے کے لیے دے دیا۔۔۔اس کی ہمت نہیں ہورہی تھی اب چلنے کی۔۔۔اس لیے وہ لیب کے باہر ہی بیٹھ گئی۔۔۔

سن ذہن کے ساتھ وہ وہیں بیٹھی رہی۔۔۔

رزلٹ آتے ہی وہ ڈاکٹر کے پاس پہنچی۔۔۔

آپ یہ دوائی کھا رہی تھی؟؟۔۔کب سے؟؟۔۔"ڈاکٹر کا چہرہ پہلے سے "
زیادہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔جو کرن محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

"ایک سال ہو گیا ہو گا تقریبا۔۔۔ "

"شادی کو کتنا وقت ہوا ہے؟؟۔۔ "

"ڈیڑھ سال"

"شادی کے اتنے کم عرصے میں تم نے دوائیاں کھائی ہی کیوں؟؟۔۔ "

کیونکہ میری ساس کو پوتا پوتی چاہیے تھے جلد سے جلد۔۔۔اور میری "
دادی ساس کو بھی۔۔۔میں نے آپ کو بتایا ہے نا انہوں نے ڈاکٹر سے ریکمنڈ

کر کے ہی مجھے کھلائی تھیں۔۔۔بلکہ کچھ جگہ تو وہ مجھے خود اپنے ساتھ لے کر
"گئی تھیں۔۔۔انہوں نے کہا تھا اس سے پریگننسی کا چانس بڑھے گا۔۔۔

کرن جیسے جیسے اپنی بات بول رہی تھی اسے ویسے ویسے محسوس ہو رہا تھا کہ
اس کی آواز کمزور پڑتی جا رہی ہے۔۔۔

مائی ڈیئر یہ کوئی پریگننسی کے چانس کو انکریز کرنے کی دوائی نہیں "
ہے۔۔۔۔بلکہ جو عورتیں پریگننٹ ہونا چاہتی ہیں انہیں تو اس سے بہت دور
رہنا چاہیے۔۔۔یہ باڈی کے لیے بہت نقصان دہ ہیں۔۔۔۔۔یہ دوائیاں ہی
"سبب ہیں تمہاری اس بیماری کا۔۔۔

بس اتنا سننا تھا کرن کو لگا اس کے سر پر پوری چھت آن گری ہے۔۔۔۔

premature ovarian failure تو آپ کہنا چاہتی ہیں کہ ”
مجھے ان دوائیوں کی سبب ہوا ہے؟؟۔۔“ وہ جیسے ابھی بھی یقین نہیں کر پا
رہی تھی کوئی اتنا بھی ظالم ہو سکتا ہے۔۔۔۔

اتنا ظلم۔۔ کہ ایک عورت سے اس کی ماں بننے کی صلاحیت ہی چھین لی
جائے۔۔۔

اس کی اواز بھاری ہو چکی تھی۔۔۔ جبکہ انکھوں سے انسو بہنے لگے۔۔۔

جی۔۔۔ مگر آپ ہمت نہ ہار و بیٹا۔۔۔ آپ تو بہت کم عمر ہوا بھی۔۔۔ ”
ٹریٹمنٹ کے ذریعے میں نے بڑی عمر کی عورتوں کو بھی اس بیماری سے نکلتے
دیکھا ہے۔۔۔ ان کے بچے ہوئے ہیں۔۔۔ مجھے یقین ہے آپ بھی ٹریٹمنٹ لو
گی تو اللہ سب بہتر کرئے گا۔۔۔ اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں

ہوتے۔۔۔آپ فیوچر میں ماں بن سکو گی۔۔۔ہمت نہ ہارو۔۔۔"ڈاکٹر نے پوری کوشش کی تھی اسے حوصلہ دینے کی کیونکہ وہ سمجھ سکتی تھیں۔۔۔ ایک کم عمر لڑکی کے لیے اس درد کو سہنا کتنا مشکل کام ہے۔۔۔

"کتنے پرسنٹ چانس ہیں ٹریٹمنٹ کے بعد۔۔۔کہ میں ماں بن سکوں گی؟؟۔۔"اس نے بڑی امید سے پوچھا۔۔۔

"میں جھوٹی امید نہیں دلاؤں گی۔۔۔سو میں سے دس پرسنٹ۔۔۔"ہمت دینا الگ بات ہے۔۔۔جھوٹی امید دلانا الگ۔۔۔ڈاکٹر کو اسے جھوٹی امید دلانا ٹھیک نہ لگا۔۔۔اس لیے انہوں نے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

کرن کو لگا وہ سانس نہیں لے پا رہی۔۔۔

اچانک اسے جبران کی وہ چٹ یاد آئی۔۔"۔کرن۔۔۔۔کیا تم نے کبھی سوچا ہے۔۔۔۔تم اب تک پریگننٹ کیوں نہیں ہو پائی یں؟؟۔۔۔"

یعنی جبران جانتا ہے اس بارے میں" وہ زیرِ لب اپنا سر پکڑتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔"

اگلے ہی پل۔۔۔اسے وقاص کا خیال آیا۔۔۔جب جبران اس متعلق جانتا ہے تو یہ کیسے ممکن تھا کہ وقاص کو علم نہ ہو۔۔۔وقاص کو تو شروع سے ویسے بھی اولاد نہیں چاہیے تھی۔۔۔

تم دوائیاں پی لو۔۔۔بچہ ہوتا ہے تو میں اس قابل ہوں کہ اسے پال سکتا" ہوں اس کی ہر خواہش وضرورت پوری کر سکتا ہوں۔۔۔۔"پھر اسے

وقاص کا دوائی کھانے پر زور دینا یاد آیا۔۔جب وہ اچانک بچہ پیدا کرنے کے لیے راضی ہو گیا تھا۔۔۔۔

مہوش بیگم شروع سے ہی اسے پسند نہیں کرتی تھیں۔۔۔اس کے باوجود شادی کے دوسرے تیسرے مہینے سے ہی بچہ پیدا کرنے کی رٹ لگا بیٹھی تھیں۔۔۔کیا یہ مشکوک نہیں تھا؟؟۔۔۔جبران کی تو شادی ہی نہیں ہوئی تھی بچہ کہاں سے آتا۔۔پھر کس بات کی جلدی تھی انہیں؟؟۔۔یہ سب اس نے پہلے کیوں نہ سوچا؟؟۔۔وہ کیسے اتنی بے وقوف بنی رہی ان کے ہاتھوں ؟؟۔۔۔جب وقاص کو بچہ چاہیے ہی نہیں تھا۔۔تو وہ کیوں اسے اپنی ماں کے ساتھ جانے دیتا تھا ڈاکٹروں کے پاس؟؟۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔۔امی۔۔۔۔امی۔۔۔۔۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ کرسیوں پر جمع کر" چیخ چیخ کر پہلے اپنے رب اور پھر اپنی محروم ماں کو پکارنے لگی۔۔۔

اتنی شدت سے تکلیف کبھی نہیں ہوئی تھی جتنی اس لمحے ہو رہی تھی۔۔۔

اگر نہیں پسند تھی تو طلاق دے دیتے۔۔۔ماں بننے کی نعمت سے کیوں" محروم کر دیا ظالموں۔؟؟۔۔میں نے کیا بگاڑا تھا؟؟ کیا بگاڑا تھا؟؟۔۔۔۔کیا؟؟۔۔۔۔" وہ چھت کی جانب سر اونچا کر۔۔۔لرزتے وجود کے ساتھ تڑپ کر پوچھنے لگی۔۔۔

اس کا دل پھٹ رہا تھا مارے تکلیف کے۔۔۔۔

ظلم کی انتہا کی تھی ظالموں نے۔۔۔۔

وقاص مہوش بیگم سدرہ۔۔۔ہر شخص سے نفرت ہو رہی تھی اسے۔۔۔۔

ڈاکٹر فوراہی اٹھ کر اس کے پاس آکر اسے چپ کرانے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔

اس کی حالت دیکھ۔۔۔ڈاکٹر کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے۔۔

"ڈاکٹر اسے حوصلہ دینے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔ اللہ آسانیاں کرنے والا ہے۔۔۔ہمت نہ ہارو۔۔۔۔

اب اگر وقاص اسے طلاق دیتا ہے تو کون کرئے گا بانجھ عورت سے شادی؟؟۔۔۔۔۔ان لوگوں نے اس کی پوری زندگی تباہ کر دی تھی۔۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔کیا بگاڑا تھا اس نے؟؟۔۔۔

اسے اچھے سے یاد ہے وقاص اسے یوزلیس کہتا تھا۔۔۔آخر بار لڑائی میں سدرہ نے بھی کہا تھا۔۔۔

"یہ دوائیاں کیا تم ابھی بھی پی رہی ہو؟۔۔ "

"میں نے۔۔۔میں نے کچھ وقت پہلے ہی چھوڑ دی تھیں"اس نے روتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

"شکر کرو بیٹا خدا نے تمہیں بچا لیا۔۔۔اور تمہیں یہ بات ایرلی اسٹیج میں ہی پتہ چل گئی۔۔۔ورنہ یہ دوائیاں تمہیں بہت نقصان پہنچا دیتیں۔۔۔

ان کے کہتے ہی۔۔۔کرن کے چہرے پر ایک دل جلی ورنجیدہ سی مسکراہٹ بکھری۔۔۔

کچھ بھی تو باقی نہیں بچا تھا اب۔۔۔۔

ڈیڑھ سال اس نے دیوانوں کی طرح وقاص کو چاہا تھا۔۔۔۔
اس کی خدمت کی۔۔۔
اس کے لیے ہمیشہ اپنی سیل رسپیکٹ کو سائیڈ میں رکھا۔۔۔
اور آخر میں اسی ہرجائی نے ہی پیٹھ میں خنجر گھونٹ دیا۔۔۔

اگر وقاص ابھی سامنے آجاتا تو یقیناوہ بغیر ایک لمحہ سوچے اسے شوٹ کر دیتی
۔۔۔

وہ اپنے بکھرے وجود کو سنبھالتی۔۔۔فائل ہاتھ میں پکڑے۔۔۔۔اپنے ڈیڈ
کے پرائیویٹ روم کی جانب ائی تھی۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے رونے کی آوازیں آئی یں۔۔

اس کا دل بند ہوا۔۔۔

شائلہ بیگم انصار صاحب کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ آنکھ نہیں کھول رہے تھے۔۔۔

"انصار اٹھو۔۔ تم نہیں چھوڑ کر جا سکتے مجھے۔۔۔ پلیز اٹھو۔۔۔" شمانہ بیگم نے اپنا سر ان کے سینے پر رکھ دیا تھا روتے روتے۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔" وہ فائل کو صوفے پر پھینک۔۔۔۔ پاگلوں کی طرح چیختی ہوئی ۔۔۔۔اپنے والد کے پاس آئی۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔آنکھیں کھولیں۔۔۔دیکھیں مجھے۔۔۔میں کرن۔۔آپکی"
بیٹی۔۔۔ڈیڈ۔۔۔میرا کوئی نہیں ہے اس دنیا میں آپ کے سوا۔۔آپ
مجھے یوں چھوڑ کے نہیں جا سکتے۔۔۔آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔میں
جانتی ہوں مگر یہ کیسی ناراضگی ہے؟؟۔۔پلیز آنکھیں کھولیں
ڈیڈ۔۔ڈیڈ۔۔۔اٹھیں۔"وہ بچوں کی طرح رو رہی تھی ان کا ہاتھ پکڑ
کر۔۔۔

کرن صبر کرؤ۔۔۔"فرحانے بمشکل ہی اسے سنبھالا تھا۔۔۔"

انصار صاحب کے پاس پیسے نہیں تھے قرضہ اتارنے کے۔۔۔پھر جو رات
میں حادثہ ہوا۔۔۔اس کا ان کے دل نے شدت سے اثر قبول کیا۔۔۔اور وہ
اسی صدمے سے دنیا سے رخصت ہو گئے۔۔۔

معاویہ اور ابوذر دونوں ہی انصار صاحب کی طبیعت پوچھنے آئے تھے۔۔۔
لیکن ان کے انتقال کی خبر ملی۔۔۔

ابوذر نے فوراہی وقاص کو کال ملائی

۔۔تاکہ اسے بتائے۔۔۔کہ اس کے سسر کا انتقال ہو گیا ہے۔۔۔۔ہر بار کی طرح سیل سوئچ اف آیا۔۔۔

کیا ہوا وقاص کو فون ملا؟۔۔"معاویہ پریشان ہو کر پوچھ رہا تھا۔۔۔۔ "

کرن اپنے والد کی موت کے صدمے سے بہت ٹوٹ گئی تھی۔۔۔ایسے میں لوگوں کے نزدیک اس کا شوہر ہی اسے سنبھال سکتا تھا۔۔۔مگر اس کا تو کوئی اتا پتہ ہی نہ تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔پتہ نہیں کہاں جا کے مر گیا ہے وہ۔۔ سمجھ نہیں آ رہا فون کیوں" بند کر رکھا ہے اس نے اپنا۔۔۔"ابوذر شدید غصے میں بولا۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وقاص کے منہ پر دو گھونسے لگا دے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن تھوڑا انتظار کر لو۔۔۔وقاص داماد ہے آخر ان کا۔۔۔۔آخری دیدار " کا حق رکھتا ہے وہ۔۔۔"ابوذر نے منتی لہجے میں کرن کو دیکھ کہا۔۔۔جس نے انصار صاحب کا جنازہ اٹھانے کا کہہ دیا تھا اپنے رشتہ داروں سے۔۔۔

وہ بھی کندھا دے دے گا"معاویہ نے تیزی سے کہا۔۔۔"

وہ دونوں ہی نہیں چاہتے تھے کہ وقاص کے آنے سے پہلے جنازہ اٹھ جائے

"کیوں؟؟۔۔میرے باپ کا جنازہ اس کے کندھے کے بغیر نہیں اٹھ سکتا؟" کرن نے جس قدر سپاٹ و سخت لہجے میں جواب دیا۔۔۔معاویہ و ابوذر اسے تکتے ہی رہ گئے۔۔۔پھر ہمت نہ پڑھی کچھ کہنے کی۔۔۔

"الو کے پٹھے کہاں ہے تو۔۔۔واپس جلدی آ۔۔۔ورنہ تیری طلاق ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔"ابوذر نے مارے غصے کے وقاص کو میسج سینڈ کیا۔۔۔۔

اب صرف وہ دعا ہی کر سکتے تھے کے وقاص وقت پر پہنچ جائے۔۔۔۔

انصار صاحب کے انتقال کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیلی تھی۔۔۔۔
سارے رشتہ دار ہی ان کے گھر آنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔

ہر کوئی اس سے اظہار تعزیت کر رہا تھا مگر وہ لڑکی کہاں ہوش میں تھی۔۔۔

اس کا تو مانو سب کچھ ہی چھین لیا گیا تھا۔۔۔

اس کے نزدیک وقاص صرف اس سے اپنی خار نکال رہا تھا زبردستی کی شادی کی۔۔۔اب اسے نہیں لگ رہا تھا کہ وقاص نے کسی وجہ کے تحت اس کے باپ کے ساتھ یہ سب کیا۔۔۔

سارے رشتہ دار کرن کے ارد گرد ہی جمع تھے۔۔دعا اور شمائلہ بیگم کو تو کوئی پوچھ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔اور پوچھتا بھی کیوں۔۔۔تھا کیا ان ماں بیٹی کے

پاس۔۔۔جبکہ کرن ان کے مقابلے میں وقاص عباسی کی بیوی تھی۔۔۔
ایک امیر گھرانے کی بہو۔۔۔

جب اس کی سسرال والے آئے تعزیت کی نیت سے تو مہوش بیگم کو
دیکھ۔۔۔۔اس کی آنکھیں جلنے لگ گئیں۔۔۔

اللہ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے مرحوم کو"مہوش بیگم کے توالفاظ"
بھی۔۔۔اسے اپنے جسم میں سوئیاں چبوتے محسوس ہوئے۔۔۔۔

اس کے باپ کے مرنے کی وجہ یقیناً یہی لوگ تھے۔۔۔۔

آمین"سب فوراً ہی امین کہنے لگے۔۔۔۔جبکہ کرن انہیں کھا جانے والی"
نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کرن نے بغور ان کا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔کوئی دکھ۔۔۔کوئی پچھتاوا نہیں تھا اس ظالم عورت کے چہرے پر۔۔۔۔

"یہ یہاں کیوں آیا ہے؟؟۔۔"انس کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ۔۔۔" معاویہ تعجب سے ابوذر کو تکتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

"شاید وقاص کی جانب سے۔۔۔"ابوذر انداز ابولا۔۔۔جب کہ اپنی کہی بات پہ۔۔۔اسے خود بھی یقین نہیں تھا۔۔۔

"وقاص اور انس کب اچھے دوست بنے؟؟؟۔۔۔وہ تو شروع سے ہی کمپیٹیٹر ہیں۔۔۔"معاویہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

اسے ہضم نہیں ہو رہا تھا انس کا یہاں پر آنا۔۔۔

ڈیئر برو۔۔ ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟؟۔۔۔"انس پری کو اپنے ساتھ لایا"
تھا کیونکہ اسے ٹھیک نہ لگا یہاں پر اکیلے آنا۔۔۔

پری الجھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

اسے نہیں سمجھ آ رہا تھا کہ انس اچانک اسے وقاص کی بیوی کے گھر کیوں لے آیا ہے۔۔۔

تم جا کر کرن کو سنبھالو۔۔۔اسے ضرورت ہے کسی کے ساتھ کی"
۔۔۔"پری کے سوال کا جواب دینے کی زحمت کیے بغیر۔۔۔۔اسے کرن کو

سنبھالنے کے لیے بھیجنے لگا۔۔۔۔جس پر پری تعجب خیز نظروں سے اسے تکنے لگی۔۔۔

برو میں تو اسے جانتی تک نہیں ہوں۔۔۔"پری بے بسی سے بولی۔۔۔"

تو جان لو۔۔۔کتنی دیر لگتی ہے جاننے میں۔۔۔جاؤ اس کے پاس جا کر " کھڑی ہو۔۔۔اسے پانی پلاؤ۔۔۔دیکھو کیسے نڈھال ہو رہی ہے وہ۔۔۔"انس کی فکر میں ڈوبی باتیں سن۔۔۔پری کا حیرت کے مارے منہ کھلا۔۔۔وہ کب سے کسی کی اتنی فکر کرنے لگا سوائے اس کے ؟؟؟۔۔۔

یہ پہلی بار ہے جب وہ انس کو اپنے علاوہ کسی کی فکر کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ کیسے حیران نہ ہوتی۔۔۔

چلو ساتھ چلتے ہیں۔۔۔ مگر پھر تم اس کے ساتھ ہی کھڑی رہنا۔۔۔ ٹھیک "
ہے۔۔۔ "انس اپنی بات کہہ کر۔۔۔اس کا جواب سننے کی زحمت کیے بغیر
۔۔۔ فورا کرن کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

بہت دکھ ہوا آپ کے والد کے متعلق سن کر۔۔۔ "انس نے اظہار تعزیت "
کیا۔۔۔

کرن اس وقت اتنے صدمے میں تھی کہ اس نے سوچا ہی نہیں کہ انس وہاں
کیوں آیا ہے۔۔۔

ہاں۔۔۔ بہت دکھ ہوا۔۔۔ "پری نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دلاسہ "
دیتے ہوئے کہا۔۔۔

کرن پری کے قریب نہیں تھی۔۔۔لیکن جس طرح پری اسے دلاسہ دے رہی تھی۔۔۔سب کو یہی محسوس ہوا کہ جیسے وہ بہت قریبی دوستیں ہوں

۔۔۔۔

فرحا کے سینے میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔اس کے اپریشن کی تاریخ بھی نکل گئی تھی۔۔۔وہ ایک سائیڈ میں بیٹھی اپنا ہاتھ سینے پر رکھ کر۔درد کی ٹیسوں کو برداشت کر رہی تھی۔۔۔

یہ لیں۔۔۔دوائی پی لیں آپ۔۔۔"کیونکہ انصار صاحب کا انتقال اچانک " ہوا تھا اس لیے فرحا اسپتال سے ڈائریکٹ میت کے ساتھ کرن کے گھر آ گئی تھی۔۔۔اس کی دوائیاں اس کے گھر پر ہی رہ گئی تھیں۔۔۔

میت ابھی اٹھی نہیں تھی۔۔۔اس لیے اسے دوائی لینے جانا ابھی ٹھیک نہ لگا ۔۔۔وہ صرف درد برداشت کر رہی تھی۔۔۔ مگر اسے نہیں خبر تھی۔ کہ حسن محسوس کر چکا ہے کہ وہ بہت تکلیف میں بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔اس لیے وہ گھر جا کر اس کی دوائیاں خود لے آیا۔۔۔

دوائیاں ہاتھوں میں رکھ کر۔۔پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھاتے ہوئے ۔۔۔جب اس چھوٹے مگر خوبصورت لڑکے نے دوائیاں دیں تو فرحا بے ساختہ ہی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

فرحا بہت پتلی دبلی سی لڑکی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے چہرے پر اس قدر معصومیت تھی جیسے کسی بچے کے چہرے پر ہوتی ہے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ حسن اور وہ ہم عمر ہی دکھائی دے رہے تھے۔۔۔

ابوذر کی نظر پورے ہال کمرے میں گھوم رہی تھی۔۔۔اچانک ہی اس منظر نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کی۔۔۔

اس نے دیکھا فرحا کس طرح اس لڑکے کے ہاتھ سے ہچکچاہٹ کے ساتھ دوائی لے رہی ہے۔۔۔ حسن کا اسے بغور محبت سے دیکھنا بھی ابوذر کی شارپ نگاہوں سے چونکا نہیں تھا۔۔۔۔

اس کے ہونٹ ٹوسٹ ہوئے۔۔۔اسے نہیں پتہ کیوں مگر پھر وہ اپنی نگاہ نہیں ہٹا سکا وہاں سے۔۔۔

یار۔۔۔یہ وقاص کا فون سوئچ اف کیوں جا رہا ہے؟؟۔۔۔۔کرن نے اپنے" رشتے داروں سے کہہ دیا ہے کہ جنازہ اٹھا دو۔۔۔"ابھی وہ فرحا کو دیکھ ہی رہا

تھا۔۔۔کے معاویہ نے اسکی جانب آکر۔۔۔اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب موڑ ۔۔۔فکر مند لہجے میں کہا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔رک میں بات کرتا ہوں اس سے۔۔۔"ابوذر فوراہی کرن کی" جانب بات کرنے کی نیت سے بڑھا۔۔۔

کرن تھوڑا انتظار کر لو۔۔۔وقاص داماد ہے آخر ان کا۔۔۔آخری دیدار " کا حق رکھتا ہے وہ۔۔۔"ابوذر نے منتی لہجے میں کرن کو دیکھ کہا۔۔۔

وہ اکلوتا داماد ہے۔۔اچھا ہے وہ بھی کندھا دے دے گا۔۔۔"معاویہ نے" تیزی سے ابوذر کا ساتھ دیا۔۔۔

وہ دونوں ہی نہیں چاہتے تھے کہ وقاص کے آنے سے پہلے جنازہ اٹھ جائے۔۔۔کیونکہ علم تھا کہ اگر ایسا ہوا تو وقاص و کرن کے درمیان ایک بہت بڑی دیوار حائل ہو جائے گی۔۔۔۔

دونوں کو ہی باخوبی اندازہ تھا کہ کرن بہت غصہ ہے وقاص پر۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔میرے باپ کا جنازہ اس کے کندھے کے بغیر نہیں اٹھ سکتا؟"کرن نے جس قدر سپاٹ و سخت لہجے میں جواب دیا۔۔۔معاویہ و ابوذر اسے تکتے ہی رہ گئے۔۔۔پھر ہمت نہ پڑھی کچھ کہنے کی۔۔۔وہ سمجھ سکتے تھے کرن کا غصہ اپنی جگہ بالکل بجا ہے۔۔۔۔

الو کے پٹھے کہاں ہے تو؟؟؟۔۔۔۔واپس جلدی آ۔۔۔ورنہ تیری کرن" سے طلاق ہونے سے کوئی ی نہیں روک سکتا۔۔۔"کرن کے منہ موڑ کر جاتے ہی۔۔۔۔ابوذر نے مارے غصے کے وقاص کو میسج سینڈ کیا۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔

اس کا پلین لینڈ ہو چکا تھا۔۔۔وہ زینب کو بے بی سیٹر کے پاس اپارٹمنٹ میں چھوڑ کر۔۔۔واپس گاڑی میں آ کر بیٹھا۔۔۔

سر کہاں چلیں؟؟۔۔۔آفس یا گھر؟؟۔۔"عمر نے ہر بار کی طرح نہایت" شائستگی سے استفسار کیا۔۔۔

گھر۔۔۔۔"جواب عمر کو امید کے مطابق ہی ملا تھا۔۔۔۔"

اوکے سر۔۔۔"اس نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔"

وقاص نے اپنا سیل اون کیا۔۔۔اس امید کے ساتھ کہ سب سے پہلا میسج کرن کا ہی ملے گا اسے۔۔۔۔

یقین تھا کہ ایک ہفتے کی سزا اس لڑکی کے لیے کافی ہو گی یہ سمجھانے کے لیے کہ وہ کیا اہمیت رکھتا ہے اس کی زندگی میں۔۔۔

بس سیل کا سوئچ اون ہونا تھا۔۔۔کہ اسے دھڑا دھڑ میسجز انا شروع ہو گئے۔۔۔واٹس ایپ۔۔فیس بک اور دیگر ایپس کے نوٹیفیکیشن سب ایک ساتھ ہی موبائل پر آن ٹوٹے تھے۔۔۔۔

اس نے کسی میسج کو اہمیت نہ دی سوائے کرن کے۔۔۔۔

کہاں ہو وقاص تم؟؟۔۔۔۔"بس یہ میسج پڑھنا تھا۔۔۔کہ اس کے سنجیدہ چہرے پر پیاری سی مسکان بکھری۔۔۔۔

کے شکر ہے اس لڑکی کو قدر تو آئی۔۔۔۔

پھر اس نے بڑی امید سے کے دوسرا میسج بھی اچھا ہی ہو گا۔۔۔ تیزی سے پڑھنا شروع کیا۔۔۔

تم جہاں بھی ہو۔۔۔یاد رکھنا اگر میرے ڈیڈ کو کچھ ہوا ناں تمہاری وجہ سے" ۔۔۔تو میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔"اس کی مسکراہٹ اگلے ہی لمحے غائب ہو گئی تھی۔۔۔کیا مطلب تھا اس میسج کا؟؟؟۔۔۔۔

ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ ابوذر کا میسج اس کے سیل پر ایا۔۔۔

اس نے تیزی سے کلک کیا۔۔۔"الو کے پٹھے کہاں ہے تو؟؟؟۔۔۔۔واپس جلدی آ۔۔۔ورنہ تیری کرن سے طلاق ہونے سے کوئی ی نہیں روک سکتا۔۔۔"

یہ کیا بکواس کر رہا ہے؟؟؟۔۔۔"اس نے الجھ کر۔۔۔ابوذر کو کال ملائی"

۔۔۔

ہیلو۔۔"دوسری جانب فوراہی کال ریسیو ہوئی تھی۔۔۔"

کہاں ہے الو کے پٹھے تو؟؟؟۔۔۔"ابوذر نے نہایت آگ بگولہ ہو کر سوال" کیا۔۔۔

فلحال جہاں کہیں بھی ہے۔۔۔جلد سے جلد کرن کے باپ کے گھر" پہنچ۔۔۔۔تیرے سسر کا انتقال ہو گیا ہے اور یہاں جنازہ اٹھ رہا ہے ۔۔۔اگر یہ جنازہ اٹھ گیا ناں وقاص۔۔تو یقین جان۔۔۔۔تو کرن کو کھو دے "گا ہمیشہ کے لیے۔۔۔اس لیے جلد سے جلد یہاں آ۔۔۔۔

وہ تو بالکل ہٹے کٹے تھے اچانک انتقال کیسے ہو گیا ان کا؟؟؟۔۔۔"وقاص کو" جھٹکا لگا تھا مانو۔۔۔

بہت کچھ ہوا ہے تیرے پیچھے یہاں پر۔۔۔میں سب کچھ فون پہ نہیں بتا"
سکتا۔۔۔میں ویسے بھی میت کے گھر میں کھڑا ہوں۔۔۔تو بس یہاں پر
"جلدی پہنچ۔۔۔جب تک میں جنازہ روکنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔۔

ابو نے یہ کہ کر۔۔۔۔کال کاٹ دی تھی۔۔۔

وقاص کو کوئی اندازہ نہیں تھا کہ اس کے پیٹھ پیچھے یہاں کیا کچھ ہوا ہے
۔۔۔۔مگر ابوذر کے بولنے کے انداز سے اسے محسوس ہو گیا تھا۔۔۔کہ بات
بہت سیریس ہے۔۔۔

گاڑی انصار انکل کے گھر کی جانب موڑو۔۔۔"اس کے حکم دیتے ہی عمر"
نے بیک ویو مرر سے اس کی جانب دیکھ۔۔فکر مندی سے استفسار کیا
"۔۔۔"سب خیریت ہے سر؟؟؟

انصار انکل کا انتقال ہو گیا ہے۔۔"اس حسین نوجوان نے گمبھیر لہجے میں" جواب دیا۔۔۔

پھر کرن کا میسج دوبارا کھولا اس لڑکی کا دھمکی امیز میسج۔۔۔اب وقاص کے دل میں ہولے ڈال رہا تھا۔۔۔

اس میسج کو دوبارہ پڑھنے کے بعد وقاص کو اندازہ ہو گیا تھا کہیں نہ کہیں۔۔۔ کہ کیا ہوا ہے۔۔۔

شٹ۔۔۔وہ آدمی اتنا دولت کے پیچھے لالچی تھا کہ مر ہی گیا صدمے سے" ۔۔۔۔"اس نے دانستہ طور پر ان کا شور روم تباہ کیا تھا اس کی بیوی کو تھپڑ

مارنے کی سزا کے طور پر۔۔۔ مگر اس لمحے اس نے کب سوچا تھا۔۔۔ کہ اس کا نتیجہ اتنا خطرناک نکلے گا۔۔۔

وہ تو صرف ان سے کرن سے معافی منگوانا چاہتا تھا۔۔۔ دکھانا چاہتا تھا کہ کرن اکیلی نہیں ہے۔۔ اس کے پیچھے اس کا شوہر کھڑا ہے۔۔۔۔ وہ ایک بار معافی مانگ لیتے تو وہ انہیں واپس ان کا شور روم پہلی والی حالت میں لوٹا دیتا ۔۔۔۔ مگر سب کچھ اس کی توقع کے بالکل بر عکس ہو گیا تھا۔۔۔

عمر جلدی کرو۔۔۔" یہ پہلی بار تھا جب وہ نوجوان بے صبرا ہوا ہو۔۔۔"

وہ اپنی کشادہ پیشانی کو مسلسل اپنی لمبی و خوبصورت انگلیوں سے مسل رہا تھا

۔۔۔

گاڑی جیسے ہی رکی وہ تیزی سے اتر کر۔۔۔کرن کے گھر میں داخل ہوا۔۔۔

شکر ہے تو آگیا۔۔۔جا۔۔۔بس کرن سے مل لے۔۔پھر جنازہ اٹھاتے ہیں" عصر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔"ابوذر نے اس کے پاس آکر۔۔۔۔کان میں سرگوشی کی۔۔۔

اس نوجوان کو اپنا ہر قدم نہ جانے کیوں بہت بھاری محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس وہ نوجوان سب ھی کی توجہ کا مرکز بن گیا تھا آتے ہی۔۔۔مگر نہ دیکھا۔۔۔تو بس اس کی بیوی نے نہ دیکھا۔۔۔

کرن۔۔۔"اسے اپنیآواز کسی دور کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔"

وہ جنازے کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔وقاص کے مخاطب کرنے پر اس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔۔

اس کی آنکھیں پہلے ہی سرخ تھیں۔۔۔مگر وقاص کو دیکھتے ہی مانو ان میں انگارے بھر آئے ہوں۔۔۔۔

اس قدر کدورت تھی ان آنکھوں میں۔۔۔کہ وقاص اپنی جگہ ساکت ہو گیا۔۔۔۔

دل میں شدید درد کی لہر اٹھی۔۔۔۔

پورے ایک ہفتے انتظار کیا تھا اسے دیکھنے کا۔۔۔گمان تھا کہ جب دیکھے گا تو آنکھوں میں محبت ہو گی فکر ہو گی قدر ہو گی مگر اس کی توقع کے بالکل بر عکس ۔۔۔ان میں تو سوائے کدورت نفرت کے اب کچھ نہ تھا۔۔۔۔

دادی اب تو اٹھوا سکتی ہوں نا؟؟"اس نے بڑے عجیب لہجے میں رخشی بیگم " کی جانب دیکھ پوچھا۔۔۔

وقاص نے اس کے اور اپنے درمیان ایک اجنبیت کی بڑی دیوار محسوس کی ۔۔۔۔

اس نے تو ایک نگاہ دیکھنے کے بعد۔۔۔دوبارہ پلٹ کر دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔

اس نوجوان نے اپنی مٹھیاں بھینچیں۔۔۔

کرن۔۔۔مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔"کرن اٹھ کر کھڑی ہوئی۔۔۔"
تو وقاص تیزی سے بولا۔۔۔

وقاص بخوبی جانتا تھا کہ انصار صاحب کرن کی زندگی میں کس اہمیت کے حامل ہیں۔۔۔اس لیے وہ اسے بتانا چاہتا تھا۔۔۔کہ اس نے کیوں ان کا شور روم تباہ کیا۔۔۔

اب تو اٹھا سکتے ہیں ناں؟؟؟"وقاص کی بات کو مکمل اگنور کر۔۔۔اس نے"
ابوذر کی جانب دیکھ جتاتے ہوئے پوچھا۔۔۔ابوذر کو محسوس ہوا۔۔۔جیسے
اس نے چوٹ کرنے کے لیے پوچھا ہو۔۔۔۔

وہ اپنے والد کا جنازہ تک نہیں اٹھا سکتی تھی وقاص عباسی کی موجودگی کے بغیر۔۔۔وہ کیسے غصہ نہ ہوتی۔۔۔۔

ابوذر فوراً ہی نظر چرا گیا۔۔۔اسے اندازہ نہیں تھا کرن اس قدر برا مان جائے گی دادی سے سفارش کروا کر جنازہ رکوانے کو۔۔۔

کرن نے اپنی دونوں مٹھیاں بھینچ رکھی تھیں۔۔۔یہ بات معاویہ نوٹ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

انصار صاحب کو دفن کرنے کے بعد قبرستان سے واپسی پر وقاص کی نظر انس پر گئی۔۔۔

یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟؟۔۔"وقاص نے ابوذر کو دیکھ سنجیدگی سے استفسار" کیا۔۔۔۔

کوئی اندازہ نہیں"ابوذر لاعلمی میں کندھے اچکاتے گویا ہوا۔۔۔"فلحال " ابھی اسے چھوڑ اور کرن کی فکر کر"اس نے خاصہ گمبھیر لہجے میں نصیحت کی۔۔۔

ہمم۔۔۔۔"وہ خود بھی جانتا تھا اسے اس وقت صرف کرن کی فکر کرنے" کی ضرورت ہے۔۔۔۔

کرن کا میسج اسے اپنے سینے پر کسی بھاری بھرکم پتھر کی طرح رکھا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

تم نے فون کیوں بند کر رکھا تھا؟؟۔۔۔" معاویہ جو اتنی دیر سے خاموش "
تھا۔۔۔نہایت برہمی سے پوچھنے لگا۔۔۔

معاویہ کے نزدیک کرن یہ سب کچھ کبھی فیس نہ کرتی اگر وقاص اسے
سپورٹ کرتا۔۔۔

معاویہ اور وقاص کی بالکل بات چیت مند تھی۔۔۔۔لیکن اس کے باوجود
معاویہ نے کرن کی خاطر اس سے بات میں پہل کی۔۔

میں بزنس ٹرپ پر تھا۔۔۔" وقاص ابھی بھی اس سے بات کرنا نہیں "
چاہتا تھا۔۔اس لیے نروٹھے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

بھلا کون سی بزنس ٹرپ پر سیل سوچ اف رکھنا ضروری ہوتا ہے؟؟۔۔۔ ”
تمہیں کچھ اندازہ بھی ہے تمہارے پیچھے یہاں کیا کچھ ہوا ہے کرن کے
ساتھ۔۔۔“اگر وہ کرن کا نام مینشن نہ کرتا تو یقینا مقابل اس کی بات کو ذرا
بھی اہمیت نہ دیتا۔۔۔

معاویہ نے اتنے غصے میں یہ بات کہی تھی کہ اس کے پیچھے چلنے والے انس
نے بھی سن لی۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟۔۔“اس نے تیزی سے گمبھیر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔”

کہاں سے بتانا شروع کروں؟؟۔۔“اس نے وقاص کے روبرو آکر۔۔۔ ”
طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔دونوں ہاتھ سینے پر فولڈ
کر سوال کیا۔۔۔

اس نوجوان کی ٹون نے ہی مقابل کو اگاہ کر دیا تھا کہ بہت کچھ سیریس ہو چکا ہے اس کے پیچھے۔۔۔۔

"کیا کیا بتاؤں تمہیں میں؟؟۔۔۔یہ بتاؤں یہ کہ تم نے اس کے والد کو اس حال میں پہنچا دیا کہ وہ قرضہ لینے پر مجبور ہو گئے اور قرضہ خواہ ان کے دروازے پر آ کر توڑ پھوڑ کرنے لگے جس کا صدمہ وہ برداشت نہ کر سکے اور ہسپتال پہنچ گئے۔۔۔یا یہ بتاؤں کے تمہاری ماں نے اس کا اکاؤنٹ بلاک کرا دیا تھا جس کی وجہ سے اسے ابوذر سے پیسے مانگنے کی نوبت آ گئی اپنے باپ کو ہاسپٹل میں ایڈمٹ کرانے کے لیے۔۔۔یا یہ بتاؤں کہ قرضدار ہسپتال پہنچ گئے تھے۔۔۔اور انہوں نے نہ صرف کمرے میں توڑ پھوڑ مچائی۔۔۔بلکے کرن کو بھی تشدد کا نشانہ بنایا اور حتی کے اس کے سر پر بندوق تک تانی۔۔۔"

جیسے جیسے معاویہ اسے بتا رہا تھا۔۔۔ویسے ویسے اس کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔

اس کے نزدیک وقاص عباسی قابل ہی نہیں تھا کرن جیسی اچھی لڑکی کے۔۔۔

وقاس کے کان کھڑے ہوئے تھے یہ سب سن۔۔ سیل سوئچ آف کرتے وقت اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں گزرا تھا کے اس کے پیچھے کرن کے ساتھ یہ سب ہو جائے گا۔۔۔

اس کی بیوی ایک ہفتے سے اتنی اذیت میں تھی اور اسے کچھ خبر نہیں۔۔۔اگر وہ اس سے نفرت کر رہی تھی تو غلط تو نہ تھا۔۔۔ مگر وہ کب جانتا تھا کے ایسا کچھ ہو جائے گا۔۔۔۔

اس کا چہرہ مارے غم و غصے کے مکمل اناری ہو گیا۔۔۔کانوں سے مانو دھواں نکلنے لگا ہو۔۔۔

دماغ کی رگیں پھٹتی محسوس ہوئیں۔۔۔یہ سوچ۔۔کہ اس کے پیٹھ پیچھے اس کی ماں نے کرن کا اکاؤنٹ کیوں بلاک کیا؟؟۔۔۔کس نے اجازت دی انہیں کرن کا اکاؤنٹ بلاک کرانے کی؟؟۔۔۔

اس نوجوان نے غصے و طیش کی کیفیت سے دوچار ہو کر۔۔۔۔اپنی مٹھیاں اتنی مضبوطی سے بھیچیں۔۔۔کہ انگلیوں کہ ناخن کھال میں گڑتے محسوس ہوئے۔۔ہاتھ مکمل لال پڑھ گ ئی ے۔۔۔لگا جیسے خون جھلکنے لگا ہو۔۔۔

اپنی بیوی پر وہ کسی کی نگاہ نہ برداشت کرئی ے۔۔اور یہاں اس کے پیچھے لوگ اس کی بیوی کو مار پیٹ کے چلے گئے اور اسے کچھ خبر نہیں۔۔۔۔

مگر وہ اکیلا نہیں تھا جو غم و غصے سے اس وقت سرشار ہو۔۔۔اس کے پیچھے کھڑا انس بھی اپنی مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔۔۔

معاویہ کے منہ سے سب کچھ جاننے کے بعد اسے وقاص کسی صورت بھی کرن کے قابل نہ لگا۔۔۔

کون تھے وہ لوگ؟؟۔۔۔"نہایت برہمی سے پوچھا۔۔۔۔"

بے فکر ہو جا۔۔۔میں نے ہینڈل کر لیا ہے انہیں۔۔۔"ابوذر مطمئین " لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

نہیں۔۔۔میں اپنی بیوی کا بدلا خود لوں گا۔۔۔۔انہیں بھی تو پتہ چلنا چاہیے ”
۔۔۔کسے ہاتھ لگانے کی جرأت کی ہے۔“اس کی انکھوں میں ایک عجیب سی
جنونیت اترائی تھی یہ جملے ادا کرتے وقت۔۔۔۔۔

تم بعد میں لوگوں سے اپنے حساب برابر کرتے رہنا۔۔۔ابھی کرن کے ”
پاس جاؤ۔۔۔اسے ضرورت ہے تمہاری۔۔۔“ابوذر نے اسے سمجھانے
والے انداز میں کہا تو وہ اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

جب سارے مرد حضرات واپس گھر پہنچے تو وقاص سب سے پہلے کرن کے
پاس گیا۔۔۔

کرن۔۔" وہ فرحا کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔جب وہ حسین نوجوان"
آنکھوں میں سرخی لیے اس کے پیچھے آکر۔۔۔اس کا ہاتھ نرمی سے تھام کر
اپنی جانب مخاطب کرنے لگا۔۔۔

ہاتھ مت لگانا مجھے تم۔۔۔" وہ اس قدر بلند آواز میں داڑھی تھی۔۔۔کہ "
ہر شخص ان کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔۔۔

مانا وہ غصے میں تھی۔۔ مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں تھا کہ وہ لوگوں کا لحاظ نہ
رکھے۔۔اور سب کے سامنے اس پہ چیخنا شروع کر دے۔۔۔

مجھے تم سے اب کوئی رشتہ نہیں رکھنا۔۔۔" ابھی وقاص کچھ کہہ پاتا اس "
سے قبل ہی وہ با آواز بلند۔۔۔اسے کدورت سے گھور کر۔۔۔دانت پیستے
ہوئے بولی۔۔۔

اس کی آنکھیں اس قدر انگارے برسا رہی تھی کہ وقاص کو ایک لمحے کے لیے محسوس ہوا کہ وہ آنکھوں سے ہی جلا دے گی آج۔۔۔

کیا بول رہی ہو؟؟۔۔۔۔کچھ پتا بھی ہے تمھیں؟؟۔۔"اس کے باپ کا" جنازہ اٹھے ابھی دیر نہیں ہوئی تھی۔۔۔اور وہ اس سے لڑنے کھڑی ہو گئی تھی وہ بھی سب کے سامنے۔۔۔

بہت اچھے سے پتہ ہے۔۔۔۔مجھے تم سے طلاق چاہیے وقاص عباسی۔۔۔ " ابھی۔۔۔اسی وقت۔۔"اس کا سخت جملہ وقاص کی سانس روکنے کے لیے کافی تھا۔۔۔

لوگوں سے بھرے گھر میں۔۔۔وہ طلاق کا مطالبہ کرنے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔مقابل کے سمجھ نہ آیا وہ کیا کرئے۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔کہ اس کی واپسی طلاق کے مطالبے کے ساتھ ہو گی وہ بھی بھرے مجمعے میں۔۔۔۔

"کرن ابھی تم بہت غصے میں ہو۔۔۔تم تھوڑا ٹھنڈا ہو جاؤ۔۔۔۔پانی وانی پیو ۔۔۔فرحا پلیز۔اسے اوپر لے کر جاؤ"ابوذر فوراہی آگے آکر۔۔فرحا کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔اسے انکھوں ہی انکھوں میں اشارہ کرنے لگا کرن کو اوپر لے جانے کے لیے۔۔۔۔تاکہ معاملہ ٹھنڈا ہو۔۔۔۔

اسے لگا تھا فرحا فوراہی معاملے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے۔۔۔اسے اوپر لے جائے گی۔۔۔۔مگر اس کی توقع کے بالکل بر عکس۔۔۔۔وہ الٹا اسے منہ چڑھا

کر۔۔۔کرن کو مطمئن نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔جیسے وہ جو کر رہی ہے۔۔۔وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

ابوذر نہیں جانتا۔۔۔اگر فرحا کا بس چلتا۔۔۔تو وہ بہت پہلے ہی کرن کی طلاق کرا چکی ہوتی۔۔۔

اور میں کیسے بھول گیا۔۔۔یہ کرن کی دوست ہے۔۔"ابوذر زیرِ لب " دانت پیستے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔

فرحا بات کو سمجھو۔۔۔معاملہ بہت گرم ہو رہا ہے۔۔۔یہ باتیں غصے میں " کرنے والی نہیں ہیں۔۔۔اس لیے اوپر لے کر جاؤ اپنی دوست کو۔۔۔"اس بار وہ برہمی سے حکم صادر کر رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔کرن بالکل ٹھیک کر رہی ہے۔۔۔کہاں تھا یہ تمہارا ''
دوست۔۔۔جب کرن کے والد کو ہارٹ اٹیک آیا تھا اور اس کے پاس
ہسپتال میں ایڈمٹ کرنے کے پیسے نہیں تھے؟؟۔۔۔کہاں تھا یہ
تب۔۔۔۔جب ان لوگوں نے کرن کے سر پہ بندوق تانی تھی؟؟۔۔۔
کہاں تھا یہ تب۔۔۔جب ان لوگوں نے کرن کے چہرے پر تھپڑ
مارے؟؟۔۔۔اور یہ صرف ابھی کی بات تو نہیں ہے۔۔۔ تمھارا دوست
شروع سے کرن کو ڈی۔ گریٹ کرتا ہے۔۔۔اسے کرن پسند ہی نہیں
۔۔۔۔مجھے تو شروع سے سمجھ یہ نہیں آتا جب پسند نہیں تھی تو شادی کی
کیوں؟؟۔۔۔ تمہارا دوست تو اس قدر ظالم ہے کہ کرن کو اپنے بچے کی ماں
بننے تک کی اجازت نہیں دیتا۔۔۔''فرحا تو جیسے پھٹ پڑی تھی وقاص
پر۔۔۔

اس کا آخری جملہ سب ہی کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

ابوذر جو اس نوجوان کے لیے لڑنے کھڑا ہوا تھا۔۔۔وہ بھی مارے حیرت کے وقاص کو دیکھنے لگا۔۔۔

وقاص کو اس معاملے میں خاموش دیکھ۔۔۔ابوذر بے یقینی سے اپنے سر پر ہاتھ مار گیا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آیا وہ کس طرح لڑے۔۔۔وہ تو کچھ بھی نہیں جانتا تھا ان میاں بیوی کے درمیانی معاملات کو۔۔۔۔لیکن وہ طلاق بھی تو ہونے نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

دیکھو فرحا۔۔۔یہ ان دونوں میاں بیوی کے درمیان کا معاملہ ہے ”
۔۔۔۔بہتر یہی ہے کہ دونوں آرام سے بیٹھ کر بات کر لیں۔۔۔ان کے
“درمیان تیسرے کا بولنا ایسا ہی ہے جیسے گھر خراب کرنا۔۔۔

گھر خراب کرنا؟؟۔۔۔گھر بنا ہی کب ہے؟؟۔۔۔۔آئے دن تو وقاص ”
“کی انا کہ ساتھ نیوز چھپتی ہے۔۔۔۔

انا اور وقاص صرف دوست ہیں اور یہ بات سب جانتے ہیں۔۔۔۔اگر ”
وقاص کو انا سے ہی شادی کرنی ہوتی۔۔۔تو وہ کبھی کرن کے لیے ہاں نہیں
کرتا۔۔۔“ابوذر خود بھی جانتا تھا کہ اس کے الفاظ کتنے کھوکھلے ہیں۔۔۔۔
لیکن لڑنا تو تھا۔۔۔اپنے دوست کا گھر خراب ہونے کیسے دے سکتا
تھا۔۔۔۔

پلیز۔۔۔سب جانتے ہیں وقاص کو فورس کیا گیا تھا۔۔۔"فرحا مسلسل "
کرن کی جانب سے لڑ رہی تھی۔۔۔اور ابوذر وقاص کی جانب سے۔۔۔

دیکھو کرن بیٹا۔۔۔سب کے سامنے ہمارا تماشہ بن رہا ہے۔۔۔بات کو "
بس یہیں روک دو۔۔۔ہم آرام سے بیٹھ کر بات کریں گے۔۔۔۔تمھاری
عزت کا پتہ نہیں۔۔۔مگر ہماری بڑی عزت ہے اس معاشرے
میں۔۔۔۔۔۔۔"مہوش بیگم اس کے پاس آکر۔۔۔نرمی سے اس کے
کندھے پر ہاتھ رکھ۔۔۔سمجھانے والے انداز میں بولیں۔۔ساتھ ساتھ اخر
میں اپنی کڑوی زبان کا جوہر دکھا ہی دیا تھا۔۔۔۔

کرن تو اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔کس قدر مکار و ظالم عورت تھی
وہ۔۔۔

اس عورت کو دیکھتے ہی اسے اپنی بیماری یاد آئی۔۔۔

کرن نے سوچ لیا تھا وہ اس عورت کو نہیں چھوڑنے والی۔۔۔ایک دن ضرور بدلہ لے گی اس سے۔۔۔اپنے ساتھ ہوئی ہر ناانصافی کا۔۔۔ہر ظلم کا ۔۔۔۔ہر بے عزتی اور زیادتی کا۔۔۔

انہیں دیکھ۔۔۔مزید غصہ آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگا۔۔۔۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔مجھے صرف آپ کے بیٹے سے طلاق چاہیے۔۔۔" وہ ایک ایک لفظ کو جتا جتا کر بولی۔۔۔ "

کرن بس کرو۔۔۔ہر چیز کی لمٹ ہوتی ہے۔۔"اس بار وقاص چیخا تھا۔۔ "

اس لڑکی نے تماشہ بنا کر رکھ دیا تھا اس کی عزت کا۔۔۔۔

جو لوگ اسے جھک جھک کے سلام کرتے تھے وہ آج اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔میں بھی یہی کہنا چاہتی ہوں۔۔۔ہر چیز کی لمٹ ہوتی ہے وقاص " عباسی۔۔۔ظلم کی بھی۔۔۔کسی مظلوم پر اتنا ظلم نہ کرو کہ اس کی اہ لگ جائے تمھیں۔۔۔"اس کی انکھوں میں آنسو تیرتے ہوئے الگ ہی نمایا تھے۔۔۔۔ مگر انہیں وہ باہر آنے کی اجازت نہیں دے رہی تھی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی لوگ اسے کمزور سمجھیں۔۔۔خاص طور پر وقاص عباسی۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا۔۔۔آج اس کے لیے ایک انسو نہیں بہائے گی۔۔۔کیونکہ وہ قابل ہی نہیں ہے ان کے۔۔۔۔

میں تم پہ ظلم کر رہا ہوں؟؟۔۔"وقاص کو یقین نہ آیا اپنے کانوں "
پر۔۔۔۔

دنیا کی وہ کیا چیز تھی جو وہ اسے نہیں دیتا تھا۔۔۔ہر آسائش ہر خوشی۔۔۔بس فرمائش کرنے کی دیر ہوتی اور وہ چیز اس کے آگے حاضر۔۔۔

اپنے نزدیک تو وہ دنیا کی ہر خوشی دیتا تھا اسے۔۔۔۔پھر وہ کیسے پوری دنیا کے سامنے کھڑے ہو کر اسے ظلم کرنے والا کہہ سکتی تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔۔"اس کا فقط ایک لفظی جواب وقاص کے دل کو کرچی کرچی کر " گیا۔۔۔

مرد کو اپنا عزت وو قار بڑا پیارا ہوتا ہے۔۔۔اور وہ لڑکی سب کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے طلاق کا مطالبہ کر چکی تھی۔۔۔اب اگر وہ اسے طلاق نہ دیتا۔۔۔تو یقینا یہ اس کی شدید تذلیل تھی۔۔۔۔کے ایک عورت اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہ رہی۔۔۔اور وہ زبردستی اسے اپنے ساتھ باندھ رہا ہے۔۔۔

معاویہ کو شدید دکھ ہو رہا تھا کہ رخشی خاتون کیوں چلی گئیں یہاں سے۔۔۔ اگر وہ یہاں ہوتیں۔۔۔تو یقینا وہ کرن کو سمجھا لیتیں اس وقت۔۔۔۔

وہ بوڑھی عورت تھی اس لیے جنازہ اٹھتے ہی۔۔۔۔وہ اپنے ڈرائیور کے ساتھ گھر چلی گئیں۔۔۔

مجھے طلاق چاہیے وقاص۔۔۔ابھی اسی وقت۔۔۔۔"اس نے پھر اپنا" طلاق کا کلمہ رٹا۔۔۔تو اس بار مقابل برداشت نہ کر سکا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔کرن انصار میں وقاص عباسی اپنے پورے ہوش و حواس " میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔"اس لمحے وقت تھم گیا۔۔۔۔

بس اس کا جملہ ادا کرنا تھا۔۔۔۔کہ کرن کی آنکھوں میں جو انسو مچل رہے تھے بہنے کے لیے۔۔۔۔وہ کرب کی شدت سے انکھ موندتے ہی بہہ نکلے۔۔۔۔

اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔

وقاص۔۔۔"ابوذر چیخا۔۔۔۔"

اس نے اگلے ہی لمحے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے۔۔۔یقین نہ آیا۔۔۔۔وہ واقعی اس حسین گڑیا کو طلاق دے چکا ہے۔۔۔۔۔وہ اپنی کرن کو طلاق دے چکا ہے۔۔۔۔۔

اسے لگا اس کا سانس اچانک رک گیا ہو۔۔۔۔

منہ پھیر کر تیزی سے باہر چل دیا۔۔۔

مہوش بیگم کو ابوذر پہ شدید غصہ آیا تھا۔۔۔کیونکہ اگر وہ نہ چیختا۔۔۔تو یقینا وقاص تین طلاقیں ایک ساتھ ہی دے دیتا کرن کو۔۔۔فلحال ایک طلاق تو واقع ہو ہی گئی تھی۔۔ایک بار عدت ختم ہو جائے۔۔تو کرن وقاص کے نکاح سے مکمل باہر ہو جائے گی۔۔۔۔

ڈیڑھ سال لگا تھا انہیں اپنے دل کی مراد پانے میں۔۔۔ مگر آج وہ کرن کو وقاص کی زندگی سے نکالنے میں کامیاب ہو ہی گئی تھیں۔۔۔

"دیکھ لے بڑھیا۔۔۔ تیری لائی لڑکی کو میں نے ڈیڑھ سال میں باہر کا راستہ دکھا دیا۔۔۔" مہوش بیگم تصوراتی طور پر رخشی بیگم سے مخاطب تھیں۔۔۔

وہ اور سدرا دنیا کے سامنے افسردہ چہرہ بنا کر۔۔۔ وہاں سے چلے گئے۔۔۔

ابوذر فرحا کو کھا جانے والی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے نزدیک اس بے وقوف لڑکی نے آگ میں گھی ڈالنے کا کام کیا تھا۔۔۔

بے وقوف "فرحا کے منہ پر۔۔۔اسے بے وقوف کہہ کر۔۔۔وہ دانت "
پیستا ہوا مڑ کر باہر چل دیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

المعراج مینشن آتے ہی وہ ڈائریکٹ اپنے کمرے کی جانب آیا تھا۔۔۔
کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اسے سب سے پہلے کرن کی مہک آئی۔۔۔یہ
مہک اسے دنیا کے ہر پرفیوم سے زیادہ پیاری تھی۔۔۔

دروازہ لاک کر کے۔۔۔وہ مڑا۔۔۔اس کی نگاہ سب سے پہلے بیڈ کی
جانب گئی۔۔۔

وہ اکثر یہاں بیٹھی نظر آتی تھی۔۔۔موبائل میں مگن۔۔۔دنیا سے لاپرواہ۔۔۔مگر آج وہ یہاں نہیں تھی۔۔۔اور اس کا دل بار بار پوچھ رہا تھا ۔۔۔کہ وہ کیوں نہیں ہے؟؟؟۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ ڈھلتا چلا گیا۔۔۔یہاں تک کہ زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔

اس نے دروازے سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔۔۔

وہ نہیں رویا۔۔۔اس کی آنکھوں میں کوئی آنسو نہیں تھا دور دور تک۔۔۔۔

وہ خود کو پتھر کا مانتا تھا۔۔۔اور اس کے نزدیک پتھر نہیں رویا کرتے۔۔۔

اس نے آنکھیں موندی تو کرن سے پہلی بار ٹکراؤ کا منظر اس کی آنکھوں کے آگے گھومنے لگا۔۔۔

رخشی بیگم کو اسے تحفہ دینا تھا سالگرہ کا اس لیے انہوں نے اسے پیسے دے دیے تھے۔۔کہ وہ اپنی مرضی سے جا کر تحفہ لے آئے۔۔۔

وہ اپنے لیے تحفہ لینے مال آیا ہوا تھا۔۔۔

مال سے اپنے لیے تحفہ خریدنے کے بعد جب وہ باہر نکلنے لگا تو سامنے سے آتی لڑکی سے اس کا کندھا ٹکرایا۔۔اس نے یوں ہی نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

وہ لائی ٹ پنک رنگ کے قمیض شلوار میں ملبوس لڑکی۔۔۔۔جس کے بالوں میں پونی بندھی ہوئی تھی۔۔۔اپنے موبائل کی دنیا میں کھوئی ہوئی نظر آئی۔۔۔۔

کندھا ٹکرانے کہ باوجود بھی اس لڑکی نے نظر اٹھانے کی زحمت نہ کی۔۔۔ بس سوری کہتی ہوئی۔۔۔برابر سے گزر کر جانے لگی۔۔۔۔

یہ زندگی میں پہلی بار تھا جب وقاص عباسی کو کسی لڑکی نے یوں اگنور کیا ہو۔۔۔

وقاص نے پلٹ کر تیزی سے دیکھا۔۔۔وہ لڑکی مزے سے اپنے گھنے، سلکی ،اسٹیٹ و لمبے بالوں کی پونی ہلاتی ہوئی جاتی نظر آئی۔۔۔

اس لڑکی کے چلنے کے سبب ہلتی ہوئی ی پونی۔۔۔وقاص کو اپنے دل میں ہلچل مچاتی معلوم ہوئی ی۔۔۔

اس کی برف سی سفید گردن کی پشت پر ہلتی وہ سیاہ بالوں کی پونی اسے خود پر سے نگاہ ہٹانے کی اجازت نہیں دے رہی تھی۔۔۔

وہ دیکھتا رہا۔۔۔حتی کے وہ لڑکی اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو گ ئی۔۔۔

اس کے نظروں سے غائ ب ہوتے ہی۔۔۔وقاص نے ایک گہرا سانس لے کر سر جھٹکا۔۔۔۔

وہ قیامت تھی۔۔۔بالکل وہ لڑکی قیامت تھی۔۔۔۔خاص طور پر اس کی پونی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

دوسری جانب۔۔۔

وہ فرحا کے ساتھ اس کے اپارٹمنٹ آگئی تھی۔۔۔

فرحا نے اس سے کھانے کا پوچھا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔ڈائریکٹ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

بس دروازہ بند ہوئے کچھ ہی لمحے گزرے تھے۔۔۔کہ فرحا کو چیخ چیخ کر رونے کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔

بس وہی جانتی ہے اس پر کیا گزر رہی تھی اس لمحے۔۔۔

اس ستمگر نے تباہ کر دیا تھا پوری طرح۔۔۔۔

آج اسے پہلی بار احساس ہوا کہ وقاص نے اس سے محبت کبھی نہ کی۔۔۔۔
لیکن نفرت بڑی بلا کی ہے۔۔۔اس قدر نفرت کہ اس کا سب کچھ چھین لیا
۔۔۔جینے کی آخری وجہ تک۔۔۔اب وہ کس کے لیے جیے؟؟۔۔۔

وہ اپنے کیبن میں تھا۔۔۔۔جب باہر سے چیخنے کی آوازیں آنے لگیں۔۔

وقاص میں تم سے ملے بغیر نہیں جاؤں گی آج۔۔۔۔میں بھی دیکھتی ہوں تم اپنی ماں کو کتنا اور خوار کرتے ہو۔۔۔۔" وہ بری طرح چیخنے لگیں تھیں اب۔۔۔ صبر جو جواب دے گیا تھا ان کا۔۔۔۔

ایک ہفتے سے وہ روز آفس و گھر کے چکر کاٹ رہی تھیں۔۔۔ مگر مجال ہے وہ ان سے ملنے کے لیے تیار ہو۔۔۔

وقاص عباسی۔۔۔۔میں جانتی ہوں تم اندر موجود ہو۔۔۔اوپن دا" ڈور۔۔۔۔ڈیمٹ۔۔۔۔ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو اپنی ماں و سگی بہن کے ساتھ۔۔۔ہاں۔۔۔ تمھیں کوئی ی شرم ولحاظ ہے کے نہیں۔۔۔وقاص۔۔۔میں کہ رہی ہوں ڈور کھولو۔۔۔۔۔ورنہ۔۔۔" وہ حد سے زیادہ تماشہ لگا چکی تھیں۔۔۔پورا آفس دیکھ رہا تھا۔۔۔کے ایک عورت کیسے آفس میں well mannered پڑھی لکھی ویل مینرڈ

جاہلوں کی طرح کھڑے ہو کر۔۔اپنے بیٹے کے کیبن کا ڈور بجا بجا کر چیخ رہی ہے۔۔۔

بس یہی مجبوری تھی کے اسے عمر سے کہ کرا نھیں اندر بلانا پڑا۔۔۔

ورنہ وہ ان کی شکل تک نہ دیکھتا۔۔۔

آہہ۔۔۔۔" وقاص کو پُر سکون انداز میں چیئر پر بیٹھا دیکھ۔۔۔ان کے منہ " سے بے ساختہ ہی ایک اہ نکلی۔۔۔

میرا اور سدرہ کا اکاؤنٹ ایک ساتھ بلاک کرانے کا کیا مطلب ہے " وقاص؟۔۔۔" وہ کمرے میں آتے ہی اسے دیکھ۔۔۔۔جوالا مکھی کی طرح پھٹ پڑی تھیں۔۔۔

انہیں ایک لگژری لائف جینے کی عادت تھی۔۔۔اچانک اکاؤنٹ بند ہو جانے پر۔۔۔وہ اور ان کی بیٹی دونوں ہی پاگل ہو گئے تھے۔۔۔۔وہ کہیں شاپنگ پہ نہیں جا سکتے تھے۔۔۔کئی کھانا نہیں کھا سکتے تھے۔۔۔ہر چیز ان کی بہت محدود ہو گئی تھی۔۔۔۔ہاتھ اس قدر تنگ تھا کہ انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ انہیں سانس تک نہیں آ رہا۔۔۔۔اور رہا سہا وقاص نے گھر کے سارے ملازمین کو ایک ساتھ فارغ کر دیا تھا۔۔۔۔اس ساری صورتحال میں سب سے زیادہ غصہ انہیں جس بات کا تھا۔۔۔وہ تھا وقاص کا ان سے نہ ملنا۔۔۔۔

وہ آفس و گھر کے چکر کاٹ کاٹ کر تھک چکی تھیں اس کے۔۔۔۔

اسے پر سکون بیٹھا دیکھ۔۔۔مہوش بیگم کے سینے میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔
کیسے وہ اپنی ماں بہن پر زندگی تنگ کر کے۔۔۔اتنا پر سکون بیٹھ سکتا
تھا؟؟؟؟۔۔۔

اس نے دانستہ طور پر مہوش بیگم کے ساتھ ساتھ اپنی بہن کا اکاؤنٹ بھی بند
کرایا تھا۔۔۔چونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے بینک اکاؤنٹ میں اتنے پیسے ہیں
۔۔۔کہ وہ دونوں ماں بیٹی آرام سے پوری زندگی گزار سکتی ہیں۔۔۔اور یہی تو
وہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

پہلے میرے سوال کا جواب دیں۔۔میری بیوی کا اکاؤنٹ کس سے پوچھ ”
کے بلاک کرایا تھا آپ نے؟؟۔۔۔“صرف ایک ہفتہ اور وقاص نے انہیں
پاگل کر دیا تھا۔۔۔وہ نہیں گیا ان کے پاس لڑنے۔۔۔نہ ہی ان سے کچھ

پوچھنے۔۔۔الٹا انہیں خود تک لایا۔۔۔وہ بھی اس حال میں کہ وہ بے بسی سے چیخ رہی تھی اس پر۔۔۔

ان کا وہ رعب دار چہرہ۔۔۔وہ مغرور شخصیت کہیں دور دور تک نظر ہی نہیں آ رہی تھی آج۔۔

"تو تم اپنی سابقہ بیوی کا غصہ ہم پر اتار رہے ہو؟؟۔۔۔واہ۔۔۔"مہوش بیگم بے ساختہ ہی دونوں ہاتھ سے تالی مار کر۔۔۔طنزیہ بول اٹھیں۔۔۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔۔۔"نہایت تحمل سے سیٹ سے ٹیک لگا کر۔۔گویا ہوا۔۔۔

اس کے چہرے پہ ذرا سا بھی گلٹ نہیں تھا اپنی ماں و بہن کو اس حالت میں پہچانے کے بعد۔۔۔اور یہی بات مہوش بیگم کو شدید زہر لگی۔۔۔

تم نے خود ہی تو کہا تھا۔۔۔کے تم ٹرپ سے آکر اسے طلاق دے دو ''
گے۔۔۔مجھے لگا وہ لڑکی اور اس کا باپ پیسے نہ نکلوالیں اکاؤنٹ سے تمھاری غیر موجود میں۔۔۔اس لیے سیفٹی کی نیت سے میں نے اس کا اکاونٹ بلاک کرادیا۔۔۔او۔۔''ابھی وہ بول ہی رہی تھیں نہایت مطمئن لہجے میں۔۔۔۔

کہ وقاص تیزی سے ایک ابرو اچکا کر۔۔۔تفتیشی افسران کی طرح پوچھ اٹھا۔۔''اور آپ کو کس نے بتایا کہ میں بزنس ٹرپ سے آکر اسے طلاق دینے والا ہوں؟؟۔۔''

اس کی آنکھیں اس قدر ڈارک تھیں یہ سوال کرتے وقت۔۔۔کہ مہوش بیگم کو اپنی کمر پر پسینے کی بوندیں ڈھلتی محسوس ہوئیں۔۔۔

اس کاارادہ صرف کرن کوڈرانے کا تھا جس کے لیے اس نے فون بھی بند رکھا۔۔۔۔۔اپناسامان بھی ملازمین سے پیک کروایا۔۔تاکہ اس لڑکی کو واقعی لگے کہ وہ اسے کھودے گی اب۔۔۔

وہ صرف اپنی قدر جگانا چاہتا تھا اس لڑکی کے دل میں۔۔۔۔طلاق کا تو کبھی وہم وگمان میں بھی نہیں آیا تھا۔۔۔۔

مہوش بیگم اس کا سوال سن اپنے ہونٹ بے دردی سے چبانے لگیں۔۔۔وہ ڈر گئی تھیں۔۔۔

تو آپ میرے گھر پر نظر رکھواتی ہیں۔۔واومام۔۔۔۔۔سیم لائک۔۔۔۔" میں نظر انداز کر گیا آپ کی ایبیلٹی کو۔۔۔۔"مہوش بیگم کو اقرار کرنے کی

ضرورت نہیں تھی وہ خود اتنا شارپ تھا کہ اندازہ لگا سکتا تھا کہ چل کیا رہا ہے اس کے ارد گرد۔۔۔بس دکھ اس بات کا تھا کہ اس نے دیر کر دی۔۔۔

اپنی ماں سمجھ کر دھوکہ کھا گیا۔۔۔

ماں بیٹے کا رشتہ بڑا مقدس اور اعتبار کا ہوتا ہے۔۔۔وہ بیچارہ بیٹا کیا کرئے جس کی ماں ہی اس کا گھر تباہ کرنے کے پیچھے پڑ جائے۔۔۔۔

اس لمحے وقاص کی آنکھیں اور دل جلنے لگے تھے۔۔۔۔

وہ شروع سے ہی کرن کو لے کر الگ ہو گیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا جیسے اس کی دادی اور ماں شروع سے لڑتے رہے۔۔۔ویسے ہی اس کی بیوی اور ماں بھی لڑتے رہیں۔۔۔

کیا ملا آپ کو یہ سب کر کے ؟؟۔۔۔"ایک لمحے ہی صحیح۔۔۔مگر مہوش " بیگم نے دیکھا۔۔۔کہ اس کی آنکھیں بھر آئی یں ہیں۔۔۔

اس نے بہت کمزور لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

وہ ٹوٹ چکا تھا اندر سے۔۔۔۔سامنے کھڑی عورت اس کی ماں تھی۔۔۔۔کیا وہ واقعی ماں تھی ؟۔۔۔۔نہیں۔۔۔وہ نہیں تھی۔۔۔۔مائیں ایسی نہیں ہوتیں۔۔۔جو اپنے ہی بیٹے کا گھر تباہ کر دیں۔۔

تو آپ نے جبران کے لیے میرا گھر تباہ کر دیا؟؟۔۔۔"وہ مسکرایا۔۔۔۔وہ " مسکراہٹ بہت رنجیدہ تھی۔۔۔اس قدر رنجیدہ۔۔۔کے لگا رو دے گا۔۔۔

وقاص عباسی رودے گا۔۔۔وہ شخص رودے گا جو پتھر کی مورت بنا رہتا ہے۔۔۔۔

اتنی آسانی سے ایموشنز ظاہر نہیں کرتا تھا وہ اپنے۔۔۔۔اگر آج ظاہر ہو رہے تھے تو یقینا بات حد سے پار ہو گئی تھی۔۔۔۔

اسے نفرت ہو رہی تھی سامنے کھڑی عورت سے۔۔۔شدید نفرت۔۔۔شدید کدورت۔۔۔۔۔

وہ ہاتھ میں پکڑا پین مضبوطی سے بھینچ گیا تھا۔۔۔۔

وہ عورت نہیں بدلی۔۔۔وہ آج بھی ویسی ہی ہے۔۔۔۔یہ سوچ۔۔۔دل بری طرح جلا۔۔۔۔

مہوش بیگم خاموش کھڑی تھیں۔۔۔وہ جانتی تھیں جتنا بولیں گی اتنا اور پھنسیں گی۔۔۔ لیکن ان کی خاموشی سے کچھ بدلنے والا نہیں تھا۔۔۔۔۔

" بتا دیجیے گا اس کمینے کو۔۔۔۔اگر کرن کے قریب جانے کی کوشش بھی کی ناں اس نے۔۔۔تو میں جان سے مارنے میں دریغ نہیں کروں گا اسے۔۔۔۔"اس کے دھمکی آمیز لہجے میں کہتے ہی مہوش بیگم بے ساختہ " چیخیں۔۔۔"وقاص۔۔۔

" خود باہر چلی جائیں۔۔۔اس سے پہلے کہ میں اپنے طریقے سے نکلواؤں۔۔۔"ان کی جانب دیکھنے کی زحمت کیے بغیر۔۔۔وہ پین فائل پر چلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

مہوش بیگم کچھ لمحے اسے یوں ہی تکتی رہیں۔۔۔"میں نے یہ سب تمہارے اچھے کے لیے ہی کیا ہے۔۔۔۔وہ لڑکی تمہیں کوئی فائدہ نہیں دینے والی تھی فیوچر میں۔۔۔"انہوں نے اپنی اچھی نیت ظاہر کی۔۔۔۔کہ جو کیا ہے اسی کے اچھے کے لیے کیا ہے۔۔۔۔

عمر۔۔۔باہر نکالو انہیں یہاں سے۔۔اور آئندہ انہیں آفس کے قریب " بھی مت آنے دینا۔۔۔" سختی سے حکم صادر کیا۔۔۔

و قاص۔۔۔میں ماں ہوں تمہاری۔۔۔"پھر چیخیں۔۔۔وہ بھی خاصہ " جتاتے ہوئے۔۔۔

یہ ماں کا لفظ تو آپ میرے سامنے ادا نہ ہی کریں تو بہتر ہے اب۔۔۔" وہ " دانت پیستے ہوئے ان کی جانب کدورت سے دیکھ۔۔۔ نفرت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔

وہ آنکھوں کی کدورت مہوش بیگم کو حیران کر گئی تھی۔۔۔آج بہت سالوں بعد اس کدورت سے دوبارہ سامنا ہوا تھا۔۔۔بلکہ آج کہیں زیادہ تھی وہ کدورت۔۔۔اتنی زیادہ کہ وہ اپنے ہونٹ بھینچ گئیں۔۔اور خاموشی سے پلٹ کر چل دیں۔۔۔

ان کے جاتے ہی وقاص نے مارے غم وغصے کے اپنے ہاتھ میں پکڑا پین ۔۔۔اٹھا کر سامنے دیوار پر دے مارا تھا۔۔

کاش یہ عورت مجھے پیدا ہوتے ہی مار دیتی۔۔۔" وہ زیر لب اذیت کی انتہا "
کو چھوتے ہوتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔اور پھر اپنا سر پکڑ لیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن۔۔۔وہ پھر آ گیا ہے۔۔۔"فرحا کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے"
۔۔۔کرن کو انفارم کرنے لگی۔۔۔

آنے دو۔۔۔۔تم ہٹ جاؤ۔۔۔۔"فرحا کی آواز کانوں میں پڑتے ہی"
۔۔۔کرن کے ٹائی پنگ کرتے ہاتھ۔۔۔اک لمحے کے لیے رکے۔۔۔پھر
اگلے ہی پل اسے اپنی بیماری یاد آئی ی۔۔۔اور دل جلی سی مسکراہٹ ہونٹوں
پر نمودار ہوئی ی۔۔۔

اس نے فرحا کو دیکھ خاصہ جھنجھلا کر کہا۔۔۔جو روزانہ اسے دیکھنے کے لیے کھڑی ہو جاتی تھی۔۔۔

پورے دن کام کرتا ہے اور پھر آفس کے بعد یہاں چلا آتا ہے۔۔۔اس طرح تو یہ بیمار پڑ جائے گا یار۔۔۔" فرحا کو نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے ہمدردی ہوئی۔۔۔

کبھی کبھار وہ سمجھ نہیں پاتی تھی وقاص عباسی کی شخصیت کو۔۔۔جب اتنی ہی محبت تھی۔۔۔تو پھر اتنا ڈی۔ گریڈ کیوں کرتا تھا کرن کو۔۔۔

کیوں ایسا ظاہر کرتا تھا جیسے اس کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے زندگی میں۔۔۔

کیوں کبھی اس کی قدر نہیں کی۔۔۔

پڑنے دو۔۔۔ہم نے تھوڑی کہا ہے۔۔۔کہ یہاں آکر کھڑا ہو۔۔اور تم "
ہٹو وہاں سے۔۔۔"اس نے نہایت جھنجھلا کر کہا۔۔۔تو فرحا خاموشی سے
وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔

کرن اس وقت ایک عالمہ سے بات کر رہی تھی میسج پر۔۔۔

ایک طلاق پر کتنے دنوں کی عدت ہے عورت پر۔۔۔۔وہ اَلسَلامُ عَلَیکُم۔۔۔"
"بتادیں۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد جواب موصول ہوا۔۔۔"3 حیض۔۔۔جب تیسرے حیض
سے فارغ ہو گی تو عدت ختم ہو جائے گی۔۔۔پھر وہ آزاد ہے۔۔"۔۔۔

کرن نے مزید سوالات نہ کیے۔۔۔بس جواب میں جزاک اللہ لکھ دیا۔۔۔

اس کا دل شدید بوجھل ہو رہا تھا یہ سوال کرتے وقت بھی۔۔۔

اس نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایک وقت ایسا بھی دیکھے گی زندگی میں۔۔کہ طلاق کی عدت کے متعلق فتوے لے رہی ہو گی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔وہ آہستگی سے چلتی ہوئی کھڑکی کی جانب آئی۔۔۔

ہلکا سا جھانک کر دیکھا۔۔۔وہ ہر جائی سامنے کھڑا نظر آیا۔۔۔اسے خود بھی سمجھ نہیں اتا تھا وہ روزانہ کیوں آجاتا ہے؟؟۔۔۔اب اور کیا چاہیے اس سے؟؟۔۔سب کچھ تو چھین چکا ہے۔۔۔

ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ تیزی سے ہٹ گئ۔۔۔۔

المعراج مینشن کرن کے بغیر گھر کہاں لگتا تھا اس وجیہہ مرد کو۔۔۔گھر تو صرف وہ تھا۔۔۔جہاں وہ تھی۔۔

وہ اپنی گاڑی کے پاس کھڑا۔۔۔کھڑکی کو حسرت سے تکنے لگا۔۔۔۔

ایک ہفتے ہو گیا تھا اسے دیکھے۔۔۔

لوگ سمجھتے ہیں اسے قدر نہیں تھی۔۔۔جبکے اس کا دل جانتا ہے فقط۔۔جتنی اس نے اس لڑکی کی قدر کی ہے اتنی زندگی میں کسی کی نہیں کی۔۔۔۔

اگر ذرا علم ہوتا کے ڈرانے کے چکر میں اسے کھو دے گا۔۔۔تو کبھی ڈرانے کا سوچتا ہی نہیں۔۔۔

وہ کھڑا رہا۔۔۔بلکل کسی ستون کی طرح۔۔۔۔

ہوا سرسر کرتی اس کے خوبصورت چہرے کو چھوتی ہوئی گزر رہی تھی۔۔۔

ٹھیک سے نہ سونے کے سبب آنکھیں سرخ پڑھ رہی تھیں۔۔۔۔

اس کی رعب دار پرسنلٹی اس لمحے بہت ٹوٹی اور بکھری معلوم ہوئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

دادو۔۔۔" وقاص ابھی ان کے کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کے رخشی"
خاتون فورا دھاڑیں۔۔

کمرے میں آنے کس نے دیا تمھیں میرے؟؟۔۔۔ نکلو یہاں"
سے۔۔۔ مرگئی ہے تمھاری دادی۔۔۔ جس دن تم نے میری پھول سی
بچی کو طلاق دی اسی دن مرگئی۔۔۔" رخشی خاتون کو اس نوجوان کا چہرہ
دیکھتے ہی روش آگیا تھا۔۔۔

کرن اور وقاص کے طلاق کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیلی۔۔۔۔ پھر یہ
کیسے ممکن تھا کے اس کی دادی کے کانوں تک نہ پہنچتی۔۔۔۔

انھیں تو یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔کے وقاص نے اتنی پیاری و نیک بچی کو طلاق دی کیسے ؟؟؟۔۔۔اس کا منہ ٹوٹ کر نیچے کیوں نہیں گر گیا۔۔۔اس بچی پر طلاق جیسا ظلم ڈھانے سے پہلے۔۔۔

یہ سوچ کر ہی انھیں رونا آتا تھا کے کرن پر کیا بیت رہی ہو گی اس وقت۔۔۔خاص طور پر تب۔۔۔جب اس نے ابھی ابھی اپنے باپ کو کھویا ہے۔۔۔

جتنا کرن پر ترس و پیار آتا اتنا ہی اپنے نکمے پوتے پر غصہ۔۔۔جسے اتنی پیاری لڑکی کی قدر کرنا نہ آئی ی۔۔۔

دادی جان۔۔۔ایسا نہ بولیں۔۔۔۔"وہ تو مدد لینے آیا تھا۔۔۔۔"

وقاص کو شرعی مسائل کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں تھی۔۔اس لیے وہ اپنی دادی کے پاس چلا آیا تھا۔۔۔۔

اسے نہیں پتا ایک طلاق کے بعد اسے کیا کرنا ہے۔۔۔کے کرن واپس اس کے نکاح میں آجائے۔۔۔وہ بھی جلد سے جلد۔۔۔

تم نے مجھ سے اور اپنے دادا سے وعدہ کیا تھا اسے خوش رکھنے کا۔۔۔اسی لیے ہم نے جبران کی جگہ تمہیں فوقیت دی۔۔۔اور تم نے کیا کیا؟؟۔۔۔" وقاص شروع سے ہی اپنے دادا دادی کے ساتھ رہا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ جب کرن کا رشتہ اٹھا تو اسے جبران سے پہلے علم ہو گیا۔۔۔

کیونکہ جبران خاندان کا بڑا پوتا تھا تو اس لیے دادا کے نزدیک اس کا زیادہ حق بنتا تھا پہلے شادی کا۔۔۔مگر وہ وقاص تھا جو بیچ میں اڑ گیا۔۔۔۔

میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے دادو۔۔۔" وہ اپنی صفائی "
میں فقط اتنا ہی کہہ سکا تھا۔۔۔

وقاص میں نے کہا ناں۔۔۔۔مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔خواہ "
مخواہ میرا بلڈ پریشر مت بڑھاؤ۔۔۔ تم قابل ہی نہیں تھے اس جیسی پیاری بچی
کے۔۔۔۔کاش۔۔۔کاش میں نے جبران سے کر دی ہوتی اس کی
شادی۔۔۔۔تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔۔مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہا میں اس
بچی سے نظر کیسے ملاؤں گی اب۔۔۔ جس نے اپنا باپ تو کھویا کھویا۔۔۔ساتھ
ساتھ اس کے بے عقل شوہر نے بھی اسے طلاق دے دی۔۔۔" انہوں نے
آخری جملہ وقاص کو دیکھ۔۔۔دانت پیستے ہوئے ادا کیا۔۔۔

وہ جتنی دیر وہاں رہا۔۔۔رخشی خاتون اسے نون۔سٹاپ سناتی رہیں۔۔۔۔

کہیں ان کا بی پی شوٹ نہ کر جائے اس خوف سے وہ واپس گھر چلا آیا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

گھر پہنچا تو ابوذر کو خود سے پہلے گھر میں موجود پایا۔۔۔

تو؟؟۔۔"وہ اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے خاصہ "
بیزاریت سے اس کی جانب دیکھ کہا۔۔۔

کیا سوچ کر طلاق دی تو نے؟؟۔۔۔مجھے بس اتنا سمجھا دے۔۔۔چونکہ "
میں تھک گیا ہوں سوچ سوچ کر۔۔۔کہ کوئی مرد اتنا بھی بے وقوف ہو سکتا
ہے۔۔۔کیا تجھے معاویہ نے نہیں بتایا تھا کے کرن کے ساتھ تیرے پیچھے

کیا کچھ ہوا ہے۔۔۔ پھر بجائے اس کے غم و غصے کو سمجھنے کے تو طلاق دے آیا۔۔۔ حد ہے۔۔۔۔ "ابوذر سے اپنا غصہ مزید برداشت نہیں ہو رہا تھا ۔۔۔اس لیے وہ اس پر چیخنے چلا آیا تھا۔۔۔

وہ اسے نہیں بتا سکتا تھا کہ کل کرن اس کے آفس آئی تھی چادر میں لپٹی ہوئی۔۔۔ یہ کہنے کہ وہ مزید اس کے ساتھ کام نہیں کر سکتی۔۔۔ کیونکہ وہ وقاص کا دوست ہے اور وہ وقاص کے کسی دوست سے بھی کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی اب۔۔۔

وہ بس اپنی عدت گزار رہی ہے۔۔ جیسے ہی اس کی عدت ختم ہو گی۔۔۔ وہ یہاں سے کہیں دور شفٹ ہو جائے گی۔۔۔۔

اس نے ابوذر کی دی ہوئی ساری رقم بھی واپس لوٹا دی تھی۔۔۔۔

ابوذر نے اسے ایک کمپلیٹ ناول کی پیمنٹ واپس دی۔۔۔یہ کہ کر۔۔۔یہ اس کا حق ہے۔۔۔۔

ستاروں کی طرح چمک سکتی ہے وہ لڑکی مگر صرف وقاص کی وجہ سے وہ اپنا برائٹ فیوچر چھوڑ کر۔۔واپس گمنامی کے اندھیروں میں جانے کے لیے تیار کھڑی ہے۔۔۔۔یہ سوچ۔۔۔ابوذر کو شدید دکھ ہو رہا تھا اس لڑکی کے لیے۔۔۔

میں سمجھ سکتا ہوں وہ غصہ تھی۔۔۔مگر اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں۔۔۔"
کے جب منہ اٹھائے طلاق مانگنا شروع کر دے بغیر موقع محل
دیکھے۔۔۔۔"وہ حسین نوجوان سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔

وقاص۔۔۔اس نے باپ کھویا ہے اپنا۔۔۔اس کے درد کو سمجھنے کی ایک ''
بار کوشش تو کر۔۔۔۔ایک بار خود کو اس کی جگہ رکھ کر تو دیکھ۔۔۔''ابوذر
نے بہت کوشش کی اپنی آواز دھیمی رکھنے کی۔۔۔ مگر نہ رکھ سکا۔۔

وہ مجھے بات بات پہ طلاق کی دھمکی دینے لگی تھی۔۔۔تو یقین کرئے گا اگر "
میں کہوں کہ میں اٹھ ماہ سے اس طلاق کی دھمکی کو سن رہا ہوں اور برداشت
کر رہا ہوں۔۔وہ کیا سمجھتی تھی میں نہیں دے سکتا اسے طلاق" وہ گمبھیر اور
برہم لہجے میں دھاڑا۔۔

کبھی کبھار آپ مرد کو چیلنج کرتے ہیں طلاق کی بار بار دھمکی دے کر۔۔۔
اور مرد کھاتا ہے آخر میں۔۔۔کہ وہ یہ بھی کر گزرے گا۔۔۔اور اکثر کر
بھی گزرتے ہیں۔۔۔وجہ یہ نہیں ہوتی کہ وہ غصہ تھے۔۔وجہ یہ ہوتی ہے
کہ انہیں بار بار چیلنج کیا جا رہا تھا طلاق کے نام پر۔۔۔۔

طلاق وہ لفظ ہی نہیں جسے آپ عام فہم میں استعمال کر لیں۔۔۔ جتنا آپ اسے عام کریں گے اتنا ہی یہ آپ کے لیے خطرناک ہوتا چلا جائے گا۔۔۔

فلحال اتنا فکر مند و ٹچی ہونے کی ضرورت نہیں ہے تجھے۔۔ وہ میری بیوی " ہے اور میں جانتا ہوں اسے۔۔۔ خود ہی آجائے گی کچھ دنوں میں واپس ۔۔۔ جب عقل ٹھکانے ائے گی۔۔۔" وقاص اپنے مغرور لہجے میں کہتا۔۔۔ سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

طلاق ہو چکی ہے۔۔۔ عدت ختم ہوتے ہی وہ تیرے نکاح سے نکل جائے " گی۔۔۔ پھر وہ آزاد ہے جس سے چاہے نکاح کرے۔۔۔ تو کس خوش فہمی میں بیٹھا ہے یار؟؟؟۔۔۔ جس حالت میں تو نے اسے چھوڑا ہے۔۔۔ تجھے لگتا ہے وہ تیرے پاس دوبارہ ائے گی؟؟؟۔۔ اور اگر تجھے واقعی لگتا ہے وہ

تیرے پاس دوبارہ آئے گی۔۔۔تو خواب دیکھتا رہے۔۔۔کیونکہ یقین کر۔۔۔اب یہ صرف خوابوں میں ہی ممکن ہے۔۔۔۔اگر میں تیری جگہ ہوتا ناں۔۔۔۔تو پاؤں پڑ جاتا اس کے۔۔۔مگر اسے نہ چھوڑتا جو عورت مجھے مجھ سے زیادہ چاہتی ہے۔۔۔کرن تجھ سے کتنی محبت کرتی تھی یہ سب نے دیکھا ہے۔۔۔شاید نہیں دیکھا تو۔۔۔تو نے ہی نہیں دیکھا۔۔۔تو نے قدر نہیں کی اس کی۔۔۔"ابوذر بھولا نہیں تھا کہ وقاص نے کرن کا ناول اٹھا کر انا کے نام پر چلا دیا تھا۔۔۔دوسرے لفظوں میں اپنی محبوبہ کے نام کی پر۔۔۔۔جو اس وقت نمبر ون ٹرینڈنگ پر چل رہا ہے یوٹیوب پر ڈرامے صورت میں۔۔۔

اسے تو حیرت یہ تھی کہ کرن برداشت کیسے کر گئی اتنی بڑی ناانصافی اپنے قلم کے ساتھ۔۔۔۔

اور وقاص۔۔۔کیا اسے ذرا بھی غیرت آئی یہ کام کرتے وقت ؟؟؟۔۔۔ کیسے کوئی اپنی بیوی کی چیز اٹھا کر اپنی محبوبہ کو دے سکتا ہے ؟؟۔۔۔یہ تو سوچ کر بھی عجیب لگتا ہے۔۔۔جب کہ وہ سامنے کھڑا نوجوان کر چکا تھا۔۔۔

" میں نے اسے دنیا کی ہر آسائش دی تھی۔۔۔ہر خواہش پوری کرتا تھا میں اس کے بولنے سے پہلے۔۔۔اس کی الماری جا کر دیکھ۔۔۔ برانڈڈ کپڑوں و جیولری سے بھری پڑی ہے۔۔۔گھر پورا ملازمین سے بھرا پڑا ہے۔۔۔اسے ہل کر چائے بنانے تک کی ضرورت نہیں تھی اس گھر میں۔۔۔پھر تم لوگ کیسے کہہ سکتے ہو کہ مجھے اس کی قدر نہیں ؟؟۔۔۔"اس کے دو قریبی۔۔۔ دادی اور ابوذر۔۔۔۔اور دونوں کا ایک ہی قول۔۔۔کہ اس نے قدر نہیں کی ۔۔مر چیں اب کیونکر نہ لگتیں۔۔۔

وہ پلٹ کر اس کی جانب آ کر۔۔۔ایک ایک چیز جتا جتا کر بتانے لگا۔۔۔کے کس قدر آسائشوں اور آسانیوں سے نواز رکھا تھا اس لڑکی کو۔۔۔اگر اِسے قدر نہیں کہتے۔۔۔تو پھر کسے کہتے ہیں؟؟۔۔۔

یار۔۔۔میں خود بھی تیری جیسی ہی سوچ رکھتا ہوں۔۔۔مگر میں جانتا " ہوں ایک عورت تحفظ کی سب سے زیادہ بھوکی ہوتی ہے۔۔۔اور تیری باتوں میں وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔"ابوذر نے ایک گہرا سانس لے کر۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔ گمبھیر لہجے میں کہا۔۔۔

ابوذر کی بہت گرل فرینڈز رہ چکی تھیں۔۔۔اس لیے وہ جانتا تھا کہ کچھ دن ڈیٹنگ میں گزرتے ہی لڑکیاں منگنی یا نکاح کی فرمائش کرنے لگتی ہیں۔۔۔ کیونکہ ان کے نزدیک وہ تحفظ ہوتا ہے رشتے کے لیے۔مرد کو خود سے باندھے رکھنے کے لیے۔۔۔۔ایسے ہی شادی شدہ عورت کا تحفظ اس مرد

کے بچے پیدا کرنا ہوتا ہے۔۔۔ جبکہ وقاص نے کرن سے یہ حق بھی چھین رکھا تھا۔۔۔

تحفظ؟؟؟۔۔۔ کیا مطلب اس کا؟۔۔۔ تجھے لگتا ہے میں اس کی حفاظت " نہیں کرتا تھا؟؟۔۔۔" وقاص نا سمجھی سے الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔ اس کا لہجہ خاصہ برہم تھا۔۔۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں تو نے اسے اپنی اولاد کی ماں بننے کی اجازت کیوں " نہیں دی؟؟۔۔۔۔ "اِس سے اچھے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا تھا وہ۔۔ وہ بھی تب۔۔۔ جب وہ انگارے چبا رہا تھا منہ میں۔۔

وقاص نہیں جانتا۔۔۔ اس کی اور کرن کی طلاق نے سب سے زیادہ مالی طور پر جسے نقصان پہنچایا ہے۔۔۔ وہ ابوذر ہی تھا۔۔۔

اس کا چینل نمبر ون پر آسکتا تھا۔۔۔کرن کے ناولز کو لوگ اتنا پسند کر رہے تھے اس وقت۔۔۔مگر کرن نے کانٹریکٹ ہی ختم کر دیا۔۔۔

کیا تو شادی نہیں رکھنا چاہتا تھا؟؟" وہ یہ سوال بھی پوچھنا چاہتا تھا۔۔۔جو " فرحا کی بات سننے کے بعد سے۔۔۔اس کے ذہن میں گردش کر رہا تھا ۔۔۔مگر وقاص کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ۔۔۔نہ پوچھ سکا۔۔۔

یہ میرے اور میری بیوی کے درمیان کا معاملہ ہے۔۔۔" وقاص فوراہی " جز بز ہو کر گویا ہوا۔۔۔

وہ اس متعلق کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔کیونکہ اس کے نزدیک یہ صرف میاں بیوی کے درمیان کا معاملہ تھا۔۔جس میں کوئی بھی بولنے کا حق نہیں رکھتا۔۔۔

"شاید تم بھول رہے ہو ڈوٹ۔۔۔تمہاری طلاق ہو چکی ہے اور اگر عدت ختم ہو جاتی ہے۔۔۔تو وہ آزاد ہے۔۔۔جس سے چاہے نکاح کرئے۔۔۔پھر یہ میاں بیوی کے درمیان کا معاملہ کیسے ہو گیا؟؟۔۔۔"مقابل نے جیسے یاد دہانی کرائی ہو۔۔۔وہ بھی خاصہ جتاتے ہوئے۔۔طنز بھرے لہجے میں۔۔۔

"بار بار یہ کہنا ضروری ہے کہ وہ آزاد ہونے والی ہے۔۔۔"وقاص اس جملے سے چڑھ رہا تھا اب۔۔۔

بالکل ضروری ہے۔۔۔تاکہ تواپنی خوش فہمیوں کی دنیا سے باہر نکلے۔۔۔ "
اور دیکھے کہ کس مقام پہ کھڑا ہے۔۔۔ تیرا رشتہ کس مقام پہ کھڑا ہے۔۔۔۔
تونے تو بچے بھی پیدا نہیں کیے یار۔۔ جس سے تو اسے اپنے آپ سے باندھ
پاتا دوبارہ۔۔۔۔ صرف ایک عورت ہی نہیں ایک مرد بھی اپنی پسندیدہ
عورت کو خود سے باندھے رکھنے کے لیے بچوں کا سہارا لیتا ہے۔۔۔تاکہ
حالات کتنے ہی بدتر کیوں نہ ہو جائیں۔۔۔دونوں ہی بچوں کی شکل دیکھیں
اور کمپرومائز کرلیں۔۔۔بچے ایک ایسی ڈور ہیں جو میاں بیوی چاہ کر بھی توڑ
نہیں پاتے۔۔۔ لیکن آپ جیسی مہان ہستی نے تو یہ اپورچونٹی oppor-
tunity استعمال کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھی۔۔"یقیناوہ بھیگو بھیگو کر
جوتے مار رہا تھا۔۔۔ابوذر کا یہ آخری طنز بھرا جملہ۔۔۔اسے کرن کے جملوں
کی یاد دلا گیا تھا۔۔۔

مسٹر وقاص ایک بچہ پیدا کرنا بہت بڑی ذمہ داری ہے۔۔اس کے پیدا"
ہونے کے بعد ہم زندگی بھر ایک ڈور سے بندھ جائیں گے۔۔۔چاہے ہم
چاہیں یا نہ چاہیں۔۔۔اور میں نہیں چاہتی کہ ڈیورس کے بعد میں آپ سے
"کسی بھی قسم کا کوئی رابطہ رکھوں۔۔۔

نکاح ایک ایسی مضبوط ڈور ہے جو میاں بیوی کو باندھتی ہے۔۔۔لیکن
اولاد۔۔۔ڈبل شیڈ کا کام کرتی ہے اِس رشتے میں۔۔۔کہ جب نکاح ٹوٹ
رہا ہو تو یہ بیک۔اپ پلان کی طرح سامنے آجاتی ہے۔۔۔وہ بزنس مین جس
کے پاس ہمیشہ بیک اپ پلان تیار ہوتا ہے کسی بھی پروجیکٹ کے لیے چاہے
وہ معمولی ہو یا ہائی۔۔۔اس وقاص عباسی کے پاس اپنی شادی کو بچانے کے
لیے کوئی بیک اپ پلان نہیں تھا۔۔۔

اگر آج ان کی اولاد ہوتی۔۔تو اِس ایک ہفتے میں کرن ضرور اپنی اولاد سے ملنے آتی۔۔۔اگر اولاد اس کے پاس ہوتی۔۔۔تو وہ ملنے جاتا۔۔۔مطلب دونوں صورتوں میں ملاقات ضرور ہو جاتی۔۔۔ملاقات ہوتی۔۔۔تو بات بھی ضرور ہوتی۔۔۔بات ہوتی۔۔۔تو وہ اسے کنونس کر پاتا دوبارہ اپنے پاس آنے کے لیے۔۔۔مگر اس کے پاس ایسا کوئی موقع نہیں تھا۔۔۔وہ کیسے غمزدہ نہ ہوتا۔۔۔کیسے نہ پچھتاتا۔۔۔

زندگی میں پہلی بار وقاص عباسی کو احساس ہو رہا تھا کہ اس نے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری ہے۔۔۔

اگر تیرے بچے ہوتے۔۔۔تو عدت سے نکلنے کے بعد۔۔۔وہ باقی آنے " والے اپنے رشتوں پر تجھے فوقیت دیتی۔۔۔کیونکہ تو اس کے بچوں کا باپ

تھا۔۔۔ مگر۔۔۔ "افسردگی سے کہتے ہوئے۔۔۔وہ اپنے کندھے اچکا گیا تھا۔۔۔اور بات ادھوری ہی چھوڑ دی۔۔۔

ابوذر بھی وقاص کی طرح ہی دینی معاملات سے بالکل ناآشنا تھا۔۔۔اس لیے وہ نہیں جانتا۔۔۔کہ طلاق رجعی کے کیا مسائل ہیں۔۔۔۔وہ صرف اپنی عقل کے مطابق بات کر رہا تھا۔۔۔ جتنا سب ہی جانتے ہیں کہ عدت کے بعد ایک عورت آزاد ہو جاتی ہے۔۔۔

وقاص نہیں دکھانا چاہتا تھا کہ وہ آج اپنے فیصلے پر شدید پچھتا رہا ہے۔۔۔اس لیے مزید بات کیے بغیر۔۔ باہر کی جانب چل دیا۔۔۔

باہر پہنچتے ہی اس کا سامنا عمر سے ہوا۔۔۔

سر۔۔۔"ابھی اس نے مخاطب کیا ہی تھا کہ مقابل تیزی سے بولا۔۔"

ہاں ہاں۔۔۔تم بھی سنالو۔۔۔کہو۔۔کہ میں نے قدر نہیں کی اس کی " ۔۔۔میں قابل نہیں ہوں اور بلا بلا۔۔۔"وقاص خاصہ برہمی سے گویا ہوا تھا۔۔۔کان جو پک گئے تھے اس کے۔۔لوگوں کی سن سن کر۔۔۔

عمر کنفیوز ہو کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔اگر وہ کہنا بھی چاہتا۔۔۔تو کیسے اپنے باس کے منہ پر بولنے کی جرات کر سکتا تھا۔۔۔وہ آخر اس کا ملازم تھا۔۔۔

کہیں نہ کہیں عمر کو لگتا تھا۔۔۔۔کہ نوبت طلاق تک کبھی نہ آتی۔۔اگر وقاص پہلے ہی اپنی بیوی کو زینب کے متعلق بتا دیتا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تو وہ چٹ تم نے لکھی تھی۔۔۔"اچانک آنے والی آواز پر رابعہ نے چہرہ " اٹھا کر دیکھا۔۔۔

سامنے ہی کرن کھڑی نظر آئی۔۔۔جو اسی کے لکھے پرچے پر جھانک رہی تھی۔۔۔

رابعہ کی ہینڈ رائٹنگ بالکل ویسی ہی تھی جیسی چٹ کی تھی۔۔۔۔کرن نے اس چٹ کو ان گنت بار پڑھا تھا۔۔۔یہی سبب تھا کہ وہ دیکھتے ہی پہچان گئی تھی

رابعہ اسے اچانک دیکھ بہت بری طرح ڈر گئی۔۔۔

م۔۔۔میم۔۔۔"اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔۔۔"

اس نے کبھی سوچا کیوں نہیں۔۔کہ جبران وہ چٹ کیسے رکھ سکتا تھا۔۔۔وہ تو وقاص کے آفس میں اچانک پہنچی تھی اس دن۔۔۔جبکہ رابعہ اس کے کمرے کی صفائی کیا کرتی تھی۔۔۔تو اس کے لیے بہت آسان تھا اس کے پرس میں چٹ رکھ دینا۔۔۔

میں نے پوچھا رابعہ کیا وہ چٹ تم نے لکھی تھی؟؟۔۔۔"اس بار کرن نے " اپنا سوال نہایت سختی سے دوہرایا تھا۔۔۔

ج۔۔جی میم۔۔۔لیکن یقین جانیں میں مجبور ہوں۔۔۔میں نے آپ" جان کے نہیں کیا کچھ بھی۔۔"اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے انسو در آئے تھے۔۔۔

مجھے خود بہت بعد میں پتہ چلا تھا۔۔۔ورنہ میں آپ کو بہت پہلے ہی آگاہ کر دیتی اس بارے میں۔۔میں بڑی میم صاحبہ کے لیے کبھی کام نہ کرتی اگر میری والدہ بیمار نہ ہوتیں۔۔۔یقین کریں میں نے کبھی آپ کا برا نہیں چاہا۔۔۔" وہ رونے لگی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے آنسو دیکھ۔۔۔اگر پہلے والی کرن ہوتی تو ضرور پگھل جاتی۔۔۔مگر یہ والی کرن نہ پگھلی۔۔۔

" اپنی ماں کے لیے تم نے کسی اور کی زندگی خراب کرنا گناہ نہ سمجھا؟؟۔۔۔کیا میں انسان نہیں تھی؟؟۔۔۔میں نے تمہیں اپنی بہنوں کی طرح رکھا۔۔۔ کبھی تمہیں ملازمہ کی طرح ٹریٹ نہ کیا۔۔۔اور تم نے۔۔۔ تم نے میری پیٹھ میں خنجر گھونپ دیا۔۔۔تم جانتی ہو میں کبھی ماں نہیں بن

سکتی اب۔۔۔ایک منٹ۔۔۔تم کیسے نہیں جانتی ہو گی۔۔۔یہ سب تم ہی لوگوں کی تو کرم نوازیاں ہیں مجھ پر۔۔۔۔"آخری جملہ اس نے دانت پیستے ہوئے۔۔۔طنزیہ مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔روہانسہ لہجے میں ادا کیا۔۔۔۔

میم سوری۔۔۔"رابعہ نہایت شرمندہ ہو کر روتے ہوئے بولی۔۔۔"

وہیں دوسری جانب۔۔۔

ابھی وہ آفس میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ اسے گھر سے کال آئی۔۔۔اور عمر نے اسے بتایا کہ کرن اپنا سامان لینے گھر آئی ہوئی ہے۔۔۔

اس نے بغیر جواب دینے کی زحمت کیے۔۔کال منقطع کر دی۔۔۔اور تیزی سے اٹھ کر باہر کی جانب چل دیا۔۔۔

وقاص عباسی نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایک ایسا وقت بھی دیکھے گا اپنی زندگی میں۔۔۔جب وہ لڑکی گھر آئے گی اور وہ صرف اسے ملنے کے لیے۔۔۔ پاگلوں کی طرح اپنے سارے ضروری کام چھوڑ کر بھاگے گا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن۔۔۔" وہ اپنے والد کے دیے ہوئے سامان کو پیک کر رہی تھی۔۔۔ " جب پیچھے سے دروازہ کھولنے کی آواز آئی۔۔۔

اسے لگا رابعہ آئی ہو گی پھر سے معافی مانگنے۔۔۔اس لیے اس نے زیادہ دھیان نہ دیا۔۔۔

وہ دانستہ طور پر دوپہر کے وقت آئی تھی تاکہ وقاص سے سامنا نہ ہو۔۔۔وہ اس وقت کیونکہ آفس میں ہوتا ہے اور جتنا وہ ٹائم کا پابند بندہ ہے۔۔۔اسے یقین تھا وہ گھر پر مل ہی نہیں سکتا۔۔۔۔مگر وہ منجمد ہوئی اس لمحے۔۔۔جب وقاص کی آواز پیچھے سے آتی سنی۔۔۔

اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا کیونکہ وہ اس ہرجائی کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی اب۔۔۔۔

کرن۔۔۔"وقاص کی کمرے میں موجودگی کو مکمل اگنور کر۔۔۔وہ اپنا کام" کرنے میں مگن ہو گئی تھی۔۔۔ایک دو ثانیوں تک تو وہ حسین نوجوان خاموشی سے اس لڑکی کو سامان سمیٹتا دیکھتا رہا۔۔۔مگر پھر ہمت کر اس کے قریب آیا۔۔۔

اس کا بازو پکڑ کر نرمی سے۔۔۔نام دوبارہ پکارا۔۔۔

وقاص ہاتھ لگانے کی غلطی مت کرنا مجھے۔۔میں صرف اپنے باپ کا دیا"
سامان لینے آئی ہوں۔۔۔ تمہارا کچھ لے کر نہیں جاؤں گی۔۔۔اس لیے بے
فکر رہو۔۔۔اور اگر پھر بھی یقین نہ آئے تو چیک کروالینا۔۔۔مجھے کوئی مسئلہ
نہیں ہے۔۔۔ مگر ابھی یہاں سے جاؤ۔۔۔"اس کے ہاتھ سے اپنا بازو نہایت
جھنجھلا کر ایک جھٹکے سے آزاد کراتے۔۔۔وہ بپھر کر گویا ہوئی۔۔۔ساتھ
ساتھ ہاتھ میں پکڑا موبائل بھی سامنے بیڈ پر ڈال دیا تھا۔۔۔

جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ موبائل بھی اپنے ساتھ نہیں لے جانے
والی۔۔کیونکہ وہ بھی وقاص عباسی کا دیا ہوا ہے۔۔۔

کرن پلیز۔۔۔ ہمیں ایک بار بیٹھ کر بات کرنی چاہیے۔۔۔مجھے ایک بار" موقع تو دو اپنی بات رکھنے کا۔۔" وقاص نے نہایت لچک دار انداز میں کہا۔۔۔

موقع؟؟۔۔۔اور تم جیسے شخص کو۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔"وہ کدورت سے " کہتی۔۔۔ فوراً پلٹ کر اپنا بیگ پیک کرنے لگی۔۔۔

وقاص کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے؟؟۔۔ کس طرح بات کرے؟؟؟۔۔۔ کیا بولے جو وہ کنونس ہو؟؟۔۔۔وہ تو کچھ سننا ہی نہیں چاہتی۔۔

ایک ہفتے سے وہ پاگلوں کی طرح انتظار کر رہا تھا اس ایک موقع کا۔۔۔اور آج جب وہ موقع سامنے تھا تو اسے بولنا ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔اسے اپنی فیلنگس

ابھی بھی مقابل کو سمجھانی ہی نہیں آ رہی تھیں۔۔۔۔۔پہلی بار اسے اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا۔۔۔شدید غصہ۔۔۔کہ وہ کیوں نہیں بتا پا رہا اسے۔۔۔۔ کیوں اس طرح ایکسپریس نہیں کر پاتا اپنی فیلنگس کو۔۔۔جس طرح اس کے دل میں ہوتی ہیں۔۔۔کیوں نہیں کہہ پا رہا۔۔کہ اسے یہ سب نہیں چاہیے۔۔۔اسے صرف وہ چاہیے۔۔۔وہ۔۔۔جو آہستہ آہستہ اس کی پہنچ سے دور ہوتی جا رہی ہے۔۔۔جس کا دور ہونا اس سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔

کرن۔۔۔میں طلاق دینا نہیں چاہتا تھا۔۔۔"خاصہ رنجیدگی سے گویا" ہوا۔۔۔

کرنے کا ارداہ تھا۔۔۔؟؟یا paralyse کیوں؟؟۔۔۔مجھے پیرالائز " مکمل جان سے مارنے کا؟؟۔۔"کرن نے پلٹ کر۔۔۔اس کی جانب

کدورت سے تکتے۔۔۔دانت پیس۔۔۔مگر ہونٹوں پر مسکان سجائے پوچھا۔۔۔

وہ سوال کم تھے۔۔۔طنز کے تیر زیادہ تھے۔۔ایسے تیر جو مقابل کو اپنے دل میں پیوست ہوتے محسوس ہوئے۔۔۔

تم کیا بول رہی ہو؟؟؟۔۔۔"وہ الجھا۔۔۔"

اس کے لہجے میں جو انجانیت و نا سمجھی تھی۔۔۔وہ کرن کا دل جلا گئی۔۔۔

اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں اب۔۔۔میں سب جان چکی " ہوں۔۔۔ویسے کتنے دکھ کی بات ہے ناں۔۔۔دنیا ایک نہایت اچھے اور

ٹیلنٹڈ ایکٹر سے محروم رہ گئی ہے۔۔ تمھیں ایکٹنگ کرنی چاہیے تھی۔۔۔ تم کہاں بزنس فیلڈ میں آ گئے

وہ طنزیہ۔۔۔ سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ دوستانہ انداز میں گویا " ہوئی۔۔۔ تو وقاص اس کا خوبصورت مگر شدید رنجیدہ چہرہ نا سمجھی سے تکنے لگا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے نیچے گہرے گہرے کالے حلقے آ گئے تھے۔۔۔ پہلے سے کہیں زیادہ دبلی نظر آ رہی تھی وہ۔۔۔

کرن صاف بات کرو۔۔۔ کہنا کیا چاہتی ہو؟؟؟" مقابل گمبھیر لہجے میں " گویا ہوا۔۔

بس یہی ہے کہ تم آزاد ہو وقاص عباسی اور پلیز خدا کا واسطہ مجھے بھی آزاد "
رہنے دو۔۔۔ میں نہیں مرنا چاہتی ابھی۔۔ میں نہیں پسند۔۔۔ تو ختم کرو
ناں۔۔۔ میں سمجھتی ہوں تمہیں مجھ سے نفرت ہے کیونکہ میں نے تمہیں
تمہاری انا سے دور کیا ہے۔۔۔ تمہاری پہلی محبت سے۔۔۔ مگر میں ہٹ رہی
ہوں ناں اب پیچھے۔۔۔ وہ بھی خاموشی سے۔۔۔۔ میں کسی سے کچھ نہیں
بولوں گی۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں تم سے۔۔۔ میں کبھی تمہارے سامنے
دوبارہ نہیں آؤں گی صرف اپنے والد کا دیا سامان جو یہاں رہ گیا تھا وہ لینے آئی
ہوں۔۔ کیونکہ مجھے ضرورت ہے اس سامان کی۔۔۔۔ میں کبھی بھی
تمہارے اور انا کے بیچ میں نہیں آؤں گی۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔ پلیز مجھے
میری زندگی اب سکون سے گزار لینے دو۔۔۔ "اس کی باتیں سن وقاص
حیران رہ گیا تھا۔۔۔ وہ تو ایسے منتیں کر رہی تھی چھوڑنے پر۔۔۔ جیسے وہ کوئی
شیطان ہو۔۔۔ جس سے وہ بس پناہ چاہتی ہو۔۔۔

کرن کے نزدیک وقاص ایک بہت امیر شخص تھا۔۔۔اور اس سے لڑائی ۔۔۔اسے کسی صورت فائدہ نہیں دے سکتی تھی۔۔۔اس لیے وہ منتوں پر اتر آئی۔۔۔کہ بس اب اسے چھوڑ دے۔۔۔وہ نہیں آئے گی اب اس کے اور اس کی محبت کے درمیان۔۔۔

جو شخص اسے بانجھ کر سکتا ہے۔۔۔اتنی کم عمر میں اتنی خطرناک بیماری لگا سکتا ہے۔اس کے باپ کو راتوں رات تباہ کر سکتا ہے۔۔تو وہ اور کیا کیا کر سکتا ہے یہ کرن سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اس کا ارادہ کہیں دور جا کر پر سکون زندگی گزارنے کا تھا۔۔۔

وہ اپنی زندگی کا نیا اغاز کرنے کا سوچ چکی تھی۔۔۔

تم تو ایسے بول رہی ہو۔۔۔ جیسے میں کوئی ڈیول ہوں۔۔۔میں مانتا ہوں " میں نے تمہارے باپ کے ساتھ غلط کیا۔۔۔ لیکن میری نیت غلط نہیں تھی۔۔۔" وہ بے بسی سے اپنی صفائی دینے لگا۔۔۔

زندگی میں پہلی بار وقاص عباسی اپنے کسی فعل پر صفائی دے رہا تھا۔۔۔۔

میرے باپ کو مار دیا۔۔اور کہتے ہو نیت غلط نہیں تھی۔۔۔مجھے بانجھ کر دیا" اور کہتے ہو نیت غلط نہیں تھی۔۔۔میری پوری زندگی تباہ کر دی۔۔۔اور کہتے ہو نیت غلط نہیں تھی۔۔واقعی؟؟۔۔۔یعنی نیت غلط نہ ہو تو تمہارے نزدیک سامنے والے کو پنکھے سے لٹکا کر مار دینا بھی جائز ہے؟؟۔۔۔"اس نے بھیگو کر جوتا مارا۔۔۔

اتناسب کچھ ہو جانے کے بعد۔۔تم یہ بول بھی کیسے سکتے ہو وقاص"
؟؟۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔کدورت بھرئی نظروں سے مقابل کو
تکتے۔۔۔چیخ کر پوچھنے لگی۔۔

وہ چاہ کر بھی نرم نہیں رکھ پا رہی تھی اپنی آواز کو۔۔۔۔

اس کی آواز میں جو غصہ و درد بھر آیا تھا وہ بتانے کے لیے کافی تھا کہ کتنی
اذیت میں ہے ان دنوں وہ۔۔۔

اس کا باپ چلا گیا۔۔۔وہ بانجھ ہو گئی۔۔۔اس کی طلاق ہو چکی ہے۔۔۔کوئی
شخص ایک بانجھ عورت سے شادی نہیں کرے گا۔۔کوئی مستقبل
نہیں۔۔۔۔اس کی پوری زندگی تباہ کرنے کے بعد اگر مقابل کہہ رہا تھا کہ
اس کی نیت غلط نہیں۔۔۔تو یہ دنیا کا سب سے بڑا مذاق نہیں تو اور کیا تھا۔۔۔

اس کا شدت سے دل چاہا کہ یا تو اپنا سر پھوڑ لے یا مقابل کا۔۔۔جو اتنی معصومیت سے کہہ رہا تھا۔۔۔کہ اس کی نیت غلط نہیں۔۔۔

بانجھ ؟؟۔۔"وقاص کا دماغ تو صرف اس ایک ہی لفظ پر اٹک کر رہ گیا" تھا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا بول رہی ہے۔

ارے ہاں۔۔۔میں نے تو تمہیں بتایا ہی نہیں۔۔۔کہ تم اپنا بدلہ لینے میں " کامیاب ہو چکے ہو مزید ضرورت نہیں ہے تمھیں اپنے اس اچھے پن کے ناٹک کو برقرار رکھنے کی۔۔"یہ کہتے ہوئے وہ اپنے پرس کو اٹھانے گئی۔۔۔جو صوفے پر پڑا تھا۔۔۔

پرس میں سے ایک رپورٹ نکال کر۔۔۔اس کے آگے کر دی۔۔۔

وقاص کا دماغ کھٹکا۔۔۔اسے فیل ہو گیا تھا۔۔۔کے اس رپورٹ میں کچھ ہے۔۔۔کچھ ایسا۔۔۔ جس کے بعد کرن اور وہ ہمیشہ کے لیے الگ ہو جائیں گے۔۔۔

اسے پہلی بار کسی کاغذ کو پکڑنے میں ڈر لگا تھا۔۔۔

وہ رپورٹ دیکھ "premature ovarian failure..." ۔۔" کر۔۔۔زیر لب بے یقینی سے بڑبڑایا۔۔۔

وقاص نے رپورٹ پڑھتے ہی نگاہ اٹھا کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اس لمحے بہت سے جذبات ایک ساتھ در آئے تھے۔۔۔ غم

۔۔۔دکھ۔۔۔تکلیف۔۔۔کرب۔۔۔حیرت۔۔۔بے یقینی۔۔۔پر نہ تھی تو خوشی نہ تھی۔۔۔جسے دیکھنے کی کرن کو امید تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خوشی کیوں نہ آئی؟؟؟۔۔کیا وہ ستمگر یہ نہیں چاہتا تھا؟؟؟۔۔مگر ایسا کیسے ممکن تھا اس نے اور اس کی ماں نے مل کر ہی تو اسے اس حال میں پہنچایا تھا پھر خوشی کیوں نہ تھی یا شاید اسے اِس سے بھی بدتر صورتحال میں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔لیکن اسے ایئرلی اسٹیج پر ہی پتہ چل گیا جس کی وجہ سے وہ پیرالائز ہونے یا مرنے سے بچ گئی۔۔۔گمان تھا کے وہ بدترین کا خواہش مند ہے۔۔۔۔ورنہ یقیناوہ خوش ہوتا۔۔۔

وقاص عباسی اسے اس سے بھی زیادہ بدترین حال میں دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔
یہ سوچ۔۔۔اس کا دل پارے پارے ہوا۔۔۔کیونکہ بڑی شدت سے چاہا تھا
اس سنگ دل کو۔۔۔

جبکہ دوسری جانب۔۔۔وقاص کا دماغ تو ایک دو ثانیوں کے لیے کام ہی
نہیں کیا۔۔۔

وہ لڑکی جو ہلکا سا چھری سے کٹ لگ جانے پر بھی اسے کال کر کے بتایا کرتی
تھی کہ میری انگلی کٹ گئی۔۔اسے اتنی بڑی بیماری ہو گئی اور اس نے بتایا تک
نہیں۔۔۔

اکثر یہ بیماری بڑی عمر کی عورتوں کو ہوتی ہے۔۔۔کرن تو بہت کم عمر
تھی۔۔۔اسے یہ بیماری کیسے لگی؟؟۔۔۔اب وہ یہی سوچ رہا تھا۔۔۔

وقاص نے رپورٹ دوبارہ کھولی اور تیزی سے اس کی تاریخ پڑھی۔۔۔

تاریک پڑھتے ہی اس کی آنکھیں مزید حیرانگی سے پھیلیں کیونکہ وہ تاریخ ۔۔۔۔اس کے باپ کی وفات کے دن کی ہی شو کر رہی تھی۔۔

اس کا مطلب صاف تھا کہ کرن کو اپنی بیماری کا پتہ اپنے والد کی وفات والے دن ہی ہوا ہے۔۔۔بجائے اس سے اپنی بیماری ڈسکس کرنے کے۔۔اپنا غم شیئر کرنے۔۔۔۔۔الٹا طلاق مانگ لی۔۔۔کیوں؟؟؟۔۔۔

ڈاکٹر نے کہا ہے ٹریٹمنٹ کے بعد بھی صرف 10 پرسنٹ ہی چانس ہے کہ " میں دوبارہ ماں بن سکوں۔۔۔" وہ نہیں چاہتی تھی کہ روئے اس ہرجائی کے سامنے۔۔۔ مگر انکھیں۔۔۔وہ نہ مانیں۔۔۔آنسو از خود ہی بہہ نکلے۔۔۔

مجھے ویسے بھی بچہ نہیں چاہیے تھا۔۔" وہ بے دھڑک بولا۔۔۔ صرف "
اسے کمفرٹیبل کرنے کی نیت سے۔۔۔ کیونکہ اسے علم تھا کہ کرن کو بچے کی
شروع سے ہی خواہش تھی۔۔۔

مگر مجھے چاہیے تھا"۔۔وہ حلق کے بل چنگھاڑی۔۔۔ "

اس کی آنکھیں کرب کی شدت سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔ یہ وہ تکلیف
تھی جسے وہ کتنے ہی دنوں سے چپ چاپ برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔ مگر
اب اور نہیں۔۔۔

تمھیں اور تمہاری ماں کو کس نے حق دیا مجھ سے میری خوشیاں چھیننے "
کا؟؟؟۔۔۔ نہیں پسند تھی تو چھوڑ دیتے۔۔۔ مجھ سے میری ماں بننے کی

صلاحیت کیوں چھین لی؟؟۔۔۔میں تو نہیں آئی تھی تمہارے پاس رشتہ لے کر۔۔۔وہ تم لوگ تھے جو میرے باپ کے پیچھے پڑے تھے۔۔۔ حتی کہ ایک شوررروم کے عوض میرا سودا تک کر لیا۔۔۔مجھے لوگوں کے سامنے ذلیل ورسوا کر کے رکھ دیا۔۔۔"آخری جملوں پر تو وہ پاگلوں کی طرح چیخنے لگی تھی۔۔۔کیونکہ تھک چکی تھی وہ سہتے سہتے۔۔۔ہر چیز کی حد ہوتی ہے مگر ان سامنے کھڑے ظالموں کی کوئی حد نہ تھی۔۔

اسے بانجھ کرنے کے بعد مقابل کتنے پر سکون انداز میں کھڑے ہو کر کہہ رہا تھا کہ مجھے اولاد چاہیے ہی نہیں تھی۔۔۔جب کہ اس کی محبوبہ پریگننٹ ہے۔۔کیا وہ یہ بات نہیں جانتی تھی۔۔۔

وقاص کے ذہن میں ان گنت سوچیں چل رہی تھیں اس لمحے۔۔۔وہ خاموش کھڑا تھا بالکل۔۔۔ساکت۔۔۔کسی ستون کی مانند۔۔۔۔اس کی نظر کرن کے وجود پر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔

" وقاص عباسی تم مجھے جتنا برباد کرنا تھا کر چکے۔۔۔۔پلیز اب میری جان چھوڑ دو۔۔۔میرے پاس اب کچھ نہیں بچا۔۔۔یقین کرو۔۔۔نہ باپ نہ شوہر اور نہ اولاد کا سکھ۔۔۔" وہ اسے یقین دلا رہی تھی۔۔۔کہ اپنی نفرت میں اسے تباہ کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔۔۔۔اس سے زیادہ اور کیا تباہ کرے گا اسے ؟؟؟۔۔۔۔

اولاد کا سوکھ۔۔۔یہ الفاظ ہی ممتا کے آنچل میں ڈھکے ہیں۔۔۔وہی جانتی ہے کس اذیت میں اس نے یہ آخری الفاظ ادا کیے تھے۔۔

تم ابھی بہت غصہ ہو۔۔۔ تم آرام کرو۔۔۔ میں فرحا کے گھر چھوڑ دیتا "
ہوں تمہیں۔۔۔" وقاص نے کبھی بھی انصار صاحب کو اہمیت نہیں دی
۔۔ کیونکے اس کے نزدیک وہ ہی اس کی بیوی کو سب سے زیادہ تکلیف دیتے
تھے۔۔۔

اگر ایک شور روم کے عوض وہ اسے اپنی بیٹی دے سکتے تھے۔۔۔ تو یقینا پھر
کسی اور کو بھی دے دیتے۔۔۔ چاہے وہ جواری شرابی کیوں نہ ہوتا۔۔۔

جب انہوں نے کرن کو ہسپتال میں تھپڑ مارا تھا تو وقاص کو ان سے نفرت
سی ہو گئی تھی۔۔۔ کہیں نہ کہیں وہ یہی سمجھتا تھا کہ کرن کو اس کے خلاف
بھڑکانے والے بھی وہ ہی ہیں۔۔۔ مگر یہ نفرت مزید شدید تب ہوئی۔۔۔
جب ان کے قرضداروں نے کرن کو مارا۔۔۔

دلی طور پر اسے کوئی غم نہیں تھا ان کے مرنے کا۔۔۔ غم تھا تو صرف اپنی بیوی کے خود سے دور ہونے کا۔۔۔

بیڈ پر رکھے شاپر اور صوفے پر رکھا پرس اٹھاتا۔۔۔ وہ نرمی سے اس کی جانب مخاطب ہو کر کہتا۔۔۔۔۔ باہر چل دیا۔۔۔

کرن الجھ کر اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔ وہ تو ایسے نارمل انداز میں بات کر رہا تھا جیسے کوئی شوہر اپنی بیوی کو اس کی دوست کے گھر چھوڑنے جا رہا ہو۔۔

وہ اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن وہ ہر جائی اس کا سامان لے گیا تھا۔۔۔ جس کے لیے وہ یہاں آئی تھی۔۔۔ جس کی اسے ضرورت تھی۔۔۔ اس لیے وہ تیزی سے اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔

وقاص میرا سامان واپس کرو۔۔۔" وہ سیڑھیوں پر اس کے پیچھے آتے "
ہوئے بولی۔۔۔

اس کا لہجہ غصیلہ تھا۔۔۔

وقاص نے بجائے بات سننے کے۔۔۔مزید اسپیڈ بڑھادی۔۔۔

کرن جب باہر آئی تو اسے سامان گاڑی کی بیک سیٹ پر رکھتے ہوئے
دیکھا۔۔۔

اسے شدید غصہ آیا تھا۔۔۔

آخر یہ شخص چاہتا کیا ہے اس سے؟؟۔۔۔

بیٹھو۔۔۔"اس کے لیے پیسنجر سیٹ کا ڈور کھولتے۔۔۔نرمی سے گویا"
ہوا۔۔۔

وقاص۔۔۔میرا سامان مجھے واپس دو۔۔۔مجھے کہیں نہیں جانا تمہارے "
ساتھ۔۔۔میں خود جا سکتی ہوں اپنے گھر۔۔۔"وہ تیزی سے اس کی جانب آ
کر۔۔۔برہمی سے کہنے لگی۔۔۔

اپنے نہیں۔۔۔فرحا کے۔۔۔۔"اس نے جملے کی تصحیح بڑے تحمل سے "
کی۔۔۔

وقاص عباسی کیوں میرا بلڈ پریشر بڑھا رہے ہو؟؟۔۔۔"وہ جز بز ہو کر "
پوچھ رہی تھی۔۔۔

بلڈ پریشر ؟؟۔۔مجھے تو لگا تھا میں دل کی دھڑکنیں بڑھاتا ہوں۔۔۔" وہ "
اس کے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کرنے والے انداز و بھرائی واز میں
گویا ہوا۔۔۔

کرن نے ہلکا سہ چہرہ دور کر۔۔۔۔ فوراہی اس کی آنکھیں دیکھی تھیں
مارے حیرت کے۔۔۔اپنے کانوں پہ یقین جو نہیں آرہا تھا۔۔۔
مقابل کی خوبصورت گہری آنکھیں۔۔۔اسے اپنی جانب مقناطیسی طاقت
کی مانند کھینچتی معلوم ہوئیں۔۔۔

دماغ پر چوٹ لگ گئی ہے کیا تمہارے ؟؟۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کی "
ذہنی حالت پر جیسے شک ہوا ہو۔۔۔

یہاں طلاق ہو چکی تھی۔۔۔وہ اپنا سامان واپس لینے ائی تھی۔۔۔مگر مقابل ایسے بات کر رہا تھا جیسے نہ جانے کتنی گہری محبت میں مبتلا ہوں دونوں۔۔۔

دل پر کہہ سکتی ہو۔۔۔" مقابل نے پھر تصحیح کی۔۔۔ساتھ ساتھ اس کا بازو" پکڑ کر زبردستی گاڑی میں بٹھانے لگا۔۔۔

وقاص چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔میں نے کہا نا مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا " ۔۔۔میرا سامان واپس دو مجھے۔۔۔" جتنی دیر میں وہ احتجاج کرتی۔۔۔اتنی دیر میں تو مقابل نے اسے گاڑی میں بٹھا کر ڈور بھی کلوز کر دیا تھا۔۔۔

دوسری جانب آ کر۔۔۔وہ تیزی سے بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

وہ لائٹ پنک کلر کی شرٹ۔۔۔اور اس پر وائٹ کوٹ اور پینٹ پہنے بہت خوبصورت لگ رہا تھا مگر یہ خوبصورتی آج کرن کی آنکھوں کو نہ جمی۔۔۔۔ اسے تو وہ زہر ہی لگا۔۔۔

اسے علم تھا احتجاج کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔اگر وقاص اسے گھر چھوڑنے جانا چاہتا ہے تو شوق سے لے کر جائے۔۔۔اچھا ہے رکشے کا کرایہ بچے گا۔۔۔ اسے اپنا فری کا ڈرائیور گمان کر۔۔۔کھڑکی کی جانب منہ کر کے آرام سے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"وقاص کیا ٹائی کا سینس بالکل ختم ہو گیا ہے تمہیں؟؟۔۔کون پہنتا ہے پنک پر بلو ٹائی۔۔۔وہ بھی اتنی ڈارک کلر کی۔۔"اسے اپنے وجود پر مسلسل وقاص کی نگاہوں کی تپش محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے پلٹ کر کھا جانے والی نگاہ سے مقابل کو دیکھا۔۔۔وہ عدت میں تھی۔۔۔کیا بھول گیا تھا وہ؟؟۔۔۔جو اسے بے شرموں کی طرح گھور رہا تھا ۔۔۔اچانک ہی اس کی نگاہ وقاص کی ٹائی پر گئی۔۔۔اور وہ جھنجھلا کر بے اختیار ہی کہ اٹھی۔۔۔۔

اسے عادت تھی اس ہر جائی کا خیال رکھنے کی۔۔۔اور یہ عادتیں ایک دو دن میں نہیں بدلا کرتیں۔۔۔انہیں وقت لگتا ہے بدلنے میں۔۔۔

بولنے کے بعد اسے یاد آیا۔۔۔کہ ان کی اب طلاق ہو چکی ہے۔۔اسے کوئی ضرورت نہیں ہے وقاص کی فکر کرنے کی۔۔۔یا اس کی ٹائیوں کا خیال رکھنے کی۔۔۔

میں وائٹ ہی ڈھونڈ رہا تھا۔۔پر ملی ہی نہیں۔۔۔" مقابل بتا نہیں سکتا اسے "
کتنی خوشی ملی تھی اس کے یوں ٹوکنے پر۔۔۔

فکر ہے۔۔۔ابھی بھی فکر ہے۔۔۔

دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے جواب دیا۔۔۔تو کرن اسے کھا
جانے والی نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔۔

وقاص عباسی۔۔۔وہ مغرور بزنس مین۔۔۔۔کب سے اتنا معصوم بننے
لگا؟؟؟۔۔۔

ہاں۔۔۔بالکل۔۔۔میں بھول کیسے گئی۔۔رابعہ کو تو صرف میرے لیے "
رکھا تھا۔۔۔گھر کے کاموں کے لیے تھوڑی۔۔۔۔"اس کے طنزیہ کہتے ہی
۔۔۔وقاص کو محسوس ہوا۔۔۔کہ یہ ساری باتیں رابعہ سے کنیکٹڈ ہیں۔۔۔

تم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو کیا؟؟۔۔۔یہ تیسری بار گھمائی ہے تم نے گاڑی"
یہاں سے۔۔"کرن جھنجھلا کر بولی تھی وقاص کو دوبارہ گاڑی اسی روڈ پر لاتا
دیکھ۔۔۔

مقابل نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

اس کا ابھی کوئی ارادہ نہیں تھا اسے فرحا کے گھر چھوڑنے کا۔۔۔پورے دو
ہفتوں بعد آج اسے ٹھیک طرح دیکھ رہا تھا۔۔۔بہت کچھ تھا ذہن میں۔۔۔
مگر اس لمحے۔۔۔وہ صرف کرن کے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔۔۔

اسے پانے کے بعد کاش وہ یوں لاپروانہ ہوا ہوتا۔۔۔تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا ۔۔۔کہ صرف اس کے ساتھ تھوڑا سا وقت گزارنے کے لیے وہ گاڑی کو بار بار ایک ہی روڈ پہ گھما رہا ہے۔۔۔

کوئی آفس کا کام نہیں۔۔۔کسی میٹنگ کی فکر نہیں۔۔۔کوئی وقت کی یا بندی نہیں۔۔۔صرف کرن کے ساتھ تھوڑا سہ وقت گزارنے کی خواہش۔۔۔وہ پہلے سے جانتا تھا کہ کرن کا مقام اس کے دل میں بہت اونچا ہے۔۔۔مگر اس قدر اونچا ہے۔۔۔کہ ہر چیز پر حاوی ہے۔۔۔یہ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

مانا وہ ناراض تھی۔۔۔مگر آنکھوں کے سامنے تھی۔۔۔اور یہ بہت تھا۔۔۔

اس لڑکی کی کالی چادر اور چہرے پر ماسک۔۔ وقاص کو تکلیف دیتے معلوم ہوئے۔۔۔ وہ جیسے یاد دلا رہے ہوں۔۔۔ کہ اب وہ اس کی نہیں رہی۔۔۔ اس نے کھو دیا ہے اسے۔۔۔

اچانک اسے اپنے دل میں درد کی لہر اٹھتی محسوس ہوئی۔۔۔ فقط اتنا سوچ۔۔ کہ وہ اس کی نہیں رہی۔۔۔

بس اس کی گاڑی کار کنا تھا۔۔۔ کے کرن فوراً ہی گاڑی سے اتری۔۔۔

اس کا انتظار کرنے کی زحمت کیے بغیر۔۔۔ اپنا سامان خود ہی نکالنے لگی۔۔۔

وقاص نے بھی کوئی مدد نہ کی۔۔۔ وہ پر سکون انداز میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس حسین نوجوان کو علم تھا کے اگر مدد کرے گا تو بہت جلدی وہ آنکھوں سے اوجھل ہو جائے گی۔۔۔اور وہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔وہ اتنی جلدی آنکھوں سے اوجھل ہو۔۔۔

کرن اپنا سامان لے کر پاؤں پٹکتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

وہ حسین نوجوان آنکھوں سے اوجھل ہو جانے تک۔۔۔اسے حسرت بھری نگاہ سے تکتا رہا۔۔۔

بس کرن کا آنکھوں سے غائب ہونا تھا کہ اس کی آنکھیں بدلیں۔۔۔وہ سرخ پڑ گ ئی یں تھیں مکمل۔۔۔اس قدر سرخ کے لگے لہو ہے ان میں۔۔۔۔

سر۔۔۔ بڑے سر نے آپ کے لیے ڈنر ارینج کیا ہے۔۔۔"حماد کے اسے " اطلاع دیتے ہی اس نے ترچھی نگاہ سے اس کی جانب پلٹ کر دیکھا۔۔۔

کس کے ساتھ ہے۔۔۔یہ بھی بتادو۔۔"اس نے خاصا جھنجھلا کر پوچھا۔۔ "

"آفتاب ملک صاحب کی بڑی بیٹی کے ساتھ۔۔ "

حماد نے ڈرتے ڈرتے بتایا۔۔۔کیونکہ اسے سعید صاحب کی جانب سے سختی سے منع کیا گیا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ تھکتے نہیں ہیں میری شادی کی کوششیں کرتے کرتے ؟۔۔"وہ خاصہ جھنجھلا کر۔۔منہ بسور کر پوچھ اٹھا۔۔۔"

وہ آپ کے ڈیڈ ہیں۔۔۔آپ کا گھر بستے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔ان کا حق ہے اپنے پوتا پوتی دیکھنا۔۔۔۔"حماد نے آہستگی سے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔"

تمھیں ڈیڈ نے اپنی زبان دے کر بھیجا ہے کیا؟؟۔۔۔"حماد کی باتیں سن۔۔۔اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا۔۔۔نہایت جھنجھلا کر استفسار کیا۔۔۔"

جواباً حماد نے اپنی آنکھیں میچیں۔۔۔سامنے بیٹھے شخص کو کتنا ہی سمجھالو ۔۔اس نے شادی کے لیے تیار نہیں ہونا۔۔یہ سوچ۔۔۔اس نے موضوع

کو رفع دفع کرنا ہی مناسب سمجھا۔۔۔ورنہ پھر اسے نائٹ ڈیوٹی کرنی پڑے گی سزا کے طور پر۔۔۔۔پہلے ہی انس کیا کم گدھوں کی طرح کام لیتا تھا اس سے۔۔۔کہ اب رات کو بھی نائٹ ڈیوٹی کر کے اپنے ہاتھ پاؤں توڑے۔۔۔۔

یہ سب چھوڑو۔۔۔یہ بتاؤ کرن کا کیا حال چال ہے؟؟۔۔۔"حماد کا یہ " ٹاپک سنتے ہی موڈ بری طرح اف ہو گیا تھا۔۔۔

دنیا کی ساری عورتیں چھوڑ کر اسے ایک طلاق یافتہ ہی ملی تھی۔۔۔حماد کو پورا یقین تھا سعید صاحب نے اس رشتے کے لیے کبھی راضی نہیں ہونا۔۔۔

کچھ خاص نہیں۔۔۔وہ عدت میں ہیں تو گھر سے باہر نہیں "
نکلتیں۔۔۔ایک بار باہر نکلیں تو گولڈن انٹر ٹینمنٹ چینل کے مین آفس گئی
"تھیں۔۔۔

گولڈن انٹر ٹینمنٹ چینل۔۔یہ تو ابوذر کا ہے ناں؟؟۔۔۔"اس نے "
اندازاً پوچھا۔۔۔

"جی بالکل سر۔۔۔"

بھلا کرن ابوذر سے کیوں مل رہی ہے؟؟۔۔۔وہ تو ایک ہاؤس وائف تھی"
ناں؟؟؟۔۔"وہ ابرو اچکا کر۔۔۔کسی تفتیشی افسر ان کی طرح پوچھنے لگا۔۔۔

وہ صرف ایک ہاؤس وائف نہیں ہیں۔۔۔وہ ایک رائٹر بھی ہیں۔۔۔وہ اپنا"
"کانٹریکٹ کینسل کرنے گئی تھیں وہاں پر۔۔۔

واووو۔۔۔اتنی چھوٹی عمر میں رائٹر۔۔"انس کی آنکھیں چمکی تھیں۔۔۔"

حماد حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔پہلی بار اسے کسی لڑکی کے لیے اچھا کمنٹ
یاس کرتے دیکھا تھا۔۔۔

کینسل کیوں کرا؟؟۔۔"تجسس سے استفسار کیا۔۔۔ "

کچھ علم نہیں۔۔۔"حماد نے لاعلمی میں کندھے اچکائے۔۔۔ "

"اور کوئی خاص خبر؟؟۔۔ "

"جی۔۔۔وہ رینٹ پہ گھر ڈھونڈ رہی ہیں اپنے لیے تین کمروں کا۔۔"

وقاص نے آنا بند کیا؟؟۔۔۔"اس کی آنکھوں میں کدورت ابھری تھی "
یہ سوال کرتے وقت۔۔

"نہیں سر۔۔۔بلکہ کرن میم آج ان کے گھر ہی گئی ہوئی ہیں۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔"خاصہ اعتراض جھلکا تھا اس کے لہجے میں"

نہیں پتہ سر۔۔"حماد نے پھر لاعلمی ظاہر کی۔۔۔ "

یقین کروا گر میرا بس چلے ناں۔۔۔تو میں وقاص عباسی کے دماغ کا "
اپریشن کروں۔۔اور اس کے دماغ کے نٹ کھول کر خود چیک کروں۔۔
دماغ صحیح جگہ ہے۔۔۔کہ نہیں۔۔۔"انس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔تو
حماد بے اختیار ہی ہنس دیا۔۔۔

"مطلب عجیب پاگل آدمی ہے۔۔۔پہلے اسے طلاق دی۔۔۔اور اب اس
کے گھر کے چکر کاٹ رہا ہے۔۔۔نہ خود سکون سے رہ رہا ہے اور نہ اس بیچاری
کو رہنے دے رہا ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے شاید اسی لیے وہ نیا اپارٹمنٹ ڈھونڈ
رہی ہے۔۔۔ایک کام کرو اس کے لیے نیا اپارٹمنٹ ڈھونڈو۔۔۔اور اس
بات کا خیال رکھنا کہ اپارٹمنٹ تین منزلہ بلڈنگ پر منحصر ہو۔۔پہلی اور
تیسری منزل پہلے سے ہی فل ہو اور سیکنڈ فلور کا اپارٹمنٹ ملے کرن کو۔۔۔
اس کی ابھی طلاق ہوئی ہے زیادہ پیسے نہیں ہوں گے اس کے پاس۔۔۔اس
"لیے اپارٹمنٹ کی آدھی قیمت بتانا اسے صرف۔۔۔۔۔

اوکے سر۔۔۔کل ہی مل جائے گا انہیں۔۔۔"حماد نے پر اعتمادی سے " جواب دیا۔۔۔

"ہمم۔۔۔اور ٹیسٹ کے رزلٹ کا کیا ہوا؟؟۔۔"

"سر کل صبح تک آئی گی رپورٹ۔۔۔ "

کل صبح۔۔۔ہمم۔۔"انس کے لہجے میں ایک عجیب سی بے صبری " تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

یہ دوائی لواور اسے چیک کرواکر۔۔۔مجھے جلد سے جلد رپورٹ لاکر "
دو۔۔"اس کا عمر کے ہاتھ میں دوائی پکڑا کر کہنا ہی تھا۔۔کہ رابعہ کی آنکھیں
مارے خوف کے پھیلیں۔۔۔

کیوں سر۔۔۔آپ یہ دوائیاں کیوں چیک کروا رہے ہیں؟؟؟۔۔۔یہ تو "
میڈم کی دوائیاں تھیں ناں۔۔۔"وہ اس قدر خوفزدہ ہو گئی تھی کہ بے
ساختہ ہی پوچھ اٹھی۔۔۔

وقاص کی آنکھیں ٹوسٹ ہوئیں۔۔۔اس نے گھور کر رابعہ کی جانب دیکھا
تھا۔۔۔

اس نوجوان کی نگاہیں اس قدر خطرناک تھیں۔۔۔کہ رابعہ کو اپنی کمر پر پسینے
کی بوندیں ڈھلتی محسوس ہوئیں۔۔۔

وہ پوری کپکپا اٹھی تھی ان ڈارک و پراسرار نظروں سے۔۔۔

عمر بھی الجھ کر رابعہ کو دیکھنے لگا۔۔۔ کیا وہ لڑکی بھول گئی تھی۔۔۔ کہ کس سے سوال کرنے کی جرات کر رہی ہے۔۔۔

وہ دوائیاں کرن آج واپس بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر پٹخ کر چلی گئی تھی۔۔۔ جنہیں وقاص اٹھا کر لیب بھیج رہا تھا ٹیسٹ کرانے کے لیے۔۔۔ کیونکہ کرن بار بار بول رہی تھی کہ اس نے اور اس کی ماں نے اسے اس حال میں پہنچایا ہے۔۔۔ وہ الگ رہتی تھی۔۔ الگ کھاتی پیتی تھی۔۔۔ مہوش بیگم کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا سوائے پریگننسی کا چانس بڑھانے والی دوائیوں کے۔۔۔

سوری سر۔۔۔"اس حسین نوجوان کی تفتیشی نظریں مزید خود پر "
برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔رابعہ۔۔اس لیے معذرت کر کے۔۔۔فورا
ہی وہاں سے چلی گئی۔۔

کھڑے کیا ہو۔۔۔جلدی جاؤ اب۔۔۔"عمر کی نگاہیں ابھی بھی رابعہ پر ہی "
ٹکی تھیں۔۔۔

وہ حکم ملنے کے باوجود منجمد کھڑا ہے۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔وقاص جھنجھلا کر
دوبارہ گویا ہوا۔۔۔

"سو۔۔سوری سر۔۔۔میں ابھی جاتا ہوں۔۔۔"
وہ بھی معذرت کرتا۔۔۔تیزی سے نکل گیا تھا کمرے سے۔۔۔

نیچے آنے کے بعد رابعہ کو احساس ہوا کہ وہ وقاص کی نظروں سے اس قدر خوفزدہ ہو گئی تھی کہ جو کھانے کا پوچھنے گئی تھی۔۔وہ کام تو کیا ہی نہیں۔۔۔

مگر دوبارہ اس کے پاس جا کر پوچھنے کی ہمت نہ تھی۔۔۔اس لیے دوسری ملازمہ کو بھیجا۔۔۔اور خود تیزی سے اپنا سیل نکال کر مہوش بیگم کو انفارم کرنے کے لیے کال کرنے لگی۔۔۔

کال کنیکٹ ہی ہوئی تھی کہ اس نے تیزی سے کہا۔۔۔"بڑی میم۔۔۔ مسئلہ ہو گیا ہے۔۔۔سر۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی۔۔۔کے پیچھے سے کسی نے اس کا سیل چھینا۔۔۔

وہ ملازمین کی ہیڈ تھی شروع سے۔۔۔اس لیے کسی کی مجال نہیں تھی کہ اس کے آگے آواز بھی بلند کر سکے۔۔تو سیل چھیننا۔۔۔یہ تو بہت بڑی بات

ہو گئی تھی۔۔۔اس نے غصے سے پلٹ کر دیکھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے سانس رکی۔۔۔اپنے روبرو وقاص عباسی کو کھڑا دیکھ۔۔۔

وقاص نے کچھ نہ کہا۔۔۔بس سیل کی اسکرین ایک نگاہ دیکھی۔۔۔

دوسری جانب سے مسلسل ہیلو ہیلو کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔

مگر اس نوجوان نے کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔

رابعہ وقاص کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اپنی موت کو دیکھ رہی ہو۔۔۔

وقاص کی روب دار شخصیت اس کے پورے وجود کو لرزنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

سر میں۔۔۔میں تو بس پوچھ رہی تھی میم سے کہ۔۔۔کے کھانے میں کیا " بناؤں ان کے لیے؟؟انہوں نے بتایا تھا مجھے کہ وہ آنے والی ہیں گھر پر آپ سے ملنے۔۔۔"رابعہ نے بمشکل بہانہ بنایا۔۔۔

سر میرا سیل"۔۔۔وقاص نے اس سے ایک لفظ نہ کہا۔۔بس اس کا سیل " لے کر اپنی پاکٹ میں ڈالتا۔۔۔وہاں سے واپس مڑ کر چل دیا تھا۔۔۔

رابعہ اسے اپنا سیل لے جاتا دیکھ۔۔۔فوراہی بے بسی سے بولی۔۔۔۔

یہ تو اچھا تھا کہ وہ شروع سے ہی اپنا موبائل کلیئر رکھا کرتی تھی۔۔۔اس لیے اسے یقین تھا کہ وقاص کو کچھ نہیں ملے گا اس کے سیل میں۔۔۔

"بیٹا...ہمارا تمہارے سوااب کوئی نہیں ہے ہمیں پیسوں کی سخت ضرورت ہے۔۔۔کیا تم ہمیں کچھ پیسے دے دو گی؟؟۔۔"شمائلہ بیگم اس سے پیسے مانگنے ائیں۔۔۔تو وہ شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔

اس کے پاس خود بھی زیادہ پیسے نہیں تھے اور جو تھوڑے بہت تھے۔۔۔ انہیں اپنے ن ئے اپارٹمنٹ کے لیے رکھا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ تو فرحا کے گھر نہیں رہ سکتی تھی ناں۔۔۔

"کرن کیا کر رہی ہو؟؟۔۔۔پیسے مت دو ورنہ ہر بار تمہارے پاس ہی آجائیں گی پیسے مانگنے۔۔ان کا بھائی ہے میں نے دیکھا ہے تمہارے ابو کے انتقال کے وقت اور اچھے خاصے کھاتے پیتے لگے تھے وہ دیکھنے سے مجھے۔۔تم

ان کی ذمہ داری کیوں اٹھا رہی ہو؟؟؟۔۔۔اور یہ پیسے تو تم نے اپنے اپارٹمنٹ کے لیے رکھے تھے ناں یار۔۔۔پھر کیوں اپنی ذمہ داریاں بڑھا رہی ہو؟؟۔۔۔وہ بھی اس عورت کے لیے جس نے تمہاری ماں کا گھر بگاڑا"۔۔۔فرحا سے الماری سے پیسے نکالتا دیکھ۔۔فوراہی اس کا ہاتھ پکڑ کر ۔۔۔سمجھانے والے انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

فرحا کی بات اپنی جگہ بالکل صحیح تھی۔۔۔وہ خود کو سنبھال لے یہی بہت تھا۔۔ان دو ماں بیٹی کو کیسے سنبھال سکے گی؟؟۔۔۔اور ایک بار ذمہ داری بن جائے تو پھر زندگی بھر کے لیے بن ہی جاتی ہے۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کرن اپنی پوری جوانی ان کو کما کر کھلانے میں لگا دے اب۔۔۔۔

مگر مجھے ان کو خالی ہاتھ لوٹانا ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔میں جانتی ہوں " میرے رشتہ دار کیسے ہیں۔۔۔وہ مدد نہیں کریں گے ان کی پیسوں کے

معاملے میں۔۔ہو سکتا ہے ان کا بھائی بھی میرے رشتہ داروں جیسا ہی ہو۔۔۔تم فکر نہ کرو۔۔۔میں ان سے کہہ دوں گی۔۔کہ دوبارہ نہ آئیں۔۔"کیونکہ میرے پاس خود بھی پیسے نہیں ہیں۔۔۔

وہ دوست ہونے کے ناطے صرف مشورہ ہی دے سکتی تھی۔۔۔کیونکہ کرن پیسے دینا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

کرن نے انہیں پیسے دے دیے تھے۔۔جس کے بعد وہ اسے دعائیں دے کر۔۔۔وہاں سے چلی گئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ بسپتال سے باہر نکلا۔۔۔تو اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔۔

رپورٹ ہاتھ میں لیے وہ گاڑی میں آکر بیٹھا۔۔۔

اس کا دل خوشی سے سرشار تھا۔۔۔بس نہیں چل رہا تھا کہ پوری دنیا کو اپنی خوشی میں شریک کر لے۔۔۔

حماد نے اسے کافی سالوں بعد اتنا خوش دیکھا تھا۔۔۔

"حماد۔۔۔رشک حنا سے رابطہ کرو۔۔۔اور ان سے ناول کے لیے پورے پانچ سال کا کنٹریکٹ سائن کرواؤ۔۔۔۔۔" حماد بخوبی جانتا تھا کہ رشک حنا اور کوئی نہیں۔۔۔کرن ہی ہے۔۔۔

تواب یہ اسے اپنے ساتھ کام پر بھی رکھ رہے ہیں۔۔۔"حماد ڈرائیونگ "
کرتے۔۔۔۔زیرِلب کڑتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔

سر مجھے نہیں لگتا وہ آپ کے ساتھ ابھی کام کرنا چاہیں گی۔۔۔"حماد "
آہستگی سے گویا ہوا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔میرے سر پر سنگ نکلے ہوئے ہیں؟؟۔۔"وہ ترچھی "
نگاہوں سے حماد کو دیکھ۔۔۔ تیزی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔میرے کہنے کا مطلب تھا کہ ان کی عدت چل رہی ہے۔۔۔"
ابھی وہ کام نہیں کریں گی شاید۔۔۔۔"اس کی ترچھی نگاہوں کے خوف سے
بمشکل ہی اس نے اپنی آواز حلق سے نکالی تھی جواب دینے کے لیے۔۔۔

کام نہیں کرئے گی تو کھائے گی کہاں سے ؟؟۔۔عدت میں کمانا منع "
نہیں ہے۔۔۔اس کے پیچھے کون سا کوئی ہے جو اس بیچاری کو کما کر کھلائے
گا۔۔۔"انس تو جیسے خفا ہی ہو گیا ہو اس کی بات سن۔۔۔

معذرت سر۔۔۔میں نے سوچا نہیں تھا اس بارے میں بولنے سے "
پہلے۔"حماد نے فوراہی معذرت کی کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ انس مزید اس
پر بگڑے۔۔۔

"سر پیمنٹ لور کھنی ہے یا ہائے ؟؟؟۔۔۔ "

"ہائے۔۔۔اتنی ہائے۔۔۔کہ وہ منع نہ کر سکے۔۔۔ "
اس کے کہتے ہی حماد نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

دوسری جانب وقاص کی دوائیوں کی رپورٹ بھی آگئی تھی۔۔۔

وہ اپنے کیبن میں تھا۔۔۔جب عمر اس کے پاس رپورٹ لے کر آیا۔۔۔

سر یہ دوائیاں باڈی کے لیے بہت ہارم فل ہیں۔۔۔اس قدر زیادہ کہ بندہ " پیرالائز تک ہو سکتا ہے۔۔۔اور عورتوں کے لیے تو یہ بہت زیادہ خطرناک ہے۔۔۔خاص طور پر پریگننسی کی چاہ رکھنے والی عورتوں کے لیے۔۔۔۔اور ۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ وقاص نے اسے ہاتھ دکھا کر روکا۔۔وہ مزید نہیں سننا چاہتا تھا۔۔۔رپورٹ پڑھ چکا تھا وہ۔۔نہ صرف دوائیوں کی بلکہ کرن کی بھی۔۔۔۔وہ بخوبی واقف تھا کہ ان دوائیوں نے کیا کارنامہ انجام دے دیا ہے۔۔۔

سر چھوٹا منہ بڑی بات۔۔۔ لیکن آپ کو نہیں لگتا ہم نے بہت بڑی غلطی "
کی بڑی میڈم پر اعتبار کر کے۔۔۔ کون نہیں جانتا وہ کتنی نفرت کرتی تھی
چھوٹی میم سے۔۔۔ چونکہ وہ آپ کے دادا دادی کی پسند تھیں نہ کہ ان
کی۔۔۔ اس کے باوجود بھی ان کا شادی کے دو تین مہینوں بعد ہی چھوٹی میم
کو ڈاکٹروں کے پاس لے جانا۔۔۔ یہ تو خود ہی ایک مشکوک عمل تھا۔۔۔"
عمر خود کو روک نہیں سکا تھا یہ بات کہنے سے۔۔۔

کرن نے یہ دوائیاں ایک سال کھائی ہیں۔۔۔ تو یقیناً اس کی باڈی نارمل
نہیں رہی ہو گی۔۔۔ اور یہ خیال عمر کو تکلیف دے رہا تھا۔۔ چونکہ وہ ایک
بہت اچھی لڑکی تھی۔۔ اس نے کبھی بھی اسے ملازم کی طرح ٹریٹ نہیں
کیا۔۔۔ ہمیشہ بہت عزت سے بات کی۔۔۔

عمر کی بات سنتے ہی وقاص کے ہونٹوں کے کناروں پر ایک دل جلی وہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔جو ایک لمحے بعد ہی غائب ہو گئی تھی۔۔۔

شاید ماں کی محبت چیز ہی ایسی ہے۔۔۔کہ اس کی چاہ میں انسان آنکھوں دیکھی مکھی نگل لیتا ہے۔۔۔

اس کے ذہن وگمان میں بھی کبھی نہ گزرا تھا۔۔۔کہ اپنی ماں کی محبت کی چاہ میں وہ اپنی بیوی کو بھی کھو دے گا ایک دن۔۔۔ورنہ یقیناوہ کرن کو کبھی ان کے ساتھ جانے نہ دیتا۔۔۔

تو میں پھر انڈر سٹیمیٹ کر گیا ہوں انہیں۔۔۔وہ مجھ سے چھین کے اپنے " لاڈلے جبران کو نہیں دے رہی تھیں۔۔۔وہ تو دونوں کی زندگی سے ایک

ساتھ نکال رہی تھی اسے۔۔۔"عمر کے وہاں سے جاتے ہی کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

وہ کچھ لمحے رپورٹ کو افسردگی اور رنجیدگی سے تکتا رہا۔۔۔

اس کے اندازے سے کہیں زیادہ خطرناک اور شاطر نکل کر آئی تھی اس کی ماں۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔اپنا سر زور سے پیچھے سیٹ سے دے مارا۔۔۔جیسے خود کو سزا دی ہو ان پر یقین کرنے کی۔۔۔پھر آنکھیں موند کر زیر لب شدید پچھتاوے کے ساتھ بڑبڑایا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تھوڑی شرم کر لو۔۔۔پبلک پلیس ہے یہ۔۔۔"وہ دونوں ابھی ہسپتال "
سے نکلے تھے۔۔۔فرحا نے صبح سے کیونکہ کچھ نہیں کھایا تھا اس لیے حسن
اسے پاس کے ریسٹورنٹ میں لے آیا تھا کھانا کھلانے۔۔۔

ان دونوں نے برگر آرڈر کیا تھا۔۔۔۔

برگر سرف ہوا۔۔۔

وہ کھانا شروع کرتے اس سے پہلے ہی فرحا کی آنکھوں میں اچانک ہی
مرچیں لگ گئیں۔۔۔

کیونکہ اس کی آنکھیں کھل نہیں رہی تھیں۔۔۔اس لیے حسن قریب آکر آہستگی سے اس کی آنکھوں پر پھونک مارنے لگا۔۔۔

حسن اس کے بہت قریب آگیا تھا۔۔۔ مگر فرحا کو اس بات کا ذرا بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔وہ تو صرف اپنی آنکھوں پر فوکس کر رہی تھی۔۔۔ جس میں آگ سی لگی ہوئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں کچھ چلا تو نہیں گیا۔۔۔یہ سوچ۔۔۔ جیسے ہی حسن نے اس خوبصورت لڑکی کی ٹھوڑی پکڑی۔۔۔ویسے ہی پیچھے سے ایک رعب دار و غصیلی آواز آئی۔۔۔

اچانک آنے والی آواز پر فرحا نے چونک کر پیچھے دیکھا تھا وہ بھی بمشکل الٹی آنکھ کھول کر۔۔۔اور اس کے ساتھ ساتھ حسن نے بھی۔۔۔

کیاہواہے فرحا؟؟۔۔"اس لڑکی کی لال ہوتی آنکھیں دیکھ۔۔۔معاویہ "
نے فوراہی فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔

پتہ نہیں۔۔۔۔شاید آنکھوں میں کچھ چلا گیاہے"ابوذر کی بات کو مکمل "
نظر انداز کر۔۔۔اس نے معاویہ کو بن دیکھے۔۔۔۔اپنی آنکھ انگلی سے
رگڑتے۔۔۔۔جواب دیا۔۔۔

معاویہ وابوذر۔۔۔دونوں کی ہی آواز باآسانی پہچان سکتی تھی وہ۔۔۔۔

او۔۔۔مجھے دکھاؤ۔۔۔میں دیکھوں۔۔۔"معاویہ کہتے ہوئے۔۔۔فوراہی"
اس کے خوبصورت،دودھ سے سفید چہرے پر جھکا۔۔۔

وہ اتنا جھکا کہ ابوذر نے دیکھا کہ اس کے ہونٹ فرحا کے پتلے سرخ ہونٹوں سے صرف ہلکے سے فاصلے پر رہ گئے ہیں۔۔۔

مانا معاویہ نے اس نزدیکی کو محسوس نہ کیا۔۔۔مگر باقی دو نے باخوبی کیا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔تو کوئی ڈاکٹر ہے؟؟۔۔۔"ابوذر نے اگلے ہی لمحے معاویہ کا " ہاتھ پکڑ کر اسے واپس اپنی جانب کھینچ۔۔۔فرحا سے دور کیا۔۔۔پھر فرحا کی جانب مخاطب ہو کر سختی سے گویا ہوا۔۔۔"اور تم۔۔۔اٹھو۔۔۔واش روم میں بیسن لگا ہے۔۔وہاں جا کے آنکھیں دھو کر آؤ۔۔۔خود ہی ٹھیک ہو "جائیں گی۔۔۔

فرحا کو بھی اس کا سجیشن بالکل ٹھیک لگا۔۔اس لیے وہ فورا ہی اپنی جگہ سے اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھی۔۔۔بغیر مزید کوئی بحث کیے۔۔۔

میں ساتھ چلتا ہوں۔۔۔ کہیں کسی چیز سے نہ ٹکرا جائیں آپ۔۔۔" حسن "
دیکھ سکتا تھا کہ اس بیچاری کی آنکھوں میں اس قدر مرچیں لگی ہوئی ہیں کہ وہ
ٹھیک طرح آنکھ بھی نہیں کھول پا رہی۔۔۔ تو وہ واش روم تک کیسے جائے گی
اکیلے؟؟۔۔۔ یہ سوچ۔۔۔ وہ فکر مند ہو کر۔۔ تیزی سے کھڑا ہوا اس کے
ساتھ چلنے کے لیے۔۔۔

تم بیٹھے رہو۔۔۔ میں چھوڑ آتا ہوں۔۔" اس سے پہلے کہ حسن ایک قدم "
بھی آگے بڑھتا۔۔۔ ابوذر پہلے ہی پہنچ گیا تھا فرحا کے پاس۔۔۔

اس کا ہاتھ سختی سے پکڑ کر۔۔۔ فوراً ہی اسے واش روم کی جانب لے کر بڑھ
گیا۔۔

اس کا انداز پکڑنے کا کچھ یوں تھا جیسے بہت بیزاریت کے ساتھ کر رہا ہے اس کی مدد۔۔۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ جو لوگ خوشی خوشی کرنے کے لیے تیار کھڑے تھے۔۔۔ وہ انہیں بھی کرنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔ فرحا یہی سوچ دل ہی دل کڑنے لگی۔۔۔ مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔

اگر اسے مدد کی ضرورت نہ ہوتی۔۔۔ تو یقیناً اسے کبھی اپنا ہاتھ نہ چھونے دیتی۔۔۔

وہ جیسے ہی منہ ہاتھ دھو کر باہر نکلی۔۔۔

ابوذر نے فوراً ہی اس کی کلائی دوبارہ تھام لی اور اسے ٹیبل کی جانب لے جانے لگا۔۔۔

اسکیوزمی۔۔۔مجھے نظر آرہاہے اب "اس لڑکی نے خاصا جتا کر دانت پیستے "
ہوئے کہا۔۔۔اور پھر اس کا ہاتھ شدید جھنجھلا کر۔۔بیزاریت سے جھٹکتی
۔۔۔ٹیبل کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

ابوذر نے ایک لمحے اپنا خالی ہاتھ دیکھا جس پر ابھی بھی اس لڑکی کا نرم لمس
موجود تھا۔۔۔پھر نہایت جھنجھلا کر اپنی پاکٹ سے رومال نکالا۔۔۔اور اپنے
اس ہاتھ کو اس طرح رگڑ کے صاف کیا۔۔۔جیسے نہ جانے کتنا گندا ہو گیا
ہو۔۔

معاویہ سے فرحا کی دوستی صرف کرن کی وجہ سے تھی۔۔۔وہ اتنے کلوز
فرینڈز نہیں تھے کہ ایک ساتھ بیٹھ کر ٹیبل پہ کھانا کھائیں۔۔۔لیکن جب وہ

واپس آئی۔۔۔تو معاویہ و حسن ایک ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے میں مشغول نظر آئے۔۔۔

وہ خاموشی سے آکر سامنے کی جانب بیٹھ گئی تھی۔۔۔ایک منٹ ہی گزرا تھا ۔۔۔کہ ابوذر اس کے برابر میں آکر بیٹھا۔۔۔

اس حسین لڑکی نے چونک کر ابوذر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مگر مقابل ایسے نظر انداز کر گیا جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔۔۔

حسن کیا ہم جگہ ایکسچینج کر سکتے ہیں۔میں یہاں کمفرٹیبل نہیں ہوں۔۔۔"""
اس نے کوئی خاص وجہ بیان نہ کی اپنے کمفرٹیبل نہ ہونے کی۔۔۔

جس کی وجہ سے معاویہ بے ساختہ ہی ابوذر کو دیکھنے لگا۔۔۔ حسن کی نگاہ بھی ابوذر پر ہی ٹک گئی تھی۔۔۔

یہ پہلی بار ہی تھا جب کوئی لڑکی ابوذر سے انکمفرٹیبل فیل کر رہی ہو۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔ تمہاری سیٹ پر کانٹے لگے ہیں؟؟۔۔ یا میں تمہیں نوچ رہا" ہوں؟؟۔۔۔" وہ دیکھ سکتا تھا کہ معاویہ و حسن اسے کس طرح مشکوک نگاہوں سے تک رہے ہیں۔۔۔

فرحا کا اس کی نزدیکی کے سبب ان کمفرٹیبل ہو کر چیئر سے اٹھنا۔۔۔ یقیناً اس کے لیے تذلیل کا طمانچہ تھا۔۔۔

وہ حسین لڑکی ابھی کھڑی ہی ہو رہی تھی اپنی چیئر سے۔۔۔کہ ابوذر گردن ہلکی سی ٹیڑھی کر۔۔۔اس کی جانب مخاطب ہو کر۔۔۔ تیکھے لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

اسکیوزمی؟؟۔۔۔"فرحا کو اس نوجوان سے اس قدر تیز زبان کی توقع نہ " تھی۔۔۔

شرم تو جیسے چھو کر نہ گزری ہو اس شخص کو۔۔۔اس کی پوری زندگی تباہ کرنے کے بعد بھی کس قدر ٹھاٹ سے اس کے برابر میں بیٹھ کر اسے ہی طنز کر رہا تھا۔۔۔۔

تم یہ سب صرف میری اٹینشن پانی کے لیے کر رہی ہو ناں؟؟۔۔۔" " ابوذر نہایت مطمئن انداز میں اپنی چیئر سے کھڑا ہوتا۔۔ایک ہاتھ پاکٹ میں

ڈال کر۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔ تحمل سے۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے استفسار کرنے لگا۔۔۔

اس دل جلا دینے والے نوجوان کا لہجہ اس قدر پر اعتماد تھا کہ کوئی بھی سنتا تو یہ سمجھتا کہ واقعی وہ لڑکی اس کی توجہ حاصل کرنے کے لیے یہ سب کر رہی ہے۔۔۔۔

ہاں؟؟۔۔۔"فرحا کو تو یقین نہ آیا کوئی اتنا بھی بے شرم ہو سکتا ہے۔۔۔"

ابوذر۔۔۔"معاویہ فوراً ہی گھور کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔"

اگر ایک لڑکی اس کے ساتھ کمفرٹیبل نہیں ہے تو ہٹ جائے وہاں سے۔۔ خواہ مخواہ لڑائی کیوں شروع کر رہا تھا۔۔۔ پھر وہ کب سے لڑکیوں سے لڑنے لگا؟؟؟؟۔۔۔

اس کی ہنس مکھ و خوش اخلاق سی شخصیت کہیں غائب ہو گئی تھی مانو۔۔۔ وہ فرحا سے بہت روڈلی بیہیو کر رہا تھا۔۔۔۔

اپنے باپ داداؤں کی جائیداد پر اترانے والوں سے اٹینشن لینے کا مجھے کوئی " شوق نہیں ہے مسٹر ابوذر۔۔۔" وہ پینک نہیں ہوئی۔۔ اس کا لہجہ ٹھنڈی ہوا کی مانند تھا۔۔ اسی کی طرح بالکل نارمل۔۔۔ مگر جواب۔۔۔ جواب نہایت کرارا دیا تھا۔۔۔ اس قدر کرارا و تیکھا۔۔۔ کہ ابوذر کے سر تا پاوں مرچیں لگ گئی تھیں۔۔۔

فلحال مجھے آپ کے ساتھ نہیں بیٹھنا۔۔۔تو مطلب نہیں بیٹھنا "
۔۔۔فورس تو نہیں کریں گے ناں آپ مجھے ؟؟۔۔۔"اگلا جملہ اس نے
دونوں ہاتھ سینے پر فولڈ کر۔۔۔پر اعتماد انداز و شہد سی میٹھی زبان کے
ساتھ۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

یقینا یہ طنز تھا۔۔۔بہت گہرا طنز۔۔۔جسے صرف ابوذر ہی سمجھ سکتا تھا۔۔۔

یہ فورس کا لفظ ایک گالی کی مانند تھا اس کے لیے۔۔۔۔جو ڈائریکٹ جا کر
اس کے دماغ کو لگا۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپی ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے۔۔۔ویسے بھی کل آپ کا "
آپریشن ہے۔۔۔آپ کو اتنا بھاری کھانا نہیں کھانا چاہیے۔۔۔گھر چلیں
"۔۔۔میں امی سے سوپ بنوا دوں گا آپ کے لیے۔۔۔

ابوذر ابھی جوابی کاروائی کرتا اس سے قبل ہی حسن تیزی سے بولا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا لڑائی مزید بڑھے۔۔۔وہ لوگ دکھنے سے ہی امیر نظر آرہے تھے۔۔۔امیروں سے لڑنا کسی صورت انہیں فائدہ نہیں دے سکتا۔۔۔اور وہ یہ بات بہت کم عمری میں ہی سمجھ سکتا تھا۔۔۔

حسن ابوذر کے سامنے ہی فرحا کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔اسے باہر کی جانب لے گیا ۔۔۔

"ابوذر۔۔۔تو ٹھیک تو ہے ناں؟؟۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔۔"وہ ابرو اچکا کر حیرت سے معاویہ کو دیکھ پوچھنے لگا۔۔۔"

بس تیرا بیہیویئر تھوڑا الگ لگا آج۔۔۔تو لڑکیوں سے اس طرح بات " نہیں کرتا۔۔۔" معاویہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکا تھا اسے ٹوکنے سے۔۔۔

"چھوڑ نا یار۔۔۔ کہیں اور چل کر کھاتے ہیں "
ابوذر نے اگلے ہی لمحے۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔تو نے ہی تو کہا تھا کے تجھے یہاں کا برگر بہت پسند ہے۔۔" "
معاویہ الجھ کر اسی کی کہی بات۔۔۔اسے یاد دلانے لگا۔۔۔

میں نے کہا؟؟؟۔۔۔ تیرے کان بج رہے ہیں۔۔۔" وہ تو مکمل اپنی بات "
سے پھر چکا تھا۔۔۔

مسکراتے ہوئے کہتا۔۔۔وہ باہر نکل گیا۔۔۔جبکہ معاویہ اس کی پشت تکتا رہا۔۔۔۔

وہ کوئی بے وقوف نہیں تھا۔۔۔۔ابوذر کے بدلے رویے کو وہ باسانی محسوس کر سکتا تھا۔۔۔ مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

شفٹنگ شروع ہوئی؟؟۔۔"انس کے پوچھتے ہی حماد نے ڈرائیونگ " کرتے ہوئے۔۔بیک ویو مرر سے۔۔۔الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"کس چیز کی سر؟؟۔۔۔ "

کرن کی اور کس کی۔۔" وہ خاصا جھنجھلا کر بولا۔۔۔ "

ڈونٹ سے کہ تم نے ابھی تک اسے فلیٹ دلایا ہی نہیں ہے۔۔۔"انس کا"
اگلے ہی لمحے چہرہ سرخ ہوا تھا مارے غصے کے۔۔

سر۔۔۔ہمارے بندے نے تو انہیں اپارٹمنٹ شو کرایا تھا مگر انہوں نے ہی"
"منع کر دیا۔۔۔

"مگر کیوں؟؟۔۔۔کل تک تو وہ اپارٹمنٹ ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔۔۔ "

سر اس بارے میں کوئی علم نہیں۔۔۔انہوں نے بس فون کر کے ایجنٹ کو "
"منع کر دیا ابھی اپارٹمنٹ ڈھونڈنے سے۔۔۔

اوکے۔۔۔"انس کچھ سوچتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔"

حماد نے محسوس کیا۔۔۔انس بہت سنجیدہ ہے کرن کو لے کر۔۔۔۔

"وقاص عباسی ابھی تک اس لڑکی کا پیچھا نہیں چھوڑ رہا ہے یہ جاننے کے باوجود سر اتنا سیریس کیوں ہو گئے ہیں اسے لے کر؟؟۔۔۔دنیا کی ساری عورتیں مر گئی ہیں کیا؟؟۔۔"حماد اپنی پیشانی مسلتے ہوئے۔۔دل ہی دل کڑنے لگا۔۔۔

"میری میٹنگ فکس کرو رشک حنا کے ساتھ۔۔۔"انس کے کہتے ہی ۔۔۔۔حماد حیرانگی سے اس کی جانب مڑا۔۔۔

کیوں بھری جوانی میں مروانے پہ تل گئے ہو مجھے؟؟۔۔آگے دیکھو "
فورا۔۔۔ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی ہے میری"۔۔۔اپنی استینوں کو فولڈ
کرتے۔۔۔دنیا جہاں کی معصومیت چہرہ پر سجائے کہا۔۔۔تو حیرانگی کے عالم
میں حماد کے ہونٹ گول ہوئے۔۔۔اور وہ تیزی سے اگے کی جانب واپس
مڑا۔۔۔

ہر وقت شادی سے بھاگنے والا اچانک اپنی شادی کی فکر کرتا دکھائی
دے۔۔تو اسے تو حیران ہونا ہی تھا۔۔۔

سوری سر۔۔۔لیکن اگر ابھی آپ ان سے کوئی میٹنگ کریں گے تو وقاص"
عباسی کو پتہ چل جائے گا۔۔۔مس کرن کے پیچھے دو باڈی گارڈز لگا دیے ہیں
انہوں نے۔۔اسی وجہ سے ہم بھی کافی دور ہو کر ان پر نظر رکھ رہے
ہیں۔۔۔"حماد کی بات سن۔۔۔وہ خاصہ حیران ہوا۔۔۔

وہ دو باڈی گارڈز لگائے یاد س۔۔۔کرن کو مجھ سے ملنے سے نہیں روک"
سکتا۔۔"اس کے لہجے میں پر اعتمادی تھی اور چہرے پر پر اسرار سی
مسکراہٹ۔۔۔

"پیپرز تیار ہیں؟؟۔۔۔ "

"جی سر۔۔"

تو گاڑی کرن کے اپارٹمنٹ کی جانب لو۔۔نیک کام میں دیری کیسی۔"وہ"
تیزی سے گویا ہوا۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد وہ کرن کے اپارٹمنٹ کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔حماد نے آہستگی سے دروازہ ناک کیا۔۔۔

آپ؟؟۔۔"کرن انس کو اچانک اپنے دروازے پہ کھڑا دیکھ۔۔۔حیران" ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

ڈونٹ سے کہ رشک حنا آپ ہیں۔۔۔"انس نے اپنی آواز میں اس قدر " حیرانگی ظاہر کی۔۔۔کہ حماد بھی اسے دیکھے بغیر رہ نہ سکا۔۔۔اتنی زبردست ایکٹنگ۔۔۔

جی۔۔میں ہی ہوں۔۔۔"کرن نے اس کی آواز کی حیرت کو محسوس کر۔۔" آہستگی سے جواب دیا۔۔۔

وہ رشک حنا کو ڈھونڈتے ہوئے آیا تھا کرن کو نہیں۔۔۔اس لیے اس کا آنا اب کرن کو برا نہ لگا۔۔۔

بلکہ اس کی آنکھوں اور آواز میں حیرت جھلکتی دیکھ۔۔کرن کو لگا کہ اسے شاکڈ لگا ہے کہ رشک حنا وہ نکل کر آئی ہے۔۔۔۔

وہ ایک بزنس مین اور وقاص کا کمپیٹیٹر تھا۔۔۔یہ بات کرن بخوبی جانتی تھی۔۔۔کیونکہ معاویہ نے اسے خبردار کیا تھا اس متعلق۔۔۔لیکن وہ وقاص کی بیوی نہیں تھی اب۔۔۔اس لیے اس کی ذات سے انس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا یہ سوچ۔۔۔اس نے خاص اہمیت نہ دی۔۔۔

" اندر چل کر بات کریں؟؟۔۔دروازے پر کھڑے ہو کر بات کرنا ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔"انس نے لچکدار انداز میں کہا۔۔۔

سوری۔۔۔ مگر میں عدت میں ہوں اور گھر میں کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔"
کرن نے نظر جھکائے۔۔۔آہستگی سے جواب میں انکار کیا۔۔۔

اسے پیسوں کی سخت ضرورت تھی ایسے میں انس کا رشک حنا کو ڈھونڈتے ہوئے آنا اس کے لیے کسی رحمت سے کم نہ تھا۔۔۔

پہلے اس کے پاس اتنے پیسے تھے کہ وہ ایک سستے علاقے میں اپنا خود کا اپارٹمنٹ لے سکے۔۔۔ لیکن شمائلہ بیگم اپنا رونا رو رو کر اس کے سارے پیسے لے گئی تھیں ایک ہفتے کے اندر اندر۔۔۔اب اس بیچاری کے پاس اپنے خود کے کھانے کے پیسے نہیں بچے تھے۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے لیے کام ڈھونڈنے گھر سے باہر نکلنے کا سوچ رہی تھی۔۔اس سے پہلے کہ وہ جگہ جگہ خوار ہوتی نوکری کے چکر میں۔۔۔انس رحمت کی طرح اس کے دروازے پر خود آن پہنچا تھا۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔

وہ میٹنگ میں تھا جب اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

کال کرن کے باڈی گارڈ کی تھی۔۔۔اس لیے اس نے کال ریسیو کرنا ضروری سمجھا۔۔وہ میٹنگ چھوڑ کر باہر آگیا تھا۔۔۔

"ہیلو سر۔۔۔"

کال کرنے کی وجہ ؟؟۔۔"سخت لہجے میں استفسار کیا۔۔۔"

سر۔۔۔ مشہور بزنس مین سعید صاحب کے بیٹے انس سعید میم سے ملنے" آئے ہوئے ہیں۔۔۔"بس یہ جملہ سننا تھا کہ وقاص کے دماغ کی رگیں ابھریں۔۔۔

کیوں ؟؟۔۔۔"شدید احتجاج و غصہ بھر آیا تھا اس کے لہجے میں۔۔۔"

اسے اچھے سے یاد تھا کہ انس کرن کے والد کے انتقال میں بھی آیا تھا۔۔۔ مگر کیوں ؟؟۔۔۔

کرن کی عدت کے دوران انس کا اس کے گھر جانا۔۔۔وقاص کو خطرے کی گھنٹی معلوم ہوا۔۔۔وہ اپنی ضروری میٹنگ ادھوری چھوڑ کر ہی چل دیا تھا۔۔۔

مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ رشک حنا آپ نکلیں گی۔۔۔بہت خوشی" ہوئی یہ دیکھ کر۔۔۔میں نے آپ کے ناولز کی بہت تعریف سنی ہے یوٹیوب پر۔۔۔اس لیے میں آپ کو پرسنلی ڈرامہ آفر کرنے آیا تھا۔۔۔کیا میرے ساتھ کام کرنا چاہیں گی آپ۔۔دیکھیں میرا چینل ابھی نیا نیا ہے۔۔۔اور میں نئے آئیڈیاز کو ہی پروموٹ کرنا چاہتا ہوں اس لیے میں آپ کے لیے خاص آیا ہوں یہاں پر۔۔۔مجھے امید ہے آپ میری آفر ریجیکٹ نہیں کریں گی۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے حماد کو اشارہ کیا۔۔۔

حماد نے اس کے آگے پیپرز بڑھا دیے۔۔۔

وہ دونوں دروازے پہ ہی کھڑے ہو کر بات کر رہے تھے۔۔۔

کرن مکمل کالی چادر میں لپٹی ہوئی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر ماسک تھا

۔۔۔

وہ دروازے پر بغیر چادر کے اب نہیں آیا کرتی تھی۔۔۔

میں آپ کو کل تک جواب دوں۔۔۔"وہ جلد بازی میں سائن نہیں کرنا "
چاہتی تھی۔۔۔مانا اسے ضرورت تھی۔۔ لیکن وہ سوچ سمجھ کر سب سے
مشورہ کرنے کے بعد ہی فیصلہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے اس نے کل تک
کا وقت مانگا۔۔۔

جی بالکل۔۔۔کوئی پریشر نہیں۔۔۔آپ آرام سے سوچ سمجھ کر فیصلہ " کریں۔۔۔"اس نے مسکرا کا جواب دیا۔۔۔

اس کی مسکراہٹ بہت پر سکون کر دینے والی تھی۔۔۔

کرن کو اچھا لگا تھا اس کا بیہیویئر۔۔۔خاص طور پر اس کا مسکرا مسکرا کر بات کرنا۔۔۔اسے عزت دینا۔۔۔۔

انس بھی تو کتنا بڑا بزنس مین تھا۔۔۔بالکل وقاص کے برابر۔۔۔مگر اس شخص میں ذرا بھی غرور نہیں تھا۔۔۔۔خاندانی رئیس ہونے کے باوجود کوئی اکڑ نہیں۔۔۔

وہ نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر اس کا دل وقاص سے انس کا موازنہ کرنے لگا۔۔۔

انس اسے سوچنے کا وقت دے کر۔۔۔ وہاں سے چل دیا۔۔۔

واپسی پر ابھی وہ گاڑی میں بیٹھتا۔۔۔ اس سے قبل ہی۔۔ اس کی گاڑی کے پیچھے لیمبورو گھینی آکر رکی۔۔۔۔

انس واقف تھا کے وہ وقاص کی ہے۔۔۔

وہ اس کی سوچ سے زیادہ فاسٹ نکلا ہے۔۔۔ یہ دیکھ۔۔۔۔ انس کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی ی۔۔۔

یہاں کیسے ؟؟۔۔۔" وہ خوبرو نوجوان گاڑی سے اترا تو اس کی گوری رنگت " پر کالا دھوپ کا چشمہ الگ ہی چمکا۔۔۔۔

اس کی ہری لال نسیں دھوپ میں مزید نمایا تھیں۔۔۔

ڈارک بلو رنگ کی شرٹ پر بلیک کوٹ اس کی شخصیت کو الگ ہی ابھارتا معلوم ہوا۔۔۔ وہ اپنے شاہانہ انداز میں چلتا ہوا اس کی جانب آیا۔۔۔۔

دانت پیستے ہوئے۔۔ نہایت سخت لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

کیوں ؟؟۔۔۔ میرا آنا منع ہے یہاں ؟؟۔۔۔" وہ نہیں ڈرا۔۔۔ اس کی " آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔۔ وقاص کو وہ چیلنج دیتی معلوم ہوئی یں۔۔۔

انس بزنس کی لڑائی ی بزنس تک رکھ۔۔۔میں دوبارا نہیں سمجھاؤں"
گا۔۔۔۔۔"اس کی گہری آنکھیں قیامت برپا کر رہی تھیں اپنے دشمن
پر۔۔۔جیسے چیر کر رکھ دے گا اسے۔۔۔

یہ خیال تب نہیں آیا۔۔۔جب میری بہن کو شادی شدی ہونے کے باوجود"
پھنسانے کی سوچ رہے تھے۔۔۔؟؟؟"اس کا لہجہ چبھتا ہوا سہ معلوم ہوا
مقابل کو۔۔۔۔طنز بھی تھا مگر چبھن بہت زیادہ تھی۔۔جیسے دل میں لیے
بیٹھا ہوا ابھی تک۔۔۔۔

میں عورتوں کے کندھے پر چڑھ کر کامیابی پانے والوں میں سے نہیں "
ہوں۔۔۔اس لیے اپنی سوچ کا چھوٹا دائرہ اپنے تک ہی محدود رکھو تو بہتر
"ہے۔۔۔

ڈنر کی رات پری سے باتیں کرتے وقت اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی
۔۔ جس سے پری کو غلط فہمی ہو کہ وہ اس میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔ وہ صرف
بزنس کی باتیں کر رہے تھے۔۔۔ اور بزنس کی باتوں میں وہ سے اپنے شادی
شدہ ہونے کا کیوں بتاتا بھلا؟؟۔۔۔ پھر اس کی کرن سے شادی کون سا چھپی
ہوئی تھی؟؟۔۔۔ پوری دنیا جانتی تھی اس متعلق۔۔

اس وجیہہ مرد نے پلٹ کر منہ توڑ جواب دیا تھا۔۔۔

" میری سوچ کا دائرہ چاہے کتنا ہی محدود صحیح۔۔۔۔ مگر میں اتنا شور ہوں کہ
میں اپنی بیوی کو عزت ضرور دوں گا۔۔۔ تمہاری طرح نہیں کہ شوپیز بنا کر
سجا دیا گھر میں۔۔ حتی کہ بچہ پیدا کرنے کی بھی اجازت نہیں دی۔۔۔۔"
مقابل نے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا۔۔۔ ذلیل کرنے کی نیت سے۔۔۔

انس کا آخری جملہ مانا اس کے دل کو جا کے لگا تھا۔۔۔ مگر اس نے چہرے پہ ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔۔

اس کے نزدیک یہ کرن کی غلطی تھی جو ہرایرا غیرا آج اس کے منہ کو آرہا تھا۔۔۔ اگر اس لڑکی کو لڑنا ہی تھا تو بند کمرے میں لڑتی اس طرح لوگوں کے سامنے لڑنے کی کیا ضرورت تھی؟؟۔۔ خاص طور پر ان لوگوں کے سامنے جنہوں نے بعد میں صرف فائدہ اٹھانا تھا ان کی سچویشن کا۔۔۔

انس سعید تم ہو کون؟؟۔۔۔ اور کس نے اجازت دی تمہیں میرے" پرسنل آفیئرز میں بولنے کی؟؟۔۔ "چشمہ ایک ادا سے اتار کر۔۔۔ آنکھیں چھوٹی کر۔۔۔ بغور اس کی جانب دیکھتے۔۔۔ انجان و ٹھنڈے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

یقیناوہ اسے اس کی اوقات یاد دلا رہا تھا۔۔۔

غصے کی شدت سے انس نے اپنی مٹھیاں بھینچیں۔۔۔

اس کا ٹھنڈا لہجہ انس پر برف کے پانی کی مانند گرا۔۔۔جو اس کے پورے جسم کو سرد کر گیا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ مسکرا دیا۔۔۔اس کی مسکراہٹ بہت پراسراریت بھری تھی۔۔۔

بہت جلد وقاص عباسی تم جان لوگے۔۔۔کہ میں کون ہوں۔۔۔بس " ویٹ اینڈ واچ۔۔" مغرور لہجے میں کہتا۔۔۔وہ مسکرا کر گاڑی میں بیٹھ گیا

۔۔۔۔۔

وقاص سمجھ گیا تھا انس اس کی بیوی کا استعمال کرنے کی سوچ رہا ہے۔۔۔۔
وہ اب گندے کھیلوں پر اتر آیا ہے۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ پڑئیں۔۔۔۔۔

وہ فوراہی لفٹ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

انس کو روکنا آسان نہیں تھا۔۔۔ مگر وہ کرن کو ضرور روک سکتا تھا۔۔۔اور
وہ یہی کرنے جارہا تھا۔۔۔

دروازہ نوک ہوا۔۔تو کرن کو لگا فرحا آئی ہو گی۔۔۔کیونکہ ابھی تک وہ
ہسپتال سے لوٹی نہیں تھی۔۔۔

چادر اوڑھتی ہوئی۔۔دروازہ کھولنے آئی۔۔۔اس کی نگاہ سب سے پہلے لمبے لمبے سیکسی پاؤں اور برانڈڈ جوتوں پر گئی۔۔۔

اس نے فوراہی نگا اٹھا کر اوپر کی جانب دیکھا۔۔۔

وقاص؟؟۔۔۔"اب وہ یہاں کیا لینے آیا ہے۔وہ یہی سوچ الجھی۔۔۔"

انس یہاں کیوں آیا تھا؟؟۔۔۔"اس نے دروازے پر کھڑے ہو کر۔۔" سختی سے سوال کیا۔۔۔

کیا مطلب تھا اس کے سوال کا؟؟۔۔اور وہ کس حق سے اس سے یہ سوال کر رہا تھا؟؟۔۔۔

مسٹر وقاص میں آپ کے کسی سوال کی جواب دہ نہیں ہوں اب۔۔۔" وہ " خاصہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔ایک ایک لفظ جتا جتا کر گویا ہوئی۔۔۔ساتھ ساتھ دروازہ بھی بند کرنے لگی۔۔۔وہ بھی اس کے منہ پر۔۔۔۔

وقاص نے فوراہی اپنے ہاتھوں سے پوری طاقت لگا کر دروازہ روکا۔۔۔ دوسری جانب کرن بھی بھرپور کوشش کر رہی تھی دروازہ بند کر دینے کی۔۔۔

دونوں جانب سے طاقت لگ رہی تھی۔۔۔مگر چونکہ وقاص مرد تھا۔۔۔ اوراس کی طاقت زیادہ تھی کرن کے مقابلے۔۔۔اس لیے وہ نازک لڑکی زیادہ دیر اسے روک نہ سکی۔۔۔اور وقاص دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔۔۔۔

وقاص عباسی یہ کیا بدتمیزی ہے؟؟؟۔۔" وہ تیزی سے اس کے روبرو آ "
کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔

میں تو شرافت سے دروازے پر ہی کھڑا تھا۔۔وہ تم ہو۔۔۔جس نے مجھے "
فورس کیا کہ میں اندر آوں۔۔۔"اس نے سارا ملبہ کرن کے سر پر ہی ڈال دیا
تھا۔۔۔

وہ لڑکی اسے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ تکنے لگی۔۔۔مگر اس کی خار
بھری نظروں کو مکمل نظر انداز کر۔۔۔وہ سامنے صوفے پر جا کے شہانہ انداز
میں بیٹھ گیا۔۔۔

مانا وہ گھر چھوٹا سہ تھا۔۔۔ مگر اس لاونج میں اسے کرن کی خوشبو محسوس ہوئی۔۔۔ وہ خوشبو جسے وہ بہت مس کرنے لگا تھا اب۔۔۔ جس کے بغیر اسے نیند نہیں آتی تھی۔۔۔ وہ خوشبو اب اِس اپارٹمنٹ میں تھی۔۔۔ اسے محسوس کر۔۔۔ وہ پر سکون انداز میں اپنا سر صوفے سے ٹکاتا۔۔۔ ایک دو لمحوں کے لیے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

کاش وہ اس خوشبو کو قید کر سکتا۔۔۔ وہ ابھی یہی سوچ رہا تھا جب کرن کی غصیلی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

"وقاص عباسی اپنی نہیں تو دوسرے کی عزت کا خیال کرو۔۔۔ لوگ باتیں بنائیں گے اگر انہوں نے تمھیں میرے گھر سے نکلتے دیکھا تو۔۔۔"

یہ خیال تب نہیں آیا جب انس سے ملیں؟؟۔۔۔"وہ نروٹھے لہجے میں "
کہتا۔۔۔سیدھا ہو کر بیٹھا۔

وہ باہر کھڑا ہوا تھا۔۔۔گھر میں نہیں آنے دیا تھا میں نے اسے بھی۔۔۔" "
کرن جتاتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

اس کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا غصے کی شدت سے۔۔۔آخر یہ شخص کیوں اس کا
پیچھا نہیں چھوڑ رہا۔۔۔

پہلی بار کوئی عقلمندی کا کام کیا ہے تم نے۔۔۔شاباش۔۔۔لیکن صرف "
اسے گھر میں ہی نہیں۔۔۔اپنی زندگی میں آنے سے بھی روکو۔۔۔"اس کا
انداز حاکمانہ تھا جو مقابل حسینہ کو شدید ناگوار گزرا۔۔۔

وقاص عباسی تم اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھتے؟؟؟۔۔۔کیوں خواہ"
مخواہ میری زندگی میں پھر سے گھسنے کی کوشش کر رہے ہو؟؟؟۔۔۔کیوں
مجھے سکون نہیں لینے دیتے؟؟؟۔۔۔"آنکھوں میں کدورت بھرے۔۔وہ
خاصہ جھنجھلا کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

ویسے تمہارے یہاں پانی کا بھی نہیں پوچھتے؟؟۔۔"اس لڑکی کے سوال تو"
جیسے ہوا میں غائب ہو گئے تھے۔۔۔ایک دو ثانیوں تک اس خوبصورت
کالی چادر میں لپٹی لڑکی کو بغور تکتا رہا۔۔۔اور پھر نہایت تحمل سے شکوہ
کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔تم جیسوں کو صرف زہر کا پوچھ سکتے ہیں ہم۔۔۔۔"وہ مٹھیوں "
کو بھینچتے۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔مقابل
کی طرح۔۔۔ تحمل سے جواب دہ ہوئی۔۔۔

وہی جانتی ہے کس طرح وہ اپنا غصہ پی رہی تھی۔۔۔

تو وہ ہی پوچھ لو۔۔۔"گویا وہ تو زہر بھی پینے کے لیے تیار بیٹھا تھا اس کے " ہاتھوں سے۔۔۔

ویسے زہر سے یاد آیا۔۔۔کل رات میری طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔تو " ڈاکٹر نے دوائیاں لکھ کر دی ہیں۔۔۔مجھ سے کھائی نہیں جا رہیں۔۔۔کیا تم اپنے طریقے سے کھلا دو گی؟؟۔۔۔"دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے۔۔۔اس کی جانب نرمی سے کہتا۔۔۔پاکٹ سے کچھ دوائیاں نکال کر ٹیبل پر رکھنے لگا۔۔۔

اس حسین نوجوان کی گہری خوبصورت آنکھوں میں جو ایک لمحے کے لیے شوخی مچلی تھی۔۔۔کرن وہ نوٹ کر چکی تھی۔۔۔

اسے اچھے سے یاد تھا کہ اس نے وقاص کو آخری بار دوائی کس طرح کھلائی تھی۔۔۔

اس کے گال سرخ پڑے تھے مارے شرمگی کے۔۔۔

وقاص۔۔۔اٹھو اور نکلو میرے گھر سے۔۔۔" وہ اپنی شرم وحیا کو غصے میں " چھپانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

چلا جاؤں گا۔۔۔پر پہلے تم وعدہ کرو۔۔۔تم انس سے اب کسی قسم کا کوئی " رابطہ نہیں کرو گی اور نہ اسے کرنے دو گی۔۔۔چاہے وجہ کچھ بھی ہو۔۔۔۔۔

میں تمہارے ارد گرد اسے نہیں دیکھنا چاہتا کرن۔۔۔"آخری جملہ اس نے خاصہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔حاکمانہ انداز میں ادا کیا۔۔ جیسے جتا رہا ہو وہ ابھی بھی اسی کی ہے۔۔۔

اسکیوزمی۔۔۔آپ ہیں کون؟؟۔۔۔اور میں بھلا کیوں آپ سے وعدے" کرنے لگی؟؟؟۔۔۔وقاص عباسی تمہیں میرے معاملات میں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے اب۔۔۔اگر تمہیں انس سے کوئی پرابلم ہے تو یہ تمہارا مسئلہ ہے۔۔۔میرا نہیں۔اب اٹھو۔۔۔نکلو یہاں سے۔۔۔۔"مقابل کی گہری آنکھوں میں جھانکتے۔۔ جز بز ہو کر کہتی۔۔۔وہ دروازہ کھول کر کھڑی ہو گئی۔۔۔تاکہ وہ اس کے گھر سے نکلے۔۔۔

کیاانس نے تمہیں کوئی جاب آفر کی ہے؟؟۔۔۔"وہ علم رکھتا تھا کہ اگر" انس کرن کے قریب آناچاہتاہے تووہ اس کی شروعات اسے جاب آفر کر کے ہی کرئے گا۔۔۔

تو؟؟۔۔۔"وہ ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر اعتراضاً پوچھنے لگی۔۔۔ "

وقاص حیران نہیں ہوا۔۔۔تو انس سعید واقعی اس کی بیوی کو جاب آفر کر کے گیا ہے۔۔۔

تمہیں یاد ہونا چاہیے کرن۔۔۔کچھ وقت پہلے بھی تم جاب کے لیے ماری " ماری پھر رہی تھی۔۔ مگر تمہیں کسی نے جاب نہیں دی۔۔پھر انس کا گھر آکر تمہیں خود جاب آفر کرنا کیا تمہیں مشکوک نہیں لگ رہا؟؟۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر لمبے قدم بھرتا۔۔۔اس کے پاس چلتا ہوا آیا۔۔۔۔۔۔

مانا آج اس نے یوز لیس کا لفظ استعمال نہیں کیا۔۔۔ مگر کرن کو اس کی باتوں سے محسوس ہو گیا تھا۔۔۔ کہ وہ مغرور شخص اسے ابھی بھی کمتری کی نگاہ سے ہی دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

تھوڑا عقل سے کام لو کرن۔۔۔ وہ تمہیں صرف میری وجہ سے جاب " دے رہا ہے۔۔۔" وقاص کی بات سنتے ہی وہ بے اختیار مسکرا دی۔۔۔

انس تو یہاں آنے سے پہلے جانتا تک نہیں تھا کہ وہ رشک حنا ہے۔۔۔ پھر وہ وقاص کی وجہ سے اسے کیوں جاب آفر کرنے لگا؟؟۔۔۔ یقیناوہ مغرور شخص کچھ زیادہ ہی خوش گمان تھا خود کو لے کر۔۔۔

کہ زندگی میں اسے جو بھی ملے گا اسی کے طفیل ملے گا۔۔۔ورنہ وہ خود کسی قابل نہیں۔۔۔اور یہ بات کرن کے تن بدن میں آگ لگا گئی۔۔۔

پہلے تو میں سوچتی۔۔۔ مگر اب۔۔۔اب میں اس کے ساتھ آنکھیں بند کر کے بھی کنٹریکٹ سائن کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔" کرن کی آنکھوں میں شدید کدورت ابھری تھی اس لمحے۔۔۔

وہ کسی کو دکھانا چاہے۔۔۔یا نہ دکھانا چاہے۔۔۔وقاص عباسی کو ضرور دکھانا چاہتی تھی۔۔۔کہ وہ یوز لیس نہیں۔۔۔

کرن۔۔۔" وہ چیخا۔۔۔"

اگر تمہیں نوکری چاہیے۔۔۔تو میرے پاس جاب کر لو۔۔۔کیونکہ وہ " کمینا صرف تمہارا استعمال کر رہا ہے۔۔۔"اگلے ہی لمحے وہ اپنی مٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ بات مزید بگڑے۔۔۔۔کرن پہلے ہی اس سے بہت دور ہو چکی تھی۔۔۔وہ مزید دوری نہیں بڑھانا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے اپنی آواز میں بمشکل واپس نرمی لایا۔۔۔

وہ صرف اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔مگر کرن کے نزدیک مقابل سے بڑا دشمن کون بھلا؟؟۔۔۔

انس آخر اس شخص کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔۔۔جس کے پاس پہلے ہی کچھ باقی نہ بچا ہو۔۔۔

بہت شکریہ آپ کی مہربانی کا۔۔۔ مگر مجھے اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ "
اب برائے کرم اپنا تشریف کا ٹوکرا لے کر گھر سے باہر نکلیں۔۔۔اس سے
پہلے کہ میں آپ کو دھکے دے کر باہر نکالوں۔۔۔"اس نے دونوں ہاتھ فولڈ
کر۔۔۔ سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ۔۔۔ مقابل کی جانب دیکھ۔۔۔
برہمی سے کہا۔۔۔

" کرن میں جانتا ہوں تم مجھ پہ غصہ ہو۔۔۔ مگر یقین کرو میرا ان دوائیوں
سے کوئی تعلق نہیں تھا۔۔۔"اس کی آنکھوں میں پہلی بار ایک امید کی
جھلک تھی۔۔۔امید۔۔۔ کہ وہ اسے معاف کر دے گی۔۔۔جب وہ اسے
بتائے گا کہ اس کی غلطی نہیں ہے۔۔۔

میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔پلیز۔۔۔پلیز نکلو میرے گھر سے۔۔۔۔"اس کا غصہ پہلے ہی اسمانوں سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔وہ مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ "

وہ چیخی۔۔۔

اسی لمحے فرحا اور حسن گھر میں داخل ہوئے۔۔۔

وقاص ان کے سامنے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے خاموشی سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

یہ یہاں کیا کر رہا تھا؟؟۔۔"فرحا نے خاصہ اعتراضی لہجے میں استفسار کیا۔۔۔"

دماغ کھانے آیا تھا بس۔۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔ "

اسے چھوڑو۔۔۔ تم بتاؤ۔۔۔ڈاکٹر نے کیا کہا؟۔۔۔"کرن فرحا کے لیے "
بہت پریشان تھی اس کا سینے کا درد دن بدن بڑھ رہا تھا۔۔۔

اب تو حالت یہ تھی کہ اس کا سینہ پتھر کی مانند ہو گیا تھا۔۔۔اتنا سخت کہ وہ
چیختی تھی اسے پکڑ کر درد کی شدت سے۔۔۔۔اب وہ جلد سے جلد خود بھی
اپریشن کرانا چاہتی تھی۔۔۔تاکہ اس اذیت سے نجات پا سکے۔۔۔

"کل بلایا ہے اپریشن کے لیے۔۔۔ "

ٹھیک ہے۔۔۔تم ابھی دوائی کھاؤاور سو جاؤ۔۔۔ہم ساتھ ہی چلیں گے "
"کل صبح۔۔۔

ہمم۔۔۔بہت شکریہ حسن۔۔۔"وہ حسن کا شکریہ ادا کر کے۔۔فوراہی"
اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

حسن بھی اس کی دوائیاں کرن کو پکڑا کر چلا گیا۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ آپریشن تھیٹر میں تھی۔۔۔اسے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔مگر ڈاکٹر نے کہا
بس ایک گہرا سانس لو۔۔۔اور سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

اسے انجکشن لگا دیا گیا تھا۔۔۔اس نے گہرا سانس لیا اور آنکھ کھولی۔۔۔

آنکھ کھلتے ہی جو شخص نظر آیا۔۔وہ ڈاکٹر سمیر تھے۔۔۔

وہ ایک پرائیویٹ ہاسپٹل میں اپنا اپریشن کروا رہی تھی فی۔ میل ڈاکٹر سے۔۔۔ مگر اپریشن تھیٹر میں ڈاکٹر سمیر کا نظر آنا اسے حیران کر گیا۔۔

اس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ پرائیویٹ ہسپتال کو افورڈ کر پاتی۔۔۔ لیکن اس کے باوجود اپنے آفس سے لون لے کر اس نے کیا ۔۔کیونکہ وہ فی میل ڈاکٹر سے اپنا اپریشن کرانا چاہتی تھی۔۔۔

اگر اسے پہلے سے پتہ ہوتا کہ میل ڈاکٹر ہی اس کا اپریٹ کریں گے چاہے فی۔ میل سے ہی کیوں نہ بات ہوئی ہو۔۔۔۔۔تو وہ کبھی بھی آفس سے لون نہ لیتی۔۔۔بلکہ سرکاری ہسپتال میں ہی کرا لیتی ڈاکٹر سمیر سے۔۔۔

اسے شدید حیا آئی تھی اس لمحے۔۔۔

آنکھوں سے انسو بھی بہنے لگے۔۔۔

کمرہ اس قدر ٹھنڈا تھا کہ اسے اپنے انسو بھی جمتے محسوس ہوئے۔۔۔

وہ ڈاکٹر سمیر کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔کہ آہستہ آہستہ اس کا ذہن سن ہونے لگا۔۔۔اس کے ہاتھ پاؤں کام کرنا چھوڑنے لگے۔۔۔اور وہ ایک الگ ہی دنیا میں کھو گئی۔۔۔

جب اسے ہوش آیا۔۔۔تو وہ ایک پرائیویٹ روم میں تھی۔۔۔اور وہی فی۔ میل ڈاکٹر جس سے اس کی پہلے بات ہوئی تھی۔۔وہ اسے اس طرح چیک۔اپ کر رہی تھی۔۔۔ جیسے سارا اپریشن اسی نے کیا ہو۔۔۔ جبکہ فرحا کو اچھے سے یاد تھا۔۔۔کہ اس نے ڈاکٹر سمیر کو دیکھا ہے۔۔۔

اپریشن کا دورانیہ صرف ایک گھنٹہ تھا۔۔۔اس کے بعد پورا دن کرن اس کا خیال رکھتی رہی۔۔۔بالکل بہنوں کی طرح۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ ہسپتال سے باہر نکلی فرحا کی دوائی یاں میڈیکل سے لینے۔۔۔تو اس کی نگاہ سدرہ کی کار پر پڑی ی۔۔۔

اسے دیکھتے ہی دل جل گیا تھا۔۔۔

وہ اپنی دوستوں کے ساتھ کہی جاتی نظر آئی ی۔۔۔بغیر ایک لمحے کی دیری کیے۔۔۔اس نے ٹیکسی کی۔۔۔۔

کالی ہوڈی پہن رکھی تھی اس حسین گڑیا نے۔۔۔۔سر کو ہوڈ سے کور کیا ہوا تھا۔۔۔۔چہرے پر بلیک ماسک تھا۔۔۔۔

"اس گاڑی کے پیچھے لو جلدی۔۔۔"سدرہ کی کار ایک کلب کے آگے جا کر رکی۔۔۔وہ اور اس کی ساری دوستیں اپنی موج مستی میں کلب میں داخل ہوئی یں۔۔۔۔کرن بھی ان کے پیچھے پیچھے کلب میں خاموشی سے داخل ہو گ ئی۔۔۔

سدرہ اپنی رنگین دنیا میں اتنی مگن تھی کے اسے خود پر کسی کی جمی نگاہوں کا علم ہی نہ ہوا۔۔۔۔

سنا ہے تیرے ہینڈسم بھائی کی ڈیورس ہوگئی ہے؟۔۔"سدرہ کی" ایک دوست لہکتے ہوئے۔۔۔ڈرنک کا گلاس ہاتھ میں لیے پوچھنے لگی۔۔۔

بالکل ڈارلنگ۔۔۔۔بڑی مشکل سے پیچھا چھڑایا ہے ہم نے اس بلا" سے۔۔۔"وہ خباثت سے مسکرا کر۔۔۔آنکھ ونگ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کا لہجہ مفاہمانہ تھا۔۔۔۔

کرن کو اچھے سے یاد تھا کہ صرف مہوش بیگم ہی نہیں سدرہ بھی اسے ہمیشہ دوائیاں کھانے کے لیے اکسایا کرتی تھی۔۔۔۔

وہ کرن کو شروع سے ہی پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔اور اس کی نفرت مہوش بیگم کی طرح ڈھکی چھپی بھی نہیں تھی۔۔۔وہ اس کا اظہار بھی کھل کر ہی کیا کرتی۔۔۔ایک بار تو اسے باتھ روم تک میں بند کر کے آگئی تھی۔۔۔

اتنی نفرت کے باوجود وہ ہمیشہ اسے دوائیاں کھانے کے لیے اکساتی۔۔۔۔وہ ماں بیٹی مل کر پریشرائز کرتے تھے اسے بچے کے لیے۔۔۔۔یقیناوہ ملے ہوئے تھے۔۔۔اور کرن کو اس بات کا احساس آج ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اس لڑکی کو اپنے دل سے خون رستہ محسوس ہوا۔۔۔اس کا سب کچھ چھین کر۔۔۔کیسے اپنی رنگینیوں میں مگن تھے وہ لوگ۔۔۔

مام آپ کو بڑی پیاری ہے ناں اپنی اولاد۔۔۔ایسے ہی مجھے بھی"
ہوتی۔۔۔اگر آپ مجھ سے میری اولاد کا سکھ نہ چھینتی۔۔۔"وہ اپنی مٹھیاں
اتنی مضبوطی سے بھینچنے لگی۔۔۔کے ناخن کھال میں گڑھتے محسوس
ہوئے۔۔۔۔

اس نے ان لوگوں کا کیا بگاڑا تھا بھلا؟؟۔۔۔

نہیں جانتی کیوں لیکن وہ یہاں تک بغیر کسی وجہ کے سدرہ کا پیچھا کرتے چلی
آئی ی تھی۔۔۔مگر سدرہ کی باتیں سننے کے بعد مانو دل میں بدلے کی آگ
جل اٹھی ہو۔۔۔۔

سدرہ فریش ہونے واش روم گ ئی۔۔۔

واش روم کا ڈورا بھی کھول کر وہ داخل ہی ہوئی ی تھی۔۔کے اس کے منہ پر کوئی ی کالا موٹا کپڑا چھا گیا۔۔

وہ چیخنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی پل اس کا سر کسی ٹھوس و مضبوط چیز سے ٹکرایا۔۔۔ کسی نے اس کا بازو پکڑ رکھا تھا۔۔۔۔

اسے چکر آگ ئی ے تھے۔۔۔ابھی سمجھ پاتی کے ہو کیا رہا ہے۔۔۔کے اس کے بالوں کو پیچھے سے پکڑ کر کسی نے بری طرح جھنجھوڑا۔۔۔ یہاں تک کے اسے زمین پر گرا دیا۔۔۔

اچانک اس کے پیٹ پر زوردار لات پڑی ی۔۔۔

اسکی چیخ واش روم میں بلند ہوئی ی۔۔۔

وہ اپنے چہرے سے وہ کالا موٹا کپڑا ہٹانے کی کوشش کر ہی رہی تھی۔۔۔کے پھر ایک زوردار لات اس کے پیٹ پر رسید ہوئی ی۔۔۔۔

چڑیل۔۔۔"بس یہ ایک واحد لفظ تھا جو بے ہوش ہونے سے پہلے سن سکی" تھی وہ۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آپ؟۔۔۔"دروازہ کھولنے پر سامنے حماد کو کھڑا پا کر وہ چونکی۔۔۔"

اتنی صبح ہی صبح وہ اس کے دروازے پر کیا کر رہا تھا؟؟۔۔۔

"میم۔۔۔آپ نے کانٹریکٹ سائن کر دیا۔۔۔تو مجھے دے دیں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ابھی سائن نہیں کیا۔۔۔مجھے ایک دو چیزیں چینج کروانی ہیں کانٹریکٹ میں۔۔۔۔"کرن نے آہستگی سے جواب دیا۔۔۔۔

"او۔۔۔تو میں سر سے بات کر لیتا ہوں۔۔۔"یہ کہتی ہی حماد نے اپنا سیل نکالا۔۔۔اور اسی کے سامنے انس کو کال کی۔۔۔

دوسری جانب سے دو رنگ کے بعد ہی کال ریسیو ہوئی ی۔۔۔

"سر کہ رہے ہیں آپ آفس چلیں میرے ساتھ۔۔۔تا کے جو بھی پرابلم ہے وہ فیس ٹو فیس ڈسکس کر لیں۔۔۔"حماد نے انس سے بات کرنے کے بعد۔۔۔کرن کو دیکھ۔۔۔۔اس کا میسج بڑے احتراماً پہنچایا۔۔۔۔

جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر چلنے کے لیے تیار ہوئی ی۔۔۔

"پانچ منٹ ویٹ کر لیں۔۔۔میں ذرا آتی ہوں۔۔۔"

جی جی میم۔۔۔۔کوئی ی مس ئی لہ نہیں۔۔۔آپ نیچے "
آجائی یں۔۔۔میں گاڑی میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔۔"حماد نرمی سے کہتا۔۔۔۔لفٹ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔

وہ حسین نوجوان اپنی فائی لز میں منہ دیے بیٹھا تھا۔۔۔جب اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

اس نے سیل پر سرسری سی نگاہ ڈالی۔۔۔

کال کرن کے گارڈ کی تھی۔۔یہ دیکھ۔۔۔اس نے ریسیو کی۔۔۔

ہمم؟"اس کا ایک ہاتھ فائل پر کام کرنے میں مصروف اور آنکھیں"
لیپ۔ٹائپ پر ٹکی تھیں۔۔۔۔جبکے الٹے ہاتھ سے سیل کو کان و کندھے
کے درمیان ٹکالیا۔۔۔۔

اس وجیہہ مرد کی کام کرتی پروفائل کسی بھی لڑکی کا دل دھڑکنے پر مجبور
کردے۔۔۔۔

سفید پینٹ کوٹ و پیلے رنگ کی اندرونی شرٹ میں اس کا رنگ کھلتے گلاب کی مانند لگ رہا تھا۔۔۔

اس کا فوکس مکمل اپنے کام پر تھا۔۔

سر۔۔۔انس سعید کا سیکرٹری کرن میم کو اپنے ساتھ لے کر گیا"
ہے۔۔۔"بس اتنا سننا تھا کے اس کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

اس کا خون بری طرح جل گیا تھا۔۔آخر وہ لڑکی اس کی سنتی کیوں نہیں ہے؟؟۔۔۔

مزید کوئی ی بات کیے بغیر اس نے کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔اور تیزی سے ابوذر کو کال ملائی ی۔۔

ابوذر اپنے کلائی نٹ کے ساتھ بات کر رہا تھا۔۔جب اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

کال وقاص کی ہے۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔اس کے ہونٹ گول ہوئے۔۔۔

اسکیوزمی۔۔۔"اسکیوز کر۔۔۔کال ریسیو کی۔۔۔"

"ہیلو۔۔۔"

مجھے نہیں پتا ابوذر۔۔۔۔کچھ بھی چکر چلا۔۔۔۔مگر کرن کو میری زندگی" میں واپس لانے کا راستہ نکال۔۔۔۔کیونکے مجھے اپنی کرن کسی بھی قیمت پر "اپنی زندگی میں واپس چاہیے۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا ابوذر۔۔۔۔کچھ بھی چکر چلا۔۔۔۔مگر کرن کو میری زندگی" میں واپس لانے کا راستہ نکال۔۔۔۔کیونکے مجھے اپنی کرن کسی بھی قیمت پر اپنی زندگی میں واپس چاہیے۔۔۔۔"اسکے جملے سن ابوذر کو سمجھ نہ آیا وہ ہنسے یا روئے۔۔

"اسکیوزمی۔۔۔اگر آپ کو یاد ہو تو آپ نے اپنے دوست ہینڈسم وڈیشنگ ابوذر رحمان کو کال کی ہے۔۔۔نہ کے کالے عملیات کرنے والے بابا کو۔۔۔مطلب۔۔۔میں کہاں سے لاؤں؟؟۔۔۔"آخری جملے پر وہ بے بسی سے سیل پر دانت پیستے ہوئے چیخا۔۔۔۔یہ بات بالکل فراموش کر۔۔۔کے سامنے اس کا کلائنٹ موجود ہے۔۔۔۔جو اسے کافی ہائی وکول پروفائل میں دیکھنے کا عادی ہے۔۔۔

معاف کیجیے گا۔۔ میرا دوست ذرا گدھا ہے۔۔۔" اس کا کلائی نٹ حیرت "
سے اسے تکنے لگا۔۔۔ تو فوراہی جھم کر آہستگی سے معذرت کی۔۔ وہ بھی ہلکا
سہ آنکھیں میچ کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔۔۔

مجھے ساری آواز آرہی ہے ابوذر۔۔۔" دوسری جانب سے سیل پر غراتی "
ہوئی ی آواز آئی ی۔۔۔ جو چیلنج دیتی معلوم ہوئی۔۔۔ کہ ایک لفظ اور
میرے خلاف کہو اور میں تمہاری زبان آکر کاٹ دوں۔۔۔۔

ہاں تو۔۔۔ کیا ڈرتا ہوں تجھ سے۔۔۔۔" مانا وہ ڈر گیا تھا شیر کے غرانے "
پر۔۔۔ مگر پھر بھی اپنے وجود میں ہمت جمع کر اکڑ کر گویا ہوا۔۔۔

فلحال۔۔۔میں تجھے مفتی صاحب کے پاس لے کر چل سکتا"
ہوں۔۔۔ہو سکتا ہے وہ کوئی ی حل بتادیں۔۔۔۔" وہ جانتا تھا وقاص عباسی
زیادہ بات کرنے کا عادی نہیں ہے۔۔۔اور کرن کے معاملے میں اس کے
صبر کو آزمانا بے وقوفی ہو گی۔۔۔اس لیے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

مفتی صاحب۔۔ ہمم۔۔۔۔۔چل تو پھر ایڈریس سینڈ کر۔۔۔میں تجھے"
پک کرؤں۔۔۔" وہ شخص جس کا ایک ایک منٹ قیمتی ہوتا ہے۔۔۔وہ اپنے
سارے کام چھوڑ کر اسے پک کرنے والا ہے۔۔۔یہی بات ابوذر کو حیرت
Vip میں ڈالنے کے لیے کافی تھی۔۔۔۔وقاص عباسی کی جانب سے
ٹریٹمنٹ ملنا بڑے نصیبوں کی بات ہے۔۔اب اسے واقعی اندازہ ہو رہا تھا
کرن کیا اہمیت رکھتی ہے اس مغرور شخص کی زندگی میں۔۔۔

اوکے۔۔۔میں کرتا ہ۔۔"اس نے بے یقینی سے مسکراتے ہوئے"
کہا۔۔۔ابھی بات مکمل بھی نہ ہوئی ی کے کال ڈسکنیکٹ ہو گ ئی۔۔۔

یہ کبھی نہیں بدلے گا۔"۔۔اس نے سیل کی اسکرین کو دیکھتے ہوئے"
۔۔۔سر جھٹک کر کہا۔۔۔۔

تو کہاں تھے ہم؟؟؟۔۔۔"سیل سائی یڈ میں رکھتے۔۔۔واپس اپنی میٹنگ"
شروع کی۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔

وہ کار میں بیک سیٹ پر بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔اس کی نگاہیں کھڑکی سے باہر کی جانب جمی تھیں۔۔۔جب اس کے کانوں کی سماعت سے حماد کی سیر س آواز ٹکرائی ی۔۔۔

"میم۔۔۔"

جی؟؟۔۔"وہ حماد کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔"

"میں انس سر کے ساتھ بہت سالوں سے ہوں۔۔۔۔"

اچھا۔۔۔"کرن نے ہلکاسہ اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

میں نے انھیں اس سے پہلے کبھی کسی لڑکی کے لیے اتنا سیریس ہوتے نہیں" دیکھا جتنا وہ آپ کو لے کر ہیں۔۔۔۔ برا مت مانیے گا لیکن اگر آپ ان میں انٹرسٹڈ نہیں ہیں تو ان کے ساتھ کام کرنے کے لیے رضامندی ظاہر مت کیجیے گا۔۔۔ کیونکے میں نہیں چاہتا وہ ہرٹ ہوں۔۔۔۔" اسکے جملے سن ۔۔۔ کرن کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

اسے صرف اپنے کام سے مطلب تھا۔۔۔ اس نے انس کے متعلق کبھی نہیں سوچا۔۔۔۔ سوچنا تو دور کی بات۔۔۔ انس جیسا ہائی پروفائل بندہ اسے پسند کر سکتا ہے یہ خیال بھی اس کے ذہن و گمان میں نہیں گزرا تھا۔۔۔

کرن کے سمجھ نہ آیا اس بات پر کیا ری ایکشن دے۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔ سوچ کر فیصلہ کیجیے گا۔۔۔مجھے پتا ہے وہ آپ کو ایک ہی ناول کی ”
بہت ہائی ی پیمنٹ کرنے والے ہیں۔۔ایس آر ائی ٹر یہ آپ کے لیے بہت
بڑی اپورچونٹی ہے۔۔۔۔ لیکن یاد رکھیے گا اگر آپ اسے قبول کرتی ہیں تو
آپ ان کی فیلنگس کو بڑھاوا دیں گی۔۔۔۔اور ایک بار وہ کھول کر اپنی
فیلنگس کا اظہار کرنے پر آگ ئی ے تو میں آپ کو بتادوں وہ پھر پیچھے نہیں
ہٹیں گے۔۔۔چاہے سامنے مقابلے پر کوئی ی بھی اترے۔۔۔تو پلیز سوچ
سمجھ کر کانٹر یکٹ سائی ن کیجیے گا۔۔۔۔“حماد کی بات سننے کے بعد تو سوال
ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کے وہ کانٹر یکٹ کے بارے میں اب سوچے بھی۔۔۔۔

اپنے ارد گرد اسے ہوا تنگ ہوتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

اس طرح کی سچویشن سے اس لڑکی کا پہلی بار سامنا تھا۔۔۔اس لیے کچھ سمجھ
نہیں آرہا تھا کے کیا کرے۔۔۔

ابھی وہ بولنے ہی لگی تھی کے گاڑی روکے۔۔۔اس سے قبل ہی گاڑی خود رکی۔۔۔"پہنچ گ ئ ے میم۔۔۔"حماد کے علان نے اس کا دل ہلا یا تھا۔۔۔۔

اب جب وہ آفس پہنچ ہی گ ئ تھی۔۔۔تو مل کر خود انکار کرنا ہی ٹھیک لگا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کمنگ۔۔۔"اس کی خوبصورت ونرم آواز پر کرن کیبن میں داخل" ہوئ ی۔۔۔

گڈ مارننگ۔۔۔" انس نے مسکرا کر کہا۔۔۔ تو اس نے رسمی مسکان چہرے پر سجائے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

آئی یں بیٹھیں۔۔۔" پہلے اس نے محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔ لیکن اب اسے بھی احساس ہو رہا تھا کے انس ضرورت سے زیادہ اس کے ساتھ نرم مزاج ہے۔۔۔

وہ خاموشی سے آکر اس کے روبرو چی ئی رکھسکا کر بیٹھی۔۔۔ اپنا پرس گود میں رکھا۔۔۔

اسے اپنا گلا خشک ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

"تو کیا لیں گی آپ؟؟۔۔۔ ٹھنڈا یا گرم؟"

کچھ نہیں۔۔۔میں ناشتہ کر کے ہی آئی ی ہوں۔۔۔"کرن نے آہستگی" سے منع کیا۔۔۔

اوکے تو پھر نیکسٹ ٹائی م۔۔۔ان شاءاللہ ساتھ ناشتہ کریں گے۔۔" قریب میں ایک ریسٹورینٹ ہے۔۔۔وہاں کا ناشتہ کافی مزے دار ہوتا ہے۔۔۔اگلی بار وہیں ناشتہ کریں گے۔۔۔"انس کے کہتے ہی کرن کا حیرت کے مارے منہ کھلا۔۔۔۔

ہمم۔۔"اس نے کچھ نہ کہا۔۔۔بس اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔"

تو بتائی یں۔۔۔کیا چینجز کروانے ہیں آپ کو کانٹریکٹ میں؟؟۔۔"انس" نے سنجید گی سے استفسار کیا۔۔۔

اس کی نگاہیں کرن کی آنکھوں پر ٹکی تھیں۔۔۔

نہیں۔۔۔دراصل۔۔۔میں کام نہیں کرنا چاہتی آپ کے ساتھ۔۔۔"اس نے صاف گوئی سے اپنی بات رکھی۔۔۔

"جی؟؟۔۔"انس خاصہ احتجاجی ہو کر۔۔۔۔

ابھی آدھا گھنٹہ پہلے ہی تو بات ہوئی تھی ان کی۔۔۔تب تو بالکل راضی تھی۔۔۔پھر اچانک یہ فیصلہ؟۔۔۔

"سوری۔۔۔"کرن آہستگی سے کہہ کر اٹھنے لگی۔۔۔

ویٹ۔۔۔کم از کم وجہ تو بتائی یں۔۔۔آدھے گھنٹے پہلے تو آپ بالکل راضی تھیں۔۔۔پھر اچانک کیا ہوا ہے؟؟۔"انس اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر تیزی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

آدھے گھنٹے پہلے میں یہ نہیں جانتی تھی کے آپ میرے لیے فیلنگس رکھتے ہیں۔۔۔"اس کے کہتے ہی انس کی پیشانی پر بل پڑے۔۔۔

فیلنگس؟؟۔۔۔"وہ الجھا۔۔۔۔"

کرن مجھے لگتا ہے۔۔۔بہت بڑی غلط فہمی ہو رہی ہے تمھیں۔۔۔میں تمھارے لیے کوئی ی فیلنگس نہیں رکھتا۔۔۔۔"

مگر آپ کے سیکرٹری نے خود کہا ہے مجھ سے۔۔۔"وہ تیزی سے بولی۔۔۔"

حماد۔۔۔"وہ زیرِ لب دانت پیستے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔"

اس لمحے حماد پر شدید غصہ آیا تھا اسے۔۔۔اس قدر غصہ۔۔۔کے سامنے آئے تو شوٹ کر دے۔۔۔

مجھے نہیں پتا اس الو نے آپ سے کیا کہا ہے۔۔۔پر یقین کریں" میرا۔۔۔میں آپ کو اپنی بہن کی نظر سے دیکھتا ہوں۔۔۔۔"کرن کو اس کی آنکھیں دیکھ کر ہر گز نہ لگا کے وہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔

مگر میں اب کمفرٹیبل نہیں ہوں آپ کے ساتھ کام کرنے" میں۔۔۔"کرن کے کہتے ہی۔۔۔انس اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔۔۔

پھر اس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔۔

کرن۔۔۔میرے ارد گرد ہزاروں لڑکیوں کے آپشن ہیں۔۔۔میں سب "
کو چھوڑ کر جس لڑکی کو اپنی بہن کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اسی پر کیوں نظر رکھوں
گا؟؟۔۔خود سوچو۔۔۔پھر میں تو جانتا بھی نہیں تھا کے تم رشک حنا
ہو۔۔۔یہ تو ایک اتفاق ہے کے جسے میں ڈھونڈ رہا تھا وہ تم نکل کر
آئی یں۔۔میں نے تمھاری بات اپنے ڈیڈ سے کر لی ہے۔۔۔۔وہ کل آرہے
ہیں تم سے ملنے۔۔۔ایسے میں لاسٹ موومنٹ پر تم منع کرؤ گی تو خود بتاؤ
کون سہ چینل تمھارے ساتھ کام کرنے لیے تیار ہو گا فیوچر میں۔۔۔پلیز
اپنے کام سے تھوڑی وفاداری دیکھاؤ۔۔۔"انس اپنی پوری کوشش کر رہا تھا
اسے روکنے کی۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔"کرن قائل نہ ہوئی۔۔۔وہ اتنی جلدی قائل ہونے" والی چیز تھی بھی نہیں۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے انس مسکرا دیا۔۔۔کرن اس کی مسکراہٹ پر الجھی۔۔۔

"شکریے آپ کا ٹیسٹ کانٹریکٹ پر سائن کرانے سے پہلے لے لیا۔۔۔ورنہ کام کے بیچ میں کوئی ی آپ کے کان بھرتا ہمارے خلاف۔۔تو آپ تو ہمارا لاکھوں کا نقصان کر کے سوری کہ کر چل دیتیں۔۔۔"انس جو ایک لمحے پہلے پریشان نظر آرہا تھا۔۔۔اگلے پل مطمئن انداز میں کہتا اپنی چیئر پر جا کر بیٹھا۔۔۔

"ٹیسٹ؟"کرن ناسمجھی سے۔۔۔

جی ٹیسٹ۔۔۔ سوری ٹو سے۔۔۔ مگر آپ فیل ہو گ ئی ہیں۔۔۔۔آپ کو" کیا لگا ہم ہر کسی کو کام پر رکھ لیتے ہیں۔۔۔جی نہیں میم۔۔۔ ہم ٹیسٹ لیتے ہیں پہلے۔۔۔اور ہمارا اپنا انداز ہوتا ہے لینے کا۔۔۔۔اب آپ جا سکتی ہیں۔" وہ لاپرواہی سے کہتا۔۔۔اپنے سامنے رکھی فائ ل کھول چکا تھا۔۔۔جبکے کرن منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"یہ کس طرح کا ٹیسٹ ہے؟" وہ احتجاجا گویا ہوئی ی۔۔۔

"ہم صرف یہ چیک کرتے ہیں بندہ اپنے کام سے کتنا وفادار ہے۔۔۔آج حماد نے کہ دیا کے میں آپ کے لیے فیلنگس رکھتا ہوں تو آپ نے ایک لمحہ نہ لگایا اپنی زبان سے پھرنے میں۔۔۔کانٹریکٹ سائی ن کرنے کے بعد کوئ ی آپ کے کان بھرتا ہے ہمارے چینل یا ہمارے خلاف۔۔۔تو آپ تو بیچ میں

چھوڑ کر بھاگ جائیں گی۔۔۔"آخری جملہ اس نے چوٹ کرنے والے انداز میں ادا کیا تھا۔۔۔

اس نے مزید ٹیسٹ کی ڈیٹیل نہ دی۔۔۔دیتا بھی کیسے۔۔۔ڈر جو تھا کے پھنس جائے گا۔۔۔۔مقابل بھاپ لے گی کے وہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔

فائل کھول کر۔۔۔بڑی بے نیازی سے اسے جانے کا تو کہ دیا تھا۔۔۔مگر اس کا دل جانتا ہے کیسے دعائیں کر رہا تھا بچوں کی طرح۔۔۔کے وہ نہ جائے۔۔۔۔

سوری سر۔۔۔۔مجھے نہیں پتا تھا کے یہ آپ کا کسی قسم کا ٹیسٹ تھا۔۔میں" بس کلیئر کرنا چاہتی ہوں۔۔۔میں نے وقاص سے بہت محبت کی ہے۔۔۔۔اپنی پہلی شادی میں جو مجھے دھوکے و غم ملے ہیں ان کے

بعد۔۔۔میں اب کسی سے بھی شادی نہیں کرؤں گی۔۔۔"اسے سو فیصد یقین نہیں آیا تھا کے یہ کسی قسم کا ٹیسٹ تھا اس کا۔۔۔مگر اسے ضروری لگا کے انس کو بالکل کلئی رجواب دے۔۔۔

اوکے سر۔۔۔۔شکریہ۔۔"وہ شکریہ ادا کر۔۔۔۔کیبن سے نکل گ ئی" تھی۔۔۔

اس کے جاتے ہی انس جو بڑا لاپرواہ بیٹھا نظر آرہا تھا۔۔۔غصے کی شدت سے سرخ پڑا۔۔۔

حماد۔۔۔کیبن میں آؤ۔۔۔فورا۔۔۔"اسکے بلانے کے انداز سے ہی حماد" سمجھ گیا تھا کے اس کی شامت آئی ی ہے۔۔۔

اس نے فوراً آنکھیں میچیں۔۔۔

"یس سر۔۔۔"

♥*Husny Kanwal*♥

برو۔۔یہ آپ کا ہاتھ زخمی کیسے ہوا؟۔۔"وہ گھر پہنچا۔۔۔تو پری اس کا زخمی" خون آلود ہاتھ دیکھ۔۔۔ فکر مند ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

وہ کیا بتاتا۔۔۔کے حماد کو ٹھیک ٹھاک دھو کر آرہا ہے۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کے اپنے ہاتھ بھی زخمی ہو گ ئ ے ہیں۔۔۔

کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔بس ہلکا سہ کٹ لگ گیا ہے۔۔۔" وہ لاپرواہی سے "
گویا ہوا۔۔۔

یہاں بیٹھیں آپ۔۔۔میں آپ کے پٹی باندھتی ہوں۔۔۔"پری کی تو"
جیسے جان اٹک گئی ہو۔۔۔

کہنے کو وہ سگے بہن بھائی ہی نہیں تھے۔۔۔لیکن جتنی محبت انس اس سے کرتا
تھا۔۔۔وہ تو کوئی سگا بھائی بھی نہ کر سکے۔۔۔۔

وہ جان وارتا تھا اپنی بہن پر۔۔تو بدلے میں پری بھی اس پر جان لوٹاتی۔۔۔

یہاں تو پٹی ہے ہی نہیں۔۔۔" وہ فرسٹ ایڈ باکس کھولتے ہوئے پریشان "
ہو کر بولی۔۔۔

"اوپر میرے کمرے میں ہے۔۔۔وہاں سے لے آؤ۔۔۔"

اوکے برو۔۔۔آپ یہیں بیٹھیں۔۔۔میں دو منٹ میں آتی ہوں۔۔۔" وہ"
کہ کر تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گ ئی تھی۔۔۔

اوپر کمرے میں اسے پٹی مل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔اس لیے وہ ایک ایک دراز
کھول کھول کر چیک کرنے لگی۔۔۔

اچانک ایک دراز میں ملنے والے والیٹ پر اس کی نگاہ ٹھہری۔۔۔

وہ بہت پرانا والیٹ تھا۔۔۔۔

اسے اٹھا کر۔۔۔بس یوں ہی کھول کر دیکھا۔۔۔

اس میں آگے ہی ایک بہت پرانی تصویر لگی ہوئی ی تھی۔۔۔

جس میں انس سعید صاحب اور ایک خاتون کھڑی تھیں۔۔۔وہ گارڈن میں لی گ ئی تصویر تھی۔۔۔جس میں وہ تینوں مسکراتے ہوئے نظر آرہے تھے۔۔۔۔

یقیناوہ خاتون انس کی والدہ ہوں گی۔۔۔یہ سوچ۔۔۔وہ انھیں غور سے دیکھنے لگی۔۔۔

اس تصویر میں موجود خاتون کو دیکھ۔۔۔اسے اچانک محسوس ہوا۔۔۔جیسے انھیں کہیں دیکھا ہے۔۔۔۔یاان سے ملتی جھلتی کو۔۔۔۔اور چانک اس کا ذہن کلک کیا۔۔۔

کرن"۔۔۔وہ خاتون کرن کی جھلک مار رہی تھیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔بلکے" کرن ان کی جھلک مارتی ہے۔۔۔

پری۔۔۔مجھے اور بھی کام ہیں یار۔۔۔میں پورے دن ویٹ نہیں کر سکتا" بیٹھ کر۔۔۔"نیچے سے آنے والی آواز پر۔۔۔وہ تیزی سے والیٹ واپس جگہ پر رکھ کر۔۔۔دوسری دراز میں پٹی ڈھونڈنے لگی۔۔۔

شکر ہے مل گ ئی۔۔۔"وہ پٹی کو ہاتھ میں لے کر خوشی خوشی نیچے" آئی ی۔۔۔

ابھی وہ اپنے بھائی ی کے پٹی باندھ ہی رہی تھی کے انس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

سر۔۔۔"دوسری جانب حماد تھا۔۔۔جس کی آواز میں گڑبڑاہٹ محسوس" ہوئی ی۔۔۔

کیاہوا؟۔۔"اسے اچھی فیلنگ نہیں آرہی تھی۔۔۔محسوس ہوا کچھ غلط" ہے۔۔۔۔

"سر۔۔۔مس کرن کو پولیس پکڑنے آئی ی ہے۔۔۔"

کیا؟؟۔۔"وہ پٹی بندھوانا چھوڑ۔۔۔تیزی سے سیدھا کھڑا ہوا۔۔۔"

"جی سر۔۔۔"

"مگر کیوں؟؟"

"کٹوائی ی ہے۔۔۔کے fir وقاص عباسی کی والدہ نے ان کے خلاف
"انھوں نے مس سدرہ پر کلب کے اندر جان لیوا حملہ کیا ہے۔۔۔

"او۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔پولیس بغیر ثبوت کے کوئی ی کاروائی ی نہیں
کر سکتی۔۔۔۔اس لیے تم جانتے ہو ناں۔۔۔ تمھیں کیا کرنا ہے۔۔۔"حماد
اس کا سالوں پرانا سیکرٹری تھا۔۔۔وہ باخوبی سمجھ سکتا تھا۔۔۔اس کی ان کہی
باتوں کو۔۔۔۔

"جی سر۔۔۔میں ابھی نکلتا ہوں۔۔۔"

ویٹ۔۔۔پہلے اچھا وکیل کرؤ۔۔۔میں نہیں چاہتا وہ ایک منٹ بھی" "پولیس اسٹیشن میں رہے۔۔۔

"اوکے سر۔۔۔۔۔"

♥*Husny Kanwal*♥

وہ دونوں کار میں بیٹھے ہی تھے۔۔۔کے وقاص کا سیل رنگ ہوا۔۔۔اسے بھی کرن کے متعلق خبر ملی۔۔۔

عمر پولیس اسٹیشن کی طرف لو جلدی۔۔۔"اسے پریشان ہوتا دیکھ۔۔ابوذر" اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔۔خیریت؟؟۔۔"

"کرن کو پولیس نے اریسٹ کیا ہے۔۔۔۔مہوش صاحبہ نے اس کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی ہے سدرہ پر جان لیوا حملہ کرنے کی۔۔۔"

وقاص نے مہوش خاتون کو ماں کہہ کر مخاطب نہ کیا۔۔۔۔کیونکے وہ مانتا ہی نہیں تھا اب۔۔۔کے وہ اس کی ماں ہیں۔۔۔اور اس کا یہ بدلاؤ۔۔۔ابوذر نے محسوس کر لیا تھا۔۔۔

مانا وہ شخص دیکھتا نہیں ہے۔۔۔ مگر ابوذر جانتا تھا کے اگر اس کی ماں نہیں ہے۔۔۔ تو وقاص کی ماں بھی نہیں ہے۔۔۔ اس کی ماں پھر تب تک تھی جب تک وہ اس کے باپ کو چیٹ کر کے بھاگی نہیں تھی۔۔۔ اس نے تھوڑی بہت پائی ہے ماں کی محبت۔۔۔۔ مگر وقاص کی ماں۔۔۔ وہ تو کبھی تھی ہی نہیں۔۔۔۔

ابوذر شروع سے اپنی ماں سے نفرت کا کھل کر اظہار کرتا تھا۔۔۔ جبکے وقاص نے کبھی نہ کیا۔۔۔۔۔

وہ جانتا ہے اس کے دوست پر کیا کیا گزرئی ہے اس لیے وہ سمجھتا تھا وقاص کی شخصیت کو۔۔۔ اوروں سے کہیں بہتر۔۔۔۔

اس نے کبھی اپنی نفرت نہیں دیکھائی ی اگر آج دیکھار ہا تھا تو یقیناً اس کے پیچھے کوئی ی بڑی وجہ ہو گی۔۔۔یہ بات ابوذر سمجھ سکتا تھا۔۔۔اس لیے کچھ نہ پوچھا۔۔۔۔

کیونکے وہ وقاص کو مزید تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔جانتا جو تھا۔۔۔بھلے ہی ارادہ نیکی کا ہو۔۔۔۔لیکن زخم کو چھیڑنا اسے پھر سے ہرا کر ہی دیتا ہے۔۔۔اس لیے بہتر ہے کے چھیڑا نہ جائے۔۔۔۔

واٹ؟؟۔۔۔کرن ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔ہے ناں؟"اس نے وقاص کی" تصدیق چاہی۔۔۔مگر وہ خاموش رہا۔۔۔۔

وہ کرن کو پوری دنیا میں سب سے بہتر جانتا تھا۔۔۔۔اس لیے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔۔

کٹ چکی ہے تو ہمیں ضرورت fir میں معاویہ کو بلالیتا ہوں۔۔۔اگر" پڑے گی اس کی۔۔۔"ابوذر نے یہ کہتے ہی۔۔۔بغیر وقاص کے جواب کا انتظار کیے۔۔۔کال ملادی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن۔۔۔"وہ پہنچا۔۔۔تو کرن نے اسے مرجھائے چہرے کے ساتھ" دیکھا۔۔۔

تم نے کیا ہے ناں؟؟۔۔"وہ جواب جاننے کے باوجود سوال کر رہا تھا۔۔۔"

کیا؟؟۔۔"مقابل انجان لہجے میں۔۔۔"

کیونکے انس کا وکیل بروقت پولیس اسٹیشن پہنچ کر۔۔۔۔ثبوت کی ڈیمانڈ کر رہا تھا اس لیے کرن کو ابھی تک لاک۔اپ میں نہیں ڈالا گیا تھا۔۔۔۔

انس کوئی ی عام بندہ نہیں تھا جو پولیس اسے نظر انداز کر دیتی۔۔۔۔

کسی کی مجال نہیں تھی کرن کو ٹیڑھی نگاہ سے بھی دیکھے۔۔۔

وہ باہر بینچ پر بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔وقاص کو دیکھ۔۔۔اس کی آنکھوں میں کوئی ی امید نہ ابھرئی ی۔۔۔اگر اسے سزا ملتی ہے۔۔۔تو وہ قبول کرنے کے لیے تیار تھی۔۔۔مگر سدرہ کو مارنے کا اسے کوئی ی پچھتاوہ نہیں تھا۔۔۔ہاں۔۔۔یہ بھی ایک سچ ہے۔۔وہ قبول کرنے کے لیے بھی راضی

نہیں تھی۔۔۔کیونکے ابھی مہوش خاتون کو سبق دینا باقی تھا۔۔۔انھیں سبق دیے بغیر وہ کہیں نہیں جانے والی۔۔۔

"کرن میں ہسپتال سے ہو کر آرہا ہوں۔۔۔سدرہ کی حالت بہت خراب ہے۔۔۔" وہ غصیلے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔تو کرن مسکرادی۔۔۔

"او۔۔۔تو اپنی بہن کے لیے مجھ سے لڑنے آئے ہو۔۔۔" وقاص کا سدرہ کو ترجیح دینا اس کے لیے کوئی ی ن ئی بات نہیں تھی۔۔۔اور نہ ہی اسے وقاص کے اس رویے نے اب کوئی ی دکھ پہنچایا تھا۔۔۔کیونکے دکھ امیدوں سے وابستہ ہوتا ہے۔۔۔اور اس ہرجائی سے تو کوئی ی امید تھی ہی نہیں اس لڑکی کو۔۔۔۔

کرن۔۔۔میں جانتا ہوں تمھارے ساتھ غلط ہوا ہے۔۔۔لیکن پھر بھی"
سدرہ کو یوں مارنے کا تمھیں کوئی حق نہیں۔۔۔"وہ چیخا۔۔۔۔

غصے کی شدت سے سرخ پڑ رہا تھا وہ۔۔۔

ہا۔"مقابل نے ایک گہرا سانس بھرا۔۔۔بے یقینی نہیں تھی آنکھوں"
میں۔۔۔۔مگر غصہ ضرور تھا۔۔۔۔"۔۔مسٹر وقاص۔۔۔مجھ پر کوئی ی
"جرم ثابت نہیں ہوا ہے ابھی۔۔۔

وقاص کا یوں چیخنا۔۔۔اسے شدید ناگوار گزرا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

کرن ہم دونوں جانتے ہیں سچ کیا ہے۔۔۔اس لیے میرے ساتھ چلو"
۔۔۔اور سدرہ سے معافی مانگ لو۔۔باقی میں سنبھال لوں گا۔۔۔"اس کے
کہتے ہی کرن ہنس دی۔۔۔جیسے اس نے کوئی ی لطیفہ سنایا ہو۔۔

معافی؟؟۔۔کس بات کی؟؟۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔مسٹر وقاص"
آپ مجھے ڈرا کر وہ گناہ قبول نہیں کروا سکتے جو میں نے کیا ہی نہیں۔۔۔"وہ
زور سے چیخی۔۔۔۔

اس کی آواز سن۔۔۔انس فورا اس کی جانب آیا۔۔۔۔

مسٹر وقاص۔۔۔"اس کی آواز برہم تھی۔۔۔۔"

انس۔۔۔ہمارے پرسنل افیئرز سے دور رہو۔۔۔"شہادت کی انگلی دکھا"
کر۔۔۔انس کو وارن کرتے۔۔۔وہ حسین نوجوان غرا کر دھاڑا۔۔۔

ہیلووو۔۔۔"اس نے ہونٹ گول کیے۔۔۔وہ جیسے مزے لے رہا تھا"
وقاص کی حالت کو دیکھ۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر وقاص آپ کا میری ایمپلائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔اور ان کا"
باس ہونے کے ناطے میرا فرض بنتا ہے کے ان کی حفاظت کرؤں۔۔۔اور
جو لوگ جھوٹے کیس بنا کر انھیں پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں انھیں
ناکام کرؤں۔۔۔"اس نے وقاص کی وارننگ کو ہوا میں اڑا دیا تھا۔۔۔

دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالتے۔۔۔وہ نرم لہجے و دبی دبی غراہٹ کے ساتھ
گویا ہوا۔۔۔

انس۔۔۔اپنے گندے کھیلوں سے میری بیوی کو دور رکھ۔۔۔"وہ کرن کا"
بازو پکڑ کر۔۔۔اپنی سائیڈ کھڑا کرتا۔۔۔انس کی جانب ایک قدم بڑھا کر
۔۔انگارے ہوتے چہرے کے ساتھ چنگھاڑا۔۔۔

بیوی نہیں ہوں میں تمھاری۔۔۔"انس جواب میں کچھ کہتا اس سے قبل"
ہی کرن اپنا بازو اس نوجوان کی پکڑ سے آزاد کر۔۔۔پھنکاری۔۔۔۔

اس لمحے وقاص کو اپنے دل پر سخت ضرب لگتی محسوس ہوئی۔۔۔

سر۔۔۔کلب کی سی سی ٹی وی فوٹیج مل گئی ہے۔۔۔"یہ آواز آتے ہی"
کرن کی جان نکلی۔۔۔

وہ جانتی تھی اب سب ختم۔۔۔۔

وقاص، انس، ابوذر اور معاویہ سب ہی لیپ ٹاپ کی جانب بڑھے۔۔۔ جس میں فوٹیج چل رہی تھی۔۔۔۔

کرن کو اپنے پاؤں لرزتے محسوس ہوئے۔۔۔

وہ جب تک وہاں پہنچی۔۔۔۔اسکرین بلیک ہو چکی تھی۔۔۔

فوٹیج غائب ہے ڈیمٹ۔۔۔"پولیس والا چیخا۔۔۔"

کرن نے الجھ کر اسکرین کو دیکھا۔۔۔۔

سدرہ کے کلب میں داخل ہوتے ہی فوٹیج غائب ہو گئی۔۔۔یقیناً کسی نے دانستہ طور پر ڈیلیٹ کر دی تھی۔۔۔۔مگر کس نے؟؟؟۔۔کرن یہی سوچ الجھی۔۔۔

سر یہ رہا وہ ٹیکسی ڈرائی یور۔۔۔جو اس وقت باہر موجود تھا۔۔۔۔"پولیس" کے بندے کرن جس ٹیکسی ڈرائی یور کے ساتھ کلب گئی تھی اسے لے کر آگئے تھے۔۔۔

کرن کو لگا اب تو وہ پکا گئی۔۔۔

مگر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب ٹیکسی ڈرائی یور نے صاف انکار کیا۔۔۔یہ کہ کر۔۔۔کے وہ کرن کو پہلی بار دیکھ رہا ہے۔۔۔

کرن کے خلاف کوئی ی ثبوت نہ ہونے کے سبب پولیس کو کرن کو آزاد کرنا پڑا۔۔۔

"کرن چلو۔۔۔"پولیس اسٹیشن سے باہر آتے ہی وقاص نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔اپنی گاڑی کا ڈور کھولا۔۔۔۔

"کرن۔۔۔۔میں تمھیں چھوڑ دوں گا گھر۔۔۔میرے ساتھ چلو۔۔۔۔۔"کرن کا ذہن ابھی تک الجھا ہوا تھا۔۔۔کس نے مدد کی اس کی؟؟۔۔اور کیوں؟؟۔۔۔۔وہ اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھی کے وقاص نے کب اس کا ہاتھ پکڑا اسے کچھ خبر نہیں۔۔۔ہوش تو تب آیا۔۔۔جب دوسرا ہاتھ انس نے پکڑ کر ہلکا سہ کھینچا۔۔۔

تیری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کا ہاتھ پکڑنے کی۔۔۔"انس نہیں" جانتا۔۔۔کرن کو لے کر وہ نوجوان کس قدر پوزیسو تھا۔۔۔۔وہ اس پر کسی کی نگاہ برداشت نہ کرے انس نے تو پھر ہاتھ لگانے کی جرات کی تھی۔۔۔۔

اگلے ہی پل وقاص نے ایک زوردار مکا ڈائی ریکٹ اس کے منہ پر جڑ دیا۔۔۔

کرن اب تیری بیوی نہیں ہے۔۔۔آخر تو پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتا اس" کا؟۔۔۔"انس بھی جیسے بھرا بیٹھا تھا۔۔۔اس نے بھی فوری پلٹ کر تیزی سے وار کیا۔۔۔۔

وہ دونوں بزنس مین تھے۔۔۔ٹاپ بزنس مین۔۔جن کا نام چلتا تھا زمانے میں۔۔۔۔دونوں ہی بہت عزت و وقار والے تھے۔۔۔۔مگر اس لمحے وہ گلی

کے آوارہ لڑکوں کی طرح پولیس اسٹیشن کے باہر کھڑے ہو کر مار اپیٹی کر رہے تھے۔۔۔۔

ابوذر و عمر بمشکل وقاص کو سنبھال رہے تھا۔۔اور حماد و وکیل انس کو۔۔۔۔

تم میرے ساتھ چلو۔۔۔۔۔۔"معاویہ نے آہستگی سے کہا۔۔تو کرن" فوراراضی ہوئی ی۔۔وہ نہیں چاہتی تھی اس کا مزید تماشہ بنے۔۔۔

رات کے 10 بج رہے تھے۔۔۔معاویہ کے ساتھ جانا کسی انجان ٹیکسی والے کے ساتھ جانے سے اسے کہیں گنا بہتر لگا۔۔۔

وقاص کو ہوش تب آیا جب اس نے معاویہ کی کار میں کرن کو جاتے دیکھا۔۔۔انس بھی یہی منظر دیکھ رکا۔۔۔جبکے ابوذر نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔۔۔وقاص وانس لڑتے رہ گ ئی ے۔۔۔اور کرن کو معاویہ لے اڑا۔۔۔

کیا ابوذر نہیں جانتا تھا کے معاویہ بھی محبت کرتا ہے کرن سے۔۔۔۔

" یہ منظر دیکھ کر مجھے ایسا کیوں فیل آرہا ہے کہ دنیا میں عورتیں ناپید ہو چکی ہیں۔۔۔شکر ہے خدا کا میرا کرش نہیں ہے کرن پر۔۔۔" وہ دل ہی دل خدا کا شکر ادا کر رہا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

گڈورک حماد۔۔۔"اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی۔۔۔حماد کے کندھے پر" تھپتھاتے ہوئے شاباشی دی۔۔۔

"سر۔۔۔وقاص عباسی کے بندے بھی وہاں آگ ئی ے تھے۔۔۔۔"

او۔۔۔تووقاص جانتا تھا کے ہم ثبوت مٹانے کی کوشش کریں گے اس" لیے سیف کرنے آیا تھا۔۔۔"انس مسکرا کر بولا۔۔۔اس کے ہونٹوں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔ مسکرانے کے سبب ہونٹوں وگالوں میں کھنچاؤ "ہوا۔۔۔تووہ تکلیف سے اگلے لمحے کراہ اٹھا۔۔۔"آہ۔۔

نہیں سر۔۔۔اس کے بندے بھی فوٹیج ڈیلیٹ کرنے ہی آئے" تھے۔۔۔"بس اتنا سننا تھا کے انس مارے شاکڈ کے اپنی تکلیف بھول بیٹھا۔۔۔

واقعی؟؟۔۔۔ تمھیں پکا یقین ہے کے اس کے بندے وہ فوٹیج سیف" کرنے نہیں۔۔۔ڈیلیٹ کرنے آئے تھے؟؟؟۔۔"اس کی آواز میں حیرت نمایا تھی۔۔۔

جی سر۔۔۔ڈرائی یور کا منہ انھوں نے ہی چپ کروایا ہے پیسے دے" "کر۔۔۔

اس کی پیاری بہن کو کرن نے اتنی بری طرح مارا ہے۔۔۔اس کے باوجود" وہ اسے بچا رہا تھا۔۔۔ عجیب۔۔۔یہ وقاص ہے کیا چیز؟؟۔۔۔"انس الجھ کر بے ساختہ ہی پوچھ اٹھا۔۔۔

جس پر حماد نے لاعلمی میں کندھے اچکا دیے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہیں دوسری جانب۔۔۔

سر۔۔۔کہاں چلنا ہے؟؟۔۔"عمر کے استفسار کرتے ہی ابھی ابوذر کلب" کی کہتا۔۔۔اس سے پہلے ہی وقاص تیزی سے بولا۔۔۔

"کوئی بھی قریبی مسجد لے چلو۔۔۔"

اس وقت؟"ابوذر بے یقینی سے۔۔۔"

میرے پاس اب وقت نہیں ہے ضائع کرنے کے لیے۔۔۔"وہ" دانت پیستے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

ابوذر نے بات سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

وہ دونوں مسجد میں داخل ہوئے۔۔۔تو بالغات کے مدرسے کی چھٹی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

ان دونوں نے ہی کالج یونی کی عمر کے لڑکوں کو سپارہ ہاتھ میں لے کر مفتی صاحب سے مصافحہ کر کے جاتے دیکھا۔۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم۔۔۔ مفتی صاحب نے ان دونوں کو دیکھ۔۔۔ سلام میں پہل کی۔۔۔

ان کے چہرے پر بلا کا نور تھا۔۔۔۔

مفتی صاحب خود بھی دکھنے میں بہت کم عمر معلوم ہو رہے تھے۔۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔۔ ہمیں کچھ مسائل پوچھنے ہیں۔۔۔"ابوذر نے ان سے" مصافحہ کرتے ہوئے۔۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔وقاص نے بھی ساتھ ساتھ مصافحہ کیا۔۔۔

جی جی ضرور۔۔۔ چلیں اندر آرام سے بیٹھ کر آفس میں بات کرتے" ہیں۔۔۔" پھر وہ دونوں مفتی صاحب کے ساتھ۔۔اندر کی جانب چل دیے۔۔۔

مفتی صاحب انھیں دوسری منزل پر لے کر گ ئ ے۔۔۔

بہت احترام کے ساتھ آفس میں چی ئی رپر بیٹھایا۔۔۔

خود اپنی جگہ پر جا کر بیٹھے۔۔۔

جی؟؟۔۔۔پوچھیں۔۔۔کیا پوچھنا چاہتے ہیں آپ۔۔۔"انھوں نے ہلکی سی مسکان چہرے پر سجائے کہا۔۔۔"

اگر کوئی مرد غصے میں آکر اپنی بیوی کو ایک بار یہ کہہ دے کے میں نے تمھیں طلاق دی۔۔۔تو کیا حکم ہو گا؟؟

طلاق کے لغوی معنی: قید کو اٹھا دینا ہے۔شرعاً اس سے مراد نکاح کی قید کو بائن الفاظ کے ذریعے فوری طور پر یا رجعی الفاظ کے ذریعے آنے والے زمانے میں مخصوص الفاظ کے ساتھ اٹھا دینا ہے۔(در مختار، کتاب الطلاق)

الفاظ طلاق کی دو قسمیں ہیں

لفظ صریح : ۱

لفظ کنایہ : ۲

*: طلاق کے لیے لفظ صریح کی تعریف اور احکام *

جو لفظ عرف وعادت میں طلاق کے معنی یعنی نکاح کی قید کو ختم کرنے میں اس قدر کثیر الاستعمال ہو جائے کہ جب بھی شوہر اپنی بیوی کے لیے وہ لفظ استعمال کرے تو بغیر کسی قرینہ خارجیہ (غضب یا مذاکرہ طلاق) کے ذہن طلاق کے معنی کی طرف سبقت کرے تو ایسا لفظ طلاق کے لیے صریح ہے۔

جیسا کہ *میں نے تجھے طلاق دی *اور *تو طلاق والی ہے *اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہو گی اور طلاق رجعی کا فائدہ یہ ہے کہ عدت کے دوران شوہر یکطرفہ طور پر جب چاہے رجوع کر سکتا ہے اس میں کوئی شرعی

روکاوٹ نہیں ہے۔یہ رجوع عمل سے بھی ہو سکتا ہے محض زبانی یہ کہہ کر بھی۔۔۔کہ *میں رجوع کرتا ہوں *اور اس کے لیے کیسی فتوے یا عدالتی فیصلے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔بس بحیثیت مسلمان مسئلہ شرعیہ معلوم ہونا چاہئے،اور اگر خدانخواستہ شوہر نے عدت کے اندر رجوع نہ کیا ہو تو گی اور عدت گزرنے پر یہی *طلاق رجعی *ایک *طلاق بائن *ہو جائے میاں بیوی جب چاہیں بغیر کسی *حلالے *یا کسی روکاوٹ کے باہمی رضامندی سے دوبارہ عقد نکاح کر سکتے ہیں اور اس عقد ثانی کے بعد صرف ایک تبدیلی رونما ہو گی کہ شوہر کو آئندہ صرف دو طلاقوں کا حق حاصل رہے گا،اور آئندہ کسی وجہ سے دو طلاقیں (ایک ساتھ یا الگ الگ وقفوں میں) دیں تو طلاق مغلظہ ہو جائے گی۔۔

*: طلاق کے لیے لفظ کنایہ کی تعریف اور احکام *

جو لفظ عرفِ عام میں طلاق اور غیر طلاق دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہو، ایسا لفظ طلاق کے لیے کنایہ ہے۔

طلاق کنایہ کی دو قسمیں ہیں

۱ : ایسے الفاظ استعمال کرنا جن سے طلاق کی نیت ہونے کی وجہ سے طلاق رجعی ہو گی۔ جیسا کہ *اِعْتَدِّی توعدت گراز، اِسْتَبْرِئِی رَحِمَکِ اپنا رحم صاف کر، انتِ واحِدۃٌ تو ایک ہے ان الفاظ کے ساتھ اگر طلاق کی نیت کی ہو شوہر نے تو طلاق رجعی ہو گی۔

۲ : ایسے الفاظ جن کے ساتھ طلاق بائن ہو گی۔ جیسا کہ *تم الگ ہو، تم *حرام ہو، تم شوہر تلاش کرو اور تم آزاد ہو وغیرہ

اگر شوہر نے مذکورہ الفاظ اس وقت استعمال کئے جس وقت طلاق کی بات چیت چل رہی تھی مثلاً شوہر اور بیوی جھگڑ رہے تھے اور بیوی طلاق کا مطالبہ کر رہی تھی تو اس صورت میں نیت کا اعتبار نہیں ہو گا بل کہ اس صورت

حال کی وجہ سے ہی طلاق ہو جائے گی کیوں کہ احوال تین طرح کے ہوتے ہیں:

۱: رضامندی کی حالت میں

۲: طلاق کے مذاکرے کی حالت میں

۳: غصے کی حالت میں۔

لہذا جب طلاق کے مذاکرے کی حالت میں شوہر نے یہ الفاظ کہے تو اس سے مراد واضح ہے لہذا نیت کی ضرورت نہیں ہو گی اور طلاق واقع ہو جائے گی۔

لفظ کنایہ کے ساتھ جو طلاق دی جاتی ہے وہ طلاق بائن کہلاتی ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ دوران عدت اور بعد عدت جدید نکاح کے ذریعے رجوع ہو سکتا ہے دوران عدت سابقہ شوہر سے جدید نکاح کر سکتی ہے اور بعد عدت اپنی مرضی سے سابقہ شوہر یا غیر سے تجدید نکاح کر سکتی ہے۔۔" کچھ لمحے خاموش ہونے کے بعد۔۔۔وہ گمبھیر لہجے میں گویا ہوئے۔۔۔

"اس مرد نے جو دی ہے وہ طلاق رجعی ہے۔۔۔۔۔۔"

وقاص نے تیزی سے استفسار کیا۔۔۔

"اس کا مطلب شوہر دورانِ عدت رجوع کر سکتا ہے؟؟۔۔۔"

جی بالکل۔۔۔ جیسا کے میں نے بتایا۔۔۔ عدت کے دوران شوہر یکطرفہ "
طور پر جب چاہے رجوع کر سکتا ہے اس میں کوئی شرعی روکاوٹ نہیں ہے۔
یہ رجوع عمل سے بھی ہو سکتا ہے محض زبانی یہ کہہ کر بھی۔۔۔ کہ *میں
"رجوع کرتا ہوں *۔۔۔

مفتی صاحب کا جواب اس کے اجڑے چمن میں پھر سے بہار لے آیا تھا۔۔

وہ نہیں بتا سکتا۔۔۔وہ کتنا خوش تھا یہ جاننے کے بعد۔۔۔کے اس کے پاس ابھی بھی چانس ہے۔۔۔۔

ابوذر نے فوری سوال کیا۔۔۔

آج کل لوگوں کو مسائل نہیں پتا ہوتے جیسے میری ہی مثال لے لیں۔۔۔۔۔تو کیا اگر جس طلاق ہوئی عورت کو یہ علم ہی نہ ہو طلاق رجعی میں شوہر کو حق حاصل ہوتا ہے واپس قولی یا فعلی رجوع کرنے کا۔۔۔اور شوہر بھی اسے بتائے بغیر فعلی عمل سے رجوع کر لے۔۔۔۔تو کیا اس صورت میں بھی رجوع ہو جائے گا۔۔۔یا پہلے عورت کے علم میں یہ بات لانا ضروری ہے؟؟"

مفتی صاحب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

اپنی ضرورت کا علم سیکھنا مرد و عورت دونوں پر فرض ہے۔۔۔جب نکاح" ہوتا ہے تو مرد و عورت دونوں پر ہی لازم ہو جاتا ہے نکاح و طلاق کے مسائل سیکھنا۔۔۔کیونکے یہ ان کی ضرورت ہے۔۔۔اب وہ نہیں سیکھ رہے یا علم والوں سے نہیں پوچھ رہے۔۔تو یہ ان کی غلطی ہے شریعت کی نہیں۔۔۔سارا مسئلہ پتا ہے کیا ہے۔۔۔لوگوں کو اپنے مسائل ٹھیک طرح پوچھنا بھی نہیں آتا۔۔۔مطلب شدید افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہا ہے کے اتنا بھی علم نہیں ہے کے اپنے مسائل ٹھیک طرح پوچھ سکیں۔۔۔جیسے آپ مجھ سے بات کرنے سے پہلے کیا یہ جانتے تھے کے اس شخص نے جس کے متعلق آپ یہ سوال کر رہے ہیں۔۔۔طلاق رجعی دی ہے؟؟۔۔۔بھئی طلاق تو دو طرح کی ہے۔۔۔آپ مجھے نہیں بتائیں گے تو مجھے کیسے علم ہو گا کے آپکے دوست نے طلاق رجعی دی ہے یا بائن۔۔۔یاد رکھیے گا۔۔۔روزِ محشر آپ کی یہ دلیل کے مجھے علم نہیں

تھا۔۔۔آپ کو بچا نہیں سکے گی۔۔اس لیے علم سیکھیں خاص طور پر اپنی ضرورت کا۔۔۔۔۔۔فلحال۔۔اگر شوہر فعلاً رجوع کر لے یعنی جو افعال زوجیں کے مابین ہوتے ہیں ان میں سے کچھ کر لے۔۔۔مثال کے طور پر بوسہ کر لے یا شہوت کے ساتھ چھو لے یا جماع کر لے رجوع ہو جائے گا۔۔"

"ایک طلاق پر کتنے دنوں کی عدت ہے۔۔۔وہ بتا دیں۔۔۔"وقاص نے گمبھیر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

"تین حیض۔۔۔"

مفتی صاحب کا شکریہ ادا کر کے وہ دونوں باہر آ گئے تھے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر رو رہی تھی جب دروازہ ناک ہوا۔۔۔

اسے لگا فرحا ہو گی۔۔۔کیونکے گھر میں اس کے علاوہ کوئی نہ تھا۔۔۔

اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔اس نے بیڈ سے اتر کر دروازہ کھولا۔۔۔

بس دروازے کا کھلنا تھا کہ سامنے سے آنے والی شخص نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر کمر کے پیچھے باندھ دیے۔۔۔ابھی وہ سمجھ پاتی کہ کیا چل رہا ہے۔۔۔اس سے قبل ہی وہ دیوار سے لگ چکی تھی۔۔۔

تم ٹھیک ہو کرن؟؟۔۔"معاویہ نے فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔۔"

ہمم۔۔۔"اس نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ "

معاویہ واقف تھا وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

اگر کچھ شیئر کرنا چاہو تو کر سکتی ہو۔۔۔میں ابھی بھی تمہارا دوست ہوں" "
معاویہ نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے کہا۔۔۔وہ ایک بار بھی اس کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر ماحول پر خاموشی طاری رہی۔۔۔۔

معاویہ۔۔۔میں نے مارا ہے سدرہ کو۔۔۔"وہ نظر جھکا کر اپنے جرم کا" اعتراف کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

اس نے معاویہ کا چہرہ نہیں دیکھا۔۔۔اس لیے وہ نہیں جانتی کہ اس نے کیا ری ایکشن دیا اس کے انکشاف پر۔۔۔

سوری میں نے ہماری دوستی کا خیال نہیں کیا اسے مارتے وقت۔۔۔" "

سدرہ اور معاویہ کے رشتے کی بات چل رہی ہے یہ بات تو سب ہی جانتے تھے۔۔۔

وقاص نے بھی ایک بار وارن کیا تھا اسی حوالے سے اسے۔۔۔

اس لیے کرن کو لگا کہ اسے معاویہ سے معذرت کرنی چاہیے۔۔۔چاہے وجہ کچھ بھی ہو۔۔مارا تو اس نے معاویہ کی ہونے والی منگیتر کو ہی ہے ناں۔۔۔یعنی اپنے دوست کی منگیتر کو۔۔۔

"مجھ سے معافی کیوں مانگ رہی ہو؟؟۔۔میرا ان سب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔اور پھر مجھے یقین ہے سدرہ نے ہی کچھ کیا ہو گا۔۔۔۔۔" معاویہ کا جواب سن۔۔۔وہ حیرانگی سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

"مگر وہ تمہاری منگیتر ہے ہونے والی"

"ایسا کچھ نہیں ہے کرن۔۔۔میں سدرہ کو صرف اپنی چھوٹی بہن کی نظر سے دیکھتا ہوں۔۔۔میں نے اس کے متعلق ایسا کبھی سوچا تک نہیں ہے۔۔۔یہ سب ان بڑوں کی بنائی ہوئی کھچڑی ہے۔۔۔میرا اس کھچڑی میں

کوئی حصہ نہیں۔۔مجھے کوئی اور پسند ہے۔۔۔کچھ معاملات چل رہے ہیں وہ حل ہو جائیں۔۔۔تو میں اسے پرپوز خود کروں گا اور مجھے یقین ہے وہ انکار بھی نہیں کرے گی۔۔۔میں اسی سے شادی کروں گا کرن جسے میں پسند کرتا ہوں۔۔۔میں لوگوں کے دباؤں میں آکر فیصلے کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔"

پہلے تو اسے کوئی امید نہ تھی کرن کو حاصل کرنے کی۔۔۔مگر اب ایسا نہ تھا۔۔۔کرن وو قاص کی طلاق ہو چکی تھی۔۔۔

اس کر نزدیک وقاص نے ویسے بھی کرن کو وہ محبت عزت و مرتبہ دیا ہی نہیں جس کے وہ قابل تھی۔۔۔

وہ وقاص کی دوستی کی خاطر اپنی محبت سے دستبردار نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔اس لیے اس نے سوچ لیا تھا کہ کرن کی عدت ختم ہوتے ہی وہ اسے پرپوز کر دے گا۔۔۔چاہے پھر یہ بات وقاص کو پسند آئے یا نہ آئے۔۔۔

معاویہ کی باتیں سنتے وقت۔۔۔کرن کے وہم و گمان تک میں نہ آیا کہ وہ اسی کی بات کر رہا ہے۔۔۔اور آتا بھی کیسے؟؟۔۔اس نے تو کبھی معاویہ کو اس نگاہ سے دیکھا ہی نہیں تھا اس کے نزدیک وہ ایک بہت خوبصورت نوجوان تھا۔۔۔جو ایک بہت امیر خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔اس کا بیک گراؤنڈ خاصہ پاور فل تھا۔۔۔اس جیسے لڑکے کو سدرہ جیسی لڑکیاں ہی پسند آ سکتی تھیں۔۔۔

شکر۔۔۔۔ویسے بھی سدرہ مجھے تمہارے لیے بالکل پسند نہیں تھی۔۔۔"
تمہارے لیے تو بالکل فرحا جیسی لڑکی ہونی چاہیے۔۔۔پیاری سی۔۔پتلی دبلی

۔۔۔نازک نازک سی۔۔۔اگر فرحااور تمہارے اسٹیٹس میں زمین آسمان کا فرق نہ ہوتا۔۔۔تو یقیناً میں تم سے خود کہتی۔۔۔کہ میری دوست کو دیکھ لو یار۔۔۔"آخری جملہ اس نے ہنستے ہوئے ادا کیا۔۔۔

فرحا۔۔۔"فرحا کا نام لیتے ہی معاویہ کے ذہن میں اگلا تصور ابوذر کا آیا" تھا۔۔۔

ابوذر کا بیہیویر بہت الگ تھا فرحا کے ساتھ۔۔۔اور یہ بات وہ بھولا نہیں تھا ابھی تک۔۔۔

وہ بے اختیار ہی سوچنے لگا۔۔۔کہ اگر کرن اس کے اسٹیٹس کو ہائی کہہ رہی ہے اور آسمان وزمین کے فرق سے تعبیر کر رہی ہے۔۔۔تو ابوذر اور فرحا کے اسٹیٹس کو کیا کہے گی پھر؟؟۔۔۔سب جانتے تھے ابوزر کی فیملی کا تعلق

سیاست سے تھا۔۔۔وہ لوگ اپنی سیاسی وجوہات کی بناپر بزنس فیلڈ میں دوسرے لوگوں سے پیچھے نظر آتے تھے۔۔۔۔ورنہ بیک گراؤنڈ کے طور پر وہی سب سے پاور فل تھے۔۔۔

فرحا اچھی لڑکی ہے۔۔۔لیکن میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں۔۔"سنجیدگی" سے جواب دیا۔۔۔

ہمم۔۔۔ویسے مجھے ایک بات سمجھ نہیں آرہی۔۔۔میں نے سدرہ کو مارا" ہے لیکن ڈرائیور نے مجھے پہچانا کیوں نہیں؟؟۔۔جبکہ اسی نے مجھے کلب چھوڑا تھا سدرہ کی گاڑی کا پیچھا کرتے ہوئے۔۔۔اور وہ فوٹیج۔۔۔وہ کیسے غائب ہو گئی؟؟۔۔۔۔"اس کی باتیں سنتے ہی۔۔۔۔اس لڑکے کی پکڑ اسٹیرنگ پر مضبوط ہوئی ی۔۔۔

وہ واقف تھا اسے وقاص نے بچایا ہے۔۔۔ مگر نا جانے کیوں دل راضی نہ ہوا اسے یہ بات بتانے پر۔۔۔۔

کہیں ناں کہیں اس کی محبت اسے سلفش کر رہی تھی۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کے کرن پھر سے وقاص کے لیے اپنے دل میں کوئی ی نرم گوشہ رکھے۔۔۔

تم بھول جاؤ یہ سب۔۔۔۔اور ضرورت نہیں ہے دوبارا سدرہ کے قریب" جانے کی۔۔۔ کرن۔۔۔ مہوش انٹی بہت خطرناک عورت ہیں۔۔ان سے جتنا دور رہو گی اتنا اچھا رہے گا تمھارے لیے۔۔۔جو عورت اپنے اچھے بھلے شوہر کو موت سے ہمکنار کرا سکتی ہے۔۔یقین مانو وہ کچھ بھی کر سکتی

ہے۔۔۔"معاویہ مہوش خاتون کی جانب سے کرن کو لے کر فکر مند ہوا تھا۔۔۔۔

اس نوجوان کا انکشاف۔۔۔کرن کے کان کھڑے کر گیا۔۔۔۔

"کیا کیا تھا انھوں نے اپنے شوہر کے ساتھ؟۔۔۔"
وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکی تھی یہ سوال کرنے سے۔۔۔

مہوش خاتون کی سفاکیت و ظلم سے تو وہ بھی ناآشنا نہیں تھی۔۔۔لیکن اسے وقاص کے والد کے متعلق کچھ علم نہیں تھا۔۔۔

تمھیں نہیں پتا؟؟۔۔"معاویہ کے لہجے میں حیرانگی تھی۔۔۔ "

نہیں۔۔۔کیا ہوا تھا بتاؤ ناں؟؟۔۔"اس بار اس کے لہجے میں اشتیاق و" تجسس تھا جاننے کا۔۔۔۔۔

وقاص نے شروع سے ہی اسے الگ رکھا تھا۔۔اس لیے وہ اپنے ساس سسر کے متعلق۔۔یا ان کے گھریلو مسائل کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

تمہارا گھر آ گیا کرن۔۔۔"معاویہ کا اسے بتانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔ " کیونکہ وہ خود بھی چاہتا تھا کہ اب کرن ان لوگوں سے دور ہی رہے۔۔۔

گاڑی رک جانے کے باوجود۔۔۔کرن بجائے اترنے کے معاویہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

معاویہ۔۔۔"اس نے محسوس کر لیا تھا کہ معاویہ موضوع کو گل کرنے کی" کوشش کر رہا ہے۔۔۔

ڈیورس ہو چکی ہے تمہاری وقاص سے۔۔اس لیے بہتر یہی ہے۔۔۔کہ " اب تم ان لوگوں سے دور رہو۔۔۔یاد رکھنا کرن۔۔۔یہ ان لوگوں میں سے ہیں۔۔۔جن کی نہ دوستی اچھی ہے نہ دشمنی۔۔۔"معاویہ نے سمجھانے والے انداز میں نرمی سے کہا۔۔۔

وہ سمجھ گئی تھی کہ معاویہ اسے نہیں بتانے والا اس حوالے سے کچھ بھی۔۔۔اثبات میں سر ہلا کر گاڑی سے اتری۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سراب کہاں چلنا ہے؟؟۔۔۔"عمر کے سوال پر دوبدو جواب آیا۔۔ "

"کرن کے گھر۔۔۔"

اتنی رات کو؟؟۔۔"ابوذر اسے حیرت سے تکتے ہوئے۔۔ "

ہاں۔۔۔کیونکہ میں ایک لمحے کی دیری نہیں چاہتا اور۔۔۔"وقاص کی "
آنکھوں میں ایک الگ سے ہی چمک ابھری تھی یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔

واہ میرے رانجھے۔۔۔"اس کی کمر فخرانہ تھپتھپاتے ابوذر خوش ہو کر "
بولا۔۔۔

لیکن تجھے میری ہیلپ کرنی پڑے گی تھوڑا راستہ صاف کر کے۔۔۔۔" "
بس وقاص کا کہنا تھا۔۔۔کہ ابوذر کی آنکھیں ٹوسٹ ہوئیں۔۔۔وہ اچھے سے
جانتا تھا کہ وقاص کو کس قسم کی ہیلپ کی ضرورت ہے ابھی۔۔۔

ائے ائے کیپٹن" دو انگلیوں کو پیشانی پر لگا کر سلوٹ مارتے۔۔۔۔فوری "
جنگ کے میدان میں کودنے کے لیے تیار ہوا۔۔۔

اس کا لہجہ اس قدر پر جوش تھا کہ یہ جملہ کہتے وقت۔۔۔کہ عمر بے اختیار
مسکرا دیا۔۔۔

عمر پاس کے میڈیکل پر گاڑی روکنا۔۔۔۔راستہ صاف کرنے کے لیے "
کچھ ضروری سامان لینا ہے۔۔۔"ابوذر کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ
بکھری تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

دروازہ کافی دیر سے نوک ہو رہا تھا۔۔۔ مگر کیونکہ کرن اپنے کمرے میں بیٹھ کر رو رہی تھی۔۔۔اس لیے دروازہ کھولنے مجبوراً فرحا کو آنا پڑا۔۔۔وہ اپنا سیل ہاتھ میں لیے ہوئے تھی۔۔۔ جس پر پاکستانی فلم چل رہی تھی۔۔۔

فرحا جانتی تھی کہ وہ پولیس اسٹیشن سے آنے کے بعد۔۔۔اپنا کمرہ بند کر کے بیٹھی رو رہی ہے۔۔۔

اس نے دروازہ کھولا تو وہاں کوئی موجود نہ تھا۔۔۔

دروازہ بند کر کے وہ پلٹی۔۔۔۔واپس اپنے کمرے میں جا کر لیٹنے کے لیے۔۔۔ مگر ابھی صرف دو قدم ہی چلی تھی کہ دروازہ پھر نوک ہوا۔۔۔

اس نے پلٹ کر دروازہ کھولا۔۔۔تو پھر وہاں کوئی موجود نہ تھا۔۔۔

اس بار وہ یہ دیکھنے کے لیے کہ کوئی بچہ تو ان کے ساتھ شرارت نہیں کر رہا ۔۔۔ تھوڑا گھر کے دروازے سے باہر نکلی۔۔۔

اور بس اس کا دروازے سے باہر نکلنا تھا۔۔کہ پیچھے سے کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھا۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے اس کا سیل چھین لیا۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔اور اگلے ہی پل۔۔۔اس کا پورا جسم ڈھل گیا۔۔۔اس کی آنکھیں از خود ہی بند ہو گئیں۔۔۔

وہ فرش پر گرتی اس سے قبل ہی کسی مضبوط باہوں نے اسے تھام لیا تھا۔۔۔

راستہ صاف ہے۔۔۔آجا۔۔۔"ابوذر جو بلوٹوتھ کان پر لگائے ہوئے تھا " ۔۔۔وہ اپنی باہوں کے حصار میں اس نازک لڑکی کے بے ہوش وجود کو دیکھ ۔۔فوراہی وقاص کو اطلاع دینے لگا۔۔۔

ان کے بالکل سر پر ہی سفید رنگ کا بلب لگا ہوا تھا۔۔۔جس کی روشنی میں اس لڑکی کا سراپا کسی حور سے کم معلوم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

ابوذر نے ایک دو ثانیوں تک اس کے خوبصورت مگر کمزور سراپے کو بغور دیکھا۔۔۔پھر تیزی سے اسے برائیڈل سٹائل میں کیری کیا۔۔کہ اس سے پہلے کوئی انہیں دیکھ لے۔۔۔

وہ اسے لے کر لفٹ کی جانب بڑھا۔۔۔

"۔۔وقاص لفٹ سے نکل کر جلدی لے کر جا۔۔۔کوئی دیکھ نہ لے۔۔۔" فوراً ہی فرحا کے اپارٹمنٹ میں داخل ہو گیا تھا۔۔۔

جبکہ ابوذر لفٹ میں داخل ہو گیا۔۔۔

یہ مجھے لگ رہا ہے۔۔۔یا یہ لڑکی ضرورت سے زیادہ ہلکی ہے؟؟۔۔" "
ابوذر اپنے ہاتھوں کو۔۔۔جن سے اسے کیری کیا ہوا تھا۔۔۔فضا میں اوپر
نیچے کرتے۔۔۔الجھ کر خود ہی سے پوچھنے لگا۔۔۔

خدا کی شان ہے تنکے میں جانا ہے۔۔۔"وہ مضحکہ خیز انداز میں گویا "
ہوا۔۔۔

نہ کوئی خوبصورت فیگر۔۔۔نہ ہی کسی امیر باپ کی اولاد۔۔پتہ نہیں کس "
بات کا اتنا غرور دکھاتی ہے مجھے۔۔۔"اسے گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھاتے
وقت۔۔۔وہ بہت قریب آگیا تھا اس کے۔۔۔

اس کی مہک بہت پیاری سی تھی۔۔بہت میٹھی سی۔۔۔نہیں جانتا
کیوں۔۔۔لیکن وہ مہک اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے اس کی گردن پر جھک کر۔۔۔اس کی مہک سونگھنے لگا۔۔۔

لیکن پھر اگلے ہی پل اپنا سر جھٹکتے ہوئے۔۔۔منہ میں کڑکڑاتا فور اگاڑی سے باہر نکلا۔۔۔اور ڈور زور سے بند کیا۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔

اس نے کسی سے کہا نہیں۔۔۔مگر اندرونی طور پر وہ بہت ڈر گئی تھی ۔۔خاص طور پر جب اسے پولیس پکڑ کر لے کر گئی۔۔۔پھر وہاں وقاص کا آکر سدرہ کے لیے اس سے لڑنا۔۔۔اسے مزید توڑ گیا تھا۔۔۔

ڈیڑھ سال کی شادی میں دیوانوں کی طرح چاہا تھا اسے۔۔۔ مگر اس ستمگر نے ایک بار نہ پوچھا۔۔ کہ تم کیسی ہو کرن۔۔۔ دوسروں کو کیا علم؟؟۔۔۔ لیکن اسے تو علم ہے ناں۔۔۔ کہ وہ ایک سادہ سی لڑکی ہے۔۔ عام سی۔۔۔ پولیس اسٹیشن کے چکر نہیں لگائے اس نے زندگی میں کبھی۔۔۔ اک بار نہ پوچھا اس کے متعلق اس ہرجائی نے۔۔۔۔ بس اپنی بہن کے لیے آکر لڑنے کھڑا ہو گیا۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔۔

اپنے کمرے میں بیٹھ کر۔۔۔ ابھی رو ہی رہی تھی کے دروازہ ناک ہوا۔۔۔

اسے لگا فرحا ہو گی۔۔۔ کیونکے گھر میں اس کے علاوہ کوئی نہ تھا۔۔۔

اس نے پہلے سوچا کہہ دے کہ فرحا مجھے کچھ دیر اکیلے رہنے دو۔۔۔لیکن پھر خیال آیا کہ وہ بیچاری بیمار ہے۔۔

اس کا ابھی آپریشن ہو کر چکا ہے۔۔۔شاید اسے کسی چیز کی ضرورت ہو ۔۔۔اس خیال کے آنے پر اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔اس نے بیڈ سے اتر کر دروازہ کھولا۔۔۔

بس دروازے کا کھلنا تھا کہ سامنے سے آنے والے شخص نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر کمر کے پیچھے باندھ دیے۔۔۔

اس نے چونک کر نظر اٹھائی۔۔۔

وقاص کو دیکھا ابھی وہ کچھ کہہ پاتی۔۔۔اس سے قبل ہی وہ اس کے سرخ ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔اور مقابل کے ہاتھ آہستگی سے آزاد کیے۔۔۔

سمجھ پاتی کہ کیا چل رہا ہے۔۔۔اس سے قبل ہی وہ حسین نوجوان اسے دیوار سے لگا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اس پر بھوکے شیر کی طرح ٹوٹا تھا۔۔۔

کرن نے فوراہی احتجاج کرنا چاہا۔۔۔وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے سینے کو دور دھکیلنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

کیونکہ وہ ہاتھ اس کے کام میں خلل ڈال رہے تھے۔۔۔اس لیے انھیں اپنے ایک ہاتھ سے پکڑ کر۔۔۔ سر سے اور لگا دیا۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ٹھوڑی پکڑ لی۔۔۔

اس کی مکمل سانسوں پر قابض آنے کے بعد۔۔۔جب وہ ہٹا۔۔۔تو وہ لڑکی لمبے لمبے سانس بھرنے لگی۔۔۔

میں نے رجوع کیا۔۔۔"وہ آہستگی سے اس کے کان میں سرگوشی کرتا " ۔۔۔ایک قدم دور ہٹ کر کھڑا ہوا۔۔۔

کرن کے نہیں سمجھ آیا تھا مقابل کیا بول رہا ہے۔۔۔اور اس لمحے جتنا وہ اس پر غصہ تھی۔۔۔وہ سمجھنا چاہتی بھی نہیں تھی۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی وقاص؟؟۔۔۔دماغ خراب ہو گیا ہے" تمھارا؟؟۔۔۔ہماری ڈیورس ہو چکی ہے کیا بھول گ ئی ے ہو؟؟۔۔۔" وہ بپھر کر غضبناک حد تک سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ چیخی۔۔۔

مگر مقابل نے ایک لفظ نہ کہا۔۔۔الٹا ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی تبسم رقصا ہوئی ی۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔مقابل کا پارہ مزید ہائی ی ہوا۔۔۔

"تم اپنی بہن کا بدلا لینے آئے ہو ناں مجھ سے؟؟۔۔۔اس لیے میرے گھر میں آدھی رات کو گھس آئے۔۔۔اور فرحا۔۔۔فرحا کہاں ہے؟؟۔۔۔"فرحا کا خیال آتے ہی وہ پریشان ہو کر باہر بھاگی۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کے اس کی دشمنی میں یہ ظالم لوگ فرحا کو نقصان پہنچائی یں۔۔۔وہ بیچاری تو پہلے ہی بہت اذیت میں تھی۔۔۔

فرحا۔۔۔فرحا۔۔۔"گھر میں فرحا کو نہ پا کر۔۔۔اب وہ خوفزدہ ہو کر" وقاص کی جانب مڑی تھی۔۔۔جو خاموشی سے پہلے فرحا کے کمرے

۔۔۔پھر واشروم۔۔۔اور آخری میں لاونج و کچن تک اس کے پیچھے پیچھے آیا تھا۔۔۔

فرحا کہاں ہے وقاص؟؟۔۔۔اس بیچاری کو ہماری دشمنی میں مت گھسیٹو۔۔" وہ روہانسہ ہو کر بولی۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ ڈوروں سے سجی تھیں۔۔۔۔

وہ بالکل ٹھیک ہے اور ابوذر کے ساتھ ہے۔۔۔" وقاص نے اسے فرحا کے لیے پریشان ہوتا دیکھ۔۔۔۔ مطمئن لہجے میں جواب دیا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔ابوذر اور فرحا؟۔۔۔۔یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔" وہ قطعی لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

ممکن ہی نہیں فرحا ابوذر جیسے پلے بوائے میں انٹرسٹ لے۔۔۔

کیوں نہیں ہو سکتا؟۔۔۔کیا فرحا لڑکی نہیں ہے۔۔۔یا تم نے اس بیچاری کو" "اپنی فری کی نوکرانی سمجھ لیا ہے۔۔

کیا؟۔۔۔" وقاص کے جملے سن وہ چونکی۔۔۔۔۔۔"

کرن وہ کوئی امیر زادی نہیں ہے جس کے گھر آ کر تم ہر وقت پڑ جاتی" ہو۔۔۔ایک دن مہمان۔۔۔دو دن مہمان۔۔۔تیسرے دن وبالِ جان ہوتا ہے۔۔۔رحم کرؤ اس پر۔۔۔" وقاص نے دانستہ طور پر باتوں کا رخ موڑا تھا۔۔۔تاکے کرن مزید اس پر چڑھائی نہ کرئے فرحا کو اغواہ کرنے کے سبب۔۔۔

وقاص نہیں جانتا۔۔۔وہ لڑکی پہلے ہی کتنا شرمندہ سی رہا کرتی تھی کیونکہ اس کے سارے پیسے تو شمائلہ بیگم لے گئی تھیں۔۔۔اب اس کا گزر بسر تو فرحا کے پیسوں پر ہی چل رہا تھا۔۔۔یہ باتیں سننے کے بعد۔۔۔۔وہ شرمندگی کی انتہا گہرائیوں میں اتر گئی۔۔

اس سے بہتر کون جانتا تھا کہ فرحا کے حالات اتنے خراب ہیں۔۔۔کہ اس بیچاری نے لون لے کر اپنا آپریشن کرایا ہے۔۔۔

اسے محسوس ہوا۔۔۔کہ وقاص مانا کڑوا بول رہا ہے۔۔۔لیکن ہے سچ۔۔۔۔ اسے کام کرنے اور پیسہ کمانے کی سخت ضرورت ہے اب۔۔۔

وہ کب تک فرحا پر یوں بوجھ بنی رہے گی؟؟۔۔

پھر اسے انس کی آفر یاد آئی۔۔۔

جب تک کام نہیں مل رہا۔۔۔میں انس کے ساتھ ہی کام کر لیتی "
ہوں۔۔۔ویسے بھی کون سہ مجھے بار بار اس کے افس جانا پڑے گا۔۔۔میں
یہیں سے بیٹھ کر ای میل پر اسے ناول سینڈ کر دیا کروں گی۔۔۔کم از کم پیسے
آئیں گے۔۔۔مجھے فرحا پر یوں بوجھ بننا نہیں پڑے گا۔۔۔"اسے سوچ میں
ڈوبا دیکھ۔۔۔وقاص اس کی جانب آیا۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے رجوع کے متعلق بتانے کی سوچ رہا تھا مگر اگلے ہی
لمحے اسے خیال آیا کہ یہ صحیح نہیں ہو گا۔۔۔۔

کرن یہ جانتے ہی کہ وہ اس کے نکاح میں ہے دوبارہ طلاق کی ضد لے کر بیٹھ جائے گی۔۔۔

وہ لڑکی اس کے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔یہ وہ تلخ حقیقت تھی جو اسے اپنے دل کو گہری ضرب لگاتی معلوم ہوئی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ابھی ٹھیک وقت نہیں اسے بتانے کا۔۔۔"یہ خیال آتے ہی وہ" اپنی جگہ منجمد ہو گیا۔۔۔

تم میرے پاس جاب کر لو۔۔۔۔رہنے کے لیے اپارٹمنٹ، ڈرائیور، " گاڑی جو مانگو گی دوں گا۔۔۔"اس وجاہت سے مالا مال نوجوان نے جب کرن کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔
تو مقابل فوراہی حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔

حواسوں میں لوٹتے ہی۔۔۔اس نے عجلت سے وقاص کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ جدا کیا۔۔۔

مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔" وہ کدورت سے اس کی جانب دیکھ "
۔۔۔منہ بسور کر کہتے ہی۔۔۔ فورا اپنا سیل لینے اپنے کمرے کی جانب
بڑھی۔۔تاکہ فرحا کو کال کرئے۔۔۔

اسے یقین تھا کہ وقاص جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔کیونکہ اگر فرحا اور ابوذر کے درمیان کچھ ہوتا۔۔تو ایسا ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ اسے نہ بتاتی۔۔۔

کرن کو کال کرتا دیکھ۔۔۔وقاص نے تیزی سے اس کا سیل جھپٹ کر چھینتے۔۔۔اپنی پاکٹ میں ڈالا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"غصے سے لال ہوتے چہرے کے ساتھ اس کی جانب "
دیکھ۔۔۔الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

ان دونوں کو ٹائم اسپینڈ کرنے دو اکیلے۔۔۔کیا چھپکلی کی طرح چپکی رہتی ہو "
اس سے۔۔۔"وقاص کے نروٹھے لہجے میں کہتے ہی۔۔۔کرن نے اسے غرا
کر دیکھا۔۔۔

وقاص عباسی تم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو کیا؟؟۔۔"تیکھے لہجے میں "
استفسار کیا۔۔۔

انداز پوچھنے کا کچھ اس طرح تھا۔۔۔کہ بس تم ہاں کرو۔۔۔اور پھر میں
تمہیں بتاتی ہوں۔۔۔

"سمجھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔تم ہو۔۔۔"وہ اپنی گردن کی پشت ہلکے سے مسلتے۔۔۔چھت کی جانب نظر کر۔۔۔آہستگی سے بڑبڑایا۔۔۔

وقاص عباسی کے نزدیک یہ بالکل ایک فضول وعبث سوال تھا۔۔۔

"کیا کہا تم نے ابھی؟؟۔۔"وہ ٹھیک طرح سن نہیں سکی تھی۔۔۔

"میں نے؟؟۔۔۔"مقابل نے خاصہ انجان لہجے میں پوچھا۔۔۔جیسے اس معصوم کو پتہ ہی نہ ہو۔۔۔کہ وہ لڑکی کیا بات کر رہی ہے۔۔۔

" صرف پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔۔مجھے میری دوست صحیح سلامت ان پانچ منٹ میں واپس لا کر دو۔۔۔ورنہ وقاص میں ذرا نہ ہچکچاؤں گی "پولیس کو کال کرنے میں۔۔۔

اس حسین لڑکی نے شہادت کی انگلی مقابل کی جانب کر۔۔۔دھمکی امیز لہجے میں وارننگ دی۔۔۔

" پتہ ہے مجھے۔۔۔تم نہیں ہچکچاؤ گی۔۔"اس کا لہجہ بہت سادہ سہ تھا یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔مگر اس کی آنکھیں۔۔۔۔وہ سادہ نہیں تھیں۔۔وہ گہری تھیں۔۔۔

بہت مفاہمانہ۔۔ان گہری آنکھوں میں کرن نے رنجیدگی ابھرتی دیکھی۔۔۔

وہ نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر اس کی آنکھوں کی رنجیدگی نے۔۔۔ڈائریکٹ دل پہ اثر کیا تھا۔۔۔

پہلی بار اسے محسوس ہوا۔۔۔کے وقاص نے اس سے شکوہ کیا ہو۔۔۔

وہ ایک دو ثانیوں کے لیے خاموش ہو گئی۔۔۔اور بس اس کا چہرہ دیکھنے لگی

اگلے لمحے اس نے اپنا سر جھٹکا۔۔۔"یہ میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔ہماری ڈیورس ہو چکی ہے الریڈی"

کیا تم واقعی میرے پاس دوبارہ نہیں آنا چاہتیں؟؟۔۔"اس کے سوال نے " کرن کو مزید جھٹکا دیا۔۔

اسے سمجھ نہ آیا آج وقاص کو ہوا کیا ہے۔۔۔وہ کیوں اس سے اس طرح کی باتیں کر رہا ہے۔۔۔

اس لمحے جو وقاص کی آنکھوں میں امید تھی۔۔۔اسے توڑنا کرن کو دنیا کا سب سے مشکل کام لگا۔۔۔

وہ ایک گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔مگر انکار نہ کر سکی۔۔۔وہ امید نہ توڑ سکی جو اس کی آنکھوں میں تھی۔۔۔

کتنا بھی مجھے باتوں میں لگانے کی کوشش کر لو۔۔۔مگر مسٹر وقاص آپ " کے پاس صرف دو منٹ رہ گئے ہیں۔۔"اس نے گردن ہلکی سی موڑ کر ۔۔۔آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے۔۔۔اسے یاد دہانی کرائی۔۔۔

آپ کوایسے ادائیں نہیں دکھانی چاہیے "اس حسین نوجوان کے گمبھیر "
لہجے میں کہتے ہی۔۔۔کرن الجھ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

اس نے بھلا کون سی اداد کھائی تھی اب تک ؟؟؟۔۔۔جب دکھاتی تھی تب
تو کبھی دیکھی نہیں۔۔۔

ہیں ؟؟۔۔"نا سمجھی سے ابرو اچکا کر۔۔۔"

میں نے کہا مسز وقاص عباسی آپ کوایسے ادائیں نہیں دکھانی چاہیں۔۔۔ "
خاص طور پر تب۔۔جب ہم ایک کمرے میں اکیلے ہوں اور آپ نے دوپٹہ
تک پہنے کی زحمت نہ کی ہو۔۔۔"اس نے اپنے جملے کی۔۔۔ایک گہرا سانس

بھر کر۔۔۔شوخی سے مقابل کے خوبصورت ونازک وجود کو تکتے۔۔۔پوری وضاحت کی۔۔۔

وقاص کے کہتے ہی اس نے فوراہی اپنے وجود پر نگاہ دوڑائی۔۔۔اس کے پاس دوپٹہ نہیں تھا۔۔۔وہ اتنی دیر سے وقاص کے ساتھ ایسے ہی کھڑی تھی ۔۔۔

مقابل سمجھے کہ وہ اسے اپنی جانب دوبارہ اٹریکٹ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔اس خیال نے ہی اسے زمین میں ادھاد ھنسادیا تھا۔۔۔

تیزی سے بیڈ پر پڑے اپنے دوپٹے کی جانب لپکی۔۔۔۔

دوپٹہ سے اچھی طرح سر کور کر۔۔۔دراز سے ماسک نکال کر چہرے پر پہنا۔۔۔وہ جاہت سے مالامال حسین نوجوان اس کے ایک ایک عمل کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اسے بالکل اچھا نہیں لگا تھا کرن کا خود کو اس سے یوں چھپانا۔۔۔۔

کسی خوش فہمی میں مت رہنا۔۔۔۔وہ تم تھے ج۔۔۔۔۔جس نے مجھے " ۔۔۔مجھ پر اچانک حملہ۔۔۔حملہ کیا۔۔۔جس کی وجہ سے مجھے۔۔۔۔مجھے خیال نہیں رہا دوپٹے کا۔۔۔" کچھ لمحے پہلے جو ہوا اس کی یادوں نے جیسے اس کے گالوں کو سرخ کر دیا تھا۔۔۔۔

پہلے تو وہ ڈائریکٹ مقابل کی گہری آنکھوں میں دیکھ کر بولنا شروع ہوئی تھی۔۔۔ لیکن آہستہ آہستہ اس کی نگاہوں نے جیسے اپنے سحر میں جکڑا ہو ۔۔۔ کرن ہڑبڑا گئی۔۔

وقاص عباسی کے ڈائریکٹ آنکھوں میں دیکھ کر بات کرنا اتنا اسان نہیں تھا جتنا وہ سمجھ بیٹھی۔۔۔

اہستہ آہستہ اس کے الفاظ گڑبڑاہٹ کا شکار ہو گئے۔۔۔ یہاں تک کہ اس نے اخری جملے پر اپنی خوبصورت آنکھیں جھکا لیں۔۔۔

اسی لمحے وقاص نے اپنا سیل نکال کر ابوذر کو کال ملا دی تھی۔۔۔ یہ سگنل تھا۔۔۔ کہ ابوذر فرحا کو واپس بھیج دے۔۔۔

اس کا سگنل ملتے ہی ابوذر نے اپنے برابر میں بیٹھی لڑکی کی جانب دیکھا۔۔۔جو اسی کے کندھے پر سر رکھے۔۔۔بے خبر تھی دنیا سے۔۔۔

وہ تین سے چار بار اس کا سر اپنے کندھے سے ہٹا کر سیٹ سے ٹکا چکا تھا جھنجھلا کر۔۔۔لیکن وہ ہر بار اس کے کندھے پر لڑک آتی۔۔۔۔۔

اسے کوئی ٹینشن نہیں تھی کہ اس نے ایک لڑکی کو اغوا کر کے اپنے برابر میں بیٹھایا ہوا ہے۔۔۔وہ ہینڈسم لڑکا تو مست موجی بنے۔۔۔آرام سے بیٹھ کر اپنا پب جی کھیل رہا تھا سیل میں۔۔۔۔

فرحا ہوش میں نہیں آئی تھی اب تک۔۔۔وہ کہاں سے اسے واپس لے آتا۔۔۔اسی لیے وقاص کے سگنل کو بالکل نظر انداز کر۔۔۔اپنے گیم میں مگن رہا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر گزرئی تھی۔۔۔اسے وقاص کی کال آنے لگی۔۔۔

" کہاں ہے سالے ؟؟۔۔۔تجھے اتنی دیر پہلے سگنل دیا تھا ابھی تک فرحا کو بھیجا کیوں نہیں ؟؟۔۔۔یہاں کرن کا پارہ ہائی ہو رہا ہے مجھے دھمکیاں دے رہی ہے وہ۔۔۔" وقاص کو بگڑتا دیکھ۔۔۔اس نے ایک گہرا سانس بھرا۔۔۔

" میں اسے واپس نہیں لا سکتا۔۔۔" ابوذر کے کہتے ہی وقاص کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔

" ابوذر وہ میری سالی جیسی ہے۔۔۔اگر تو نے اسے ہاتھ بھی لگایا ناں تو یقین جان۔۔۔" فرحا کرن کو کتنی پیاری تھی کیا وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ اس نے دودھ کی رکھوالی بلی کو سونپ دی ہے۔۔۔۔

ابوذر ایک نمبر کا پلے بوائے تھا۔۔اس کے لیے کسی بھی لڑکی کو اپنے چارم میں پھنسانا کوئی بڑی بات نہیں تھا۔۔۔اگر فرحا بھی پھنس گئی تھی تو کیا عجب؟؟؟۔۔

ابوذر اور فرحا باہر خود سے ملتے۔۔۔تو بات الگ تھی۔۔۔لیکن اس وقت باتیں ساری اس سے کنیکٹڈ تھیں۔۔۔اس لیے وہ نہیں چاہتا تھا کہ ان کے درمیان کچھ بھی ایسا ویسا ہو۔۔۔جس کے سبب کرن اس کے گلے کو آئے۔۔۔

وہ پہلے ہی اس سے بہت نفرت کر رہی تھی۔۔وہ نوجوان مزید اس کی نفرت کو بڑھانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

او۔۔او۔۔۔ہولڈان۔۔۔اتنی بھی کوئی خوبصورت نہیں ہے تیری " سالی۔۔کہ میری نیت خراب ہو جائے۔۔۔یہ تو میرے ٹائپ کی بھی نہیں ہے۔۔۔میں صرف اس لیے اس مصیبت کو اپنے ساتھ رکھنے پر مجبور ہوں ۔۔کیونکہ اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے "ابوذر نے خاصہ جھنجھلاہٹ ظاہر کی تھی۔۔۔

واٹ۔۔۔اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا؟؟۔۔کوئی ری ایکشن تو نہیں کر " گئی وہ دوائی؟؟۔۔میں نے تجھ سے کہا بھی تھا اسٹرانگ مت لینا۔۔"ایک ہاتھ سے اپنی پیشانی مسلتے۔۔۔دوسرے ہاتھ سے سیل پکڑے۔۔۔وہ دانت پیستے گویا ہوا۔۔۔

تو، تو مجھ پر ایسے چڑھائی کر رہا ہے جیسے مجھے بڑا ایکسپیرینس ہے لڑکیاں اغوا" کرنے کا۔۔۔میڈیکل والے نے تو کہا تھا ایک گھنٹے میں ہوش آجائے گا

۔۔۔اب نہیں آرہا تو میں کیا کروں ؟؟۔۔۔" وقاص کی بات سن ایک دو لمحوں کے لیے ہی صحیح۔۔۔ مگر فکر مند وہ بھی ہوا تھا۔۔۔ لیکن واقف تھا اگر وقاص کو یہ بات بتائے گا۔۔ تو وہ مزید ہائپر ہو جائے گا۔۔۔۔اس لیے فقط بے بسی و شدید جھنجھلاہٹ ظاہر کی۔۔۔

افف۔۔۔ابوذر تجھے ایک کام دیا تھا تجھ سے وہ بھی ٹھیک طرح نہیں" "ہوا۔۔۔اس سے تو، تو بغیر بے ہوش کرے اسے اپنے ساتھ لے جاتا۔۔۔

اور وہ چلنے کے لیے تیار ہو جاتی جیسے۔۔۔ عجیب؟؟؟۔۔۔"خاصہ طنزیہ " لہجے میں دو بدو جواب دیا۔۔۔

فلحال تو اس کی فکر چھوڑ۔۔اپنا کام کر۔۔۔اسے میں سنبھال لوں گا۔۔۔" " اس نے وقاص کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔۔۔

اپنا کام۔۔۔" مقابل خاصہ دل جلے لہجے میں بڑبڑایا۔۔۔کیا بتاتا "
اسے۔۔۔کہ کرن پہلے ہی اسے اپنے اپارٹمنٹ سے نکال چکی ہے۔۔۔

ایک کام کر۔۔۔فرحا کے سیل سے کرن کو میسج کر۔۔۔اور کہہ کے فکر نہ "
"کرے اس کی۔۔۔

اوکے۔۔۔ابھی کرتا ہوں۔۔۔"ابوذر نے کہہ کر کال ڈس کنیکٹ "
کی۔۔۔

اپنی پاکٹ سے فرحا کا سیل نکال کر۔۔۔کرن کو میسج کر دیا۔۔۔

ابھی میسج کر کے۔۔۔اس نے سیل پاکٹ میں ڈال کر۔۔۔واپس اپنا گیم سٹارٹ کیا ہی تھا۔۔۔

سردی لگ رہی ہے۔۔۔"وہ حسین لڑکی بے ہوشی میں ہی ہلکا سہ بڑبڑاتے" ۔۔اس کی گردن کے گرد اپنی دونوں باہوں سے حصار باندھ گئی۔۔۔

ابوذر ایک لمحے کے لیے تو مکمل ساکت ہوا۔۔۔

اسے اپنے ارد گرد ہوا تنگ ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

اس نے ڈرتے ڈرتے ہلکی سی گردن گھمائی۔۔۔اپنے کندھے پر سر رکھ کے سوتی ہوئی سنو وائٹ کی جانب۔۔۔

وہ سنو وائٹ جو بلیک رنگ کی جینز اور ڈارک نیلے رنگ کی کالر والی شرٹ میں ملبوس تھی۔۔۔اس کا حلیہ بالکل ٹام بوائے جیسا تھا۔۔۔

اس کی زلفیں کچھ چہرے پر آ رہی تھیں۔۔۔تو کچھ ابھی بھی پونی میں قید دکھائی دے رہی تھیں۔۔۔

بس گردن کا مڑنا تھا۔۔۔وہ لڑکی اتنی قریب نظر آئی۔۔۔کہ شدید گرمی کا احساس ہونے لگا۔۔۔۔

اس کے سرخ گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹ اتنے نزدیک تھے کہ ہلکا سا آگے بڑھے تو چھو لے۔۔۔انہیں دیکھتے ہی حلق اور ہونٹ خشک ہوتے محسوس ہوئے۔۔۔اس نے ہلکی سی اپنی تر زبان ہونٹوں پر پھیری۔۔۔

وہ تو میرے ٹائپ کی بھی نہیں ہے" کبھی کبھار انسان کو بڑی جلدی اپنے "
منہ کی کھانی پڑتی ہے۔۔۔اور اس لمحے وہ یہی سوچ رہا تھا۔۔۔

سردی لگ رہی ہے۔۔۔" وہ پھر بڑبڑائی۔۔۔ مگر ابوذر دل ہی دل شکر ادا"
کر رہا تھا۔۔۔کہ اس بار مزید نہ چپکی۔۔۔

گاڑی کا اے۔سی فل پر تھا۔۔مقابل کو سردی لگنا بالکل جائز تھا۔۔۔ مگر
اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔اسے کیوں گرمی لگ رہی ہے؟؟؟۔۔۔وہ بھی
اتنی شدید۔۔۔کہ وہ جھنجھلا کر اپنے کالر کا بٹن کھولنے لگا۔۔۔

افففففف۔۔"اس نے اگلے ہی لمحے ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا"
۔۔۔۔پھر جھنجھلا کر اس کی باہیں اپنی گردن سے ہٹائیں۔۔۔

دور ہو کر بیٹھو۔۔۔اس بار فائدہ نہیں اٹھانے دوں گا اپنا۔۔۔" وہ دانت "
پیستے ہوئے بڑبڑاتا۔۔۔اس کا سر واپس سیٹ سے ٹکا گیا تھا۔۔۔

اسے شدید گرمی لگ رہی تھی اس لیے وہ اے۔سی بند نہیں کر سکتا تھا
۔۔۔یہی وجہ تھی کے اپنا بلیک کوڈ اتار کر۔۔۔اس لڑکی کے اوپر اڑایا۔۔۔

اپنے گیم میں واپس دیھان لگانا چاہتا تھا مگر لگ نہیں رہا تھا۔۔۔اس لیے فرحا
کا موبائل یوں ہی چیک کرنا شروع کر دیا۔۔۔

اس کی گیلری بالکل خالی تھی سوائے تین چار تصویروں کے۔۔۔

وہ تین چار تصویریں بھی کرن کے ساتھ تھیں۔۔۔اکیلے کی ایک بھی نہیں
۔۔۔

ان تصویروں کو دیکھ۔۔۔ابوذر کو محسوس ہو گیا تھا۔۔۔کہ وہ سیلفی لور نہیں ہے۔۔۔

لور۔۔۔"اس نے بغیر اک لمحے کی دیر کیے اس کی ائی pubg واؤ۔۔۔ " ڈی کھول لی تھی۔۔۔

اسے امید نہیں تھی کہ فرحا پب جی لور نکلے گی اس کی طرح۔۔۔

اللہ۔۔۔"ابھی وہ اس کے سیل سے چھیڑ چھاڑ کر ہی رہا تھا۔۔۔کے فرحا اپنا" سر پکڑے اٹھی۔۔۔

اس کا سر شدید بھاری ہو رہا تھا۔۔۔

اس کا ذہن بالکل بلیک اؤٹ تھا۔۔۔کچھ یاد نہیں۔۔۔کچھ علم نہیں۔۔۔

سب سے پہلے چہرہ جو نظر آیا وہ اپنی جان پر ستم ڈھانے والے کا تھا۔۔۔

پھر اپنے وجود پر ڈلا ہوا کوٹ دیکھا۔۔۔اس لڑکی کا دماغ تیزی سے کھٹکا تھا ۔۔۔فوراہی کوٹ ہٹایا۔۔۔۔کپڑے سلامت ہیں یہ دیکھ۔۔۔جیسے جان میں جان آئی تھی۔۔۔

میں۔۔۔میں کہاں ہوں؟؟۔۔۔اور تم۔۔۔تم میرے سیل میں کیا کر " رہے ہو؟؟۔۔"وہ اپنا سیل اس کے ہاتھ سے چھینتے ہوئے۔۔تیزی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

کوئی تمیز ہے کہ نہیں تمہیں؟؟؟۔۔۔پرائیویسی نام کی بھی کوئی چیز ہوتی" ہے۔۔۔ تمہیں کس نے اجازت دی میرا سیل اون کر کے چلانے کی؟؟؟۔۔۔"فرحا غصے سے لال ہوتے چہرے کے ساتھ۔۔۔پوچھنے لگی۔۔۔

میں تو صرف دیکھ رہا تھا۔۔۔کون سہ کوئی خزانہ چھپا ہے تمہارے سیل " میں۔۔ایک ڈھنک کی فوٹو تو ہے نہیں۔۔ہا۔۔۔"وہ واقف تھا کہ اس کی غلطی ہے مگر وہ ابوذر ہی کیا۔۔۔جو اپنی غلطی مان جائے۔۔۔

منہ بسورتے ہوئے ڈھٹائی سے کہتا۔۔۔وہ سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھا۔۔۔

فرحا کو محسوس ہوا جیسے وہ مایوس ہوا ہے اس کی پک نہ ملنے پر۔۔۔

کبھی ایپ لاک کا نام سنا ہے تم نے؟؟--ہا--- سمجھ نہیں آتا تمہیں اتنی " بڑی کمپنی کا سی ای او کس نے بنا دیا۔۔"اس کے طنزیہ---برہمی سے کہتے ہی---ابوذر کا دماغ کلک ہوا---

او---یہ میں نے کیوں نہیں سوچا؟؟---شاید تبھی اس کے موبائل پر " کوئی اسکرین لاک نہیں تھا---شٹ۔۔"ابھی وہ دل ہی دل بڑبڑا ہی رہا تھا کہ اچانک اسے احساس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی اہمیت دے رہا ہے فرحا کی پکس کو---

جیسے اس کا دل مایوس ہو رہا ہو کہ کیوں اس نے ایپ لاک کے متعلق نہیں سوچا---اگر بروقت سوچ لیتا---تو اس کی تصویریں دیکھنے کو مل جاتیں---تصویریں جو اس نے ایپ لاک میں چھپا کر رکھی ہیں---وہ

کیسی ہوں گی؟؟۔۔۔اب وہ یہی سوچ رہا تھا۔۔۔شاید ہاٹ۔۔۔پھر اچانک اسے وہ منظر یاد آیا۔۔۔جب وہ اس کی شرٹ میں ملبوس تھی۔۔۔

افف۔۔۔اتنی گرمی کیوں ہے آج؟؟۔۔"اپنی شرٹ میں ملبوس اس کا" حسین سراپا یاد آتے ہی۔۔۔اسے پھر گرمی کا شدید احساس ہونے لگا۔۔۔

کیا تم مجھے یہ بتانا پسند کرو گے کہ میں اس وقت تمہاری گاڑی میں کیا کر رہی" ہوں؟؟۔۔"فرحا کو کچھ یاد نہیں آرہا تھا سوائے اس کے۔۔۔کہ اس نے دروازہ کھولا تھا یہ دیکھنے کے لیے کہ کون آیا ہے۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔خاصہ برہمی سے استفسار کر رہی تھی۔۔

وقاص کو کرن سے کام تھا اکیلے میں۔۔۔اس لیے میں تمہیں اپنے ساتھ " لے آیا۔۔۔"نہایت نارمل انداز میں جوابدہ ہوا۔۔۔

ساتھ لے آئے؟؟۔۔یا اغوا کیا؟"دانت پیستے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔اس " کا خوبصورت چہرا سرخ پڑ رہا تھا غصے کی شدت سے۔۔۔

تم جیسی پھٹیچر کو اغوا کر کے مجھے کیا ملے گا بھلا؟؟؟۔۔۔فلحال اب اترو " "میری گاڑی سے۔۔۔

ایک تو اسے رات گئے اغوا کیا۔۔اوپر سے اسے ہی بھرم دکھا رہا تھا۔۔۔وہ لڑکی کیسے جز بز نہ ہوتی۔۔۔

ابوذر کے حقارت و بے نیازی سے کہتے ہی فرحا اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورنے لگی۔۔۔ مگر وہ ایٹیٹیوڈ سے بیٹھا کسی کو میسج کرتا دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔اترؤ۔۔۔"مانا بظاہر وہ موبائل چلا رہا تھا۔۔۔لیکن وہ اس حسین" لڑکی کی غصیلی نگاہوں کو خود پر محسوس کر سکتا تھا۔۔۔لاپرواہی سے سرسری سی نگاہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھ۔۔پھر سختی سے حکم صادر کیا گاڑی سے اترنے کا۔۔۔

وہ بھی فرحا تھی۔۔مقابل نے سوچ بھی کیسے لیا وہ چپ چاپ اتر جائے گی۔۔۔اگلے ہی پل اس نے غصے سے اس کے ہاتھ میں پکڑا سیل چھینا ۔۔۔اور سامنے گاڑی کے شیشے سے دے مارا۔۔۔

اس نے پوری فورس کے ساتھ مارا تھا۔۔ارادہ شیشہ، سیل اور اس کا غرور۔۔تینوں کو ایک ساتھ توڑنے کا تھا۔۔۔۔مگر شیشہ اس قدر موٹا و مضبوط تھا گاڑی کا۔۔۔کہ ٹوٹا نہیں۔۔۔ہاں البتہ سیل کی اسکرین ضرور ڈیمج ہو گئی تھی۔۔

تمھاری تو۔۔۔"ابھی وہ غصے سے لال پیلا ہو کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے" کہتا۔۔۔اس کی جانب لپکا ہی تھا۔۔۔کہ فرحا اس کا کوٹ اسی کے منہ پر مارتی ہوئی۔۔۔تیزی سے گاڑی سے اتر گئی۔۔۔

اس نے غصے کی شدت سے پاگل ہوتے۔۔۔اپنی پوری طاقت سے مٹھی بھینچ کر فرنٹ سیٹ کے بیک۔۔۔(جو اس کے آگے تھا) پر دے ماری۔۔۔

بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کا منہ نوچ لے۔۔۔

مگر پھر اگلے ہی لمحے۔۔۔ایک گہرا سانس بھرا۔۔۔جیسے اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔

فرحا کے گاڑی سے نکل کر جاتے ہی۔۔۔عمر گاڑی میں آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔

سر آپ ٹھیک تو ہیں؟؟۔۔۔"عمر نے پہلی بار ابوذر کا چہرہ اس قدر سرخ " دیکھا تھا۔۔۔

پھر عمر کی نگاہ اس کے سیل پر گئی۔۔۔جو وہیں نیچے پڑا ہوا تھا اس کے قدموں میں۔۔۔اس نے اٹھا کر۔۔۔اسے ابوذر کی جانب بڑھا دیا۔۔۔

ابوذر کے سیل کی اسکرین کو ڈیمج دیکھ کر۔۔۔ عمر کو کہیں نہ کہیں اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔ کہ یہ فرحا کا کارنامہ ہے۔۔۔

کرن گھر پر اکیلی تھی۔۔۔اس لیے وہ حسین نوجوان باہر کھڑا اس کی چوکیداری کر رہا تھا۔۔۔

وہ تو جانتی بھی نہیں ہو گی کہ وقاص ابھی تک اس کے دروازے پر کھڑا ہے۔۔اس کی حفاظت کی خاطر۔۔۔ کہ جب تک فرحا نہیں آ جاتی۔۔۔ وہ یہاں سے نہیں جائے گا۔۔۔

لفٹ کھلنے کی آواز پر۔۔۔ وہ لفٹ کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

فرحا کو لفٹ سے نکلتا دیکھ۔۔۔وہ فوراہی اپنے رعب دار انداز میں وہاں سے چل دیا تھا۔۔۔

مسٹر وقاص۔۔۔۔آپ کو نہیں لگتا بے شرمی کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے؟؟۔۔۔ڈیورس ہو چکی ہے آپ کی۔۔۔پھر کرن سے یوں راتوں کو گھر آکر ملنے کا کیا مطلب؟؟۔۔۔۔کیوں اسے اور مجھے بدنام کرنے پر تل گئی ہے۔۔۔جب وہ آپ کے پاس تھی تب تو کبھی اس کی قدر نہ کی۔۔۔اس بیچاری کو بس ذلیل کرتے رہے۔۔۔اور اب۔۔جب وہ آپ کو بھول کر آگے بڑھنے کا سوچ رہی ہے۔۔۔تو۔۔۔"ابھی وہ اس نوجوان پر برس ہی رہی تھی۔۔۔کے وقاص اس کے برابر سے گزر کر ایسے جانے لگا۔۔۔جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو۔۔۔۔

اس نے تو فرحا کو دیکھنے تک کی زحمت نہ کی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔میں بات کر رہی ہوں؟؟۔۔۔"وہ تیزی سے پلٹ"
کر۔۔۔حیرت سے اس کی پشت تکتے۔۔خاصہ جتاتے ہوئے چیخی۔۔۔۔

مگر مقابل نہ رکا۔۔

کرن کیسے رہتی تھی اس کے ساتھ؟؟۔۔۔فرحا منہ ہی منہ بڑبڑائی ی۔۔"
وقاص کا اسے یوں اگنور کر کے جانا۔۔۔اسے اپنی شدید ذلت معلوم
ہوا۔۔۔

وقاص عباسی نے خود پر چیخنے کا حق پوری دنیا میں صرف دو عورتوں کو دیا
تھا۔۔۔ایک اپنی دادی اور دوسرا اپنی بیوی۔۔۔۔

اگر فرحا کرن کی دوست نہ ہوتی تو وہ اسے بتاتا کے اس سے سرد آواز میں بات کرنے کی کیا سزا ہوتی ہے۔۔۔

وہ اسے اپنی بیوی کی خاطر مکمل نظر انداز کر گیا تھا۔۔۔۔

وقاص گاڑی میں آکر بیٹھا۔۔۔تو ابوذر نے سب سے پہلے اس کے آگے اپنے سیل کی اسکرین کی۔۔۔جو مکمل ٹوٹی نظر آرہی تھی۔۔۔۔

اس کا سیل اون ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

آپ کی سالی صاحبہ کا کارنامہ ہے یہ۔۔۔اس کے پیسے تم بھرو"
گے۔۔۔۔۔"وہ برہمی سے اپنا سیل اس کے ہاتھ میں پکڑاتا۔۔۔۔۔رخ
موڑ گیا تھا۔۔۔۔

ایک سیل ہی تو ہے۔۔۔اس میں لڑکیوں کی طرح منہ پھولانے کی کیا"
ضرورت ہے؟؟۔۔"وقاص تعجب میں مبتلا ہوا تھا اس کے ری۔ایکش
سے۔۔۔
سیل دینے کے انداز سے نہیں۔۔۔چہرے کے تاثرات سے۔۔۔

یار بہت ضروری میٹنگ ہے میری کل۔۔۔۔پروجیکٹ کی ڈیزائن کی"
پکس صرف میرے پاس تھیں۔۔۔اور اس بددماغ لڑکی نے بغیر کچھ سوچے
سمجھے میرا سیل توڑ دیا۔۔۔اسے بنوانے بھی جاؤں گا تو ایک دن تو لگے

گا۔۔اور صبح آٹھ بجے کی میٹنگ ہے۔۔۔میں نے ابھی تک بیگ۔اپ تک تیار نہیں کیا تھا۔۔۔"وہ برہمی سے گویا ہوا۔۔

سب جانتے تھے ابوذر اپنے کام کو لے کر کتنا سیریس بندہ ہے۔۔۔۔

عمر کو تو حیرت ہوئی ی تھی۔۔اس قدر غضبناک ہونے کے باوجود ابوذر نے فرحا کو بغیر کچھ کہے جانے کیسے دیا۔۔۔

کول ڈاون برو۔۔۔"وقاص کو اندازہ تھا کے ابوذر کا غصہ اپنی جگہ بالکل بجا" ہے۔۔۔

اس نے ہلکے سے اس کی کمر پر تھپتھپاتے نرمی سے کہا۔۔

کیا؟؟۔۔۔وقاص آدھی رات کو کرن کے گھر آیا تھا۔۔۔اور یہ بات تم" مجھے اب بتا رہے ہو۔۔"بس خبر کا ملنا تھا کے انس جو بیٹھا پر سکون انداز میں کام کر رہا تھا۔۔۔غصے سے بپھر کر کھڑا ہو کر چیخا۔۔۔

سر۔۔۔آپ پارٹی میں تھے۔۔۔"حماد نے لچکدار انداز میں جواب دیا۔۔۔" پارٹی میں ہی تھا ناں۔۔۔مرا تو نہیں تھا۔۔۔"انس انگارے ہوتے چہرے کے ساتھ چیخنے لگا۔۔۔

کی۔۔کیا اس نے کچھ۔۔۔کچھ غلط کیا کرن کے" ساتھ؟؟۔۔زبردستی؟؟۔۔"انس کو دیکھ گمان ہو رہا تھا جیسے اسکی جان نکل

گ ئی ہو۔۔۔یہ سن۔۔۔۔کے وقاص فرحا کو ابوذر کے ہاتھوں سائیڈ کروا کر۔۔کرن کے اپارٹمنٹ میں گھس گیا تھا۔۔۔

حماد حیرانگی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔جو سفید پڑھ گیا تھا۔۔۔۔

آج پہلی بار حماد کو محسوس ہوا کے انس کی جان بسی ہو اس لڑکی میں۔۔۔

نہیں سر۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔۔بلکے صرف پندرہ بیس منٹ" بعد ہی وہ واپس باہر آ گیا تھا۔۔۔"حماد تیزی سے گویا ہوا۔۔۔

پندرہ بیس منٹ؟؟۔۔۔ڈیمٹ۔۔۔اتنا وقت کافی ہوتا ہے کسی لڑکی کا" ریپ کرنے کے لیے۔۔۔۔"وہ انگارہ ہوتی آنکھوں اور دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ چنگھاڑا۔۔۔

بھلا وقاص عباسی اپنی ہی چھوڑئی ی عورت کا ریپ کیوں کرنے" لگا؟؟۔۔"حماد دل ہی دل سوچنے لگا۔۔۔ مگر مقابل کا غصہ دیکھ۔۔۔ منہ سے یہ جملہ ادا کرنے کی ہمت نہ ہوئی ی۔۔۔

اچانک اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔کال ریسیو ہوتے ہی اسے کرن کے آفس آنے کی اطلاع موصول ہوئی ی۔۔۔ جسے ویٹنگ روم میں بیٹھادیا گیا تھا۔۔۔

سر۔۔۔ مس کرن آئی ی ہیں انھیں ویٹنگ روم میں بیٹھایا ہے۔۔آپ" کہیں تو انھیں۔۔۔۔۔۔"ابھی حماد بول ہی رہا تھا کے انس تیزی سے اپنے کیبن سے نکل کر بھاگا۔۔۔

وہ میٹنگ روم میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔کے انس تیز قدم لیتا اس کے پاس پہنچا۔۔۔۔

اس نے شیشے کے دروازے سے اسے صحیح سلامت آرام سے صوفے پر بیٹھا دیکھ لیا تھا۔۔۔جسے دیکھنے کے بعد ہی اس کی آنکھوں کو اطمینان و سکون نصیب ہوا۔۔۔۔

حماد اس کے پیچھے پیچھے ہی آیا تھا۔۔۔

حماد۔۔۔"اس نے کرن کی جانب دیکھتے کہا۔۔۔"

جی سر۔۔"وہ فوراً آگے آیا۔۔۔"

کرن کو نیا اپارٹمنٹ دلواؤ۔۔۔چاہے کچھ بھی کرؤ۔۔۔وہ بھی آج ہی"
۔۔۔۔فرحا کے اپارٹمنٹ میں اب کرن کا رہنا سیف نہیں۔۔۔"اس کے
حکم صادر کرتے ہی حماد نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

مس کرن۔۔۔"ریسپشنسٹ کے آواز لگاتے ہی۔۔۔کرن فوراہی صوفے"
سے اٹھی اور انس کے کیبن کی جانب بڑھ گئی۔۔

اس نے دروازہ آہستگی سے نوک کیا۔۔۔

اندر سے کمنگ کی آواز آنے پر۔۔۔وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔

انس اسے کام کرتا ہوا نظر آیا۔۔۔

وہ تھوڑی شرمگی سے دوچار تھی کیونکہ پہلے وہ خود ہی منع کر کے گئ تھی لیکن اب مجبوریوں نے اسے دوبارہ انس تک پہنچا ہی دیا تھا۔۔۔

او۔۔آپ۔۔آئیں بیٹھیں۔۔۔"اس نے خاصہ حیرت ظاہر کی۔۔جیسے " اسے علم ہی نہ ہو اس لڑکی کی موجودگی کا۔۔

کوئی اس لڑکے کو دیکھ کے نہیں کہہ سکتا تھا۔۔کہ ابھی کچھ لمحوں پہلے وہ پاگل ہو رہا تھا مارے فکر مندی و غصے کے سامنے کھڑی لڑکی کے پیچھے۔۔۔

سر میں جانتی ہوں میں آپ کے ٹیسٹ میں فیل ہو گئ تھی۔۔۔مگر میں " اب بھی آپ کے ساتھ کام کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"اس نے نظر جھکا کر

شرمندگی سے کہا۔۔۔وہی جانتی ہے وہ کتنی مشکل سے یہاں بیٹھی ہوئی تھی اس وقت۔۔۔اسے اپنا آپ۔۔۔ تھوک کے چاٹا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

او۔۔۔ مگر سوری۔۔۔ ہم نے دوسرے رائٹر کو اپوائنٹ کر لیا ہے۔۔اور" وہ ہمیں اپنا ناول دینے کے لیے تیار ہیں۔۔وہ بہت جانی مانی رائٹر ہیں۔۔۔" انس نے معذرت کی۔۔۔

اچھا۔۔۔"کرن کو اب شدید پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اس نے یہ آفر چھوڑی ہی" کیوں۔۔۔

اتنی اچھی آفر اسے بار بار کہاں سے ملے گی۔۔۔

پھر اسے ابوذر کا خیال آیا لیکن وقاص عباسی سے ڈیورس کے بعد ابوذر کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔کیونکہ وہ اِن ڈائریکٹ کہیں نہ کہیں وقاص سے جا ملتی اور وہ وقاص سے کسی بھی قسم کا کوئی بھی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔

نہ اس مغرور ستمگر سے۔۔۔نہ اس کے ہائی سٹیٹس کے لوگوں سے۔۔۔

شکریہ آپ کا۔۔۔کہ آپ نے مجھے اپنے قیمتی وقت میں سے تھوڑا وقت " دیا۔۔۔"ناامیدی اس کے چہرے پر عیاں تھی۔۔۔

وہ رسمی طور پر شکریہ ادا کرنے کے بعد سیٹ سے اٹھنے لگی۔۔۔

ویٹ۔۔۔میرے ڈیڈ اس ہفتے فرائیڈے کو پاکستان آرہے ہیں۔۔۔۔ایم"
"ڈی چینل کا نام سنا ہے آپ نے؟؟۔

ایم ڈی چینل کا نام سنتے ہی اس نے فورا اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔اس ہالی ووڈ چینل کو کون نہیں جانتا تھا۔۔۔وہ انڈسٹری کا سب سے بڑا چینل مانا جاتا تھا ۔۔۔ہائی کلاس۔۔اور اس چینل پر چلنے والی سیریز اور شارٹ فلمز اپنی مثال آپ ہوتی ہیں۔۔مانا وہ بولڈ ہوتی ہیں۔۔ مگر ان کی اسٹوریز ہمیشہ ہٹ جاتی ہیں۔۔۔

"جی۔۔۔"

میرے ڈیڈ اس چینل کے مالک ہیں۔۔۔سعید غنی احمد۔۔۔۔"اس نے " خاصہ فخرانہ انداز میں بتایا۔۔۔

تب ہی وقاص ان کی بیٹی میں اتنا انٹرسٹ لے رہا تھا۔۔۔اور اسے یہ تک "
نہ بتایا کہ وہ شادی شدہ ہے۔۔۔"اس لڑکی نے یہ تو دیھان دیا ہی نہیں۔۔کہ
سعید غنی کتنے امیر و کتنے پاور فل شخص ہیں۔۔۔اس کے ذہن میں جو سب
سے پہلے بات آئی۔۔وہ اس کے شوہر کے متعلق تھی۔۔۔

میں نے ان سے آپ کے کام کی بہت تعریف کی تھی۔۔اور انہیں سجیسٹ "
بھی کیا۔۔۔کہ وہ ایک سیریز یا شارٹ فلم آپ سے لکھوا کر دیکھیں۔۔۔"
انس کا اگلا جملہ سن۔۔۔وہ ہکا بکا ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔یہ تو بالکل ایسا ہی تھا
جیسے گھر بیٹھے کروڑوں کا جیک پوٹ لگ جانا۔۔۔

اتنی بڑی اپورچونٹی تو لوگوں کو سالوں بھر کام کرنے سے نہیں ملتی۔۔جو
اسے تھالی میں سجی سجائی مل رہی تھی۔۔۔

"وو۔۔واقعی۔۔" وہ اس قدر ایکسائٹڈ ہو گئی تھی کہ اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔۔۔

اس کا دل اتنی زور سے دھڑکنے لگا تھا کہ لگا باہر ہی آ جائے گا۔۔۔

"بالکل۔۔۔میں بھلا کیوں مس کرن آپ سے مذاق کرنے لگا۔۔" اس کے سنجیدگی سے کہتے ہی۔۔۔کرن کا دل مزید بے قابو ہوا۔۔۔

"اوکے۔۔۔" بمشکل ہی اس نے بس ایک لفظ ادا کیا اور اپنے ہونٹ چبانے لگی۔۔

اس کی خوشی اور ایکسائٹمنٹ چہرے پر ہی عیا تھی۔۔۔جسے دیکھ۔۔انس مسکرا دیا۔۔۔

"ڈیڈ یہاں زیادہ دن نہیں رکنے والے۔۔اس لیے فرائیڈے کے دن میرا ان کے ساتھ ڈنر ہے۔۔۔"کرن کو یہ بات سن کر عجیب نہ لگا۔۔کیونکہ وہ وقاص کے ساتھ رہ چکی تھی۔۔۔اور وہ جانتی تھی امیروں کی زندگی شیڈول پر مبنی ہوتی ہے۔۔۔انہیں اپنی ہی اولاد سے ملنے کے لیے۔۔ایک تاریخ طے کرنی پڑتی ہے۔۔۔

"میں چاہتا ہوں اس ڈنر میں آپ میرے ساتھ چلیں۔۔۔۔میں جانتا ہوں چھ دن بہت کم ہے آپ کی تیاری کے لیے۔۔۔مگر آپ کے پاس اتنا ہی وقت ہے۔۔۔میں سجیسٹ کروں گا کہ آپ شارٹ فلم پر کام کریں۔۔"

اس نے آخری جملہ بے بسی سے ادا کیا۔۔۔ساتھ ساتھ اسے اپنی ذاتی رائے سے بھی نوازا۔۔۔

نہیں اٹس اوکے۔۔۔میں کرلوں گی۔۔"بھلا کون اتنی بڑی اپورچونٹی " چھوڑنا چاہے گا۔۔۔

ہالی ووڈ میں کام کرنا ایک خواب ہے۔۔۔اس خواب کے متعلق سوچنے کی جرات بھی بہت کم ہی رائٹر کر پاتے ہیں۔۔۔

چلیں تو پھر آپ اسکرپٹ تیار کریں اپنی سٹوری کی۔۔۔اینڈ بیسٹ اف " لک۔۔"اس کے مسکرا کر کہتے ہی۔۔۔کرن اسے مشکور نگاہوں سے تکنے لگی۔۔۔

ویسے آپ نے کس رائٹر کو اپوائنٹ کیا ہے؟؟؟۔۔"اسے بس یوں ہی "
تجسس ہوا تھا جاننے کا۔۔۔کہ اس کی جگہ انس نے کس رائٹر کو جگہ دی ہے
۔۔۔

آپ جانتی ہی ہوں گی۔۔۔مشہور ایکٹرس اور رائٹر انا اعوان زادہ کو۔۔۔ "
وقاص عباسی کے ہائی اسٹار پروڈکشن کے تحت بننے والے ڈراموں میں سے
"ایک ڈرامہ ان کا بھی ہے جو آج کل بہت ہٹ جا رہا ہے۔۔۔

اس کے بتاتے ہی کرن کے ہونٹوں کے کناروں پر ایک دل جلی سی
مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔

جسے دیکھتے ہی انس کو محسوس ہوا۔۔کہ کچھ گڑ بڑ ہے

"کیاہواخیریت ؟۔۔ "

ہمم۔۔۔اگرمیں آپ سے کہوں توکیاآپ یقین کریں گے۔۔کے وہ ناول" میراہے جس پر ساری پذیرائی انااعوان لوٹ رہی ہے۔۔۔" وہ خود بھی نہیں جانتی اس نے یہ بات کیوں انس کو بتائی۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی۔۔۔انس کو جیسے جھٹکالگاہو۔۔وہ فوراسیدھاہو کر بیٹھا۔۔

اگلے ہی لمحے کرن کواحساس ہواکہ اس نے غلطی کی انس کو بتاکر۔۔۔ بھلاوہ اس پر کیوں یقین کرنے لگا۔۔۔

مجھے یقین ہے۔۔۔" دو تین ثانیوں بعدانس گمبھیر لہجے میں گویاہوا۔۔ "

اس کا دیا جواب کرن کی توقع کے بالکل برعکس تھا۔۔

کہنے کو وہ تین لفظی جواب تھا فقط۔۔۔ مگر کرن کے لیے وہ دلی طور پر اطمینانی و مسرت کا سبب بنا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ ابھی اپنے کمرے میں داخل ہی ہوئی تھی۔۔۔ کہ اس کے سیل میں ایک لاکھ روپے ٹرانسفر ہونے کا میسج موصول ہوا۔۔۔

یہ اس کا نیا اکاؤنٹ تھا جس کے متعلق اس نے ابھی تک کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔۔

ابھی وہ الجھے ذہن کے ساتھ سیل کی اسکرین تک ہی رہی تھی۔۔۔کہ سیل رنگ ہوا۔۔۔

کال وقاص کی آرہی تھی یہ دیکھ۔۔۔اس نے منہ بسورتے ہوئے۔۔۔ایک دو لمحے سوچنے کے بعد۔۔۔کال ریسیو کی۔۔

"ہیلو۔۔۔"

السلام علیکم "پہلی بار وقاص عباسی کو کال کرنے پر۔۔۔جواب میں سلام " موصول ہو رہا تھا۔۔وہ کیسے حیران نہ ہوتی۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔۔کیا آپ مسٹر وقاص بات کر رہے ہیں؟''اس حسین'' لڑکی نے مارے شاکڈ کے انجان لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

ابھی ہمیں جدا ہوئے ایک مہینہ ہوا ہے بس۔اور تم میری آواز بھی بھول " گئیں۔۔ہا۔۔۔"اس نوجوان کے لہجے میں۔۔۔بے یقینی سے کہیں زیادہ خفگی تھی۔۔۔

تم سلام نہیں کرتے کبھی مجھے۔۔اس لیے پوچھا۔۔"خاصہ بیزاری سے " جواب دیا۔۔۔

مجھ سے اب بہت دور رہتی ہو تم۔۔۔اس لیے ضروری سمجھتا ہوں تمھیں" دعا دینا۔۔۔کے تم جہاں بھی رہو محفوظ رہو۔۔۔''نرمی سے انکشاف کیا۔۔۔

فلحال تم آج انس کے آفس گ ئی یں تھیں؟؟۔۔۔"اس حسین نوجوان" کی آواز میں برہمی جھلکی۔۔۔

کرن واقف تھی وہ سوال نہیں کر رہا۔۔وہ تو جتا رہا ہے کہ علم میں ہے اس کے۔۔۔

تم مجھ پہ نظر رکھ رہے ہو؟؟۔۔۔"نہایت برہمی کے ساتھ استفسار " کیا۔۔

پہلے میں نے سوال کیا تھا کرن۔۔۔"مقابل نے جتایا۔۔۔ "

تو تم مجھ پہ نظر رکھوا رہے ہو اب۔۔۔"اس کا جواب نہ دینا کرن کو یقین "
دلا گیا تھا کہ اس کا اندازہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

"تم انس کے پاس کیوں گئی تھی کرن؟؟۔۔ "
اس بار سوال کرتے وقت لہجہ مزید غصیلہ ہوا۔۔۔

کرن کی بات کو تو کانوں میں گھما گیا تھا وہ۔۔۔

تم بھول جاتے ہو کیا مسٹر وقاص۔۔۔ہماری ڈیورس ہو چکی ہے۔۔۔میں "
تمہارے اب کسی سوال کی جواب دہ نہیں ہوں۔۔۔"اس لڑکی نے برہمی
سے یاد دہانی کرائی۔۔۔

تم ہو۔۔۔اور ہمیشہ رہو گی۔۔۔اور یہ بات تم جتنی جلدی اپنے ذہن میں " بیٹھالو اتنا ہی اچھا ہے۔۔"دانت پیس کر۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

تم کیوں میری زندگی پر قابض ہونے پر تلے رہتے ہو؟؟۔۔"نہاہت " جھنجھلا کر سوال کیا۔۔

میں قابض نہیں ہونا چاہتا۔۔۔"اس نوجوان نے تو سچ ہی کہا۔۔وہ الگ " بات ہے مقابل نے یقین نہ کیا۔۔۔

تو پھر کیا چاہتے ہو؟؟۔۔"دانت پیستے ہوئے۔۔طنزیہ استفسار کیا۔۔ "

تمھارا ساتھ۔۔۔"فقط دو لفظی جواب۔۔۔مگر اپنے معنی میں کل"
(مکمل)۔۔۔

وہ ایک دو ثانیوں کے لیے خاموش ہو گئی۔۔۔

مقابل کا جواب۔۔مانو جیسے ڈائریکٹ دل کو جا کر لگا ہو۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب وہ مغرور نوجوان اقرار کر رہا تھا۔۔۔کہ اسے اس لڑکی کا
ساتھ چاہیے۔۔۔

لاکھ وہ نفرت کی دعوے دار تھی۔۔۔مگر وقاص عباسی کے محبت کے دو
بول۔۔اور اسے اپنا آپ پگھلتا محسوس ہوا۔۔۔

مجھ پر نظر رکھنا بند کرو وقاص۔۔ورنہ میں تمہارے خلاف تھانے میں رپورٹ کروادوں گی۔۔۔" اپنے بکھرتے جذبات کو قابو کر۔۔خود ہی کو یاد دلاتی کہ اس ظالم نے کس قدر ظلم ڈھایا ہے اس پر۔۔۔ مٹھی بھینچ و آواز سخت کر۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

"اگر تمہاری اسی میں خوشی ہے۔۔۔تو شوق سے کرواؤ۔۔۔لیکن میں اپنے گارڈز تمہارے پیچھے سے نہیں ہٹانے والا اور اس وقت تو بالکل نہیں ۔۔۔جب میں بزنس ٹرپ پر جارہا ہوں۔۔۔" اس کی بات سنتے ہی کرن کا دل چاہا کہ اپنا سر پھوڑ لے۔۔۔آخر یہ بندہ اس کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتا۔۔۔۔

"نہایت جھنجھلاتے۔۔۔دنیا جہاں کی بیزاریت لہجے میں" کیوں؟؟۔۔ سموئے۔۔ سوال کیا۔۔

کیونکہ مجھے فکر ہے تمہاری کرن۔۔۔ہمیشہ رہتی ہے۔۔"اس کا سوال ہی "
وقاص عباسی کو احمقانہ لگا۔۔۔ بھلا وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔کوئی اپنے گارڈز
کیوں لگاتا ہے اپنے کسی پیارے کے پیچھے۔۔۔

مقابل نے بھی اسی کی طرز میں جواب دیا تھا۔۔۔لیکن وہ نہیں جانتا اس کا
جھنجھلا کر یہ جواب دینا ہی۔۔۔کرن کا دل ہلا دینے کے لیے کافی تھا۔۔۔

وہ فکر کرتا ہے۔۔۔وقاص عباسی اس کی فکر کرتا ہے۔۔۔۔کیا وہ خواب دیکھ
رہی تھی؟؟۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا کیونکہ وہ
بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی پل خیال ایا۔۔

اگر وہ ہمیشہ سے ہی فکر کرتا تھا۔۔۔تو پھر کبھی جتایا کیوں نہیں؟؟۔۔۔

کبھی احساس کیوں نہیں ہوا اس کی فکر کا؟؟۔۔۔

کیوں کبھی مشکل کے وقت اسے ساتھ نہیں پایا؟؟؟۔۔۔

فکر کرنے والے اتنے لاپرواہ تو نہیں ہوا کرتے۔۔۔جتنا وہ ہر جائی تھا۔۔۔

میں نے پیسے ٹرانسفر کر دیے ہیں تمہارے اکاؤنٹ میں جیب خرچی "
کے۔۔شاید ایک ماہ لگ جائے واپسی میں۔۔۔اس لیے اپنا خود سے خیال
رکھنا اور کوئی ضرورت نہیں ہے انس کے آفس دوبارہ جانے کی۔۔۔میں بار
بار ایک ہی بات نہیں دوہراؤں گا کرن۔۔"آخری جملہ اس وجاہت سے مالا

مال نوجوان نے رعبدار انداز میں ادا کیا۔۔۔یقیناوہ تنبیہہ کر رہا تھا۔۔کرن کیسے نہ سمجھتی۔۔۔

اور کس حق سے بھیجی ہے تم نے مجھے یہ جیب خرچی؟؟؟۔۔اب میں " بیوی نہیں ہوں تمہاری۔۔۔زیادہ دل ہے پیسے اڑانے کا۔۔تو اپنی محبوبہ پر اڑاؤ جا کر۔۔۔وہ ہو گی بھوکی پیسوں کی۔۔۔میں نہیں ہوں۔۔۔"سرد مہری سے کہتے۔۔اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

ساتھ ساتھ فوراہی جس اکاؤنٹ سے پیسے
ٹرانسفر ہوئے تھے۔۔۔اسی اکاؤنٹ میں واپس ٹرانسفر کیے۔۔۔

ابھی سیل ٹیبل پر پٹک کر ایک قدم ہی چلی تھی۔۔۔کہ دوبارہ میسج کی بیل رنگ ہوئی۔۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔تو اسکرین پر نوٹیفکیشن چمک رہا تھا۔۔۔دو لاکھ کے ٹرانسفر کا۔۔

ہا۔۔۔"ایک گہرا سانس بے یقینی سے بھرا۔۔۔"

غصے سے سیل اٹھایا اور دوبارہ پیسے ٹرانسفر کر دیے۔۔۔

سیل پٹک کر پھر پلٹ کر جانے لگی۔۔۔

اسے نہیں چاہیے تھے وقاص عباسی کے پیسے۔۔۔۔وہ خود پر ایک روپیہ بھی حرام سمجھتی تھی اس شخص کا۔۔۔

کرن بھولی نہیں تھی ابھی تک۔۔۔کیسے اس کی ماں نے اسے ذلیل کیا تھا ان پیسوں کے پیچھے۔۔۔

کیسے اپنی زندگی کی سب سے بڑی ضرورت کے وقت وہ ان پیسوں کے لیے ترسی تھی۔۔۔لوگوں کے سامنے اپنی عزت نفس جھکا کر مانگنے پر مجبور ہوئی تھی۔۔۔۔

ابھی ایک قدم ہی چلی تھی کہ پھر میسج کی رنگ ٹون کمرے میں گونجی۔۔

اندازہ تھا کہ وقاص کی جانب سے ہی ہوگا۔۔۔

پلٹ کر دیکھا۔۔۔تو اس بار تین لاکھ روپے ٹرانسفر ہونے کا میسج موصول ہوا۔۔۔۔۔۔

غصے کی شدت سے لال ہوتے چہرے کے ساتھ اپنی پیشانی مسلی۔۔۔

مجھے تمہارے پیسے نہیں چاہیے سمجھ نہیں آرہا کیا۔۔"فوراہی اس نے "
وقاص کو کال کی تھی۔۔۔پہلی ہی بیل پر کال ریسیو ہوئی۔۔۔

ابھی وہ سلام کرتا اس سے قبل ہی کرن بپھر کر بولی۔۔۔

مگر میں دینا چاہتا ہوں۔۔۔ تمہیں یہ بات سمجھ نہیں آرہی کیا۔۔۔"مانا "
اس کا لہجہ بہت نرم تھا یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔مگر دبی دبی برہمی بھی ظاہر
تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ تمھارے پاس زیادہ پیسہ آرہا ہے ناں۔۔۔ شوق سے "
دو۔۔۔ میں ان سارے پیسوں کو آج ہی کسی ویلفیئر والوں کو دے دوں
گی۔۔" وہ غصے سے دانت کچکچاتے گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔

"ایزیو وش۔۔۔ تمہارے پیسے ہیں۔۔۔ "

وقاص عباسی صاف صاف بتاؤ۔۔۔ تمہیں چاہیے کیا مجھ سے ؟؟۔۔۔" "
شدید جھنجھلاہٹ کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔ کہ جانے آخر مقابل کا ارادہ کیا
ہے۔۔۔۔

یہ اتنی مہربانیاں کیوں ہیں اچانک ؟؟۔۔۔

تم۔۔۔ "ایک لفظی جواب۔۔۔ اور اب بھی کل۔۔۔"

ہا۔۔شٹ اپ۔۔۔"غصے سے پاگل ہوتے اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی"
تھی۔۔۔ساتھ ساتھ مقابل کا نمبر بلاک لسٹ میں ڈالا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

مام آپ کچھ کرتی کیوں نہیں ہیں؟؟۔۔آپ اور میں اچھے سے جانتے ہیں "
کہ مجھے کرن نے ہی مارا ہے۔۔۔پھر آپ ایسے ہاتھ پر ہاتھ رکھے کیسے بیٹھ
سکتی ہیں؟؟۔۔۔"سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ۔۔۔مہوش خاتون کو
دیکھ۔۔وہ لڑکی آگ بگولا ہو کر پوچھ رہی تھی۔۔

کیونکہ کرن کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملا ہے۔۔اور مجھے یقین ہے یہ "
"وقاص کا کام ہے۔۔۔

" تو آپ یہ کہنا چاہ رہی ہیں کہ اس کے پیچھے بھائی کھڑا ہے اس لیے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے ہمارے ساتھ۔۔۔مام میں چاہتی ہوں آپ اسے سزا دیں۔۔۔ "

" اسے سزا دوں اور وقاص کی مزید ناراضگی سہوں؟؟۔۔۔تم یہی چاہتی ہو؟؟؟۔۔۔کوئی اندازہ بھی ہے تمہیں کتنی مشکل سے ہمارا گزر بسر چل رہا ہے۔۔۔"مہوش خاتون بپھر کر گویا ہوئی تھیں۔۔۔

یقیناوہ اس ناسمجھ لڑکی کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔کہ اس وقت غصے میں کوئی بھی لیا ہوا غلط فیصلہ۔۔ان کے گلے کو آجائے گا۔۔۔

تو جبران بھائی کو کال کریں ناں۔۔۔آخر وہ بھی بیٹے ہیں آپ کے۔۔کیا "
ان کا کوئی فرض نہیں بنتا ہمارے متعلق؟؟۔۔۔"سدرہ بگڑ کر گویا ہوئی
تھی۔۔۔

میرے دونوں ہی بیٹوں پر اس چڑیل کا سایہ ہے شاید بھول رہی ہو تم "
۔۔۔اگر جبران کو ذرا بھی بھنک لگی۔۔۔کہ کرن کی ڈیورس ہماری وجہ سے
ہوئی ہے۔۔۔تو یقین کرو وہ وقاص سے زیادہ بکھر جائے گا۔۔۔پھر یہ جو
تھوڑی بہت مدد آرہی ہے ناں اس کی جانب سے۔۔۔یہ بھی ہاتھ کھینچ کے
بیٹھ جائے گا وہ۔۔۔"ان کے کہتے ہی سدرہ اپنا سر پکڑنے لگی۔۔۔

آپ نے جبران اور پری کے متعلق کچھ سوچا؟؟۔۔"سدرہ نے بڑے "
تجسس سے پوچھا۔۔۔

بالکل۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے میں سعید صاحب کی بیٹی کو اپنی بہو بنا کر "
ہی رہوں گی۔۔۔۔ چھوٹے بیٹے کی نہ صحیح تو بڑے کی ہی صحیح۔۔۔چاہے کوئی
بھی میرا بیٹا لے کر پال لے۔۔۔ماں تو میں ہی رہوں گی نا آخر تک۔۔۔
ویسے بھی وقاص آنکھیں پھیر چکا ہے اس دو کوڑی کی لڑکی کے پیچھے۔۔۔
اس لیے بہتر یہی ہے کہ اب اسے گرا کر جبران کو سی ای او کی سیٹ پہ بیٹھایا
جائے۔۔۔" وہ مفاہمانہ انداز میں کہتی۔۔۔ مسکرا دی تھیں۔۔۔

"تو آپ کیا کرنے والی ہیں ان دونوں کو ملانے کے لیے؟؟۔۔ "

مجھے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔جبران خود عقلمند ہے۔۔۔وہ بھی "
سی ای او کی سیٹ پہ بیٹھنا چاہتا ہے شروع سے۔۔۔وہ پاور پانا چاہتا ہے جو
وقاص کے پاس ہے اِس وقت۔۔۔وہ جانتا ہے وقاص کو اس کی سیٹ سے
گرانے کے لیے اسے سعید صاحب کی مدد کی ضرورت پڑے گی۔۔۔پری

تمہاری طبیعت پوچھنے آنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔تو میں نے ویک اینڈ پر ڈنر رکھ لیا۔۔۔تم بس جبران کے کانوں تک پہنچا دو اس کی آمد کی خبر کو۔۔باقی مجھے یقین ہے وہ خود سنبھال لے گا۔۔۔"مہوش خاتون اب وقاص کو سیٹ سے گرانے پر تل گئی تھیں۔۔۔کیونکہ ان کے نزدیک وقاص اب انھیں کوئی فائدہ نہیں دے رہا تھا اس سیٹ پہ بیٹھ کر۔۔۔بلکہ الٹا ان کے سارے کارڈز اور اکاؤنٹ بلاک کیے ہوئے تھے۔۔۔

ان کے لاکھ سمجھانے کے باوجود وقاص پری کے پیچھے نہیں گیا۔۔۔۔

کیونکہ وہ کسی صورت اپنی بیوی کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔یہ علم میں ہونے کے باوجود کہ اس کا پری سے پیچھے ہٹنا جبران کو موقع فراہم کرے گا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ حسین گڑیا ہسپتال آئی ہوئی تھی اپنی پٹی کرانے۔۔۔

فرحا پٹی کرا کر ہسپتال سے نکلی ہی تھی کہ سامنے سے کسی سے ٹکرائی۔۔۔

آہ۔۔"بے ساختہ منہ سے کراہ نکلی۔۔۔لگا تھا جیسے کسی پتھر سے ٹکرا گئی" ہو۔۔

تم؟؟۔۔" نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ابوذر کو کھڑا پایا۔۔۔"

تم۔۔"ابھی وہ مزید کچھ کہتا۔۔۔کہ پیچھے سے کسی نے آواز دی۔۔"

"مس فرحا۔۔"

فرحان نے پلٹ کر دیکھا تو ڈاکٹر سمیرا اسی کی جانب آ رہے تھے۔۔۔

آپ کا پرس رہ گیا تھا کمر میں۔۔ "ڈاکٹر سمیر نے اس کے پاس آتے ہی "
۔۔۔اس کی جانب پرس کیا۔۔۔جو وہ روم میں ہی بھول کر آ گئی تھی۔۔۔

بہت بہت شکریہ آپ کا ڈاکٹر۔۔ "ابوذر نے صرف اس لمحے فرحا کا چہرہ "
دیکھا جو ٹماٹر کی طرح لال ہو رہا تھا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آیا ایک پرس لینے میں اتنا شرمانے کی کیا ضرورت؟؟۔۔۔

اور آپ کی طبیعت کیسی ہے اب ؟؟۔۔" وہ وہیں کھڑا تھا۔۔۔ مگر فرحا اور " ڈاکٹر سمیر پھر اسے ایسے ہی نظر انداز کر گئے۔۔ جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔

خود کا یوں اگنور ہونا اسے شدید زہر لگا۔۔۔

بہتر ہے ڈاکٹر۔۔" وہ نظر جھکا کر شرمگی سے۔۔۔اپنے بالوں کی لٹ کو کان " کے پیچھے کرتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

اس کی یہ ادا ابوذر کا مزید خون جلا گئی تھی۔۔۔۔۔

تم نارمل بھی تو بول سکتی ہو۔۔۔اتنا شرمانے کیا ضرورت ہے ؟؟۔۔۔" " ابوذر نے سپاٹ سے لہجے میں اسے ٹوکا۔۔۔

جس پر فرحا نے فوراہی اسے غرا کر۔۔۔کچا چبا جانے والی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

او۔۔۔ابوذر۔۔۔تو یہاں کیا کر رہا ہے؟؟۔۔۔"ابوذر کے کباب میں ہڈی" بننے کے بعد ہی سمیر نے اسے نوٹ کیا۔۔۔کہ وہ بھی وہاں موجود ہے۔۔

ڈیڈ کی رپورٹس کے متعلق بات کرنے آیا تھا۔۔۔"فرحا نے دیکھا۔۔۔ " اس کے ہاتھ میں رپورٹ موجود تھی۔۔۔

"اوکے۔۔۔تو اندر جا کر بیٹھ۔۔۔میں آتا ہوں۔۔۔"
سمیر سنجیدگی سے ابوذر سے کہہ کر۔۔واپس فرحا کی جانب مسکراتے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوا۔۔

نرس نے کیا بتایا۔۔۔ کتنی پٹیاں باقی ہیں ابھی؟؟۔۔ "فرحا روزانہ ہی آکر "
اپنے سینے کی پٹی چینج کرواتی تھی نرس سے۔۔۔ وہ اسے روزانہ دیکھتا بھی تھا
۔۔۔ بس ہمت نہیں کر پاتا تھا بات کرنے کی۔۔۔ آج پرس دینے کے بہانے
بات کرنے کا موقع ملا تھا۔۔۔ تو وہ اسے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

"نرس نے ابھی ٹھیک طرح نہیں بتایا۔۔۔ "

ہمم۔۔۔ گوشت کا استعمال زیادہ سے زیادہ کریں۔۔ تبھی اندر کا گوشت "
"بڑھے گا جلدی۔۔۔ کھٹی چیزوں سے دور رہیے گا بالکل۔۔۔۔۔

جی ڈاکٹر۔۔۔ "اس کے دل میں خوشی کے مارے لڈو پھوٹنے لگے "
تھے۔۔۔ کہ ڈاکٹر سمیر کو۔۔ اس کا اتنا خیال ہے۔۔۔

جب دیکھو مجھے کاٹنے کے لیے دوڑتی رہتی ہے جنگلی بلیوں کی طرح۔۔۔"
اور سمیر کے سامنے کیسے بھیگی بلی بنی ہوئی ہے۔۔۔ڈرامے باز کہیں
کی۔۔۔"لیکن وہ لڑکی نہیں جانتی اس کا یوں شرماشرما کر بات کرنا۔۔۔ابوذر
کا خون جلا گیا تھا۔۔وہ اپنے ایک ہاتھ کی مٹھی مضبوطی سے بھینچتا۔۔۔
دوسرے ہاتھ میں رپورٹس لیے۔۔۔پاؤں پٹکتا و منہ ہی منہ بڑبڑاتا۔۔اندر
کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

♥*Husny kanwal*♥

پورے ایک ہفتے...دن رات محنت کرنے کے بعد اس نے اپنی سکرپٹ
تیار کر ہی لی تھی شارٹ فلم کی۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا اگر انہیں اس کا آئیڈیا پسند آجاتا ہے۔۔تو پھر وہ اس میں مزید سین بڑھادے گی۔۔۔

اس کے ہاتھ میں فائل تھی جس پر اس کا پورا مستقبل ٹکا تھا۔۔۔

خود کو کالی چادر میں کور کرئے۔۔۔فرحا سے گلے ملنے کے بعد۔۔۔وہ گھر سے نکلی۔۔۔

وہ ٹیکسی کر کے ریسٹورنٹ پہنچی تھی۔۔

ریسٹورنٹ کے باہر ہی اسے انس اپنا منتظر کھڑا ملا۔۔

نروس مت ہونا۔۔۔اندر ڈیڈ مام اور دادا دادی سب موجود ہیں۔۔۔بس " پری نہیں ہے۔۔۔اسے آفس کا ایک ضروری کام آگیا تھا۔۔ لیکن وہ لاسٹ میں جوائنٹ کرلے گی۔۔۔"انس کی باتیں سن۔۔۔کرن کا دل ہولا۔۔۔

یہ تو کام سے ریلیٹڈ میٹنگ تھی ناں۔۔۔پھر یہ فیملی ڈنر کیسے ہو گیا؟؟۔۔۔ اور بھلا۔۔وہ ان لوگوں کے فیملی ڈنر میں کیا کرے گی؟؟؟۔۔۔

پر؟؟۔۔"ابھی وہ کچھ کہتی۔۔اس سے پہلے ہی انس نے اس کے آگے اپنا" ہاتھ کیا۔۔۔

میں عدت میں ہوں سر۔۔"وہ عدت میں نہ بھی ہوتی۔۔تو بھی کبھی انس " کا ہاتھ نہ تھامتی اس طرح۔۔۔لیکن ڈائریکٹ منع کرنا اسے ٹھیک نہ لگا اس وقت۔۔

وہ پوری کالی چادر میں لپٹی ہوئی تھی اس کے چہرے پر ماسک تھا۔۔۔اگر یہ اس کے کام سے ریلیٹڈ میٹنگ نہ ہوتی۔۔۔تو وہ کبھی رات کے وقت گھر سے نہ نکلتی۔۔۔

او۔۔سوری۔۔میں بھول گیا تھا مائنڈ مت کیجیے گا۔۔۔"کرن کو لگا تھا اسے" برا لگ جائے گا۔۔۔لیکن وہ مسکرا کر سر نفی میں جھٹکتا۔۔لاپرواہی سے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی کیوں۔۔۔لیکن انس سے اسے اپنائیت کا احساس ہوتا۔۔۔

ابھی وہ دونوں ایک دو قدم ہی چلے تھے۔۔۔کہ اچانک کرن کو اپنا ہاتھ کسی انجانی گرفت میں محسوس ہوا۔۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔تو وقاص کی غراتی نگاہیں اسی کے چہرے پر ٹکی تھیں۔۔۔

ایک لمحے کے لیے وہ سٹپٹا گئی اس حسین نوجوان کو یوں اچانک دیکھ کر۔۔

مقابل اسے ایسے تک رہا تھا جیسے اسے کوئی گناہ کرتے پکڑا ہو۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے کرن کے کانوں کی سماعت سے ایک لہکتی ہوئی نسوانی آواز ٹکرائی۔۔۔"وقاص"۔۔۔

انا کو وقاص کے پاس آکر کھڑا ہوتا دیکھ۔۔اس کی آنکھوں میں جیسے جوالا مکھی پھوٹ پڑی ہو۔۔۔ کیا اس نے نہیں کہا تھا کہ وہ بزنس ٹرپ پہ جا رہا ہے۔۔۔ پھر یہاں ریسٹورنٹ میں انا کے ساتھ کیا کر رہا تھا؟؟۔۔۔۔۔

" تم یہاں اِس کے ساتھ کیا کر رہی ہو اِس وقت ؟؟۔۔"انا کی آواز سننے کے باوجود بھی اسے مکمل اگنور کر۔۔۔ کرن پر نگاہیں گڑھائے۔۔۔وہ برہمی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

" میں تمہیں کسی بات کی جوابدہ نہیں ہوں "دانت پیس کر۔۔۔انا کو غرا کر دیکھتے۔۔وہ سپاٹ سے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

مسٹر وقاص۔۔۔یہ میری مہمان ہیں۔۔ہاتھ چھوڑیں۔۔۔لوگ دیکھ " رہے ہیں۔۔۔"انس بپھر کر آگے آیا تھا۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔دبی دبی غراہٹ کے ساتھ بولا۔۔۔

اپنی مٹھیاں مضبوطی سے بھینچے ہوئے تھاوہ۔۔۔۔اس وقت کوئی تماشہ نہیں چاہتا تھا کیونکہ اس کی پوری فیملی بیٹھی ہوئی تھی پرائیویٹ روم میں۔۔۔ جہاں ان کا انتظار ہو رہا تھا۔۔۔

تم میرے ساتھ چل رہی ہو۔۔۔''انس کو تو منہ بھی لگانا پسند نہ کیا اس'' وجاہت سے مالا مال (کالے پینٹ کوٹ اندر رونی ہاف وائٹ شرٹ میں ملبوس) نوجوان نے۔۔۔۔کرن کو دیکھ کر۔۔۔حاکمانہ انداز میں کہتا۔۔۔وہ مڑ کر اس حسین دلربا کا ہاتھ کھینچتا ہوا۔۔چل دیا۔۔۔۔

میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جا رہی۔۔اور نہ ہی تمھیں کوئی حق حاصل " ہے مجھے لے جانے کا۔۔۔اور پلیز اپنا اور میرا تماشہ بنانا بند کرو لوگوں کے سامنے۔۔۔"ابھی وہ اسے لے کر جا ہی رہا تھا کہ کرن نے ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے اپنا بازو آزاد کرایا۔۔

وہ حیرت سے پیچھے مڑا۔تو کرن اسے کھا جانے والی نگاہ سے تکتے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر گویا ہوئی۔۔۔

مانا اس کی آواز دھیمی تھی تاکہ لوگوں کے کانوں تک نہ پہنچ سکے۔۔۔مگر اس میں کدورت و برہمی نمایاں تھی۔۔جنہیں دیکھ۔۔۔وقاص کا دل پارے پارے ہوا۔۔۔

چلیں سر۔۔۔آپ کے گھر والے انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔"وہ مزید"
وہاں ایک لمحے بھی نہیں رکنا چاہتی تھی اس لیے مڑ کر انس سے کہتی۔۔۔
تیزی سے چل دی۔۔۔

یہ منظر دیکھ انا کی آنکھیں ٹوسٹ ہوئیں۔۔۔

اسے نہیں علم تھا کہ وقاص کے لیے کرن اتنی خاص ہے کے ڈیورس ہونے
کے باوجود بھی۔۔۔وہ اس کی خاطر ریسٹورنٹ میں کھڑا ہو جائے گا
لڑنے۔۔۔کیا وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کس قدر اپنی پرسنلٹی کو مینٹین رکھنے
والا بندہ ہے۔۔۔

وہ جا چکی تھی۔۔۔مگر وقاص کی نگاہیں ابھی بھی اسی سمت ٹکی تھیں۔۔

کرن فیملی ڈنر کرنے آئی ہے انس کے ساتھ۔۔ہا۔۔۔اتنی جلدی ریپلیس " کر دیا اِس نے تو مجھے۔۔۔" وہ یہ جملے منہ ہی منہ بڑبڑاتے۔۔۔بے یقینی سے مسکرایا۔۔۔

اس کی مسکراہٹ بہت رنجیدہ اور دل جلی سی تھی۔۔۔جیسے بھرم ٹوٹا ہو۔۔۔۔

وقاص۔۔تم کیوں اس لڑکی کا پیچھا نہیں چھوڑ دیتے؟؟۔۔وہ قابل نہیں " ہے تمہارے۔۔۔" محبت سے چور لہجے میں کہتی۔۔۔وہ لڑکی وقاص کے کندھے پر بڑی نرمی سے اپنا ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔۔

تو کیا پھر تم ہو؟؟؟۔۔۔" اس کا سرد لہجہ انا کا دماغ ہلا دینے کے لیے کافی " تھا۔۔۔

اس نے حیرت و بے یقینی سے وقاص کی جانب دیکھا۔۔۔یقین جو نہیں آرہا تھا کہ اس نے کرن کی خاطر اسے ذلیل کیا ہے۔۔۔اس معمولی سی لڑکی کی خاطر جسے وہ اپنی جوتی کے برابر بھی نہ سمجھے۔۔۔

وقاص؟؟۔۔۔"وہ اپنے ہونٹوں کو چباتے۔۔۔احتجاجی نگاہوں سے اسے" دیکھتے۔۔۔گویا ہوئی۔۔۔"شاید تم بھول رہے ہو ہم ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔۔۔اگر تمہارے دادا دادی نے تمہیں اس لڑکی سے شادی کرنے پر فورس نہ کیا ہوتا تو آج ہم دونوں کپل ہوتے۔۔۔تم۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ مقابل تیزی سے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔"ایک گہرا سانس لے کر۔۔۔"لیٹ می کلیر۔۔۔میں نے" تم سے کبھی محبت نہیں کی۔۔۔تم صرف میرا کرش تھیں۔۔۔اگر میں تم

سے محبت کرتا۔۔۔تو تمہیں لگتا ہے دنیا کی کوئی طاقت تھی سوائے میرے رب کے۔۔۔جو تم سے شادی کرنے سے مجھے روک سکتی تھی؟؟۔۔۔"

ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈال۔۔۔اور دوسرے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اپنی ائبرو کے سائیڈ پر کھجاتے۔۔۔مقابل کی جانب دیکھ۔۔وہ گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

وہ گویا تو کیا ہی ہوا تھا۔۔۔اصل میں تو مقابل کو حقیقت سے ہمکنار کرا گیا تھا۔۔۔

وقاص۔۔۔اب تم میرا دل توڑ رہے ہو۔۔۔"انا کی آنکھوں میں انسو " تیرنے لگے تھے وقاص کے سخت جملے سن۔۔۔

وہ روہانسہ لہجے میں بولی۔۔۔

اورانا۔۔۔اب تم میرا نام خراب کر رہی ہو۔۔۔"اس لڑکی کا گمان تھا کہ "
وہ روئے گی تو مقابل پگھل جائے گا مگر اس کی توقع کے بر عکس۔۔۔مقابل
اگلے ہی لمحے۔۔۔سپاٹ سے لہجے میں دو بدو دانت پیستے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"انا نے اسے الجھ کر دیکھا۔۔۔"

تم میرا نام استعمال کر کے۔۔میرے ہی انڈر کام کرتے ہوئے دھوکہ دہی "
کرو گی اور تمہیں لگتا ہے مجھے خبر نہیں ہو گی؟؟؟۔۔۔تمہیں پتہ ہے مجھے
سب سے زیادہ کس سے نفرت ہے؟؟۔۔"یہ کہتے ہوئے وہ ایک قدم اس
کی جانب آیا۔۔۔اس کی آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں انا پر۔۔۔

اسے اپنی کمر پر پسینے کی بوندیں ڈھلتی محسوس ہوئیں۔۔۔

اس نوجوان کی ڈارک آنکھوں سے وہ اس قدر خوفزدہ ہوئی کہ اپنی جگہ ہی منجمد ہو گئی جب کہ وہ پیچھے ہٹنا چاہتی تھی۔۔

انا سوال کا جواب پہلے سے ہی جانتی تھی۔۔۔اس لیے مزید خوفزدہ ہوئی۔۔۔

جھوٹ بولنے والی عورتوں سے۔۔۔"اس کے قریب آ کر۔۔۔دانت پیستے" ہوئے۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر گویا ہوا۔۔۔

ماضی۔۔۔

وقاص کی آج فلائٹ تھی۔۔۔اسے بزنس ٹرپ کے لیے نکلنا تھا۔۔۔وہ نکلنے ہی لگا تھا جب ریسپشنسٹ کہ کسی لڑکی سے لڑنے کی آوازیں اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائیں۔۔

وقاص نے عمر سے معاملہ معلوم کرنے کا کہا۔۔اور خود جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد عمر نے آکر بتایا کہ وہ جو لڑکی لڑ رہی تھی۔۔۔وہ دراصل ایک رائٹر ہے۔۔۔ جس کا ناول کم قیمت میں انا اعوان نے خرید کر اپنے نام پر چینل کو دیا ہے۔۔۔۔ جس کا کل رات ہی ہمارے چینل پر ٹریلر جاری ہوا ہے۔۔۔

یہ بات سنتے ہی وقاص کو شدید جھٹکا لگا۔۔۔

مجھے پوری ڈیٹیل چاہیے اس معاملے کی۔۔۔اور اس رائٹر سے کہو۔۔۔کہ "
بے فکر رہے اگر وہ سچی ہے تو ہم دوبارہ ٹریلر بنالیں گے اور اس بار ٹریلر پر اسی
کا نام ہو گا ایز آر ائٹر۔۔۔ لیکن اگر وہ جھوٹی ہوئی اور اس نے یہ سب صرف
ہمارے چینل کی ریپوٹیشن خراب کرنے کے لیے کیا ہے۔۔۔تو اپنا انجام
ابھی سے سوچ لے۔۔۔کیونکہ وقاص عباسی جھوٹوں کو معاف کرنے والوں
"میں سے نہیں۔۔۔

سر۔۔۔وہ۔۔۔"عمر کہنے میں ہچکچا رہا تھا۔۔ "

کیا؟؟۔۔"اس کی ہچکچاہٹ محسوس کر۔۔۔وقاص نے ابرو اچکا کر"
تفتیشی افسران کی طرح۔۔۔آواز پر زور ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں نے سنا ہے کہ اس سے پہلے بھی ایک رائٹر لڑنے آئی تھی۔۔"عمر نے "
نظر جھکا کر کہا۔۔

اور یہ بات تمھیں کب سے پتا ہے؟؟۔۔"تیکھے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔ "

کچھ وقت پہلے ہی مجھے پتہ چلی تھی سر۔۔۔جب میں نے جونیئرز کو بات "
"کرتے سنا تھا اس متعلق۔۔۔

اور یہ بات تم مجھے اب بتا رہے ہو"وہ برہم ہوا۔۔۔ "

مس انا اس میں انوالو تھیں۔۔۔میں کیسے۔۔۔کیسے آپ کو شکایت کر سکتا"
تھا اس بارے میں۔۔سب جانتے ہیں وہ آپ کی فرینڈ ہیں اور۔۔۔۔"آگے
بولنے کی ہمت نہ تھی عمر میں۔۔۔

اس کے بن کہے بھی وقاص سمجھ سکتا تھا وہ کیا بولنا چاہ رہا ہے۔۔۔

اس نے اپنی مٹھیاں مضبوطی سے بھینچیں۔۔۔جیسے اپنا غصہ قابو کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔

"ایک گھنٹہ ہے تمہارے پاس۔۔۔مجھے ساری ڈیٹیل لا کر دو۔۔۔ "

"جی سر۔۔۔اور آپ کی فلائٹ؟؟۔۔"

رات کی بک کروا دو۔۔۔بہت رائتہ پھیلا دیا ہے لوگوں نے میرے پیچھے " ۔۔۔اب اسے صاف کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔اسے صاف کرے بغیر میں کیسے بزنس ٹرپ پہ جا سکتا ہوں۔۔" وہ حسین نوجوان گمبھیر لہجے میں

کہتا اپنا سر سیٹ سے ٹکا گیا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ اس نے اپنی پاکٹ سے سیل نکالا۔۔۔

ایک گھنٹے بعد۔۔۔

اس کی سٹڈی روم کا دروازہ ناک ہوا۔۔۔

کمنگ۔۔"اجازت ملنے پر عمر اندر داخل ہوا۔۔۔"

سر۔۔۔وہ رائٹر سچ کہ رہی تھی۔۔۔وہ ناول واقعی اس کا ہے۔۔۔یہاں" تک کہ پانچ سے چھ ایپیسوڈ یوٹیوب پر اپلوڈ بھی ہو چکی ہیں اس ناول کی رائٹر کے یوٹیوب چینل سے۔۔۔ساتھ ساتھ انہوں نے مجھے وہ میلز بھی دکھائیں

جس کے ذریعے ان سے کانٹیکٹ کیا گیا تھا ہمارے چینل کی طرف سے۔۔۔

"یہ کہتے ہی عمر نے اپنا سیل وقاص کے آگے کر دیا۔۔۔

اور جوانا کا ابھی آن گوئنگ ڈرامہ ہے اس کا کیا؟؟۔۔۔"وہ ایک عقلمند شخص تھا۔۔۔ سمجھ چکا تھا کہ اگر یہ ڈرامہ کسی اور رائٹر کا ہے۔۔۔تو یقیناً اس سے پہلے والا جو اس وقت ہٹ جا رہا ہے وہ بھی کسی اور رائٹر کا ہی ہو گا۔۔۔

"سر۔۔۔وہ رشک حنا کا ہے۔۔۔۔ریسپشنسٹ نے بتایا ہے مجھے۔۔۔میں نے خود بھی سرچ کیا ہے۔۔۔یہ دیکھیں سر۔۔۔ان کے چینل پر اس ناول کی شروع کی اپیسوڈز پہلے سے موجود ہیں۔۔ جبکہ اس کا ٹریلر تک جاری نہیں ہوا تھا ہمارے چینل پر۔۔۔یہ اس وقت یوٹیوب پر بہت ہٹ جا رہا تھا۔۔۔ مگر اچانک رائٹر نے روک دیا۔۔۔

کہنا پڑے گا بڑی زندہ دلیری دکھائی ہے انا نے۔۔۔کہ ناول کا نام بدلنے " تک کی زحمت نہ کی۔۔۔" وہ خوبرو نوجوان اپنی ٹھوڑی مسلتے۔۔۔دانت پیس کر بڑبڑایا۔۔۔

عمر واقف تھا یہ اس لڑکی کی زندہ دلیری نہیں ہے۔۔۔یہ فقط وقاص کی ڈھیل تھی اس پر۔۔جو وہ زینب کی وجہ سے ان دنوں اسے دے رہا تھا۔۔ جس کا وہ ناجائز فائدہ اٹھا گئی۔۔۔

اس نے انا کو ہمیشہ ایک اچھی لڑکی کے روپ میں دیکھا تھا۔۔اس لیے وقاص کو دلی طور پر دکھ پہنچا۔۔۔لیکن یہ پہلی بار نہیں تھا کہ کسی عورت نے اس کی نرم مزاجی سے فائدہ اٹھایا ہو۔۔۔یہ سوچتے ہوئے۔۔۔رنجیدہ سی مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر بکھر آئی۔۔۔

سراب کیا کرنا ہے؟؟۔۔"عمر اس کے حکم کے تابع بیٹھا تھا۔۔۔ "

وقاص واقف تھا آن گوئنگ ڈرامہ روکا نہیں جا سکتا خاص طور پر تب ۔۔۔جب اس کی ٹی آر پی بہت ہائیسٹ جا رہی ہو۔۔اور اس دوران اس کے رائٹر کا نام چینج کر دینا یہ تو اس سے بھی زیادہ مشکل عمل ہے۔۔۔۔۔اب بس ایک ہی چیز کی جا سکتی تھی۔۔۔وہ تھا رشک حنا سے پرسنلی طور پر مل کر معافی مانگنا۔۔۔اور اسے ایز آ رائٹر اس کے لکھے ناول کا معاوضہ دینا۔۔۔

"رشک حنا کیونکہ ابھی خاموش ہیں۔۔۔۔۔تو انھیں خاموش ہی رہنے دو۔۔۔۔اگر ابھی ہم معافی مانگنے گئے اور انھوں نے ڈیمانڈ کر دی رائٹر کا نام چینج کرنے کی۔۔۔تو یہ ہمارے لیے مشکل ہو جائے گا۔۔۔اس لیے بہتر یہی ہے کہ ابھی جیسا چل رہا ہے اسے چلنے دو۔۔۔جب میں ٹرپ سے واپس آ جاؤں گا۔۔تو میں پرسنلی جا کے ان سے معافی مانگ لوں گا۔۔"

وقاص عباسی کسی کو عزت دے یہ کوئی عام بات نہیں۔۔۔یقیناً اس رائٹر کے ہنر نے اسے مجبور کیا تھا اپنی عزت کرنے پر۔۔۔وقاص نے اس ڈرامے کی دو ایک اپیسوڈ دیکھ رکھی تھیں۔۔۔اس لیے وہ جانتا تھا کہ وہ واقعی اس قابل ہے کہ اسے سراہا جائے۔۔۔۔

اس کے لہجے میں رشک حنا کے لیے عزت از خود آئی تھی۔۔۔

باقی وہ جو دوسری رائٹر ہے۔۔۔ٹریلر پر اسی کا نام چلنا چاہیے۔۔۔انا کا ہٹا دو۔۔۔" وقاص کے لہجے میں کوئی ی لچک نہیں تھی یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔

سر مس انا؟؟۔۔"عمر ہچکچاہٹ کا شکار تھا۔۔۔"

"اس کے ساتھ ڈنر ارینج کرو میرا۔۔۔"

جی سر۔۔۔"عمر فوراً ہی اثبات میں سر ہلا کر چل دیا۔۔۔"

حال۔۔۔

شرم آنی چاہیے تمھیں۔۔۔کسی کی محنت پر اپنا نام لگاتے۔۔۔۔"وقاص"
عباسی ان لوگوں میں سے تھا ہی نہیں جو شکوئے کرئے۔۔۔جبکے اسے رنج
پہنچا تھا انا کے دھوکا دینے اور جھوٹ بولنے پر۔۔۔۔

وہ زینب کے حوالے سے انا کا مشکور تھا۔۔پھر وہ بچپن کی دوست تھی اس
کی۔۔۔ایک وقت ایسا بھی تھا جب اسے بہت پسند کرتا تھا۔۔۔اس لیے
کوئی سخت فیصلہ نہیں لیا اس کے خلاف۔۔۔۔

سوری۔۔وہ مجھے نشہ چڑھ گیا تھا شہرت کا۔۔۔مجھ سے غلطی ہو گ ئی" وقاص۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔میں آئی یندہ کبھی ایسا نہیں کرؤں گی۔۔۔تم کہو گے تو خود جا کر معافی مانگ لوں گی رشک حنا اور ثناء نور سے۔۔۔۔۔۔"انا جانتی تھی وقاص جھوٹ بولنے والی عورتوں سے کس قدر نفرت کرتا ہے۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کے مقابل اس سے نفرت کرنے لگے۔۔۔

وہ فورا ہی روتے ہوئے معافی مانگنے لگی۔۔۔۔

انا کو یقین تھا وہ روئے گی تو مقابل کا دل پگھل جائے گا۔۔۔۔اور وہ اس کے آنسو خود اپنے ہاتھوں سے صاف کرئے گا۔۔۔مگر اس کی توقع کے مکمل

برعکس وقاص عباسی تو اسے یوں روتا ہوا چھوڑ کر چل دیا تھا جیسے اسے جانتا تک نہ ہو۔۔۔۔۔

مانا اسے اپنے جذبات دیکھانے نہیں آتے۔۔۔ مگر ایک جذبہ ایسا ہے جسے وہ ظاہر کرنے سے کبھی نہیں چکتا۔۔اور وہ ہے نفرت کا جذبہ۔۔۔۔

وقاص کو دنیا میں سب سے زیادہ نفرت جھوٹ بولنے والے لوگوں سے تھی۔۔۔انا نے جھوٹ بول کر اس کے دل سے اپنا مقام کھو دیا تھا آج۔۔۔

اس وقت کے پابند نوجوان نے اپنی دو بجے کی فلائی یٹ کو رات نو بجے کا کیا۔۔۔ صرف اور صرف اس مس ئی لے کو خود حل کرنے کے لیے۔۔۔۔ کیونکے اسے امید تھی کے شاید انا کی کوئی ی وجہ رہی ہو یہ سب کرنے کے پیچھے۔۔۔ مگر جب اس کے منہ سے سن لیا کے اس لڑکی نے تو

صرف شہرت کی بھوک میں یہ سب کیا۔۔۔تو پھر اسے اپنا رکنا بھی وقت کا ضیاع لگا۔۔۔

وہ ایک لمحے وہاں اور نہ رکا۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔۔

پرائی یوٹ روم کا دروازہ شیشے کا تھا۔۔۔اس لیے اسے باہر سے ہی اندر بیٹھی فیملی نظر آگ ئی تھی۔۔۔ جنھیں دیکھ وہ نروس ہوئی ی۔۔۔

کیا مجھے اندر جانا چاہیے ؟؟" وہ ابھی یہی سوچ رہی تھی کے انس نے اس" کے لیے دروازہ کھولا۔۔۔

تب اسے احساس ہوا۔۔۔وہ اب بھاگ نہیں سکتی۔۔۔

اسے اچانک حماد کی باتیں یاد آنے لگیں تھیں۔۔۔

نہیں وہ صرف ٹیسٹ تھا۔۔۔میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں۔۔۔"وہ" خود کو جیسے پر سکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جیسے ہی پرائی یوٹ روم میں داخل ہوئی ی۔۔۔انس نے ہیلو کر کے سب کو ان کی جانب مخاطب کیا۔۔۔۔

سب سے پہلے جو اپنی چی ئی رسے اٹھ کر کرن کے پاس خود چل کر آئی یں وہ بوڑھی خاتون تھیں۔۔۔جن کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگا ہوا تھا۔۔۔

وہ دیکھ سکتی تھی ان کی آنکھوں سے جھلکنے والے آنسوؤں کو۔۔۔۔

وہ ہی آنکھیں۔۔۔وہ ہی رنگ۔۔۔بالکل۔۔"انھوں نے قریب آکر" کرن کے رخسار کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں قید کیا۔۔۔

کرن کو محسوس ہوا جیسے وہ بوڑھی خاتون اسے نہیں دیکھ رہیں کسی اور کو دیکھ رہی ہیں۔۔۔

اسے عجیب محسوس ہوا۔۔۔مگر برا نہیں۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہی تھیں کے انس نے فوراً آگے آکر کہا۔۔۔"دادی یہ کرن ہے۔۔۔۔"

کرن کو احساس نہیں ہوا لیکن انس نے اپنی دادی کو مزید بولنے سے روکا تھا۔۔۔

کرن۔۔۔" وہ دو بار ادوہرا تیں۔۔۔اس کی پیشانی چومنے لگیں۔۔۔"

وہ ہٹیں۔۔۔تو ان کے ہسبینڈ جو تقریبا ان ہی کی عمر کے تھے آگے آئے۔۔۔انھوں نے بڑی شفقت و محبت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی۔۔۔ان کا دعا دینے کا انداز کرن کو اپنے مرحوم دادا کی یاد دلا گیا تھا۔۔۔۔

سعید صاحب تو جب سے وہ کمرے میں داخل ہوئی ی تھی ٹرانس کی سی کیفیت میں بیٹھے اس کا چہرہ تک رہے تھے۔۔۔

وہ اچانک اٹھ کر تیزی سے اس کی جانب آئے۔۔اپنی دونوں باہیں پھیلا کر وہ کرن کو گلے سے لگانے لگے تھے۔۔

لوگ جب خوفزدہ ہوتے ہیں تو بھاگتے ہیں لیکن اس لڑکی کے تو فنکشنز ہی الگ تھے دماغ کے۔۔۔وہ ہمیشہ جب خوفزدہ ہوتی تو اپنی جگہ منجمد ہو جاتی۔۔۔جیسے اس لمحے ہو گئی تھی۔۔۔

سعید صاحب تو گلے لگ ہی جاتے اگر انس ان کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔یہ کہہ کر نہ روکتا۔۔۔کہ ڈیڈ یہ پاکستانی ہیں۔۔۔ان کے یہاں میل اور فی۔ میل گلے نہیں ملتے۔۔۔

س۔۔سوری بیٹا۔۔۔میرا مقصد تمہیں ڈرانا نہیں تھا۔۔"وہ فوراً ہی" معذرت کرنے لگے۔۔

کرن کے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہاں چل کیا رہا ہے؟؟۔۔یہ لوگ اسے اس طرح کیوں ٹریٹ کر رہے ہیں؟؟۔۔۔جیسے وہ ان کی کوئی پیاری ہو۔۔۔کوئی بہت خاص۔۔۔

ارے آپ لوگوں نے اپنی باتوں میں بچی کو کھڑا کر رکھا ہے۔۔۔آؤ بیٹا " میرے پاس آکر بیٹھو۔۔۔"انس کی والدہ بڑی محبت سے اسے اپنے ساتھ بیٹھانے لگیں۔۔۔

کرن بھی اپنی فائل ہاتھ میں لیے خاموشی سے ان کے برابر میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

انس اور سعید صاحب تو مکمل خاموش تھے۔۔۔بس دادی اور انس کی والدہ ہی اس سے سوالات کر رہی تھیں ہر تھوڑی دیر بعد۔۔۔جس کا وہ دو تین لفظی جواب دے کر خاموش ہو جاتی۔۔۔

ان میں سے ایک سوال بھی اس کے کام کے متعلق نہیں تھا۔۔۔سارے پرسنل سوالات تھے۔۔۔کہاں رہتی ہے؟؟

کیا پسند ہے کھانے میں؟؟۔۔

گھومنے جانا پسند کرتی ہے یا نہیں؟؟۔۔

کتنا پڑھا ہے؟؟اور کس یونیورسٹی سے پڑھا ہے؟؟۔۔۔

کرن کو گمان ہو رہا تھا جیسے وہ رشتے والی انٹیوں کے پاس بیٹھ گئی ہے۔۔جو مسلسل اس سے پرسنل انفارمیشن لینے پہ تلی تھیں۔۔۔

سر۔۔۔"کرن نے موقع دیکھ کر۔۔اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل انس کی"
جانب بڑھاتے ہوئے اشارہ کیا۔۔۔کہ وہ سعید صاحب سے بات
کرے۔۔۔

ڈیڈ۔۔مس کرن نے شارٹ فلم کی سکرپٹ تیار کی ہے۔۔۔آپ اسے"
دیکھ لیں۔۔۔اگر آپ کے سمجھ آتی ہے تو پھر ہم آگے بات بڑھاتے
ہیں۔۔۔ویسے تو مجھے یقین ہے جتنی ٹیلنٹڈ یہ ہیں۔۔آپ کو ضرور پسند آئے
گی۔۔۔"انس نے کرن کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔مطمئن لہجے میں کہا۔۔۔

سعید صاحب نے انس کے ہاتھ سے فائل لی
۔۔ان کے فائل ہاتھ میں لیتے ہی کرن کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا
۔۔۔

انہوں نے کچھ دیر تک اسے بغور پڑھا اور پھر فائل بند کر کے انس کے ہاتھ میں واپس دے دی یہ کہتے ہوئے۔۔۔ کہ وہ بعد میں جواب دیں گے۔۔۔

انہوں نے مزید کچھ نہ کہا یہ دیکھ۔۔۔ کرن مایوس سی ہو گئی۔۔۔

واٹ آپ ریزنٹ سرپرائز انکل۔۔۔ آپ پاکستان کب آئے؟؟۔۔" "
اچانک آنے والی آواز پر انس اور کرن دونوں نے ہی چونک کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جہاں وہ وجیہہ مرد ہونٹوں کے کناروں پر خوبصورت مسکان سجائے۔۔۔ کمرے میں داخل ہوتا نظر آیا۔۔۔

اس کے آتے ہی سعید صاحب فوراً ہی کھڑے ہو گئے۔۔۔

سعید صاحب آسانی سے کسی کو عزت دینے والے لوگوں میں سے نہیں تھے۔۔ مگر وقاص عباسی۔۔۔اس پر وقار شخص کی بات اور تھی۔۔۔اس نے بزنس فیلڈ میں لوہا منوایا تھا اپنا وہ بھی نہایت کم عمری میں۔۔۔۔

وقاص۔۔۔"وہ بڑی محبت سے وقاص کے گلے لگے تھے۔۔۔"

کرن کو اسے دیکھتے ہی۔۔اپنا گلا خشک ہوتا محسوس ہوا۔۔۔اس نے فوراہی پانی کا گلاس بھر کر منہ سے لگایا۔۔۔

کرن تمھیں مجھے بتانا چاہیے تھا کے تم سعید انکل سے ملنے یہاں آرہی ہو۔۔۔میں ساتھ ہی آجاتا۔۔۔"اس نے اتنی محبت سے یہ جملے ادا کیے۔۔۔کے مقابل کو شدید جھٹکا لگا۔۔۔اور پانی نے گلے میں اترنے سے صاف انکار کر دیا۔۔

وہ لڑکی سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ اپنے گلے پر ہلکا سہ تھپتھپاتے۔۔۔پانی گلے میں اتارنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

کیا بتاتی ان لوگوں کو۔۔۔کے اس کی طلاق ہو چکی ہے۔۔۔اس کے باوجود اس کا بے شرم سابقہ شوہر اس کے پیچھے نا جانے کیوں ہاتھ دھو کے پڑا ہے۔۔۔

‘

۔۔۔First impression is the last impression۔۔۔۔۔۔وہ نہیں چاہتی کے طلاق یافتہ عورت ہونے کا امپریشن دے اپنے ہونے والے ن ئ ے باس کو۔۔۔کیونکے ہمارے معاشرے میں طلاق یافتہ کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔۔۔۔

وہ نوجوان بے تکلف انداز میں کہتا۔۔۔کرن کے برابر والی چیئر رکھسکا کر بیٹھ گیا۔۔۔جو پری کی جگہ تھی۔۔۔

تم کرن کو جانتے ہو؟۔۔"سعید صاحب کے لہجے میں حیرت جھلکی" تھی۔۔۔

جی بالکل۔۔۔کرن میری۔۔۔"ابھی وہ مزید کچھ کہتا اس سے پہلے ہی" کرن نے سامنے رکھی اسٹرابری اٹھا کر ڈائی ریکٹ مقابل کے منہ میں ٹھوسائی ی۔۔۔۔

جس پر وقاص کی گہری آنکھیں ایک پل کے لیے حیرت سے پھیلیں۔۔۔

وقاص پہلے کچھ کھالو باتیں بعد میں بھی ہوتی رہیں گی۔۔"اگلے ہی لمحے "
کرن کو محسوس ہوا کے سب اسے ہی دیکھ رہے ہیں وہ بھی بڑی عجیب نگاہوں
سے۔۔۔۔۔جس پر وہ پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے۔۔ماحول پر چھائی
اکورٹنس مٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

وقاص کو دیکھ۔۔۔اس حسین لڑکی نے شیرنی سے میٹھے لہجے میں کہا۔۔وہ
الگ بات ہے آنکھوں سے غرا رہی تھی اسے۔۔۔جیسے آنکھوں ہی آنکھوں
میں وارن کر رہی ہو۔۔کہ اگر کچھ غلط کہاناں وقاص عباسی۔۔۔تو میں نے
تمہیں چھوڑنا نہیں ہے۔۔۔

تم میری فکر کرنا نہیں چھوڑ پاتی ناں۔۔"مقابل کی غراتی آنکھوں کو "
پڑھنے کے باوجود مکمل نظرانداز کر۔۔۔اسٹرابری کو کھاتے۔۔۔اس کی

جانب دیکھ۔۔۔پلے فل انداز میں کہتا وہ دوسری اسٹرابری اسی کی پلیٹ میں سے اٹھا کر۔۔۔کھانے لگا۔۔۔۔

فکر؟؟۔مائی فٹ۔۔"وہ آہستگی سے زیر لب بڑبڑائی۔۔۔ "

انس کا خون جل گیا تھا وقاص کو دیکھ۔۔مگر اس وقت وہ اپنی پوری فیملی کے ساتھ تھا۔۔۔پھر ابھی تک اس کی اپنے والد سے ٹھیک طرح بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔اور بغیر اپنے والد کی رضامندی کے وہ کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے خاموش رہا۔۔۔

اچھا۔۔۔اب میں چلتی ہوں۔۔۔"کرن واقف تھی ایک میان میں دو" تلواریں نہیں رہ سکتیں۔۔۔انس وو قاص آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔۔

وہ دیکھ سکتی تھی انس کیسے اپنی مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔۔۔اسے لگا بہتر یہی ہے کہ جلد سے جلد یہاں سے نکل جائے۔۔۔

بیٹا تھوڑی دیر اور رک جاؤ۔۔۔ابھی تو پری بھی نہیں آئی ہے۔۔اچھا" ہے۔۔۔وہ بھی تم سے مل لے گی۔۔۔"۔۔انس کی والدہ سے اسے روکتے ہوئے بڑی محبت سے گویا ہوئیں۔۔۔

ان کے لہجے میں بڑی اپنائیت تھی۔۔۔

سوری انٹی۔۔۔پھر کبھی صحیح۔۔۔میں پھر کبھی مل لوں گی پری " سے۔۔"وہ معذرت کرتی ہوئی فوراہی اپنا پرس لے کر کمرے سے نکلنے لگی۔۔۔

رکو۔۔۔میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔"انس ابھی کچھ کہتا۔۔۔اس سے قبل ہی"
وقاص کہتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔

کرن اس کی بات کو سن کر بھی ان سنی کرتی۔۔۔فوراً ہی وہاں سے رفو چکر
ہوئی۔۔۔

وقاص سعید صاحب کو الوداع کر کے جب تک باہر آیا۔۔کرن ٹیکسی میں
بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔"کرن ٹیکسی کا ڈور بند کرتی اس سے قبل ہی وقاص نے"
آہستگی سے بند کیا۔۔۔پھر کھلی کھڑکی پر اپنا ہاتھ ٹکا کر۔۔۔اس لڑکی کی جانب
دیکھ۔۔نرمی سے گویا ہوا۔۔۔۔

مقابل فوراہی رخ پھیر گ ئی تھی۔۔۔

کچھ چاہیے تو بتادو۔۔۔میں لے آؤں گا۔۔۔"ہر بار والا جملہ۔۔۔"

کچھ دیر وہ جواب کے انتظار میں کھڑا رہا۔۔۔مگر اس لڑکی نے دوبارا رخ اس کی جانب نہ کیا۔۔۔

مانا وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی مگر مقابل کی تپش بھری نگاہوں کو خود کے وجود پر محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

نہ جانے ان آنکھوں میں ایسا کیا تھا کہ وہ خود کو پگھلتا ہوا پا رہی تھی۔۔۔

بھائی ی کس کے انتظار میں رکے ہو۔۔۔گاڑی چلاؤ۔۔۔دیکھ نہیں رہے ''
یہ آوارا مجھے تنگ کر رہا ہے۔۔۔'' ٹیکسی ڈرائی یور کو انجن اسٹارٹ نہ کرتا
دیکھ۔۔۔وہ فورا بگڑ کر بولی۔۔۔

آوارا کا لفظ سن۔۔۔ ٹیکسی ڈرائی یور نے حیرت سے اس وجاہت سے مالا مال
نوجوان کی جانب دیکھا۔۔جس کے صرف کپڑے ہی بتانے کے لیے کافی
تھے کہ وہ کوئی عام بندہ نہیں ہے۔۔

میں ٹیکسی سے اتر جاؤں کیا؟؟۔۔"ڈرائیور کو ابھی بھی گاڑی سٹارٹ نہ "
کرتے دیکھ۔۔۔وہ برہم ہو کر پوچھنے لگی تھی۔۔

نہیں نہیں بہن غصہ کیوں ہوتی ہو۔۔"ڈرائیور نے فورا ہی گاڑی سٹارٹ "
کی تھی ڈر کر۔۔۔

وقاص خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔۔یہاں تک کہ گاڑی سٹارٹ ہو گئی۔۔
اور اس نے آہستگی سے اپنے ہاتھ کھڑکی سے ہٹا لیے۔۔۔

وہ کرن کی ٹیکسی کو تکتا رہا۔۔۔یہاں تک کہ وہ اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔۔۔

فی امان اللہ کرن "وہ حسین نوجوان"

زیر لب بڑبڑاتا۔۔۔واپس اپنی گاڑی کی جانب مڑا۔۔۔اب اس کا ارادہ ڈائریکٹ ایئرپورٹ جانے کا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وقاص کرن کو کیسے جانتا ہے؟؟۔۔"گھر واپس آنے کے بعد جب وہ "
باپ بیٹے بیٹھ کر اکیلے چائے پی رہے تھے۔۔۔تب سعید صاحب نے تجسس
سے استفسار کیا۔۔۔

سابقہ شوہر ہے اس کا۔۔۔ابھی کچھ وقت پہلے ہی ان کی طلاق ہوئی "
ہے۔۔۔"بس انس کا یہ جملے ادا کرنا تھا کہ سعید صاحب کا حیرت کے مارے
منہ کھلا۔۔۔

"یہ بات تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی؟؟۔۔۔ "

میں کرن کے سامنے کیسے بتاتا آپ کو اور پھر ویسے بھی ابھی صرف ایک "
طلاق ہی ہوئی ہے۔۔۔جب تک کرن کی عدت پوری نہیں ہو جاتی
۔۔۔وقاص کے پاس حق ہے رجوع کرنے کا۔۔۔وہ چاہے تو رجوع کر سکتا

ہے عدت کے دوران۔۔۔میں نے فتوی لیا ہے مولوی صاحب سے اس متعلق۔۔ تبھی تو میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ ابھی تھوڑے دن رک جائیں۔۔۔بس کرن کی عدت ختم ہونے دیں۔۔۔ایک بار وقاص کے نکاح سے مکمل نکل گئی۔۔تو پھر ہمیں وقاص سے ڈرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ اسے کرن کی ائیڈنٹٹی ابھی پتہ چلے۔۔اور وہ پھر میری بہن پر مسلط ہو جائے۔۔۔اس نے طلاق کرن کو دی ہے ڈیڈ۔۔۔ "کرن سعید غنی کو نہیں۔۔۔

اللہ جانے کیا کیا برداشت کیا ہے میری بیٹی نے۔۔۔"سعید صاحب خاصہ افسردہ ہو کر گویا ہوئے۔۔۔۔ "

بے فکر رہیں ڈیڈ۔۔۔ایک بار بس عدت ختم ہو جائے۔۔پھر میں اسے اپنے پروں میں ایسا ڈھانک لوں گا کہ دنیا کی کوئی تکلیف اور پریشانی اس تک "

نہیں پہنچ سکے گی۔۔۔میں اپنی بہن کو وہ ہر خوشی دوں گا جس کی وہ حقدار تھی جو اسے ملنی چاہیے تھی۔۔ مگر اسے نہ مل سکی۔۔۔اور رہی وقاص کی بات۔۔۔تو آپ دیکھیے گا ڈیڈ۔۔۔آخر میں وہ اپنا سر پیٹ پیٹ کے روئے گا۔۔۔کہ اس نے کس ہیرے کو کھو دیا۔۔۔پچھتائے گا کہ قدر کیوں نہ کی جب اس کے پاس تھی وہ۔۔۔وہ بے وقوف پری کے پیچھے بھاگ رہا تھا اس بات سے بے خبر۔۔۔کہ سعید غنی کی سگی بیٹی اس کے نکاح میں تھی اس وقت۔۔۔"

کرن کی ایک طلاق رجعی ہوتے ہی انس نے بھی مفتی صاحب سے فتوی لیا تھا۔۔۔اور وہ جانتا تھا کہ دوران عدت وقاص کو حق حاصل ہے دوبارہ رجوع کرنے کا۔۔۔ لیکن ایک بار عدت ختم ہو گئی اور وقاص نے رجوع نہ کیا تو پھر وقاص کو کوئی حق حاصل نہیں رہے گا۔۔۔پھر کرن آزاد ہو گی۔۔۔اور یہی طلاق رجعی ایک طلاق بائن بن جائے گی۔۔۔اور اس کے

بعد کرن آزاد ہے وہ جس سے چاہے نکاح کرے۔۔۔چاہے تو اپنے سابقہ شوہر سے ہی کرلے اور چاہے تو کسی غیر سے کرے۔۔۔وقاص کا کوئی حق نہیں رہے گا اس پر۔۔۔

فتوی۔۔۔

اگر خدانخواستہ شوہر نے عدت کے اندر رجوع نہ کیا ہو تو عدت گزرنے پر) یہی * طلاق رجعی * ایک * طلاق بائن * ہو جائے گی اور میاں بیوی جب چاہیں بغیر کسی * حلالے * یا کسی روکاوٹ کے باہمی رضامندی سے دوبارہ (عقد نکاح کر سکتے ہیں۔۔۔

یاد رکھیے گا۔۔۔

عدت کے گزر جانے کے بعد۔۔میاں بیوی کی باہمی رضامندی شرط ہے دوبارہ عقد نکاح کے لیے۔۔۔

عدت کے دوران آدمی کو حق حاصل ہے کہ وہ یکطرفہ رجوع کر سکتا ہے ۔۔اور عورت واپس اس کی نکاح میں آجائے گی۔۔۔ لیکن عدت گزر جانے کے بعد دونوں کی رضامندی شرط ہے۔۔۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت راضی نہیں تو عدت کے دوران رجوع نہیں ہو سکے گا۔۔یعنی یہ کیا بات ہوئی کہ عورت راضی نہیں اور پھر بھی رجوع ہو رہا ہے۔۔۔تو یاد رکھیں شریعت میں اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانا سختی سے منع ہے۔۔۔آپ شریعت کے پابند ہیں شریعت آپ کی پابند نہیں ہے۔۔۔

یہ تو مشرکین کا طریقہ تھا کہ جو آیات انہیں اپنے فوائد میں محسوس ہوتی تھیں۔۔ان کے نفس کو اچھی لگتی تھیں۔۔انہیں اپنا لیتے تھے۔۔اور جو ان کے نفس پر بھاری ہوتیں۔۔۔اسے چھوڑ دیا کرتے تھے۔۔۔ہم ان جیسے

نہیں۔۔۔ہم الحمدللہ مسلمان ہیں۔۔۔ہمارے نفس پر چاہے کتنا ہی بھاری ہو۔۔۔ہم سر تسلیم خم کرتے ہیں خدا کے حکم کے آگے۔۔۔

کتنا وقت رہ گیا اس کی عدت ختم ہونے میں؟؟۔۔۔"سعید صاحب نے " گمبھیر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

"دو ماہ۔۔۔"

دو ماہ؟؟۔۔۔یعنی دو ماہ تک میں اپنی ہی بیٹی کو گلے تک نہیں لگا سکتا۔۔" " انس محسوس کر سکتا تھا کتنا رنج تھا ان کے لہجے میں یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔

سعید صاحب کا اس وقت کوئی شیڈیول نہیں تھا پاکستان آنے کا۔۔۔ لیکن وہ آئے۔۔۔ چونکہ انہیں اپنی کھوئی ہوئی بیٹی کے متعلق انفارمیشن ملی تھی۔۔۔ جسے وہ سالوں سے ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔ جس کے غم میں ان کی بیوی چل بسی تھی۔۔۔ جس کی یادوں سے بھاگنے کے لیے انہوں نے پاکستان چھوڑا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

پانچ ماہ بعد۔۔۔

وہ ایئرپورٹ سے ڈائریکٹ فرحا کے اپارٹمنٹ آیا تھا۔۔

وہ گیا تو صرف دو ماہ کے لیے تھا مگر کام نے مانو اس کے پاؤں جکڑ لیے ہوں۔۔۔۔

اس نے کرن سے ان پانچ ماہ میں ہر ممکنہ صورت سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔۔۔ مگر وہ بلاک کر دیتی تھی۔۔۔ جس کے سبب وہ ان پانچ ماہ میں ترستا سہ رہ گیا تھا۔۔۔

یہ گھر تو خالی ہے۔۔۔" وہ بھی دروازہ نوک کر ہی رہا تھا جب سامنے سے " گزرنے والے نوجوان نے اس کی جانب دیکھ۔۔۔ اطلاع دی۔۔۔

"خالی؟؟۔۔ یہاں دو لڑکیاں رہا کرتی تھیں۔۔۔ وہ کہاں گئیں؟؟۔۔۔"

سوری۔۔مجھے اس بلڈنگ میں شفٹ ہوئے چار ماہ ہوئے ہیں۔۔اور میں "
"نے یہاں کبھی کسی لڑکی کو آتے نہیں دیکھا۔۔۔یہ خالی ہی رہتا ہے۔۔۔

اوکے۔۔۔"وہ الجھے ذہن کے ساتھ۔۔۔اثبات میں سر ہلاتا۔۔۔واپس"
اپنی گاڑی میں آکر بیٹھا۔۔۔

عمر۔۔کرن کہاں ہے؟؟۔۔"گاڑی میں بیٹھتے ہی۔۔جو پہلا سوال اس "
کے لبوں پر آیا وہ یہی تھا۔۔۔

سر انہوں نے اب نیا اپارٹمنٹ خرید لیا ہے۔۔۔وہ اب وہیں رہتی "
"ہیں۔۔۔

"اکیلے؟؟۔۔"

"نہیں۔۔۔فرحامیم کے ساتھ۔۔"

اور یہ بات تم نے مجھے بتائی کیوں نہیں؟؟۔۔"تھوڑا برہمی سے استفسار " کیا۔۔۔

سر آپ نے کبھی پوچھی ہی نہیں۔۔۔"نہایت معصومیت سے جواب " دیا۔۔۔

لیکن وہ بیک ویو مرر میں دیکھ سکتا تھا کہ اس حسین نوجوان کا چہرہ سرخ پڑ رہا ہے۔۔۔

بیک سیٹ پر شاہانہ انداز میں بیٹھے لڑکے کی ڈارک آنکھیں دیکھ۔۔۔اسے اپنے ارد گرد ہوا تنگ ہوتی محسوس ہوئی۔۔پیشانی پر آتا پسینہ صاف کر۔۔۔ وہ فوراہی بڑبڑا کر بولا "آپ تو بس ہمیشہ تین لفظی سوال کرتے تھے کہ ۔۔کرن ٹھیک ہے۔۔۔تو میں آپ کو بتا دیتا تھا کے ہاں مس کرن ٹھیک ہیں۔۔ویسے بھی آپ کہاں پوری بات سنتے ہیں۔۔۔"آخری جملہ اس نے خود کو بے بس ظاہر کرتے۔۔۔ شکوتا ادا کیا۔۔۔۔

اگر تمہیں پہلے ہی علم تھا کہ کرن یہاں نہیں رہتی اب۔۔۔تو پھر میرا " "وقت ضائع کیوں کیا یہاں لا کر؟؟۔۔

آپ نے مجھ سے نہیں کہا۔۔کہ آپ کو مس کرن سے ملنا ہے۔۔۔آپ" نے کہا کے آپ کو مس فرحا کے گھر جانا ہے۔۔۔تو میں لے آیا۔۔"وہ پھر معصومیت سے گویا ہوا تھا۔۔۔

اس کا معصومانہ جواب سن۔۔۔وقاص اپنے دونوں ہونٹوں کو ایک دوسرے میں سختی سے بھینچنے لگا۔۔۔

سچ بتانا۔۔۔شادی کرلی ہے کیا؟؟۔۔"وقاص کے اچانک سوال پر عمر " اسے حیرت سے پیچھے پلٹ کر دیکھنے لگا۔۔

آپ کو کیسے پتہ چلا؟؟۔۔"مارے حیرت کے پوچھا۔۔۔ "

تمہاری حالت دیکھ۔۔۔شادی چیز ہی ایسی ہے۔۔۔اچھے اچھوں کا دماغ ہلا " دیتی ہے۔۔۔"اب اسے غصہ نہیں آرہا تھا عمر کی حرکت پر۔۔۔وہ سمجھ سکتا تھا اس کے غم کو۔۔۔

بہت برا حال ہے سر میرا۔۔۔میں تو سمجھتا تھا کہ جب میں آپ کے ساتھ " گزارا کر سکتا ہوں۔۔تو میں دنیا کے کسی بھی عورت کو مینج کر سکتا ہوں مگر میری بیوی نے صرف ایک ہفتے میں میرا یہ بھرم توڑ دیا۔۔۔" وہ واپس گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے۔۔۔اپنا رونا سنانے لگا۔۔۔

جبکہ وقاص منہ بسورتے ہوئے اسے تک رہا تھا۔۔۔لاجواب جو کر دیا تھا اس نے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سوری سر۔۔۔آپ اندر نہیں جا سکتے۔۔۔اس بلڈنگ میں صرف وہی " لوگ اندر جا سکتے ہیں جن کے رشتہ دار یا دوست رہتے ہوں۔۔اور انہیں اپارٹمنٹ کے مالکان نے رجسٹر کروایا ہو پہلے سے۔۔۔" کرن کی بلڈنگ کی

سیکورٹی اتنی ٹائٹ تھی۔۔۔کہ وہ وقاص کو اندر جانے ہی نہیں دے رہے تھے۔۔۔

اور کیوں کر نہ ہوتی اتنی سخت سیکورٹی۔۔آخر سعید غنی کی بیٹی رہتی تھی اس اپارٹمنٹ میں۔۔۔

تمھیں پتہ بھی ہے تم کس سے بات کر رہے ہو؟؟۔۔"عمر فوراہی آگے آ " کر بپھر کر اس سیکورٹی گارڈ سے بولا۔۔۔

سر آپ جو کوئی بھی ہیں۔۔۔آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اس وقت میں اپنی " ڈیوٹی کر رہا ہوں اور یہ میرا کام ہے اپارٹمنٹ کے لوگوں کی حفاظت کرنا ۔۔۔میں آپ کو اندر جانے نہیں دے سکتا۔۔۔اگر آپ کا کوئی ریلیٹڈ یہاں رہتا ہے۔۔تو آپ اسے کال کر لیں وہ یہاں پر آجائے گا اپ کو لینے۔۔۔"

سیکیورٹی گارڈ کے مطمئن لہجے میں کہتے ہی۔۔ عمر بے بسی سے اپنے باس کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔جو سر جھٹک کر واپس گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔ اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرتے ہوئے۔۔۔کہ کچھ بھی کر کے راستہ صاف کرو۔۔۔

عمر بہت دیر تک اپنا سر کھپاتا رہا۔۔ مگر وہ سیکورٹی گارڈ کسی صورت راضی نہیں تھا انہیں اندر بھیجنے کے لیے۔۔۔

سیٹ سے ٹیک لگائے۔۔۔ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھ کر شاہانہ وپر وقار انداز میں بیٹھے۔۔۔اس نے کھڑکی سے سیکورٹی گارڈ اور عمر کو بحث کرتے دیکھا۔۔

سر وہ اڑیل سیکورٹی گارڈ تو کسی صورت نہیں مان رہا۔۔۔"عمر بے بسی سے "
گاڑی میں آکر بیٹھ کر۔۔۔ پیچھے اس نوجوان کی جانب مڑ کر دیکھ۔۔۔آہستگی
سے گویا ہوا۔۔۔

"معلوم کرو یہ بلڈنگ کس کے انڈر ہے؟؟؟ "

"یس سر۔۔۔ "

♥*Husny Kanwal*♥

"کل میری سالگرہ ہے بھولے تو نہیں ہوناں تم؟؟۔۔ "

پانچ گھنٹے ہو گئے تھے اسے واپس آئے۔۔۔ مگر وہ ابھی تک کرن سے نہیں مل سکا تھا۔۔ جس کے سبب اس کا دل اچاٹ سہ ہو رہا تھا ہر چیز سے۔۔۔ جیسے بھاگ رہا ہو۔۔۔

کسی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ ابھی پین فائل پر پٹخا ہی تھا۔۔۔ کہ اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

اسکرین دیکھی۔۔۔ تو اپنی دادی کا نام چمکتا نظر آیا۔۔

اس نے فوراہی کال ریسیو کر لی۔۔۔

رخشی خاتون کے سوال کرتے ہی۔۔۔ وقاص اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔۔ وہ واقعی بھول گیا تھا۔۔

کوئی خاص تحفہ جو آپ کو مجھ سے چاہیے اس سال؟؟۔۔"ان کے سوال " کو گل کرتے۔۔۔وہ تحمل سے پوچھنے لگا۔۔۔

تم جیسے نکمے پوتے سے کچھ نہیں چاہیے مجھے۔۔بس تم وقت پر پہنچ جانا " کرن کو اپنے ساتھ لے کر کل۔۔۔"کرن کا نام سن۔۔وہ جیسے رنجیدہ سہ ہو گیا۔۔۔

وہ کہاں آئے گی میرے ساتھ۔۔۔"نہیں جانتا کیوں۔۔۔بس بے " ساختہ منہ سے نکل گیا۔۔۔

وہ اپنے جذبات پر کنٹرول رکھنے والا بندہ تھا ہمیشہ سے۔۔۔ مگر اب وہ لڑکی اس کے اوسان خطا کر رہی تھی۔۔۔اس کے جذبات کو منتشر کر رہی تھی ۔۔۔اس کی زبان کو جو ہر وقت قفل لگا رہتا ہے اسے کھول رہی تھی۔۔۔

"میں اپنے نکمے پوتے کو بڑے اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔اس لیے اتنی بڑی ذمہ داری اسے سونپنے کا میں سوچ بھی کیسے سکتی تھی۔" رخشے خاتون نے جیسے اسے ٹکا کے ذلیل کیا تھا۔۔

ان کی بات سن وہ منہ بسورنے لگا۔۔۔

"بڑی مشکل سے راضی کیا ہے میں نے کرن کو کل اپنی پارٹی میں آنے کے لیے۔۔۔اب بس تم وقت پر پہنچ جانا۔۔۔" ان کی بات سنتے ہی اس کے چہرے پر ایک دل فریب مسکراہٹ رقصاء ہوئی۔۔۔

ان سے بات کر کے ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ دروازہ نوک ہوا۔

"کمنگ۔۔۔"

"سر۔۔۔وہ بلڈنگ انس سعید کے نام ہے۔۔۔"
بس اتنا سننا تھا کہ وقاص کے ہونٹ ٹوسٹ ہوئے۔۔۔۔

کہیں نہ کہیں اسے اندازہ تھا کہ ایسا ہی کچھ نکل کر آئے گا۔۔

معلوم کرو کوئی اپارٹمنٹ خالی ہے اس بلڈنگ میں۔۔"کچھ دیر سوچنے" کے بعد اس نے گمبھیر لہجے کہا۔۔۔

اگر نہیں ہے۔۔۔تو خالی کراؤاپنے طریقے سے۔۔"ابھی عمر جواب دینے "
ہی لگا تھا کہ وقاص اپنی سیٹ سے پیچھے ٹیک لگا کر۔۔۔مطمئن انداز میں اپنی
ٹھوڑی کو مسل۔۔۔نرمی سے مفاہمانہ انداز میں حکم صادر کیا۔۔۔

جی سر۔۔۔"اس نے فوراً اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔پھر تیزی"
سے اپنے ہاتھ میں پکڑا کارڈ وقاص کی ٹیبل پر رکھا۔۔۔

سر۔۔۔مسٹر سعید غنی کی جانب سے آپ کو انویٹیشن کارڈ آیا ہے۔۔"یہ "
نام سنتے ہی وقاص کی توجہ از خود ہی کارڈ کی جانب مبذول ہوئی۔۔۔

سعید انکل۔۔"اس نے زیر لب بڑبڑاتے کارڈ اٹھا کر کھولا۔۔۔ "

یہ ان کی کوئی پہلی فلم تو نہیں ہے جو ہٹ گئی ہے۔۔پھر پارٹی تھرو کرنے کی کیا ضرورت تھی؟؟۔۔" وقاص کے کہتے ہی عمر نے لاعلمی میں کندھے اچکائے۔۔جیسے کہہ رہا ہو کہ مجھے کوئی اندازہ نہیں ہے اس متعلق۔۔۔

رشک حنا۔۔۔" فلم کے رائٹر کے نام پر رشک حنا کا نام دیکھ۔۔۔وہ حسین" نوجوان ایک لمحے کے لیے حیران ہوا۔۔۔

ایم ڈی پروڈکشن ہاؤس نے پاکستانی رائٹر کو اپنی شارٹ فلم میں کام کرنے کا موقع دیا ہے یہ بات اس کے لیے تعجب خیز تھی۔۔۔

اس شارٹ فلم کا ٹریلر نیٹ فلیکس اور دیگر مشہور ویبس پر جاری ہو چکا تھا۔۔۔نہ صرف جاری بلکہ کچھ ہی گھنٹوں میں ملین ویوز بھی اپنے نام کر لی تھیں۔۔۔

اس فلم کے ٹریلر سے ہی لوگوں کو لگ رہا تھا کہ وہ سوپر ہٹ جائے گی۔۔۔

"سر۔۔۔آپ جائیں گے ؟؟۔۔"

ہمم۔۔۔"اس نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔"

ویسے بھی مجھے رشک حنا سے مل کر پرسنلی طور پر معافی مانگنی تھی۔۔یہ اچھا" موقع ہے ان سے ملنے کا۔۔۔۔"وہ دل ہی دل سوچنے لگا۔۔۔

اس کا بالکل دل نہیں تھا کہیں جانے کا۔۔۔لیکن رشک حنا سے اسے پرسنلی طور پر ملنا تھا۔۔۔اس لیے جانا ضروری لگا اس نوجوان کو۔۔۔

ڈاکٹر کا کیا ہوا؟؟۔۔"وقاص کے اچانک سوال پر عمر کے چہرے پر "
سنجیدگی آئی۔۔۔

سر میں نے میم کی بیماری کے متعلق بہت سارے ڈاکٹرز سے رابطہ کیا "
لیکن سب کا جواب ایک ہی ہے۔۔۔چانس بہت کم ہیں۔۔۔"آخری جملے پر
اس کی آواز منمنانے جیسی ہو گئی تھی۔۔

کم ہیں۔۔۔ ختم تو نہیں ہوئے ناں۔۔۔تو منہ لٹکانے کی کیا ضرورت "
ہے؟۔۔۔"اس نوجوان کو غصہ آیا تھا عمر کے افسردہ چہرے کو دیکھ۔۔۔

سوری سر۔۔۔لیکن آپ فکر نہ کریں میں مسلسل اسی کام میں لگا ہوا"
ہوں۔۔۔ویسے بھی میری دادی کہتی ہیں کہ خدا نے ایسی کوئی بیماری نہیں
"اتارئی۔۔۔جس کی شفا نہ اتارئی ہو۔۔۔

علم ہے مجھے۔۔"وہ حسین نوجوان مطمئن لہجے میں گویا ہوا۔۔۔"

ویسے سر۔۔۔میں آپ کو بتانا بھول گیا جب میں میم کی دوائیوں کا ٹیسٹ"
کروانے گیا تھا۔۔۔تو میں نے وہاں پر مسٹر انس سعید کو دیکھا تھا۔۔۔ان کے
ہاتھ میں رپورٹ تھی۔۔۔اور وہ بہت خوش نظر آرہے تھے۔۔۔"عمر
جانے ہی لگا تھا۔۔۔کہ اچانک اسے پرانی یاد آئی۔۔۔اور وہ فوراہی وقاص کی
جانب مڑ کر اسے بتانے لگا۔۔۔

"کیسی رپورٹ؟۔۔۔"

کچھ اندازہ نہیں سر۔۔"وہ کندھے لاعلمی میں اچکاتے ہوئے۔۔۔"آپ"
"کہیں تو پتہ کروں۔۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔"وقاص کے اس کی جانب چہرہ اٹھا کر دیکھ۔۔ " مطمئن لہجے میں کہتے ہی۔۔۔وہ فورا اثبات میں سر ہلا کر چل دیا۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو کمرے کی خاموشی نے اس کا استقبال کیا۔۔۔

کہنے کو عادت ہو جانی چاہیے تھی اسے اس خاموشی کی۔۔۔مگر نہیں ہوتی تھی۔۔۔اس کا دل قبول ہی نہیں کرتا تھا۔۔۔

اس نوجوان کے قدم سب سے پہلے اپنی بیوی کی سامنے رکھی تصویر کی جانب پڑھی۔۔۔

اس کی مسکراتی تصویر دیکھ۔۔شدت سے دل چاہا کہ وہ حسین لڑکی سامنے آجائے۔۔۔اور وہ بس اسے گلے سے لگا لے۔۔۔

وہ سوچتا تھا۔۔۔وہ لڑکی جی نہیں سکے گی اس کے بغیر۔۔۔محبت جو اتنی کرتی تھی۔۔۔لیکن کبھی گمان میں بھی نہ گزرا تھا کہ ایک دن ایسا بھی دیکھے گا اپنی زندگی میں۔۔کہ وہ تو مست ہو کر جیے گی۔۔۔الٹا خود نہ جی سکے گا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں تلاش رہی تھی اسے۔۔۔ترس رہی تھی اسے دیکھنے کے لیے۔۔۔یہ تڑپ اتنی بڑھ گئی تھی۔۔۔اسکی طلب اتنی بڑھ گئی تھی۔۔۔کہ اسے لگ رہا تھا اس کا سانس رک رہا ہو۔۔۔وہ واقعی بس اب چاہتا تھا۔۔کے

وہ کہیں سے بھی نکل کر اس کے سامنے آجائے بس۔۔۔اور وہ اسے اپنے سینے سے لگالے۔۔۔

کرن۔۔۔میں تمہیں بہت مس کر رہا ہوں۔۔بہت۔۔۔۔" وہ اس کی " حسین تصویر کو دیکھ زیر لب بڑبڑایا۔۔۔

ابھی وہ اپنی ہی دنیا میں مگن تھا کہ دروازہ نوک ہوا۔۔

اس نے تصویر واپس اس کی جگہ پر رکھتے۔۔۔۔ایک گہرا سانس لے کر۔۔ اپنی آنکھیں دونوں ہاتھوں سے مسلتے۔۔۔پلٹ کر دیکھا۔۔۔سامنے ہی دروازے پر عمر کھڑا نظر آیا۔۔۔

آجاؤں سر؟؟۔۔۔"وہ دیکھ چکا تھا وقاص کو کرن کی تصویر حسرت سے "
تکتے۔۔۔اور یہ پہلی بار نہیں تھا جب اس نے کرن کی تصویر اپنے باس کو اس
طرح تکتے دیکھا ہو۔۔۔۔

جتنی محبت یہ دل میں کرن میم سے کرتے ہیں اس میں سے چوتھائی کا بھی "
اظہار اگر یہ کرن میم کے سامنے کر دیتے۔۔۔تو مجھے یقین ہے وہ کبھی انہیں
چھوڑ کر نہیں جاتیں۔۔۔"عمر دل ہی دل سوچنے لگا تھا۔۔۔

ہمم۔۔"وہ ویسے بھی بہت کم گو تھا۔۔اور اب"
تو جیسے بولنے کا بالکل ہی دل نہ کرتا ہو۔وہ مزید چڑچڑھا سہ ہو گیا تھا۔۔

اس وجیہہ نوجوان نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

سر آپ یقین نہیں کریں گے مجھے کیا ملا ہے۔۔"اس کی آواز کی "
ایکسائٹمنٹ ہی بتانے کے لیے کافی تھی کہ کوئی بہت بڑی مصالحے دار خبر
ہاتھ لگ گئی ہے اس کے۔۔۔

وقاص نے جواباً صرف اس کی جانب بغور دیکھا۔۔۔کہا کچھ نہیں۔۔

" یہ دیکھیں سر۔۔۔ہاسپٹل سے ریکارڈ نکلوا کر لا رہا ہوں۔۔۔مسٹر سعید
کے بیٹے انس سعید نے کرن میم کے ساتھ اپنا ڈی این اے ٹیسٹ کروایا
تھا۔۔۔اور کیا آپ یقین کریں گے
اگر میں کہوں کے رزلٹ پوزیٹو آیا ہے۔۔"عمر کے کہتے ہی وقاص کی
آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں

کیا؟؟۔۔"وہ ایک دو ثانیوں کے لیے تو مکمل شاکڈ کے عالم میں چلا گیا"
تھا۔۔۔

ایک دو ثانیوں بعد۔۔۔اپنے حواس میں واپس لوٹتے۔۔۔اس نے فوراہی
عمر کے ہاتھ سے فائل لی اور دیکھنا شروع کیا۔۔۔

سر۔۔ویسے کہنا پڑے گا۔۔کیا قسمت پائی ہے آپ نے۔۔۔بیٹھے بیٹھے "
اپ کا تو جیک پورٹ لگ گیا۔۔۔دوسری جانب
پانچ ماہ سے جبران سر پری میم کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں ہاتھ دھو کر اور
یہاں آپ کو بغیر کسی محنت اور مشقت کے سعید صاحب کی بیٹی مل گئی
ہے۔۔۔وہ بھی ان کی ریل بیٹی۔۔۔۔اب تو جبران سر صرف خواب ہی دیکھ
سکتے ہیں اپ کو سی ای او کی سیٹ سے ہٹانے کے۔۔۔"عمر کی آواز میں
ایکسائٹمنٹ نمایاں تھی وہ بہت خوش نظر آرہا تھا۔۔۔

جب کہ دوسری جانب وقاص کے عنابی ہونٹوں کے کناروں پر۔۔۔ہلکی سی مسکراہٹ رقصاء ہوئی تھی۔۔۔اور یہ اس وجہ سے نہیں تھی کہ کرن اربوں کھربوں پتی آدمی مسٹر سعید غنی کی بیٹی نکل کر آئی ہے جو اس کی سی ای او کی (ri-) سیٹ بچا سکتی ہے۔۔فقط اس وجہ سے تھی کہ انس اس کا ریول ان لو نہیں بلکے سالا ہے۔۔۔ (val in love

توسالے میاں اچھا گیم کھیل گ ئے میرے ساتھ۔۔" وہ سر جھٹک " کر۔۔۔زیر لب بڑبڑایا تھا۔۔۔

پانچ ماہ سے وہ اپنا خون جلا رہا تھا کہ کرن انس کے ساتھ کام کر رہی ہے۔۔۔ اگر اسے پہلے سے پتہ ہوتا کہ وہ اس کا بھائی ہے۔۔۔تو یقینا پھر وہ بہت مطمئن رہتا۔۔۔

"کیا کرن اس بارے میں جانتی ہے؟؟۔۔ "

"لگتا تو نہیں ہے سر۔۔۔اگر انہیں پتہ ہوتا تو پھر وہ ضرور مسٹر سعید غنی کے گھر شفٹ ہو جاتیں۔۔ لیکن ایسا تو کچھ نہیں ہوا۔۔۔"عمر اندازا گویا ہوا۔۔۔

وقاص کو بھی اس کا پوائنٹ بالکل ٹھیک لگا۔۔۔

"اوسوری سر اپنی ایکسائٹمنٹ میں، میں آپ کو یہ تو بتانا بھول ہی گیا۔۔۔کہ انس سر نے کرن میم کی پوری ڈیٹیل نکلوائی تھی اپنے پاکستان آنے کے تقریبا دو ہفتے بعد۔۔۔"وقاص اس کی بات سن اندازہ لگا چکا تھا کہ ابوذر کی سالگرہ میں انس نے کرن سے ملنے کے بعد یہ ڈیٹیل نکلوائی ہو گی۔۔۔

جب سعید انکل کی بیٹی اغواہ ہوئی تھی تو وہ صرف دو سال کی تھی پھر انس نے کرن کو پہچانا کیسے ؟؟۔۔۔"وقاص اب یہی سوچنے لگا تھا۔۔۔

سر اگر کرن میم مسٹر سعید غنی کی بیٹی ہیں تو پھر وہ انصار صاحب کے گھر کیسے پہنچیں ؟؟۔۔"عمر چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکا تھا یہ سوال کرنے سے۔۔۔اسے بڑا تجسس تھا یہ جاننے کا۔۔کہ آخر اتنی امیر آدمی کی بیٹی انصار جیسے لالچی آدمی کے پاس پہنچی کیسے ؟؟

"سعید انکل کی بیٹی سنا تھا دو سال کی عمر میں اغواہ ہو گئی تھی۔۔۔ "

اغواہ؟؟۔۔"عمر بے یقینی سے۔۔"

نے کیا تھا۔۔۔بعد میں وہ نینی babysitter ہاں۔۔۔اسی کی نینی"
لاہور ٹرین اسٹیشن کے پاس زخمی حالت میں پڑی ملی تھی۔۔۔لیکن اس کے
ساتھ بچی نہیں تھی۔۔۔پولیس کے مار پیٹ کرنے پر اس لڑکی نے بتایا کہ وہ
اپنے یار کے ساتھ شادی کر کے ایک اچھی زندگی گزارنا چاہتی تھی جس کے
لیے اس کے عاشق نے اسے اکھسایا۔۔کہ جہاں کام کرنے جاتی ہے اس کی
بچی اغوا کر لے۔اور اس کے باپ سے بدلے میں اچھی خاصی موٹی رقم
وصول کر کے فرار ہو جائیں گے پھر اپنی اچھی زندگی گزاریں گے۔۔سب
کچھ ان کے پلان کے مطابق ہی ہو رہا تھا لیکن ان دونوں کی بچی پہ لڑائی ہو
گئی۔۔۔وہ ڈر گئی تھی اور بچی کو واپس چھوڑ کے آنا چاہتی تھی۔۔کیونکہ ان
سارے معاملات میں اب پولیس انوالو ہو چکی تھی۔۔۔۔مگر اس کا عاشق نہ
مانا اور ان دونوں کے درمیان ہاتھا پائی شروع ہو گئی بچی کو لے کر۔۔۔یہاں
کے چلا گیا بچی کو اپنے ساتھ لے تک کہ وہ اسے مار پیٹ کے وہیں پھینک
کر۔۔۔پانچ سے چھ ماہ لگے اس لڑکے کو ڈھونڈنے میں۔۔۔لیکن جب وہ ملا

تواس کے پاس بھی بچی نہیں تھی۔۔۔اس کا کہنا تھا کہ اس نے ٹرین میں ہی بچی کو چھوڑ دیا تھا۔۔۔پولیس نے بہت ڈھونڈا لیکن وہ بچی نہ ملی۔۔۔"

مجھے لگتا ہے کہ شاید وہ انصار صاحب یہ ان کی بیوی کو مل گئی ہو گی۔۔"عمر" تیزی سے اندازا گویا ہوا۔۔۔

انصار جیسے شخص سے مجھے امید نہیں کہ وہ ایک بے گھر و بے نام بچی کو پا لے گا۔۔۔یقیناوہ اس کی بیوی ہی ہو گی جسے کرن ملی۔۔کرن نے بتایا تھا مجھے کہ اس کی ماں کو لوگ بانجھ ہونے کا طعنہ دیتے تھے اس کے پیدا ہونے سے پہلے۔۔وہ اپنے والدین کی شادی کے چھ سال بعد ہوئی تھی۔۔۔۔شاید اسی لیے انہوں نے کرن کو پالا۔۔چونکہ ان کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔۔۔"

اووووو۔۔۔تو یہ اسٹوری ہے" وہ لوگ صرف اندازہ ہی لگا سکتے تھے "
اب۔۔کہ کیا ہوا ہو گا کرن کے ساتھ۔۔چونکہ انصار صاحب اور ان کی
زوجہ دونوں ہی وفات پا چکے تھے۔۔۔

عمر نے ہونٹ گول کر کے خاصہ لمبا اوو ادا کیا تھا۔۔۔

اور اپارٹمنٹ کا کیا ہوا؟؟؟"اسے فرق نہیں پڑتا کرن انصار کی بیٹی ہے یا "
سعید صاحب کی۔۔۔وہ تو فقط صرف اتنا جانتا ہے کہ اسے اپنی بیوی کو جلد
سے جلد اپنے پاس واپس لانا ہے۔۔۔

خرید لیا ہے سر۔۔۔" یہ سنتے ہی جیسے وقاص کو سکون نصیب ہوا تھا۔۔ "

تو شفٹنگ شروع کروا دو۔۔" تیزی سے حکم صادر کیا۔۔۔ "

کیا آپ کے دوست مان جائیں گے اتنی جلدی شفٹنگ کے لیے؟؟۔۔""
اس نے ہچکچاہٹ کے ساتھ پوچھا۔۔۔

اس کا تو باپ بھی مانے گا۔۔۔"مغرور اور لاپرواہ لہجے میں کہتا۔۔۔وہ ہاتھ "
میں پکڑی فائل واپس عمر کو پکڑا گیا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ حسین نوجوان جب پارٹی میں داخل ہو۔۔تو ہر کسی کی نگاہ کا مرکز بن
گیا۔۔۔

وقاص"اور لوگوں کی طرح پری بھی اس سے ملنے خود آئی تھی۔۔۔"

کیسے ہو؟؟۔۔"ایک دلفریب مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے پوچھا۔۔۔"

ٹھیک۔۔۔"فقط ایک لفظی جواب۔۔۔"

واو۔۔۔اس لڑکی کا ڈریس کتنا خوبصورت ہے۔۔۔" پاس کھڑی لڑکی کی "
بات سن۔۔۔پری نے بھی اشتیاق سے سامنے کی جانب دیکھا۔۔۔

کرن۔۔۔"بس پری کے منہ سے اس لفظ کا ادا ہونا تھا۔۔۔کہ وقاص کے "
کان کھڑے ہوئے۔۔۔

اس نے فوراہی پلٹ کر پیچھے دیکھا۔۔۔

وہ لال رنگ کی شنیل کی فراک میں ملبوس تھی۔۔۔پوری فراک بالکل سمپل تھی۔۔۔صرف اس کی استینوں پر گولڈن رنگ کے نگوں کا باریک کام جھلملاتا نظر آرہا تھا۔۔۔

اس کے آگے کے بالوں میں کاجل چوٹی اور پیچھے خوبصورت سہ جوڑا بنا نظر آرہا تھا۔۔۔کچھ آوارہ لٹیں چہرے پر بکھر کر حسن کو دوبالا کر رہی تھیں۔۔۔

وہ نہیں جانتی کوئی اسے سانسیں روکے دیکھ رہا تھا۔۔

کرن۔۔"کرن فرحا کے ساتھ آرہی تھی اپنی باتوں میں مگن۔۔۔اس نے" تو ابھی تک دیکھا ہی نہیں تھا کہ اس کی آمد پر ہی لوگوں کی نگاہیں ستائشی ہو چکی تھیں۔۔۔

اپنا نام ایک جانی پہچانی آواز کے پکارے جانے پر وہ ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئی۔۔۔

فرحا نے فوراہی نظر اٹھا کر سامنے کی جانب دیکھا۔۔۔اس حسین نوجوان کو دیکھتے ہی۔۔۔وہ اہستگی سے سرگوشی کرنے والے انداز میں کرن سے بولی "کرن۔۔۔وقاص۔۔۔وہ بھی یہاں آیا ہوا ہے۔۔۔اسے آج پتہ چل جائے گا کے تم رائٹر ہو۔۔

"تو چلنے دو۔۔۔مجھے فرق نہیں پڑتا کہ وہ میرے بارے میں کیا سوچتا ہے اور کیا نہیں۔۔۔میں لوزر نہیں ہوں۔۔اور نہ کبھی تھی۔۔۔اور تم بھی اس کی جانب مت دیکھو۔۔۔اگنور کرو اسے۔۔"کرن نے تیزی سے کہا۔۔۔

کرن کے نزدیک وہ ابھی بھی ایک معمولی سی رائٹر تھی۔۔۔جسے وقاص عباسی کی زبان میں لوزر کہا جاتا ہے۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اپنا اتنا اچھا دن۔۔وقاص کے دل توڑ دینے والے لفظوں کو یاد کر کے ضائع کرے۔۔۔

لیکن وہ ہماری جانب ہی آ رہا ہے۔۔۔"سامنے کی جانب دیکھتے "
۔۔۔فکر مندی سے کہا۔۔۔

کرن۔۔۔"ابھی اس نے کرن کو مخاطب کیا ہی تھا قریب آ کر۔۔۔کہ "
کرن نے تیزی سے فرحا کا ہاتھ پکڑ کر اپنی سائیڈ کھینچا۔۔اور خود اس کی سائیڈ چلی گئی۔۔۔یہ عمل اس نے اتنی پھرتی سے کیا تھا کہ فرحا کو تو سمجھ بھی نہ آیا
۔۔۔کہ ہوا کیا ہے۔۔۔

لیکن جب اس نے نظر اٹھائی۔۔۔تو اب وہ وقاص کے سامنے کھڑی تھی۔۔اور کرن پیچھے سے رفو چکر ہو چکی تھی۔۔۔

وقاص کے ساتھ ساتھ فرحا بھی اس لڑکی کی رفو چکر ہونے کی اسپیڈ کو حیرت سے تکتی رہ گئی۔۔۔۔

ہیلو وقاص۔۔"ابھی فرحا اور وقاص کرن کو دیکھ ہی رہے تھے کہ پیچھے" سے آنے والی آواز نے فرحا کے کان کھڑے کیے۔۔

نو۔۔یہ بندر بھی آیا ہے یہاں۔۔۔"وہ بغیر پیچھے مڑے بھی جانتی تھی یہ" آواز کس کی ہے۔۔۔اس نے دل ہی دل کڑکڑاتے۔۔۔منہ بسورا۔۔۔

ہیلو۔۔۔"ابوذر آکر بڑی گرم جوشی سے وقاص کے گلے لگا تھا۔۔۔"

او۔۔۔تو یہ تم ہو۔۔۔میں بھی یہی کہوں اتنی ایلیگنٹ پارٹی میں۔۔۔یہ " شادی کا لہنگا پہن کر کون آگیا ہے۔۔۔"ابو ذرا بھی وقاص کے گلے سے ہٹا ہی تھا۔۔کہ اس کی نگاہ فرحا پر گئی۔۔

جو اسے ہی منہ بسور کر تک رہی تھی۔۔۔

فرحا نے کلر فل لہنگا پہنا ہوا تھا۔۔جس کی کوٹی شنیل کی بلیک رنگ کی تھی۔۔۔اس کا کلر فل دوپٹہ ایک ہاتھ سے کمر کے پیچھے ہوتا ہوا دوسرے ہاتھ پر لپٹا نظر آرہا تھا۔۔۔

اس کے سیدھے لمبے گھنے بال آگے کی جانب آرہے تھے۔۔۔جنھیں وہ ایک ادا سے بار بار پیچھے کر رہی تھی۔۔۔

اس نے زیادہ میک اپ نہیں کیا تھا۔۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔ بالکل کسی گڑیا کی مانند۔۔۔

نازک و چھوئی موئی سی۔۔۔

جیولری کے نام پر اس لڑکی نے صرف کانوں میں ٹاپس پہن رکھے تھے۔۔۔

کیونکہ آج کرن کے لیے بہت بڑا دن تھا اس لیے وہ اپنا سب سے اچھا والا جوڑا پہن کر آئی تھی۔۔۔۔۔

اس کے نزدیک وہ بہت اچھی لگ رہی تھی آج۔۔۔ لیکن ابوذر کے بری طرح ٹوکتے ہی۔۔۔اس کا جو سارا اعتماد تھا وہ لمحہ بھر میں چھو منتر ہوا ۔۔۔اب وہ اپنے کپڑوں اور باقی وہاں موجود لڑکیوں کے کپڑوں کو کمپیئر کرنے لگی تھی۔۔۔

وہ پارٹی ہائی کلاس لوگوں کی تھی۔۔۔وہ یہاں کبھی نہ آتی اگر کرن کے لیے یہ پارٹی خاص نہ ہوتی۔۔۔

ابوذر کا گمان تھا کہ وہ پلٹ کر لڑے گی۔۔۔ جیسے ہر بار کرتی ہے۔۔۔ مگر اس کی توقع کے برعکس اس لڑکی کا چہرہ اتر گیا تھا۔۔۔

وقاص اور ابوذر دونوں نے محسوس کر لیا تھا کہ وہ شرمندہ سی ہو گئی ہے۔۔۔

کبھی کبھار ہم کسی کی توجہ اپنی جانب کھینچ کے رکھنا چاہتے ہیں۔۔اگر ہمیں پوزیٹوے سے نہیں مل رہی۔۔۔تو نیگٹوے سے صحیح۔۔۔

اس نے بس یوں ہی ٹوک دیا تھا۔۔۔نیت صرف اپنی جانب متوجہ کرنے کی تھی۔۔۔نہ کہ شرمندہ کرنے کی۔۔۔

جیسے معاویہ نے محسوس کیا تھا بالکل اسی طرح وقاص نے بھی محسوس کیا کہ ابوذر کا رویہ فرحا کے ساتھ بہت الگ ہے۔۔۔

فرحا کے نزدیک سامنے کھڑے نوجوان نے اسے ذلیل کیا تھا دانستہ طور پر۔۔۔

اب اسے لگنے لگا تھا۔۔۔کہ لوگ اسے دیکھ کر اس کا مذاق اڑا رہے ہیں۔۔۔ کہ وہ کس طرح کے کپڑے پہن کر آ گئی ہے پارٹی میں۔۔۔

وہ اپنے ہونٹ چبانے لگی تھی۔۔اس بات سے بے خبر کے ابوذر اس کے ایک ایک عمل کو بغور دیکھ رہا ہے۔۔

یہاں کیوں کھڑی ہو؟؟۔۔چلو میرے ساتھ تم۔۔۔"وہ اپنی سوچوں " میں اتنی مگن تھی کہ اسے نہیں خبر۔۔۔کہ کرن نے کب آ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔۔۔اور ان دونوں کے سامنے سے اسے ہٹایا۔۔۔

وقاص فوراً ہی ابوذر کو وہیں اکیلا چھوڑ کر کرن کے پیچھے چل دیا تھا۔۔۔

کیاہواہے فرحا؟؟۔۔تم ٹھیک توہو نا؟؟۔۔"کرن نے اس لڑکی کااتراہوا چہرہ دیکھ فوراہی فکر مند ہو کر پوچھا۔۔

"کچھ نہیں بس اچانک پیٹ میں درد ہو رہاہے۔۔۔رکو میں فریش ہو کر آتی ہوں۔۔۔"فرحااسے اپنے لیے پریشان نہیں کرناچاہتی تھی۔۔۔آج کے دن تو بالکل بھی نہیں۔۔۔اس نے مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے کہا۔۔اور فوراہی فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔۔۔

اس بات سے بالکل بے خبر کہ اس کے ہر عمل کے ساتھ ابوذر کی آنکھیں سرایت کر رہی ہیں۔۔۔

ابوزر کی وُنکھوں نے اس لڑکی کو ریسٹ روم کے دروازے تک چھوڑا تھا۔۔۔

کرن "کرن ایک خاتون سے بات کر رہی تھی۔۔جب اسے پیچھے سے "
وقاص کی آواز آئی۔۔۔

اس نے آنکھیں زور سے میچیں۔۔۔آخر یہ شخص کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ
رہا؟؟؟۔۔

پلیز اسکیوز از۔۔"وقاص نے اس خاتون کو کہہ کر کرن کا ہاتھ پکڑ کر "
۔۔۔اپنے ساتھ کھینچا۔۔

کرن کو اس نوجوان سے اتنے بولڈ موو کی بالکل بھی توقع نہ تھی۔۔۔

کیا کر رہے ہو؟؟۔۔لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔"کرن "

مدھم آواز میں احتجاج کرنے لگی۔۔۔

لوگ دیکھ رہے ہیں وہ بھی جانتا تھا۔۔۔ مگر اس نوجوان کو کوئی پرواہ نہ تھی۔۔۔

وقاص نے اسے سائیڈ میں لا کر اچانک ہی پلر سے لگایا۔۔ تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

وہ کچھ کہہ پاتی۔۔۔اس سے قبل ہی مقابل نزدیکی بڑھا گیا تھا۔۔۔

کرن اس وجیہہ مرد اور پلر کے درمیان اپنی سانسیں روکے کھڑی تھی۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔" پانچ ماہ سے وہ تڑپ رہا تھا اس چہرے کو دیکھنے کے لیے۔۔۔" اب جب وہ سامنے ؤئی تھی تو لگ رہا تھا سانسیں رک گئ ہوں۔۔۔بس اسے دیکھتا رہنا چاہتا تھا۔۔ جیسے اس وقت دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ جس طرح کرن کو دیکھ رہا تھا اسے محسوس ہوا۔۔۔کہ اس نوجوان کی گہری نگاہیں روح تک کو چھو رہی ہوں۔۔۔

اس حسین لڑکی کو اپنا سانس لینا بھی مشکل لگ رہا تھا اب۔۔۔

جسم اس کی نگاہوں کی تپش سے جھلسنے لگا تھا۔۔۔

اس نے ہاتھ نہیں لگایا۔۔اس نے تو چھوا تک نہیں۔۔ لیکن اس کے باوجود کرن عجیب سی کیفیت کا شکار ہو چکی تھی۔۔۔

جیسے اگر وہ کچھ دیر اور اسے اس طرح دیکھے گا تو وہ اپنا آپ کھو دے گی۔۔۔

وہ اسے اس طرح دیکھ رہا تھا کہ جیسے اس نے زندگی میں کبھی کسی لڑکی کو دیکھا ہی نہ ہو۔۔۔

کرن کو اپنے گال دہکتے اور کانوں سے دھواں نکلتا معلوم ہوا۔۔۔

وہ گہری نگاہیں جیسے کسی طلسم میں جکڑ رہی ہوں اسے۔۔۔

خشک ہوتے حلق کے ساتھ بمشکل ہی سوال کیا۔۔۔

ائی مس یو۔۔۔"فقط تین لفظی جملہ۔۔۔مگر کرن کو محسوس ہوا کہ جیسے " اس کے دل کی پوری دنیا الٹ پلٹ ہو کر رہ گئی ہو۔۔۔

میاں بیوی کے درمیان یہ جملہ بہت عام سہ ہوتا ہے۔۔۔لیکن اس کے لیے نہیں تھا۔۔۔ان کی ڈیڑھ سال کی شادی میں کرن کو یاد نہیں پڑتا کہ اس نوجوان نے کبھی اس سے یہ جملہ ادا کیا ہو۔۔۔جبکہ وہ شدت سے چاہتی تھی کہ وہ کہے۔۔۔

اس کے کان ترستے تھے یہ جملہ سننے کے لیے۔۔۔کہ اس نے بھی یاد کیا۔ جیسے وہ یاد کرتی تھی۔۔۔

اس کے بزنس ٹرپ پر جاتے ہی دوسرے ہی دن سے وہ میسج کرنا شروع کر دیتی تھی ائی مس یو کے۔۔۔ہر ایک دو گھنٹے بعد میسج۔۔۔مجھے تمہاری بہت

یاد آرہی ہے۔۔۔ تم کب واپس آؤ گے۔۔۔۔۔ جبکہ مقابل جواب دینے کی بھی زحمت نہیں کرتا تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ لڑکی میسج کرنا نہیں چھوڑتی تھی۔۔۔ یہ بتانا نہیں چھوڑتی تھی۔۔۔ کہ وہ یاد کر رہی ہے اسے۔۔۔ انتظار کر رہی ہے اس کا گھر پر۔۔۔

ایک دو ثانیوں تک تو وہ صرف بے یقینی سے اس کا چہرہ تکتی رہی۔۔۔

کیا؟؟۔۔ "اس بار بے اعتباری سے استفسار کیا۔۔۔ کے آیا جو سنا ہے وہ" ٹھیک ہے بھی یا نہیں۔۔۔

اس کا دل باولوں کی طرح دھڑکنے لگا تھا۔۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کسی وقت بھی باہر نکل آئے گا۔۔۔ مگر شور صرف اس کے دل میں ہی نہیں برپا تھا۔۔۔ مقابل کا حال بھی جدا نہ تھا۔۔۔

اگلے ہی پل وہ نوجوان اس کے گلے آ لگا۔۔

مانو وقت تھم گیا ہو۔۔۔

پورا ماحول جیسے خاموش ہو گیا ہو۔۔۔اگر آواز تھی تو صرف سانسوں کی ۔۔۔اور ان دھڑکتے دلوں کی۔۔۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی سانسوں کی مہک کو۔۔۔دھڑکتے دل کو۔۔۔ایک دوسرے کے گرم لمس کو محسوس کر سکتے تھے۔۔۔

ائی مس یو سو مچ۔۔۔"مزید اسے اپنی باہوں کے حصار میں جکڑتے۔۔۔ " بھاری ہوتے سانس کے ساتھ کہا۔۔۔۔

اس لڑکی کا ذہن اسے بار بار یاد دلا رہا تھا کہ ان کی طلاق ہو چکی ہے۔۔۔یہ صحیح نہیں ہے جو وہ کر رہے ہیں اس وقت۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ احتجاج نہیں کر پائی۔۔۔کیونکہ اس کا دل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اسے نفرت تھی اپنے دل سے۔۔۔کیونکہ اس نے محسوس کیا تھا وقاص کے سامنے آتے ہی اس کا دل پگھل جاتا تھا۔۔۔ قابو نہیں رہتا تھا اس کا اپنی فیلنگس پر۔۔۔

"پلیز کرن۔۔۔میرا نمبر بلاک لسٹ سے نکال دو۔۔۔"بس اس کا اتنا جملہ کہنا تھا ایک کرن حواسوں میں لوٹی۔۔۔

"چھوڑو مجھے وقاص۔۔"نہایت جھنجھلا کر اسے خود سے دور دھکیلا۔۔۔

ائندہ اگر میری بغیر اجازت کے قریب آئے نا تم۔۔۔تو میں تم پر "
ہریسمنٹ کا کیس کر دوں گی۔۔۔"وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ۔۔۔دانت
پیستے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں کہتی۔۔۔فوراہی ریسٹ روم کی جانب بڑھ
گئی۔۔۔

ریسٹ روم میں بیسن کے پاس آتے ہی۔۔اس نے رونا شروع کر دیا
تھا۔۔۔"آخر اس شخص کو مجھ سے چاہیے کیا؟؟۔۔کیوں وہ مجھے سکون سے
رہنے نہیں دیتا؟؟؟کیوں میری زندگی میں بار بار چلا آتا ہے اور مجھے آگے
بڑھنے نہیں دیتا؟؟؟کیوں میرا ایڈیٹ دل اس کے لیے دھڑکنا نہیں چھوڑتا
؟؟؟۔۔۔کیوں؟؟؟۔۔۔

کرن انصار تم ایک نہایت بے وقوف لڑکی ہو۔۔۔جسے اپنی عزت و وقار "
اور عزت نفس کی کوئی پرواہ ہی نہیں۔۔۔تم اس شخص کے پیچھے بھاگ رہی

ہوا بھی تک جو تمھاری عزت نفس کی دھجیاں اڑا چکا ہے۔۔۔جو تم سے تمھاری ماں بننے کی صلاحیت تک چھین چکا ہے۔۔۔۔"ائینے میں اپنا عکس دیکھ۔۔۔وہ خود کو ملامتیں و لعن طعن کرنے لگی تھی۔۔۔

کیوں بھول جاتی ہو اس کے دیے زخموں کو؟؟۔۔۔کیوں اپنے دل کو اس" کے لیے دھڑکنے سے روک نہیں پاتیں؟۔کیوں؟؟۔۔"اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے نوچتے۔۔۔چیخ چیخ کر۔خود سے ہی استفسار کیا۔۔۔

اس کا چہرہ سرخ پڑا تھا۔۔

آنکھیں لہو رنگ۔۔۔۔

آنسو جھر جھر موتیوں کی طرح بہہ رہے تھے۔۔۔اس کا میک اپ مکمل خراب ہو چکا تھا۔۔۔

کافی دیر رونے کے بعد۔۔۔جب دل ہلکا ہو گیا۔۔۔تو اس نے اپنا چہرہ واش کیا۔۔۔

اپنے کلچ سے لپ اسٹک نکال کر ہونٹوں پر لگائی۔۔۔اور بالوں کو سیٹ کر کے واپس چہرے پر مصنوعی مسکان سجائے۔۔۔ریسٹ روم سے نکلی۔۔۔

کر رہی avoid دوسری جانب فرحا دانستہ طور پر کرن سے گریز تھی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ کرن کا خاص دن اس کی فکر میں گزرے۔۔۔وہ ایک سائیڈ میں ہو کر بیٹھ چکی تھی۔۔۔

ابوذر و معاویہ باتیں کر رہے تھے لیکن معاویہ نے محسوس کیا۔۔کہ ابوذر کا دیھان تو کہیں اور ہی لگا ہوا ہے۔۔۔۔۔

اس ہینڈسم لڑکے نے ابوذر کی نظروں کا تعاقب کیا تو مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

واو۔۔۔پب جی لور۔۔۔" وہ اپنے سیل میں گیم کھیلنے میں مگن تھی۔۔۔ "
کہ اچانک ایک کھنک دار وایکسائٹمنٹ بھری آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔تو معاویہ اسے ہی مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہمم۔۔"اس نے جواب نہ دیا۔۔بس اثبات میں سر ہلا یا دیا۔۔۔"

"اتنا خوبصورت لگنے کے بعد۔۔سائیڈ میں بیٹھ کر پب جی کو اپنی ساری توجہ دینا۔۔تمھیں نہیں لگتا یہ کنوارے لڑکوں کے ساتھ خاصہ ناانصافی ہے۔۔۔"معاویہ نہایت پلے فل انداز میں مسکرا کر کہتا ہوا۔۔۔اسی کے برابر والی چیئر کھسکا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

معاویہ کی بات سن۔۔وہ بے اختیار ہی مسکرادی تھی۔۔۔اس کے گال بلش کرنے لگے تھے۔۔۔

"مجھے ایسا نہیں لگتا۔۔۔میں شادی کا لہنگا پہن کر آگئی ہوں شاید۔۔میں کرن کو اپنی وجہ سے امبیرس نہیں کرنا چاہتی لیکن میں یہاں سے ابھی جا بھی نہیں سکتی۔۔۔۔اس لیے بہتر یہی ہے کہ پب جی کھیل لوں۔۔۔۔"معاویہ اس کے لیے دوستوں کی طرح تھا۔۔۔اس لیے بے ہچکچاہٹ گویا ہوئی۔۔۔

اور کس گدھے نے کہا کہ تم شادی کا لہنگا پہن کر آگئی ہو؟؟۔۔"معاویہ" کے لہجے میں برہمی نمایاں تھی۔۔۔اس کے سوال کرتے ہی پیچھے سے کسی کے گلا کھنگالنے اور چیئر کھسکا کر بیٹھنے کی آواز آئی۔۔۔اور معاویہ کو سمجھ آگیا کہ وہ گدھا کوئی اور نہیں۔۔اس کا اپنا دوست ہے۔۔۔

فرحا نے ابوذر کی جانب غرا کر دیکھا جو نہایت بے شرمی سے اسی کی ٹیبل پر آکر ٹک چکا تھا۔۔۔

فرحا کی خود پر کھا جانے والی نظروں کی تپش کو محسوس کر سکتا تھا وہ۔۔۔لیکن پھر بھی مکمل نظر انداز کر۔۔اپنے سیل میں مگن رہا۔۔۔

میں ابھی آتا ہوں۔۔"اپنا آپ معاویہ کو کباب میں ہڈی معلوم ہو رہا" تھا۔۔۔اس لیے وہ اسکیوز کر۔۔۔فورا ہی وہاں سے اٹھ کے چل دیا۔۔

ایکسیپٹ کرو ریکویسٹ " معاویہ کی جاتے ہی وہ واپس اپنے گیم میں مگن ہو "
گئی۔۔۔کہ اچانک اسے ایک ریکویسٹ شو ہوئی۔۔پرنس ابوذر کی ائی ڈی کے
نام سے۔۔۔

دانت پیستے ہوئے ابھی ریکویسٹ ریجیکٹ کرنے ہی لگی تھی۔۔۔کہ فوراہی
ابوذر کی آواز۔۔حاکمانہ انداز میں آئی۔۔۔

نووے۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ انااچانک سے آکر ابوذر اور اس"
کے بیچ میں بیٹھی۔۔۔

ہیلو ابوذر۔۔۔"انا نے بڑے لہکتے انداز میں اسے اپنی جانب مخاطب کیا۔۔۔جب کہ اسے ضرورت نہیں تھی۔۔۔وہ نوجوان پہلے ہی اس کی جانب مخاطب ہو چکا تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔اور کیا چل رہا ہے؟؟۔۔"فرحا اپنا گیم کھیل رہی تھی بظاہر تو۔۔۔" مگر اس کی نگاہیں کنکھیوں سے ان دونوں پر ہی ٹکی تھیں۔۔۔

جب کہ وہ دونوں باتوں میں مشغول تھے۔۔۔فرحا نے محسوس کیا کے انا آج کچھ زیادہ ہی ابوذر سے چپک رہی ہے۔۔۔

واؤ۔۔۔پپ جی۔۔۔مجھے بھی کھیلنا سکھاؤناں۔۔"انا نے معصومانہ چہرہ " بنائے فورا ابوذر سے کہا۔۔۔

بہت آسان ہے بس۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی۔۔۔ابوذر نے فوراہی اپنا "
سیل انا کو پکڑا دیااور اسے پب جی کھیلنا سیکھانے لگا۔۔۔

لگتاہے وقاص کے ساتھ دال نہیں گلی اس کی۔۔۔اس لیے ابوذر کے "
پیچھے پڑ گئی ہے۔۔۔"فرحاز یر لب کڑکڑائی۔۔۔اور پھر اٹھ کر وہاں سے چل
دی۔۔۔اس کے جاتے ہی ابوذر نے فوراہی مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

ابوذر۔۔۔اب کیا کروں؟؟۔۔"انا کے سوال پر "
وہ واپس انا کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔جبکہ دوسری جانب فرحا معاویہ کے
پاس جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

کہاں ہو کرن؟؟۔۔۔جب سے پارٹی میں آیا ہوں۔۔۔ تمہیں ہی ڈھونڈ " رہا ہوں۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔"انس فورا ہی اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔۔

تو رشک حنا کو جانتا ہے؟؟۔۔"کرن کے چکر میں وہ جس مقصد کے تحت" اس دعوت میں آیا تھا اسے تو بھول ہی گیا تھا۔۔۔ لیکن جب کرن نظروں سے اوجھل ہوئی۔۔۔تو اسے یاد آیا کہ اسے رشک حنا سے پرسنلی مل کر معافی مانگنی ہے۔۔۔وہ حسین نوجوان ابوذر کے برابر میں بیٹھتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

وقاص کا سوال سنتے ہی ابوذر نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

تجھے لگتا ہے میں نہیں جانتا ہوں گا؟؟۔۔۔۔ "

شاید تجھے پتہ نہیں ہے لیکن میرے چینل پر اس کا ان گوئنگ ڈرامہ ہے۔۔۔"اس نے فخرانہ جواب دیا۔۔۔

پر سنلی ملا ہے ان سے ؟؟؟۔۔۔"وقاص کا دوسرا سوال سن۔۔۔ابوذر " مزید الجھا۔۔۔

جبکہ انا شرمندگی کے سبب مکمل خاموش ہو چکی تھی۔۔۔

"ڈونٹ سے۔۔۔کہ تو نہیں جانتا کہ رشک حنا کون ہے۔۔ "

کون؟؟۔۔"وقاص کے چہرے کے الجھے ایکسپریشن دیکھ۔۔۔ابوذر کا" حیرت کے مارے منہ کھلا۔۔۔

تو واقعی نہیں جانتا رشک حنا کون ہے؟؟۔۔"حیرت کی انتہا کو چھوتے بے "
یقینی سے استفسار کیا دوبارا۔۔۔۔

وہ بے ہوش ہونے کو تھا۔۔۔ بھلا کوئی آدمی اپنی ہی بیوی کے متعلق کیسے
نہیں جانتا اتنی بڑی بات۔۔۔ جبکہ اس کے چینل پر اس کی ہی بیوی کے ناول
پر مبنی ڈرامہ سپر ہٹ گیا ہے۔۔۔

تو، تو ایسے اوورری ایکٹ کر رہا ہے جیسے وہ میری بیوی ہے۔۔۔"ابھی "
وقاص طنزیہ کہہ کر چپ ہی ہوا تھا۔۔کے اسٹیج پر اناؤنسمنٹ شروع
ہوئی۔۔۔

ہیلو ایوری ون۔۔۔آج کی پارٹی بہت خاص ہے۔۔جیسا کہ آپ کو معلوم "
ہے کہ ہماری نیو رائٹر رشک حنا کے ناول پر مبنی شارٹ فلم ای۔ میل لو

(E-mail love)__

کاٹر یلر جاری ہو چکا ہے اور وہ اس وقت ملین ویوز اپنے نام کر چکا ہے نیٹ فلیکس اور باقی دیگر ویب سائٹس پر۔۔تو ہم اسی خوشی میں سلیبریٹ کرنے یہاں پر جمع ہوئے ہیں ای میل لو کی پوری ٹیم کے ساتھ۔۔۔تو

اپنی بھرپور تالیوں میں ویلکم کیجئے ہماری رائٹر رشک حنا اور ہماری ای میل لو کے اسٹارز کی پوری ٹیم کا۔۔۔۔"اناؤسمنٹ پوری انگریزی زبان میں کی گئی تھی۔۔اس کے بعد اسٹیج پر سے پردے ہٹے اور فلم کے اسٹارز، رائٹر و ڈائریکٹر اور پروڈیوسر اسٹیج پر کھڑے نظر آئے۔۔۔

تمام ہی سٹارز گورے تھے۔۔۔جن کا تعلق امریکہ سے تھا۔۔۔صرف ایک ہی ان میں مشر کی لڑکی اپنا حسن جلوہ گر کرتی نظر آ رہی تھی۔۔۔جسے دیکھنے کے بعد وقاص مارے حیرت کے پلک چھپکانا تک بھول بیٹھا تھا۔۔۔

وہ کرن تھی۔۔۔وہ واقعی کرن تھی۔۔۔اس کی بیوی کرن۔۔رشک حنا کوئی اور نہیں اس کی اپنی بیوی۔۔۔اپنی کرن تھی۔۔۔ لیکن اسے آج تک پتہ ہی نہ چلا۔۔

اس کا ذہن ایک دو ثانیوں کے لیے مفلوج ہو کر رہ گیا تھا مارے شاکڈ کے۔۔۔

سامنے کھڑی لڑکی جس سے سوالات کیے جا رہے تھے میڈیا کی جانب سے۔۔اور وہ نہایت مطمئن اور پر اعتماد انداز میں جوابات دے رہی تھی اپنی فلم کے متعلق۔۔۔وہ وہی لڑکی
تھی جسے وہ لوزر کہا کرتا تھا۔۔۔جسے وہ کہتا تھا کہ وہ اس کے بغیر جی نہیں سکے گی۔۔۔وہ اس کے بغیر کچھ کر نہیں سکے گی۔۔۔اس سے الگ ہونے کے بعد اس لڑکی کی خود سے کوئی پہچان یا کوئی مستقبل نہیں۔۔۔

اب اسے یاد آنے لگا تھا۔۔۔کہ ہاں۔۔۔وہ کرن کو لکھتا ہوا دیکھتا تھا سیل میں۔۔اور ایک بار اس نے پوچھا بھی تھا اس متعلق۔۔۔تو اس نے کہا تھا کہ وہ فرحا کی سکرپٹ صحیح کر رہی ہے جس میں بہت غلطیاں ہیں۔۔۔

اسے معاویہ کا کرن کو حنا کہنا یاد آیا۔۔۔یعنی معاویہ جانتا تھا اس متعلق۔۔۔

اچانک یہ یاد آنے پر کہ جس رائٹر کے ساتھ اس کے چینل کی جانب سے فراڈ ہوا ہے وہ کوئی اور نہیں اس کی اپنی بیوی ہے۔۔۔وہ اپنا سر پکڑنے لگا۔۔۔

تو، تو جانتا تھا کہ کرن رشک حنا ہے؟؟؟۔۔۔"اس کی آواز میں بے یقینی "
تھی۔۔۔

وہ سوال پوچھنے سے پہلے ہی جواب جانتا تھا۔۔۔

ہاں چونکہ میں تیرے چینل کی بلڈ نگ میں ہی اس سے ملا تھا۔۔۔اور "
مجھے اسی وقت پتہ چلا کہ اس کا ناول کسی اور رائٹر کے نام سے چلایا گیا ہے
۔۔۔"

دوسری جانب انا ابھی تک بے یقینی سے اسٹیج پر کھڑی لڑکی کو دیکھ رہی
تھی۔۔۔

اس کے تو وہم و گمان میں بھی کبھی نہیں گزرا تھا کہ رشک حنا کرن نکل کر آئے گی۔۔۔۔

انا کو لگتا تھا کرن وقاص کی زندگی سے جائے گی تو اس کے لیے راستہ صاف ہو جائے گا۔۔۔ مگر رشک حنا کا ناول چرانے کے سبب وقاص اس سے بہت دور ہو گیا تھا۔۔۔اور دوسری جانب وہ معمولی سی لڑکی کامیابیوں کی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔۔وہ کیسے اس سے نہ جلتی۔۔۔

وہ ابھی کرن کو دیکھ کر جل ہی رہی تھی کہ اس کے کانوں کی سماعت سے ابوذر کا جملہ ٹکرایا۔۔۔اور اسے علم ہوا کہ ابوذر بھی اس حوالے سے جانتا ہے۔۔۔

اس نے فوراہی ابوذر کی جانب دیکھا۔۔۔لیکن ابوذر نے اس کی جانب نہیں دیکھا۔۔۔کیونکے وہ اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

" توسب جانتے تھے اس حوالے سے۔۔۔نہیں جانتا تھا تو بس میں ہی نہیں جانتا تھا۔۔۔"وقاص زیر لب بڑبڑایا۔۔۔

" کیا تو مجھے بتا نہیں سکتا تھا"اپنی غلطی کسی کے سر توڈالنی تھی ناں۔۔۔اس لیے بیچارے ابوذر پہ چڑھائی کی۔۔۔

" مجھے لگا تجھے معلوم ہو گا۔۔۔معاویہ بھی جانتا تھا اس حوالے سے۔۔۔اور پھر وہ تیرے ہی چینل پہ کام کر رہی تھی جب میں اس سے ملا۔۔۔مجھے لگا تو جانتا ہی ہو گا لیکن خاموش ہے کیونکہ۔۔۔"وہ کہتے کہتے رکا۔۔۔

کیا کہتا۔۔۔کہ اسے لگا کہ وہ انا سے محبت کرتا ہے اور اپنی بیوی کو اہمیت نہیں دیتا۔۔۔اس لیے اپنی بیوی کا ناول خود چوری ہونے دیا خاموشی سے۔۔۔

میں ابھی آتا ہوں۔۔۔"ابوذر مزید کمٹینیو نہیں رکھنا چاہتا تھا اس ٹاپک کو۔۔جس کا تعلق انا سے تھا۔۔۔۔

مانا وہ دکھاتا نہیں تھا لیکن اس کے دل پر ایک بھاری پن سہ آجاتا تھا جب انا اور وقاص کی محبت و ناجائز تعلق کی بات آتی تھی۔۔۔

وہ ایک گہرا سانس لے کر کہتا۔۔۔فوراہی اٹھ کر چل دیا۔۔۔۔جبکہ وقاص اپنی پیشانی۔۔اپنی لمبی خوبصورت انگلیوں سے دبا رہا تھا۔۔۔

کہنے کو بیچارا پریشانی کے عالم میں بیٹھا تھا۔۔ لیکن انا کو اس حسین نوجوان کی یہ پروفائل بھی اتنی خوبصورت اور ہاٹ لگی کہ وہ چاہ کر بھی اپنی نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی اس سے۔۔۔

تو وہ اس لیے مجھ سے اتنی نفرت کرتی ہے۔۔۔"اسے اب بھی یقین نہیں " آ رہا تھا کہ اس کی اپنی بیوی کے ساتھ اسی کے چینل میں فراڈ ہوا ہے۔۔۔

اس لڑکی کی دن رات کی محنت کسی اور کے نام پر چلی ہے۔۔۔ کسی اور نے ساری داد و تحسین لوٹی ہے اس کے کام پر۔۔۔ وہ کیسے نفرت نہ کرے اس انسان سے جس کی وجہ سے اس کے قلم کے ساتھ اتنی بڑی ناانصافی ہوئی ہے۔۔۔

اگر پانچ ماہ پہلے اسے علم ہو جاتا کہ رشک حنا کوئی اور نہیں اس کی اپنی بیوی ہے تو وہ ان گوئنگ ڈرامہ رکوا دیتا۔۔۔چاہے کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہوتا۔۔۔

وہ اپنی بیوی کے ساتھ اتنی بڑی ناانصافی نہیں ہونے دے سکتا تھا کبھی۔۔۔۔

ہیلو لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔۔۔۔مجھے تو آپ جانتے ہی ہوں گے۔۔۔انس " سعید غنی۔۔۔جیسا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہو گا کہ میری بہن نمرہ جب دو سال کی تھی تو اسے اغوا کر لیا گیا تھا جس کے بعد وہ ہمیں پھر نہ مل سکی۔۔۔ اس کے غم میں میری والدہ دنیا سے چلی گئیں۔۔۔ڈیڈ بھی بہت رنجیدہ سے رہتے تھے اس لیے ہم پاکستان چھوڑ کر باہر شفٹ ہو گئے۔۔۔ڈیڈ میں میرے گرینڈ پیرنٹس سب۔۔بالکل ناامید ہو چکے تھے۔۔۔کے ہمیں پھر

کبھی نمرہ ملے گی۔۔۔پھر ایک دن اچانک میری مام کی فرینڈ جو ڈاکٹر ہیں ان jewellery کی کال آئی۔۔۔اور انھوں نے بتایا کہ۔۔۔انھیں exhibition میں ایک لڑکی نظر آئی ہے۔۔۔جو بالکل میری مام جیسی دکھتی ہے۔۔۔خاص طور پر اس کی آنکھیں۔۔۔"وقاص ابھی اپنی سوچوں میں ہی مگن تھا کہ اسٹیج سے انس کی آواز آئی۔۔۔

کرن سمیت سب ہی اس کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔

وقاص نے پلٹ کر دیکھا کرن بہت دلچسپی سے انس کی باتیں سنتی نظر آئی۔۔۔

جسے دیکھ۔۔۔اسے اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔کہ وہ انجان ہے کہ انس اپنی جس بہن کے متعلق بات کر رہا ہے وہ وہی ہے۔۔۔

"ڈیڈ نے یہ خبر جب مجھ سے شیئر کی۔۔میں تو خوشی سے پاگل ہونے کو تھا۔۔۔بہت ایکسائٹڈ۔۔۔آپ یقین نہیں کریں گے میں پہلی فلائٹ لے کر فوراہی اپنی بہن پری کے ساتھ پاکستان چلا آیا اپنے سارے کام چھوڑ چھاڑ ۔۔۔ڈیڈ بھی میرے ساتھ ہی آنا چاہتے تھے۔۔۔میں نے منع کیا۔۔۔میں نے کہا رک جائیں پہلے میں دیکھ لیتا ہوں۔۔۔اگر خبر پکی نکلی تو پھر میں آپ کو خود انفارم کر دوں گا۔۔۔آپ پوری فیملی کے ساتھ آجایئے گا۔۔۔"انس کے چہرے پر خوشی ہی خوشی جھلک رہی تھی اس لمحے۔۔۔جب وہ یہ ساری کہانی سنا رہا تھا کہ کس طرح اسے اپنی کھوئی ہوئی بہن ملی ہے۔۔۔

"کیا تو بھی وہ ہی سوچ رہا ہے جو میں سوچ رہا ہوں؟؟۔۔۔"ابوذر اور معاویہ ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے تھے۔۔۔ابوذر کے پوچھتے ہی معاویہ نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

کیا؟؟۔۔مجھے بھی تو بتاؤ۔۔"معاویہ اور ابوذر کے بیچ میں کھڑی فرحا فورا" ہی مارے تجسس کے پوچھنے لگی تھی۔۔

یہی کے انس اپنی جس کھوئی ہوئی بہن کی بات کر رہا ہے اس وقت۔۔۔وہ" اور کوئی نہیں کرن ہے۔۔۔"معاویہ کے کہتے ہی فرحا کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

تم لوگ یہ کیسے کہہ سکتے ہو؟؟۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔ "

یہ کیسے ممکن تھا کہ کرن سعید غنی کی بیٹی نکل کر آئے؟؟۔۔۔جب کہ وہ انصار صاحب کی بیٹی تھی۔۔۔۔

بد دماغ لڑکی کیا کانوں میں ہڑتال ہے ؟؟۔۔سنا نہیں تم نے۔۔۔اس نے "
کہا وہ اپنی بہن کو ڈھونڈنے آیا تھا یہاں صرف۔۔۔ لیکن سب جانتے ہیں
یہاں آنے کے بعد وہ صرف ایک ہی لڑکی کے پیچھے پڑا رہا ہے۔۔۔اور وہ ہے
"۔۔۔۔۔۔

ابوذر کو اپنا جملہ مکمل کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔۔۔فرحا مارے حیرت
"کے خود ہی بول اٹھی۔۔۔"کرن۔۔۔

میں پاکستان آنے کے بعد اپنی مام کی فرینڈ سے ملا۔۔۔ لیکن اس لڑکی کے "
متعلق وہ کچھ خاص نہیں جانتی تھیں سوائے اس کے۔۔۔کہ وہ وقاص عباسی
کی بیوی ہے۔۔۔"بس انس کا یہ دھماکہ کرنا تھا کہ کرن کے کان کھڑے
ہوئے۔۔۔۔

اس کی خوبصورت آنکھیں بے یقینی اور حیرت سے باہر ابل آنے کو تھیں۔۔۔

"پھر کیا تھا میں موقع تلاش کرنے لگا۔۔۔وقاص کی والدہ نے ہمیں اپنے گھر ڈنر پہ بلایا۔۔۔جب ہم نئے نئے آئے تھے تو سب ہی ہمیں ڈنر پر انوائٹ کر رہے تھے۔۔۔بٹ میں نے کسی کی دعوت کو قبول نہیں کیا تھا سوائے ان کے۔۔۔مگر وہاں جانے کے بعد ناامیدی ہوئی کیونکہ وہاں وہ لڑکی موجود ہی نہیں تھی جو میری ماں جیسی دکھتی ہے۔۔۔پھر میں موقع تلاش کرنے لگا۔۔۔یہاں تک کہ ابوذر کی سالگرہ کا دن آیا اور میری ملاقات اس لڑکی سے ہو گئی۔۔۔میں بتا نہیں سکتا اس لمحے مجھ پر کیا بیتی تھی اپنی بہن کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔۔لیکن دکھ بھی ہوا۔۔۔کیونکہ وہ اچھے حالات میں نہیں ملی تھی مجھے۔۔۔وہ دکھی تھی۔۔۔بہت دکھی۔۔۔۔وہ رو رہی تھی میرے سامنے۔۔۔اور میں اسے چپ تک نہیں کرا سکتا تھا۔۔۔اسے دیکھنے

کے بعد ہی مجھے یقین آگیا تھا وہ میری بہن ہے۔۔۔لیکن پھر بھی 100 این اے ٹیسٹ کروایا۔۔۔اور پرسنٹ شور ہونے کے لیے میں نے ڈی رزلٹ میری امید کے مطابق پوزیٹو۔۔۔مجھے پتہ چلا میری بہن رائٹر ہے ۔۔۔میں بہت خوش ہوا۔۔۔میں اس کے ساتھ کام کرنا چاہتا تھا۔۔۔یہ مت سمجھیے گا کہ وہ میری بہن تھی اس لیے۔۔۔نہیں ایسا ہر گز نہیں ہے۔۔۔وہ ایک بہت زبردست رائٹر ہے صرف اس لیے میں اس کے ساتھ کام کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس نے اپنا لوہا اس فیلڈ میں پہلے ہی منوالیا تھا۔۔۔بس لوگ نہیں جانتے۔۔۔اور جانتے بھی کیسے۔۔۔اس کی محنت پر کسی اور کا نام لگا کر وہ ڈرامہ چلایا گیا۔۔اور وہ ڈرامہ اپنے وقت کا سپر ہٹ ڈرامہ رہا۔۔۔دکھ کی بات تو یہ ہے کہ اس کے ساتھ یہ ناانصافی کرنے والا کوئی اور نہیں اس کا اپنا شوہر تھا۔۔۔"انس نے وقاص کی جانب دیکھ۔۔۔ دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

انس کے آخری جملے سنتے ہی رپورٹرز میں ہلچل مچ گئی تھی۔۔۔انہوں نے طرح طرح کے سوالات شروع کر دیے تھے۔۔۔

وقاص سمجھ چکا تھا یہ پارٹی اس لیے تھرو نہیں کی گئی کہ کرن کو دنیا کے سامنے اپنی بہن بتانا تھا۔۔۔بلکہ اس لیے تھرو کی گئی۔۔۔کہ اسے کے ساتھ ہوئی ناانصافی کو دنیا کے سامنے لانا تھا۔۔۔۔

انس یہ عمل کر کے۔۔۔وقاص کے خلاف کھلے عام جنگ چھیڑی تھی۔۔۔

وہ اپنی بہن کے آنسوؤں کو نہیں بھولا۔۔اور نہ ہی اسے رلانے والے کو وہ یوں آسانی سے چھوڑنے والا تھا۔۔۔

کرن ہکا بکا ہو کر پہلے انس و پھر اپنے سامنے نیچے ٹیبل پر موجود فیملی کو دیکھنے لگی۔۔۔ جن سب کی نگاہ اسی کے وجود پر ٹکی تھی۔۔۔

کرن سعید صاحب کی فیملی سے کافی بار مل چکی تھی۔۔۔اور ہر بار ملتے وقت اسے اپنائیت کا احساس ہوتا تھا۔۔۔ لیکن اس نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اس کی اپنی فیملی نکل کر آئی گی۔۔۔وہ حیران و پریشان و الجھے ذہن کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اب وہ دنیا کی نظر میں کرن سعید غنی بن چکی تھی۔۔۔

انس نے صرف دعوی نہیں کیا تھا بلکے پروف بھی فراہم کیے تھے۔۔ان میں وہ ای میل بھی شامل تھی جو کرن کو کی گئ تھی و قاص کے چینل کی جانب سے۔۔۔

کرن تمھیں ڈرنے کی ذرا بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تمھیں بس اپنا " بیان دینا ہے۔۔۔ تمہارا بھائی تمہارے ساتھ کھڑا ہے اب۔۔۔ تم اکیلی نہیں ہو۔۔۔ یاد رکھنا میں یا کوئی بھی تمہیں صرف تب ہی انصاف دلا سکتا ہے جب تم خود لڑنے کھڑی ہو گی۔"اس کا خود کو بھائی کہنا۔۔۔ کرن کی آنکھوں میں انسو لے آیا تھا۔۔۔ اور کیوں کر نہ لاتا۔۔ اسے ہمیشہ سے ہی ایک بھائی کی خواہش تھی۔۔۔ جو اس کے لیے لڑتا۔۔۔ جو کسی کو اس کے ساتھ کوئی ناانصافی نہ کرنے دیتا۔۔۔ جو اس کی حفاظت کرتا۔۔۔ جو اس کی تکلیفوں کو بانٹتا جو اس کے آنسو صاف کرتا جس کے کندھے پر وہ سر رکھ کر روتی اور وہ اس کے آنسو تکلیفوں سمیت اپنے اندر سمو لیتا۔۔۔

اب تو ہاتھ پکڑ سکتا ہوں نا؟؟۔۔"اس نے ہاتھ تھامنے سے پہلے بڑی " محبت سے پوچھا۔۔۔

انس ڈی این اے کی رپورٹ پوری میڈیا میں دکھا چکا تھا۔۔۔جس کے بعد اب پوری دنیا ہی جان چکی تھی کہ کرن اس کی بہن ہے۔۔۔

ج۔۔جی۔۔"جس لڑکی کا دنیا میں کوئی نہ ہو۔۔۔اور وہ دن رات اسی غم" میں مرتی ہو۔۔۔اسے اچانک بھائی مل جائے۔۔۔باپ مل جائے۔۔۔دادا دادی مل جائیں۔۔۔ماں مل جائے۔۔۔بہن مل جائے۔۔۔وہ کیسے خوش نہ ہو۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی نمرہ سے کرن تک کا سفر کہاں سے طے ہوا؟۔۔کیسے طے ہوا ؟؟۔۔کس نے کیا؟؟ کس طرح کیا؟؟؟۔۔۔جانتی تھی تو فقط اتنا کہ سامنے کھڑا شخص اس کا بھائی ہے۔۔۔اور اسی کی جنگ لڑنے کے لیے اس کا ساتھ مانگ رہا ہے۔۔۔

بغیر ایک لمحے کی دیری کے۔۔اس نے فوراہی وہ ہاتھ تھام لیا تھا آج۔۔۔۔

cross-question کرن کے بیان دینے کے بعد۔۔فوراہی
شروع ہو گئے تھے میڈیا کی جانب سے۔۔۔جن میں سے ایک کا جواب دیتے
ہوئے کرن نے اپنے اور وقاص کی طلاق کی خبر کی بھی تصدیق کر دی۔۔۔

اس کے بعد تو پوری میڈیا وقاص اور انا کے پیچھے پڑ گئی تھی۔۔۔۔۔کیونکہ
پارٹی میں دونوں موجود تھے اور ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔اس
لیے رپورٹرز کو مزید اسکینڈل بنانے کا موقع ملا۔۔۔

میم کیا یہ سچ ہے آپ اور مسٹر وقاص ریلیشن شپ میں ہیں؟؟۔۔اور "
"مسٹر وقاص عباسی نے آپ کو اپنی ہی بیوی کا ناول دے دیا تھا؟؟۔۔۔

"کیا آپ کو ذرا بھی شرم آئی دو میاں بیوی کے درمیان آتے
ہوئے؟؟؟۔۔"

"سر۔۔۔کیا آپ نے مس کرن کو اس لیے طلاق دی کیونکہ وہ ایک غریب
آدمی کی بیٹی تھی آپ کے نزدیک؟؟۔۔"

"سر اب آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں یہ جاننے کے بعد۔۔کہ آپ کی
ایکس وائف اتنی معروف و مشہور رائٹر اور مسٹر سعید غنی کی بیٹی ہیں؟؟۔۔۔
"کیا آپ کو پچھتاوہ ہے اپنے فیصلے پر؟؟۔۔۔

وقاص اور انا کو رپورٹرز نے اس طرح گھیر لیا تھا کہ ان کے لیے نکلنا تک
مشکل ہو گیا۔۔۔ایک کے بعد ایک سوال۔۔۔وہ بھی نہایت سخت۔۔۔

ابوذر اور معاویہ فوراہی وقاص وانا کی مدد کرنے بھاگے تھے۔۔۔

انا کہ مینیجر اور ابوذر نے رپورٹرز کو ہٹا کر۔۔۔انا کو بہت مشکل سے گاڑی تک پہنچایا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب وقاص وہیں اپنی جگہ بیٹھے کرن کو تک رہا تھا۔۔۔ جس سے باری باری اس کی پوری فیملی گلے مل رہی تھی۔۔۔اور اس کا ویلکم کر رہی تھی۔۔۔

وقاص کے گارڈز کسی بھی رپورٹر کو اس کے قریب نہیں آنے دے رہے تھے۔۔۔۔

وقاص یہاں سے چلو۔۔۔۔ہم زیادہ دیر تک رپورٹرز کو نہیں روک "
سکتے۔۔۔"معاویہ نے اس کے پاس آکر آہستگی سے سرگوشی کی۔۔۔

مگر وہ نوجوان پھر بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا۔۔۔

نہایت گرما گرمی کا ماحول تھا۔۔۔رپورٹرز اس کی گول ٹیبل کو تقریبا گھیر چکے تھے۔۔اور اس نوجوان سے طرح طرح سخت سوالات کر رہے تھے۔۔۔لیکن مجال ہے کہ وہ شخص کسی کو دھیان دے۔۔۔اس کی نظر تو صرف اس کی بیوی پر ٹکی تھی۔۔۔جو اس لمحے اسے بہت خوش نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

کتنے وقت بعد کرن کے چہرے پہ اس نے یہ حسین مسکراہٹ دیکھی تھی۔۔۔وہ ان فالتو رپورٹرز یا لڑائی کے چکر میں اس حسین مسکراہٹ کو مس نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

لکھنے والے کبھی اس عاشق کی داستان بھی یوں لکھیں گے۔۔۔تھا ایسا ایک دیوانہ جو اپنی بیوی کی تعریف کرنا نہیں جانتا تھا۔۔۔ہاں مگر اس کی مسکراہٹ یہ مرمٹنا ضرور جانتا تھا۔۔۔

مانا دلی طور پر اسے شدید دکھ پہنچا تھا کرن کے میڈیا کے سامنے طلاق کی تصدیق کرنے پر۔۔۔لیکن وہ جانتا تھا اس لڑکی کے پاس علم نہیں۔۔۔۔اگر اس کے پاس علم ہوتا تو وہ جانتی۔۔۔کہ ان کا رجوع ہو چکا ہے اور وہ اس کے نکاح میں ہے۔۔۔

وقاص اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔تو معاویہ کو لگا وہ باہر کی جانب جائے گا۔۔۔
لیکن اس کی توقع کے برعکس وہ اسٹیج کی جانب چل دیا تھا۔۔

کرن کو پورے گارڈز کے گھیرے میں رپورٹرز کے بیچ میں سے نکال
کر۔۔۔باہر کی جانب لے جایا جا رہا تھا۔۔۔

مس رشک حنا۔۔۔"نہایت شور شرابے میں بھی اس وجاہت سے مالا مال"
وپر وقار شخص کی رعب دار آواز کافی تھی۔۔۔سب پر اپنا رعب و دبدبا طاری
کرنے کے لیے۔۔۔

سب بالکل خاموش ہو کر وقاص کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔۔

رپورٹرز بھی خاموش ہوئے اس اشتیاق میں کہ وقاص اپنی ایکس وائف سے کیا کہتا ہے۔۔۔

اس لڑکے نے بہت اجنبیوں کی طرح مخاطب کیا۔۔۔مقابل نہیں جانتی کیوں۔۔۔اسے برا لگا تھا۔۔۔

اس لمحے کرن کو شدت سے احساس ہوا وہ پوری دنیا سے رشک حنا سننا چاہتی ہے مگر اس کے منہ سے نہیں۔۔۔اور اجنبیوں کی طرح تو بالکل نہیں۔۔۔

اس نے کچھ نہ کہا۔۔۔بس اپنی جگہ رک گئی۔۔۔

میں آپ سے سب کے سامنے معافی مانگنا چاہتا ہوں مس رشک حنا۔۔۔ "
آپ شاید جھوٹ سمجھیں گی۔۔۔لیکن سچ یہی ہے کہ میں پارٹی میں بھی اسی

لیے آیا تھا کہ میں آپ سے معافی مانگ سکوں۔۔۔مجھے کچھ وقت پہلے ہی پتہ چلا تھا کہ وہ ناول آپ کا ہے۔۔۔یعنی رشک حنا کا۔۔۔"اس نے آخری جملہ بہت جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

بھلے دنیا نہیں جانتی لیکن کرن اچھے سے جانتے تھی کہ وقاص کو نہیں علم تھا کہ رشک حنا کون ہے۔۔۔اس لیے یہ کہنا کہ وقاص نے اپنی بیوی کا ناول دیا سراسر ناانصافی تھا۔۔۔اور یہ ناانصافی کرن کی جانب سے تھی۔۔۔چونکہ کرن نے اسے کبھی اپنے متعلق نہیں بتایا۔۔۔اور وہ یہی بات کرن کو جتا رہا تھا اپنے جملوں میں۔۔۔۔

کہ ناانصافی ہوئی ہے تو صرف رشک حنا کے ساتھ ہوئی ہے۔۔۔میری بیوی کے ساتھ نہیں۔۔۔کیونکہ اگر میری بیوی کے ساتھ ہوئی ہوتی تو وہ مجھے بتاتی۔۔۔میں اس کا شریک حیات تھا۔۔۔۔لیکن اس نے مجھ سے ہی یہ

بات چھپا کر رکھی۔۔دنیا جانتی تھی کہ وہ رائٹر ہے۔۔۔بس نہیں جانتا تھا تو میں نہیں جانتا تھا۔۔۔کیونکہ اس نے مجھے اجنبی بنا کر رکھا۔۔۔اس لیے اب میں بھی اجنبیوں کی طرح ہی معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔

کیونکے اس فراڈ کے متعلق مجھے بہت دیر میں خبر ہوئی۔۔اور آپ کے " ناول پر مبنی ڈرامہ بہت ہٹ جا رہا تھا اس وقت۔۔۔اس لیے میں ان گوئنگ ڈرامہ نہیں روک سکتا تھا۔۔۔اور آپ کی جانب سے مجھے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی تھی۔۔۔اس لیے میں نے کوئی کاروائی نہیں کی۔۔۔ایم سوری۔۔۔آپ کل میرے افس آجائیں ہم آرام سے بیٹھ کے اس متعلق بات کرتے ہیں۔۔۔اور پھر دیکھتے ہیں کیا کر سکتے ہیں۔۔۔" وقاص نے بہت پروفیشنلی انداز میں معافی مانگی پوری دنیا کے سامنے۔۔۔

اس کے لہجے میں جو اجنبیت تھی وہ کرن کو سب سے زیادہ چبھتی معلوم ہوئی۔۔۔

انس اور سعید صاحب دونوں ہی اس لڑکی کے ارد گرد آ کر کب کھڑے ہوئے۔۔اسے خبر نہیں۔۔۔

اوکے۔۔۔"کرن نے بہت آہستگی سے جواب دیا۔۔۔"

وہ کبھی بھی وقاص عباسی کو اپنے آگے جھکانا نہیں چاہتی تھی۔۔وہ تو صرف اس کی محبت چاہتی تھی۔۔۔۔اعتراف کروانا چاہتی تھی اپنی قابلیت کا۔۔۔ اس بات کا کہ وہ لوزر نہیں۔۔۔وہ ایک گولڈ ڈگر نہیں۔۔

اناپورے راستے روتی ہوئی گئی۔۔۔اور کیوں کر نہ روتی۔۔اسے ابوذر سے ہمدردی جولوٹنی تھی۔۔۔

اس نے ابوذر کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا تھا۔۔۔

مقابل نے ایک لفظ نہ کہا۔۔۔وہ بہت خاموش رہا پورے راستے۔۔۔بہت سنجیدہ ور نجیدہ۔۔۔

انا کے گھر پہنچنے کے بعد۔۔۔وہ اسے دروازے پر ہی چھوڑ کر جانے لگا تھا۔۔۔جب انا نے اسے اندر آکر کافی پینے کی دعوت دی۔۔۔

نہیں تم جاؤ۔۔۔ڈیڈ میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔مجھے ویسے بھی ان " سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔تو اس لیے میرے پاس اس وقت ٹائم نہیں ہے ۔۔۔پھر کبھی صحیح۔۔۔" وہ اس وقت اکیلے رہنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے بہانا بنا کر انکار کیا۔۔۔۔

مگر انا اسے چھوڑنے کے لیے کہاں تیار تھی۔۔۔وہ گاڑی سے نہ اتری۔۔۔۔بلکے الٹا۔۔۔اس کے حسین چہرے پر ہاتھ رکھ۔۔۔اپنی جانب موڑا۔۔۔۔

اس کا نرم و گرم لمس ابوذر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

"ابوذر۔۔۔پلیز یقین کرؤ میرا۔۔۔میرے اور وقاص کے درمیان کچھ بھی نہیں۔۔۔ہم صرف دوست ہیں۔۔۔"وہ بہت قریب آ گئی تھی۔۔اتنی قریب اس کے سانسوں کی گرمی مقابل کے چہرے کو جھلسانے لگی۔۔۔۔

"ہمم۔۔"ابوذر نے اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر۔۔۔۔۔اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔رخ موڑ لیا۔۔۔

"ابوذر۔۔۔کیا تمہیں مجھ پہ ذرا بھی اعتبار نہیں؟؟۔۔"وہ اس کے بازو سے چپک کر۔۔۔روتو سہ چہرہ بنا کر۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔

وقاص عباسی کے بعد انڈسٹری کا سب سے پاور فل نام ابوذر رحمان ہی تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ ابوذر بھی اس سے منہ موڑ کر بیٹھ جائے۔۔۔۔

انا واقف تھی ابوذر کے جذبات سے۔۔جو وہ اس کے لیے رکھتا تھا اپنے دل میں۔۔۔ لیکن اس نے ہمیشہ ابوذر کو سیکنڈ آپشن پر رکھا۔۔۔

آج جب وقاص نے اپنا ہاتھ اس کے اوپر سے ہٹا لیا تھا۔۔۔تو ابوذر سے بہتر کون ہو سکتا تھا بھلا جو اسے سنبھالے۔۔۔۔

ابوذر کے ڈرائیور نے جب دیکھا کہ ان کے درمیان نزدیکی بڑھ رہی ہے۔۔تو وہ گاڑی کا ڈور کھول کر اترنے لگا۔۔۔

تم بیٹھے رہو "اس نے تیزی سے ڈرائیور کو حکم صادر کیا۔۔۔ساتھ ساتھ " انا کی جانب بیزاریت سے دیکھا۔۔۔

انا۔۔۔اب تم گھر جاؤ۔۔ باقی باتیں بعد میں کر لیں گے۔۔مجھے ویسے بھی" دیر ہو رہی ہے۔۔۔ڈیڈ میرا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"اس کے جھنجھلا کر کہتے ہی انا کا چہرہ رونے والا ہوا۔۔۔

تم یقین کیوں نہیں کر رہے میرا؟؟۔۔۔میرے اور وقاص کے درمیان " کبھی بھی کچھ نہیں تھا۔۔۔وہ تو صرف میں اس بچی زینب کی وجہ سے اس کے ساتھ ایک کانٹریکٹ میں پھنسی ہوئی تھی۔۔۔"انا نے اپنی پوری کوشش کی تھی مقابل کو اپنی جانب راغب کرنے کی۔۔۔ حتی کے اسے اپنے گھر آنے کی دعوت تک دی۔۔۔ لیکن مقابل کی طرف سے مسلسل جھنجھلاہٹ موصول ہوتے دیکھ۔۔۔وہ پینک ہوئی ی۔۔۔۔

وہ پہلے والا ابوذر نہیں تھا۔۔۔ جس کے کندھے پر وہ سر رکھ کر ذرا دو آنسو بہاتی اور وہ پوری دنیا کے لوگوں کو آگ لگانے کے لیے کھڑا ہو جاتا اس کی خاطر۔۔۔

اس لڑکی کو بہت شدت سے محسوس ہوا۔۔۔ کے ابوذر بدل گیا ہے۔۔۔

مقابل کا جھنجھلانا اسے پینک کر گیا۔۔۔ جس کے سبب زبان سے سچ از خود پھسلا۔۔۔

زینب؟؟۔۔۔ کون زینب؟؟۔۔۔" ابوذر فوراً ہی اس کی جانب متوجہ ہو کر" ۔۔۔۔ تفتیشی انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔یہ میں نے کیا بول دیا۔۔۔اللہ اللہ۔۔۔اب تو وقاص نے مجھے" چھوڑنا نہیں ہے۔۔۔"ابوذر کے تفتیشی انداز میں پوچھتے ہی وہ مزید پینک ہوئی۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔وہ گھبرا کر تیزی سے بولی۔۔۔

کیا وہ نہیں جانتی تھی وقاص زینب کی شخصیت کو کتنا پوشیدہ رکھتا ہے باہری دنیا سے۔۔۔

کون ہے زینب انا؟۔۔"ابوذر اسے گھبراتا دیکھ۔۔۔فکر مند ہو کر عجلت" سے پوچھنے لگا۔۔۔

کیاانااور وقاص کی ایک بیٹی بھی ہے؟؟۔۔۔ابوذر کے ذہن میں فوراہی سوال پیدا ہوا۔۔۔

کو۔۔کوئی ی نہیں۔میرے منہ سے بس غلطی سے نکل گیا۔۔۔پلیز ابوذر" اس کاذکر کسی سے مت کرناوقاص سے تو بالکل نہیں۔۔۔"اس کی پیشانی پر فل اے سی والی گاڑی میں ہونے کے باوجود پسینہ آنے لگا تھا۔۔۔

وہ گاڑی سے ہڑ بڑا کر اترنے لگی تھی جب ابوذر اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔

انا۔۔۔سچ بتاؤ۔۔۔کون ہے زینب؟؟۔۔۔"ابوذر کو اپنا سانس رکتا معلوم" ہو رہا تھا۔۔۔دل تکلیف کی شدت سے تڑپ اٹھا ہو جیسے۔۔۔۔

وہ سرخ انگارا ہوتی آنکھوں سے مقابل کو تکتے۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

"میں نہیں بتا سکتی۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔تو میں خود وقاص سے پوچھ لوں گا۔۔۔"ابوذر اس کا ہاتھ اپنی پکڑ سے آزاد کر۔۔۔ تیزی سے بولا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔تم اس سے کچھ نہیں پوچھو گے۔۔۔"انا گھبرا کر تیزی سے رد میں بولی۔۔۔۔۔

"تم مجھے نہیں روک سکتیں انا۔۔۔"وہ ہلکا سہ طنزیہ مسکرا کر۔۔۔لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔تو انا کی جان نکلی۔۔۔

"میں سچ بتاتی ہوں مگر تم پلیز کسی سے بھی یہ بات شئی رمت کرنا۔۔۔۔"

اوکے۔۔۔" مقابل فوراراضی ہوا۔۔۔۔۔۔"

میں نہیں جانتی وہ بچی کون ہے۔۔۔اس کااور وقاص کا کیا تعلق"
ہے۔۔۔۔یاوہ کہاں سے آئی ی ہے۔۔۔جانتی ہو تو بس اتنا کے وہ بہت بیمار
تھی اوراسے خون کی ضرورت تھی۔۔۔جس کی وجہ سے وقاص نے مجھ سے
رابطہ کیا۔۔۔اور مجھے اپنے ساتھ خون دینے کے لیے کانٹریکٹ میں
" باندھا۔۔۔۔

ابوذر کوانا کی بات پر مکمل یقین نہیں آیا تھا کیونکے وہ ایک بہت زبردست
ایکٹریس تھی۔۔۔کب سچ کہتی اور کب جھوٹ۔۔۔علم ہی نہیں ہوتا
تھا۔۔۔۔

پھر وقاص ایک بچی کو پال رہا ہے جس کے لیے اس نے انا سے کانٹریکٹ کر رکھا ہے۔۔اور سوائے انا کے اس بچی کے متعلق کوئی بھی نہیں جانتا۔۔۔ حتی کہ وقاص کا جگری دوست ہونے کے باوجود وہ بھی نہیں۔۔۔تو یقینا پھر اس بچی کی شخصیت میں کوئی تو ایسا راز چھپا ہے جسے وقاص دنیا کے سامنے نہیں لانا چاہتا۔۔۔اور ایسا تو انسان تب ہی کرتا ہے جب وہ اپنے کسی گناہ کو چھپا رہا ہو۔۔۔ ظاہر سی بات ہے انا ایک ایکٹریس ہے۔۔۔اگر اس کی ناجائز اولاد کی بھنک میڈیا کو لگ گئی تو اس کا فیوچر تباہ اور برباد ہو جائے گا۔۔۔ جبکہ وقاص اس کے برعکس اس قدر کامیاب بزنس مین تھا۔۔۔کے ایک بچی چھپا کر پالنا اس کے لیے کوئی بڑی بات نہ تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔اب تم جاؤ۔۔"اس نے سوچ لیا تھا وہ باقی ڈیٹیل اب خود نکلوا" لے گا۔۔۔

انا کو کافی حیرت ہوئی ی۔۔۔پور اسچ سننے کے باوجود ابوذر کے لہجے میں ذرا بھی لچک یا بدلاؤ نہ آتا دیکھ۔۔۔۔

وہ کوشش کرنا نہیں چھوڑنے والی تھی ابوذر کے قریب آنے کی۔۔۔

اوکے۔۔۔"اس کے گال کو نرمی سے چوم کر۔۔۔وہ گاڑی سے اتر" گ ئی۔۔۔

ابوذر نے اس کے اترتے ہی پیچھے کی سیٹ سے سر ٹکایا۔۔۔۔

سنا تھا محبت میں لوگ اندھے ہو جاتے ہیں پھر میں کیوں نہیں" ہو پا رہا؟؟۔۔"وہ جیسے خود سے ہی پریشان ہو کر سوال کر اٹھا تھا۔۔۔

وہ چلتوں کو چلادے ایسا شخص تھا۔۔اور انا اسے چلانے چلی تھی۔۔۔یہ سوچ ہی۔۔اس کے ہونٹوں پر طنزیہ تبسم بکھرئی ی۔۔۔

بے وقوف نہیں تھا وہ۔۔۔جو نہ سمجھ سکے۔۔۔کے انا اعوان اچانک اس سے کیوں چپک رہی ہے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہیں دوسری جانب۔۔۔وقاص معاویہ کی گاڑی میں بیٹھا۔۔۔کیونکہ اس کی گاڑی کو رپورٹرز نے مکمل گھیرا ہوا تھا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اسے گلاب کے پھولوں کی خوشبو آئی۔۔۔

اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا۔۔۔تو بیک سیٹ پر گلابوں کے پھولوں سے سجا۔۔۔ایک خوبصورت سہ گلدستہ رکھا تھا۔۔۔

معاویہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔تو اس نے دیکھا۔۔۔کہ وقاص پیچھے کی جانب دیکھ رہا ہے۔۔۔

میں کرن کو پرپوز کرنے والا تھا آج۔۔۔"اس نے گاڑی کا انجن سٹارٹ کرتے ہوئے بتایا۔۔۔"

معاویہ کو نہیں لگا۔۔۔کہ اسے یہ بات وقاص سے چھپانی چاہیے۔۔۔کہ وہ کرن کو پسند کرتا ہے۔۔اور اس سے شادی کرنے کی خواہش دل میں لیے ہوئے ہے۔۔۔

وہ واپسی پر کرن کو پرپوز کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ لیکن کیا خبر تھی کہ وہ لڑکی کرن انصار سے کرن سعید غنی بن جائے گی اچانک۔۔۔اور پوری میڈیا اس کے پیچھے پاگل ہو رہی ہو گی صرف ایک انٹرویو لینے کے لیے۔۔۔ایسے میں وہ اسے کہاں سے پرپوز کرتا۔۔۔

اس کا جملہ سنتے ہی وقاص کا چہرہ سرخ پڑا۔۔۔

"وہ میری وائف ہے معاویہ۔۔۔" ابھی وقاص ایک ایک لفظ جتا جتا کر بول ہی رہا تھا کہ معاویہ اس کی بات کاٹتے ہوئے تیزی سے بولا۔۔

"ایکس وائف۔۔۔" معاویہ کو محسوس ہوا کہ مقابل کے جملے کی تصحیح کرنے۔۔۔اور اسے یاد دلانے کی سخت ضرورت ہے کہ ان کے درمیان طلاق ہو چکی ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔وائف۔۔۔۔"وقاص نے جتاتے ہوئے اس کے تصحیح کیے "
ہوئے لفظ کی۔۔۔پھر صحیح طرح تصحیح کی۔۔۔۔۔

طلاق ہو چکی ہے وقاص۔۔۔"معاویہ نے دانت پیستے ہوئے خاصہ "
جتایا۔۔۔

گاڑی کا ماحول اچانک گرما گرمی کا ہو گیا تھا۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو کھا جانے والی نگاہوں سے تک رہے تھے۔۔۔

رجوع بھی ہو چکا ہے معاویہ۔۔۔"مقابل نے بھی اتنا ہی جتاتے "
ہوئے۔۔۔جواب دیا۔۔۔

رجوع؟؟؟۔۔"وہ ہینڈسم لڑکا الجھا۔۔۔"

اگر رجوع کے متعلق نہیں پتہ۔۔تو مفتی صاحب سے رابطہ کرو۔۔۔وہ " تمہیں بتادیں گے۔۔۔دوسرا میں کلیئر کردوں میں قولی اور فعلی دونوں رجوع کرچکا ہوں کرن سے۔۔۔وہ اس متعلق نہیں جانتی تو یہ اس کی غلطی ہے۔۔۔۔وہ میری بیوی ہے معاویہ جسے تم پرپوز کرنے کا سوچے بیٹھے ہو۔۔۔"وہ غصے سے لال پیلا ہو کر۔۔۔معاویہ کو اپنے رجوع کے متعلق اگاہ کرنے کے بعد۔۔۔گاڑی کا ڈور کھول کر اترنے لگا۔۔۔

معاویہ اس کی باتیں سٹیرنگ ویل کو مفلوج ذہن کے ساتھ پکڑے۔۔۔ سن رہا تھا۔۔۔

تم نے اسے دوبارہ اپنے نکاح میں کیوں باندھا؟؟۔۔۔جب نہ تم اس کے "
ساتھ رہنا چاہتے ہو اور نہ ہی وہ تمہارے ساتھ۔۔۔"اس کی نگاہ وقاص پر گئی
۔۔۔جو گاڑی سے اترنے ہی لگا تھا۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنے اندر ابلنے والے لاوے کو روک نہ سکا باہر آنے سے
۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ وقاص مجبور ہوا اس کی جانب
دیکھنے پر۔۔۔

محبت اچھے اچھوں کو پاگل کر دیتی ہے۔۔۔پہلے امید ہی نہیں تھی کہیں
۔۔۔کہ وہ کبھی مل سکے گی۔۔۔تو اس لیے کبھی لڑنے کا سوچا ہی نہیں۔۔۔
کبھی اسے پانے کی اتنی پرجوش خواہش اٹھی ہی نہیں۔۔۔لیکن اب بات

الگ تھی۔۔۔اس کی نظر میں وہ اب ایک آزاد عورت تھی۔۔۔ جس سے وہ اپنی محبت کا اظہار کر سکتا تھا۔۔۔ جسے وہ پانے کی چاہ رکھ سکتا تھا۔۔۔ جس سے وہ شادی کرنے کے خواب سجا سکتا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ وہ اپنی پوری زندگی پلان کر سکتا تھا۔۔۔اور اس نے کر بھی لی تھی۔۔۔ لیکن اچانک وقاص کا یہ رجوع کا انکشاف۔۔۔ایٹم بم کی طرح اس کے سر پر آن گرا۔۔۔ جو اس کے سارے ارمانوں و خوابوں کو چکنا چور کر گیا تھا لمحہ بھر میں۔۔

وہ کیسے نہ چیختا؟؟۔۔

وہ کیسے غضب ناک نہ ہوتا؟؟۔۔

وہ کیسے پاگل نہ ہوتا؟؟۔۔۔

وہ اتنا تیار ہو کر یہ انکشاف سننے تو نہیں آیا تھا۔۔۔ کہ کرن اب تک وقاص عباسی کے نکاح میں ہے۔۔۔۔

وہ تم جیسے پتھر دل مرد کو ڈزرو نہیں کرتی۔۔۔۔"وہ پھر چیخا۔۔۔ "

اس کا دل ٹوٹا تھا۔۔۔

وہ بہت اذیت میں تھا اس لمحے۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ اس کی کول پروفائل اب برقرار نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

تو کیا تم جیسے مرد کو کرتی ہے۔۔جو اپنے ہی بچپن کے دوست کی بیوی پر " گندی نظر رکھے بیٹھا تھا؟؟۔۔"وقاص نے اس کی جانب دیکھ۔۔تڑاک سہ جواب دیا۔۔۔۔

تم بھی جانتے ہو وقاص۔۔میں نے کبھی اپنی حدود پار نہیں کی ہیں تمھاری" طرح۔۔۔وہ میں نہیں تھا جس کے اسکینڈلز چل رہے تھے دوسری

عورتوں کے ساتھ۔۔۔وہ میں نہیں تھا جس نے اپنی بیوی کا ناول اپنے ہی چینل پر اپنی پرانی محبوبہ کے نام سے چلایا۔۔وہ میں نہیں تھا جس کی بیوی گھریلو تشدد کے سبب ہسپتال میں بیٹھ کر رو رہی تھی۔۔۔اگر تمہاری نظر میں میں برا ہوں جس نے اپنے دوست کی بیوی پہ نظر رکھی۔۔تو پھر تم خود کے لیے کیا کہو گے وقاص عباسی؟؟۔۔جو اپنی بیوی کی پیٹھ پیچھے دوسری عورتوں سے رشتے رکھتا ہے۔۔۔۔سچ پتہ ہے کیا ہے۔۔۔"اس نے گہرا سانس لیا۔۔۔پھر آہستگی سے بولا۔۔۔"سچ دراصل یہ ہے کہ تمہارا ایگو ہرٹ ہو رہا ہے۔۔۔کیونکہ کرن نے تمھیں چھوڑا ہے۔۔۔تم نے اسے نہیں۔۔۔"

کچھ دیر گاڑی میں خاموشی طاری رہی۔۔

معاویہ کی پوری بات سننے کے باوجود۔۔۔مقابل خاموش رہا۔۔۔کوئی جوابی کاروائی نہ کی۔۔۔

میں تمہیں کسی بات کا جوابدہ نہیں معاویہ۔۔۔بس اپنی لمٹس یاد " رکھو۔۔۔اب اگر تم میری بیوی کے ارد گرد بھی نظر آئے تو میں بھول جاؤں گا کہ تم میرے دوست تھے کبھی۔۔۔اور یقین کرو تمہارا باپ بھی تمہیں نہیں بچا سکے گا اگر وقاص عباسی تمہارا گلا دبوچنے کے درپہ ہوا تو۔۔۔"غراتی نگاہوں سے مقابل کو تک۔۔وہ کھلے الفاظوں میں دھمکی دے چکا تھا۔۔۔۔

ماناوقاص کے دل کو لگی تھی یہ بات۔۔۔کہ معاویہ نے کہا کہ وہ گھریلو تشدد کا شکار تھی۔۔اور ہسپتال کے باہر بیٹھ کر رو رہی تھی۔۔۔جب کے ایسا تو کبھی کچھ نہ ہوا۔۔۔

فزیکلی طور پر اس نے کبھی کرن کو ایک کھروچ تک نہیں ماری تھی۔۔ پھر وہ ایسے کیسے کہہ سکتا تھا؟؟۔۔۔ لیکن اس نے اپنی یہ الجھن اور تکلیف معاویہ سے کلیئر نہیں کی۔۔۔ کیونکہ اس کے نزدیک یہ بات صرف اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تھی۔۔ کسی تیسرے کا اس میں بولنا بنتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

وہ گاڑی سے اتر کر روڈ پر پیدل چلنے لگا۔۔۔

معاویہ کی باتیں ابھی بھی اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں۔۔۔

اس کا ذہن سوال کر رہا تھا۔۔ کہ معاویہ کو ایسا کیوں لگا۔۔۔ کہ کرن ڈومیسٹک وائلنس کا شکار تھی۔۔۔ کیا وہ اس کی شخصیت کو نہیں جانتا۔۔ کہ وہ کبھی بھی کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا چاہے وجہ کچھ بھی ہو۔۔۔ پھر

کرن تو اس کی شریک حیات اس کی بیوی ہے وہ اس پر کیسے ہاتھ اٹھا سکتا ہے۔۔۔

معاویہ اس کا بچپن کا ساتھی تھا۔۔اس کی یہ سوچ بلاوجہ نہیں ہو سکتی ۔۔۔اس خیال کے آنے پر وہ رنجیدہ ہوا۔۔۔کیا اس کا مطلب یہ تھا کہ کرن نے اسے بتایا کہ اس کے ساتھ ڈومیسٹک وائلنس ہو رہا ہے۔۔۔تو کیا کرن بھی اس کی ماں کی طرح یا لیسی کھیل رہی تھی اس سے آزاد ہونے کے لیے۔۔۔

اگر کرن نے معاویہ کو یہ بات بتائی ہے کہ اس کے ساتھ ڈومیسٹک وائلنس ہو رہا ہے تو یقیناً دوسروں کو بھی بتایا ہو گا۔۔۔۔۔

لوگ اسے کس نگاہ سے دیکھنے لگے ہوں گے اب؟؟۔۔۔شاید ویسے ہی جیسے اس کے باپ کو دیکھنے لگے تھے۔۔۔

اس خیال کے آنے پر وہ اپنے دونوں مٹھیاں مضبوطی سے بھینچنے لگا۔۔۔اس نے اپنے ناخن کھال میں اس قدر گڑھا دیے تھے۔۔۔کہ گمان ہو رہا تھا کہ ابھی خون نکل آئے گا۔۔۔

اس کی آنکھیں لہو برسانے لگی تھیں۔۔۔

کرن کہاں ہے اس وقت؟؟۔۔"اس نے عمر کو کال کر کے پوچھا۔۔۔ "

سر مس کرن اور ان کی فیملی بس نکل ہی رہے ہیں پارٹی سے گھر جانے کے "
لیے۔۔۔مجھے لگتا ہے آج وہ کرن میم کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے کر جائیں
"گے

ٹھیک۔۔۔میں تمہیں اپنی لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں۔۔۔گاڑی لے کر آ"
جاؤ"اس نے اتنا کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔۔۔

پہلے تو اس کا خیال یہی تھا کہ وہ کرن سے ابھی بات کرے گا اس متعلق
۔۔۔لیکن پھر ارادہ ترک کر دیا عمر کی یہ بات سن۔۔کہ وہ اپنی فیملی کے ساتھ
گھر جانے والی ہے۔۔۔اس لڑکی کی پوری زندگی چینج ہوئی تھی آج کی رات
۔۔۔وہ بھی اچانک۔۔۔۔تو یقیناوہ بہت کنفیوز ہو گی اس وقت۔۔۔۔الجھی
سی۔۔مانا لوگوں کے سامنے مسکرا رہی ہو گی مگر اندر سے ڈری ئی
ہوئی۔۔۔ایسے میں اس طرح کی بات کرنا بالکل ٹھیک نہ لگا اسے۔۔۔

کرن سمجھتی تھی وہ اسے نہیں سمجھتا۔۔۔ لیکن اگر اس وقت وہ وقاص کے خیالات کو جان پاتی۔۔۔ تو ضرور مان لیتی کے دنیا میں وقاص عباسی سے بہتر اسے کوئی نہیں سمجھتا۔۔۔

وہ اس وقت ایک جنگ لڑ رہا تھا خود سے۔۔۔ کے نہیں۔۔۔ کرن ایسا نہیں کر سکتی۔۔ وہ اس کی ماں جیسی نہیں۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

فرحا میں اپنے گھر والوں کے ساتھ جا رہی ہوں آج۔۔۔ تم میرے ساتھ " چلو۔۔۔۔۔ "آہستگی سے اس کے کان کے پاس آکر سرگوشی کی۔۔ "میں

کمفرٹیبل محسوس کروں گی پھر وہاں پر۔۔۔ورنہ اکیلے مجھے ڈر لگے گا
" یار۔۔۔

" ڈرنے کی کیا بات ہے کرن۔۔۔وہ تمہاری فیملی ہے۔۔۔تمہارا بھائی تمہارے والد۔۔۔پھر میرا تمہارے ساتھ جانا ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔اس لیے نہیں یار۔۔۔میں نہیں جا سکتی۔۔۔"کرن کے اکیلے اپارٹمنٹ میں رہنا ایک الگ بات ہے۔۔اور اس کی پوری فیملی کے ساتھ رہنا ایک بالکل الگ بات۔۔۔وہ نہیں جا سکتی تھی۔۔۔اس لیے معذرتی انداز میں انکار کیا۔۔۔

ویسے بھی وہ اپنا پچھلی بار والا حادثہ بھولی نہیں تھی ابھی تک۔۔۔اسی لیے وہ امیروں سے دور رہنا ہی پسند کرتی تھی۔۔۔پارٹی میں بھی وہ صرف اس لیے آئی تھی کیونکہ یہ کرن کا خاص دن تھا۔۔۔ورنہ وہ یہاں کبھی نہ آتی۔۔۔۔

اگر تم چاہو فرحا۔۔۔تو میں تمہیں گھر چھوڑ سکتا ہوں۔۔۔"انس اسی لمحے "
وہاں آیا تھا۔۔۔اسے نہیں خبر وہ دونوں کیا باتیں کر رہی تھیں۔۔۔لیکن
جب اس نے فرحا کو دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ وہ بیچاری اکیلے کیسے جائے گی
اتنی رات کو۔۔۔ان کا اپارٹمنٹ تو یہاں سے بہت دور ہے۔۔۔اس لیے
اس نے فکر مند ہو کر کرن کی دوست ہونے کے ناطے اسے لفٹ آفر
کی۔۔۔

نہیں۔۔۔شکریہ۔۔۔میں مینج کر لوں گی۔۔۔"اس نے مسکرا کر کہا"
۔۔۔اور کرن سے گلے ملنے کے بعد۔۔۔وہاں سے باہر چل دی۔۔۔

اس کا ارادہ رکشہ کر کے گھر پہنچنے کا تھا مگر اس کی توقع کے بر عکس روڈ تو
بالکل سنسان پڑے تھے۔۔۔

اف۔۔یہاں تو کوئی دور دور تک رکشہ نظر ہی نہیں آرہا۔۔۔میں گھر کیسے جاؤں گی؟؟۔"کافی دیر روڈ پر کھڑے ہو کر انتظار کرنے کے بعد۔۔۔اب وہ پیدل ہی چلنے لگی تھی۔۔۔"

راستے میں اسے روڈ پر پتھر نظر آئے۔۔۔اس نے یوں ہی پیروں سے پتھر کو ٹھوکر ماری۔۔۔

وہ پتھر ٹھوکر کھا کر تھوڑا فاصلے پر جا کر گرا۔۔۔

وہ جب وہاں پہنچی۔۔۔تو پھر ٹھوکر ماری۔۔۔وہ تھوڑا اور فاصلے پر جا کر گرا۔۔۔

وہ بار بار یہی عمل کرتی یہاں تک کہ آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا اسے روڈ پر چلتے چلتے۔۔۔ مگر اسے کوئی رکشہ نہ ملا۔۔۔

باجی۔۔۔ ٹیکسی چاہیے؟؟۔۔"اچانک ایک ٹیکسی والا اس کے قریب اپنی" ٹیکسی روک کر پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میں اپنے ہسبینڈ کا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔وہ بس آنے ہی" والے ہیں۔۔۔میں نے کال کر دی ہے انہیں اور لوکیشن بھی سینڈ کر دی ہے۔۔۔"اس ٹیکسی والے کی آنکھوں میں عجیب سی خباثت تھی۔۔۔جسے دیکھنے کے بعد وہ ڈر گئی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے خود کو نارمل کر۔۔۔پر اعتمادی سے جھوٹ بولی۔۔۔

کیوں جھوٹ بولتی ہو باجی۔۔۔کب سے دیکھ رہا ہوں تمھیں۔۔۔آجاؤ"
۔۔چھوڑ دیتا ہوں تمھیں۔۔۔بھلے ہی کرایہ آدھا دے دینا۔۔۔"وہ ٹیکسی
سے اتر آیا تھا۔۔۔بیک سیٹ کا ڈور کھولتے نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

نہیں جانا۔۔۔میرے ہسبیڈ آرہے ہیں کہا نا میں نے۔۔۔"اس بار اپنے"
لہجے کو سخت کر۔۔۔۔برہمی سے جتاتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔اور پھر پلٹ کر
تیزی سے چلنا شروع کر دیا۔۔

وہ ڈرائی یور اپنی ٹیکسی سمیت اس کا پیچھا کرنے لگا تھا۔۔۔

اس سنسان روڈ پر اس ٹیکسی ڈرائیور کا پیچھا کرنا۔۔فرحا کو خوفزدہ کر گیا۔۔۔

وہ پسینہ پسینہ ہونے لگی تھی بھاگتے بھاگتے۔۔۔لیکن جب بھی پیچھے مڑ کر دیکھتی۔۔۔وہ ٹیکسی ڈرائی یور کھڑکی سے منہ نکال کر۔۔۔مسکراتا ہوا نظر آتا۔۔۔

اس کی حالت اب خراب ہونے لگی۔۔۔۔

وہ بس بھاگ رہی تھی۔۔مگر انسان کے پاؤوں کا مشین سے کیا مقابلہ۔۔۔۔

آہ۔۔۔"وہ پہلی بار اس راستے پر آئی ی تھی۔۔۔آتے وقت تو دوکانیں کھلی ہوئی تھیں اور لوگوں کا رش لگا ہوا تھا۔۔اس وجہ سے اسے اتنا پتہ نہیں چلا ۔۔۔لیکن اب واپسی پر جب اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔اور دور دور تک کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔اور دوکانیں بھی بند ہو چکی تھیں۔۔۔تو اس بیچاری کو راستہ

سمجھ ہی نہ آیا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ بھاگتے بھاگتے سب سے پہلے سامنے آنے والی گلی میں گھس گئی۔۔۔۔

اسے احساس ہو گیا تھا کے وہ ٹیکسی ڈرائی یور کے خوف سے راستہ بھٹک کر غلط جگہ آگ ئی ہے۔۔۔۔یہ اس کا روڈ نہیں تھا گھر جانے کا۔۔۔۔

کافی دیر سے بھاگنے کے سبب اس کے لنگس میں کھچاؤ پیدا ہو گیا تھا۔۔۔جس کے سبب وہ مزید نہیں بھاگ سکتی تھی۔۔

لہنگا سنبھالے سنبھالے ابھی وہ اندھیری سنسان گلیوں میں بھاگ ہی رہی تھی۔۔۔کے اس نے پھر خوف کے مارے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔اور اچانک سامنے سے کسی ٹھوس چیز سے ٹکرائی ی۔۔۔

آہ۔۔۔" بے ساختہ ہی چیخی۔۔۔۔"

وہ اتنا گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔کے اس کا دماغ کام ہی نہ کیا۔۔۔۔بھاگتے بھاگتے سانس بری طرح پھول رہا تھا۔۔۔۔اس نے نگاہ اٹھائی۔۔۔تو سامنے اپنے دشمن جاں کو کھڑا پایا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔اور تم یہاں اتنی رات کو اکیلے کیا کر رہی" ہو؟؟۔۔۔ڈونٹ سے۔۔۔کے تم جیسی کنگال کے پیچھے بھی چور لگ گئے ہیں۔۔"آخری جملہ اس نے مضحکہ خیز انداز میں استفسار کیا۔۔۔

کوئی اور اس کی جگہ ہوتا تو یقیناوہ فکر مند ہو جاتا اس لڑکی کے لیے۔۔۔مگر وہ شخص۔۔۔وہ تو الٹا مذاق اڑا رہا تھا۔۔۔۔

وہ۔۔وہ ٹیکسی ڈرائیور۔۔۔۔میرا پیچھا۔۔۔میرا پیچھا کر رہا ہے۔۔"وہ" ہڑبڑاہٹ میں۔۔اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔ تیزی سے بتانے لگی۔۔۔

وہ اتنا گھبرائی ہوئی تھی کہ اس نے ابوذر کے مذاق پر تو دیہان ہی نہیں دیا تھا۔۔۔

ابوذر نے اس کے پیچھے نگاہ ڈالی۔۔۔تو وہ ٹیکسی ڈرائیور اسے دیکھ کر بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔ لیکن اس بار اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی۔۔۔

جواباً ابوذر بھی مسکرایا۔۔۔اور اپنے دو ہاتھ کی انگلیاں۔۔۔پیشانی پر لگا کر سلوٹ مارتے۔۔۔اللہ حافظ کہا۔۔۔

فرحا اتنا گھبرائی ہوئی تھی کہ اس نے دیکھا ہی نہیں کہ ابوذر اس ٹیکسی ڈرائیور سے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ بات کر رہا ہے۔۔۔

وہ انا کو چھوڑ کر اپنے گھر جا رہا تھا۔۔۔جب اس کی نگاہ راستے میں پتھر سے کھیلتی ایک لڑکی پر گئی۔۔۔

اس لہنگے والی لڑکی کو سنسان سڑک پر پتھر سے کھیلتا ہوا دیکھ۔۔۔اس کا خون کھول گیا تھا۔۔۔

کیا سوچ کر وہ لڑکی اکیلے نکلی ہوئی تھی؟؟؟۔۔کیا اسے نہیں پتہ حالات کتنے خراب چل رہے ہیں آج کل؟؟؟۔۔۔اوپر سے بجائے جلدی جلدی گھر جانے کے۔۔۔۔روڈ پہ کھڑے ہو کر پتھر سے کھیل رہی تھی۔۔۔۔

اسے محسوس ہوا کہ اس معصوم فرشتہ صفت لڑکی کو جو ملک کے حالات سے شدید ناآشنا ہے 2322 سال کی ہو کر بھی دو سال کے بچوں والی حرکتیں کر رہی ہے۔۔۔۔اسے سبق سکھانے کی اشد ضرورت ہے۔۔۔

صرف اسے سبق سکھانے کے لیے اس ایک نمبر کے کنجوس لڑکے نے۔۔۔ اس ٹیکسی ڈرائیور کو پورے 500 روپے دیے تھے اسے ڈرانے کے۔۔۔یہ کہہ کر کہ اس کی بیوی کو تھوڑا سہ سبق سکھانا ہے تاکہ وہ ائندہ سیدھے سیدھے گھر آئے۔۔۔بجائے روڈ پر بچوں کی طرح پتھروں سے کھیلنے کے۔۔۔

چلا گیا ہے وہ۔۔۔ویسے کہاں سے آتے ہیں تم جیسے عقلمند لوگ "
؟؟۔۔۔مطلب کون سہ ڈیپارٹمنٹ ہے آپ کا محترمہ؟؟۔۔پاگل خانے کا

بھی کوئی اسپیشل ڈیپارٹمنٹ ہو گا مجھے یقین ہے تم جیسے کے لیے۔۔۔"ابوذر نے اسے اب ٹکا کے ذلیل کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

سال کی لڑکی ہوتی ہے نا اسے بھی عقل ہوتی ہے کہ سنسان 12 10" سڑک پہ چلنا اس کے لیے خطرناک ہے۔۔۔ مگر تم۔۔۔۔ تم تو بھئی واہ۔۔۔ مطلب کمال۔۔۔بے مثال۔۔۔آپ تو اتنی معصوم ہیں۔۔اتنی معصوم۔۔۔کہ میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں آپ کی معصومیت پہ قصیدے لکھ ڈالوں۔۔۔"دانت پیس کر۔۔۔آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔ مسکرا کر بھیگو بھیگو کر جوتے مارنے لگا۔۔۔

ابوذر خود بھی نہیں جانتا وہ اتنا غصہ کیوں تھا اسے لے کر۔۔۔کیوں اس کی سیفٹی اسے اپنی ذمہ داری لگ رہی تھی۔۔۔۔کیوں وہ اتنا جل گیا تھا اس لڑکی کی لاپرواہی سے۔۔۔

"مطلب تمہیں کوئی عقل ہے کہ نہیں؟؟؟۔۔۔"

اس بار وہ چیخا۔۔۔اور اس کے اچانک چیخنے پر۔۔وہ سہم کر ایک قدم اس سے دور ہٹی۔۔۔ مگر تھاما ہوا ہاتھ پھر بھی نہ چھوڑا۔۔۔

تم اتنی غریب تو نہیں ہو کہ ایک ٹیکسی افورڈ نہ کر سکو۔۔۔پھر کیا کر رہی " تھی تم روڈ پر اکیلے؟؟۔۔"نہایت برہمی سے۔۔۔ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔ ابرو اچکا کر۔۔۔ تفتیشی انداز میں استفسار کیا۔۔۔

وہ۔۔وہ رکشہ نہیں مل رہا تھا۔۔۔"بے بسی سے بولی۔۔۔"

اس کا پورا وجود ابھی بھی لرز رہا تھا مارے خوف کے۔۔۔دل کو سکون نہیں آیا تھا اس کے ابھی تک۔۔۔اور اس پر ابوذر کا یوں چیخنا اس کی خوبصورت نینوں میں نمکین پانی بھر لایا۔۔۔

جب پتہ تھا کہ رکشے میں جانا ہے۔۔۔تو پہلے نکلتی ناں۔۔رات کے 12" بجے تمہارا باپ لے کے پھر رہا رکشے۔۔۔"زندگی میں وہ پہلی بار کسی لڑکی پر چیخ رہا تھا۔۔۔اور وہ خود بھی نہیں جانتا کیوں۔۔۔

چیخو مت۔۔۔تمہارا کوئی حق نہیں بنتا مجھ پر یوں چیخنے کا۔۔۔"بھاگنے کے " سبب اس کا پورا جسم پسینوں سے شرابور تھا۔۔۔بال گردن سے چپک گئے تھے پسینوں کی تری کے سبب۔۔۔اور سر سے دوپٹہ اتر چکا تھا۔۔۔ناک اور آنکھیں سرخ پڑ رہی تھیں۔۔

اس کے سرخ ہونٹ لرز رہے تھے۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی لیکن وہ اپنی ایک نگاہ سے کسی کو بھی گھائل کر سکتی تھی۔۔اتنی دلنشین لگ رہی تھی اس لمحے۔۔۔۔

اس حسین لڑکی نے مقابل کو روہانسہ لہجے میں ٹوکا۔۔۔تو ایک دو ثانیوں کے لیے وہ لاجواب ہوا۔۔۔۔کیونکہ سچ یہی تھا۔۔کہ اس کا کوئی حق نہیں بنتا تھا یوں فرحا پر چیخنے یا ڈپٹنے کا۔۔۔

کیوں حق نہیں بنتا۔۔۔تم میرے دوست کی سالی ہو۔۔۔میرے جگری " دوست کی۔۔۔میرے بچپن کے یار کی۔۔۔اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو اس کی بیوی اسے نہ چھوڑتی۔۔۔اور وہ مجھے۔۔۔۔"اپنی بات بنائے رکھنے کے لیے

کچھ تو کہنا تھا۔۔۔آخر یہ ظاہر تھوڑی کر سکتا تھا کہ فکر میں مر رہا ہے اس کی۔۔۔

فلحال۔۔گھر میں چلو پہلے۔۔۔"وہ تیزی سے مڑ جاتا۔۔۔لیکن اسے" احساس ہوا کہ فرحانے ابھی تک اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا ہے۔۔۔

اس کا جملہ سنتے ہی فرحا کی آنکھیں بھٹا سی کھلیں۔۔۔اور اس نے فورا ہی اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کی جانب کھینچے۔۔۔

کیا مقابل اس کے ہاتھ پکڑنے کا غلط مطلب اخذ کر گیا تھا؟؟؟۔۔۔

جب اس لہنگے میں ملبوس گڑیا نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھ سے دور کیے۔۔۔تو اس نے محسوس کیا کہ اس کے ہاتھ میں ایک عجیب سہ خالی پن آ گیا ہے۔۔۔

وہ جو نرمی و لمس کی گرمائی تھی۔۔۔وہ دونوں ایک لمحے میں غائب سی ہو گئیں اس لڑکی کے ہاتھ دور ہوتے ہی۔۔۔

اور اسے خالی پن کا احساس ہونے لگا۔۔۔

اس نے ایک دم اپنے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔جواب خالی تھا۔۔۔

یہ ہاتھ تو ہمیشہ سے ہی خالی تھا۔۔۔پھر آج اتنا کیوں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

میں تمہارے گھر کیوں جانے لگی بھلا۔۔دیکھو میں ڈری ہوئی "
تھی۔۔۔صرف اس لیے تمہارا ہاتھ پکڑا۔۔۔اور کوئی وجہ نہیں تھی۔۔۔
کوئی غلط مطلب مت اخذ کرؤ۔۔۔"اس نے صاف لال جھنڈی دکھائی۔۔۔
اور فوراہی مڑ کر جانے لگی۔۔۔

ابھی ایک دو قدم ہی چلی تھی کہ اس کا بازو پیچھے سے کسی نے پکڑا۔۔۔

میں تو صرف انسانیت کی خاطر پانی کا پوچھنے کے لیے تمہیں گھر لے جارہا "
تھا۔۔۔اور تم پتہ نہیں کیا کیا۔۔۔"اس نے سر نفی میں جھٹکا۔۔اور اپنا جملہ
دانستہ طور پر ادھورا چھوڑا۔۔۔

اس کی پوری بات سن۔۔۔مقابل شرمندہ سی ہوئی۔۔۔

چاہو تو میں چھوڑنے چل لیتا ہوں تمھیں۔۔۔ورنہ تم خود جا سکتی ہو "
۔۔۔مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔"نہایت لاپرواہی و بے نیازی سے کہا۔۔۔
کیونکہ جانتا تھا اگر فورس کرے گا تو وہ لڑکی غلط مطلب اخذ کرنے میں دیر
نہیں لگائے گی۔۔۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔اب وہ ٹیکسی والا نہیں تھا۔۔۔لیکن اس کے
باوجود وہ خوفزدہ تھی۔۔۔

پیدل چلو گے میرے ساتھ؟؟۔۔مجھے چھوڑنے۔۔۔"اس لڑکی کے "
لہجے میں ہچکچاہٹ نمایاں تھی یہ سوال کرتے وقت۔۔۔

کیوں؟؟۔۔کار میں، میں تمہارے ساتھ کچھ کر دوں گا اس بات کا ڈر ہے "
تمہیں؟؟۔۔"فرحا کو اتنے ڈائریکٹ سوال کی امید نہیں تھی ابوذر سے۔۔۔

مانا وہ یہی سوچ رہی تھی لیکن پھر بھی وہ ایک لمحے کے لیے بوکھلا گئی۔۔۔

اتنا ہائی مت سوچو اپنے بارے میں۔۔کوئی حسین پری نہیں ہو "
تم۔۔۔جسے دیکھ کے میں پاگل ہو جاؤں اور اپنے آپ پر کنٹرول کھو
بیٹھوں۔۔۔۔۔وہ صرف نشے میں ہوئی غلطی تھی۔۔"اگلے ہی لمحے اس
لڑکی کا پکڑا ہوا بازو اپنی جانب کھینچا تو وہ موم کی نازک گڑیا ایک جھٹکے سے۔۔
اس کے سینے سے آ لگی۔۔

یوں اچانک حملے کے لیے کیونکہ وہ ذہنی طور پر تیار نہ تھی۔۔۔اس لیے
حیرت کے مارے اس کی انکھیں باہر ابل آنے کو ہوئیں۔۔۔

غلطی؟؟۔۔"آہستگی سے دوہرایا۔۔۔۔"ہاں۔۔۔بس غلطی ہی تو تھی""" اس کی پوری زندگی تباہ ہو گئی۔۔۔پورا فیوچر تباہ ہو گیا۔۔۔اور مقابل کے لیے وہ صرف ایک غلطی تھی۔۔۔

وہ پہلے سے ہی واقف تھی کہ ابوذر
جیسے پلے بوائے کے نزدیک وہ رات غلطی کے سوا کچھ نہیں۔۔۔لیکن اس کے باوجود اس کے منہ سے سننے میں تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔بہت اذیت ۔۔۔کہ پوری زندگی تباہ ہو گئی ہماری اور تمہارے نزدیک صرف غلطی ٹھہرا۔۔۔۔

اتنی لاپرواہی سے مقابل نے یہ اخری جملہ ادا کیا تھا۔۔۔کہ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ٹوٹ گئی۔۔۔

اس لڑکی کا وہ روہانسہ وٹوٹے و بکھرے انداز میں یہ کہنا۔۔ کہ ہاں بس غلطی ہی تو تھی۔۔۔نہ جانے کیوں ابوذر کے دل کو جا کر لگا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ لڑکی تصدیق کرے کہ یہ غلطی ہے۔۔۔۔

وہ نشیلے نینا۔۔ جن میں سرخ ڈوریں سجی تھیں۔۔۔انہیں مزید دیکھتے رہنے کی اب ابوذر میں تاب نہ تھی۔۔۔۔اس لیے بازو چھوڑ کر۔۔۔ تیزی سے مڑ کر چلنے لگا۔۔۔

فرحا اپنی جگہ منجمد کھڑی۔۔۔ حسرت اور شکوے بھری نگاہ سے اس کی پشت کو تک رہی تھی۔۔۔اور وہ چلتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

کیا؟؟؟۔۔۔کیا چاہتی ہو کہ گود میں اٹھا کے لے کے چلوں؟؟؟۔۔۔"""
ابوذر نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔تو وہ لہنگے میں ملبوس لڑکی اپنی جگہ ہی ساکت کھڑی تھی۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔منہ بسور کر۔۔دنیا جہاں کی جھنجھلاہٹ اور اکتاہٹ اپنے لہجے میں سموئے۔۔۔طنزیہ استفسار کیا۔۔۔

اس کا طنزیہ سوال سننے کے بعد۔۔۔فرحا کو احساس ہوا۔۔۔کہ وہ سنگ دل اس کے ساتھ پیدل چلنے کے لیے تیار ہو گیا ہے۔۔۔وہ فوراہی نفی میں سر ہلاتی۔۔۔عجلت سے اس کے پیچھے آئی۔۔۔۔

ابوذر اپنی باڈی کا بہت خیال رکھنے والا شخص تھا۔۔۔روزانہ ایک گھنٹے جوگنگ کرنا اور دیگر ایکسرسائز کرنا اس کا معمول تھا۔۔۔اس لیے پیدل چلنا اس نوجوان کے لیے کوئی مشکل بات نہیں تھی۔۔۔ہاں اس کے برعکس فرحا بہت کم چلا کرتی تھی۔۔۔اور جب سے اپریشن ہوا تھا اس کے بعد تو اس

نے چلنا اور بھی کم کر دیا۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور کے خوف کے سبب جو وہ بھاگی تھی۔۔۔اس کی وجہ سے اس کے پاؤں کی جان مکمل نکل چکی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر تک تو مرے مرے قدم چل کر۔۔۔اپنے وجود کو گھسیٹتی رہی کسی طرح۔۔۔ لیکن اب حال یہ تھا کے اس سے ایک قدم تک نہیں چلا جا رہا تھا۔۔۔

وہ اپنے گھٹنوں پر ہاتھ جمع کر لمبے لمبے سانس بھرنے لگی۔۔۔

پیدل چلنے کا آئیڈیا اسی کا تھا۔۔اس لیے اب وہ ابوذر سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔اس سنگ دل سے مزید ذلیل تھوڑی ہونا تھا۔۔۔

تمہیں میری کمپنی اتنی ہی پسند ہے تو ایسے ہی بتا دو۔۔۔۔یہ فالتو میں چلا " چلا کے کیوں مار رہی ہو؟؟۔۔۔" جس اسپیڈ سے وہ لڑکی چل رہی تھی۔۔

یقینا صبح ہو جاتی لیکن وہ گھر نہ پہنچتے۔۔۔آخر کار وہ جھنجھلا کے پوچھ ہی اٹھا تھا۔۔۔

ہا۔۔۔کسے پسند ہے تمہاری کمپنی؟؟۔۔۔۔"منہ بسور کر طنزیہ استفسار کیا" ۔۔۔"میرے پاؤں زخمی ہو گئے ہیں ان کھوسوں سے۔۔۔اس لیے مجھ سے چلا نہیں جا رہا۔۔۔اوپر سے میں پہلے ہی اتنا بھاگ چکی ہوں کہ میری ہمت ہی نہیں ہو رہی ہے اب ایک قدم بھی مزید چلنے کی۔۔۔"فرحانے یہ کہتے ہوئے۔۔اپنے پاؤں پر سے لہنگہ تھوڑا اونچا کیا۔۔۔تا کہ اسے اپنے کھوسے دکھائے۔۔۔اور دکھائے کہ اس کی ایڑی تک زخمی ہو گئی ہے۔۔۔جس میں سے ہلکا سہ خون نکل رہا ہے۔۔۔

تم یہ پہن لو۔۔۔"وہ دودھیائی سفید۔۔۔سنگ مرمر سے تراشے" پاؤں۔۔۔ان معمولی سے بلیک رنگ کے کھوسوں میں بھی الگ ہی چمک

رہے تھے۔۔۔اس کی ایڑی واقعی زخمی ہو چکی تھی یہ دیکھ۔۔۔مقابل نے فوراہی اپنے جوتے اتار کر۔۔۔اس کے آگے کیے۔۔۔بغیر اس بات کی پرواہ کیے۔۔۔کہ وہ خود کیا پہن کر چلے گا روڈ پر۔۔۔

ابوذر جیسا سنگدل شخص اسے اپنے جوتے دے رہا تھا یہ بات ہضم کرنے میں ہی اسے کافی دقت پیش آرہی تھی۔۔۔وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔اب پہن بھی لو۔۔۔"فرحا اسے بے یقینی و حیرت سے تک رہی" تھی۔۔۔یہی سبب تھا کہ وہ شدید جھنجھلا کر گویا ہوا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ فرحا سمجھے کہ اس کے دل میں کوئی سافٹ کارنر ہے اس کے لیے۔۔۔مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ اسے اتنی تکلیف میں کھوسے پہن کر مزید چلنے نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

اگر میں تمہارے جوتے پہن لوں گی تو تم کیا صرف یہ موزے پہن کر چلو" گے روڈ پر؟؟۔۔۔ نہیں۔۔۔ ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں مینج کر لوں گی کسی طرح۔۔۔ تم پہن لو اپنے جوتے واپس۔۔۔" مقابل نے لچک دار انداز میں انکار کیا۔۔

پہلی بار وہ جنگلی بلی اتنی لائٹ ٹون استعمال کر رہی تھی اس کے لیے۔۔۔ کہ مقابل کو ہضم نہ ہوئی۔۔۔ وہ اپنے کان انگلی سے مسلتے ہوئے۔۔۔۔ اس کے "منہ کے قریب لایا۔۔۔" دوبارہ بولنا۔۔ تم نے کیا بولا۔۔۔

یہی کہا۔۔۔ کہ پہن لو اپنے جوتے۔۔۔ میں مینج کر لوں گی۔۔۔" وہ " اچانک قریب آیا تھا۔۔۔ اس کے پرفیوم کی میٹھی مہک فرحا کی ناک کو

لگی۔۔۔جس کے سبب وہ ایک قدم دور ہٹ۔۔۔آہستگی سے سر گوشی کرنے لگی۔۔۔

"تم کچھ زیادہ فکر نہیں کر رہی میری؟؟۔۔"

پلے فل انداز میں۔۔۔مقابل کے نشیلے نینوں میں جھانکتے۔۔۔ہونٹوں پر پیاری سی مسکان سجائے استفسار کیا۔۔۔

ہا۔۔۔تمہاری فکر۔۔۔مائی فٹ۔۔۔"خاصہ جز بز ہو کر۔۔۔دانت پیستے" ہوئے کہا۔۔۔۔"میں بس یہ نہیں چاہتی کہ تمہارے برانڈڈ موزے میری وجہ سے پھٹیں اور پھر مجھے اس کی بھرپائی کرنی پڑے۔۔۔"نہایت جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

جس پر مقابل اسے منہ بسور کر دیکھنے لگا۔۔اور پھر اپنے جوتے پہن لیے واپس۔۔۔

جوتے پہنتے ہی اس نے اگلا کام۔۔۔فرحا کو برائیڈل اسٹال میں کیری کرنے کا کیا۔۔۔۔۔

ابوذر کے نزدیک وہ اسے تیسری بار کیری کر رہا تھا۔۔۔

جبکہ فرحا کے نزدیک یہ پہلی بار تھا زندگی میں۔۔۔جب اسے کسی مرد نے کیری کیا ہو یوں برائیڈل سٹائل میں۔۔۔یہی سبب تھا کے مارے حیرت کے اس کی آنکھیں پھٹیں۔۔۔

کی۔۔کیا کر رہے ہو؟؟۔۔اتارو مجھے نیچے۔۔۔" وہ فوراہی اپنے دشمن جاں "
کی باہوں میں پینک ہو کر چیخنے لگی۔۔۔

گاڑی میں تمہیں نہیں جانا۔۔۔پیدل تم نہیں چل سکتیں۔۔۔اور کوئی "
آپشن بچا ہے میرے پاس؟؟۔۔اب چپ۔۔۔میں پوری رات روڈ پہ نہیں
گزار سکتا تمھارے لیے۔۔۔۔ صبح آفس بھی جانا ہے مجھے۔۔۔"اس بار وہ
خاصہ برہمی سے ڈپٹنے لگا۔۔

وہ جب بھی فرحا کو اپنی باہوں میں لیتا تھا اسے ایک چیز ضرور حیران کرتی
تھی آخر اس لڑکی کا وزن کیوں نہیں ہے؟؟۔۔وہ کیوں اتنی پھول جیسی
ہے؟؟۔۔۔

فرحا اپنے ہوش میں پہلی بار کسی لڑکے کے اتنا قریب آئی تھی۔۔۔مارے شرمگی کے۔۔۔اس کی آنکھیں جھک گئ تھیں۔۔۔

وہ لڑکا نہیں جانتا۔۔اس کے دل کی مدھم سی چلتی آواز۔۔۔وہ لڑکی سن سکتی تھی۔۔۔۔

تم اپنی گاڑی منگالو۔۔۔پلیز۔۔۔" منتی انداز میں منمنائی۔۔۔۔ "

وہ بہت شرمسار ہو رہی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ یہ ڈر بھی تھا کہ کوئی انہیں یوں دیکھ نہ لے۔۔۔۔۔

شرمساری۔۔ڈر۔۔۔خوف ایک طرف۔۔۔اور اپنے دشمن جان کی دھڑکنوں کا سننا ایک طرف۔۔۔

دھڑکتے دل کی وہ شواز۔۔اس کے کانوں سے ہوتی دل تک پہنچ رہی تھی۔۔۔

مقابل نے اس کی بات سن۔۔۔گھور کر دیکھا۔۔۔

اس لڑکی کے چہرے پر چھائی سرخی اور جھکی نظریں یہ بتانے کے لیے کافی تھیں۔۔۔کہ وہ انکمفرٹیبل ہے۔۔۔

مزید کوئی بحث کیے بغیر۔۔۔اسے نیچے کھڑا کیا۔۔۔

خود تھوڑا سہ دور ہٹ کر۔۔اپنا سیل پاکٹ سے نکالا۔۔۔اور ڈرائیور کو کال کی۔۔۔

وہ دونوں ہی ڈرائیور کے انتظار میں فٹ پاتھ پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

فرحا کی نگاہ ہر طرف گھوم رہی تھی۔۔۔ سوائے ابوذر کے چہرے کے۔۔۔

تمھیں سمیر پسند ہے ناں؟؟۔۔"اچانک یہ سوال سن۔۔۔وہ لڑکی اس کی " جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

بہت۔۔۔"اس نے انکار نہیں کیا۔۔۔بلکہ الٹا خاصہ جتاتے ہوئے جواب " "دیا۔۔۔"بہت پسند ہے۔۔۔

وہ دونوں دوست نہیں تھے لیکن اس کے باوجود کرن کے بعد وہ پہلا تھا جسے وہ اپنے دل کی بات بغیر ہچکچاہٹ کے بتا رہی تھی۔۔۔

"پہلے ہی نگاہ سے پسند آگ ئے تھے۔۔۔ "

ہمم۔۔"مقابل نے کوئی خاص تاثر نہ دیا۔۔۔فقط اثبات میں سر ہلانے لگا"

۔۔۔

یہ جھوٹ ہو گا اگر وہ کہے کہ اسے اندازہ نہیں تھا اس بات کا۔۔۔۔۔

فرحا جس طرح سمیر کو دیکھ کے شرماتی تھی۔۔۔کوئی اندھا بھی بتا سکتا تھا کہ وہ اسے پسند کرتی ہے۔۔۔

مگر عجیب بات یہ تھی کہ اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا اس لڑکی کے منہ سے یہ اعتراف سننا۔۔۔

اگر ہمارے درمیان وہ سب نہ ہوا ہوتا۔۔۔تو یقیناً میں اب تک تو "
بے شرم بن کر انہیں پرپوز تک کر چکی ہوتی۔۔۔"ابوذر نے اس لمحے صرف
اس لڑکی کی آنکھیں دیکھیں۔۔۔وہ چمک رہی تھیں یہ بولتے وقت۔۔۔۔۔

وہ چمکتے نینا یہ بتانے کے لیے کافی تھے کہ وہ کتنا پسند ہے اسے۔۔اور وہ کتنا
پچھتاتی ہے اس رات کے سبب آج بھی۔۔۔

ہمم۔۔۔"مقابل اب بے دردی سے ہونٹ چبانے لگا تھا۔۔۔اس قدر"
بے دردی۔۔۔کہ اس کے ہونٹوں سے خون جھلکنے لگا۔۔۔۔

او۔۔۔خون نکل رہا ہے تمہارے ہونٹوں سے۔۔۔"اس کے ٹوکنے "
پر۔۔۔ابوذر نے اپنا انگوٹھا ہونٹوں پر مس کیا۔۔۔پھر ہٹا کر دیکھا۔۔۔تو وہ
لال تھا۔۔۔۔

اگلے ہی پل اپنے دوسرے ہاتھ سے پاکٹ سے رومال نکال کر۔۔۔سرخ
ہونٹوں کو بے دردی سے رگڑ ڈالا۔۔۔

کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔نرمی سے کرو۔۔۔ورنہ اور "
زخمی ہو جائیں گے ہونٹ۔۔۔۔"مقابل کو اپنے ہونٹ یوں رگڑتا
دیکھ۔۔۔وہ چاہ کر بھی چپ نہ رہ سکی۔۔۔

تم کیوں فکر کر رہی ہو؟؟۔۔ سمیر کے ہونٹ نہیں ہیں یہ۔۔۔ میرے "
ہیں۔۔۔" وہ خاصہ نروٹھے لہجے میں کہتا۔۔۔ جل کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ جبکہ
مقابل اسے الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔

ہاں؟؟؟۔۔۔"فرحا سمجھ ہی نہ سکی۔۔۔ مقابل کو اچانک ہوا کیا؟؟۔۔۔"

ابھی وہ اس سنگ دل کو الجھی نگاہ سے تک ہی رہی تھی۔۔۔ کہ ان کے آگے
گاڑی آکر رکی۔۔۔ اور اس میں سے ابوذر کا ڈرائیور باہر نکلا۔۔۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے تھے۔۔۔ گاڑی کا سفر پھر خاموشی سے طے
ہوا۔۔۔

فرحا کو گاڑی سے اترنا تھا تو ابوذر گاڑی سے باہر نہیں نکلا۔۔۔

اس کے ڈرائیور نے اتر کر۔۔۔فرحا کے لیے ڈور کھولا۔۔۔

اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی اپنے کھوسے اتار دیے تھے۔۔۔کیونکہ بہت تکلیف ہو رہی تھی ان سے۔۔۔اس لیے انہیں ہاتھ میں لے کر ہی گاڑی سے اتری۔۔۔

ابوذر کی گاڑی سے اترنے والی وہ پہلی لڑکی تھی جو جوتے ہاتھ میں لے کر اتر رہی تھی۔۔۔اس کا ڈرائیور بھی فرحا کو حیرت و تعجب سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

ابوذر کی ہر گرل فرینڈ ہی بہت ہائی کلاس کی ہوتی تھی۔۔۔ماڈلز ۔۔۔ایکٹریس۔۔۔۔یا کوئی امیر باپ کی بگڑی شہزادی۔۔۔یہ پہلی بار دیکھا تھا اس کے ڈرائیور نے۔۔۔کہ وہ ایک مڈل کلاس لڑکی کے ساتھ تھا۔۔۔

فرحا مسکرا کر ڈرائیور کا شکریہ ادا کرتی۔۔۔فوراہی اندر کی جانب بڑھ گئی

۔۔۔

ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی تو فوراہی ابوذر کی آواز ائی۔۔"ویٹ۔۔۔۔

"پہلے اندر جانے دو اسے۔۔

ڈرائیور کو حیرت ہوئی۔۔۔ابوذر لڑکیوں کی فکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔۔۔وہ اپنی کسی گرل فرینڈ کی اتنی فکر نہیں کرتا تھا کہ انہیں گھر کے اندر تک بحفاظت چھوڑے سوائے انا کے۔۔۔اور وہ لڑکی انا نہیں تھی۔۔۔لیکن اس کے باوجود وہ جیسے انا کی فکر کرتا تھا ویسے ہی اس کی کر رہا تھا۔۔۔اور یہ بات ڈرائیور کو بہت تعجب میں مبتلا کر گئی۔۔۔۔

ابوذر نے دیکھا وہ لفٹ میں داخل ہو گئی ہے پھر بھی گاڑی کو چلنے نہ دیا۔۔۔

اپنا سیل نکال کر اسے کال کی۔۔۔

دوسری جانب فرحا اپنے اپارٹمنٹ کا ڈور کھول رہی تھی چابی سے۔۔۔جب اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

اپنی کمر پر لٹکے پرس سے۔۔۔ سیل نکال کر دیکھا۔۔۔تو اسکرین پر ان نون نمبر چمک رہا تھا۔۔۔

ایک دو ثانیہ تک سوچنے کے بعد۔۔۔اس نے کال ریسیو کر لی۔۔۔

"ہیلو؟؟۔۔"

گھر میں داخل ہو گئی تم ؟۔۔"دوسری جانب سے ابوذر کی آواز آنے پر "
۔۔۔وہ خاصہ حیران ہو کر۔۔۔اپنا سیل کان سے ہٹا کر واپس نمبر دیکھنے
لگی۔۔۔

تمہارے پاس میرا نمبر کہاں سے آیا؟؟؟۔۔"دوبارہ سیل کان سے لگاتے "
۔۔۔خاصہ حیرانگی کے عالم میں استفسار کیا۔۔۔

گھر میں داخل ہوئی یا نہیں ؟؟؟۔۔"ابوذر کا موڈ بری طرح اف ہو چکا تھا "
۔۔۔وہ اس لڑکی سے اب کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا سوائے اس کے
۔۔۔۔کہ وہ گھر میں داخل ہو گئی ہے یا حفاظت یا نہیں۔۔۔

اس کے نہایت نروٹھے لہجے میں پوچھتے ہی۔۔۔فرحانے دانت پیسے۔۔۔

پہنچ گئ۔۔۔اب بتاؤ میرا نمبر کہاں سے آیا تمہارے پ۔۔۔"ابھی وہ"
پوچھ ہی رہی تھی۔۔۔کہ دوسری جانب سے کال ڈسکنیکٹ ہو گئ۔۔۔

ہا؟؟۔۔اس کی ہمت کیسے ہوئی میرے منہ پہ کال ڈس کنیکٹ کرنے کی"
؟؟۔۔۔اکڑو کہیں کا۔۔۔بندر نہ ہو تو۔۔۔"وہ منہ ہی منہ کڑکڑاتی۔۔۔اندر
داخل ہو چکی تھی۔۔۔

چلو۔۔۔"سیل کو پاکٹ میں ڈالتا۔۔۔وہ سیٹ سے ٹیک لگا کر۔۔۔انکھیں"
موندتے ہوئے۔۔۔حاکمانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

زینب نامی بچی کی ڈیٹیل نکلواؤ۔۔۔وہ بھی جلد سے جلد۔۔۔اور ہاں۔۔۔"
بہت سنبھل کر انفارمیشن نکلوانا۔۔۔وقاص عباسی کو بھنک نہیں لگنی چاہیے

اس متعلق۔۔۔"کچھ دیر ہی گزری تھی۔۔۔کہ ڈرائیور نے ابوذر کو کسی سے سیل پر بات کرتے سنا۔۔۔

سر آپ کچھ جانتے ہیں اس بچی کے متعلق تو ہمیں بتادیں تاکہ آسانی ہو " ہمیں اس کی انفارمیشن جمع کرنے میں۔۔۔" سیل پر دوسری جانب موجود شخص۔۔۔ گمبھیر لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

نہیں میں کچھ نہیں جانتا اس بچی کے متعلق۔۔۔شاید وہ وقاص " اور۔۔۔۔" وہ کہتے کہتے رکا۔۔۔ جیسے زبان ساتھ نہ دے رہی ہو۔۔۔ پھر مٹھیاں مضبوطی سے بھینچتا۔۔۔ہمت جمع کر۔۔۔اپنا جملہ مکمل کیا" "وقاص اور انا کی بیٹی ہے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ روز معمول کی طرح صبح اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔۔۔جب واپس آیا تو الماری میں ایک سوٹ نہ تھا۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔وہ خاصہ غصہ ہو کر چیخ چیخ کر اپنے ملازم کو بلانے لگا۔۔۔

"جی سر؟؟۔۔آپ نے بلایا۔۔۔"اس کا ملازم فوراہی دوڑا چلا آیا تھا۔۔۔سر جھکا کر نہایت شائستگی سے استفسار کیا۔۔

"میرے سارے کپڑے کہاں ہیں؟؟۔۔"نہایت برہمی سے پوچھا۔۔۔

"وہ۔۔۔آپ کے سارے کپڑے تو عمر سر آکر لے گئے۔۔"بس اس ملازم کا کہنا تھا۔۔۔کہ ابوذر نے اپنی پیشانی مسلی۔۔۔۔۔

میرا سیل لا کر دو جلدی۔۔۔"نہان غصیلے لہجے میں اپنا سیل منگوایا۔۔۔ "

ملازم بھی فوراہی بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے اٹھا کر لے آیا تھا۔۔۔

پہنچ گ ئے ؟؟۔۔"اس نے فوراہی وقاص کو کال کی تھی۔۔۔دوسری"
جانب سے پہلی ہی رنگ پر کال ریسیو ہوئی۔۔۔
جیسے کال کے انتظار میں ہی بیٹھا ہوا ہو۔۔۔

کال کنیکٹ ہوتے ہی۔۔۔نہایت سنجیدگی سے سوال کیا گیا۔۔۔

دفع۔۔۔میں کہیں نہیں جانے والا۔۔۔مجھے اپنے کمرے کے علاوہ کئی نیند "
"نہیں آتی۔۔۔

جائے گا تو تیرا باپ بھی۔۔"دوسری جانب سے پر اعتمادی سے کہا گیا۔۔۔ "

تو میرے باپ کو لے جا بھائی۔۔مجھے چھوڑ دے۔۔۔معاف کر "
مجھے۔۔۔"سیل پر ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ لیے تھے۔۔۔

بس دیکھ لی تیری دوستی۔۔۔ایک نیند قربان نہیں کر سکتا نا تو میرے "
لیے۔۔۔"دوسری جانب سے کی جانے والی ایموشنلی بلیک میلنگ۔۔ابوذر
کو ہکا بکا کر دینے کے لیے کافی تھی۔۔۔

اس سے تو وقاص اکھڑ ہی اچھا تھا۔۔۔اب وہ یہی سوچ رہا تھا۔۔۔

بس یہ دن دیکھنا رہ گیا تھا ابوذر تیری زندگی میں۔۔۔کہ وقاص عباسی " جیسے لوگ بھی تجھے ایموشنلی بلیک میل کریں۔۔حد ہو گئی۔۔۔"وہ اپنے دانت پیستے ہوئے زیر لب بڑبڑایا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ وقاص کے آفس پہلی بار نہیں آئی تھی۔۔۔لیکن فیلنگس پہلی بار جیسی ہی تھیں۔۔۔

زندگی میں کبھی اس سے بات کرنے میں اتنا ڈر نہیں لگا تھا جتنا آج لگ رہا تھا۔۔کیونکہ کل جس طرح اس نے سب کے سامنے بات کی۔۔۔وہ بہت اجنبیت بھری تھی۔۔۔۔

کرن نے آہستگی سے دروازہ ناک کیا۔۔۔

کمنگ "وہ نہیں جانتی۔۔۔مقابل صبح سے اسی کے انتظار میں بیٹھا ہوا" تھا۔۔۔

اجازت ملنے پر جیسے ہی ڈور کھولا۔۔۔وہ دم بخود رہ گئی۔۔۔

سب سے پہلے جو چیز ناک سے ٹکرائی۔۔۔وہ تھی گلابوں کی خوشبو۔۔۔اور آنکھیں۔۔۔آنکھیں جو منظر دیکھ رہی تھیں ان پہ یقین کرنا مشکل نہیں ناممکن سہ لگا اسے۔۔۔

سفید ٹائلز کی زمین کی جگہ آج اس کے قدموں کے نیچے گلابوں کی پتیاں بچھی ہوئی تھیں۔۔۔صوفے کے اوپر ہارٹ شیپ کے بیلونس رکھے ہوئے

تھے۔۔۔اور پورے کمرے میں ڈارکنس کا راج تھا۔۔۔سامنے کینڈلز جل رہی تھیں۔۔۔جو نہ صرف بہت خوبصورت تھیں بلکہ کمرے میں رومانیت کی فضا کو برقرار رکھنے میں خاصہ مددگار ثابت ہو رہی تھیں۔۔۔

وقاص کی ٹیبل پر بجائے لیپ ٹاپ فائلز، پین وغیرہ کے۔۔۔گلاب کی پنکھڑیاں تھیں۔۔۔جن سے لو یو مائے وائف لکھا ہوا الگ ہی نظر آ رہا تھا ۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے ارد گرد بھی کینڈلز سجی ہوئی تھیں۔۔۔

اچھا لگا؟؟۔۔۔"ابھی وہ کمرے کی خوبصورتی دیکھنے میں ہی محو تھی کہ " اچانک اس کے کان کے پاس آ کر۔۔۔کسی نہ آہستگی سے سرگوشی کی۔۔۔

وہ بنا دیکھے بھی۔۔۔ان سانسوں کی مہک کو پہچان سکتی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اگلے ہی لمحے آنسو آ گئے۔۔۔

یہ سب کرنے کا کیا مطلب تھا اب بھلا؟؟۔۔۔پھر اچانک اسے خیال آیا۔۔۔کہ اب وہ کرن انصار نہیں رہی۔۔۔اب وہ کرن سعید غنی ہے۔۔۔

انس نے اسے یہاں آنے سے پہلے ہی خبر دار کر دیا تھا کہ وقاص کچھ بھی کہے۔۔۔تم اس کی باتوں میں مت آنا۔۔۔کیونکہ اب وہ پوری کوشش کرے گا تمھیں اپنی زندگی میں واپس شامل کرنے کی۔۔۔کیونکہ اسے سی ای او کی سیٹ پر برقرار رہنا ہے۔۔۔اور اس کے لیے اسے تمہارے والد کی ضرورت ہے۔۔۔تب اس نے ذرہ برابر یقین نہ کیا اپنے بھائی کی بات پر۔۔۔اسے لگتا تھا وقاص ایسا نہیں ہے۔۔۔جو عورتوں کے کندھوں پر

کامیابیوں کے سفر طے کرے۔۔۔ مگر اب کمرے کی سجاوٹ دیکھنے کے بعد اسے لگا۔۔۔ شاید وہ ابھی تک وقاص کو سمجھ ہی نہیں سکی ہے۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر ایک دل جلی سی مسکراہٹ بکھری۔۔۔

مجھے تو لگا تھا ہم پروفیشنلی بات کرنے والے ہیں مسٹر وقاص۔۔" وہ نہیں " رونا چاہتی تھی اس کے آگے۔۔۔ کیوں دکھائے اس ستمگر کو۔۔۔ کہ کمزور پڑئی ہے۔۔۔ نہ صرف کمزور بلکہ تکلیف ہوئی ہے اس کے عمل سے کیونکہ جب تک وہ کرن انصار تھی اس نے کبھی اسے اپنی محبت نہ دکھائی۔۔۔ وہ ترستی رہی اس کی ایک نگاہ کے لیے۔۔۔ مگر اس ہرجائی نے نظر نہ کی۔۔۔

نہیں بھول سکتی تھی وہ اس وقت کو جب وہ نئی نویلی دلہن تھی۔۔ کیسے سجے سورے بیٹھا کرتی تھی اس کے انتظار میں۔۔۔ اور مقابل۔۔۔ مقابل کے

پاس تو وقت ہی نہیں تھا اسے دیکھنے کا۔۔۔اس کے ساتھ وقت گزارنے کا۔۔۔اسے اپنے خاص وقت میں سے کچھ منٹ ہی ادھار دے دینے کا۔۔۔۔

آدمی اپنے نکاح میں باندھنے کے بعد بڑا بے بھول و بے پرواہ سہ ہو جاتا ہے ۔۔ سمجھتا ہے اب اس عورت نے کہاں جانا ہے۔۔۔یہ اب میری ہے۔۔۔ یہی اس کی سب سے بڑی غلطی ہے۔۔۔وہ عورت اس کی تب نہیں ہوتی مکمل۔۔۔۔تن سے پھر ہو جاتی ہے۔۔۔من سے نہیں ہوتی۔۔۔

اصل میں وہ اس مرد کی تب ہوتی ہے مکمل۔۔۔جب وہ اسے اپنے ساتھ محبت کے رشتے میں باندھتا ہے۔۔۔جب اس کا خیال کرتا ہے۔۔۔جب وہ اس کی پرواہ کرتا ہے۔۔۔جب وہ اسے اپنا وقت دیتا ہے۔۔۔جب اس کی ضروریات کو سمجھتا ہے۔۔۔اور سب سے بڑھ کر جب اسے لوگوں کے

سامنے عزت دیتا ہے اور لوگوں کو بھی مجبور کرتا ہے کہ اسے عزت دے۔۔۔

اپنی آنکھوں کے کناروں کو صاف کر۔۔۔دونوں ہاتھ فولڈ کر۔۔۔بھرم سے مڑ کر اس کی جانب دیکھ۔۔۔مقابل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔سنجیدگی سے گویا ہوئی۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس لڑکی کا کول ایٹیٹیوڈ اور نروٹھا لہجہ وقاص کو لاجواب سہ کر" گئے۔۔۔اس نوجوان نے اس ری ایکشن کی امید نہیں کی تھی۔۔۔

اس نے اپنے ہونٹ ایک بار کس کے دبائے۔۔۔پھر پورے کمرے کا جائزہ لینے کے بعد۔۔۔اپنے پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر۔۔۔لاپرواہی سے اس کے پاس سے گزرتا ہوا۔۔۔اپنی چیئر پر جا کر بیٹھا۔۔۔

سوری۔۔آپ کو انکمفرٹیبل فیل کرانے کے لیے مس رشک حنا۔۔۔یہ "
سب ویسے بھی میں نے اپنی وائف کے لے کیا تھا۔۔"ہونٹوں کے کناروں
پر مسکان سجائے۔۔۔مقابل کی جانب دیکھ۔۔۔طنزیہ مگر جتاتے ہوئے گویا
ہوا۔۔۔۔

ایکس وائی ف۔۔۔شاید آپ بھول رہے ہیں لیکن آپ کی ڈیورس ہو چکی ہے۔۔۔"کرن نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے۔۔۔بڑا جتا کر جواب
دیا۔۔۔

رجوع بھی ہو چکا ہے۔۔۔"وقاص کو پہلے صرف یہ ڈر لاحق تھا کہ اگر اس"
نے کرن کو بتایا کہ ان کے درمیان رجوع ہو چکا ہے تو وہ لڑکی اس کے ساتھ
نہ رہنے کی خواہش میں پھر سے طلاق کی ڈیمانڈ کرے گی۔۔۔لیکن کل

معاویہ کے پرپوز کرنے کی بات سن۔۔۔اسے احساس ہوا۔۔کہ اگر اس نے کرن کو یہ بات نہ بتائی۔۔تو لوگ اسے سنگل سمجھتے رہیں گے۔۔اور یہ مزید مشکلات کا باز بنے گا ان کے درمیان۔۔۔

رجوع؟؟۔۔"کرن الجھ کر۔۔۔"

مجھے یقین ہے تمہیں تو میرا ساتھ چاہیے ہی نہیں تھا۔۔اس لیے تم نے " مفتی صاحب سے فتوی نہیں لیا ہو گا اس متعلق کہ ایک طلاق رجعی کے بعد اگر تمھارا شوہر دوبارہ تمہارے قریب آنا چاہتا ہو۔۔۔ تمھیں واپس اپنی زوجیت میں قبول کرنا چاہتا ہو۔۔تو اسے کیا کرنا ہو گا۔۔۔لیکن میں نے لیا ۔۔۔چونکہ میں تمہیں واپس چاہتا تھا کرن۔۔۔"اس نے اخری جملہ خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

اور کیوں چاہتے تھے واپس؟؟۔۔۔کیا میری زندگی اتنی تباہ کر دینے کے " باوجود تمہیں قرار نہیں آیا؟؟۔۔۔"وہ چیخی۔۔۔

کیونکہ وقاص کی باتوں سے کہیں نہ کہیں وہ اندازہ لگا چکی تھی۔۔کہ وقاص اسے دوبارہ قید کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔۔۔

وہی جانتی ہے کتنی مشکل سے اس نے اپنی فیلنگس کو مارا تھا جو وقاص کے لیے تھی اس کے دل میں۔۔۔کتنی مشکل سے وہ سب کچھ بھول کر اپنی نئ زندگی کا آغاز کر چکی تھی۔۔۔کتنی مشکل سے اس نے کامیابیوں کا نیا سفر شروع کیا تھا۔۔۔وہ وقاص عباسی کی نکاح میں نہیں آنا چاہتی تھی دوبارہ ۔۔۔ہرگز نہیں۔۔۔اس شخص کا نکاح اس کے لیے قید کی مانند تھا۔۔۔

وقاص تو صرف اس لڑکی کی شدید احتجاج کرتی آنکھیں دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ آنکھیں لہو رنگ ہو چکی تھیں۔۔۔اس قدر لہو رنگ۔۔۔کہ لگ رہا تھا کچھ لمحے بعد ان میں سے خون رسنے لگے گا۔۔۔

مگر اس لڑکی کی آنکھوں سے خون کیا رسے گا۔۔۔جو وقاص کو اپنے دل سے رستہ ہوا محسوس ہو رہا تھا مقابل کا احتجاج دیکھ۔۔۔

وقاص عباسی سے نکاح نہ جانے کتنی آنکھوں کا خواب تھا۔۔۔یقینا جو اس کے نکاح میں آتی۔۔۔خود کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی گمان کرتی۔۔۔مگر جس کی چاہ اس کے دل کو پاگل کیے ہوئے تھی وہ لڑکی۔۔کوئی یقین کرئے گا کے اس کے نکاح میں ہونے پر رو رہی تھی اس وقت۔۔۔

دنیااس نوجوان کی چاہ میں پاگل تھی۔۔۔مگراس کی چاہت وہ سامنے بیٹھی لڑکی تھی فقط۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے قرار صرف تب آئے گاجب تم میرے واپس قریب ہو" "گی۔۔

ہا۔۔۔صرف تمہارے خوابوں میں۔۔۔"دانت پیستے ہوئے۔۔۔طنزیہ" جواب دیا۔۔۔

وقاص عباسی تمہیں کیا لگتا ہے میں نہیں جانتی۔۔یہ اچانک تمہاری کایا " "کیوں پلٹ گئی ہے؟؟۔۔

کیوں؟؟۔۔۔"کرن جتنی جذباتی ہو رہی تھی۔۔مقابل اتنا ہی ٹھنڈاری" ایکشن دے رہا تھا۔۔

سیٹ سے ٹیک لگاتے۔۔۔اس کی جانب معصومیت سے دیکھ۔۔۔ایک ہاتھ سے اپنی ٹھوڑی مسلتے ہوئے پوچھا۔۔

کیونکہ اس وقت میں کرن سعید غنی ہوں۔۔یہی وجہ ہے کے تم۔۔۔" " ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ مقابل تیزی سے بات کاٹتے ہوئے بولا

جی نہیں۔۔۔آپ مسز وقاص عباسی ہیں محترمہ۔۔شادی شدہ عورتوں" کے آگے ان کے باپ کے نام نہیں لگا کرتے۔۔۔۔میں نے قولی اور فعلی "دونوں طرح رجوع کیا ہے۔۔۔اگر یقین نہیں آرہا تو یہ پڑھ لو۔۔۔

اس نے اپنی ٹیبل کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک صفحہ نکال کر مقابل کے آگے کر دیا۔۔۔وہ فتوی تھا جو مفتی صاحب کی جانب سے دیا گیا تھا۔۔۔ جس میں اس کا پورا مسئلہ تحریر تھا۔۔۔اور اس کا جواب بھی۔۔۔جسے پڑھنے کے بعد۔۔۔کرن ایک دو ثانیوں کے لیے مکمل ساکت ہو گئ۔۔۔

اسے اچھے سے یاد تھا کے ایک رات عدت کے دوران وقاص اس کے گھر آیا تھا۔۔۔اور اسے کس کیا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ کان میں کچھ سرگوشی بھی کی تھی۔۔۔جسے اس وقت وہ ٹھیک طرح سمجھ نہیں پائی تھی۔۔لیکن اب جب غور کر رہی تھی۔۔۔تو اسے احساس ہوا کہ ہاں۔۔اس نے کہا تھا۔۔کے میں نے رجوع کیا۔۔۔

کیونکہ کرن وقاص کو اپنی زندگی میں دوبارہ چاہتی ہی نہیں تھا۔۔اس لیے اس نے کبھی اس متعلق سوچا ہی نہیں۔۔۔اور نہ ہی مفتی صاحب سے اس

متعلق کوئی فتوی لیا۔۔۔اس نے تو صرف عدت کا دورانیہ پوچھا تھا۔۔تاکہ اس کے بعد آزاد ہو جائے۔۔۔

اس لڑکی کے چہرے پر جو مایوسی چھائی ہوئی تھی اس لمحے۔۔۔وہ مقابل کا دل جلا رہی تھی۔۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ سنگدل بنے۔۔۔ مسکراتا ہوا اسے دیکھتا رہا۔۔۔

تو۔۔۔ مسز وقاص عباسی عرف رشک حنا یہ رہا ہمارے چینل کی طرف " سے معافی کے طور پر اپ کا کمپنسیٹ۔۔۔آپ اس میں جتنی چاہیں رقم بھر دیں۔۔ ہمارا چینل اپ کو پے کر دے گا اور ساتھ ساتھ ہم اپنے ٹویٹر اکاؤنٹ اور تمام افیشلز پیج پر اس بات کا اعلان بھی کر دیں گے کہ وہ ناول آپ کا تھا اور ساتھ ساتھ آپ سے معافی بھی مانگ لیں گے۔۔۔" مقابل بیٹھے بسکٹ

رنگ کے پین کوٹ میں ملبوس حسین نوجوان نے۔۔۔اس کے آگے بلینک چیک رکھتے ہوئے پروفیشنلی انداز میں کہا۔۔۔

"میں نہیں مانتی۔۔۔"

کیا؟؟۔۔"مقابل کو محسوس ہوا کہ اس نے کچھ غلط سنا ہے۔۔۔"

میں نے کہا۔۔۔میں نہیں مانتی۔۔۔تم ضرور کوئی کھیل کھیل رہے ہو " میرے ساتھ۔۔۔میں خود جا کے مفتی صاحب سے فتوی لوں گی۔۔۔" اسے مقابل پہ اعتبار نہیں تھا۔۔۔ذرہ برابر بھی نہیں۔۔۔

وہ یہ کہتی۔۔۔فوراہی کھڑی ہوئی۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ چھ سات ماہ سے کسی اندھیرے گھنے جنگل میں بھاگ رہی ہے۔۔اور اتنا بھاگنے کے باوجود۔۔۔ محسوس ہو رہا ہے کہ وہ تو وہیں کھڑی ہے جہاں سے چلی تھی۔۔اور یہ اندھیرے سے نہ نکل پانے والی فیلنگ۔۔۔اسے پاگل کر رہی تھی۔۔۔شدید غصہ دلا رہی تھی۔۔۔شدید جھنجھلاہٹ میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔

ایزیو وش۔۔۔" مقابل نے ہلکا سہ ہونٹوں کو ٹوسٹ کر۔۔۔لاپرواہی میں " کندھے اچکا کر کہا۔۔۔

کرن مقابل کو خار کی نگاہ سے تکتی۔۔۔فوراہی منہ پھیر کر چل دی تھی۔۔۔اس نے بلینک چیک تک لینا گوارا نہ کیا۔۔۔

مقابل اس کی پشت تکتا رہا۔۔۔ حتی کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔۔۔

اس کے جاتے ہی ہونٹوں کے کناروں پر رنجیدہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اپنے اپارٹمنٹ آئی تھی بجائے سعید غنی مینشن جانے کے۔۔۔

فرحانے اس کے لیے ڈور کھولا۔۔تو وہ بہت الجھی اور پریشان سی لگی۔۔۔ جسے دیکھ۔۔۔وہ فکر مند ہوئی۔۔۔

"کیا ہوا ہے کرن؟؟۔۔سب خیریت تو ہے؟؟۔۔ "

افف۔۔۔مت پوچھو یار۔۔۔میرے سر پہ تو لگ رہا ہے جیسے ایٹم بم "
پھوٹ گیا ہو۔۔۔"صوفے پر بیٹھ کر۔۔۔سر اپنے دونوں ہاتھوں میں
گراتے۔۔۔روہانسہ لہجے میں بولی۔۔

کیوں ایسا کیا ہو گیا؟؟۔۔کیا سعید غنی کی بیٹی نہیں ہو تم؟؟۔۔"فرحانے "
اندازا کہا۔۔۔اور کیا وجہ ہو سکتی تھی بھلا اس کے اتنا اداس ہونے کی۔۔۔
جب کہ کل رات ہی اس کا جیک پوٹ لگا ہے۔۔۔

"اللہ۔۔نہیں بھئی۔۔۔میں انہی کی بیٹی ہوں۔۔۔"
جھنجھلا کر جواب دیا۔۔

تو پھر کیا ہو گیا؟؟۔۔"خاصہ اشتیاق سے پوچھا۔۔۔"

رجوع۔۔۔"روہانسہ لہجے میں اپنا سر پیٹتے بولی۔۔۔"

ہیں؟؟۔۔وہ کیا ہوتا ہے؟؟۔۔"مقابل نا سمجھی سے۔۔۔"

کرن وقاص کے آفس سے ڈائریکٹ ہی فتوی چیک کرانے چلی گئی تھی
۔۔۔اور اسے پتہ چلا کہ۔۔ہاں۔۔۔یہ مسئلہ اسی طرح ہے۔۔۔کہ وقاص
کے دوران عدت رجوع کرنے پر۔۔۔وہ واپس اس کے نکاح میں آجائے گی
۔۔۔

تو۔۔اس کا مطلب۔۔۔تم مسز وقاص عباسی ہو پھر سے؟؟۔۔"اس نے"
فرحا کو سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔

اس کی پوری بات سننے کے بعد۔۔فرحا منہ پر ہاتھ رکھے۔۔۔دوبارہ تصدیق کرنے کے لیے پوچھنے لگی۔۔۔

بدقسمتی سے ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔"روہانسہ لہجے میں کہتے " ہی۔۔۔اس لڑکی نے اپنے بال نوچنا شروع کر دیے تھے۔۔۔

چلو اچھا ہی ہوا۔۔"بس فرحا کا اتنا کہنا تھا کہ کرن نے نظر اٹھا کر۔۔۔کھا " جانے والی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"بھلا اس میں کیا اچھا تھا؟؟؟۔۔۔"

کرن میرے حساب سے کسی سے بدلہ لینے کا یہ سب سے اچھا طریقہ " ہے۔۔۔کہ ہم تو ڈوبیں گے صنم۔۔تمہیں بھی سنگ لے ڈوبیں

گے۔۔بھول گئی کیا؟؟۔۔۔صرف اس وقاص عباسی کی وجہ سے آج تم ماں نہیں بن سکتیں۔۔۔تم اپنی پوری زندگی اکیلے گزارو گی۔۔۔اور دوسری جانب۔۔وہ کمینا شادی کرے گا اور بچے پیدا کرے گا اور زندگی بھر خوشحال رہے گا۔۔۔

مطلب سارے غم تمہارے حصے میں اور ساری خوشیاں اس کے۔۔۔۔یہ کہاں کا انصاف ہوا؟؟؟۔۔۔اس لیے بہتر یہی ہے کہ تم اسی کے ساتھ ہی رہو اور اس کمینے کو بھی دوسری شادی نہ کرنے دو۔۔۔"

فرحا وہ مرد ہے۔۔۔اور شاید تم بھول رہی ہو وہ الریڈی ایک بچے کا باپ ہے۔۔مجھے ایک گھر میں قید کرنے کے بعد وہ کہاں کہاں منہ مارتا ہے۔۔۔مجھے کیا پتا چلے گا۔۔۔وہ تو اپنی خوشحال زندگی ہی جیے گا۔۔۔وہ میں ہوں گی جو ایک کمرے میں قید ہو جاؤں گی دوبارہ۔۔۔۔وہ میں ہوں جو اس اکڑو کے نام سے دوبارہ بن جاؤں گی۔۔۔اور میں نہیں چاہتی ہے ایسا ہو۔۔۔"

وہ وقاص کے ساتھ رہنے کے لیے کسی صورت تیار نہیں تھی۔۔۔کیونکہ اس کے نزدیک وقاص ایک وفادار شوہر نہیں تھا۔۔۔وہ جتنا پاور فل شخص تھا۔۔اس کے لیے بہت آسان تھا دوسری عورتوں سے بغیر اس کے علم میں لائے تعلقات قائم رکھنا۔۔۔جیسے وہ پہلے رکھتا آیا تھا۔۔۔

کرن نہیں چاہتی کہ وہ دن دوبارہ آئیں اس کی زندگی میں۔۔۔

جب وہ اس کا کھانے پہ انتظار کر رہی ہو بھوکی بیٹھ کر۔۔۔اور مقابل کسی اور کی پلیٹ میں کھانا سجا رہا ہو۔۔۔

جب وہ اس کے ایک ایک لمحے کے لیے ترسے اور مقابل اپنا سارا وقت کسی اور پہ وار رہا ہو۔۔۔

جب وہ تنہائی سے گھری ہو۔۔اور مقابل کسی اور کو باہوں کے حصار میں لیے اپنی موجودگی کا احساس دلا رہا ہو۔۔۔

"چلو یہ ساری باتیں چھوڑو۔۔۔میں نے کھانا بنایا ہے جلدی سے ہاتھ منہ دھو کر آجاؤ۔۔۔ کھانا کھاتے ہیں۔۔۔بلکہ تمہیں پتہ ہے۔۔۔میں نے زیادہ کھانا بنایا ہے۔۔۔اور لنچ باکس بنا کر ڈاکٹر سمیر کے لیے بھی لے کر جاؤں گی ۔۔۔"فرحانے محسوس کر لیا تھا کہ کرن بہت ڈپریس ہو گئی ہے۔۔۔

یہ رجوع کی خبر اس کے لیے بہت بڑا جھٹکا تھی۔۔۔جسے قبول کر پانا ۔۔۔یقیناً اس کے لیے اس وقت بہت مشکل تھا۔۔۔

اس لیے فرحانے اس کا ذہن دوسری باتوں میں لگانے کی کوشش کی۔۔۔

ڈاکٹر سمیر کا نام لیتے وقت۔۔جو فرحا کے گال سرخ ہوئے تھے۔۔۔وہی کافی تھے کرن کی توجہ کھینچنے کے لیے۔۔۔

ووو۔۔۔زبردست۔۔۔"کرن اچھے سے واقف تھی۔۔۔کے فرحا سمیر" کو دیکھنے کے چکر میں۔۔۔سینے کے درد کا بہانہ بنا کر۔۔چیک۔اپ کے لیے آج بھی جاتی ہے۔۔۔

آخری بار جب وہ چیک اپ کرانے گئی تھی تو ڈاکٹر سمیر نے اس سے چکن کڑاہی کھانے کی فرمائش کی۔۔۔کیونکہ انہوں نے اپنے اسٹاف سے سنا تھا کہ وہ چکن کڑاہی بہت اچھا بناتی ہے۔۔۔وہ اکثر ہسپتال جایا کرتی تھی اس لیے وہاں کے اسٹاف سے اس کی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔

کرن اپنی دوست کے لیے اس قدر خوش ہوئی۔۔۔کہ اپنا غم بھول بیٹھی کچھ لمحوں کے لیے۔۔۔

"ہے ناں؟۔۔۔بس اب دعا کرنا کہ انہیں پسند بھی آجائے۔۔۔پھر مزہ آ جائے گا۔۔" وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر بڑا ایکسائٹڈ ہو کر بولی۔۔۔

اس کی آنکھیں جگنوؤں کی طرح چمک رہی تھیں۔۔۔

"اب جلدی سے اٹھو اور ہاتھ دھو کر آؤ کھانا کھانے اور مجھے بتاؤ کہ کوئی کمی تو نہیں ہے۔۔۔تاکہ میں صحیح کرلوں۔۔۔میں چاہتی ہوں انہیں بہہ تتتتت اچھا لگے۔۔۔اور وہ کھاتے ہی میرے دیوانے ہو جائیں۔۔" چہرے پر دل فریب مسکراہٹ سجائے۔۔۔آواز میں ایکسائٹمنٹ لیے۔۔۔وہ چمکتی آنکھوں کے ساتھ گویا ہوئی۔۔۔

اللہ اللہ۔۔۔اتنا دیوانہ پن۔۔۔"کرن چاہ کر بھی خود کو روک نہ سکی۔۔ "
اس کے دیوانگی دیکھ ٹوکنے سے۔۔۔

بہت۔۔۔۔مجھے بہت اچھے لگتے ہیں وہ۔۔"وہ کبھی نہیں ہچکچاتی تھی یہ "
بات بتانے میں۔۔۔کہ اسے ڈاکٹر سمیر کتنا پسند ہیں۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی وہ ایک ستارے کی مانند تھے۔۔۔جسے وہ کبھی حاصل
نہیں کر سکتی۔۔۔صرف چمکتا ہوا دیکھ سکتی ہے۔۔۔اور وہ اسی میں خوش
تھی۔۔۔

فرحا اور کرن کھانا، کھانا شروع ہی ہوئی تھیں جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔

تم کھاؤ۔۔میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔شاید انس بھائی آئے ہوں۔۔۔انھوں" نے کہا تھا مجھے۔۔۔کے لینے خود آئیں گے۔۔۔"کرن یہ کہتی۔۔۔چیئر سے اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔

ہیلو پڑوسی۔۔۔ تھوڑی سی چینی مل سکتی ہے۔۔اور دودھ بھی۔۔۔ تھوڑا " سہ پیاز بھی مل جائے گی تو چلے گا۔۔اور ہاں تیل ہو تو اس سے اچھی تو کوئی اور بات ہے ہی نہیں۔۔۔چائے کی پتی۔۔ارے وہ تو میں بھول ہی گیا بولنا۔۔۔۔اور منرل واٹر کی بوتل بھی مل جائے تو کیا ہی بات ہے۔۔۔ "دراصل میں ابھی ابھی شفٹ ہوا ہوں یہاں پر اس لیے۔۔۔

بس دروازے کا کھلنا تھا کہ ابوذر کا چہرہ نمودار ہوا۔۔۔پھر جو اس نے جن کی طرح بولنا شروع کیا ہے۔۔۔

کرن ہکا بکا ہو کر ابھی اسے دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔ کہ اس نے سونگھنے والے انداز میں اپنی ناک اونچی کی۔۔ اور بولتے بولتے رکا۔۔ "واو۔۔۔ کیا خوشبو آ رہی ہے کھانے کی۔۔ یار کیسی پڑوسن ہو تم؟؟۔۔ اندر تک نہیں بلا رہی ہو۔۔۔ ہٹو۔۔ راستے سے۔۔ چلو۔۔۔ "ابھی کرن حیرت کے غوطے ہی کھا رہی تھی۔۔۔ کہ مقابل خود ہی اندر گھسا چلا آیا۔۔۔

تم؟؟۔۔۔ "فرحا کا پانی حلق میں اٹکا تھا ابوذر کو اچانک اپنے گھر میں کھڑا" دیکھ۔۔۔

واو۔۔۔ کیا خوشبو آ رہی ہے۔۔۔ چلو بھائی۔۔۔ جلدی کھانا شروع کرتے "
"ہیں۔۔ گرم گرم ہی اچھا لگتا ہے ویسے بھی۔۔۔
وہ تو بغیر بلائے ہی مہمان بن بیٹھا تھا۔۔

کرن اور فرحا ایک دوسرے کے چہرے دیکھنے لگیں۔۔۔

یہ کیا ہے یار۔۔۔ صرف دو پلیٹ۔۔۔ دو چمچے "
۔۔۔ میرا حصہ کہاں ہے؟؟۔۔ یار تم لوگوں کو پہلے سے تیاری رکھنی چاہیے
۔۔۔ بھئی کبھی مہمان بھی آجاتے ہیں گھر میں۔۔۔" وہ تو بے شرموں کی
طرح کھانا شروع کر دیتا اگر اسے پلیٹ اور چمچ مل جاتا۔۔۔

پلیٹ چمچ نہ ملنے پر۔۔ وہ بڑے حق سے جب ان دونوں سے خفا ہوا۔۔۔ تو
فرحا مزید چپ نہ رہ سکی۔۔۔

آپ جیسے کروڑ پتی مہمانوں کے بے شرموں کی طرح بن بلائے چلے "
آنے کی توقع نہیں کرتے ہم اپنے غریب خانے میں۔۔۔ اس لیے پلیٹ چمچ

نہیں رکھے۔۔۔"زچ کرنے والے انداز میں۔۔۔دانت پیس کر۔۔۔
جتاتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

تو اب کر لینا۔۔۔کیونکہ اب یہ بے شرم ہر وقت تمہارے گھر میں ہی پڑا "
رہے گا۔۔۔وہ کیا ہے ناں۔۔۔میں آج سے تمہارا نیا پڑوسی ہوں۔۔۔"اس
کے اعلانیہ کہتے ہی فرحا کا مارے حیرت کے منہ کھلا۔۔۔۔

جس چیز کی وہ زندگی میں کبھی توقع نہیں کر سکتی تھی۔۔۔وہ تھا ابوذر رحمان
کا ان کا پڑوسی بننا۔۔۔

تم اپنا عالیشان بنگلہ چھوڑ کر یہاں عام فلیٹوں میں کیوں رہنے آ گئے "
ہو؟۔۔"کرن نے خاصہ تجسس سے پوچھا۔۔۔

وہ دراصل ڈیڈ پیچھے پڑے ہوئے ہیں شادی کے۔۔۔اور میں کرنا نہیں"
چاہتا۔۔۔اس لیے کچھ دنوں کے لیے ڈیڈ سے بھاگ رہا ہوں تم یہ کہ سکتی
ہو۔۔۔"اس نے پیچھے مڑ کر سنجیدگی سے کرن کو دیکھ جواب دیا۔۔۔

اس نوجوان نے اتنی سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔۔۔کہ فرحا و کرن دونوں
ہی اس کی بات پہ یقین کر بیٹھیں۔۔۔ویسے بھی اور کوئی وجہ بنتی بھی تو نہیں
تھی اس کے
فرسٹ فلور والے اپارٹمنٹ میں رہنے آنے کی۔۔

اچھا یار کرن اب باتیں بعد میں کر لینا اور پلیز پلیٹ اور چمچ لے کر آؤ "
۔۔۔مجھ سے اور برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔بھوک لگ رہی ہے مجھے۔۔"اس
نے بے صبروں کی طرح دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے عجلت سے کہا۔۔۔

اس کے کہتے ہی فرحانے فوراہی کرن کو نفی میں گردن ہلا کر انکار کیا۔۔۔

وہ دراصل کیا ہے ناں۔۔ کھانا صرف دو بندوں کا ہے۔۔۔ ہم غریب " لوگ آپ جیسے امیر شخص کی مہمان نوازی نہیں کر سکتے۔۔۔اس لیے آپ ریسٹورنٹ کو پریفر کریں۔۔۔ فوڈ پانڈا بھی آج کل بہت مشہور ہے اس سروس کو بھی آپ ٹرائی کر کے ضرور دیکھیں۔۔مجھے امید ہے آپ کو ان کی سروس پسند آئے گی۔۔۔ فلحال اب آپ یہاں سے جا سکتے ہیں۔۔۔۔"اس حسین موم کی گڑیا نے دنیا جہاں کا بھولا پن اپنے چہرے پر سجائے۔۔۔ معذرتی انداز میں کہہ کر۔۔۔اسے لال جھنڈی دکھائی۔۔۔

فرحا منہ پر صاف انکار کر چکی تھی۔۔تو ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ اٹھ کر چل دے۔۔۔ مگر وہ ابوذر ہی کیا جو اتنی آسانی سے ہار مان جائے۔۔۔وہ اٹھا۔۔۔ تو فرحا اور کرن دونوں کو لگا کے اب وہ باہر کی جانب جائے گا۔۔۔ کرن نے

معذرت کرنے کے لیے فورا منہ کھولا۔۔ لیکن یہ دیکھ حیران ہوئی کہ بجائے
وہ باہر کی جانب جانے کے۔۔کچن کی جانب چل دیا تھا۔۔۔

"میں خود پلیٹ چمچ لے آتا ہوں کچن سے۔۔۔تم دونوں بیٹھو۔۔۔ویسے بھی
ساتھ مل کر کھائیں گے تو برکت ہو گی۔۔۔اگر کھانا کم بھی پڑا تو میں
ایڈجسٹ کر لوں گا۔۔۔ایسا کوئی خاص مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

وہ لاپرواہی سے کہتا کچن میں گھس چکا تھا۔۔۔

فرحا کرن کو گھور کر دیکھنے لگی۔۔۔

کرن اسے نکالو۔۔۔میں نے چکن کڑاہی سمیر کے لیے بنایا ہے۔۔اس بن "
بلائے مہمان کو نہیں کھلانے والی میں۔۔۔"وہ فورا کرن کی جانب دیکھ
۔۔منہ بسور کر گویا ہوئی۔۔۔

یار۔۔۔میں نہیں نکال سکتی۔۔۔ تمہیں پتہ تو ہے اس کے بہت احسانات "
ہیں مجھ پر۔۔۔جب ڈیڈ ہاسپٹل میں تھے تو اسی نے میری مدد کی
تھی۔۔۔"کرن بے بسی سے کہتی اس کے برابر میں ہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔

جھوٹوں کچن میں دیگچی بھری پڑی ہے اور مجھ سے کہہ رہے ہو کھانے کو "
نہیں ہے۔۔۔افف۔۔۔ تھوڑا تو دل بڑا کرو۔۔۔کتنے چھوٹے دل ہیں تم
دونوں کے۔۔۔"وہ تو ایسے خفگی دکھا رہا تھا جیسے نہ جانے کتنا معزز مہمان ہو
ان کا۔۔۔

ناراضگی سے کہتا وہ اپنا پلیٹ چمچ لے کر فرحا کے دوسری سائیٹ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔کیا بات ہے یار۔۔۔واقعی کرن تم بہت مزیدار کھانے بناتی" ہو۔۔۔یہ پلاو اچھا ہے مگر اس چکن کڑاہی کی تو بات ہی الگ ہے۔۔ایسا لگ رہا ہے میں کسی ہوٹل کا کھا رہا ہوں۔۔۔۔۔زبردست "ابوذر نے اپنا انگوٹھا کرن کو دکھاتے۔۔دل کھول کر تعریف کی۔۔۔

ابوذر نے پہلے بھی کرن کے ہاتھ کا کھانا کھایا ہوا تھا۔۔۔اس لیے اسے لگا یہ بھی کرن کے ہی ہاتھ کا ہو گا۔۔کیونکہ وہی اتنا مزیدار کھانا بنا سکتی تھی اس کے نزدیک۔۔۔فرحا سے تو اسے کوئی امید ہی نہ تھی۔۔۔

یہ سب میں نے بنایا ہے۔۔"فرحا فورا ہی جتاتے ہوئے بولی۔۔۔"

تم نے؟؟۔۔واقعی؟؟۔۔"پہلی بار فرحا کو محسوس ہوا کہ مقابل کے لہجے" میں ستائش آئی ہے۔۔۔

وہ بہت حیرانگی کے عالم میں نظر آرہا تھا۔۔۔

جی بالکل۔۔۔"ابوذر رحمان کی آنکھوں میں ستائش کا آنا۔۔۔کوئی معمولی" بات تھوڑی۔۔۔اور جس کے لیے آئے۔۔۔وہ نہ اترائے۔۔۔یہ کہاں ممکن؟؟۔۔اس حسین گڑیا نے فوراہی اکڑ کر جواب دیا۔۔

اوو۔۔۔"اچانک ابوذر کے چہرے پر ایک گہری مسکان نمودار ہوئی۔۔۔" اس نے ہونٹوں کو ہلکا سہ گول کر کے اوکا لفظ ادا کیا۔۔۔اور پھر واپس کھانا کھانے میں مگن ہو گیا۔۔۔

ارے۔۔۔میں بھول کیسے گیا۔۔۔"ابوذر نے اچانک ہی کھانا کھاتے " ہوئے اپنے سر پر دھپ مارتے ہوئے کہا۔۔۔جیسے کچھ یاد آیا ہو اچانک۔۔۔

یار میرا دوست بھی تو آیا ہوا ہے۔۔۔اسے بھی بلا لو کھانا کھانے کے " " لیے۔۔۔وہ بیچارہ بھوکا بیٹھا رہے گا ورنہ۔۔۔

خود تو بن بلائے چلا آیا ہی ہے دوسروں کو بھی بلا رہا ہے۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔فرحا وکرن ایک دوسرے کو لاجواب ہو کر دیکھنے لگیں۔۔۔

انہیں نہیں علم ابوذر نے کس کو میسج کیا۔۔۔لیکن بس دو منٹ ہی گزرے تھے۔۔۔کہ دروازہ پھر نوک ہوا۔۔۔

"لگتا ہے میرا دوست آگیا۔۔۔کرن یار پلیز دروازہ کھولنا جا کر۔۔۔ "

مرتا کیا نہ کرتا۔۔۔اس کے احسانوں تلے دبی تھی۔۔۔اس لیے خاموشی سے اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔دروازہ کھولنے آگے بڑھی۔۔۔

ابوذر کے دو ہی دوست تھے۔۔۔تو یقینا دروازے پر وقاص یا معاویہ میں سے ہی کسی کو ہونا تھا۔۔۔

خیال آیا کہ معاویہ تو ممکن ہے۔۔مگر وقاص۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔کون نہیں جانتا کہ وقاص عباسی کا ایک ایک منٹ کتنا قیمتی ہوتا ہے۔۔۔وہ کروڑوں کی ڈیلز فائنل کرتا ہے ان میں۔۔۔اس جیسے بیزی انسان کے پاس اتنا وقت نہیں۔۔کہ وہ ابوذر کی شفٹنگ کراتا پھرے۔۔۔

معاویہ کا سوچ۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھولا۔۔۔

اس کی مسکراہٹ اتنی خوبصورت تھی کہ وقاص ایک لمحے کے لیے ساکت ہوا۔۔کرن بھی معاویہ کی جگہ اسے پاکر حیران ہوئی۔۔۔

مقابل کو اس کی مسکراہٹ اور حیرت نے احساس دلایا۔۔۔کہ وہ اسے ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی دروازے پر۔۔۔

اسے حیرت میں چھوڑ کر۔۔ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔گھر میں خود ہی داخل ہو گیا۔۔۔

آجاؤ۔۔۔ایسے کھڑی کیوں ہو؟؟۔۔ کھانا کھاؤ۔۔"فرحااور کرن صرف"
ایک دوسرے کی شکلیں دیکھ رہے تھے۔۔۔ جبکہ وقاص اور ابوذر ایسے
بے شرموں کی طرح کھانا کھا رہے تھے۔۔۔ جیسے انہی کا گھر ہو۔۔۔۔

وقاص کے اسے میزبان کی طرح بلاتے ہی۔۔۔ کرن کی جو بچی کچی بھوک
تھی۔۔۔وہ بھی ختم ہو گئی۔۔۔

یہ کرن کے ہاتھ کا نہیں ہے۔۔۔"کرن تو پاؤں پٹختی ہوئی چلی گئی تھی "
وہاں سے۔۔

بس پہلے لقمے کا منہ میں لینا تھا کہ وقاص کے منہ سے بے دھڑک نکلا۔۔۔

ہمم۔۔۔فرحا نے بنایا ہے۔۔۔"ابوذر نے منہ میں لقمہ ڈالتے "
۔۔۔فخرانہ کہا۔۔۔وقاص نے فوراہی اس کی جانب دیکھا۔۔۔

اس نوجوان کے لہجے میں جو فخر تھا ناں۔۔۔بس وہ وقاص کو متوجہ کر گیا تھا۔۔۔

فرحا کی بنائے کھانے پر۔۔۔وہ کیوں اتنا فخر کر رہا ہے؟؟۔۔۔اب وقاص یہی سوچ رہا تھا۔۔۔

کیا؟؟۔۔"اس کی آنکھوں کے الجھے پن پر۔۔۔ابوذر نے ابرو اچکا کر "
پوچھا۔۔۔

وقاص کیا کہتا کہ وہ الجھ کر رہ گیا ہے۔۔۔چونکہ ابوذر ایک پلے بوائے ہے۔۔۔اور فرحا بالکل ایک سیدھی سادی گھریلو لڑکی۔۔۔

ان کا کسی طرح بھی کوئی جوڑ ہی نہیں تھا۔۔۔پھر ابوذر کیسے اس لڑکی میں انٹرسٹڈ ہو سکتا تھا۔۔۔لیکن ابوذر تھا۔۔۔اور اس بات کا احساس بھلے اسے نہ ہو۔۔۔لیکن اس کے دوستوں کو ہونے لگا تھا۔۔۔

وقاص نے نفی میں سر ہلایا اور کھانا کھانے لگا۔۔۔وہ کچھ دیر تک انتظار کرتا رہا۔۔۔کہ کرن واپس آئے۔۔۔مگر وہ آئی ہی نہیں۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کمرے کا دروازہ آہستگی سے کھول کر وہ داخل ہوا۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی۔۔۔اسے کرن کی مہک محسوس ہوئی۔۔۔

"مجھے پتہ تھا تم آؤ گے بے شرموں کی طرح میرے پیچھے۔۔" پیچھے سے غراہٹ و غصیلی آواز جب کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔تو وہ ہلکا سہ مڑا۔۔۔کرن اس کے پیچھے ہی ہاتھ فولٹ کیے بھرم سے کھڑی تھی۔۔۔

"جب پتہ تھا میں آؤں گا تو پھر دروازہ لوک کیوں نہیں کیا؟؟؟۔۔۔" اپنے قدم اس حسین لڑکی کی جانب بڑھاتے۔۔۔ہونٹوں کے کناروں پر اسمارٹ سی مسکراہٹ سجائے۔۔۔سوال کیا۔۔۔

کرن اس کے سوال پر بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی۔۔۔یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں۔۔۔کہ دروازہ لاک کردے۔۔۔

کیا میں اس کا مطلب یہ لوں۔۔۔کہ تم چاہتی تھی۔۔۔کہ میں "
"آوں۔۔۔

وہ ایک ایک قدم اس کی جانب بڑھا رہا تھا اور مقابل ایک ایک قدم پیچھے
۔۔۔یہاں تک کہ اس کی کمر نے دیوار کی سختی محسوس کی۔۔۔

وقاص بالکل اس کے قریب آکر کھڑا ہوا۔۔۔۔

کرن اس کی اچانک نزدیکی پر گھبرائی۔۔۔

اس لڑکی کے چہرے پر آتی لٹوں کو۔۔۔کان کے پیچھے کر۔۔۔وہ نرمی سے
بھرائی آواز کے ساتھ پوچھنے لگا۔۔۔

ہر گز۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔"کرن اس کی گہری آنکھوں میں نہیں دیکھنا" چاہتی تھی۔۔۔کیونکہ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی مقناطیسی طاقت محسوس کرتی تھی وہ۔۔۔جو اسے کھینچتی تھی اپنی جانب۔۔۔

اس کی نزدیکی کے سبب۔۔۔گلے میں تھوک بمشکل نگلتے۔۔۔آہستگی سے انکار کیا۔۔۔

فلحال میں تو بس یہ بولنے آیا تھا کہ رات کو تیار رہنا۔۔۔ساتھ ہی پارٹی " میں چلیں گے۔۔۔"اس کے کان میں سرگوشی کر۔۔۔پھر ایک قدم دور ہٹ کے کھڑا ہوا۔۔۔

"تو تم دنیا کو بتانا چاہتے ہو کہ تم رجوع کر چکے ہو؟؟۔۔ "

بالکل۔۔۔آج دادی کی برتھ ڈے پارٹی ہے۔۔۔بڑے بڑے بزنس" میںزاور فیملی ممبرز سب وہاں موجود ہوں گے۔۔۔تو اس سے اچھا موقع نہیں ملے گا ہمیں واپس۔۔۔یہ اعلان کرنے کا کہ ہم میاں بیوی ہیں۔۔۔پھر "دادی بھی خوش ہو جائیں گی۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔تم کیوں کر رہے ہو یہ سب؟؟۔۔۔جب تمہارے " پاس پہلے سے ہی محبوبہ اور اولاد موجود ہے۔۔تو پھر کیوں مجھے گھسیٹ رہے "ہو ان سب میں دوبارہ؟؟؟۔۔۔

اولاد؟؟۔۔۔"محبوبہ کا لفظ اس کے لیے کوئی نیا نہیں تھا۔۔۔کرن نے" جب سے ڈیورس مانگنا شروع کی تھی۔۔۔یہی طعنہ دیا تھا۔۔۔لیکن اب یہ اولاد کہاں سے آگئی؟؟۔۔۔۔

وہ خاصہ نا سمجھی سے۔۔۔

ہاں اولاد۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں نہیں جانتی۔۔۔کے انا سے تمہیں" اولاد بھی ہے۔۔"وہ چیخی۔۔۔

وہ لڑکی خود بھی نہیں جانتی کتنا غم و غصہ بھر آیا تھا اس کی آواز میں۔۔

اس کے چیخنے کی آواز باہر تک آئی تھی۔۔جسے سن۔۔فرحا فورا کھانا چھوڑ کر اٹھنے لگی۔۔۔لیکن ابوذر نے اسی لمحے اس کا بازو تھام کر روکا۔۔۔

پتہ تو ہو گا تمھیں۔۔کہ وہ دونوں میاں بیوی ہیں۔۔۔اس لیے بہتر یہی " ہے کہ انھیں اکیلا چھوڑ دو۔۔۔"اس کے جتا کر کہتے ہی۔۔۔فرحا جو آدھا اٹھ چکی تھی۔۔دوبارہ اپنی سیٹ پر بیٹھی۔۔۔

ابوذر۔۔۔مجھے بھی ایک بات کرنی تھی تم سے۔۔"ابوذر اپنا کھانا کھانے " میں مگن تھا۔۔۔جب وہ لڑکی اس کی جانب دیکھتے۔۔۔ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔۔۔

ہمم؟؟۔۔۔"وہ لقمہ بناتے ہوئے۔۔۔لاپرواہی سے۔۔"

مجھ سے شادی کر لو۔۔۔"بس اس لڑکی کا جملہ ادا کرنا تھا کہ ابوذر کا ہاتھ " اپنی جگہ رکا۔۔۔

ابوذر کو یقین نہیں آیا تھا اپنے کانوں پر۔۔

کل رات ہی تو وہ لڑکی اسے بتا رہی تھی۔۔کہ وہ اس کے کزن کو کتنا پسند کرتی ہے۔۔اور آج اچانک اس سے نکاح کی بات۔۔

"ووو۔۔۔اگر تم گرل فرینڈ کی آفر بھی کرتی نا تو میں ریجیکٹ کر دیتا وہ بھی بغیر سوچے۔۔۔مگر تم۔۔۔افف۔۔۔۔کتنا ہائے سوچتی ہو اپنے بارے میں۔۔۔ڈائریکٹ شادی پہ بھی پہنچ گئیں۔۔۔"ابوذر نے اس کی جانب بے نیازی سے دیکھتے۔۔۔خاصہ مغرور لہجے میں کہا۔۔۔

اس کے سخت جملے فرحا کو اپنی عزت نفس مجروح کرتے معلوم ہوئے۔۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ مسکرانے لگی۔۔۔ابوذر کو اس کا ری ایکشن توقع کے بالکل برعکس لگا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔صدمہ ہو گیا ریجیکشن کا؟؟"ابرو اچکا کر۔۔۔تیزی سے الجھ کر" استفسار کیا۔۔۔

پلیز شادی کر لو۔۔۔"اس نے پھر کہا۔۔۔اس بار اس کی آنکھوں میں " آنسو تھے۔۔۔اور چہرے پہ مسکراہٹ۔۔۔

جیسے دل پر پتھر رکھ کر اس سے منت کر رہی ہو۔۔۔

کیوں؟؟۔۔اچانک مجھ سے شادی کرنے کا بھوت کیوں سوار ہو گیا تم" پر؟؟۔۔"اب وہ اس کی جانب مکمل متوجہ ہو چکا تھا۔۔۔

اس کی گہری آنکھیں فرحا کی آنکھوں میں گڑھی تھیں۔۔۔

چونکہ میں واقعی ڈاکٹر سمیر سے بہت محبت کرنے لگی ہوں۔۔۔اور میں "
ان سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔ لیکن میں نہیں کر سکتی۔۔۔اس لیے میں
چاہتی ہوں کہ تم سب کے سامنے مجھ سے شادی کرو ایک مہینے کے لیے
۔۔اور پھر مجھے ڈیورس دے دو۔۔۔اس طرح میری مشکل حل ہو جائے
گی۔۔۔" وہ لڑکی نہیں جانتی اس کا دیا جواب ابوذر کے تن بدن میں آگ لگا
گیا تھا۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا کہ کوئی لڑکی ابوذر رحمان کا صرف استعمال کرنا چاہتی ہے
کسی اور مرد کے پاس جانے کی خواہش میں۔۔۔

اس لمحے اس کے جذبات۔۔اس کی خود کی سمجھ سے باہر تھے۔۔۔

ابوذر اتنا تو باسانی سمجھ گیا تھا۔۔۔کہ وہ لڑکی صرف اس رات کے شواہد مٹانا چاہتی ہے خود پر سے۔۔۔تاکہ وہ آرام سے طلاق یافتہ کا لقب اپنے ساتھ لے کر۔۔۔ سمیر سے شادی کر سکے۔۔۔۔

اور تمھیں کیوں لگتا ہے کہ وہ اپنے ہی کزن کی چھوڑی ہوئی عورت کو " اپنانے کے لیے تیار ہو جائے گا؟؟؟۔۔" کچھ لمحے تو وہ اس کا چہرہ لاجواب ہو کر۔۔۔یوں ہی تکتا رہا۔۔۔پھر دانت پیستے۔۔۔نہایت گمبھیر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

کیونکہ مجھے لگتا ہے وہ بھی مجھے پسند کرتے ہیں۔۔۔"ابوذر اس کا جواب " سن۔۔۔۔بے اختیار ہی ہنس دیا۔۔۔

ہاں اولاد۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں نہیں جانتی۔۔۔کے انا سے تمہیں "
اولاد بھی ہے۔۔"وہ چیخی۔۔۔

وہ لڑکی خود بھی نہیں جانتی کتنا غم و غصہ بھر آیا تھا اس کی آواز میں۔۔اور کیوں مکر نہ آتا۔۔۔ہر چیز کی حد ہوتی ہے۔۔۔اس کی بھی تھی۔۔۔وہ بھلا کیسے اسے اپنی زندگی میں دوبارہ گھسیٹ سکتا تھا۔۔۔ جبکہ وہ اس سے محبت بھی نہیں کرتا۔۔۔وہ اسے اپنے قابل بھی نہیں سمجھتا۔۔۔وہ اسے لوزر سمجھتا آیا ہے شروع سے۔۔۔لوزر۔۔۔ایک عبث ذات۔۔۔ایک ایسی ذات۔۔۔ جس کے ہونے نہ ہونے سے اسے فرق ہی نہیں پڑتا۔۔۔۔ جسے گھر کے ایک کونے میں وہ ڈیکوریشن پیس کی طرح رکھ کر بھول گیا تھا۔۔۔

کرن۔۔۔لیٹ می کلیر۔۔انااور میرے درمیان کبھی کچھ نہیں تھا۔۔۔اور "
جہاں تک مجھے یاد ہے میں تمہیں بارہا یہ بات کہہ چکا ہوں۔۔۔اور کتنی بار
"کہوں جو تمہیں یقین آئے؟؟؟۔۔

وہ بری طرح جھنجھلا گیا تھا۔۔۔مطلب حد ہو گئی یار۔۔۔پہلے ہی ان کے
درمیان انا کم تھی کے اب بیٹھے بٹھائے مقابل اسے انا کے بچے کا باپ بھی بنا
چکی تھی۔۔۔۔

کہنے کی زحمت مت کرو۔۔کیونکہ مجھے یقین نہیں آنے والا۔۔۔میں اسی "
پہ یقین کروں گی جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔۔"وہ قریب آکر
آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔دانت پیستے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔اس نے
ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں مقابل پر۔۔۔

اوکے۔۔۔"کرن کو حد سے زیادہ جذباتی ہوتا دیکھ۔۔۔اس نے ایک گہرا" سانس لیا۔۔۔

اس لڑکی کا چہرہ اس قدر سرخ انگارے کی مانند ہو گیا تھا۔۔۔کہ مقابل کو محسوس ہوا جیسے وہ سانس تک نہیں لے پا رہی۔۔۔وہ پورا پورا اہل رہی تھی۔۔۔۔

اس حسین نوجوان کو لگا۔۔۔کے لڑائی بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔۔۔اور وہ لڑائی بڑھانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔اگر مقابل کو غلط فہمی ہوئی تھی اس حوالے سے۔۔۔تو وہ اسے دور کر سکتا تھا۔۔۔اس لیے وہ ایک دو ثانیوں کے لیے بالکل خاموش ہو گیا۔۔۔

شادی ہمیشہ دو پہیوں پر چلتی ہے۔۔۔اگر ایک بہت زیادہ گرم ہو چکا ہے۔۔۔اور محسوس ہو گیا ہے کہ وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں نہیں رہا۔۔۔تو دوسرے کو چاہیے کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے۔۔۔یہی بہتر ہے۔۔اور اس وقت وقاص یہی کر رہا تھا۔۔۔وہ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔۔۔بالکل ٹھنڈا ۔۔۔جب کہ اس کے کردار پہ انگلی اٹھ رہی تھی۔۔۔لیکن وہ ٹھنڈا تھا ۔۔۔کیونکہ اسے اپنی بیوی چاہیے تھی ہر صورت۔۔۔وہ اپنی بیوی اور اپنے درمیان غلط فہمیوں کو نہیں رکھنا چاہتا تھا اب۔۔۔اس لیے اس نے اپنی بیوی کے ان سخت الفاظوں پر بھی اپنے ہونٹوں کو بھینچے رکھا۔۔۔۔

ماحول پر مکمل خاموشی طاری تھی۔۔۔سوائے کرن کے گہرے سانسوں کے۔۔۔کوئی آواز نہ تھی۔۔۔

ادھر بیٹھو۔۔"اس حسین نوجوان نے ابھی ہلکا سہ ہاتھ ہی لگایا تھا اس کے "
نازک بازو پر۔۔۔اس نیت سے کہ اسے بیٹھائے۔۔کہ مقابل آگ بگولا ہو
"کر چیخی۔۔"ہاتھ نہ لگانا مجھے۔۔۔

اس کے الفاظ سنتے ہی۔۔۔وقاص نے فوراہی اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کی
جانب اٹھادیے۔۔۔۔سرینڈر کرنے والے انداز میں۔۔۔

کوئی دیکھ لے تو یقین نہ کرے۔۔کہ یہ وہ وقاص عباسی ہے جس کے آگے
لوگوں کی زبان نہیں کھلتی۔۔۔جس کہ صرف ایک بار نگاہ ڈالنے پر
۔۔۔لوگوں کے پسینے چھوٹنے لگتے ہیں۔۔وہ ہی وقاص عباسی اپنی بیوی کے
آگے سرینڈر کیے کھڑا تھا۔۔۔

وہ مرد ہی کیا جس نے ضبط کا ہنر نہ سیکھا۔۔۔ کیونکہ یہی وہ ہنر ہے جو اسے سردار بناتا ہے میاں بیوی کے رشتے میں۔۔ عورت جذباتی ہوتی ہے ۔۔۔ مرد بھی ہوتا ہے مگر اس میں ضبط کا عنصر زیادہ ہے۔۔ جس کے سبب وہ کنٹرول کر لیتا ہے سچویشن پر۔۔۔ گر وہ کرنا چاہے۔۔۔ نہ چاہے۔۔۔ تو تباہ ہوتے گھر سب نے ہی دیکھے ہیں پھر۔۔۔ گھر تباہ تب نہیں ہوتے۔۔۔ جب عورت جذباتی ہو کر غلط فیصلے کرتی ہے۔۔۔ گھر تباہ تب ہوتے ہیں جب مرد جذباتی ہو کر اپنا ضبط کھو دیتا ہے۔۔۔

اور وہ ضبط کھونے والوں میں سے نہیں تھا۔۔۔

وہ فوراً ہی پانی کا گلاس لینے آگے بڑھا۔۔۔

جب تک کرن بیڈ پر بیٹھی۔۔۔

وہ ابھی بھی گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی۔۔۔اس نے دونوں ہاتھوں سے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں بھینچ رکھا تھا۔۔۔

آپ کے ہوتے ہوئے آپ کا شوہر کسی کو دیکھ بھی لے ناں۔۔۔تو آگ لگ جاتی ہے سینے میں۔۔اور اس لڑکی نے یہ آگ ڈیڑھ سال برداشت کی تھی۔۔۔اور کسی سے ایک لفظ نہ کہا۔۔۔ حتی کہ اس ہرجائی سے بھی نہیں۔۔۔

اس سے ایک بار شکوہ تک نہ کیا اس متعلق۔۔۔کیونکہ اسے لگتا تھا یہ شکوہ بھی اس کی ذلت ہے۔۔۔وہ بار بار اپنے منہ سے خود بولتی تھی کہ مجھے اولاد چاہیے۔۔۔اور مقابل سپاٹ سے لہجے میں انکار کر دیا کرتا تھا۔۔۔وہ اس کی جھولی میں یہ خوشی نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔۔۔ہاں لیکن یہی خوشی۔۔اس ہرجائی

نے کسی کو بن مانگے دے دی۔۔۔تو کیا وہ نہ جلتی۔۔کیا وہ نہ سلگتی۔۔۔کیا وہ نہ تڑپتی۔۔۔کیا وہ نہ روتی۔۔۔

پانی۔۔"مقابل نے اس کے سامنے پانی کا گلاس کرتے۔۔نرمی سے" کہا۔۔۔

کچھ نہیں چاہیے تم سے۔۔۔"وہ نظر اٹھا کر اسے دیکھ۔۔۔پھنکار کر " بولی۔۔۔

وہ پانی کا گلاس لے کر خاموشی سے اس کے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔

لک۔۔۔میرے اور انا کے درمیان کچھ نہیں ہے۔۔۔ کبھی کچھ تھا بھی"
نہیں۔۔ سوریلیکس۔۔۔"اس کی جانب دیکھ۔۔۔نرمی سے مگر جتاتے
ہوئے کہا۔۔۔

کچھ نہیں تھا؟؟۔۔"خاصہ تیکھے و مشکوک لہجے میں۔۔اس کی جانب "
دیکھتے استفسار کیا۔۔

کچھ بھی نہیں۔۔۔"مقابل کا جواب ابھی بھی وہی تھا۔۔۔وہی قطعیت"
بھرا لہجہ۔۔۔وہی اطمینان۔۔۔اور وہی نرمی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔تو پھر بتاؤ مجھے۔۔۔ بزنس ٹرپ کا بہانہ بنا کر انا کے ساتھ کہاں"
جاتے تھے ہر بار۔۔۔"وقاص اس کا سوال سن چونکا۔۔۔

چونکہ اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ کرن یہ بات جانتی ہے۔۔کہ وہ بزنس ٹرپ کے بہانے انا کے ساتھ جاتا تھا۔۔۔کیونکہ یہ بات تو صرف انا اور عمر جانتے تھے۔۔۔انا اس کے ساتھ کانٹریکٹ میں بندھی ہوئی تھی تو وہ کسی کو نہیں بتا سکتی۔۔۔اور بچا عمر۔۔۔وہ اس کا بہت وفادار آدمی تھا۔۔۔جس پہ وہ آنکھیں بند کر کے یقین کر سکتا تھا۔۔۔وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔وہ اسے دھوکہ نہیں دے سکتا تھا۔۔۔تو پھر کون تھا وہ شخص جس نے کرن کو اس متعلق آگاہ کیا۔۔۔

تم نے کس سے سنا یہ؟؟؟۔۔"وہ جاننا چاہتا تھا ہے کون آخر وہ شخص " ۔۔۔جس نے اس کی زندگی میں آگ لگائی ہے۔۔۔

کرن اس کا چہرہ بغور دیکھ رہی تھی۔۔ایک لمحے کے لیے اس حسین چہرے پر حیرت ابھرئی۔۔لیکن اگلے پل وہ ایسے غائب ہو گئی جیسے کبھی تھی ہی

نہیں۔۔۔اور اس کے بعد جو چہرے پر نمایاں تھی۔۔۔وہ تھی سرد مہری و سنجیدگی۔۔۔

کس سے سنا؟؟۔۔"کیا مطلب تھا کس سے سنا۔۔۔وہ بے اختیار طنزیہ " مسکرادی اس کی بات سن۔۔۔اور اگلے ہی پل۔۔۔اٹھ کر اپنا سیل اٹھا کر لائی۔۔۔اور اسے انا کی فیس بک پر کی گئی پوسٹ دکھانے لگی۔۔۔

تمہاری محبوبہ خود بتاتی تھی پوری دنیا کو۔۔تو تمہیں کیا لگتا ہے مجھے پتہ " نہیں چلتا۔۔۔ویسے داد دینی پڑے گی تمہاری معصومیت کی۔۔۔پوری دنیا میں خود بے شرموں کی طرح پوسٹیں لگا کر اعلان کرتے ہو اور مجھ سے پوچھ رہے ہو کس سے سنا۔۔"اس کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ رقصاں تھی۔۔

آخری جملہ اس نے خاصہ ٹوٹے و بکھرے لہجے میں ادا کیا۔۔۔

وقاص نے خاموشی سے اس کے ہاتھ سے سیل لیا۔۔۔

وہ دیکھنا چاہتا تھا وہ کن پوسٹوں کی باتیں کر رہی ہے۔۔۔

جب اس وجیہہ مرد نے پوسٹ دیکھنا شروع کی۔۔۔تو وہ حیران رہ گیا ۔۔۔اس نے اس سے پہلے یہ پوسٹیں نہیں دیکھی تھیں۔۔

یہ کب کی اس نے؟؟۔۔"وہ حسین نوجوان حیرت سے زیر لب " بڑبڑایا۔۔۔

پھر اس نے تیزی سے اپنا سیل نکالا اور انا کی پروفائل اون کی۔۔۔

اس کے پاس وہ پوسٹیں شو نہیں ہو رہی تھیں۔۔۔جو کرن کے پاس شو ہو رہی تھیں۔۔۔

پہلی پوسٹ دیکھی تو اس میں انا ایئرپورٹ پر بیٹھی نظر آ رہی تھی۔۔۔اور اس کے پیچھے ایک شخص موجود تھا۔۔۔مانا اس شخص کی تصویر کلیر نہیں تھی مگر جو لوگ وقاص کو قریب سے جانتے ہیں وہ اسے دیکھ کے پہچان سکتے تھے ۔۔کہ وہ وقاص عباسی ہے۔۔۔تو یقیناً اس کی بیوی بھی پہچان گئی ہو گی۔۔۔

دوسری پوسٹ میں ہاتھوں پر بندی پٹی تھی۔۔۔یہ وہی پٹی تھی جو وہ زینب کے روم چھوڑ کر آ گیا تھا عمر سے چینج کرانے کے بعد۔۔

اس نے اس پٹی پہ دھیان نہ دیا۔۔۔اسے یقین تھا عمر اسے ڈسبن میں پھینک دے گا۔۔۔کب سوچا تھا کہ وہ کسی کے کیپشن کے ساتھ پوسٹ پر چڑھی ہو گی۔۔۔

یقیناوہ پٹی یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی تھی کہ وہ اس رات انا کے ساتھ تھا۔۔۔جبکہ وہ نہیں تھا۔۔۔وہ پوری رات ہسپتال میں تھا زینب کے ساتھ۔۔۔انا تو صرف خون دینے آئی تھی وہاں۔۔۔

و قاص وہ پوسٹ دیکھنے کے بعد۔۔فوراہی اٹھ کر باہر کی جانب بڑھا۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے؟؟۔۔۔مجھے یقین ہے وہ بھی مجھے " پسند کرتے ہیں" وہ صرف اس پر ہنستا تو وہ برداشت کر لیتی۔۔۔لیکن وہ ستمگر اس کی محبت پر ہنسا۔۔۔یہ وہ برداشت نہ کر سکی۔۔۔

کل رات جو اس نے ہمدردی دکھائی اور اسے باحفاظت گھر چھوڑ کر گیا۔۔۔ اس سے فرحانے محسوس کیا کہ وہ ایک اچھا انسان ہے اور اس کی مدد کر سکتا ہے ان سب سے نکلنے میں۔۔۔

وہ زندگی بھر اکیلے نہیں رہنا چاہتی تھی اور نہ ہی وہ اپنی محبت کو زندگی بھر دور سے دیکھ کر خوش رہنا چاہتی تھی۔۔۔ایک امید تھی اور وہ اس امید کو پالینا چاہتی تھی۔۔۔بس یہی وہ چاہ تھی جس کے سبب وہ ابوذر جیسے مغرور شخص کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوئی۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔مقابل اس پر نہیں ہنس رہا تھا اور نہ ہی اس کی محبت پر۔۔۔وہ ہنس رہا تھا خود پر۔۔۔اس لمحے جو اس کے جذبات تھے ان پر۔۔ نہیں پتہ کیوں۔۔۔لیکن تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔دل میں کہیں بہت اندر جا کر ایک چبھن سی ہو رہی تھی۔۔۔جسے وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔اس کی محبت اس کی چاہت اس کا خواب اس کی خواہش ہر چیز انا اعوان تھی اور یہ بات اس کے ذہن و دل میں شروع سے کلیئر رہی تھی۔۔۔پھر یہ سامنے بیٹھی لڑکی کیوں اس کے جذبات پر اثر انداز ہو رہی تھی؟؟۔۔۔کیوں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سامنے بیٹھی لڑکی کا کسی اور سے محبت کرنا اس کے لیے گھاٹے کا سودا ہے؟؟۔۔۔کیوں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کچھ کھو رہا ہے وہ۔۔۔ایسا کچھ جو بہت قریب ہے۔۔۔وہ ہاتھوں سے پھسل رہا ہے اور وہ پکڑ نہیں پا رہا۔۔۔اپنی ان عجیب سی کیفیات پر وہ نہ ہنسے تو اور کیا کرے؟؟۔۔۔

سوری۔۔۔ غلطی ہو گئی تم سے مدد کی امید لگانے کی۔۔مجھے لگا تھا تم میری " مدد کر دو گے۔۔۔ مگر تم۔۔۔۔" وہ دانت پیس کر کہتی۔۔۔اپنا جملہ ادھورا چھوڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

اب اسے شدید غصہ آ رہا تھا خود پر۔۔۔اپنی اس بچگانہ سوچ پر کہ وہ ستمگر اس سے نکاح کے لیے راضی ہو گا۔۔۔

اس موم سی نازک لڑکی کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا غم و غصے کے سبب۔۔۔

پہلے اس کی زندگی تباہ کی۔۔اور اب اس کا بیٹھ کر مذاق اڑا رہا ہے۔۔۔دل میں آیا شوٹ کر دے اسے۔۔۔

کھا جانے والی نگاہوں سے اسے گھورتی۔۔ابھی وہ مڑ کر دو قدم ہی چلی تھی۔۔کہ کسی نے اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا۔۔۔

کیا؟؟۔۔"پلٹ کر مقابل کو دیکھ۔۔۔غرا کر پوچھا۔۔۔جو اس کی نازک کلائی تھامے کھڑا تھا۔۔

"اسلام میں کانٹریکٹ میرج کا کوئی تصور نہیں ہے۔۔۔اس لیے اگر مجھ سے شادی کرو تو یہ سوچ کے کرنا۔۔کے 24 گھنٹے تمہیں اس شخص کا چہرہ دیکھنا ہے اپنے شوہر کے طور پر۔۔اگر قبول ہے تو چلو کرتے ہیں نکاح۔۔۔" شہادت کی انگلی اپنی سمت کر بھرم سے کہا۔۔۔۔

فرحا سمجھ نہ سکی وہ سمجھا رہا ہے یا وارن کر رہا ہے۔۔۔فلحال وہ یہی سوچ خوش ہو گئی کہ وہ راضی ہے۔۔۔

پہلے تو کوئی امید ہی نہیں تھی کہ ڈاکٹر سمیر سے کبھی نکاح کر سکے گی
۔۔۔لیکن اب ایک امید کی کرن نظر آئی تھی۔۔۔مانا یہ امید نہ ہونے کے
برابر ہی تھی۔۔لیکن تھی۔۔سو میں سے 1 پرسنٹ صحیح۔۔۔۔لیکن وہ 1
پرسنٹ اس کے لیے اہمیت رکھتا تھا۔۔۔

ممکن تھا کہ شاید نہ کرے وہ شادی اپنے کزن کی چھوڑی عورت سے لیکن
ایک امید بھی تھی۔۔۔کہ شاید کر لے۔۔۔اور صرف اس شاید پر وہ لڑکی
اپنی پوری زندگی داؤ پر لگا چکی تھی۔۔۔

اس کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا۔۔۔۔جو اس کا خیال کرے۔۔۔جو اس
کے فیوچر کی فکر کرے۔۔۔اس کے ماں باپ دونوں ہی اپنی اپنی زندگیوں
میں اتنے مگن تھے۔۔کہ ان دونوں میں سے ایک کو بھی اس کی فکر نہیں تھی

کہ وہ بڑی ہو گئی ہے۔۔۔اس کی شادی کی عمر ہے۔۔۔اس لیے اپنی فکر خود ہی کرنی تھی اس نے۔۔۔

کوئی بڑا تو تھا نہیں جو اسے عقل دے۔۔اس لیے جو اپنے لیے بہتر لگا وہ فیصلہ کر لیا۔۔۔اور اس لمحے اس لڑکی کے نزدیک سب سے بہتر ابوذر سے نکاح تھا۔۔۔

منظور ہے۔۔۔ویسے بھی صرف ایک مہینے کی تو بات ہے۔۔۔"وہ باخوشی" راضی ہوئی۔۔۔

کیا سنائی کم دیتا ہے ؟۔۔"خاصہ چڑ کر پوچھا۔۔۔"میں نے کہا ناں۔۔۔ " کانٹریکٹ میرج کا کوئی تصور نہیں ہے اسلام میں۔۔۔پھر یہ ایک مہینے کی مدت تم کیسے مقرر کر سکتی ہو؟؟۔۔۔میرے نکاح میں آنے کے بعد یہ

اختیار صرف میرے پاس ہو گا۔۔کہ میں تمہیں اپنے نکاح سے کب آزاد کرتا ہوں۔۔۔"نہایت دانت پیستے ہوئے۔۔۔ایک ایک لفظ جتا جتا کر ادا کیا۔۔۔تاکہ مقابل کے دماغ میں گھس جائے۔۔۔

" ہاں۔۔۔لیکن تم مجھ میں کون سہ انٹرسٹڈ ہو۔۔۔مجھے پتہ ہے میں تمہیں زہر لگتی ہوں بالکل ویسے ہی جیسے تم مجھے لگتے ہو۔۔۔"سفید چمکتے دانتوں کی نمائش کر۔۔۔آنکھیں مٹکاتے۔۔۔۔مسکرا کر کہا۔۔۔جیسے پیار پیار میں ٹکا کے ذلیل کیا ہو۔۔۔۔

" اس لیے مجھے یقین ہے ایک مہینہ تو بہت زیادہ ہے تم شاید 15 دن بعد ہی مجھ سے اکتا کر مجھے طلاق دے دو گے۔۔۔"وہ خاصہ مطمئن اور پر اعتماد نظر آ رہی تھی۔۔۔

اور اگر میں نہیں اکتایا تو؟؟۔۔"ایک قدم قریب آتے۔۔۔آنکھوں میں "
آنکھیں ڈال۔۔۔اپنا خدشہ مقابل پر ظاہر کرتے۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

تم اکتا جاؤ گے۔۔۔مجھے پورا یقین ہے۔۔۔"وہ ابھی بھی پر اعتماد نظر آ رہی "
تھی۔۔۔چہرے پر دلفریب مسکراہٹ سجائے۔۔نرمی سے گویا ہوئی۔۔۔یہ
پہلی بار تھا جب وہ اس سے اتنی نرمی سے بات کر رہی ہو۔۔۔

نہ اکتایا تو؟؟۔۔"ایک قدم مزید نزدیکی بڑھاتے۔۔بھرائی آواز کے "
ساتھ پھر استفسار کیا۔۔۔اب وہ اسے ڈرا رہا تھا۔۔۔کم از کم مقابل کو تو ایسا ہی
لگا۔۔۔وہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی۔۔۔

ابھی تم نے خود کہا کہ تم مجھے اپنی گرل فرینڈ کے طور پر بھی قبول نہ "
کرو۔۔۔تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ تم مجھ سے نہ اکتاؤ۔۔۔تم مجھے پسند نہیں

کرتے اور نہ میں تمہیں کرتی ہوں اور یہ بات بہت کلیئر ہے ہمارے درمیان۔۔"اس بار اس لڑکی کی آواز میں وہ بھرم واعتبار نہیں تھا جو پہلے تھا۔۔۔

"پسند کا بدل جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے نیت کا بدل جانا ہے۔۔اور اگر تمہاری نیت بدل گئی تو؟؟۔۔۔میں کیسے اعتبار کرلوں کہ میرا۔۔۔ابوذر رحمان کا نام اپنے ساتھ لگانے کے بعد۔۔۔تم ایک مہینے بعد میرا نام ہٹانے کے لیے تیار ہو جاؤ گی؟؟؟۔۔۔اگر تم اپنی بات سے پھر گئی تو؟؟؟۔۔۔" دنیا جہاں کی معصومیت اپنے چہرے پر طاری کیے۔۔جب اس چلبلے مگر مغرور نوجوان نے اپنا خدشہ ظاہر کیا تو مقابل بے اختیار ہنس دی۔۔۔

دنیا کی آخری چیز ہو گی میرے نزدیک تمہارے نام میں انٹرسٹ لینا "
۔۔اس لیے ڈونٹ وری۔۔۔مجھے تمہارے نام اور اسٹیٹس سے کوئی مطلب
نہیں۔۔۔" بمشکل اپنی ہنسی روک۔۔۔خاصہ لاپرواہی سے جواب دیا۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی اس کی یہ لاپرواہ سی ہنسی۔۔۔مقابل کا دل جلا گئی
تھی۔۔۔اسے بہت ناز تھا اپنے نام و اسٹیٹس پر۔۔جس کا وہ مذاق اڑا رہی تھی
اس وقت۔۔۔

ابوذر نے ہلکا سہ ہونٹوں کو سوکیڑا اور اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

وہ نوجوان بہت سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا اس لمحے۔۔۔

اوکے تو پھر میں ڈیڈ سے بات کرتا ہوں۔۔۔"اس نے گمبھیر لہجے میں کہا "
۔۔اور ساتھ ساتھ اس کی نازک کلائی دیکھنے لگا جو ابھی تک اس کے ہاتھ میں
قید تھی۔۔۔

ڈیڈ سے ؟؟۔۔"فرحا کے چہرے پر گھبراہٹ نمایاہوئی۔۔۔جسے "
دیکھ۔۔۔مقابل نے فوراہی تیکھے لہجے میں استفسار کیا۔"تو تم کیا چاہتی ہو کہ
"میں اپنے باپ کو نہ بلاؤں اپنی شادی میں ؟؟۔۔

نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا۔۔۔میں تو بس چاہتی تھی کہ تمہاری طرف "
سے چار پانچ لوگ ہوں صرف جو ہمارے نکاح کا جانتے ہوں جن میں سے
ایک ڈاکٹر سمیر خود ہوں۔۔۔کیونکہ جتنے لوگ زیادہ گواہ ہوں گے اتنا ہی
ڈاکٹر سمیر کو بعد میں مجھے اپنانے میں دقت و مشکل ہو گی اور میں ایسا نہیں

چاہتی۔۔۔"اس حسین لڑکی نے نظر جھکا کر اپنی بات سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

اپنا کیا گناہ چھپائے رکھنے کے لیے ابوذر سے شادی اس لڑکی کے لیے فقط اس کی مجبوری تھی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس بات کی خبر زیادہ لوگوں کو ہو

۔۔۔

ہمم۔۔۔"ابوذر نے کچھ نہ کہا۔۔۔بس ہمم کرتا رہا۔۔۔ساتھ ساتھ اس" کی نگاہ ابھی بھی کلائی پر ٹکی تھی۔۔۔

وہ نازک ودودھیائی پتلی کلائی اسے اپنے ہاتھ میں اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

یہ بات ابوذر کو اپنے فائدے میں معلوم ہوئی۔۔ کیونکہ اچھا یہی تھا کے انا کو اس شادی کی خبر نہ پہنچے۔۔۔

اس رات ساری غلطی اسی کی تھی اور یہ بات وہ بخوبی جانتا تھا۔۔۔ وہ شروع سے ہی اپنے ضمیر پر اس بات کا بوجھ لیے گھوم رہا تھا۔۔۔ اس لڑکی نے پیسے بھی نہیں لیے جس وجہ سے وہ مزید شرمندگی کی انتہا گہرائیوں میں اترا۔۔۔ مانا وہ اپنی شرمندگی ظاہر نہیں کرتا تھا لیکن اسے لگتا تھا فرحا اور اس کے درمیان یہی شرمندگی رابطے کی وجہ ہے۔۔۔۔

وہ جو جذبات فرحا کے لیے رکھنے لگا ہے وہ سارے اس شرمندگی کے سبب اس کے دل میں پیدا ہو رہے ہیں۔۔۔ اور وہ ان سے آزادی چاہتا تھا اب۔۔۔

اس لڑکی کی مدد صرف یہی سوچ کر کرنے کے لیے تیار ہوا کہ یہ اس رات کی غلطی کا خمیازہ ہے۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی اگر وہ پوری زندگی کا بھی ساتھ مانگتی ناں اس رات کی غلطی کے خمیازے کے بدلے۔۔۔اس ضمیر کی ملامت کو سکون دینے کے بدلے۔۔۔تو بھی وہ لڑکا تیار ہو جاتا۔۔۔۔۔

" ٹھیک ہے کل پھر تیار رہنا۔۔میں سمیر اور اپنے چند دوستوں کے سامنے تم سے نکاح کر لوں گا۔۔۔"

" اور اگر ڈاکٹر سمیر نے تم سے یوں چھپ کر نکاح کرنے کی وجہ پوچھی تو پھر کیا بولو گے ؟؟۔۔"وہ فکر مند ہوئی تھی جیسے۔۔۔

کہہ دوں گا کہ ڈیڈ راضی نہیں ہوئے۔۔۔چونکہ تم غریب ہو۔۔۔اور "
مجھے پتا ہے وہ یقین کر لے گا۔۔۔کیونکے وہ اچھے سے جانتا ہے ہمارے یہاں
اسٹیٹس کو کتنی اہمیت حاصل ہے۔۔۔" مقابل کے لاپرواہی سے دیے جواب
پر۔۔۔وہ مطمئن ہو کر مسکرانے لگی۔۔

ایک منٹ۔۔تم میری اتنی مدد کیوں کر رہے ہو؟؟۔۔"اچانک ہی جیسے "
اس لڑکی کا ذہن کھٹکا۔۔

تم آم کھانے سے مطلب رکھو ناں۔۔۔گھٹلیاں کیوں گن رہی "
ہو؟؟۔۔"اسمارٹ مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے۔۔۔وہ سپاٹ
سے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اور ہاں ایک بات میں کلیئر کر دوں۔۔۔میں شادی میں چیٹنگ کا قائل "
نہیں ہوں۔۔۔اس لیے جب تک تم میرے نکاح میں ہو وہ دس دن
ہوں۔۔۔یا 15 دن ہوں یا ایک مہینہ۔۔۔تم اس دوران خود کو میری امانت
مانو گی۔۔۔۔جسمانی طور پر بھی اور دلی طور پر بھی" وہ اچانک ہی بالکل
نزدیک آ گیا تھا۔۔۔اتنا نزدیک۔۔۔کہ اس کی گرم سانسیں فرحا اپنے
چہرے پر محسوس کرنے لگی۔۔۔

وہ فورا ہی پیچھے ہٹ جانا چاہتی تھی مگر مقابل نے اس کی ٹھوڑی پکڑی۔۔

اس کی انگلیوں کا سرد لمس محسوس کر۔۔۔وہ منجمد سی ہوئی۔۔۔اگلے ہی
پل۔۔۔آنکھیں باہر ابل آنے کو تھیں۔۔۔

وہ نہیں جانتی اس کی آنکھوں کی یہ ادا مقابل کو کتنی دلکش معلوم ہوئی۔۔۔

ان حسین نینوں میں اپنی آنکھیں گڑھا کر ایک ایک لفظ خاصہ جتاتے ہوئے کہا۔۔۔اور آخری جملہ۔۔۔آخری جملہ تو اس نے اس قدر سختی سے ادا کیا۔۔۔کے فرحا کو گمان ہوا جیسے وہ حکم دے رہا ہے۔۔۔

چاہے شادی دو دن کی ہی کیوں نہ ہو۔۔۔لیکن اس میں وہ پوری وفاداری نبھائے گا۔۔۔یہ سوچ لیا تھا ابوذر نے۔۔۔ورنہ اس میں اور اس کی ماں میں کیا فرق رہ جاتا۔۔۔وہ اپنی ماں جیسا نہیں بننا چاہتا تھا۔۔۔ایک لمحے کے لیے بھی نہیں۔۔۔۔

او۔۔اوکے۔۔۔"ابوذر اس قدر سنجیدہ اور سرد ہو گیا تھا۔۔۔کہ مقابل ڈر" گئی اُس نوجوان کے اس روپ سے۔۔۔

بمشکل اپنے گلے میں تھوک نگل کر۔۔۔اٹکتی زبان کے ساتھ رضامند ہوئی۔۔۔"مگر دل پر زور نہیں چلتا میرا۔۔"مگر ساتھ ساتھ لچکدار انداز میں۔۔۔ معصومانہ چہرہ بنائے۔۔۔بے بسی سے گویا ہوئی۔۔۔

اس کا اگلا جملہ سن۔۔۔مقابل کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔

" ٹھیک ہے تو پہلے اس بے لگام دل کو قابو کرنا سیکھو۔۔۔پھر آنا ابوذر رحمان سے شادی کرنے۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے کہتا۔۔۔فوراہی اسے چھوڑ ۔۔۔مڑ کر چل دیا۔۔۔

" مجھ پر وہ چیزیں لازم کرو جو خود پر بھی کر سکتے ہو۔۔۔نکاح برابری کا ہوتا ہے حاکم اور محکوم کا نہیں۔۔۔کیا تم اپنے دل کو میرے لیے پابند کر سکتے ہو؟؟؟۔۔۔"فرحا کے پوچھے آخری سوال نے اس کے قدم روکے۔۔۔

ابھی وہ مڑ کر جواب دیتا۔۔اس سے قبل ہی وقاص کمرے سے نکل کر اسے اپنی جانب آتا دیکھائی دیا۔۔۔۔

ابوذر۔۔۔اپنا سیل دکھا۔۔۔"اس نے آتے ہی سیل مانگا۔۔تو ابوذر اسے " الجھ کر دیکھنے لگا۔۔۔

دے نا۔۔"ابھی وہ الجھ کر دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔"
کہ وقاص نے تیزی سے دوبارہ کہا۔۔۔

کرن بھی اس کے پیچھے پیچھے آگئی تھی۔۔۔

فرحا اور ابوزر کی بات درمیان میں ہی رہ گئی تھی ان دونوں کی وجہ سے۔۔۔

اسے اپنا سیل دینے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا وقاص کو۔۔۔سارا مسئلہ تو صرف فرحا کے وہاں موجود ہونے کا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتا کیوں۔۔لیکن اس نے اپنے دل میں ایک عجیب سی ہچکچاہٹ محسوس کی۔۔۔کیونکہ اس کی وال اسکرین پر ہی انا کی تصویر لگی ہوئی تھی۔۔۔جو فرحا کی نظر میں ضرور آجاتی۔۔۔اگر وقاص اس کے سامنے سیل اون کرتا تو۔۔۔

پہلے بتا کیا کام ہے؟؟۔۔"ایک ابرو اچکا کر۔۔۔کسی تفتیشی افسران کی " طرح استفسار کیا۔۔۔

انا کی پروفائل دیکھنی ہے۔۔" وقاص واقف تھا کہ کسی کا سیل مانگنا ایسا ہی "
ہے جیسے اس کی پرائیویٹ لائف میں گھسنا۔۔۔اور وہ کسی کی پرائیویٹ لائف
میں گھسنا پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔اگر بات اس وقت اس قدر سنجیدہ نہ ہوتی تو
وہ کبھی اس کا سیل مانگتا بھی نہیں۔۔۔

ویٹ۔"اس نے کہہ کر تیزی سے اپنا سیل پاکٹ سے نکالا۔۔۔اور سیل پر "
اپنا دوسرا ہاتھ اڑ کی طرح استعمال کر کے یوس کرنا شروع کیا۔۔۔

جس سے فرحا کو تو کیا۔۔کسی کو بھی نظر نہیں آرہا تھا وہ اپنے سیل میں کیا کر
رہا ہے۔۔۔

پھر انا کی پروفائل نکال کر۔۔۔سیل وقاص کے آگے کر دیا۔۔۔

اس کے سیل میں بھی صرف وہی پوسٹیں شو ہو رہی تھیں۔۔جو وقاص کے تھیں۔۔۔یعنی اس کا مطلب صاف تھا کہ دانستہ طور پر انا نے صرف کرن کو دکھانے کے لیے وہ پوسٹیں لگائی تھیں پرائیویسی لگا کر۔۔۔تاکہ کرن اور اس کے سوا کوئی اور دیکھ نہ سکے ان پوسٹوں کو۔۔۔

کیا دیکھ رہے ہو تم دونوں؟؟۔۔"کرن بھی اس کے ساتھ ہی کھڑی تھی " چپک کر۔۔۔اس کی نگاہیں بھی سیل پر جمی تھیں۔۔۔

وہ حیران ہوئی تھی یہ دیکھ۔۔۔کہ ابوذر کے سیل میں وہ پوسٹیں شو ہی نہیں ہو رہی ہیں۔۔۔جو اس کے پاس شو ہوتی تھیں۔۔۔

ابوذر ان دونوں کو سوچوں میں ڈوبا دیکھ۔۔ تیزی سے پوچھنے لگا۔۔

کچھ نہیں۔۔۔رکھ لے۔۔۔" وقاص نے اتنا کہہ کر اسے سیل واپس پکڑا" دیا۔۔۔اور کرن کی کلائی پکڑ۔۔۔واپس اسے کمرے کی جانب لے گیا۔۔۔

ابوذر اور فرحاد دونوں کو ہی سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔چل کیا رہا ہے وہاں؟؟۔۔

تو وہ صرف مجھے وہ پوسٹ دکھاتی تھی۔۔۔مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں " نہ۔۔۔کہ تم دونوں ساتھ نہیں تھے۔۔۔شاید وہ مجھے اسی لیے دکھاتی تھی تاکہ مجھے میری اوقات پتہ چلے۔۔۔پتہ چلے کہ میرا شوہر مجھے چیٹ کر رہا ہے۔۔۔میری آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے۔۔۔میرے پیٹھ پیچھے ۔۔۔۔"کمرے میں داخل ہوتے ہی کرن نے جھٹکے سے اس حسین نوجوان سے اپنا ہاتھ آزاد کرایا۔۔

بس اس کا ہاتھ چھڑانا تھا۔۔۔کہ وقاص فورا پیچھے مڑا۔۔۔

کرن کے نزدیک۔۔تو کیا ہوا اگر پوسٹیں صرف اسے شو ہو رہی تھیں اور۔۔۔کسی اور کو نہیں۔۔۔ان کے کسی اور کو شو نہ ہونے سے سچائی تھوڑی بدل جائے گی۔۔۔۔اور یہی سوچ۔۔۔وہ بپھر کر چیخنے لگی۔۔۔

یہ کوئی آج یا کل کا غم نہیں تھا۔۔۔دو سال پرانا زخم تھا اس کا۔۔۔جس پر اب تو پیپ پڑ چکی تھی اور کیڑے رینگنے لگے تھے۔۔اس کی اذیت اس کی تکلیف۔۔اس کا رنج۔۔۔وہ نا قابل بیان تھا۔۔۔آسان نہیں ہوتا اپنے شوہر کو کسی دوسری عورت کے ساتھ دیکھنا۔۔

کہ پوری دنیا میں اس نے صرف ایک شخص کو اپنا آپ سونپا پوری محبت اور وفاداری کے ساتھ۔۔۔جب کے اس کے کتنے ہی قدر دان تھے۔۔جن کی نظر میں وہ ایک انمول ہیرے کی مانند تھی۔۔۔ٹیلنٹڈ تھی۔۔خوبصورت

تھی۔۔ذہین فتین تھی۔۔اعلی کردار کی مالک تھی۔۔۔پاکیزہ تھی۔۔۔۔۔لیکن اس نے ان کی جانب نہیں دیکھا۔۔۔۔اس کے لیے بس وہ ایک شخص مخصوص رہا۔۔۔۔۔لیکن اس شخص نے ہی۔۔۔اسکی شخصیت کو ایسے پیروں تلے روند دیا جیسے وہ فقط ایک عبث چیز کے سوا کچھ تھی ہی نہیں۔۔۔۔

پورے جسم پر اگر چونٹیاں کاٹیں تو اتنی تکلیف نہیں ہوتی۔۔۔جتنی اپنے شوہر کی کسی دوسری عورت پر توجہ کی ہوتی ہے۔۔۔

وہ غم وغصے کی ملی جھلی کیفیات سے سرشار ہو کر ابھی بول ہی رہی تھی۔۔۔کہ مقابل تیزی سے بات کاٹتے ہوئے بولا۔۔۔

میں نے تمہیں چیٹ نہیں کیا۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔ہاں میں مانتا ہوں "
میں نے تم سے جھوٹ کہا ٹرپ کے متعلق۔۔۔ لیکن ہم دونوں صرف ایک
کام کے تحت ہی ملے تھے۔۔۔" یہ زندگی میں پہلی بار تھا جب وقاص عباسی
کسی کو اپنے کردار کی صفائی دے رہا تھا۔۔۔

ورنہ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا دنیا اس کے متعلق کیا سوچتی ہے۔۔۔

تو پھر اس بچے کے متعلق کیا کہو گے ؟؟۔۔"دو بدو سوال کیا۔۔۔وہ بھی "
خاصہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ ڈوروں سے سجی تھیں۔۔ جن میں آنسو بے تاب نظر
آرہے تھے بہہ جانے کے لیے۔۔۔ مگر وہ انہیں پیچھے دھکیل رہی تھی۔۔وہ
نہیں چاہتی تھی اس ہرجائی کے سامنے روئے۔۔۔ہرگز نہیں۔۔۔

کون سہ بچہ ؟؟۔۔۔"مقابل نے خاصہ جھنجھلا کر دریافت کیا۔۔۔"

وہ ہی بچہ۔۔۔جس کی خاطر تم اپنی بیوی کو چھوڑ کر اسی ہسپتال میں اپنی " محبوبہ کے روم کے باہر کھڑے تھے۔۔۔کیا تمہیں نہیں پتا تھا۔۔کے انا کا ایکسیڈنٹ جس گاڑی سے ہوا تھا وہ میری ہی گاڑی تھی ؟؟۔۔۔"

مجھے واقعی نہیں پتا تھا۔۔کیونکہ تم نے مجھے نہیں بتایا تھا کرن۔۔۔اگر پتہ " ہوتا تو تمہیں لگتا ہے میں تمھیں پوچھنے نہ آتا؟؟۔۔۔"

لگتا ہے ؟؟۔۔۔مجھے یقین ہے تم تب بھی پوچھنے نہیں آتے۔۔۔میں مر " بھی جاؤں تم تب بھی نہیں آو گے۔۔۔تم کبھی ہوتے ہی نہیں ہو وہاں ۔۔۔جہاں مجھے ضرورت ہوتی ہے تمھاری۔۔۔ایسے ہی ہو شروع سے

تم۔۔۔میرے لیے بالکل لاپرواہ سے۔۔۔تم کبھی مجھے ٹھیک سے دیکھتے تک نہیں تھے۔۔۔"اس کے جملے کا آخری شکوہ سن۔۔وہ وجیہہ مرد بے اختیار ہی مسکرا دیا۔۔۔

وہ مسکراہٹ بہت رنجیدہ سی تھی۔۔۔یقین نہ کرنے والی۔۔۔بے یقینی سے بھری۔۔۔

ایسا کیوں ہوتا ہے کہ جب تک ہم اپنے جذبات کو الفاظوں میں نہیں ڈھالتے۔۔۔سامنے والا سمجھتا ہی۔۔۔۔ہم بولنا تو بہت کچھ چاہتے ہیں مگر بول نہیں پاتے اب ہر کسی کو تو نہیں آتا نہ ہنر الفاظوں کو خوبصورت موتیوں میں پرونے کا۔۔۔

اس لڑکی کا شکوہ تھا کہ وہ اسے دیکھتا نہیں۔۔۔جب کہ وہ جانتی ہی نہیں۔۔۔کہ جیسے اسے دیکھا ہے۔۔پھر کسی کو کبھی ایسے دیکھا ہی نہیں۔۔۔

پہلے ایک بات کلیئر کر لیتے ہیں فیلنگس کے متعلق بعد میں بات کریں " گے۔۔۔اس لیے اب مجھے صاف صاف بتاؤ۔۔بچے کا کہاں سے سنا تم نے؟؟۔۔کیا انا نے تم سے کہا؟؟۔۔"انا نے اس کی بیوی کا ناول چرایا اسی کے پروڈکشن ہاؤس میں کام کرتے ہوئے۔۔۔ایسی پوسٹیں لگائیں۔۔جن سے اس کی بیوی کے ذہن میں غلط فہمیاں پیدا ہوں۔۔۔تو اگر وہ اتنا سب کچھ کر سکتی تھی۔۔۔تو کیا عجب۔۔۔کے بچے کا جھوٹ بھی کہہ دیا ہو۔۔۔

بچپن کے ساتھی کے ساتھ جذباتی لگاؤ کا ہونا ایک قدرتی عمل ہے۔۔۔ اسے بھی انا سے تھا۔۔۔جب وہ دادا دادی کے گھر اکیلے رہا کرتا تھا تو وہ انا ہی تھی جو اس کی سب سے پہلی دوست بنی۔۔۔جو اس کے جذبات کو سمجھتی

تھی بن کہے۔۔۔وہ بچپن سے ہی بہت کم گو تھا لیکن اس کے باوجود انا اس کے ساتھ بور نہیں ہوتی تھی۔۔اور نہ ہی وہ کبھی اور بچوں کی طرح اسے چھوڑ کر جاتی وہ اس کے ساتھ ہی رہتی اس کے ساتھ کھیلتی۔۔۔معاویہ اور ابوذر سے بھی انا نے ہی اس کی دوستی کرائی تھی۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ اسکول لائف سے لے کر یونیورسٹی لائف تک انا ہی اس کا کرش رہی۔۔۔ جسے وہ محبت سمجھتا رہا۔۔۔اور اس گمانِ محبت کے لیے وہ اپنے گھر والوں سے شادی کے لیے بھی لڑا۔۔۔مگر دادا دادی راضی نہ ہوئے تو معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا۔۔۔سب کے نزدیک وہ دونوں ہی لو برڈز تھے۔۔۔

وقاص نے انا سے بھی کہا۔۔۔کہ وہ اسے پسند کرتا ہے اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔اس کا انتظار کر لے بس تھوڑا سہ۔۔۔وہ اپنے دادا دادی کو منا لے گا کسی طرح۔۔۔سب کچھ بہت اچھا تھا ان دونوں کے درمیان ۔۔۔۔۔جب تک وہ پونی والی لڑکی مال میں نہ ٹکرائی۔۔۔

اس کے ٹکرانے کے بعد جانا پسند اور محبت میں فرق کیا ہوتا ہے۔۔۔۔

انا کے بعد وہ پونی والی اچھی لگی۔۔۔ لیکن اس پونی والی کے اچھا لگنے کے بعد ۔۔۔ کبھی دنیا کی کوئی اور چیز اچھی نہ لگی۔۔۔

کیونکہ اس سارے پروسس میں وہ وقاص تھا جس کے جذبات بدلے۔۔۔ وہ وقاص تھا جس کی محبت کا دعوی بدلا۔۔۔ وہ وقاص تھا جس نے انا کو بیچ راستے میں چھوڑا۔۔۔ اس لیے وہ احساس جرم رکھتا تھا اپنے دل میں انا کو لے کر۔۔

انا ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ کی طالب ہے۔۔ لیکن اس نے کبھی اہمیت نہ دی۔۔۔ اسے لگا وہ دوست ہے اور وہ محبت کرتی ہے اس

سے۔۔۔کیونکہ وہ خود بھی محبت کر چکا تھا اس لیے جانتا تھا یہ ایک ایسا جذبہ ہے جس میں انسان عاجز ہو جاتا ہے۔۔۔اپنی فیلنگس کے آگے بالکل بے بس۔۔۔۔اس لیے اس کی فیلنگس کی قدر کرتا رہا لیکن ایز آفرینڈ۔۔۔۔۔

اسے کب پتہ تھا کہ اس کی گئی ہمدردی ایک دن اسی کے محبت کے اشیانے میں آگ لگا دے گی۔۔۔

میں نے دو نرسوں کو باتیں کرتے سنا تھا۔۔۔وہ کہہ رہی تھی کہ انا " پریگننٹ ہے اور بچے کے باپ تم ہو۔۔"اس کے جواب دیتے ہی وقاص نے اپنا سر پکڑا۔۔

افففف کرن۔۔۔"وہ اپنی پیشانی مسلنے لگا تھا۔۔اس کا دماغ پھٹنے کو تھا۔۔۔" اس کی بیوی اتنی بڑی غلط فہمی دل میں لیے بیٹھی تھی اور کبھی کچھ کہا نہیں۔۔۔

"تو ڈیورس تم نے اس لیے مانگی تھی؟؟"اب وہ غصے سے دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ استفسار کرنے لگا۔۔۔

"تم مجھ پر اتنے دھڑلے سے چیٹ کر رہے تھے تمہیں مجھ سے بچہ بھی نہیں چاہیے تھا تو کیا کرتی تمہارے نکاح میں رہ کر؟؟؟۔۔۔"وہ آگ بگولا ہو کر۔۔۔ حلق کے بل چیختے ہوئے جواب دینے لگی۔۔

"تمہیں رائٹر کس نے بنا دیا؟؟۔۔۔تم واقعی ایک عقل سے پیدل عورت ہو کرن۔۔۔"مانا وہ کرن کی طرح چیخ نہیں رہا تھا لیکن اس کے الفاظ کافی تھے کرن کو دو دو فٹ اچھالنے کے لیے۔

ہاں؟؟؟۔۔۔"کرن کو یقین نہ آیا وہ ابھی بھی اسے ویسے ہی ذلیل کر رہا تھا" جیسے پہلے کیا کرتا تھا۔۔۔

تمھیں کبھی نہیں لگا کہ تمہیں مجھ سے بات کرنی چاہیے ایک " بار؟؟؟۔۔۔ایک بار مجھ سے تصدیق کرنی چاہیے اس متعلق۔۔۔بس مانگنے کھڑی ہو گئی طلاق۔۔۔کوئی اتنا بھی بے وقوف ہو سکتا ہے مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔"وقاص کا شدت سے دل چاہ رہا تھا کہ اس لڑکی کا دماغ کھول کر چیک کرے عقل ہے بھی یا نہیں۔۔۔

جیسے میں پوچھتی اور تم اتنے شریف تھے کے بتا دیتے۔۔"وہ فوراہی تیکھے " لہجے میں طنزیہ بولی۔۔۔

کم از کم مجھے پتہ تو چلتا۔۔۔میں کوشش تو کرتا تمہاری غلط فہمی دور کرنے "
کی۔۔۔"ابھی وہ دونوں لڑ ہی رہے تھے کہ دروازہ نوک ہوا۔۔۔

کرن انس بھائی آئیں ہیں تمھیں لینے۔۔۔"فرحا نے دروازہ نوک کر "
کے آہستگی سے اس تک خبر پہنچائی۔۔۔۔

کرن انس بھائی آئیں ہیں تمھیں لینے۔۔۔"فرحا نے دروازہ نوک کر کے "
آہستگی سے اس تک خبر پہنچائی۔۔۔۔

بھائی؟؟۔۔۔میں تمہارا بھائی نہیں ہوں فرحا اور نہ ہی مجھے بننے کا شوق"
ہے۔۔۔"انس نے فوراً ہی اسے ٹوکا۔۔۔

اسے اچھا نہیں لگا تھا اتنی خوبصورت لڑکی کا اسے بھائی کہنا۔۔۔

انس کی بات سن۔۔۔ڈرائنگ روم میں بیٹھے ابوذر کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

وہ تمہیں عزت سے بلا رہی تھی۔۔۔وہ الگ بات ہے تمھیں عزت راز" نہیں۔۔۔"ابھی انس۔۔۔فرحا کو دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کہ پیچھے سے ابوذر کی آواز آئی۔۔۔

انس پیچھے مڑے بغیر بھی جانتا تھا یہ آواز کس کی ہے۔۔۔اس نے فورا ہی دانت پیسے۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟۔۔"پیچھے مڑ کر دیکھ۔۔۔نہایت بیزاریت سے "
پوچھا۔۔۔

پڑوسی ہوں ان لوگوں کا نیا۔۔۔"چہرے پر دلفریب مسکراہٹ "
سجائے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔یقیناوہ سامنے والے کو
مرچیں لگا رہا تھا۔۔۔

پڑوسی؟؟۔۔۔فرسٹ فلور والا اپارٹمنٹ تم نے خریدا ہے؟؟۔۔۔"انس"
کو جیسے دھچکا لگا۔۔۔

بالکل۔۔۔ویسے یہاں تمھاری بہن کے علاوہ ایک اور لڑکی بھی رہتی"
ہے۔۔اس لیے منہ اٹھائے مت چلے آیا کرو"ابوذر کے کہتے ہی انس کے

کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔۔۔وہ ہوتا کون تھا اسے اسی کی اپارٹمنٹ میں آنے سے روکنے والا۔۔۔

"پڑوسی ہونے کے ناطے لڑکیوں کے اپارٹمنٹ میں گھسے چلے آنا۔۔۔یہ بھی کہاں اچھی بات ہے۔۔۔فرسٹ فلور ہے تمہارا۔۔۔تو وہیں رہا کرو۔۔۔" وہ کڑوی نیم کی گولی شہد میں ڈبو کے دے رہا تھا مقابل کو۔۔۔

آخری دو جملے خاصہ جتا کر۔۔۔دبی دبی غراہٹ کے ساتھ ادا کیے۔۔۔

"جن لڑکیوں کی تم بات کر رہے ہو۔۔۔ان میں سے ایک میرے دوست کی بیوی ہے جبکے دوسری۔۔۔میری ہونے والی بیوی۔۔تو مجھے نہیں لگتا میرا یہاں آنا کسی کی پریشانی کا سبب ہے۔۔۔" ابوذر نے چمکتے دانتوں کی نمائش

کر۔۔۔نہایت نرم لہجے مگر تیکھی نظروں سے تکتے۔۔مقابل کو جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

فرحا نے فوراہی ابوذر کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔۔

ابوذر اتنا پیٹ ہلکا نکلے گا فرحا کو ذرا امید نہ تھی۔۔کیا ان کے درمیان یہ بات نہیں ہوئی تھی کہ صرف تین چار لوگوں کو ہی ان کے نکاح کے متعلق آگاہی ہو گی۔۔

اگر صرف 15 منٹ میں وہ انس کو بتا چکا تھا کہ ان کی شادی ہونے والی ہے۔۔۔تو وہ سوچ سکتی تھی۔۔ایک ماہ میں تو ابوذر نے پوری دنیا کو بتا دینا ہے ان کی شادی کے متعلق۔۔۔

اس خیال پر ہی۔۔۔اس لڑکی کے دل میں ہول اٹھنے لگے۔۔۔

ایک طرف فرحا کو اپنی پڑی تھی تو وہیں دوسری جانب ابوذر کے دو بڑے انکشاف ایک ساتھ سنتے ہی انس کا مارے حیرت و بے یقینی سے منہ کھلا۔۔۔۔

کرن اور وقاص کی طلاق ہو چکی ہے۔۔۔"انس کو نفرت تھی وقاص سے" ۔۔اور کیوں نکرنہ ہوتی۔۔اس کی بہن کہ دامن میں کانٹے بھرنے والا وہ ہی تو تھا۔۔۔

ابوذر کو دیکھ۔۔۔یاد دہانی کرانے والے انداز میں کہا۔۔۔

رجوع بھی ہو چکا ہے۔۔"فرحا وابوذر ہم آواز بولے۔۔۔ "

مانا ہم آواز تھے۔۔۔ مگر نظریے میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔

فرحا کے لہجے میں جہاں یہ بتاتے وقت بے بسی اور دکھ تھا۔۔۔ وہیں ابوذر کے اس کے بالکل برعکس بھرم و خوشی۔۔۔

انس کو کوئی ڈر نہیں تھا وقاص سے۔۔۔ سوائے اس رجوع کے۔۔۔

اسے فوراً ہی حماد کا بتانا یاد آیا کہ وقاص رات کے وقت کرن کے گھر آیا تھا دوران عدت۔۔۔

کرن اب تک دروازہ کیوں نہیں کھول رہی کمرے کا؟؟۔۔ کیا وقاص " اندر ہے؟؟۔۔ "اس کا دماغ ابوذر کو دیکھ کھٹکا۔۔۔

ابوذر جیسے امیر زادے کو بھلا کیا ضرورت پڑ گئی اپنا عالیشان بنگلہ چھوڑ کر ایک معمولی سے فلیٹ میں رہنے آنے کی۔۔۔یقیناوجہ وقاص کو کرن کے قریب کرنا تھا۔۔۔اور یہ بات ذہن میں آتے ہی۔۔۔۔انس نے فورادروازہ "بجایا۔۔۔"کرن۔۔۔تم ٹھیک ہو؟؟۔۔۔

انس کے نزدیک وقاص صرف اپنے کاروباری معاملات کے لیے اس کی بہن کااستعمال کرناچاہتا تھا۔۔۔اور ایساوہ نہیں ہونے دینے والا۔۔چاہے اس معاملے کو لے کراسے کوٹ کادروازہ کیوں نہ کھٹکھٹاناپڑے۔۔

اگراس کی بہن وقاص عباسی کے ساتھ نہیں رہناچاہتی۔۔تووہ نہیں رہے گی۔۔چاہے وقاص عباسی ایڑی چوٹی کازور لگالے۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

تم تب تک کمرے سے باہر نہیں جا سکتیں جب تک بات کلیئر نہ ہو جائے"
ہماری"فرحا کی آواز سنتے ہی کرن فورا ہی دروازے کی جانب لپکی تھی
۔۔۔جب وقاص اس کا ہاتھ پکڑ کر روک۔۔۔رعب دار لہجے میں گویا
ہوا۔۔۔

میں سن رہی ہوں۔۔۔بولو۔۔"اپنا ہاتھ نہایت بے رخی سے اس کی پکڑ"
سے آزاد کرا کر۔۔۔بھرم سے فولٹ کرتی۔۔۔بے نیازی سے بولی۔۔۔

اس لڑکی کا لہجہ اتنا بے نیاز و بے مروت تھا۔۔۔کے وقاص کو محسوس
ہوا۔۔۔صرف وہ ہی ہے جو اس نکاح کو قائم رکھنا چاہتا ہے۔۔۔۔وہ ہی ہے
جو اس نکاح کو بچانے کی سعی میں لگا ہے۔۔۔وہ ہی ہے جو اپنا آشیانہ بکھرنے
نہ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔

لیکن وہ نہیں جانتا۔۔۔جو احساسات وہ اس لمحے محسوس کر۔۔۔دکھی ہو رہا تھا۔۔وہ احساسات مقابل کھڑی لڑکی اپنی شادی کی پہلی رات سے محسوس کر رہی تھی۔۔۔

" مجھے یقین ہے انا نے ان نرسوں کو پیسے کھلائے ہوں گے تمہارے سامنے وہ بکواس کرنے کے لیے۔۔۔میں وہاں کبھی نہ آتا اگر وہ مجھے کال کر کے الگ سے نہ کہتی۔۔۔کہ وہ بہت تکلیف میں ہے۔۔۔اس کا سیریس ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔اور اس کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے یہاں تک کہ اس کا مینجر بھی نہیں۔۔۔"

کرن پہلے بھی یہ بات محسوس کرتی تھی کہ انا پریگننٹ نہیں ہے۔۔۔اور یہ بات اسے تب اور زیادہ محسوس ہوئی جب معاویہ ابوذر کی پارٹی میں اس پر

گرا تھا۔۔اور وہ زمین پر۔۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ بالکل ٹھیک تھی۔۔۔
اور دوسرے دن وہ ٹرپ پہ نکل گئی تھی۔۔۔ معاویہ کی باتوں میں بھی کہیں
پریگننسی کا ذکر نہیں تھا۔۔۔

اس کی پوری بات سننے کے بعد کرن شرمندگی محسوس کرنے لگی۔۔ کیا
واقعی اس نے غلط کیا وقاص سے اس بارے میں پہلے بات نہ کر کے۔۔۔

انسان غصے کے اندر یہ سوچ رکھتا ہے۔۔ کہ مقابل سے کیا بات کرنا؟؟۔۔
وہ کون سہ اقرار کرے گا اپنے جرم کا؟؟؟۔۔۔ کون سہ مانے گا کہ ہاں اس
نے یہ کیا ہے؟؟؟۔۔اور بلفرض اگر مان بھی لے۔۔ تو کیا وہ شرمندہ ہو گا
؟؟۔۔ کیونکہ اگر وہ شرمندہ ہوتا تو کیا وہ ایسا کرتا؟؟؟۔۔۔۔

ہماری ساری سوچیں منفی ہوتی ہیں۔۔۔

ہم یہ نہیں سوچتے۔۔کہ ممکن ہے کہ ہمیں ہی غلط فہمی ہو گئی ہو۔۔۔ ممکن ہے کہ آنکھوں دیکھا جھوٹ ہو۔۔۔

غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔۔۔اتنا تو دیمک لکڑی کو نقصان نہیں پہنچاتی ۔۔جتنا غصہ رشتوں کو نقصان پہنچا جاتا ہے۔۔۔

ہمارے اندر سب سے بری بات یہی ہے کہ ہم غصے کے وقت خاموش ہو جاتے ہیں۔۔۔ بات نہیں کرتے۔۔اپنے دل میں جو غبار ہے اسے بھرنے دیتے ہیں۔۔ لیکن باہر نہیں آنے دیتے۔۔۔۔ہم ڈائریکٹ سخت فیصلوں پر اتر آتے ہیں بجائے بات کرنے کے۔۔۔اور میاں بیوی کے کیس میں تو پہلے ہی شیطان مقرر ہوتا ہے جو ان کے درمیان پھوک ڈالنے کا کام کرتا ہے۔۔۔

چلومان لیا۔۔۔انانے جھوٹ بلوایاہو گانرسوں سے۔۔۔وہ پریگننٹ نہیں "
تھی لیکن وہ تمہارے ساتھ ٹرپ پہ جاتی تھی۔۔۔تم دونوں کاآفیئر تھااور یہ
بات پوری دنیاجانتی ہے حتی کہ جس وقت میرے ڈیڈ ہسپتال میں زندگی اور
موت کی بازی لڑرہے تھے۔۔۔اس وقت بھی تم اپنی محبوبہ کے ساتھ
تھے۔۔۔میں بھولی نہیں ہوں وقاص۔۔۔وہ تم تھے جس نے میرے ڈیڈ کو
اس حالت میں پہنچایا۔۔۔تم نے ان کے اوپر اٹیک کیا تھاان کا چلتاہواشور
"روم بند کرواکر۔۔۔

ہاں میں نے بند کروایا۔۔۔اور میں اس سے بھی زیادہ براکرنے والا تھااس "
آدمی کے ساتھ جس نے میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی کی۔۔۔۔میں،
وقاص عباسی مجھ سمیت کسی کواجازت نہیں دیتااپنی بیوی پر ہاتھ اٹھانے
کی۔۔۔پھر چاہے وہ اس کا باپ انصار ہو یاسعید غنی۔۔۔"اس نوجوان نے

انکار نہ کیا۔۔۔الٹا وہ تو سینا ٹھوک کر بتا رہا تھا کہ ہاں اس نے کیا ہے۔۔۔
بلکہ وہ اس سے زیادہ برے حالات کرنے کی خواہش میں تھا۔۔۔

کرن نے کبھی خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وقاص نے صرف اس کی خاطر انصار صاحب کے شوررروم کو راتوں رات تباہ کیا۔۔۔

وہ سن ذہن کے ساتھ کھڑی مقابل کو دیکھنے لگی۔۔ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا ری ایکشن دے۔۔۔

وہ لاپرواہ سہ شخص جو ٹھیک طرح سے اس کی سیل پر بات تک نہ سنے۔۔اور کال کاٹ دے۔۔۔وہ کب اس کے لیے اتنا پوزیسو اور اوور پروٹیکٹو ہوا؟؟۔۔۔اور ہوا تو اسے کیوں خبر نہیں ہوئی؟؟۔۔۔

سامنے کھڑا شخص اسے وقاص عباسی نہیں لگا۔۔۔وہ مغروریت سے بھرپور و بے نیاز شخصیت کا مالک۔۔۔وہ تو اسے کوئی سر پھرا دیوانہ لگا۔۔۔جس نے ایک تھپڑ مارنے پر اسی کے باپ کو تباہ کر دیا۔۔۔

اور رہی ٹرپ کی بات تو ہاں میں تھا اس وقت انا کے ساتھ لیکن ہم ہسپتال" میں تھے نہ کہ پکنک پوائنٹ پر۔۔۔۔"ابھی وقاص بول ہی رہا تھا۔۔کے دروازہ بجا اور اس بار باہر سے انس کی آواز آئی۔۔۔

اس کی آواز سے ہی فکر جھلک رہی تھی۔۔۔

میرا بھائی پریشان ہو رہا ہے۔۔۔ہم یہ باتیں بعد میں بھی کر سکتے" ہیں۔۔۔"مانا وہ شرمندہ تھی لیکن اس نے وقاص کے سامنے ظاہر نہ ہونے

دیا۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وقاص اسے روکے۔۔۔نروٹھے لہجے میں کہتے ہی۔۔۔مڑ کر فوراہی دروازہ کھول دیا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو نا کرن؟؟۔۔"دروازہ کھلتے ہی۔۔انس نے اندر داخل ہو کر۔۔فوراہی کرن کو دیکھ۔۔۔فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔۔

"جی بھائی۔۔میں ٹھیک ہوں بالکل۔۔"کرن کا جواب سننے۔۔۔اور سرتا پاؤں جائزہ لینے کے بعد جب دل مطمئن ہوا کہ وہ ٹھیک ہے۔۔۔تو اب وہ وقاص کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"وقاص عباسی اپنی حد میں رہ۔۔۔میری بہن کو پریشان کرنا بند کر۔۔۔وہ تیرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اتنی سی بات سمجھ نہیں آرہی تجھے۔۔۔"اگر

انس پہلے یہ بات کرتا تو یقیناوقاص اس کا منہ توڑ دیتا۔۔۔لیکن اس وقت معاملات بہت نازک ہو چکے تھے۔۔۔

اگر کرن اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو یقینا غنی فیملی اس کا ساتھ دے گی اور خلع کا کیس عدالت میں دائر کروادے گی۔۔۔اور اس کے بعد کیا کیا ممکنہ صورتیں ہو سکتی ہیں خرابی کی۔۔۔وہ سب سے واقف تھا۔۔۔

دیکھو میرے نئے سالے۔۔۔تم اور میں دونوں صرف کرن کی خوشی " چاہتے ہیں اور یقین کرو اس کی خوشی صرف میرے ساتھ رہنے میں ہے۔۔۔" وقاص کے سنجیدگی سے کہتے ہی۔۔۔انس بے اختیار استہزائیہ انداز میں ہنسا۔۔۔

خوش فہمی کچھ زیادہ نہیں پال رکھی وقاص عباسی تم نے؟؟۔۔۔میری " بہن کو خوش ہونے کے لیے تمہارا محتاج ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔اور میں بتادوں میں بہت جلد خلع کے لیے کیس دائر کرنے والا ہوں۔۔۔اس لیے یہ بھول جاؤ کہ کرن تمھیں دوبارہ کبھی مل سکے گی۔۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے کہتا۔۔۔کرن کی کلائی پکڑ کر۔۔۔باہر کی جانب چل دیا۔۔۔

" روکنا تھاناا سے۔۔۔"ابوذر کہتا اس سے پہلے ہی اس کے الفاظ فرحا اچک گئی۔۔۔

وقاص وابوذر۔۔۔دونوں نے ہی حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔کیا وہ دوسری پارٹی کی سپورٹر نہیں تھی؟؟؟۔۔۔

تم ہو کس کے سائیڈ؟؟۔۔"ابوذر چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکا تھا یہ" سوال کرنے سے۔۔۔

اپنی دوست کی خوشیوں کی سائیڈ۔۔۔"وہ پر اعتماد انداز میں گویا ہوئی۔۔۔"

فرحا اچھے سے واقف تھی کہ کرن بیمار ہے۔۔۔اور اسے یہ بیماری لگانے والا کوئی اور نہیں وقاص عباسی تھا۔۔۔اس لیے اس کے نزدیک بہتر یہی تھا کہ کرن وقاص کے ساتھ ہی رہے۔۔۔

جس معاشرے میں وہ رہتے ہیں وہاں کون کرے گا ایک بانجھ عورت سے شادی؟؟۔۔۔اور اگر ایک وقت اس کے باپ کا نام اور دولت دیکھ کر شادی کر بھی لے کوئی۔۔۔تو کیا وہ کرن کو وہ محبت و عزت دے گا جس کی وہ حقدار ہے۔۔۔

جب کرن اولاد کا سکھ نہیں دیکھ سکتی تو اس کے نزدیک وقاص کو بھی کوئی حق حاصل نہیں تھا دوسری شادی کر کے اولاد کا سکھ دیکھنے کا۔۔۔

کرن ویسے بھی وقاص سے ہی محبت کرتی ہے اور اس کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچتی تک نہیں۔۔۔وہ اس کی دوست تھی اس لیے سمجھ سکتی تھی اس کے جذبات کو۔خیالات کو۔۔۔احساسات کو۔۔۔۔۔ان کو بھی جو وہ بولتی ہے اور ان کو بھی جو وہ نہیں بولتی۔۔۔

سیم لائک میرے ساتھ رہنے کا اثر نظر آرہا ہے تم پر۔۔"ابوذر مسکرا کر " خاصہ فخرانہ انداز میں بولا۔۔۔جس پر وہ منہ بسورتی۔۔۔فوراہی مڑ کر چل دی۔۔

پاس تھی تو قدر کیوں نہ کی؟؟۔۔۔زندگی بار بار تھالی میں رکھ کر پیش " نہیں کرتی یار کو۔۔۔تجھے کیا تھا تو تجھے قدر کرنی چاہیے تھی۔۔۔"ابوذر بہت غصہ تھا وقاص پر۔۔اور کیوں کر نہ ہوتا۔۔۔اسے قسمت نے اس کی محبت دی تھی۔۔ لیکن اس نے قدر نہ کی۔۔۔اور اب دوبارہ حاصل کرنے میں کتنی مشکلات پیش آنے والی ہیں وہ یہ دیکھ سکتا تھا۔۔۔

ابھی غصے میں وہ نوجوان بول ہی رہا تھا۔۔۔کے مقابل نے اس کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ۔۔۔ گمبھیر و مفاہمانہ لہجے میں کہا۔۔۔"جب پتا ہے کے "تھالی میں رکھ کر دوبارا نہیں ملے گی۔۔۔تو قدر کیوں نہیں کرتا؟؟؟۔۔

وہ تو کہہ کر چل دیا تھا مگر ابوذر اس کی بات کا مطلب سمجھتے۔۔ حیرانگی سے مڑ کر۔۔۔اس کی پشت تکنے لگا۔۔۔

کیا بکواس کر کے گیا ہے یہ ابھی؟؟۔۔"اپنا سر کھجاتے۔۔۔وہ زیر لب "
بڑ بڑایا۔۔۔

دل کے کسی کونے میں وہ اچھے سے جانتا تھا وقاص نے اس سے کیا کہا
ہے۔۔۔بس وہ الگ بات ہے۔۔۔وہ سمجھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

❤❤*Husny Kanwal*❤❤

کرن کے ذہن میں پورے راستے وقاص کی باتیں ہی چل رہی تھیں۔۔۔
اسے نہیں سمجھ آ رہا تھا اسے وقاص پر یقین کرنا چاہیے یا نہیں۔۔۔

اگر ایک وقت وہ انا اور اس کا افیئر ہٹا کر بھی دیکھے۔۔۔ تو کیا وقاص وہ شخص نہیں تھا جس نے اسے دوائیاں کھلائیں اور اسے زندگی بھر کے لیے اولاد کی نعمت سے محروم کر دیا۔۔۔

"کرن میں نہیں جانتا وقاص نے تم سے کیا باتیں کی ہیں۔۔۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ وہ تمہیں استعمال کرنے کی سوچ رہا ہے۔۔۔ اس لیے پلیز اس کی باتوں پر اعتبار نہ کرنا۔۔۔" انس نے اسے سوچوں میں ڈوبا دیکھ۔۔ گمبھیر لہجے میں نصیحت کی۔۔۔

"اس سے پہلے کہ وقاص میری بھولی بہن کو پھر سے پھنسانے میں کامیاب ہو۔۔ مجھے کچھ کرنا چاہیے۔۔۔" وہ نوجوان دیکھ سکتا تھا۔۔۔ کہ کرن نے اس کی بات سننے کے باوجود اثبات میں سر تک نہ ہلایا۔۔ وہ بہت گہری سوچ میں نظر آ رہی تھی۔۔ بہت الجھی ہوئی سی۔۔ بہت بکھری ہوئی سی۔۔۔

انس نے سوچ لیا تھا کہ وہ کرن کو وقاص سے خلع دلوا کر اپنے ساتھ باہر ملک لے جائے گا۔۔۔جہاں روشن مستقبل اس کا منتظر ہے۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

حماد فرسٹ فلور والا اپارٹمنٹ ابوذر رحمان کو کس نے بیچا؟؟۔۔"وہ " سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اب حماد کی کلاس لگانے آن پہنچا تھا۔۔

کرن کوئی بچی نہیں تھی جسے ایک جوائنٹ فیملی میں لا کر وہ بیٹھا دے اور وہ بچی رہنا شروع کر دے۔۔۔وہ ایک انڈیپینڈنٹ لڑکی تھی۔۔۔۔۔نہ صرف انڈیپینڈنٹ بلکے تنہائی پسند بھی ...

اپنی لے پالک والدہ کے انتقال کے بعد وہ اکیلے رہا کرتی تھی۔۔۔اس لیے کہانیاں لکھ کر اپنی تنہائی بانٹنا شروع کی۔۔۔

شادی کے بعد بھی تنہائی نصیب میں آئی۔۔تو مزید کہانیوں سے دوستی بڑھی۔۔۔

طلاق ہوئی تو اپنا غم مٹانے اور کیریئر بنانے کے لیے لکھنے لگی۔۔۔

یعنی ایک بہت بڑا عرصہ اس نے صرف تنہائی میں گزارا۔۔۔جس میں صرف وہ تھی اور اس کی تصوراتی دنیا۔۔۔

۔۔دو تین گھنٹے کسی کے ساتھ رہنا الگ بات ہے اور پورے دن ایک جوائنٹ فیملی میں رہنا ایک بالکل الگ بات ہے۔۔۔۔جوائنٹ فیملی بھی وہ

۔۔۔جسے وہ ابھی اتنا خاص نہیں جانتی۔۔ان سے خونی رشتہ بھی اچانک ہی اس کے علم میں آیا۔۔

انس کو اس بات کا بخوبی اندازہ تھا کہ اس کی بہن تنہائی پسند ہے۔۔۔اس لیے وہ اپنے فلیٹ میں دوبارہ چلی جائے گی جب اس کا دل گھبرائے گا۔۔۔اسی لیے وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس بلڈنگ کا کوئی بھی اپارٹمنٹ وقاص یا وقاص کے کسی دوست کو ملے۔۔۔

"ابوذر رحمان کو تو کسی نے نہیں بیچا سر۔۔۔اس اپارٹمنٹ کو تو سمیر ریاض نے خریدا ہے۔۔"حماد نے فوراً ہی جواب دیا۔۔۔

سمیر ریاض؟؟۔۔۔"یہ نام بھی انس پہلی بار سن رہا تھا۔۔۔"

سر آپ کے کہنے کے مطابق ہم نے اچھی طرح چیک کر کے انہیں اس "
گھر کو بیچا تھا۔۔ان کا وقاص عباسی سے کوئی تعلق نہیں تھا نہ کاروباری طور
"پر اور نہ ہی کسی رشتے کے معاملے میں۔۔۔

اب دوبارہ جا کر چیک کرو۔۔۔اور اس بار ابوذر رحمان کے تعلقات سے "
"چیک کرنا۔۔

انس سمجھ چکا تھا کہ اپارٹمنٹ بھلے ہی سمیر ریاض نے خریدا ہے۔۔مگر اس
میں رہ ابوزر رہا ہے۔۔اور راستہ وقاص عباسی کا صاف ہو گا۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

کرن نے رخشی بیگم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کی سالگرہ میں آئے گی۔۔۔

وقاص سے رشتہ ٹوٹ جانے کے باوجود وہ رخشی بیگم کی محبت سے انکار نہیں کر سکتی تھی۔۔اور نہ ہی منہ پھیر سکتی تھی۔۔۔

ڈیڑھ سال کی شادی میں صرف وہی تو واحد تھیں۔۔ جنہوں نے اسے محبت دی تھی اپنائیت دی تھی۔۔۔۔اور وہ ان لڑکیوں میں سے تھی جسے اپنائیت اور محبت کی پیسوں سے زیادہ قدر ہوتی ہے۔۔۔

کیونکہ سعید صاحب اور انس عباسی فیملی سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے تھے اس لیے انہوں نے کرن کو منع کر دیا تھا وہاں جانے سے۔۔۔ لیکن وہ وہاں جانا چاہتی تھی صرف رخشی بیگم کی خاطر۔۔۔اس لیے اس نے ضد کی۔۔۔

مجبورا انس وسعید صاحب راضی ہوئے۔۔

کیونکہ وہ اسے وہاں اکیلا نہیں بھیجنا چاہتے تھے۔۔اس لیے پری کو اس کے ساتھ بھیجا۔۔۔

انس نے پری کو الگ سے سمجھا دیا تھا۔۔۔کہ وقاص کو کرن کے قریب نہ آنے دے پارٹی میں۔۔۔اور نہ ہی کرن کو ایک لمحے کے لیے بھی پارٹی میں اکیلا چھوڑے۔۔۔جس سے وقاص کو موقع مل سکے اس سے بات کرنے کا۔۔۔

" برو آپ فکر نہ کریں میں وقاص کو کرن کے قریب بھی نہیں آنے دوں گی۔۔"پری نے انس کو مطمئن کیا۔۔۔

"کیاہوا؟؟۔۔۔"وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر پارٹی میں جانے کے لیے نکلیں لیکن راستے میں ان کی گاڑی اچانک رکی۔۔

"پتہ نہیں کیاہو گیااسے۔۔۔ویٹ میں دیکھتاہوں۔۔"ڈرائیور یہ کہہ کر گاڑی کاڈور کھول کر باہر نکل گیا۔۔

کچھ دیر بعداس نے آکر بتایاکہ گاڑی خراب ہو گئی ہے۔۔۔اوراسے مکینک ہی صحیح کر سکتاہے۔۔۔

"اور گاڑی ٹھیک ہونے میں کتناوقت لگے گا؟؟۔۔"کرن نے پریشان ہو کر پوچھا۔۔۔

میم میں کیسے بتا سکتا ہوں۔۔۔یہ تو مکینک ہی بتا سکتا ہے کہ گاڑی میں کیا خرابی ہوئی ہے اور اسے ٹھیک ہونے میں کتنا وقت لگے گا۔"ڈرائیور بے بسی " سے جواب دہ ہوا۔۔۔

کرن کا پارٹی میں زیادہ دیر رکنے کا کوئی پروگرام نہیں تھا وہ بس شکل دکھانے اور رخشی بیگم کی خوشنودی کی نیت سے جا رہی تھی۔۔۔تحفہ دے کر۔۔اس کا ارادہ جلدی واپس لوٹ ؤنے کا تھا۔۔۔

ڈرائیور کی بات سن۔۔۔کرن پریشان ہوئی۔۔اسے لگا وہ لیٹ ہو جائیں گے پارٹی کے لیے۔۔۔

اگر وہ دیر سے وہاں پہنچے... تو یقیناً سارے مہمان آ چکے ہوں گے۔۔۔ جس سے انہیں دیکھ کر لوگ باتیں بنائیں گے۔۔۔ اور وہ نہیں چاہتی تھی کے اس کے لیے باتیں بنیں۔۔۔ اس لیے وہ جلد بازی مچا رہی تھی تاکہ سب سے پہلے پہنچ جائے۔۔۔

ابھی اس نے اپنا سیل نکالا ہی تھا انس کو کال کرنے کے لیے۔۔۔ کہ اس کی سائیڈ کا ڈور اوپن ہوا۔۔۔ اور اگلے ہی پل۔۔۔ اس کے ہاتھ سے سیل جھپٹ لیا گیا۔۔۔

کرن نے فوراً ہی چونک کر۔۔۔ نظر اٹھائی۔۔۔

چلو۔۔۔"جس شخص کی وہ کبھی امید نہیں کر سکتی تھی اس وقت وہاں"
ہونے کی۔۔۔وہ تھا وقاص عباسی۔۔۔

اسے سوچنے، سمجھنے، لڑنے یا بحث کرنے کا موقع دیے بغیر۔۔۔کلائی تھام کر اسے گاڑی سے باہر کھینچا۔۔۔

کیونکہ حملہ اچانک تھا۔۔اس لیے اس کی گود میں رکھا کلچ۔۔۔گاڑی سے باہر نکلتے ہی زمین پر گرا۔۔۔جسے فوراہی جھک کر وقاص نے اٹھایا۔۔۔

وہ وقاص عباسی جو کسی کے سامنے نہ جھکے (سوائے اپنے خدا کے)۔۔۔وہ اس لڑکی کا کلچ اٹھانے کے لیے۔۔۔یوں جھک گیا جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔۔۔جبکہ برابر میں ہی عمر کو کھڑے دیکھ لیا تھا کرن نے۔۔۔وہ چاہتا تو اسے آرڈر دیتا اور کلچ اٹھوالیتا۔۔۔مگر وہ خود جھکا۔۔۔۔

کرن سے بہتر کون جانتا تھا کے وقاص عباسی کس قدر مغرور شخصیت کا مالک ہے۔۔۔اس لڑکی کو اچھے سے یاد تھا کے شادی کے پہلے سال میں کبھی وقاص نے ہل کر اس کے لیے گاڑی کا ڈور تک نہیں کھولا۔۔۔۔ مگر آج وہ اس کے لیے جھک کر کلچ اٹھا رہا تھا۔۔۔وہ کیسے محسوس نہ کرتی اس تبدیلی کو؟؟؟؟۔۔۔

کہنے کو ایک لمحہ نہ لگا ہو گا وقاص کو جھک کر اس کا کلچ اٹھانے میں۔۔۔ مگر کرن کے لیے وہ ایک لمحہ بہت خاص تھا۔۔۔کیونکے اس میں اس کے اکڑو شوہر نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کا کام کیا تھا۔۔۔ جیسے وہ لڑکے کرتے ہیں جو محبت میں ہوتے ہیں۔۔۔۔

ہر کوئی اپنی بیوی کا سامان اٹھانے کے لیے زمین پر نہیں جھکا کرتا۔۔۔ لیکن اس وجیہہ مرد نے نہ صرف کلچ اٹھایا روڈ پر سے۔۔۔ بلکے اپنے الٹے ہاتھ میں ہی پکڑ لیا۔۔۔

وہ چاہتا تو عمر کو پکڑا دیتا۔۔۔ مگر نہیں۔۔ وہ خود پکڑ کر۔۔۔ بغیر کسی کی پرواہ کیے۔۔۔ کرن کو کھینچتا ہوا اپنی گاڑی کی جانب لے جا رہا تھا۔۔۔

پری سمجھ گئی تھی کہ وہ وقاص کو نہیں روک سکتی۔۔۔ اس لیے اس نے انس کو کال کرنے کا سوچا۔۔۔

ابھی وہ کال کر ہی رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے سیل عمر نے چھینا۔۔

سوری میم۔۔۔ لیکن آپ ہمارے ساتھ چل رہی ہیں۔۔۔پلیز باہر "
آئیں۔۔۔"عمر نے بہت ادب سے کہا۔۔اور اس کے لیے راستہ چھوڑا
۔۔تا کے وہ گاڑی سے باہر نکلے۔۔۔

میرا سیل واپس دو۔۔"پری گاڑی سے نکلتے ہی مقابل پر برہم ہوئی ی۔۔۔"

پارٹی میں پہنچنے کے بعد۔۔آپ کو مل جائے گا۔۔۔ چلیں۔۔۔"عمر نرمی"
سے کہ کر اس کے آگے چلنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

کیونکہ کرن گاڑی میں بیٹھ چکی تھی اس لیے پری نے مزید کچھ نہ کہا۔۔۔

کرن کے نزدیک اگر وقاص عباسی کو اسے لفٹ دینے کا شوق آرہا تھا تو خوشی سے دے۔۔۔اسے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔وہ بس پارٹی میں جلدی پہنچنا چاہتی تھی۔۔

پری گاڑی کی لاسٹ سیٹ پر جا کر خاموشی سے بیٹھ گئ۔۔۔

وقاص نے اس لمحے دیکھا کہ کرن اور پری ایک جیسا ہی ڈریس پہنی ہوئی ہیں۔۔ڈارک گرین کلر کی سلک کی میکسی۔۔۔

کرن نے اپنے آگے کے بالوں کا لک چینج کرنے کے لیے۔۔آج ہی بے بی کٹنگ کروائی تھی۔

اس کے سلکی لائٹ گولڈن بال اس کی پیشانی کو ڈھانکے ہوئے تھے۔۔

باقی پیچھے کے آدھے بالوں کو اس نے آگے لٹکا رکھا تھا۔۔اور باقی آدھے کمر پر حسن بکھیرنے کے لیے چھوڑ دیے تھے۔۔۔

جب کہ پری نے اپنی ساری زلفیں کھول کر پیچھے کی جانب کر رکھی تھیں۔۔۔وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔کم عمر اور ایلیگنٹ پرسنلٹی کی مالک۔۔۔مگر وقاص کی نظریں اس پر ایک لمحے سے زیادہ نہ ٹھہر سکیں۔۔

دنیا میں ایک سے بڑھ کر ایک حسین موجود ہے۔۔۔اگر عام انسان کی نگاہ سے دیکھا جائے تو پری کرن سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی اس وقت۔۔۔لیکن اگر اس وجیہہ نوجوان کی نگاہ سے دیکھا جائے۔۔۔تو وہ صرف اس کی بیوی تھی جسے دیکھنے کے بعد ہر بار وہ سوچتا تھا۔۔۔کے خوبصورتی ختم ہے یہاں پر۔۔۔۔

میم آپ کی فلم کا ٹریلر دیکھا میں نے۔۔بہت زبردست تھا مجھے تو بہت " ویٹ ہے پوری فلم کا۔۔"سفر خاموشی سے جاری تھا جب عمر نے بڑے ایکسائٹڈ ہو کر بیک ویو مرر سے کرن کی جانب دیکھ۔۔۔اپنی ایکسائٹمنٹ ظاہر کی۔۔۔

اس کے تعریفی کلمات سن۔۔۔کرن دلی طور پر بہت خوش ہوئی۔۔۔

وہ خوشی اس کے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ بن کر بکھری۔۔۔ لیکن ساتھ ساتھ اس نے کنکھیوں سے وقاص کی جانب بھی دیکھا۔۔۔

وہ دیکھنا چاہتی تھی اس کے ری ایکشن کو۔۔۔کہیں نہ کہیں اس کے کان و دل منتظر تھے وقاص کے تعریفی کلمات سننے کے لیے۔۔۔

اس حسین نوجوان نے محسوس کر لیا تھا کہ کرن اسے ہی دیکھ رہی ہے ۔۔۔اور اس سے تعریفی کلمات کی منتظر ہے۔۔۔ لیکن وہ اپنی زبان کی گراہ نہیں کھول پا رہا تھا۔۔۔

ہو نہہ۔۔۔میں بھی کس سے امید لگا رہی ہوں۔۔۔"وقاص کو کھڑکی سے باہر کی جانب مگن دیکھ۔۔۔وہ دل ہی دل کڑھی۔۔۔

"بہت مشکل سے اس نے اپنی زبان کھولی تھی تعریف ٹریلر اچھا تھا۔۔۔ کرنے کے لیے۔۔۔

وقاص عباسی کی تعریف کوئی عام بات تھوڑی تھی۔۔وہ کبھی کسی کی تعریف نہیں کیا کرتا تھا۔ لیکن اپنی بیوی کے کام کو اس نے اپپریشیٹ کیا ۔۔۔اسکی تعریف کسی تمغہ امتیاز سے کم نہ تھی۔۔۔

تعریف کرنے کے بعد۔۔اس نے کرن کاری ایکشن دیکھنے کے لیے رخ اس کی سمت کیا۔۔۔ مگر اگلے ہی پل منہ لٹکا یہ دیکھ۔۔۔کے وہ تو ہینڈ فری لگا چکی ہے کانوں میں۔۔۔

عمر جو یہ منظر بیک ویو مرر سے دیکھ رہا تھا۔۔۔بے اختیار ہی مسکرا دیا۔۔۔ مگر اسے دکھ بھی ہوا تھا وقاص کے لیے۔۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا وقاص جیسے مغرور شخص کے لیے آسان نہیں ہے کسی کی تعریف کرنا۔۔۔

ہوٹل پہنچتے ہی۔۔۔وقاص نے ایک لال رنگ کا مخملی باکس نکال کر کرن کے آگے کر دیا۔۔۔

کرن نے اسے الجھ کر دیکھتے ہوئے ہینڈ فری کان سے ہٹائی۔۔

کیا ہے اس میں؟؟۔۔"مارے تجسس کے پری کرن سے پہلے پوچھ " اٹھی۔۔۔

ایووو۔۔۔یہ مت کہنا کے یہ چیپ سہ نیکلس تم میرے لیے لے کر آئے" ہو۔۔۔"وقاص نے پری کے پوچھتے ہی کرن کا چہرہ دیکھا اس کی خوبصورت آنکھیں بھی سوال کرتی معلوم ہوئیں

اس نے آہستگی سے باکس کھولا۔۔۔باکس کھولتے ہی ایک خوبصورت و بڑا سہ نیکلس ان کی نظروں کے سامنے چمک رہا تھا۔۔۔

بڑے بڑے روبیس وڈائمنڈ کے نگوں سے جڑا وہ موٹی چین والا نیکلس ۔۔۔یقینا کروڑوں کا ہو گا۔۔۔

لیکن وہ نیکلس کرن کو چیپ معلوم ہوا۔۔۔

اتنا بڑا۔۔۔مانا وہ بہت خوبصورت و مہنگا تھا لیکن کرن لائٹ جیولری پہننا پسند کرتی تھی اور یہ بات وقاص باخوبی جانتا تھا پھر وہ اس طرح کا نیکلس کیوں لایا اس کے لیے؟؟۔۔وہ یہی سوچ کر الجھی۔۔

میم یہ پورے دس کروڑ کا ہے جسے آپ چیپ کہ رہی ہیں۔۔۔"عمر کو گویا" ہارٹ اٹیک آنے کو تھا۔۔۔اتنے مہنگے نیکلس کو وہ چیپ کیسے کہہ سکتی تھی ۔۔۔

وہ چاہ کر بھی روک نہیں سکا تھا خود کو۔۔اسے جتانے سے۔۔۔

دس کروڑ "کرن اور پری دونوں کی آنکھیں پھٹیں۔۔۔"

وقاص اسے قیمت نہیں بتانا چاہتا تھا۔۔۔اس کے نزدیک اس کی بیوی کی پسندیدگی وخوشی اہم تھی۔۔۔قیمت نہیں۔۔۔

اس حسین نوجوان نے عمر کو گھور کر دیکھا۔۔۔جس پر عمر فوراہی ہڑبڑا کر ۔۔۔سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

یہ بالکل ویسا ہی بنوایا ہے میں نے.. جیسا تم نے فرمائش کی تھی۔۔۔" "
وقاص کا تو گمان تھا کہ کرن بہت خوش ہو جائے گی اس نیکلس کو دیکھ کر۔۔۔
کیونکہ وہ بالکل اس کی خواہش کے مطابق بنوایا تھا۔۔۔ لیکن بجائے خوش
ہونے کے وہ لڑکی تو منہ بسورتی نظر آ رہی تھی۔۔۔

میں نے کب فرمائش کی؟؟۔۔"وہ اس طرح کے نیکلس نہیں "
پہنتی۔۔۔ پھر وہ اس طرح کے نیکلس کی کیوں فرمائش کرنے لگی بھلا؟؟۔۔

کرن مکمل فراموش کر چکی تھی اپنی فرمائش کو۔۔۔ جب کہ اس کی فرمائش
وقاص کے دل پر لکھی ہوئی تھی اب تک۔۔۔

" یاد کرو تم نے خود کہا تھا تمہیں روبیس چاہیے بڑے بڑے سے جو تمہاری پوری گردن کو ڈھانک دیں اور ان کے بیچ میں وائٹ ڈائمنڈ کا کام ہوا ہو۔۔ اور موٹی سی چین ہو۔۔" وقاص کے یاد دلاتے ہی۔۔اسے کچھ کچھ یاد آنا شروع ہوا۔۔۔۔

" تم نے یہ واقعی بنوالیا۔۔۔میں تو صرف مذاق کر رہی تھی۔۔۔میں نے کہا تو تھا تم سے آخر میں۔۔۔" کرن بہت حیران ہوئی تھی۔۔۔کے اتنے وقت بعد بھی۔۔۔اسے اس کی فرمائش یاد تھی۔۔۔

" فلحال اب جب بن ہی گیا ہے۔۔تو ایک بار گلے میں ڈال لو۔۔۔" وقاص کی بات سن۔۔۔وہ کچھ دیر سوچ میں پڑی۔۔۔

پھر اسے اچانک مہوش بیگم کا خیال آیا۔۔۔وہ ہمیشہ اپنی جیولری کی بڑی نمائش کیا کرتی تھیں۔۔۔تو اس سے بہتر کیا تھا کہ انہیں انہی کے لاڈلے بیٹے کی لائی ہوئی جیولری دکھائی جائے۔۔۔جو وہ اس کے لیے لایا ہے۔۔۔یقینا انہوں نے جل کر خاک ہو جانا تھا۔۔۔

ان کے سرخ ہوتے چہرے کا تصور آتے ہی وہ باخوشی راضی ہوئی

اچھا۔۔۔اب تم نے اتنی چاہ سے بنوایا ہے۔۔تو میں تمہارا دل رکھ لیتی" ہوں۔۔"کرن نے بظاہر تو یہی ظاہر کیا وقاص پر۔۔کہ وہ صرف اس کی خاطر وہ نیکلس پہن رہی ہے۔۔۔جبکہ دماغ میں اس کے مہوش بیگم کا جل کر کوئلہ ہوتے چہرے کا تصور چل رہا تھا۔۔۔

اس نے نیکلس باکس سے نکالا۔۔۔۔

ابھی وہ اپنے بال سمیٹ کر سائیڈ کرتی۔۔۔کے مقابل بیٹھا نوجوان اس کے نزدیک آیا۔۔۔

وائٹ رنگ کی ٹی شرٹ پر بلو رنگ کا کوٹ اور پینٹ اس شخص پر خاصہ جچ رہا تھا۔۔۔اس وجیہہ مرد کے قریب آتے ہی۔۔۔اس کے پرفیوم کی مہک نے کرن کے وجود کو اپنے حصار میں جکڑا۔۔۔

وقاص نے آج اس کا فیورٹ پرفیوم لگایا تھا۔۔۔اور اس کا اثر وہ مقابل حسینہ پر دیکھ بھی رہا تھا۔۔۔

وہ منجمد سی ہو کر اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔۔وہ مہک اسے اپنے دماغ اور دل دونوں پر قابض آتی محسوس ہوئی۔۔۔

میں مدد کرتا ہوں۔۔۔"اس نوجوان کی بھرائی خوبصورت آواز کرن کے "
کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔

وقاص نے اس کے سارے بال اپنے ہاتھوں سے سمیٹ کر۔۔۔سیدھے
کندھے پر سیٹ کیے۔۔۔پھر وہ خوبصورت روبی کا نیکلس نکال کر اس کی
گردن کے گرد پہنایا۔۔۔

ہوک لگانے وہ مزید قریب ہوا۔۔۔تو کرن کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی۔۔

اس کی انگلی کا گرم و نرم لمس وہ اپنی گردن پر محسوس کر۔۔۔اپنے ہونٹ
بے دردی سے چبانے لگی۔۔۔

پری کی آنکھوں میں ان کی نزدیکی کھٹک رہی تھی۔۔۔۔" چلیں۔۔"اس نے بلند آواز سے کہا۔۔۔تاکہ وہ دونوں الگ ہوں۔۔۔

عمر اتار وٗانھیں۔۔۔"پری کے کہتے ہی۔۔۔کرن فوراہلکاسہ دور ہوئی " وقاص سے۔۔۔اور اسکا دور ہونا تھا کے مقابل نوجوان نے شیر کی طرح غرا کر پری کی جانب دیکھا۔۔۔

جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں جتا رہا ہو۔۔۔کہ تم اس وقت میرے اور میری بیوی کے بیچ میں آرہی ہو۔۔۔

اس کی گہری آنکھیں وارننگ دے رہی تھیں۔۔۔پری کیسے نہ دیکھتی۔۔۔

وہ گھبرا کر عمر کے ڈور کھولنے کا انتظار کیے بغیر۔۔۔گاڑی سے اتر گئی۔۔۔
کرن بھی اس کے پیچھے پیچھے اتر جانا چاہتی تھی جب وقاص نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔اور گاڑی کا ڈور عمر کو اشارہ کر کے۔۔۔واپس بند کروا دیا۔۔۔

اب وہ دونوں گاڑی میں اکیلے تھے۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"وہ قریب نہیں آیا۔۔۔نہ ہی اسے چھونے کی کوشش کی۔۔۔"
بس سیٹ سے ٹیک لگا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

اس کی گہری بولتی نگاہیں کرن کے پورے وجود کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔لگ رہا تھا جیسے ڈائریکٹ روح پر وار کر رہی ہوں۔۔۔

وہ کیوں ایسے دیکھتا تھا جیسے کوئی دکھتا ہی نہیں اس کے علاوہ۔۔۔

وہ بمشکل ہی ابرو اچکا کر پوچھ سکی تھی۔۔۔

" وقاص میرے پاس ٹائم نہیں ہے فالتو ہ۔۔۔کچھ بولنا ہے تو بولو ورنہ میں جا رہی ہوں۔۔" وہ نہیں برداشت کر پا رہی تھی ان نگاہوں کو۔۔۔جو محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی روح کو اس کے جسم سے جدا کر دیں گی آج۔۔۔

کرن واقف تھی کے وہ حسن سے مالا مال آنکھیں اس کی انا پرستی کو فنا کر دیں گی اگر وہ کچھ دیر اور وہاں رکی تو۔۔۔

اس نے ایک گہرا سانس بھر کر نظر جھکائے کہا۔۔

اگر میں یہ مہنگا تحفہ تمہارے علاوہ کسی اور لڑکی کو دیتا تو یقین جانو وہ پوری زندگی میرے سامنے بیٹھنے کے لیے تیار ہو جاتی۔۔۔ تم سے پانچ منٹ بھی نہیں بیٹھا جا رہا۔۔۔"

اس کی سفید دودھیائی گردن پر وہ لال رنگ کی روبیں الگ ہی قیامت برپا کر رہے تھے۔۔۔ لیکن وقاص کی نگاہ اس کے چہرے پر تھی۔۔۔

بہت پیاسی تھیں اس کی نگاہیں۔۔۔ بہت تڑپی ہوئیں۔۔۔

اتنے حق سے دیکھنے کا موقع کتنے وقت بعد ملا تھا اسے۔۔۔ وہ نہیں بھولا تھا ابھی تک کیسے وہ اس سے اپنا چہرہ چھپانے لگی تھی۔۔۔

تم جتا رہے ہو مجھے کہ کتنا مہنگا تحفہ دیا ہے تم نے۔۔۔" کرن فوراً ہی بے یقینی سے بولی۔۔۔

وقاص ایسا نہیں تھا۔۔۔اسے یاد نہیں پڑتا اس نے کبھی جتایا ہو کوئی تحفہ دے کر۔۔۔

" بالکل۔۔۔میں جتا رہا ہوں۔۔۔کیونکہ تم نے ہی مجھے سیکھایا ہے کہ جب تک جتایا نہ جائے سامنے والا سمجھتا ہی نہیں ہمارے جذبات کو" وہ سرد مہری سے کہ کر۔۔۔۔اسے دیکھنے لگا۔۔۔

" سچ بتانا۔۔۔کیا تم نے معاویہ سے کہا ہے کہ تم ڈومیسٹک وائلنس کا شکار ہو؟؟۔۔" وقاص کے سوال پر۔۔۔۔وہ چونکی۔۔۔

نہیں تو۔۔۔"کرن نے ایک لمحہ سوچے بغیر تیزی سے جواب دیا۔۔۔۔"

وقاص ابھی بھی صرف کرن کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔اس کے چہرے کے ایکسپریشن پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

مقابل کے چہرے پر جو حیرت کے تاثرات ابھرے تھے وہ یہ بتانے کے لیے کافی تھے کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔۔۔

مجھے نہیں پتہ تم یہ سوال کیوں کر رہے ہو لیکن میں کلیر کر دوں میرا اور " معاویہ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔۔اور نہ ہی میں نے معاویہ سے کبھی اپنے گھر کی کوئی بات شیئر کی ہے۔۔"کرن واقعی یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ اس نے یہ عجیب سوال کیوں کیا۔۔۔

چلو شکر۔۔۔اتنی عقل تو ہے تم میں۔۔۔" مقابل نے جیسے ٹکا کے ذلیل " کیا تھا اسے۔۔۔

وہ کیا سمجھتا تھا؟؟۔۔۔کیا وہ اتنی بے وقوف ہے کہ وہ اپنی گھریلو باتیں باہر والوں کو بتاتی پھرے گی۔۔۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ ذلیل ہوئی تھی تو جوابی کاروائی کرتی۔۔۔لیکن وہ خاموش ہو کر مقابل کے حسین چہرے کو تکنے لگی۔۔۔

آج وہ ایک امیر کبیر باپ کی اولاد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بڑی مشہور رائٹر تھی لیکن وقاص کا لہجہ آج بھی اس کے لیے ویسا ہی تھا۔۔۔جیسا پہلے۔۔۔۔

نہ اس کے بولنے کے انداز میں تبدیلی آئی تھی۔۔۔۔اور نہ ہی اس کی باتوں میں۔۔۔۔

پہلے کرن گمان کرتی تھی کہ وہ غریب تھی اس لیے وہ اسے اہمیت نہیں دیتا تھا اسے کمتری کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔۔۔اسے ہر وقت ذلیل کرتا تھا۔۔۔ لیکن اب وہ ایک اور نظریے سے اپنے رشتے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے آج بھی یاد ہے اس کے والد عام طور پر اس کی والدہ کو موٹی گائیں کہہ کر بلاتے تو کبھی بھینس۔۔۔ لیکن جواب میں وہ سوائے مسکرانے کے کچھ نہیں کرتی تھیں۔۔۔

ایک بار جب اس نے اس متعلق پوچھا تو وہ بڑے مسرت بھرے لہجے میں بولیں۔۔

شوہر کبھی بھی اپنی بیوی سے ہر وقت آئی لو یو کا کلمہ نہیں رٹتا۔۔۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ پیار نہیں کرتا۔۔۔وہ پیار کرتا ہے۔۔۔لیکن اس کے پیار کرنے کے انداز اور عورت کے پیار کرنے کے انداز میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔۔

مرد بڑا انا والا ہوتا ہے وہ چاہتا ہے عورت اس کے سامنے جھلی بن کر رہے۔۔۔چاہے وہ دنیا کی سب سے ذہین عورت کیوں نہ ہو۔۔۔۔تاکہ وہ اس کی حفاظت کر سکے۔۔۔تاکہ وہ اس کے لیے سائبان کا کردار ادا کر سکے۔۔۔تاکہ وہ اسے دنیاداری سکھا سکے۔۔گویا وہ عورت کو اپنے انڈر رکھنا چاہتا ہے۔۔۔۔وہ عورت کو دکھاتا ہے کہ وہ کمتر ہے اس سے۔۔تاکہ اسے اپنے پروں کے اندر ڈھانک کے رکھ سکے اور عورت بھی اڑنے کی کوشش نہ کرئے۔۔کمتری کا مطلب اس کے نزدیک ذلت والا کمتری نہیں ہوتا۔۔۔

کمتری اس کے نزدیک سہنے والا کمتری ہوتا ہے۔۔۔ جیسے ایک ماں اپنے بچے کا خیال کرتی ہے۔۔ کہ میرا بچہ یہ تکلیف برداشت نہیں کر سکے گا۔۔۔ جب کے وہ کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ ماں بھی تو بچے کو کمتری کی نگاہ سے ہی دیکھ رہی ہے ناں۔۔۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ وہ کمتری نہیں ہے۔۔۔ وہ اس کی محبت ہے۔۔۔ وہ اس کی حد سے زیادہ فکر ہے۔۔۔۔ بالکل ایسے ہی مرد کی محبت ہوتی ہے۔۔۔ یعنی وہ زیادہ غم سہہ سکتا ہے اپنی عورت کے مقابلے۔۔۔ وہ ظاہر نہیں کرتا لیکن وہ غموں و دکھوں و تکلیفوں میں خود کو آگے رکھتا ہے ۔۔۔ اور وہ اپنی اس محبت کے بدلے عورت سے صرف توجہ کا طالب ہوتا ہے۔۔۔۔ اور وہ توجہ کھینچنے کے لیے کبھی ائی لو یو نہیں کہتا۔۔۔ نہ ہی کبھی کہتا ہے کہ تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ نہ کبھی یہ کہتے سنو گی۔۔۔ کہ تم سے زیادہ خوبصورت تو میں نے دیکھی ہی نہیں دنیا میں۔۔۔ کیونکہ اسے ڈر لاحق ہوتا ہے تم اس کی توجہ کو سمجھ کر سر پہ چڑھ جاؤ گی۔۔۔ وہ جو پروں میں

ڈھانکے ہوئے ہے ان سے نکل کر اڑنے کی کوشش کرو گی۔۔۔اس لیے توجہ ضرور حاصل کرتا ہے مگر منفی ناموں سے پکار کر۔۔۔

مانا ہر مرد کی نفسیات ایک جیسی نہیں ہوتی۔۔۔ مگر زیادہ تر کا یہی حال ہے۔۔۔

کرن کو پہلی بار محسوس ہوا جیسے یہ وقاص کے محبت کرنے کا انداز ہے اس سے۔۔۔ابھی وہ اپنی سوچوں میں ہی مگن تھی کے مقابل موقعے سے مکمل فائدہ اٹھاتا۔۔۔دوبارا اس کے نزدیک آن پہنچا۔۔۔۔

اگلے ہی پل جھک کر اپنی کاروائی اسٹارٹ کی۔۔۔جب تک مقابل کو ہوش آیا وہ اس کے حصار میں جکڑی جا چکی تھی۔۔۔

وہ دونوں جب ہال میں داخل ہوئے۔۔تو سب ھی کی ستائشی نگاہوں کا مرکز بن گئے۔۔۔

کرن کو آج جب لوگ دیکھ رہے تھے تو ان کی نگاہیں بہت مختلف تھیں۔۔ وہ آج لالچی و غریب انصار کی بیٹی کرن کو نہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔وہ تو آج سعید غنی کی شہزادی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

وہ ایک ادا سے چلتی ہوئی جب پری تک پہنچی۔۔۔تو نہ جانے کتنوں نے اپنے دل سنبھالے تھے۔۔۔

اس کی گرین سلکی میکسی پر وہ لال رنگ کے روبیس وڈائمنڈ سے جڑا نیکلس الگ ہی چمک رہا تھا۔۔۔اس کی چمک ایسی تھی کہ لوگوں کی آنکھیں اسے دیکھ جگمگانے لگی تھیں۔۔۔

اس کی سفید دوھیائی گردن پر وہ لال رنگ کا نیکلس قیامت برپا کر رہا تھا۔۔۔

مہوش بیگم جو اس وقت اپنی دو کروڑ کی انگوٹھی لوگوں کو شواف کرانے میں مشغول تھیں۔۔۔کرن کا نیکلس دیکھ ہکا بکا ہوئیں۔۔۔وہ جیولری خریدتی رہتی تھیں۔۔۔اس لیے وہ اندازہ لگا سکتی تھی دیکھ کر ہی۔۔۔کہ کرن کے گلے میں جو نیکلس ہے وہ کس قدر قیمتی اور مہنگا ہے۔۔۔

کرن جتنی جلدی مچا رہی تھی۔۔وقاص نے اتنی ہی دیر کر دی۔۔۔۔

نہ جانے کتنی ہی لڑکیاں جل رہی تھی اس سے۔۔۔کیونکہ نہ صرف وہ سعید غنی کی بیٹی تھی بلکہ وقاص عباسی جیسے حیسن و جمیل نوجوان کے ساتھ ہال میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

کرن لپ۔اسٹک کہاں ہے تمہارے ہونٹوں کی؟؟۔۔"پری کے ٹوکتے " ہی۔۔۔کرن نے فوراہی منہ موڑ کر۔۔۔اپنے پیچھے کھڑے وجیہہ مرد کی جانب خونخوار نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

لپ اسٹک کہاں ہے تمہاری کرن؟؟۔۔۔ساری کھا گئیں " کیا؟؟۔۔۔"۔۔وقاص بے شرموں کی طرح ہونٹوں کے کناروں پر پلے فل مسکراہٹ سجائے۔۔۔ایک انکھ ونگ کر۔۔۔اس کی ٹھوڑی نرمی سے پکڑ۔۔۔انجان لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔پھر اس کے کان کے پاس

منہ لاکر۔۔۔"سٹرابری فلیورا چھا تھا۔۔۔مگر آئندہ اورنج لگانا۔۔۔تمھیں پتہ ہے ناں۔۔۔اورنج مجھے زیادہ پسند ہے"

یقیناوہ اسے دانستہ طور پر تنگ کر رہا تھا۔۔۔

میں ابھی لگا لیتی ہوں"کچھ لمحوں پہلے کا سین یاد کر۔۔کرن کو اپنے گال جلتے محسوس ہوئے۔۔۔وہ فوراہی اس کا ہاتھ اپنی ٹھوڑی سے جھٹک کر "۔۔۔پری کی جانب متوجہ ہو کر۔۔نرمی سے گویا ہوئی۔۔۔

وقاص و کرن کو اتنے قریب کھڑا دیکھ۔۔۔مہوش بیگم سرتاپاؤں جل گئی تھیں۔۔۔

کرن اپنی لپ۔اسٹک سیٹ کرنے کے بعد۔۔۔ تحفہ دینے کی نیت سے رخشی بیگم کی جانب بڑھی۔۔۔پری بھی اس کے ساتھ ساتھ تھی۔۔۔

اللہ میری بچی آگئی۔۔"رخشی بیگم اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی " تھیں۔۔۔انہوں نے فوراہی اپنی باہیں پھیلا کر اس کا خیر مقدم کیا۔۔۔

کرن بھی بہت محبت سے ان سے گلے ملی۔۔۔

دادی یہ خاص آپ کے لیے۔۔۔"کرن نے انہیں اپنا لایا ہوا تحفہ " دیا۔۔۔

بدلے میں رخشی بیگم نے بھی اس کے ہاتھ میں ایک لال رنگ کا باکس پکڑا دیا۔۔۔

یہ کیا ہے؟؟" وہ بڑے تجسس سے پوچھ رہی تھی "

ہماری طرف سے چھوٹا سہ تحفہ دوبارہ عباسی فیملی کا حصہ بننے کے لیے "
۔۔۔"رخشی بیگم بتا نہیں سکتیں۔۔۔وہ کتنا خوش تھیں جب وقاص نے
انہیں یہ بات بتائی کہ وہ رجوع کر چکا ہے اور کرن اب واپس اس کے نکاح
میں ہے۔۔۔

کرن پہلے تو سوچ میں پڑی۔۔۔کہ آیا وہ تحفہ لے یا نہیں۔۔۔پھر ان کی
آنکھیں دیکھیں۔۔جن میں محبت اور خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔انہیں دیکھنے
کے بعد وہ منع نہ کر سکی اور تحفہ قبول کر لیا۔۔۔

کیاہے اس میں ؟؟۔۔"وہ تحفہ لے کر لوٹی تو ابوذر نے خاصہ اشتیاق سے "
پوچھا۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔"اس نے لاعلمی میں کندھے اچکائے۔۔۔"

مجھے دکھاؤ میں چیک کرتا ہوں۔۔۔ضرور کوئی خاص چیز ہی ہو گی۔۔۔" "
ابوذر نے اس کے ہاتھ سے وہ باکس لے کر۔۔پہلے وزن کیا۔۔۔وہ بہت ہلکا
پھول سہ لگا۔۔تو اپنے کان کے پاس لے جا کر۔۔اسے ہلانے لگا۔۔۔تا کہ
اندازہ لگا سکے۔۔کیاہے اس باکس میں۔۔۔

مگر ہلانے پر کوئی آواز نہ آئی۔۔۔

کوئی وزن بھی نہیں ہے اور آواز بھی نہیں آ رہی۔۔۔مجھے لگتا ہے چیک "
"ہے اس میں۔۔۔

اوو۔۔۔واقعی۔۔۔"کرن یہ سن ایکسائٹڈ ہو کر بولی۔۔۔"

تجھے تو پتہ ہو گا۔۔۔کیا ہے اس میں؟؟۔۔"وقاص جو وہاں سے گزر رہا "
تھا۔۔۔ابوذر نے اس کی کلائی پکڑ کر روک۔۔۔تجسس سے استفسار کیا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ۔۔۔"وقاص نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔۔۔ "

اس کے تو علم میں بھی نہیں تھا کہ رخشی بیگم کرن کو کوئی تحفہ دینے والی
ہیں عباسی فیملی دوبارہ جوائنٹ کرنے کی خوشی میں۔۔۔

کرن تمہارے تو مزے ہیں یار۔۔۔ایک طرف غنی فیملی کی بیٹی دوسری " طرف عباسی فیملی کی بہو۔۔۔مجھے یقین ہے اس میں اگر چیک ہے تو اس میں اچھی خاصی رقم ہو گی۔۔"ابوذر کی آنکھیں چمک رہی تھیں یہ جملے ادا کرتے وقت۔۔۔

اسے بڑا اشتیاق تھا یہ دیکھنے کا کہ باکس میں کیا ہے آخر۔۔۔

رخشی بیگم کوئی معمولی خاتون تو تھی نہیں۔۔وہ عباسی فیملی کی سب سے بڑی ہیڈ تھیں۔۔ابھی بھی آفس میں کوئی بھی بڑا فیصلہ ان کی اجازت کے بغیر ممکن نہیں تھا۔۔۔اس لیے ابوذر کو یقین تھا کہ انہوں نے کرن کو اچھی خاصی موٹی رقم تحفے کے طور پر دی ہو گی۔۔۔اسے بس یہی اشتیاق تھا کہ کتنی بڑی رقم ہو سکتی ہے۔۔۔

"کوئی اندازہ ہے کتنے کا ہو سکتا ہے چیک؟؟۔ "

نہیں۔۔۔ لیکن جتنی دادی امیر ہیں مجھے یقین ہے ایک کروڑ تک کا تو" ہو گا۔۔۔"کرن نے اندازا کہا۔۔۔

لو بس ایک کروڑ۔۔مجھے یقین ہے دس بیس کروڑ تو ہوں گے۔۔۔آخر " عباسی فیملی کی چہیتی اور اکلوتی بہو ہو تم اس وقت۔۔"ابوذر فوراہی اعتراضا بولا۔۔۔

وقاص کو وہ دونوں ہی بڑے تجسس میں مبتلا نظر آرہے تھے باکس کے حوالے سے۔۔۔

"کرن اسے کھول کے دیکھو ناورنہ میرے پیٹ میں درد ہی ہوتا رہے گا
"سوچ سوچ کر۔۔۔

"بیگانے کی شادی میں عبداللہ دیوانہ۔۔۔" وقاص ابوذر کے ایکسائٹمنٹ
دیکھ۔۔چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکا تھا اسے طنز کرنے سے۔۔۔

وہ سر جھٹک کر کہتا۔۔۔اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈال گیا
۔۔۔۔

"میں ابھی نہیں کھول سکتی۔۔۔لوگ دیکھیں گے تو کیا کہیں گے۔۔۔" "
کھولنا تو کرن بھی چاہتی تھی۔۔لیکن لوگوں کے ڈر سے وہ کھول نہیں رہی
تھی۔۔۔

ارے کوئی نہیں دیکھ رہا یار۔۔۔مجھے دکھاؤ۔۔۔میں کھولتا ہوں۔۔۔" "
ابوذر نے لاپرواہی سے کہتے ہوئے۔۔اس کے ہاتھ سے باکس لے لیا۔۔۔

اس نے باکس کھولنا شروع کیا۔۔۔تو کرن وو قاص دونوں کی نظریں اسی
باکس پر جم گئیں۔۔۔

باکس کھلا تو اس کے اندر ایک اور باکس رکھا ہوا تھا۔۔۔

اس کے اندر تو ایک اور باکس ہے۔۔۔کیا دادی پرینک کر رہی ہیں "
ہمارے ساتھ۔۔۔"ابوذر اس باکس کو ہاتھ میں لے کر۔۔۔منہ بسور کر
بولا۔۔۔

ہو سکتا ہے اس باکس کے اندر ہو۔۔" کرن اس کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے "
گویا ہوئی۔۔۔ جس پر ابوذر نے اثبات میں سے ہلا کر۔۔۔ وہ چھوٹا باکس بھی
کھولا۔۔۔

وقاص ان دونوں کو بچوں کی طرح پارٹی میں کھڑا ہو کر باکس کھولتا
دیکھ۔۔۔ نہایت امبیرس فیل کر رہا تھا۔۔۔ آتے جاتے لوگ ان دونوں کو
ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔ اس کا دل تو یہی چاہ رہا تھا کہ وہاں سے ہٹ
جائے۔۔۔ اور ظاہر کرئے۔۔ کہ ان دونوں کو جانتا تک نہیں۔۔۔ مگر کرن
وہاں کھڑی تھی۔۔۔ اس لیے بیچارا خاموشی سے کھڑا ضبط کرتا رہا۔۔۔

اس چھوٹے باکس میں بھی ایک اور چھوٹا باکس موجود ہے یہ دیکھ کر ابوذر و
کرن ایک دوسرے کا چہرہ مایوسی سے تکنے لگے۔۔۔

کیا یار؟؟۔۔ایسا کیوں لگ رہا ہے میرے ساتھ پرینک ہو رہا ہے؟؟۔۔""
ابوذر منہ لٹکائے بولا۔۔۔جس پر کرن بے اختیار ہی ہنسنے لگی۔۔۔

یہ لاسٹ بار ہے جو میں کھول رہا ہوں۔۔۔اگر اس کے اندر بھی باکس نکلا"
ناں۔۔تو میں نے نہیں کھولنا پھر۔۔۔"ابوذر نے اعلانیہ کہتے وہ باکس کھولنا
شروع کیا۔۔۔

وقاص و کرن دونوں کی ہی نگاہیں پھر سے اس باکس پر جمی تھیں۔۔۔

تھوڑا بہت تجسس وقاص کے دل میں بھی پیدا ہو گیا تھا۔۔کہ آخر ایسا کیا
دیا ہے اس کی دادی نے کرن کو۔۔جو اتنی خاص پیکنگ کی ہے۔۔۔

ہے ہے ہے۔۔۔اس میں کچھ ہے۔۔۔"اس بار جب باکس کے اندر کچھ "
کارڈسہ محسوس ہوا تو ابوذر فوراہی خوشی سے چہکتے بولا۔۔

ہاں۔۔۔جلدی دیکھاؤ۔۔کیا ہے۔۔"کرن بھی مارے تجسس کے "
۔۔مزید باکس کے قریب آکر دیکھنے لگی۔۔

یہ تو ایک تصویر ہے۔۔۔"ابوذر تصویر کو سرسری سہ دیکھنے کے بعد "
۔۔دوبارہ باکس کو کھنگالنے لگا ساتھ ساتھ تصویر کرن کو پکڑادی۔۔لیکن
باکس کے اندر اب کچھ نہ تھا یہ دیکھ۔۔۔وہ منہ لٹکا کر کرن کو دیکھنے لگا۔۔"
"کچھ بھی نہیں ہے اس میں سوائے اس تصویر کے۔۔۔

یہ تو وقاص کی تصویر ہے بچپن کی۔۔۔"تصویر میں ایک بچہ گارڈن میں "
کھڑا ایک کالے رنگ کی بلی پکڑے نظر آرہا تھا اس کے چہرے پہ بڑی

خوبصورت سی مسکراہٹ تھی۔۔۔کرن ابھی وہ تصویر دیکھ ہی رہی تھی
۔۔۔کہ ابوذر نے فورا کہا۔۔۔

وقاص کی۔۔۔"کرن تصویر دیکھ منہ بسورنے لگی۔۔۔دادی نے اسے"
تحفے میں کوئی سونے کا نیکلس یا ڈائمنڈ کے کڑے وغیرہ نہیں دیے تھے۔۔۔
بلکہ اپنے پوتے کی بچپن کی مسکراتی تصویر دی تھی۔۔۔

دیکھا جائے تو دادی نے تمہیں اپنا اصل خزانہ دے دیا ہے۔۔۔"ابوذر "
نے اس تصویر کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔تو کرن نے منہ بسور کر
فورا ہی تصویر اس کے ہاتھ میں پکڑا دی۔۔۔

مجھے نہیں چاہیے ان کا یہ خزانہ۔۔۔تم رکھ لو۔۔۔" کرن نے لاپرواہی سے وہ تصویر ابوذر کو پکڑاتے۔۔۔اپنی جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔۔۔

نہیں بھئی میں افورڈ نہیں کر سکتا ان کا اتنا خاص خزانہ۔۔۔تم ہی رکھو۔۔" ابوذن نے منہ بگاڑ کر کہتے ہوئے۔۔۔واپس کرن کو تصویر پکڑائی۔۔۔

ان دونوں کی لڑائی دیکھ۔۔۔وقاص لاجواب ہو کر ان دونوں کے چہرے تکنے لگا۔۔۔

❤❤*Husny Kanwal*❤❤

کرن واپس جانے کی نیت سے چلی ہی تھی جب اس کی نگاہ سمیر پر گئی۔۔۔
ساتھ ساتھ اسی لمحے فرحا کا میسج موصول ہوا۔۔۔

" کرن میں آفس سے نکل گئی ہوں۔۔۔ تمہارا ہال میرے راستے میں
"پڑے گا۔۔۔ تم کہو تو میں آسکتی ہوں تمہیں لینے۔۔

کرن سمیر کو بہت اچھے سے پہچانتی تھی۔۔اور کیوں کر نہ پہچانتی۔۔اس کی واحد دوست کے سیل میں صرف اسی ایک نوجوان کی تصویریں تو بھری پڑی تھیں۔۔۔

کرن کو اچانک ہی اسے دیکھ شرارت سوجی۔۔۔

پتہ ہے پارٹی میں، میں نے کس کو دیکھا؟؟۔۔ڈاکٹر سمیر کو۔۔۔اور نہ "
صرف ڈاکٹر سمیر کو۔۔۔بلکے ان کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی کو
بھی۔۔۔مجھے لگ رہا ہے شاید یہ ان کی منگیتر ہے۔۔۔"ابھی اسے میسج کئے
ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا۔۔۔کہ دوسری جانب سے کال آنا شروع ہو
گئی۔۔۔

کرن اس کی کال آتی دیکھ۔۔۔فوراہی مسکرانے لگی۔۔۔

میں نے نرس سے پوچھا تھا جو ان کے ساتھ کام کرتی ہے۔۔۔اس نے تو "
کہا تھا ان کی کوئی منگنی ونگنی نہیں ہوئی۔۔۔پھر یہ منگیتر کہاں سے
آگئی؟؟۔۔کرن مجھے نہیں پتا۔۔۔مجھے تصویر بھیجو اس لڑکی کی فورا۔۔"نہ
سلام نہ دعا وہ لڑکی تو انافانا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی آواز بھرائی معلوم ہو رہی تھی۔۔ جیسے بس ابھی رو دے گی۔۔

کرن تصور کر سکتی تھی کیسے وہ اپنا ننھا دل سنبھالے بیٹھی ہو گی اس وقت۔۔۔

فرحا کی باتیں سن۔۔۔ بمشکل اس نے اپنی ہنسی روکی۔۔۔

بہت خوبصورت ہے ویسے۔۔۔"کرن نے مزید تڑکا لگایا۔۔۔ "

اللہ کرے مر جائے۔۔۔"دوسری جانب سے فوراً ہی روتے ہوئے بددعا" دی گئی۔۔۔

"توبہ کرو یار۔۔۔ کیوں کسی کو مار رہی ہو۔۔۔ "

"اور جو یہاں میں مر رہی ہوں وہ؟؟۔۔۔"

"اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہو اسے؟؟۔۔ "

کرن کا سوال سن۔۔۔پہلے وہ کچھ دیر سوچنے لگی۔۔۔

کیا ہمت تھی اس میں۔۔کے اس لڑکی کا چہرہ دیکھ سکے جو اس کے محبوب کو پسند آئی تھی اور اس کی منگیتر ہونے کا شرف پا چکی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔اسے اپنا ننھا دل کرچی کرچی ہو کر بکھرتا محسوس ہوا۔۔۔

ہاں۔۔۔دیکھوں تو صحیح کتنی خوبصورت ہے وہ آخر۔۔۔"آخر کار ہمت جمع" کر ہی لی تھی اسے دیکھنے کی۔۔۔دیکھنا جو چاہتی تھی کے سمیر کی پسند کیسی دکھتی ہے۔۔۔

"ٹھیک ہے تو جب مجھے پک اپ کرنے آؤ تو اندر آ جانا۔۔۔ "

"ٹھیک ہے میں بس دس منٹ میں پہنچ رہی ہوں۔۔۔ "

فرحا بہانے بنا کر ہسپتال جاتی ہے ڈاکٹر سمیر کو دیکھنے۔۔یہ بات کرن بخوبی جانتی تھی۔۔۔اس لیے اسے اندر بلا لیا۔۔۔تاکہ وہ سمیر کو یہاں خود دیکھ کر خوش ہو جائے۔۔۔ویسے نارمل انداز میں بلاتی تو وہ کبھی اندر نہ آتی۔۔۔سو نخرے دکھاتی وہ الگ۔۔۔اس طرح وہ خود ہی اندر آ جائے گی ضرورت نہیں پڑے گی اس کی منتیں کرنے کی۔۔۔ساتھ ساتھ اس کا ری ایکشن بھی دیکھے

گی۔۔۔کرن کو یقین تھا وہ بچوں کی طرح رونا شروع ہو چکی ہو گی اب تک۔۔۔جب یہاں اندر آئے گی تو ناک سڑ سڑ کرتی ہو گی اور آنکھوں سے موتی جھر جھر بہہ رہے ہوں گے۔۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

اناجب سے آئی تھی ایک لمحے کے لیے بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔جبکے وہ سمیر کے سامنے انا کے قریب نہیں رہنا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ سگریٹ سلگانے باہر آگیا تھا۔۔۔ابھی لائٹر سے سگریٹ جلا کر۔۔۔منہ سے لگائی ہی تھی کہ سامنے ایک ٹیکسی آکر رکی۔۔۔

دھواں ہوا میں تحلیل کرتے۔۔۔اس نے ٹیکسی کی جانب دیکھا۔۔۔

ابھی وہ ٹیکسی دیکھ ہی رہا تھا۔۔کہ اس میں سے دشمن جاں نکلتی نظر آئی۔۔۔

ابوذر۔۔۔"وہ وائٹ رنگ کی شرٹ اور وائٹ ہی رنگ کی پینٹ زیب تن" کی ہوئی تھی۔۔۔اس کی شرٹ شارٹ تھی۔۔۔شاید یہی سبب تھا کہ اس کے پاؤں بہت خوبصورت پتلے اور لمبے لگ رہے تھے۔۔۔جیسے کوئی ماڈل ہو۔۔۔

بالوں میں لوزسہ جوڑا بنا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

لرزتے ہونٹوں سے اس کا نام پکارا۔۔وہ تیزی سے اس کی جانب آئی۔۔۔

اس نے آتے ہی آج پھر اس کا سخت ہاتھ اپنے نرم ہاتھوں میں قید کیا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔ایسے رو کیوں رہی ہو؟؟۔۔"وہ بیچارہ پریشان ہو گیا تھا" اس کی حالت دیکھ۔۔۔چونکہ وہ آتے ہی بس بچوں کی طرح رونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

ابوذر نے فوراہی اپنے ہاتھ میں پکڑی سگریٹ نیچے زمین پر پھینکی۔۔۔اور اسے جوتوں سے مسل دیا۔۔۔

افف۔۔۔ڈرامہ کوین کچھ بولو گی بھی۔۔ایسے کیوں رو رہی ہو؟؟۔۔""
مقابل ہچکیوں سے رونے لگی تھی یہ دیکھ۔۔۔وہ جھنجھلا کر پوچھ اٹھا۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔ڈاکٹر سم۔۔ سمیر نے منگنی کر لی۔۔۔" بمشکل ہی وہ اپنے "
لرزتے ہونٹوں کے ساتھ گویا ہوئی۔۔۔

ہیں؟۔۔یہ ثانیہ کب پیش آیا۔۔"ابوذر فورا ہی الجھ کر بے ساختہ پوچھ "
اٹھا۔۔۔۔

اس کے پھپھو کے بیٹے کی منگنی ہوئی اور اسے ہی خبر نہیں۔۔۔یہ کیسے ہو
سکتا تھا؟؟۔۔۔

کرن۔۔کرن نے اب۔۔ابھی بتایا مجھے۔۔۔"وہ بچوں کی طرح ہچکیوں" سے روتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کی ناک و گال مکمل سرخ پڑ چکے تھے ٹماٹر کی طرح۔۔۔اور آنکھیں بھیگی بھیگی نشیلی نشیلی سی۔۔۔۔

اتنی خوبصورت آنکھیں دیکھنے کے بعد کوئی کیسے نہ بہکے۔۔"اس کی نشیلی " آنکھوں کو تکتے۔۔۔مقابل زیر لب بڑبڑایا۔۔۔اور پھر سر جھٹکا۔۔۔یہ وہ کیا سوچ رہا تھا؟؟۔۔۔

ڈونٹ سے کہ تم بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر اس سمیر کے لیے رو " رہی ہو۔۔۔"ان گنت گرل فرینڈز رہی تھی اس کی۔۔۔لیکن اسے یاد نہیں

پڑتا کوئی اس کی گرل فرینڈ اس طرح اس کے لیے روئی ہو۔۔ جیسے وہ سامنے کھڑی لڑکی اس وقت سمیر کے لیے رو رہی تھی۔۔۔

کہیں نہ کہیں دل میں آگ سی برپا ہو گئی تھی۔۔۔ایسا بھی کیا خاص تھا سمیر میں۔۔۔جو اس کے لیے اتنے آنسو بہا رہی تھی وہ۔۔۔

" سمیر کی۔۔ کی منگنی ہ۔۔۔ہو گئی ابوذر۔۔۔اب میں کی۔۔۔کیا کروں گی؟؟۔۔۔"

" کوئی منگنی ونگنی نہیں ہوئی ہے اس کی۔۔۔ضرور تمھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔" وہ نوجوان نہیں چاہتا تھا کہ فرحا مزید سمیر کے لیے آنسو

بہائے۔۔۔اس لیے تیزی سے جھنجھلا کر بولا۔۔۔ساتھ ساتھ اپنی پاکٹ سے رومال نکال کر اس کے آگے کیا۔۔

کر۔کرن نے خود بتایا مجھے۔۔۔"اس نے ابوذر کے ہاتھ سے رومال نہیں" لیا۔۔۔

وہ بس بچوں کی طرح روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔

جب ابوذر نے دیکھا کہ وہ اس کے ہاتھ سے رومال نہیں لے رہی۔۔۔تو اس نے خود ہی مجبورا رومال اپنے دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر چہرے تک لایا۔۔۔

فرحا۔۔۔"ابھی وہ ان بہتے موتیوں کو صاف کر پاتا کہ پیچھے سے کرن کی" آواز آئی۔۔۔آواز آنے پر اس نے فورا ہی اپنا ہاتھ واپس نیچے کر لیا تھا۔۔۔

فرحا بھی کرن کو دیکھ۔۔۔ابوذر کا ہاتھ چھوڑ کر۔۔فورا اس کی جانب بڑھی۔۔۔۔

ایسا کیوں محسوس ہوتا تھا۔۔کہ جب وہ ہاتھ تھام کر چھوڑتی تھی۔۔۔تو لگتا تھا جیسے سب کچھ چھوٹ گیا۔۔۔بہت خالی پن سہ ہو جاتا۔۔۔

یہی اس نے پچھلی بار محسوس کیا تھا۔۔۔اور یہی وہ اب کر رہا تھا۔۔۔

اس نے پہلے اپنا خالی ہاتھ دیکھا۔۔۔اور پھر پلٹ کر فرحا کو۔۔۔جواب کرن سے گلے لگ کر رو رہی تھی۔۔

ایسے روتے ہوئے جاؤ گی اس کی منگیتر دیکھنے ؟؟۔۔۔چلو چپ ہو "
پہلے۔۔۔"کرن نے اسے اپنے گلے سے ہٹا کر۔۔۔دونوں ہاتھوں سے اس
کی آنکھوں کے آنسو صاف کیے۔۔۔

کون سی منگیتر ؟؟۔۔"ابوذر نے اب کرن کو دیکھ۔۔۔ابرو اچکا کر"
۔۔۔تفتیشی افسران کی طرح پوچھا۔۔۔

اس کے سوال پر۔۔کرن نے فوراایک آنکھ ونگ کر کے۔۔۔اسے اشارہ
دیا۔۔۔چپ رہنے کا۔۔۔

مگر ابوذر کے تو آگ لگی ہوئی تھی وہ کیسے چپ ہو جاتا۔۔۔اسے اس مزاق کا
حصہ نہیں بننا تھا۔۔۔۔

ٹانگ کھینچنے کی بات آئے۔۔تو ابوذر سب سے آگے ملے گا آپ کو۔۔لیکن آج۔۔۔آج وہ آگے نہیں تھا۔۔۔آگے تو دور کی بات۔۔۔آج وہ راضی بھی نہیں تھا۔۔۔اور کیسے راضی ہو جاتا؟؟۔۔۔اسے پسند نہیں آرہا تھا اس لڑکی کا کسی اور کے لیے رونا۔۔۔

کرن مذاق کر رہی ہے تم سے۔۔۔کوئی منگنی نہیں ہوئی اس کی۔۔۔اس " لیے پلیز اب یہ رونا دھونا بند کرو۔۔۔۔" جیسے ہی اس کے الفاظ فرحا کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائے۔۔وہ حیران ہو کر اسے اور کرن کو دیکھنے لگی۔۔۔

اور لڑکیوں کی طرح اگر خوبصورت لگتی روتے ہوئے۔۔تو میں تھوڑا" برداشت بھی کر لیتا مگر تم تو بالکل نمونی لگ رہی ہو۔۔۔"ابوذر نے اسے دیکھ۔۔۔خاصہ منہ بسور کر کہا۔۔۔

جیسے وہ واقعی بہت بری لگ رہی ہو۔۔۔۔

تم بندر کہیں کے۔۔۔ تمہارے اندر کوئی جذبات ہیں ہی نہیں۔۔ بالکل "
پتھر کے ہو تم۔۔۔تب ہی تو انا تم سے محبت نہیں کرتی۔۔۔"انا کا طعنہ۔۔۔
مقابل کے دل کو جا کر لگا۔۔۔

ابوذر اسے ہمیشہ ذلیل کیا کرتا تھا اور وہ برداشت کر جاتی لیکن اس بار
نہیں۔۔۔وہ پہلے ہی بہت تکلیف میں تھی۔۔۔اسے شدید غصہ آیا تھا مقابل
پر۔۔وہ کیسے اتنا پتھر دل بن کر اس کے رونے کا بھی مذاق اڑا سکتا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔غصے سے دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ۔۔
ابوذر نے اس لڑکی کا منہ دبوچا۔۔۔وہ بھی اس قدر سختی سے کہ فرحا کی جان نکلی۔۔۔

اسے ابوذر سے اتنے جاہلانہ عمل کی امید نہ تھی۔۔۔

اس نوجوان کی لمبی انگلیاں اس کے گالوں میں دھنس چکی تھیں۔۔۔

فرحا نے پہلے تو حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔اور پھر اگلے ہی لمحے اسے تھپڑ مارنے کے لیے اپنا ہاتھ اٹھایا۔۔۔ مگر مقابل جیسے اس کا دماغ پڑھ چکا تھا۔۔۔

فوراہی اپنے دوسرے ہاتھ سے نہ صرف اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔بلکہ عجلت و بے رخی سے اس نرم کلائی کو مڑوڑ کر۔۔اسی کی کمر کے پیچھے باندھا۔۔۔

یہ سب صرف دو تین لمحوں میں ہوا تھا۔۔اتنی جلد بازی میں۔کہ کرن کا دماغ کام ہی نہیں کیا۔۔۔کہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔

ابوذر نے انا سے محبت کو ہمیشہ ایک بند کتاب کی مانند اپنے دل کے کسی کونے میں چھپا کر رکھا۔۔اور کبھی کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔وہ نہیں جانتا کیوں۔۔۔اپنے دل کے کونے میں بند کتاب کو اس نے اس انجان لڑکی کے سامنے کھولا۔۔۔۔وہ مطمئن تھا کہ وہ نشے میں تھی اس لیے بھول گئی۔۔۔ لیکن آج علم ہوا تھا کہ وہ نہیں بھولی۔۔۔اسے یاد ہے۔۔۔اسے سب یاد ہے۔۔۔

تم اور میں ایک ہی کشتی کے سوار ہیں شاید یہی وجہ تھی کہ تم پر ترس کھا "
کے میں مدد کے لیے تیار ہوا۔۔۔ لیکن اب لگتا ہے غلط کیا۔۔ تم قابل ہی
نہیں ہو میری ہمدردی کے۔۔ مدد تو کیا تم اس قابل بھی نہیں ہو کہ میں تم
سے بات کروں۔۔" وہ اتنی زور سے کلائی مڑوڑے ہوئے تھا۔۔ کہ مقابل
کے تکلیف کی شدت سے آنسو جھر جھر موتیوں کی طرح بہنے لگے۔۔۔ جس
کے سبب ابوذر کا چہرہ اسے دھندلا دھندلا دکھائی دینے لگا۔۔۔ لیکن اس کے
سخت الفاظ۔۔۔ انہیں وہ صاف سن پا رہی تھی۔۔ جو اس کے دل کو اذیت
دے رہے تھے۔۔۔ جو اس کی روح کو مجروح کر رہے تھے۔۔۔ جو اس کی
عزت نفس کو مار رہے تھے۔۔۔

فرحانے ابوذر کو نہیں بتایا تھا۔۔ مگر اسے بعد میں اس لڑکے سے کی ساری باتیں یاد آ گئی تھیں۔۔۔اس لیے وہ جانتی تھی کہ ابوذر انا کو پسند کرتا ہے اور بے انتہا کرتا ہے۔۔۔

یہی سبب تھا کہ وہ اتنے کانفیڈنٹ سے کہہ رہی تھی۔۔ کہ وہ اسے ایک ماہ میں خود طلاق دے دے گا۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ابوذر انا سے محبت کرتا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی خوشحال زندگی کے خواب بنتا ہے۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی اس نے ابوذر کو یہ کہہ کر۔۔۔ کہ وہ پتھر دل ہے اس لیے انا اس سے محبت نہیں کرتی۔۔ بہت تکلیف پہنچائی تھی۔۔۔ بہت اذیت۔۔۔ بہت رنج۔۔۔ بہت کرب۔۔۔ ایسا کیوں تھا کہ عورت کے روپ میں اسے محبت نصیب ہی نہیں ہوئی۔۔۔ نہ ماں کی صورت میں ۔۔اور نہ ہی محبوبہ کی۔۔۔ وہ انا سے بچپن سے محبت کرتا تھا لیکن انا نے اس

کی جانب ایک بار نہیں دیکھا۔۔۔ جیسے وہ ہو کر بھی نہ ہو اس کے سامنے۔۔۔۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔۔ دونوں کی ہی آنکھیں ایک دوسرے پر انگارے برسا رہی تھیں۔۔۔ اتنی خونخار جیسے چیر پھاڑ دیں گے ایک دوسرے کو

ابوذر چھوڑو۔۔۔ تکلیف ہو رہی ہو گی اسے۔۔۔ کیا کر رہے ہو تم؟؟۔۔ "ابوذر اپنے غصے میں یہ تو بھول ہی گیا تھا کہ وہاں کرن بھی موجود ہے۔۔۔

کرن نے جب بیچ میں آکر فرحا کو اس کی جنونی پکڑ سے آزاد کیا۔۔ تب جا کے ان دونوں کو کرن کی وہاں موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔

کرن کے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا ان دونوں کے درمیان آخر چل کیا رہا ہے؟؟۔۔۔

"ہمدردی مائے فٹ۔۔اگر تم میں تھوڑی سی بھی شرم وغیرت ہوتی نا تو تمہیں خود بھی پتہ ہوتا کہ تم کوئی احسان نہیں کر رہے مجھ پر۔۔۔میں آج اس حالت میں صرف تمہاری وجہ سے ہی ہوں۔۔۔ابوذر رحمان میں کوستی ہوں اس لمحے کو جب میں تم سے ٹکرائی۔۔۔کاش میں تم سے کبھی ملی ہی نہ ہوتی۔۔۔" کرن اسے اندر لے جانا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے ہاتھ پکڑ کر اندر ہال کی جانب جانے لگی۔۔۔لیکن اس نے کرن سے فوراً ہی ہاتھ چھڑایا۔۔۔اور واپس ابوذر کی جانب اندھی طوفان کی مانند آئی۔۔

اس کی غصیلی آنکھوں میں آنکھیں گڑھائے۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر گویا ہوئی۔۔۔۔

آخری جملے اس نے ابوذر کے سینے پر اپنی شہادت کی انگلی ٹھوکتے ہوئے ادا کیے۔۔۔

فرحا چلو یہاں سے۔۔کوئی دیکھ لے گا تو خواہ مخواہ تماشہ بن جائے گا۔۔" "
کرن نے بہت مشکل سے اس کے دونوں بازو تھام کر۔۔اس نڈر شیرنی کو ابوذر کے سامنے سے ہٹایا۔۔۔اور اپنے ساتھ اندر لے کر گئی۔۔۔

بہت سوال تھے کرن کے ذہن میں لیکن وہ جانتی تھی یہ وقت نہیں ان سوالوں کا۔۔۔

انٹی۔۔۔معاویہ کہاں ہے؟؟۔۔اور آپ ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئیں"
پارٹی میں جانے کے لیے"معاویہ پارٹی میں نہیں آیا تھا اس لیے سدرہ اسے
لینے خود آن پہنچی تھی اس کے گھر۔۔۔

سدرہ بیٹا۔۔۔میرا دل نہیں کر رہا تھا تھوڑی طبیعت خراب ہے۔۔""
انہوں نے لچکدار انداز میں بہانہ بنایا۔۔۔

او۔۔۔دوائی لی آپ نے؟؟۔۔"سدرہ نے فوراہی فکر مند ہو کر پوچھا۔۔۔"

ہاں لے لی ہے۔۔۔بس آرام کرنے ہی جا رہی تھی اپنے کمرے "
میں۔۔"معاویہ کو جب سے کرن وو قاص کہ رجوع کی خبر ملی تھی وہ ٹوٹ

سہ گیا تھا۔۔۔بکھر سہ گیا تھا۔۔۔اس نے واپس آنے کے بعد خود کو کمرے میں بند کر لیا۔۔۔۔نہ تو وہ کچھ کھا پی رہا تھا۔۔۔۔اور نہ وجہ بتا رہا تھا اپنی اس بھوک ہڑتال کی۔۔۔

یہی سبب تھا کہ اس کی والدہ بہت پریشان تھیں۔۔۔

میں پارٹی میں ہی جا رہی تھی۔۔۔تو سوچا آپ لوگوں کو لیتی چلوں۔۔۔" "
اس نے نہیں بتایا۔۔۔کہ وہ پارٹی سے ہی آ رہی ہے۔۔۔کیونکہ وہاں معاویہ نہیں آیا تھا۔۔۔اس لیے وہ خود چلی آئی۔۔۔

کبھی کبھار ہماری محبت اتنی پروان چڑھ چکی ہوتی ہے۔۔۔اتنی گہری ہو چکی ہوتی ہے۔۔کہ اگر ہمارے محبوب کو ذرا سہ کانچ کا ٹکڑا بھی چبھے ناں۔۔تو ہمیں اس کی اذیت محسوس ہونے لگتی ہے۔۔۔کچھ ایسا ہی اس کے ساتھ ہو

رہا تھا۔۔۔وہ نہیں جانتی کیوں۔۔۔ لیکن وہ بے چین تھی کچھ دنوں سے۔۔ بہت بے قرار سی۔۔۔اس کا دل کہہ رہا تھا کہ معاویہ ٹھیک نہیں ہے۔۔

اس نے آہستگی سے دروازہ نوک کیا۔۔۔۔اندر سے کوئی ی جواب موصول نہ ہوا۔۔۔

اس نے پھر کیا۔۔۔خاموشی ملی

۔۔۔پھر کیا۔۔۔وہ ہی خاموشی۔۔۔

معاویہ۔۔۔میں سدرہ۔۔۔۔دروازہ کھولو پلیز۔۔۔۔"اس نے منتی انداز" میں کہا۔۔۔

میں جانتی ہوں تم اندر موجود ہو اور میں یہاں سے تب تک نہیں جاؤں گی"
جب تک تم دروازہ نہیں کھولو گے۔۔۔اس لیے پلیز کھولو۔۔۔"وہ معاویہ
سے ملے بغیر واپس نہیں جانے والی تھی۔۔۔۔

معاویہ اسے ہمیشہ ہی اگنور کیا کرتا تھا اس لیے یہ پہلی بار نہیں تھا جب وہ اسے
نظر انداز کر رہا ہو۔۔

کچھ دنوں پہلے وہ اپنے ہاتھ سے پیزا بنا کر لائی تھی۔۔۔اس نے کہیں بار
اپنے سنگ دل محبوب سے کہا۔۔کے چک لے۔۔۔ مگر اس نے چکنا تو دور
دیکھنا تک گوارا نہ کیا۔۔۔۔

معاویہ۔۔۔"اس نے پھر نوک کیا۔۔۔"

کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ ہاں؟؟؟۔۔۔کیوں تم بھائی بہن میری زندگی" میں آگ لگانے کے بعد بھی سکون سے نہیں بیٹھ رہے ہو؟؟۔۔۔کیا بگاڑا ہے میں نے تم دونوں کا آخر۔۔ہاں؟؟؟" دروازہ کھولتے ہی اس حسین لڑکے کی سرخ انکھیں اس کے روبرو ہوئیں۔۔۔

اگلے ہی پل وہ حلق کے بل چیخنے لگا۔۔۔

آپ کے بچپن کی محبت آپ پر یوں چیخے تو یقینا آپ کو تکلیف ہو گی اسے بھی ہوئی۔۔۔

سوری۔۔۔"اسے نہیں علم تھا کہ معاویہ اتنے برے موڈ میں ہے۔۔ورنہ" وہ کبھی دروازہ نہ بجاتی بار بار۔۔۔

اس کا دل ٹوٹا تھا۔۔۔آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔۔۔پہلے تو وہ صرف اگنور کرتا تھا لیکن اب۔۔۔۔اب تو چیخنے بھی لگا تھا۔۔۔اس کی جھنجھلاہٹ اس کے لہجے میں نمایاں تھی۔۔جو دل جلا رہی تھی جو دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بکھیر رہی تھی۔۔۔

وہ فورا معذرت کر کے وہاں سے بھاگی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں چمکتے ہوئے آنسوؤں نے معاویہ کو احساس دلایا کہ اس نے غلط کیا اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔وہ وقاص کا غصہ اس کی بہن پہ نہیں اتار سکتا۔۔۔

شٹ۔۔۔"اپنی غلطی کا احساس ہونے پر وہ فورا ہی آنکھیں میچ گیا۔۔۔"

سدرہ۔۔۔" وہ ہینڈسم لڑکا تیزی سے بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے آیا۔۔۔۔"

آواز دینے پر بھی وہ نہیں رک رہی یہ دیکھ۔۔اس نے عجلت سے اس کی نازک کلائی پکڑ کر روکا۔۔۔

"سدرہ۔۔۔"

سوری۔۔۔ غلطی ہو گئی مجھ سے آپ کو پسند کرنے کی۔۔۔ مگر اب اور" نہیں۔۔۔ آئندہ یہ بیوقوف لڑکی دوبارہ آپ کے دروازے پر تنگ کرنے نہیں آئے گی۔۔۔"اس نے مڑ کر اپنی کلائی پر اس سنگ دل کا ہاتھ دیکھا اور پھر بہت نرمی سے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ اپنے کلائی سے ہٹاتے ۔۔۔ غمگیں اور رنجیدہ لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔۔اور پھر اپنے ہاتھوں کی پشت سے آنسو صاف کرتی وہاں سے چل دی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن۔۔۔"کرن ابھی فرحا کو بتا ہی رہی تھی کہ اس نے صرف مذاق کیا تھا"
...کہ پیچھے سے کسی کی کھنکدار آواز اس کے کانوں کی سماعت سے
ٹکرائی۔۔۔

پیچھے پلٹ کر دیکھا تو جبران کا مسکراتا چہرہ نظر آیا۔۔۔

جبران۔۔۔"وہ فوراً ہی اس کی جانب آیا اس کے ساتھ پری بھی تھی۔۔۔"

کیسی ہو؟؟۔۔۔کافی وقت بعد ملے۔۔"کرن ان دونوں سے باتیں "
کرنے میں مشغول ہوئی تو فرحا خاموشی سے وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔

وہ سائیڈ میں کھڑے ہو کر ابھی بھی اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔۔۔جب کسی نے اسے اپنا ٹیشو پاس کیا۔۔۔ نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔۔تو ڈاکٹر سمیر مسکراتے ہوئے نظر آئے۔۔۔

" کسی نے آپ کو بتایا نہیں؟؟۔۔خوبصورت لڑکیاں روتے ہوئے بالکل اچھی نہیں لگتیں۔۔"اس حسین گڑیا نے سمیر کے ہاتھوں سے ٹیشو لیا تو سامنے کھڑے ابوذر کی آنکھوں میں وہ منظر کھٹک گیا۔۔۔

" کیوں رو رہی تھی ویسے آپ؟؟۔۔"وہ خاصہ فکر مند نظر آرہا تھا۔۔۔

" وہ۔۔میری دوست نے مذاق کیا تھا ایک۔۔بس اسی پہ رونا آگیا۔۔"۔۔"

اتنا چھوٹا دل ہے آپ کا۔۔" خاصہ خوبصورت مسکان تھی اس نوجوان "
کے چہرے کی۔۔۔ فرحا اسے دیکھتی رہی۔۔۔ یہاں تک کہ اس کی آنکھوں
سے آنسو بہنا از خود ہی رک گئے۔۔۔

سمیر۔۔۔ "ابوذر مزید برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لوی ڈوی منظر کو"
۔۔اس لیے وہ فورا ہی وہاں چلا آیا۔۔۔

اسے دیکھتے ہی فرحا نے منہ بگاڑا۔۔۔ اور مڑ کر وہاں سے چل دی۔۔۔

وہ فیس واش کرنے کے ارادے سے ریسٹ روم کی جانب بڑھی۔۔۔

پارٹی میں موجود ایک شخص نے سگریٹ جلا کر پینے کے بعد۔۔۔ وہیں سائیڈ
میں لاپرواہی سے پھینک دی۔۔۔

اس جلتی ہوئی سگریٹ سے سلک کے پردے بار بار ہوا کے سبب مس ہو رہے تھے۔۔کچھ ہی لمحوں میں انہوں نے آگ پکڑ لی۔۔۔اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ خوبصورت ہال پوری آگ کی زد میں آگیا۔۔۔

اچانک آگ لگنے پر بھگدڑ مچ گئی پورے ہال میں۔۔۔کچھ لوگ خود کو بچانے کے لیے بھاگ رہے تھے اور کچھ اپنے پیاروں کو۔۔۔

وقاص سب سے پہلے اپنی دادی کو برائیڈل اسٹائل میں اٹھا کر وہاں سے باہر نکلا۔۔۔

پیچھے کے دروازے پر آگ اتنی زیادہ بڑھ گئی تھی۔۔کے وہاں سے لوگوں کا نکلنا ممکن نہ رہا۔۔۔اس لیے مین گیٹ پر ہی افراتفری کا عالم تھا۔۔کوئی اِدھر بھاگتا نظر آرہا تھا تو کوئی اُدھر۔۔۔

آگ لگنے کے سبب دھواں اتنا زیادہ بڑھ گیا تھا کہ کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔اوپر سے سانس لینے میں الگ دشواری۔۔

کرن اپنے ارد گرد لگی آگ دیکھ۔۔۔بہت خوفزدہ ہو گئی تھی اور اپنی عادت کے مطابق منجمد بھی۔۔۔

میم چلیں میں آپ کو لے کر چلتا ہوں باہر۔۔"فرحا اور انا دونوں ہی " واش روم میں پھنسے ہوئے تھے جب آگ لگی۔۔۔انا کا مینجر اسے بچانے آن پہنچا تھا۔۔۔

فرحا یہ دیکھ۔۔کے انا کی مدد کرنے اس کا مینجر آگیا ہے بہت پریشان ہوئی ۔۔۔کہ اسے کون نکالے گا یہاں سے۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں مجھے بچانے کی۔۔۔بلکہ ایک کام کرو۔۔تم " جاکے ابوذر کو بتاؤ کہ میں واش روم میں ہوں۔۔۔اور اسے بھیجو میری مدد کرنے۔۔۔"انا کا جواب سن۔۔وہ دم بخود ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔کیا یہ لڑکی پاگل تھی؟؟۔۔۔یہاں زندگی اور موت کی لڑائی چل رہی تھی اور اسے رومینٹک ہونے کی پڑی تھی۔۔۔

فرحا نے سوچا وہ تو نہیں جا رہی۔۔۔کیوں ناں وہ اسکے مینجر سے مدد لے کر یہاں سے نکل جائے۔۔کیونکہ باہر آگ لگی ہوئی تھی اس لیے بہت مشکل

تھاان کا وہاں سے بغیر کسی کی مدد کے باہر نکلنا۔۔۔ساتھ ساتھ دھوئیں کے سب اب اسے سانس لینے میں مشکل پیش آرہی تھی۔۔۔

سنیں۔۔۔"ابھی وہ اسے پکار ہی رہی تھی۔۔۔کہ مینجر توانا کی بات سن" ایسے رفو چکر ہوا جیسے وہ اسی انتظار میں کھڑا تھا۔۔۔کہ بس وہ منع کرے اور وہ اپنی جان بچا کر بھاگے۔۔۔

ہیلپ۔۔۔ہیلپ۔۔۔"فرحانے حلق کے بل مدد کی پکار لگانا شروع" کی۔۔۔کیونکہ اسے پتہ تھاانا کو بچانے تو ابوذر آ ہی جائے گا لیکن اس کا کیا؟؟؟۔۔

کرن و پری ساتھ ہی کھڑے تھے۔۔۔چونکہ ان کا سلک کا سوٹ تھا اس لیے آگ جلدی پکڑ لے گی اس خوف سے پری بھی ہل نہیں رہی تھی۔۔۔

کرن کو سامنے سے وقاص آتا نظر آیا اور اس کی آنکھوں میں امید ابھری۔۔۔

وہ بہت مشکل سے ان کے پاس آ رہا تھا بیچ میں جلتی ہوئی ٹیبلوں کو ہٹاتا۔۔۔

اچانک کرن کو چھن چھن کی آواز محسوس ہوئی۔۔۔

اس نے اور پری نے گھبرا کر اوپر کی جانب دیکھا۔۔۔اوپر کے حصے میں آگ لگنے کے سبب۔۔۔وہ بڑا سہ کانچ کا فانوس گرنے کو تھا۔۔۔

وقاص بھاگتا ہوا ان کی جانب آیا۔۔۔۔

اس لڑکی کی ساری امیدیں۔۔۔بس اب وقاص سے وابستہ تھیں۔۔

وہ اپنے شوہر کے انتظار میں کھڑی تھی۔۔۔۔

کرن نے دیکھا کہ بجائے اسے اپنی باہو کے حصار میں کور کرنے کے۔۔۔
الٹا وقاص نے پری کو کیا۔۔۔ابھی وہ یہ منظر رنجیدگی ومایوسی سے دیکھ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے کسی نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔اگلے ہی پل وہ کسی اور کی باہوں میں تھی۔۔۔

وہ چہرہ نہیں دیکھ پائی۔۔وہ بس محسوس کر سکتی تھی وہ کسی کے سینے سے لگی ہوئی ہے۔۔۔۔

لائٹس آگ لگنے کے سبب اف ہو چکی تھیں۔۔۔

انا۔۔۔"انا واقف تھی اگر اپنی جان پر بھی کھیلنا پڑے ناں۔۔۔تو بھی"
کھیل کر ابوذر آئے گا۔۔

واش روم کے دروازے پر جب آگ لگی تو فرحا کی جان نکلی۔۔۔

دھوئیں کے سبب اسے دھانس لگنے لگی۔۔۔

انا اور وہ دونوں ہی اکسیجن کی کمی کی وجہ سے بری طرح کھانسنے لگیں۔۔۔
کے اچانک باہر سے کسی کے انا کو پکارنے کی آواز آئی۔۔۔

وہ ابوذر کی آواز تھی۔۔۔فرحا پہچان سکتی تھی۔۔۔

پیچھے ہٹو میں دروازہ توڑ رہا ہوں۔۔" باہر سے آواز آتے ہی وہ دونوں " پیچھے ہٹ کے کھڑی ہوئیں۔۔۔یہاں تک کہ ایک زوردار لات مار کر ابوذر نے ریسٹ روم کا مین دروازہ توڑا۔۔۔

ابوذر انا کے ساتھ فرحا کو وہاں دیکھ بری طرح چونکا۔۔۔

" مجھے پتہ تھا تم مجھے بچانے ضرور آؤ گے ابوذر۔۔۔"انا روتے ہوئے کہہ کر فوراہی اس کے گلے لگی۔۔۔جب کہ ابوذر کی نگاہ بے حال ہوتی فرحا پر تھی۔۔۔

ابوذر بغیر ایک لمحے کی دیری کے فوراہی انا کو برائڈل سٹائل میں کیری کر کے باہر بھاگا۔۔۔اس کا ارادہ واپس آکر فرحا کو بچانے کا تھا۔۔۔۔

لیکن شاید وہ بھول گیا تھا۔۔۔کوئی اس کے انتظار میں نہیں بیٹھا رہے گا۔۔۔

ان کے وہاں سے جاتے ہی فرحا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔وہ خود ہمت کر کے باہر نکلی۔۔۔

فرحا۔۔۔شکر ہے تم مل گئیں۔۔"اس لمحے جب وہ اپنی ساری امیدیں ہار" گئی تھی کہ کوئی اسے بچانے آئے گا۔۔تب اس کی آنکھوں کے سامنے خوبصورت چہرہ نمودار ہوا۔۔۔اور وہ چہرہ ڈاکٹر سمیر کا تھا۔۔۔وہ بہت پریشان نظر آ رہے تھے اس کے لیے۔۔۔بہت فکر مند۔۔۔۔

ڈاکٹر سمیر نے فوراً ہی اپنا کوٹ اتار کر اس کی پشت پر پھیلایا۔۔۔اور ساتھ ہی اسے برائیڈل سٹائل میں کیری کیا۔۔۔۔۔

وقاص پری کو باہر چھوڑ کر فوراہی اپنی ماں کو بچانے کے لیے اندر
بھاگا۔۔۔کیونکہ اسے مہوش خاتون کہیں پر بھی نظر نہیں آرہی تھیں۔۔۔

کرن تم ٹھیک ہو؟؟۔۔"کرن سن سی کیفیت میں گرفتار تھی۔۔۔ "

وہ ایک امید کا لمحہ جب وقاص کو اسے بچانا چاہیے تھا اور اس نے نہیں
بچایا۔۔۔اسے رنجیدگی کی اتھاہ گہرائیوں میں اتار گیا۔۔۔۔

میں تمھیں ڈاکٹر کے لے چلتا ہوں۔۔۔"کافی دیر ہو گئی تھی اس لیے انس"
خود آگیا تھا پری و کرن کو لینے۔۔۔لیکن جب یہاں پہنچا تو پتہ چلا آگ لگ گئی
ہے۔۔۔جس کی وجہ سے وہ فوراہی اپنی بہنوں کو بچانے اندر آیا۔۔۔

کرن کچھ بول نہیں رہی تھی اس لیے انس پریشان ہو کر اسے ڈاکٹر کے لے جانے لگا۔۔۔کچھ دیر بعد ہی کرن کی آنکھیں بھی بند ہو گئیں۔۔۔

ابوذرانا کو چھوڑ کر جیسے ہی مڑا فرحا کو لینے جانے کے لیے۔۔۔اسے سمیر آتا نظر آیا۔۔۔اور اس کی باہوں میں اپنی دشمن جاں۔۔۔۔

فائر بریگیڈ آچکی تھی۔۔۔۔آگ بجانے کا کام شروع ہو چکا تھا۔۔۔

سمیر نے باہر آتے ہی تھوڑا دور جا کر فرحا کو نیچے اتار دیا تھا۔۔۔لیکن اس کا نازک ہاتھ نہ چھوڑا۔۔۔وہ بری طرح کھانس رہی تھی اس لیے مسلسل اس کی کمر سہلا رہا تھا۔۔۔

میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔"انا فوراً ہی اپنے لرزتے وجود کے ساتھ ابوذر کے سینے سے لگ گئی۔۔۔

اسے کمفرٹیبل کرنے کے لیے اس حیسن نوجوان نے اس کی کمر کے گرد اپنا حصار باندھا۔۔۔۔

ابوذر نے ایک بار اپنی باہوں میں موجود انا کو دیکھا۔۔۔اور پھر اس سامنے کھڑی لڑکی کی جانب۔۔۔جس کی کلائی سمیر کی پکڑ میں تھی۔۔۔

میرے ہاتھ میں زیادہ اچھی لگتی ہے۔۔۔"وہ کلائی اس کے ہاتھ میں زیادہ" جچتی ہے۔۔۔ابوذر یہی سوچ رہا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

جب آگ پر مکمل قابو پالیا گیا اور تمام لوگوں کو باحفاظت نکال لیا گیا۔۔۔
اور پورا اعتماد ہو گیا کہ اندر کوئی ایک شخص بھی باقی نہیں بچا ہے۔۔۔تب جا
کے وقاص نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔

اب اس کی نگاہیں صرف اپنی بیوی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔

وہ کرن کو کال بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس کا نمبر کافی مہینوں سے کرن
نے بلاک لسٹ میں ڈال رکھا تھا۔۔۔

"ابوذر۔۔۔تونے کرن کو دیکھا ہے؟؟۔۔ "

نہیں تو۔۔۔"ابوذر کی نگاہیں خود متلاشی تھیں۔۔۔اور کیوں کر نہ ہوتیں" وہ انا کے لیے صرف پانی لینے گیا تھا اور جب واپس آیا تو فرحا غائب تھی اور سمیر بھی۔۔

اس کے دل کو ڈر لاحق تھا کہ کہیں وہ دونوں ساتھ نہ ہوں۔۔۔

میں فرحا کو کال کر کے پوچھتا ہوں۔۔۔"ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔۔۔ "

اسے تو ویسے بھی بہانہ چاہیے تھا بس۔۔۔فرحا کو کال کر کے پوچھنے کا کہ وہ کہاں ہے؟؟؟۔۔۔کس کے ساتھ ہے؟؟؟۔۔۔اور کیا کر رہی ہے؟؟۔۔ اور سب سے بڑھ کر۔۔کیا وہ ٹھیک ہے؟؟۔۔۔

بہت سے لوگوں کو زخمی ہو جانے یا بے ہوش ہونے کے سبب ہسپتال لے جایا گیا تھا تو یہ ممکن تھا کہ وہ ہسپتال میں ہوں۔۔۔اس بات کا اندازہ دونوں کو تھا۔۔۔

ابوذر کے کال کرتے ہی پہلی ہی بیل پر دوسری جانب سے کال ریسیو ہوئی۔۔۔

"ہیلو۔۔"

"ہاں بولو۔۔۔"

کہاں ہو تم؟؟۔۔"نہایت حق سے سوال کیا۔۔۔برابر میں کھڑا شخص" صرف اس کی ٹون دیکھ رہا تھا فرحا سے سوال کرنے کی۔۔۔

وہ ایسے سوال کر رہا تھا جیسے اپنی بیوی سے پوچھ رہا ہو۔۔۔

میں گاڑی میں ہوں اور اپنے گھر جا رہی ہوں۔۔۔"ابوذر کا گمان تھا کہ وہ "
ناراض ہو گی۔۔۔کیونکہ اس نے اسے نہیں بچایا اور وہ چاہتا بھی یہی تھا کہ وہ
ناراض ہو۔۔۔تاکہ وہ وضاحت دے سکے۔۔۔بتا سکے کہ وہ واپس آنے والا
تھا اس کے لیے۔۔۔لیکن مقابل ناراض نہیں تھی۔۔۔بالکل بھی نہیں تھی
۔۔۔اس کا لہجہ بہت نارمل تھا۔۔۔جیسے اسے توقع ہی نہ ہو۔۔۔کہ وہ اسے
بچائے گا۔۔اور یہ بات ابوذر کے دل کو ایک انجانی سی چوٹ دے گئ۔۔۔۔

کیا کرن تمہارے ساتھ ہے؟؟۔۔"وقاص کی آنکھیں اسے فورس کر "
رہی تھی کہ میرا سوال تو پوچھ لے بھائی۔۔

نہیں تو۔۔۔"فرحانے اپنے برابر میں کرن کو دیکھا۔۔۔جس نے فوراہی" نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

کرن اچھے سے واقف تھی یہ سوال کون کروارہاہے۔۔۔

فرحانے صاف جھوٹ کہا۔۔۔

وہ ابھی کرن کاچیک۔اپ کراکے ہسپتال سے نکلے تھے اوراب ڈائریکٹ گھر جارہے تھے۔۔۔

اواچھا۔۔۔وہ کیاہے ناں۔۔مجھے روبی ملاہے پڑاہوافرش پر۔۔۔تمھیں" اس لیے فون کیا۔۔تاکہ تم دیکھ کربتادوکے یہ کرن کے نیکلس کاتو نہیں ہے "۔۔۔

اووو۔۔۔کرن تمہارے نیکلس کا روبی گر گیا ہے کیا؟؟؟۔۔"بس معصوم"
فرحا کا پریشان ہو کر یہ سوال کرنا تھا۔۔کے دوسری جانب ابوذر کے ہونٹوں
پر مسکراہٹ بکھری۔۔۔

جبکہ کرن نے فوراہی اپنا ہاتھ سر پر مارا۔۔

فرحا۔۔۔"انس بھی فرحا کی معصومیت پر۔۔۔بے اختیار ہی اسے بیک ویو"
مرر سے دیکھنے لگا۔۔جس پر اس حسین لڑکی نے زبان دانتوں میں دبائی۔۔۔

یو چیٹر۔۔۔مجھے ٹریپ کیا تم نے"اگلے ہی پل وہ ابوذر پر بگڑ ئی۔۔۔"

گڈ نائٹ پڑوسن۔۔۔"ابوذر نے کہ کر کال کاٹی۔۔۔ "

کرن فرحا کے ساتھ ہے۔۔۔ فکر نہ کر۔۔۔"اس نے وقاص کے کندھے پر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے تیری کلائی سے تو خون نکل رہا ہے۔۔ چل میرے ساتھ"
۔۔۔"ابوذر کی اچانک ہی نگاہ اس وجیہہ مرد کی زخمی کلائی پر گئی۔۔۔جسے دیکھنے کے بعد۔۔۔وہ ایک منٹ اور نہ رکا۔وقاص کو لے کر ڈاکٹر کے یہاں پہنچا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن اپنے بستر پر آ کر لیٹی تو اس کی آنکھوں سے وہ منظر نہیں جا رہا تھا۔۔۔جب وقاص نے اس کے بجائے پری کو بچایا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے۔۔۔

"کیوں وقاص؟؟۔۔جب مجھے لگتا ہے کہ ہمارے درمیان سب صحیح ہونے لگا ہے۔۔۔میں تمہیں سمجھنے لگی ہوں اور تمہاری اس اکھڑ محبت کو بھی جو میری سمجھ سے بالاتر ہے۔۔۔۔تب تم سب خراب کر دیتے ہو۔۔۔ کیوں اپنی بیوی کو آگ میں چھوڑ کر تم سالی کو باہوں میں بھر کے لے کر گئے؟؟۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔"اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وقاص عباسی اس کا گریبان پکڑ کر پوچھے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

دروازہ کافی دیر سے نوک ہو رہا تھا۔۔۔فرحانیند میں چلتی ہوئی دروازے تک آئی۔۔۔

"اتنی صبح ہی صبح کیا لینے آئے ہو تم؟؟۔۔۔اگر چینی مانگنے کے بہانے روزانہ مفت کا ناشتہ میرے گھر کرنے کی سوچ رہے ہو ناں۔۔۔تو میں بتا دوں۔۔۔ فلاحی ادارہ نہیں کھول رکھا ہم نے یہاں۔۔۔اس لیے نکلو۔۔۔"ابوذر کو سفید پینٹ کوٹ واندرونی پنک شرٹ میں خاصہ تیار ہو کر اپنے دروازے پر کھڑا دیکھ۔۔۔وہ ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔منہ بسور کر تیکھی نظروں سے اسے سر تا پاؤں تکتے۔۔۔دبی دبی غراہٹ کے ساتھ اسے واپسی کا راستہ دکھانے لگی۔۔

"تمھیں کیا لگتا ہے میں اپنا ڈیزائنر سوٹ پہن کر جو لاکھوں کا ہے۔۔۔خوب بالوں میں جیل لگا کے۔۔۔آدھے گھنٹے اس چہرہ پر پولیش کر کے صرف

تمھارے گھر مفت کا ناشتہ کرنے آؤں گا۔۔۔"ابوذر کی ٹھیک ٹھاک تپادی تھی اس لڑکی نے۔۔۔

تو پھر؟؟۔۔"خاصہ معصومیت سے استفسار کیا۔۔۔"

اس کی معصومیت دیکھ...ابوذر کا خون مزید جلا۔۔۔

اس نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے گہرا سانس لیا۔۔۔

نکاح کے لیے آیا ہوں۔۔۔تیار ہو جاؤ۔۔۔۔مولوی صاحب آتے ہی" ہوں گے سمیر اور باقی لڑکوں کے ساتھ۔۔۔انشاءاللہ پندرہ منٹ بعد نکاح ہے ہمارا۔۔۔"اس نے تو جیسے فرحا کے سر پر ایٹم بم پھوڑا تھا۔۔۔وہ تو شکر تھا

کے کرن کل رات انس کے ساتھ چلی گئی تھی۔۔۔ورنہ وہ اتنی جلد بازی میں ہونے والے نکاح کی کیسے وضاحت دیتی اسے۔۔۔

بلکہ فرحا کو لگا۔۔۔اچھا ہی ہے کہ نکاح کرن کی پیٹھ پیچھے ہو جائے۔۔۔ ویسے بھی ایک ماہ بعد تو طلاق ہونی ہی تھی۔۔۔پھر کیا کرے گی وہ کرن کو یہ بات بتا کر۔۔۔

انہیں اپنا نکاح صرف سمیر کے سامنے شو کرنا تھا اور کسی کے سامنے شو کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔

ابوذر میں مولوی صاحب کو لے آیا ہوں۔۔"سمیر کی آواز پر۔۔۔وہ " دونوں اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

لو تم یہیں کھڑی ہو اور وہ مولوی صاحب کو بھی لے آیا۔۔اب جاؤ بس "
دوپٹہ پہن کر آجاؤ جلدی۔۔۔"فرحا کیونکہ نیند میں اٹھ کر آئی تھی۔۔اس
لیے اس نے دوپٹہ تک نہیں اوڑھا تھا۔۔۔

فرحا۔۔۔"ابھی وہ دوپٹے کے چکر میں اندر بھاگتی اس سے پہلے ہی سمیر کی "
آواز نے اسے روکا۔۔۔

وہ آواز ہی بتانے کے لیے کافی تھی کہ وہ بہت حیران ہے۔۔ابوذر کی ہونے
والی دلہن کے روپ میں فرحا کو کھڑا دیکھ۔۔۔

تو۔۔فرح۔۔۔فر۔۔فرحا۔۔سے نکاح کر رہا ہے؟؟۔۔"اسے جیسے اپنی "
آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔۔اس نے فوراً ہی ابوذر کی جانب دیکھ۔۔۔حیرت

سے پوچھا۔۔۔اس کے تو الفاظ بھی ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔یہ دیکھ ابوذر سمجھ چکا تھا کہ وہ بھی فرحا کے لیے فیلنگس رکھتا ہے۔۔۔

ہاں۔۔۔"وہ دو محبت کرنے والوں کے بیچ میں آگیا ہے۔۔کچھ ایسا محسوس" کر رہا تھا۔۔۔

ابوذر نے مزید اس کی آنکھیں نہ دیکھیں۔۔۔کیونکہ وہ آنکھیں اسے رنج میں مبتلا کرتی معلوم ہوئیں۔۔۔

اس رات نشے میں نہ صرف اس نے فرحا کی زندگی خراب کی تھی بلکہ اپنے بھائی جیسے کزن بچپن کے یار کی محبت پہ ڈاکہ بھی ڈالا تھا۔۔وہ کیسے شرمندہ نہ ہوتا؟؟۔۔۔لیکن وہ اب کچھ نہیں کر سکتا تھا اس حوالے سے۔۔۔جو ہو گیا

سوہو گیا یہ سوچ۔۔۔وہ سر جھٹکتا ہوا اندر چل دیا مولوی صاحب کو لے کر۔۔۔

فرحا سمیر کو دیکھ ہلکا سہ مسکرائی۔۔وہ مسکراہٹ بہت رنجیدگی بھری تھی ۔۔لیکن مقابل اپنے رنج میں اتنا ڈوبا ہوا تھا کہ اس نے محسوس ہی نہ کیا۔۔۔

فرحا کی آنکھیں جھلملانے لگی تھیں۔۔۔اسے اپنا دل پھٹتا معلوم ہوا۔۔۔ اس لیے وہ فورا وہاں سے ہٹ کر۔۔۔اندر دوپٹہ لینے گئی۔۔

کون چاہے گا اپنے محبوب کو اپنے نکاح کا گواہ بنانا؟؟۔۔لیکن یہ اس کی مجبوری تھی۔۔۔اسے تو گواہ بنانا ہی تھا۔۔۔آج کی یہ اذیت ہی کل کے لیے راستہ ہموار کر سکتی تھی۔۔۔

قبول ہے۔۔۔"جب مولوی صاحب نے فرحا کا نام لیا اس جگہ جہاں وہ" ہمیشہ سے انا اعوان کا نام سننا چاہتا تھا۔۔۔تو اس کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔

کیا وہ واقعی ایک اجنبی لڑکی سے نکاح کرنے جا رہا تھا جس کے متعلق وہ کچھ بھی نہیں جانتا۔۔۔۔

کل پوری رات آنکھوں میں گزری تھی۔۔وہ نہیں جانتا کیا تکلیف تھی اسے۔۔۔ مگر کچھ تو تھا جو چبھ سہ رہا تھا۔۔جو اذیت دے رہا تھا۔۔۔شاید وہ کلائی۔۔۔ہاں شاید وہ کلائی ہی تھی جو بے چینی کا سبب بنی۔۔۔۔

وہ منظر آنکھوں سے جا نہیں رہا تھا۔۔۔جب وہ کلائی سمیر کے ہاتھ میں دیکھی۔۔۔

اسے گمان ہوا وہ پاگل ہو گیا ہے۔۔۔یا شاید پچھتاوہ دماغ پر چڑھ گیا ہے۔۔۔اس لیے جلد سے جلد نکاح کرنا چاہتا تھا تاکہ جتنی جلدی ممکن ہو ان سارے معاملات کو ختم کر کے اس اجنبی لڑکی کو اپنی زندگی سے نکال پھینکے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔"مولوی صاحب نے پھر سوال کیا۔۔اس نے فرحا کی" جانب دیکھ۔۔پھر قبول ہے کہا۔۔۔

جب اس نے تیسری بار "قبول ہے" کہا۔۔۔تو فرحا کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔۔

سمیر اور اس کے دو دوست فرحا و ابوذر کے نکاح کے گواہ بنے۔۔۔

حجاب و قبول ہونے کے بعد مولوی صاحب مبارکباد دے کر چلے گئے اور باقی سب بھی۔۔۔اب کمرے میں صرف وہ دونوں ہی رہ گئے تھے۔۔۔

فرحا اپنے دوپٹے میں سے سامنے بیٹھے نوجوان کو دیکھ رہی تھی جو اب اس کا دولہا تھا۔۔۔مانا یہ سب وقتی تھا لیکن اس کے باوجود جو وہ جذبات اس وقت محسوس کر رہی تھی وہ بہت مختلف اور بہت نئے تھے۔۔۔۔

اب کیا چاہتی ہو کہ منہ دکھائی دوں دوپٹہ اٹھا کر؟؟۔۔۔اب اتار بھی دو" دوپٹہ۔۔سب چلے گئے ہیں۔۔۔"کیوں کہے۔۔کہ دل اٹک رہا ہے دوپٹے پہ بار بار جا جا کر۔۔۔

یہ احساسِ ذمہ داری کہ سامنے بیٹھی لڑکی اب بیوی ہے میری۔۔۔اس کے لیے بہت نیا تھا۔۔

فرحانے اس کی بات سنتے ہی دوپٹہ منہ بسورتے ہوئے اتارا۔۔۔

دونوں خاموشی سے بیٹھے رہے۔۔۔

ابوذر کی زندگی میں یہ پہلی بار تھا جب اس کے پاس بولنے کے لیے کچھ نہ تھا۔۔۔

چائے ملے گی؟؟۔۔"لچکدار انداز میں استفسار کیا۔۔۔ "

کل اتنی لڑائی کے بعد صبح ہی صبح نکاح کرنے کیسے چلے آئے؟؟۔۔"فرحا کو" یہ بات جیسے ہضم نہیں ہو رہی تھی ابھی تک۔۔۔

وہ چائے بنانے کے لیے اپنی جگہ سے کھڑے ہو۔۔۔کچن کی جانب بڑھتے ۔۔۔۔ تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔

تمھیں کب یاد آیا سب کچھ ؟؟؟اور کتنا یاد آیا؟؟۔۔۔"اس حسین گڑیا " کو سوال کے جواب میں پلٹ سوال ملا۔۔وہ بھی اتنا گہرا۔۔کہ وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

کیا بتاتی کہ سب کچھ یاد آچکا ہے۔۔۔مقابل کو بتانے سے کہیں بہتر۔۔۔وہ شرم کے مارے مرنا پسند کرئے۔۔۔

فرحا میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔۔اور اب ہم ویسے بھی میاں بیوی ہیں اس" لیے بتاؤ مجھے۔۔۔"اس بار اس نوجوان کی آواز رعبدار تھی۔۔۔

چلو جی نکاح ہوئے دیر نہیں ہوئی اور یہ تو مجھ پر ابھی سے حکم چلانا شروع "
کر چکا ہے۔۔۔" وہ منہ ہی منہ بڑبڑاتی فریج سے دودھ نکالنے لگی۔۔۔

ہا۔۔۔ کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔ابھی میرا ہارٹ فیل ہو جانا تھا۔۔۔" وہ ابھی "
دودھ لے کر پلٹی ہی تھی کہ ابوذر کا چہرہ سامنے کسی جن کی طرح نمودار
ہوا۔۔۔ جس پر وہ گھبرا کر ایک قدم پیچھے ہوئی۔۔۔اور اپنے دل کے مقام پر
ہاتھ رکھ۔۔۔۔ تیزی سے بولی۔۔۔

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

میں نے پوچھا کتنا یاد آیا تمہیں؟؟۔۔"اس لڑکی کے ہاتھ سے دودھ کی "
دیگچی لے کر سامنے سلپ پر رکھ۔۔اس کا راستہ مکمل بلاک کر۔۔۔ایک ابرو
اچکا کر۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح پوچھا۔۔۔

فرحا کے گال لال پڑے اس کا سوال سن۔۔۔

کچھ کچھ۔۔۔"وہ جانتی تھی جان نہیں چھوڑے گا یہ جن۔۔۔جب تک "
اسے جواب نہیں دے گی۔۔۔اس لیے نظر جھکا کر تیزی سے جھوٹ
کہا۔۔۔

گال اتنے لال کیوں ہو رہے ہیں پھر تمہارے؟؟۔۔"وہ دشمن جاں تو جیسے "
جان کو ہی اٹک گیا تھا۔۔۔

شاید سردی کی وجہ سے۔۔۔"اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا اس "
دشمن جاں کی نزدیکی کے سبب۔۔۔

وہ لڑکی بمشکل بہانا بنانے لگی۔۔۔

"کون سی سردی؟؟۔۔۔آم کا موسم ہے یہ۔۔۔"اس نے جیسے لمحہ بھر میں جھوٹ پکڑ لیا ہو۔۔۔

"کیا تمھیں اتنی سی بات سمجھ نہیں آ رہی کے میں نہیں بات کرنا چاہتی اس حوالے سے۔۔۔کیوں مجھے پھر انکمفرٹیبل کر رہے ہو بار بار سوال کر کے"
آخر کار وہ جھنجھلا کر بول ہی اٹھی تھی۔۔۔

فرحا غلط مطلب اخذ کر گئی تھی اس بیچارے کے سوال کا۔۔وہ تو صرف اتنا جاننا چاہتا تھا کہ کیا اس لڑکی کو یاد ہے۔۔۔کہ اس نے کہا تھا کے وہ اکیلا نہیں ۔۔۔وہ اس کے ساتھ ہے۔۔۔

" یہ چابی پکڑو۔۔گھر کی صفائی کر دینا۔۔اور کچھ اچھا سہ پکا دینا رات کے لیے ۔۔میں کھانا گھر پر ہی کھاؤں گا۔۔۔"ابوذر اپنے اپارٹمنٹ کی چابی نکال کر اس کے ہاتھ میں پکڑاتے گویا ہوا۔۔۔تو وہ اس کا چہرہ دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

" میں نوکرانی نہیں ہوں تمہاری" وہ فوراہی اعتراضا بولی۔۔۔

" اچھا بگڑ کیوں رہی ہو۔۔۔صفائی مت کرنا بھلے سے۔۔۔میں خود کر لوں گا آفس سے آکر۔۔۔بس کھانا بنا دینا۔۔۔"ابوذر کو شروع سے ہی ایک ایسی لڑکی کی خواہش تھی جو اس کے لیے گھر کے کھانے بنائے۔۔۔اب جب ایسی لڑکی نصیب میں آگئی تھی۔۔چاہے کچھ وقت کے لیے ہی صحیح۔۔تو وہ کیوں کر فائدہ نہ اٹھائے۔۔۔

اس کا لہجہ اس بار التجائی تھا۔۔یہ دیکھ۔۔۔فر حار اضی ہوئی۔۔۔

اچھا چابی رکھ لو۔۔۔میں کھانا یہیں بنالوں گی اپنے گھر میں۔۔رات کو "
جب تم آفس سے آجاؤ۔۔تو مجھے کال کر دینا میں دینے اجاؤں گی۔۔۔۔"
فرحا کو ابوذر کے اپارٹمنٹ کی چابی لینا ٹھیک نہ لگا۔۔۔

وہ ایک امیر زادہ تھا تو یقیناً اس کے گھر کی چیزیں بھی قیمتی ہوں گی وہ نہیں
چاہتی تھی کوئی چیز غائب ہو اور اس کے سر پر نام آئے۔۔۔

نہیں۔۔کھانا تم میرے گھر پر بناؤ گی میرے سامان سے۔۔۔۔وہ تو میں "
وقاص کی مدد کر رہا تھا اس لیے گھس کر آیا تھا تمہارے گھر۔۔۔ورنہ مجھے
"شوق نہیں ہے کسی کے گھر گھس کر کھانا کھانے کا فری میں۔۔۔

"تو جب تم گھر آجاؤ گے تو میں اسی وقت آکر تازی بنادوں گی۔۔ "

اس طرح تو تمھیں پریشانی ہو جائے گی۔۔۔تم چابی رکھ لو ناں۔۔جب "
سہولت ہو۔۔جا کر بنا لینا۔۔۔"ابوذر سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ لڑکی کیوں راضی
نہیں ہو رہی اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر جانے میں۔۔۔جب کہ وہ
خود بار بار اجازت دے رہا ہے۔۔۔

دیکھو۔۔۔میں تمہارے گھر کی چابی نہیں رکھ سکتی۔۔"اس نے صاف "
انکار کیا

اور کیوں نہیں رکھ سکتی؟؟"مقابل نہ سمجھی سے۔۔ "

کیونکہ تمہارے گھر میں قیمتی سامان ہو گا اور میں نہیں چاہتی کہ وہ ادھر "
ادھر ہو اور تم سمجھو کے میں نے۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ مقابل
نے فورا اپنی شہادت کی انگلی اس کے ہونٹوں پر رکھی۔۔۔

شش۔۔پورا ابوذر رحمان تمہارے نام ہو گیا کچھ دیر پہلے۔۔۔۔اور تم "
معمولی سے سامان کے لیے ڈر رہی ہو۔۔۔مجھے اعتبار ہے تم پر بے وقوف
۔۔۔ایسے ہی تھوڑی تم سے نکاح کیا۔۔۔اب پکڑو۔۔۔"بے وقوف کا لفظ
کہتے وقت اس نے ہلکے سی اپنی پیشانی اس کی پیشانی سے ٹکرائی۔۔

وہ دونوں اجنبی تھے ایک دوسرے کے لیے۔۔لیکن اس کے باوجود اس
نوجوان نے کہا وہ اعتبار کرتا ہے۔۔یہ بہت بڑی بات تھی فرحا کے لیے۔۔۔

اپنے نئے دولہے کو وہ لڑکی دم سادے تکنے لگی۔۔۔

برانڈڈ کپڑوں میں کہیں بار دیکھا تھا اسے۔۔۔ لیکن تب وہ کبھی اتنا خوبصورت نہ لگا جتنا وہ اب لگ رہا تھا۔۔ سب سے بڑھ کر وہ اپنا لگ رہا تھا اب

۔۔۔۔۔

جب اس نے کہہ دیا کے وہ اعتبار کرتا ہے۔۔ تو فرحا نے بڑے اطمینان سے چابی رکھ لی۔۔۔ کیونکہ اس کے نزدیک یہ چابی ابوذر نے نہیں دی تھی۔۔۔ یہ چابی اس کے شوہر نے دی تھی۔۔۔

چائے تو پی لو" اسے جاتا دیکھ۔۔ فرحا تیزی سے بولی۔۔ "

آفس میں پی لوں گا۔۔ لیٹ ہو گیا ہوں پہلے ہی۔۔۔ "بغیر مڑے" کہتا۔۔۔ وہ گھر سے نکلا۔۔۔۔۔

فرحا" دروازے پر پہنچ کر اس نے پھر آواز لگائی۔۔۔"

ہاں؟؟۔۔"فرحا اس کی آواز پر۔۔۔فورا ہی کچن سے نکل کر آئی"

میں جا رہا ہوں۔۔۔دروازہ اچھی طرح بند کرو... تم ویسے بھی اکیلی"
ہو۔۔۔۔۔"صرف ایک نکاح ہی تو ہوا تھا۔۔۔لیکن مانو سب بدل گیا ہو۔۔
اب وہ صرف فرحا نہیں تھی اس کے لیے۔۔۔اب وہ اس کی بیوی تھی
۔۔۔جسے وہ اکیلے گھر میں چھوڑ کر جانے میں ڈر رہا تھا۔۔۔

اس کی حفاظت ابوذر کی اولین ترجیح تھی اس لمحے۔۔۔

اوکے۔۔۔"فرحانے زیادہ سوچے بغیر۔۔۔فوراًاس کے کہنے پر دروازہ" اچھے سے لاک کر لیا۔۔

وہ ہمیشہ سے ہی اکیلے رہتی آئی تھی یہ کوئی پہلی بار نہیں تھا۔۔لیکن اس کے باوجود ابوذر کا اس کی فکر کرنا۔۔اسے اچھا لگا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ نہاء کر نکلی۔۔۔تو سیل رنگ ہوتا دکھائی دیا۔۔۔

اس حسین لڑکی نے اسکرین دیکھی۔۔۔تو دادی کا نام چمک رہا تھا۔۔۔بغیر ایک لمحے کی دیری کے۔۔۔اس نے فوراً کال ریسیو کی۔۔

میں تمہارے گھر آئی ہوئی ہوں المعراج مینشن۔۔ لیکن یہاں تو تم ہو ہی"
نہیں۔۔مجھے ملازمہ نے بتایا کہ تم ابھی تک یہاں واپس نہیں آئی ہو۔۔۔ایسا
کیوں بیٹا؟؟۔۔۔تم لوگوں کی تو رجوع ہو چکی ہے ناں۔۔۔یاو قاص نے
جھوٹ کہا ہے مجھ سے؟؟۔۔۔دیکھو بیٹا جو بھی بات ہے سچ بتادو۔۔مانا میں
بوڑھی ہوں لیکن میں قبول کرلوں گی۔۔جہاں اتنے صدمے سہے ہیں وہاں
یہ بھی سہہ لوں گی۔۔۔"رخشی خاتون سلام دعا کے بعد۔۔۔اس سے المراج
مینشن میں نہ ہونے کی اصل وجہ پوچھ رہی تھیں۔۔۔انہیں لگ رہا تھا ان
کے بڑھاپے کے سبب وقاص نے ان سے جھوٹ کہا ہے رجوع کے متعلق
۔۔۔

کرن کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہو گئی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا کیا جواب
دے۔۔۔ابھی تک اس نے اس متعلق کچھ نہیں سوچا تھا۔۔اس کے گھر

والے خلع کے لیے کیس دائر کرنے کا سوچ رہے تھے۔۔۔وہ یہ بات جاننے کے باوجود کیسے المعراج مینشن میں شفٹ ہو سکتی تھی۔۔۔

کرن؟؟۔۔"وہ اپنی سوچوں میں اتنا مگن تھی کہ رخشی خاتون کو محسوس" ہوا جیسے لائن کٹ گئی ہو۔۔۔انہوں نے اسے دوبارہ مخاطب کیا۔۔۔

جی۔۔۔وہ دراصل دادی۔۔۔میں آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گی" ۔۔۔میں وقاص کے نکاح میں دوبارہ نہیں آنا چاہتی تھی۔۔اور یہ بات میرے گھر والے جانتے ہیں۔۔۔آپ کے پوتے نے سوائے تکلیفوں کے "کچھ نہیں دیا ہے مجھے۔۔۔پھر میں بیمار بھی ہوں۔۔

"بیمار؟۔۔"

لگتا ہے آپ کو وقاص نے بتایا نہیں میری بیماری کے متعلق۔۔۔میں بیمار "
ہوں دادی۔۔۔میں بچے پیدا نہیں کر سکتی۔۔۔"کرن دانستہ طور پر انہیں یہ
بات بتائی تھی تاکہ وہ اسے پریشرائز کرنا بند کریں وقاص کی زندگی میں دوبارہ
آنے کے لیے۔۔۔لیکن کہیں نہ کہیں اس کے دل کو امید لاحق تھی۔۔کہ
دادی بولیں۔۔۔کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔اولاد تو اللہ کی طرف سے ہوتی
ہے۔۔۔نہیں ہے تو کیا۔۔۔تم آجاؤ لیکن اس کا دل ٹوٹا یہ دیکھ۔۔۔کہ دادی
پھر خاموش ہو گئیں۔۔۔

"کیا وقاص جانتا ہے تمھاری اس بیماری کے متعلق؟؟۔۔۔ "

جی۔۔۔وہ جانتا ہے۔۔۔"کرن نے ایک گہرا سانس بھر کر۔۔۔آہستگی"
سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔"فقط اتنا جواب۔۔۔اور پھر خاموشی طاری ہو گئ۔۔۔"

کرن اچھے سے واقف تھی۔۔۔عباسی خاندان کی بہو رخشی خاتون ایسی عورت کو نہیں منتخب کر سکتیں۔۔۔جو انہیں جائیداد کا وارث نہ دے سکے۔۔۔وہ لاکھ پسند کرتی ہوں اسے۔۔۔لیکن وہ پہلے اپنے خاندان کے متعلق سوچیں گی۔۔۔اپنے پوتے کے متعلق سوچیں گی۔۔۔اس کے فیوچر کے متعلق سوچیں گی۔۔۔

اچھا میں بعد میں بات کرتی ہوں تم سے۔۔"انہوں نے کچھ دیر بعد " گمبھیر لہجے میں کہا۔۔اور پھر کال کاٹ دی۔۔۔

ان کا کچھ نہ کہنا۔۔کرن کو اندر تک توڑ گیا تھا۔۔۔اس کے خوبصورت ہونٹوں پر رنجیدہ سی مسکراہٹ بکھر ئی۔۔۔

وہ اچھے سے واقف تھی اس نے رخشی خاتون کو اپنی بیماری کے متعلق بتا کر نہ صرف اپنا بلکہ وقاص کی جانب سے بھی راستہ بند کیا ہے۔۔۔اب کچھ بھی ہو جائے رخشی خاتون وقاص کو دوبارہ اس کی زندگی میں خود بھی نہیں آنے دیں گی۔۔۔

اس نے پھر ایک گہرا سانس لیا۔۔اسے علم ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔کب اس کی کانچ سی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سدرہ... جلدی اٹھ کر تیار ہو۔۔۔"وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی تھی۔۔۔"
جب مہوش خاتون آکر جلد بازی مچانے لگیں۔۔۔

کیوں؟؟۔۔کوئی آرہاہے کیا؟؟۔۔"اس نے سستی سے انگڑائیاں لیتے"
ہوئے۔۔اٹھ کر بیٹھ۔۔۔اپنی والدہ کی جانب دیکھ۔۔۔بیزاریت سے پوچھا
۔۔۔

تمھاراپرنس چارمنگ۔۔۔وہ بھی رشتہ لے کر۔۔۔"مہوش خاتون کے"
خوشی سے بتاتے ہی۔۔سدر کی حیرانگی سے آنکھیں پھیلیں۔۔۔

آپ کامطلب معاویہ؟؟۔۔"اسے جیسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا"
تھا۔۔۔دوبارہ تصدیق کرنے کے لیے خوشی سے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔معاویہ۔۔۔اس کی مام کافون آیا تھا ابھی مجھے بتانے کے لیے۔۔کے"
"رشتہ لے کر آرہی ہیں۔۔۔

پہلے تو وہ خوشی سے جھوم کر اپنی ماں کے گلے لگی۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے اسے یاد آیا معاویہ اسے پسند نہیں کرتا۔۔۔ وہ تو اسے دیکھنا تک گوارا نہیں کرتا۔۔ پھر یہ اچانک رشتہ کیوں؟؟۔۔۔

اس کی ساری خوشی ان سوالوں کے زیر اثر کہیں کھو گئی تھی۔۔ لیکن وہ پھر بھی تیار ہونے گئی۔۔ کچھ دیر بعد۔۔۔ معاویہ اپنی فیملی کے ساتھ ان کے گھر آن پہنچا۔۔۔

معاویہ کے چہرے پہ ذرا سی بھی مسکراہٹ نہیں تھی۔۔۔ بلکہ ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے بندوق کی نوک پر بیٹھا کر لایا گیا ہو۔۔۔ وہ بہت اداس دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ خاص طور پر اس کی آنکھیں۔۔۔

سدرہ کو محسوس ہو گیا تھا وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔وہ یہ رشتہ بھی مانگنے صرف اپنے والدین کی وجہ سے آیا ہے۔۔۔

آپ کو تو پتہ ہی ہے ہمیں سدرہ شروع سے اپنے معاویہ کے لیے پسند ہے "
۔۔آج ہم بقاعدہ اس کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں آپ سے "یہ وہ جملے تھے جن کا انتظار سدرہ نے نہ جانے کب سے کیا تھا۔۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جملے سننے کے بعد اس کے پیٹ میں تتلیاں اڑنے لگتیں۔۔۔گدگدیاں مچنے لگتیں۔۔۔خوشی کے مارے وہ ساتویں آسمان پر ہوتی۔۔۔مگر ایسا کچھ نہ تھا۔۔۔

اس لڑکی کی سیل رسپیکٹ اجازت نہیں دے رہی تھی کسی پر زبردستی مسلط ہو جانے پر۔۔۔

جی جی۔۔۔آپ ہی کی بیٹی ہے۔۔۔" معاویہ ان کا دیکھا بھالا لڑکا تھا۔۔بلکہ "
اس رشتے کا انتظار تو وہ شروع سے کر رہی تھیں اپنی بیٹی کے لیے۔۔۔آج
جب رشتہ آیا تو وہ کیسے پیچھے ہٹ سکتی تھی۔۔۔انہوں نے باخوشی اس رشتے
کی رضامندی دی۔۔۔

آپ برا نہ مانیں۔۔۔تو ہم چھوٹی سی رسم کرنا چاہتے ہیں ابھی۔۔۔معاویہ "
"کے ہاتھ سے سدرہ کو انگوٹھی پہنا کر۔۔۔

جی اس میں برا ماننے والی کیا بات ہے۔۔۔آپ ہی کی بیٹی ہے۔۔۔" "
مہوش خاتون کے جواب دیتے ہی۔۔۔معاویہ کی والدہ نے اس کے ہاتھ میں
انگوٹھی دی۔۔۔

اس ہینڈسم لڑکے نے خاموشی سے انگوٹھی ہاتھ میں پکڑ کر۔۔سدرہ کے آگے اپنا ہاتھ کیا تاکہ وہ اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے۔۔۔

مگر سب حیران ہوئے یہ دیکھ۔۔کہ سدرہ نے ہاتھ نہیں بڑھایا۔۔۔

اس نے معاویہ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیا۔۔۔

بیٹا۔۔۔ہاتھ آگے بڑھاؤ۔۔"مہوش خاتون نے بڑی محبت سے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

چھوٹی ہے نا۔۔۔اس لیے نروس ہو گئی ہے۔۔۔"مہوش خاتون نے " ہچکچاہٹ مٹانے کے لیے مسکرا کر کہا۔۔۔تو سب جوابا مسکرانے لگے۔۔

لیکن معاویہ جانتا تھا ایسا کچھ نہیں ہے۔۔وہ نروس نہیں ہوئی۔۔۔وہ ہاتھ دینا ہی نہیں چاہتی۔۔۔

مہوش خاتون نے اپنے ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔معاویہ کے ہاتھ میں دیا۔۔۔

معاویہ نے ایک لمحے کی دیری کیے بغیر اس کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا دی۔۔۔جیسے کوئی بوجھ اتارا ہو۔۔۔

"بھئی ہماری طرف سے تو ابھی کوئی انگوٹھی نہیں ہے۔۔لیکن ہم بعد میں بنوا کر دے دیں گے معاویہ کے لیے۔۔۔"کیونکہ سب کچھ جلد بازی میں ہوا تھا اس لیے مہوش خاتون کو موقع نہیں ملا تھا تیاری کا۔۔اور پھر وہ کہاں جانتی تھی۔۔کہ وہ لوگ رسم کرنے کے لیے آرہے ہیں۔۔۔

میرے شوہر کی طبیعت ذرا خراب رہتی ہے اس لیے ہم ذرا جلدی کے خواہش مند ہیں۔۔" معاویہ کی والدہ مسکرا کر بولیں۔۔۔۔

میں ذرا وقاص سے اور اس کی دادی سے بات کر لوں۔۔۔ پھر آپ کو جواب دیتی ہوں۔۔۔" مہوش خاتون سدرہ کی زندگی کا فیصلہ خود اکیلے نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔ یقیناً انہیں وقاص کی ضرورت تھی۔۔۔ جہیز تو اسی نے دینا تھا۔۔ لیکن وقاص سے ان کی لڑائی چل رہی تھی۔۔۔ یہ بات وہ مہمانوں پر تو ظاہر نہیں کر سکتی تھیں۔۔ اس لیے انہوں نے تھوڑا وقت مانگا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ابوذر گھر میں داخل ہوا تو اس کا ویلکم مزے دار خوشبو نے کیا۔۔۔

وہ اپنا کوٹ اور ٹائی اتار کر صوفے پر رکھ۔۔۔فورا کچن کی جانب آیا۔۔۔

زندگی میں اس سے زیادہ حسین احساس اور کوئی نہیں ہو سکتا۔۔۔کہ آپ تھکے ہارے گھر آؤ۔۔اور آپ کے لیے آپ کی بیوی گرما گرم کھانا تیار کرتی ملے۔۔۔

"آگئے؟؟۔۔"

ہمم۔۔۔"مقابل نے جواب میں اثبات میں سر ہلایا اور کاؤنٹر سے ٹیک لگا" کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

پانچ منٹ لگیں گے ابھی۔۔۔جب تک تم فریش ہو جاؤ۔۔"اس حسین" موم کی گڑیا نے سجیشن دیا۔۔۔

میں فریش ہی ہوں۔۔۔تم بس مجھے کھانا دو۔۔۔مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔" ویسے اسے بھوک کا احساس نہیں تھا۔۔لیکن جیسے ہی مزے دار کھانے کی خوشبو ناک میں گھسی۔۔پیٹ میں چوہے دوڑنے لگے۔۔۔

اچھا تو پھر میری تھوڑی ہیلپ ہی کرا دو۔۔"فرحانے لچک دار انداز میں " کہا۔۔۔

بولو۔۔"مقابل فوراراضی ہوا مدد کرنے کے لیے۔۔۔"

"تھوڑے سے برتن بھر گئے ہیں وہ دھو دو۔۔۔ "

برتن۔۔۔اوکے۔۔۔"وہ ہونٹوں کو ٹوسٹ کرتے ہوئے۔۔۔اپنے کف" کے بٹن کھولنے لگا۔۔۔

وہ پہلی تھی اس کی زندگی میں آنے والی۔۔جو اس سے برتن دھلوا رہی تھی۔۔۔

اس نے آستینیں موڑ کر اوپر چڑھاتے ہوئے۔۔۔بیسن کا رخ کیا۔۔۔ جہاں برتن بھرے نظر آرہے تھے۔۔۔

کیونکہ وہ زندگی میں پہلی بار برتن دھو رہا تھا اس لیے اسے کوئی اندازہ نہیں تھا کہ کتنی لیمن میکس کی ڈراپ ڈالے جو برتن صاف دھلیں۔۔۔اس لیے اس نے پوری آدھی بوتل ایک ہی دیگچی میں الٹ دی۔۔۔

اس کے بعد جو جھاگوں کا سیلاب آیا۔۔۔پورا بیسن ببل سے بھر گیا تھا۔۔۔

فرحا کنکھیوں سے اس پر نظر رکھے ہوئے تھی۔۔۔کہ وہ ٹھیک طرح برتن دھو رہا ہے یا نہیں۔۔ لیکن جب اس نے دیکھا کہ اسے تو برتن دھونے آتے ہی نہیں۔۔۔تو وہ اپنے سالن کا چولہا ہلکا کر۔۔ عجلت سے اس کی جانب آئی۔۔۔

ادھر دو تم اسکرب۔۔۔اور تم جا کر صوفے پر سے میری پونی اٹھا کر لاؤ۔۔" اور میرے بال باندھو۔۔میں یہ خود دھولوں گی۔۔۔"فرحا نے بگڑ کر اس کے ہاتھ سے اسکرب لیا۔۔۔۔

میں دھو تو رہا ہوں۔۔"ابوذر فوراہی معصومانہ چہرہ بنا کر جتاتے ہوئے "
بولا۔۔۔

نہیں بہت شکریہ۔۔۔آپ رہنے دیں۔۔اگر آپ اس طرح دھوئیں "
گے۔۔تو پوری بلڈنگ میں ببلز کا سیلاب آجائے گا۔۔۔"وہ منہ بسور کر
بولی۔۔۔

اچھا تو پھر مجھے سیکھا دو۔۔تاکہ میں بھی تمہاری ہیلپ کر سکوں "
روزانہ۔۔۔"ابوذر کی بات سن۔۔۔فرحا کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

"تو کیا تم مجھ سے روزانہ کھانا بنواؤ گے؟؟ "

"تو۔۔۔بیوی ہو تم میری۔۔۔تم نہیں بناؤں گی تو اور کون بنائے گا میرے لیے کھانا۔۔" وہ لاپرواہی سے کہتا۔۔پونی لینے چلا گیا۔۔۔

بیوی کہہ کر اس نے فرحا کو لاجواب کر دیا تھا۔۔۔

فرحا خاموشی سے برتن دھونے لگی۔۔۔کے اچانک پیچھے سے ابوذر آکر۔۔۔اس کے بال سمیٹ کر۔۔۔پونی باندھنے لگا۔۔۔

زندگی میں پہلی بار کوئی لڑکا اس کے پونی باندھ رہا تھا۔۔۔یقیناً یہ احساس بہت نیا تھا۔۔اسے عجیب بھی لگا لیکن برا نہیں۔۔۔

ابوذر سلپ سے ٹیک لگا کر اب اسے برتن دھوتے دیکھ رہا تھا۔۔۔دیکھ کیا رہا تھا اصل میں تو وہ سیکھ رہا تھا۔۔۔تاکہ وہ اس کی مدد کر سکے۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔ کھانا تیار ہوا۔۔۔

دونوں نے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔۔۔

"کیا کرن آج رات گھر آئے گی؟؟۔۔ "

نہیں۔۔ وہ بھاگ رہی ہے وقاص سے۔۔۔انس خلع کا کیس دائر کروانے کا"
"جو کہ رہا ہے

او۔۔۔ تو پھر تم یہیں رک جاؤ۔۔ "بس ابوذر کا کہنا تھا۔۔ کہ فرحا کی تعجب"
سے آنکھیں پھیلیں۔۔اور وہ کھانا چھوڑ کر اس کی جانب پھٹی نظروں سے
دیکھنے لگی۔۔۔

کیوں؟؟۔۔"وہ خود بھی نہیں جانتی کس قدر اعتراض ابھرا تھا اس کے "
لہجے میں۔۔

"کیونکہ تم اکیلی رہو گی۔۔۔ "

میں ہمیشہ سے ہی اکیلے رہتی شئ ہوں۔۔۔"فرحا کو اس کے روکنے کی "
دلیل بالکل بے معنی سی لگی۔۔

خاصہ جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

تم ہمیشہ کیسے رہتی آئی ہو۔۔۔کیا کرا ہے۔۔ان سب سے میرا کوئی تعلق "
نہیں۔۔۔اس وقت تم میری بیوی ہو۔۔۔یعنی میری ذمہ داری۔۔۔تم

اکیلے گھر میں رہو گی۔۔تو مجھے فکر لگی رہے گی۔۔اس لیے یہیں رہو۔۔ہاں اگر کرن آجائے تو چلی جانا۔۔۔مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔"فرحان لوگوں میں سے تھی جس کا آگے پیچھے کوئی نہیں تھا جو اس کی فکر کرے۔۔جسے اس کے اکیلے رہنے پر اعتراض ہو۔۔۔مگر آج وہ سامنے بیٹھا نوجوان اس کی فکر کر رہا تھا۔۔۔اس کے لیے پریشان ہو رہا تھا کہ وہ اکیلے کیسے رہے گی۔۔۔۔اسے اپنی ذمہ داری سمجھ رہا تھا۔۔۔وہ کیسے خوش نہ ہوتی؟؟۔۔وہ کیسے اس کی بات نہ مانتی؟؟؟۔۔۔

اس نے ظاہر نہیں کیا۔۔لیکن ابوذر کا اس کے لیے اتنی فکر کرنا اس کے دل کو چھو رہا تھا۔۔۔

بمشکل اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کو روکتے۔۔۔وہ پانی کا گلاس منہ سے لگا گئی۔۔۔

یہ مت کہنا تم سونے جا رہی ہو۔۔۔ادھر آ جاؤ۔۔۔ساتھ کھیلتے ہیں " ۔۔۔بڑا مزہ آئے گا۔۔۔" وہ کچن سمیٹنے کے بعد گیسٹ روم کی جانب بڑھنے لگی تھی۔۔۔جب ابوذر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔

مگر مجھے صبح جلدی اٹھنا ہے۔۔۔"فرحا نے کمزور سہ احتجاج کیا۔۔جسے " مقابل خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔اسے اپنے ساتھ لے کر صوفے پر بیٹھا۔۔۔

وہ دونوں میاں بیوی رات گئے تک گیم کھیلتے رہے۔۔۔ حتی کہ فرحا تھک ہار کر ابوذر کے کندھے پر ہی سر رکھ کر سو گئی۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔کرن کو نیند نہیں آرہی تھی اپنے کمرے میں۔۔۔اس لیے وہ اپارٹمنٹ چلی آئی۔۔۔تاکے فرحا سے بات کر کے اپنا دل ہلکا کر لے۔۔۔

فرحا کہاں ہو تم؟؟۔۔میں گھر میں انتظار کر رہی ہو تمھارا۔۔"ابھی فرحا" کو سوئے پانچ منٹ بھی نہ گزرے تھے کے اس کے سیل پر میسج کے نوٹیفکیشن کی بیل رنگ ہوئی۔۔۔

جسے ابوذر نے دیکھا۔۔۔

اوو۔۔۔تو کرن آ گئی ہے۔۔۔چل ابوذر بیٹا دوست ہونے کا فرض نبھا اور" وقاص تک اس بات کو پہنچا۔" وہ زیر لب بڑبڑایا اور پھر وقاص کو کال کی۔۔۔

کام بول۔۔"دوسری جانب سے کال ریسیو ہوئی۔۔۔تو ہر بار کی طرح وہ"
ہی سرد لہجہ۔۔۔

مجھے کوئی کام نہیں ہے تجھ سے۔۔۔بلکہ تیرا کام کر رہا ہوں۔۔کرن "
اپارٹمنٹ آئی ہوئی ہے اور فرحا کو میں نے سائیڈ کر دیا ہے۔۔۔تیرے پاس
پوری رات ہے آج کی۔۔۔سوانجوائے۔۔۔۔۔۔۔ویسے تو کچھ بول نہیں پاتا
کرن کے سامنے۔۔اس لیے میرا مشورہ مان۔۔نشے میں ہونے کا ناٹک
کر لے۔۔۔اور اس کے پاس جا کے جو دل میں ہے۔۔وہ سب بول دے کم
"از کم اس طرح تو اپنے دل کی بات بول سکے گا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے۔۔۔

اور کوئی گھٹیا ائیڈیا ہے تو وہ بھی دے دے۔۔۔"مقابل نے خاصہ "
بیزاریت سے کہا۔۔۔

"میرے حساب سے تو بیسٹ آئیڈیا یہی ہے تجھ جیسے شرمیلے لوگوں کے لیے۔۔جو اپنی ہی بیوی کو ٹھیک طرح پرپوز نہیں کر پاتے۔۔"ابوذر مضحکہ خیز انداز میں بولا تو مقابل کی ہٹ گئی۔۔۔

"زبان چلانا بہت آسان ہے۔۔جب تیری شادی ہو گی ناں۔۔۔تب پوچھوں گا تجھ سے۔۔۔۔"

"ہونہہ۔۔۔ضرور ضرور۔۔۔"ابوذر اپنے کندھے پر سوتی ہوئی لڑکی کو دیکھ۔۔مسکرا کر پر اعتمادی سے بولا۔۔۔

"ویسے فرحا کو کیسے سائیڈ کیا تو نے؟؟۔۔"وقاص کو جیسے فرحا کی فکر لاحق ہوئی ہو۔۔آخر کو۔۔وہ اس کی سالی تھی۔۔۔

"نکاح کر کے۔۔۔۔"

کیا؟؟۔۔"وقاص کو جھٹکا لگا۔۔۔"

ابوذر نے نکاح کر لیا ہے وہ بھی فرحا سے۔۔یہ بات اس کے لیے ہضم کرنا ناممکن سہ تھا۔۔

"تونے واقعی فرحا سے نکاح کر لیا؟؟۔۔ "

"ہاں۔۔آج صبح ہی کیا ہے۔۔۔"

"کیوں؟؟۔۔"

تو نے ہی تو کہا تھا قدر کر۔۔"مطمئن لہجے میں جواب دیا۔۔ "

بیسٹ اف لک۔۔۔اب دل چاہے بھی ناں۔۔۔تو بھی باہر کا کھانا نہیں کھا"
سکتا تو۔۔۔یہ بات یاد رکھنا۔۔۔"مفاہمانہ انداز میں بہت گہرا میسج دیا تھا اس
نوجوان نے۔۔۔

کرنے والوں میں سے نہیں تھا ورنہ یقیناوہ سوالوں gossip وقاص
کے ڈھیر لگا دیتا اس کے آگے۔۔۔

پتا ہے۔۔۔تجھے کیا لگتا ہے اتنا بڑا فیصلہ میں نے بغیر سوچے سمجھے کیا"
ہو گا۔۔۔فلحال میری چھوڑ۔۔۔اور اپنی لو اسٹوری پہ دیھان دے۔۔۔میرا

نشے والا آئیڈیا بیسٹ ہے۔۔" وہ آخر میں پھر تجویز دے رہا تھا کہ اس کے آئیڈیے پہ غور کیا جائے۔۔۔

مائے فٹ۔۔۔سب سے گھٹیا۔۔میں خود دیکھ لوں گا مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔" تو اپنے چھوٹے سے دماغ پہ زیادہ زور مت ڈال۔۔۔" مقابل نے جیسے ٹکا کے ذلیل کیا۔۔۔اور کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

دروازہ بار بار نوک ہو رہا تھا۔۔اسے لگا فرحا آئی ہو گی۔۔۔اس لیے پھرتی سے آ کر دروازہ کھولا۔۔۔

فرحا کی بجائے وہ حسین نوجوان اس کے روبرو کھڑا تھا۔۔۔

ابھی وہ منہ بسور کر دروازہ بند کرنے ہی لگی تھی مقابل کے منہ پر۔۔کہ اگلے ہی لمحے وقاص بے دھڑک اس پر گرااور وہ فرش پر۔۔۔۔

یہ تواچھا تھا کہ مقابل نے اس کے سر کے نیچے اور کمر کے نیچے فوراہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔ورنہ اس کے بہت زور سے لگتی۔۔۔

کی۔۔کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔اور تم نے ڈرنک کی ہے کیا؟؟۔۔"اس" وجیہہ نوجوان کے کپڑوں میں سے ڈرنک کی بو آرہی تھی۔۔۔جو ڈائریکٹ کرن کے ناک کو لگی۔۔

مقابل اس کے نازک وجود پر اپنا بھاری بھر کم وجود لیے بے ست سہ پڑا تھا۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔تو کرن کو یقین آ گیا۔۔۔کہ اس نے ڈرنک کی ہے۔۔۔

وقاص تو کبھی ڈرنک نہیں کرتا۔۔پھر اچانک ڈرنک کرنے کی وجہ؟؟۔۔

بڑی مشکل سے اس نے اپنے وجود پر سے وقاص کے بھاری بھر کم وجود کو ہٹایا۔۔اور پھر اٹھ کر بیٹھ۔۔۔گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔

پھر تیزی سے اٹھ کر اس نے دروازہ لاک کیا۔۔۔

وقاص ابھی بھی بے ست سہ فرش پر ہی لیٹا نظر آ رہا تھا۔۔۔

وہ اسے یوں زمین پر پڑے رہنے نہیں دے سکتی تھی۔۔۔اس لیے مجبوراً اس کے پاس آکر بیٹھی اور اس کا چہرہ تھپتھپانے لگی۔۔

"وقاص۔۔۔وقاص اٹھو۔۔۔"

"کرن۔۔۔تم ہو کیا؟؟۔۔"اس نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر۔۔۔کرن کی جانب دیکھ استفسار کیا۔۔۔

"ہاں میں ہی ہوں۔۔۔ڈرنک کیوں کی ہے تم نے؟؟۔۔"وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پا رہی تھی وقاص کی فکر کرنے سے۔۔۔

"کیونکے میں بہت تکلیف میں ہوں۔۔۔"زندگی میں پہلی بار اس نے کرن کے سامنے اعتراف کیا تھا کہ وہ تکلیف میں ہے۔۔۔

تمھیں دادی سے اپنی بیماری کے متعلق نہیں بات کرنی چاہیے تھی۔۔۔ "
اب وہ میرے پیچھے پڑ گئی ہیں۔۔ کہ میں تمہیں طلاق دوں اور دوسری شادی
کروں۔۔۔ حتی کہ وہ مجھے پریشرائز کر رہی ہیں کہ اگر میں نے ان کی بات
نہیں مانی۔۔ تو وہ بھوک ہڑتال پہ چلی جائیں گی۔۔۔ میں انہیں اس حالت
میں بھوک ہڑتال کیسے کرنے دے سکتا ہوں؟؟۔۔۔ تم جانتی ہو وہ میرے
لیے کتنی اہمیت رکھتی ہیں۔۔۔" وہ حسین نوجوان سرخ ہوتے چہرے کے
ساتھ بہت بکھرے ہوئے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔ کرن نے پہلی بار اس کا یہ
روپ دیکھا تھا۔۔ اسے لگا وہ واقعی نشے میں ہے۔۔۔ ورنہ کبھی اس طرح اس
سے بکھرے وٹوٹے لہجے میں بات نہیں کرتا۔۔ کبھی خود کو یوں بے بس
ظاہر نہ کرتا۔۔۔

تو کر لو دوسری شادی۔۔۔ تمھارے لیے کیا مشکل ؟؟۔۔۔ہاں۔۔۔پری" اورانا میں سے انتخاب کرنے میں مشکل ہو رہی ہو گی۔۔۔ہے ناں ؟؟۔۔"نہایت طنزیہ لہجے میں سوال کیا۔۔۔

مقابل اس کے لہجے کی چبھن کو محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

وہ حسین دلربا بری طرح جل رہی تھی۔۔یہ دیکھ۔۔مقابل ہلکا سہ مسکرایا۔۔۔اور آنکھیں موند گیا۔۔۔

کرن کو لگا وہ سو گیا ہے۔۔۔اس لیے بڑی مشکل سے اس کے وجود کو اپنے وجود کے سہارے سے اٹھا کر۔۔۔اپنے کمرے کی جانب لے جانے لگی۔۔۔

اف۔۔وقاص کتنے بھاری ہو تم۔۔۔" بمشکل اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے خود "
بھی اس کے ساتھ بیڈ پر گرتی۔۔۔منہ بسور کر گویا ہوئی۔۔۔

اتنا بھاری نہیں ہوں میں۔۔۔میری بیوی تو یوں ہی اٹھا لیتی ہے۔۔۔" وہ "
ہلکی سی آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھ۔۔پیاری سی مسکان چہرے پر
سجائے۔۔۔گویا ہوا۔۔۔تو کرن اسے تعجب سے دیکھنے لگی۔۔

تمھیں کچھ زیادہ ہی چڑھ گئی ہے۔۔۔میں نے تمہیں کب اٹھایا "
بھائی۔۔"بھائی کا لفظ سن۔۔۔مانو اس کی ساری ایک ساتھ ہی اتر گئی
تھی۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر
۔اس کے اوپر کسی گھٹا کی طرح چھایا۔۔۔

بھائی کسے کہا؟؟؟۔۔۔"کرن بری طرح چونکی تھی اس کے اچانک خود پر"
چھانے پر۔۔۔

اس کی خوبصورت آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

مقابل اس کی نرم و سفید ٹھوڑی پکڑ۔۔غصے سے لال پیلا ہو کر استفسار کر رہا
تھا۔۔۔

غل۔۔غلطی سے نکلا منہ۔۔منہ سے۔۔۔"بمشکل اٹکتی زبان کے ساتھ"
جواب دیا۔۔۔

غلطی؟؟۔۔ہارٹ اٹیک آنے کو تھا مجھے۔۔۔دیکھو کتنی زور سے دل "
دھڑک رہا ہے میرا۔۔۔"اس نے کہہ کر فوراہی کرن کا ہاتھ پکڑ کر اپنے
دل کے مقام پر لگایا۔۔۔

اس کا دل واقعی بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔دھک دھک دھک
دھک دھک دھک کرن پہلے اس کے دل کے مقام کو۔۔۔اور پھر اسے
تعجب سے دیکھنے لگی۔۔۔

تمھیں نشہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔"کرن اس کی حالت دیکھ۔۔۔بے "
اختیار بول اٹھی وہ بھی بہت بیچارگی سے۔۔۔

ایک تو اس حسین لڑکے کی نزدیکی۔۔۔پھر اس پر یوں پیار کی باتیں۔۔۔وہ
کیسے بیچاری اپنا دل سنبھالے؟؟۔۔

تونہ دونہ مجھے اتنی تکلیفیں۔۔کہ مجھے نشہ کرنا پڑے۔۔۔"وہ بھرائی آواز " میں شکوتا گویا ہوا۔۔۔

میں نے تمہیں تکلیفیں دی۔۔یا تم نے مجھے؟؟۔۔۔"الٹا چور کوتوال کو " ڈانٹے کچھ ایسی ہی مثال تھی وقاص عباسی کی اس لمحے۔۔۔اس حسین دلربا کے نزدیک۔۔۔

تم نے۔۔۔"وہ نہ ہچکچایا سارا الزام اس کے سر ڈالنے پر۔۔۔"

میں نے؟؟۔۔کیسے؟؟"خاصہ بے یقینی سے پوچھا۔۔۔جیسے یقین ہو وجہ " نہ بتا پائے گا۔۔۔لیکن یہ اس کی خوش فہمی ہی تھی فقط۔۔۔مقابل کے پاس تو ایک خاصہ لمبی لسٹ تھی۔۔۔

مجھے کھانے کا ذائقہ نہیں آتا۔۔میں کتنے ہی مہنگے ریسٹورنٹ میں کھانا "
کھاؤں مجھے مزہ نہیں آتا۔۔۔مزا آنا تو دور مجھے سمجھ ہی نہیں آتا۔۔۔ حتی کہ
پانی کا ذائقہ بھی نہیں۔۔۔تم سمجھ سکتی بھی ہو؟؟۔۔کوئی پانی نہ پی سکے تو
اسے کیسا لگتا ہو گا؟؟۔۔۔اتنا عادی کیوں بنایا اپنا۔۔۔کہ تمہارے بغیر جینے کا
تصور ہی نہیں آتا؟؟۔۔میں ہی جانتا ہوں کیسے گھسیٹ گھسیٹ کے اپنی
زندگی گزار رہا ہوں۔۔۔مجھے تو شرٹ کے ساتھ ٹائی بھی میچ کرنا نہیں
آتی۔۔۔یہ سارے کام میرے میری بیوی کیا کرتی تھی میں تو ایک پیمپر بچہ
تھا جسے آنکھ کھلتے ہی ناشتہ مل جاتا تھا۔۔۔کپڑے استری ملتے۔۔۔کمرا و گھر
صاف ملتا۔۔۔۔ضروری تمام فائلز سیٹنگ سے ملتیں۔۔۔موبائل چارج
ملتا۔۔اور سب سے بڑھ کر فزیکلی طور پر میں سیٹسفائی ہوتا تھا۔۔۔مجھے گناہ
کے خیال نہیں آتے تھے دن رات۔۔۔۔اب میری حالت تو دیکھو ذرا
سے لگتا ہوں میں تمہیں وقاص عباسی؟؟۔۔۔ایک دن ایسا ۔۔۔کہاں

نہیں ہے جو وقت پہ افس پہنچا ہوں تمہارے جانے کے بعد۔۔۔المعراج مینشن کی حالت دیکھو اپنے بغیر ایک بار آکر کبھی۔۔۔وہاں ایک چیز نہیں ملتی پورا گھر الٹا پڑا رہتا ہے۔۔۔کوئی چیز جگہ پہ نہیں۔۔۔" وہ بے ترتیب جملے ادا کر رہا تھا۔۔لیکن اس کے جملے یہ بتانے کے لیے کافی تھے کہ وہ کتنی اذیت میں گزار رہا ہے ان دنوں کو۔۔۔

اس لڑکی نے اتنا عادی بنا کر چھوڑا ہے اپنا۔۔۔کہ وہ بیچارہ پانی تک نہیں پی پاتا۔۔۔

ہٹو مجھ پر سے۔۔۔" وہ اس کے سینے پر ہاتھ مار کر دور دھکیلتی۔۔۔سیدھی" ہو کر بیٹھی۔۔۔

یہ سب تکلیفیں نہیں ہیں۔۔۔یہ سب ضروریات ہیں۔۔۔انہیں تو تم "
پیسے کھلا کر بھی اپنی کسی ملازمہ سے کروا سکتے ہو۔۔" یہ محبت نہیں تھی۔۔
اس نے نشے میں بھی یہ نہیں کہا۔۔کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔۔اسے یاد
کرتا ہے۔۔۔وہ تو اپنی ضروریات بتا رہا تھا۔۔۔

ایک انسان پاگلوں کی طرح کسی کو چاہے اور اس کے لیے دن رات پورے
دل سے کام کرئے۔۔۔تو اس کی کمی محسوس ہونا ایک عام سی بات ہے۔۔۔
یہ محبت نہیں تھی۔۔۔یہ تکلیف نہیں تھی۔۔۔کم از کم کرن کے نزدیک تو
نہیں۔۔۔

" فزیکل نیڈز physical needs کا کیا؟؟؟۔۔۔اس کے لیے
بھی کسی ملازمہ کو رکھوں؟؟۔۔۔وہ تمہارے نزدیک میری تکلیف
نہیں؟؟۔۔۔" وہ جز بز ہو کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

اس کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا غم و غصہ کی شدت سے۔۔۔۔

ہو نہہ۔۔۔جب مجھے آگ میں جلتا ہوا چھوڑ رہے تھے تب یاد نہیں آیا تھا" اپنی جسمانی ضروریات کا؟؟۔۔۔۔اصل میں تمہیں ضرورت پڑتی ہی نہیں ہے کبھی میری۔۔۔تم ایک پیٹ بھرے مرد ہو۔۔۔ تبھی تو اس وقت بھی بیوی کو بچانے کے بجائے دوسری عورت کو بچایا۔۔۔۔مزا آیا ہو گا نا اس سے چپکنے میں۔۔۔اسے اپنی باہوں میں بھرنے میں؟؟۔۔" وہ دونوں ہاتھ فولڈ کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔آگ لگی ہوئی تھی اس کے سینے میں۔۔ بھولی نہیں تھی وہ اب تک اس منظر کو۔۔۔کہ کیسے اس کے شوہر نے اسے چھوڑ دیا آگ میں۔۔۔دوسری عورت کو بچانے کے لیے۔۔۔

"تم میرے بارے میں اتنا گھٹیا کیوں سوچتی ہو؟؟؟۔۔۔اگر میں ایسے ہی اپنی فزیکل ضروریات پوری کر رہا ہوتا تو اس وقت تمہارے گھر میں تمہارے کمرے میں نہ بیٹھا ہوتا۔۔۔میں اس وقت تمھیں ہی بچانے آیا تھا۔۔۔لیکن تم تک ہاتھ بڑھاتا اس سے پہلے پری میرے گلے آ لگی میں اسے ہٹاتا اس سے قبل انس آ چکا تھا تمھیں بچانے۔۔۔"

"یہ کوئی پہلی بار نہیں تھا جب مجھے تمہاری ضرورت ہو اور تم وہاں پر موجود نہ ہو۔۔۔تم ہمیشہ سے ایسے ہی ہو میرے لیے۔۔۔تم کبھی وہاں نہیں ہوتے جہاں مجھے تمہاری ضرورت ہوتی ہے۔۔۔میں ایک عام لڑکی ہوں۔۔۔اور بالکل عام لڑکیوں جیسی خواہش رکھتی ہوں۔۔۔کیا یہ بہت بڑی ڈیمانڈ ہے کہ میرا شوہر ضرورت کے وقت میرے ساتھ کھڑا ہو؟؟؟۔۔۔مگر تم ساتھ نہیں ہوتے۔۔۔تم کبھی نہیں ہوتے۔۔۔"وہ جیسے جیسے بولتی جا رہی تھی ویسے ویسے اس کی آواز میں روہانسہ پن اترتا جا رہا تھا۔۔۔

بولتے بولتے وہ کب چیخنے لگی اسے خود خبر نہیں۔۔۔

یہ وہ تکلیف تھی جسے وہ کب سے برداشت کر رہی تھی۔۔۔اور برداشت کرتے کرتے بھی تھک چکی تھی اب۔۔۔

" میں چاہتا ہوں ضرورت کے وقت تمہارے ساتھ ہونا۔۔۔ لیکن میں سپر مین نہیں ہوں۔۔۔ میں چاہ کر بھی نہیں آ پاتا۔۔ تو کیا کروں؟؟۔۔مار لوں خود کو؟؟۔۔۔ بلکہ مار کیا لوں؟؟۔۔ تم مار چکی ہو مجھے۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ تمہیں طلاق دینا کیا تھا؟؟۔۔۔ میں بتاؤں۔۔۔ میری موت۔۔"

وہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں اس کا چہرہ بھر۔۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ شدید کرب واذیت ورنج بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

وہ صرف کہہ نہیں رہا تھا۔۔۔اس نے واقعی موت کو محسوس کیا تھا اس رات۔۔۔جب وہ کرن کو طلاق دے کر گیا تھا۔۔۔۔

"تم کبھی سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔میں کتنا ڈرتا تھا تمھیں کھونے سے۔۔۔
"اور تمہاری ضدی مزاجیت وہ دن لائی جب میں نے تمہیں کھو دیا۔۔۔

"میری ضدی مزاجیت؟؟۔۔۔"وہ تعجب و بے یقینی سے بولی۔ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے جھٹکے۔۔۔۔۔

"تمہیں شرم بھی آتی ہے وقاص عباسی اپنی ساری غلطیوں کا بار مجھ پہ ڈالتے ہوئے؟؟۔۔۔وہ تم تھے جسے اولاد نہیں چاہیے تھی مجھ سے۔۔۔وہ تم تھے جس نے میرے سارے ارمانوں کا قتل کیا۔۔۔وہ تم تھے جس نے مجھے دوائیاں کھلائیں اور بیمار کیا۔۔۔وہ تم ہو جس کی وجہ سے میں آج تک آگے

نہیں بڑھ سکی ہوں۔۔۔وہ تم ہو جو میرے گھر میں گھس کر آئے اور مجھے
"واپس اپنے نکاح میں باندھا۔۔۔جبکہ میں نہیں چاہتی تھی تمہارا ساتھ۔۔۔

اس کا آخری جملہ وقاص کے دل کو مانو چھلی چھلی کر گیا۔۔

اس نے اپنے دل کو باقاعدہ تکلیف کی شدت سے تڑپتا ہوا محسوس کیا۔۔۔

وہ پارے پارے ہوا تھا۔۔۔اس کا سیل کانفیڈنس پارے پارے ہوا تھا۔۔۔
کسی کا بھی ہو گا اگر من چاہی عورت منہ پر بول دے۔۔۔کہ وہ آپ کا ساتھ
نہیں چاہتی۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔کیوں نہیں چاہتی تم میرا ساتھ؟؟؟۔۔۔کیا نہیں دیا میں"
نے تمہیں؟؟؟۔۔تمہاری ہر خواہش میں نے ہمیشہ سر آنکھوں پر رکھی

۔۔۔تم منہ سے بولتی بھی نہیں تھی اور میں لے آتا تھا۔۔۔کیا یہ سب کوئی معنی نہیں رکھتا تمہارے لیے؟؟؟۔۔۔"

وہ بھول گیا تھا کہ وہ نشے میں تھا۔۔۔اور مقابل اتنے غصے میں تھی۔۔۔کہ اسے بھی یاد نہ رہا۔۔۔

"خواہش؟؟۔۔۔تمہیں پتہ بھی ہے میری سب سے بڑی خواہش کیا تھی؟؟۔۔ماں بننا۔۔۔میں ماں بننا چاہتی تھی۔۔۔اور یہ بات میں نے نہ جانے کتنی بار کہی تم سے۔۔۔لیکن تم نے کیا کیا؟؟۔۔تم نے اور تمہاری ماں نے مل کر مجھے دوائیاں کھلائیں۔۔۔مجھے بانجھ کر دیا۔۔۔مجھے زندگی بھر کے لیے اولاد کی نعمت سے محروم کر دیا۔۔۔" غم و غصہ اپنے جملوں میں بھرے۔۔۔وہ مقابل کی شرٹ کے بٹن پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔چیخ چیخ کر روتے ہوئے بولی۔۔۔

میں نے نہیں کیا۔۔۔ تمھاری قسم میں نے نہیں کیا۔۔۔۔میں کچھ نہیں"
جانتا تھاان دوائیوں کے متعلق۔۔۔"کرن اس لمحے ساکت ہوئی۔۔جب
ایک آنسو کی بوند اس کے ہاتھ کی پشت پر آ ٹھہری۔۔۔

وہ وقاص کی آنکھ سے جھلکا آنسو تھا۔۔۔

اس حسین بھیگے نین والی لڑکی نے نگاہ اٹھائی۔۔۔تو وقاص عباسی کی پلکوں کو
تر پایا۔۔۔اور نظروں کو اس کے ہاتھ پر۔۔۔جو بٹنوں کو پکڑے ہوا تھا

۔۔۔۔۔۔

جب آپ کا یار آپ ہی کی غلطی کی وجہ سے شدید اذیت میں آ کر چیخ چیخ کر
روئے۔۔۔تو یہ کیسے ممکن کے کلیجہ نہ پھٹے ؟؟۔۔۔۔مقابل انسان تھا۔۔

لاکھ کہہ لے خود کو پتھر کا۔۔ لیکن انسان تھا جو دل و جان سے چاہتا تھا اس لڑکی کو۔۔۔اور وہ اذیت میں تھی اس کی وجہ سے۔۔۔شدید اذیت میں۔۔۔۔اس قدر اذیت۔۔ کہ وہ چیخ رہی تھی۔۔اور اس کی چیخیں و قاص عباسی کا دل ہلا رہی تھیں۔۔۔۔

وہ تو اس پونی والی لڑکی کو سر آنکھوں پہ بیٹھا کے رکھنا چاہتا تھا زندگی بھر۔۔۔ مگر نہ رکھ سکا۔۔۔ماں کی محبت کے لالچ نے اس کی آنکھوں پہ پردہ جو ڈال دیا تھا۔۔۔

" ہاں میں مانتا ہوں ساری غلطی میری ہے۔۔۔مجھے تمہیں مام کے ساتھ بھیجنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔خاص طور پر تب۔۔۔جب میں جانتا تھا کہ وہ تمہیں پسند نہیں کرتیں۔۔۔یقین کرو کبھی کبھار انسان اپنے جذبات کے آگے بہت بے بس ہو جاتا ہے۔۔۔اپنی بچپن کی خواہش کے آگے بالکل

اندھا۔۔اور میں اندھا ہی تو ہو گیا تھا ان کی محبت کی چاہ میں۔۔۔ تمہیں پتہ ہے میں اپنے ماں باپ کی بیچ کی اولاد ہوں۔۔ مجھ سے ایک بڑا بھی موجود ہے اور ایک چھوٹا بھی۔۔۔۔ لیکن عجیب بات دیکھو ان دونوں کو ماں باپ ملے ان کا پیار ملا ان کی توجہ ملی مگر مجھے۔۔۔مجھے کبھی نہیں۔۔۔۔" کرن و قاص کا انکشاف سن۔۔ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ لیکن مقابل ابھی بھی صرف اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا جو بٹن پکڑے ہوئے تھا۔۔۔

جبران کے پیدا ہونے سے پہلے ڈیڈ نے بڑے ابو سے وعدہ کر لیا تھا کہ " انھیں اپنی پہلی اولاد دے دیں گے۔۔ کیونکہ ان کے کوئی اولاد نہیں تھی ۔۔۔اور جب جبران پیدا ہوا تو ڈیڈ نے اپنے وعدے کے مطابق انہیں جبران دے دیا۔۔۔ بغیر یہ پرواہ کیے کہ جب مام ہوش میں آ کر اپنی اولاد کو دیکھنے کی آرزو کریں گی۔۔اور انہیں پتہ چلے گا ان سب کے بارے میں۔۔۔ تو ان پر کیا گزرے گی۔۔۔مام جب ہوش میں آئیں اور انھیں پتہ چلا جبران کے

بڑے ابو کو دینے کے بارے میں۔۔۔ تو انھوں نے بہت ہنگامہ کیا۔۔۔ لیکن ڈیڈ کسی صورت اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹے۔۔۔ جس وجہ سے دونوں کے درمیان بہت لڑائی جھگڑے ہونے لگے۔۔۔۔ ڈیڈ کو لگا کہ اگر ایک اور بچہ ہو جائے گا تو سارے معاملات حل ہو جائیں گے۔۔۔ اس لیے انہوں نے مام کی خواہش کے بغیر تعلق قائم کیا۔۔۔ مام ایک آزاد خیال عورت تھیں ان کے نزدیک ڈیڈ نے ان کا ریپ کیا تھا۔۔۔ انہوں نے مجھے پیدا ضرور کیا لیکن میرے پیدا ہوتے ہی مجھے دادی کے یہاں پھینک کر چلی گئیں۔۔۔ پھر انہوں نے جگہ جگہ جا کے ڈیڈ کو بدنام کرنا شروع کر دیا جھوٹے الزامات لگائے۔۔۔ کہ ان کے ناجائز تعلقات ہیں اور انھیں مارتے پیٹتے ہیں۔۔۔ جب کہ ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔ ڈیڈ بہت حساس تھے میرے۔۔۔۔ جب مام نے انھیں حد سے زیادہ بدنام کیا تو وہ دل کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔۔۔ مام میرے پیدا ہونے کے بعد سے نانی کے رہنے لگی تھیں۔۔۔ وہ مجھے کبھی

دیکھنے تک نہیں آتی تھیں جیسے میں واقعی کوئی گناہ ہوں۔۔۔جب کے میں نہیں تھا۔۔۔"وہ آخری جملے پر چیخا۔۔۔

اس کا چہرہ ان تلخ یادوں کے سائے میں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ خود کو ایسے ہی تو پتھر کا نہیں مانتا تھا ناں۔۔۔اس کی ماں نے بنایا تھا اسے پتھر۔۔۔

میاں بیوی کے ایک جائز تعلق کے بعد دنیا میں آیا تھا وہ۔۔۔لیکن لبرل سوچ والی والدہ نے اپنی مرضی نہ ہونے کے سبب اسے ریپ قرار دیا اور اسے گناہ کی طرح ٹریٹ کیا۔۔۔

ہم مغربی تہذیب کے پیچھے۔۔لبرل ہو کر۔۔ایجوکیٹڈ ہو کر۔۔ایسے چلنے لگے کہ اپنے مذہب کی تعلیمات کو ہی فراموش کر دیا۔۔۔اسلام میں نکاح کے اندر میاں بیوی کے درمیان ریپ کا کانسپٹ پایا ہی نہیں جاتا۔۔۔

جب عورت نکاح کے وقت تین بار قبول ہے کہتی ہے۔۔۔تب وہ مرد کو خود پر ہمیشگی کے ساتھ اختیار دیتی ہے۔۔۔۔پھر ریپ کیسا؟؟۔۔۔

اسلام میں میاں بیوی کے درمیان ریپ کا کانسپٹ نہیں۔۔تو پھر آپ کہاں سے لائے؟؟؟۔۔۔

مام نانی کے گھر رہ رہی تھیں۔۔۔ماموا ور مامی سے ان کی ذرا نہیں بنتی " تھی۔۔۔اور پھر انہیں پیسہ اڑانے کی عادت تھی ان کا میکا اتنا امیر نہ تھا۔۔۔وہ بس کوئی موقع تلاش کر رہی تھی واپسی کا۔۔۔ تین سال جو

ہو چکے تھے۔۔۔ عقل ٹھیک ٹھاک ٹھکانے آچکی تھی ان کی۔۔۔ پھر انہیں پتہ چلا کہ ڈیڈ کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔ اور وہ فورا اسپتال آگئیں۔۔۔ وہیں سے ان کے درمیان معافی تلافی ہوئی اور وہ خوشی خوشی رہنے لگے۔۔۔ اور پھر ان کی خوشی اور محبت کی نشانی کے طور پر سدرہ دنیا میں آئی۔۔۔ سدرہ ان کی بیٹی تھی۔۔۔ جبران ان کا بیٹا تھا۔۔۔ بس نہیں تھا۔۔۔ تو میں نہیں تھا۔۔۔ وہ دونوں مل گئے۔۔۔ لیکن مجھے دادی کے یہاں سے لینے کبھی نہیں آئے۔۔۔ ڈیڈ آتے تھے کبھی کبھار ملنے۔۔ مگر مام۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔ ماں باپ کے ہوتے ہوئے بھی میں نے کبھی ان کا پیار نہیں دیکھا۔۔۔ جب جبران تھوڑا بڑا ہوا تو اسے دادا دادی کی محبت کی طلب ہونے لگی۔۔ جس کے لیے وہ اسکول کی چھٹیوں میں دادی کے یہاں آجاتا۔۔۔ اور جب بھی وہ آتا۔۔ مام بھی آجاتی بہت سارے تحفے لے کر۔۔۔ مام اسے میرے سامنے اپنی گود میں بیٹھا کے کھانا کھلاتیں۔۔۔ اس کے ساتھ کھیلتیں جیسے وہی صرف ان کا بیٹا ہو۔۔۔ اور میں۔۔۔ میں حسرت سے انھیں صرف

دیکھتا رہتا۔۔۔جب میں تھوڑا بڑا ہوا۔۔۔تو مجھے لگا میں ان سے بات کروں گا انہیں بتاؤں گا کہ مجھے ان کی ضرورت ہے میں ان سے محبت چاہتا ہوں تو وہ میری بات سمجھیں گی۔۔۔مجھے بھی جبران کی طرح محبت دیں گی۔۔۔مگر ۔۔۔"وہ خاموش ہو گیا۔۔۔پھر اس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔۔

اس کی پلکیں تر تھیں ابھی بھی۔۔۔

کرن کو ذرا بھی خبر نہ تھی کہ اس نوجوان نے اتنا دردناک ماضی دیکھا ہے ۔۔۔۔جائز ہوتے ہوئے بھی حرام کی طرح ٹریٹ کیا گیا ہے۔۔۔

مگر؟؟۔۔"وہ سننا چاہتی تھی۔۔۔جاننا چاہتی تھی اپنے شوہر کے " متعلق۔۔۔۔

مگر وہ تو کانوں میں گھما گئیں۔۔۔میں نے ان گنت بار کہا اس عورت "
سے۔۔۔ لیکن ہر بار عبث رہا۔۔۔ پھر مجھے اپنا بولنا بے کار لگنے لگا۔۔۔اور
میں نے بولنا ہی چھوڑ دیا۔۔۔اور پھر مجھے یاد نہیں پڑتا میں نے کسی سے محبت
کی بھیک مانگی ہو۔۔۔" کبھی کبھار ماضی اتنا دردناک ہوتا ہے۔۔اور ماضی
میں ملے سبق اتنے ذہن نشین ہو جاتے ہیں کم عمری کی وجہ سے۔۔۔ کہ وہ
ہمارے آج پر اثر انداز ہوتے ہیں۔۔۔اور ہم چاہ کر بھی انہیں نہیں روک پا
رہے ہوتے اثر انداز ہونے سے۔۔۔
"

انہوں نے مجھے اپنا بیٹا ماننا تب شروع کیا جب میں کمپنی کا سی ای او "
بنا۔۔۔ تم سے میری شادی کے بعد وہ تمہاری پریگننسی میں فوراہی دلچسپی
لینے لگیں۔۔۔مجھے لگا شاید انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔۔۔وہ ایک
اچھی ماں نہ بن سکیں لیکن ایک اچھی دادی بننا چاہتی ہیں۔۔۔اور بس یہی
سوچ کر میں نے انہیں تمہیں ڈاکٹر کے لے جانے دیا۔۔۔ تم بھی پریگننٹ

ہونا چاہتی تھی اس لیے مجھے کبھی کوئی خرابی نہیں لگی اس معاملے میں۔۔۔۔
مجھے کیا خبر تھی کہ وہ مجھ سے نفرت میں اس قدر آگے بڑھیں گی کہ میری نسل ختم کرنے کے پیچھے پڑ جائیں گی۔۔۔ جبکہ مجھے سوچنا چاہیے تھا کہ ایک طرف ان کا لاڈلا جبران ہے اور ایک طرف میں۔۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ سی ای او کی سیٹ پر مجھے بیٹھنے دیں۔۔۔" کرن نے آہستگی سے اس کے بٹنوں سے اپنے ہاتھ ہٹائے۔۔۔ اور اپنا سر ہولے ہولے اس کے سینے سے لگا لیا۔۔۔

مقابل نے فوراً ہی اس کی کمر کے گرد اپنی باہیں باندھیں۔۔۔

" تم ان جیسی نہیں ہو اس بات کا احساس مجھے بہت بعد میں ہوا۔۔۔ لیکن جب سے ہوا۔۔ یقین جانو میں تمہارا مزید قدر دان ہو گیا۔۔۔ لوگ کہتے ہیں میں نے تمہاری قدر نہیں کی۔۔۔ میرا دل چیر کے دیکھو۔۔۔ تو تمھیں پتا

چلے۔۔۔کہ تم سے زیادہ کبھی میں نے کسی کی قدر نہیں کی۔۔۔" وہ اسکے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکائے۔۔۔مزید اس کے نازک وجود کو اپنی باہوں میں جکڑتے۔۔۔۔ سرگوشی والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔اور پھر آنکھیں موند گیا۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر تھا جب وہ چھوٹا تھا۔۔۔اور اسے بہت تیز بخار چڑھا ہوا تھا۔۔دادی دادا کسی فنکشن میں گئے ہوئے تھے اور وہ گھر میں اکیلا تھا جبران اور اپنی ماں کے ساتھ۔۔۔

شدید بخار کی حالت میں اسے الٹی ہوئی تھی۔۔اور اس الٹی کے سبب اس کے پورے کپڑے خراب ہو گئے تھے۔۔۔تب مہوش خاتون اس سے کس طرح گھنیائیں تھیں۔۔اور کس طرح اس پہ چیخ رہی تھیں۔۔کہ اتنے بڑے ہو گئے ہو تم نے الٹی کر دی ہے کپڑوں پر۔۔۔۔ تمھاری دادی نے تمھیں کوئی تمیز نہیں سکھائی۔۔۔ساتھ ساتھ کیسے اس کے وجود سے کراہت کا اظہار کر رہی تھی منہ پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔وہ نہیں بھولا تھا۔۔۔یہی

وجہ تھی کہ جب وہ بیمار ہوااور واش روم میں بیماری کی حالت میں اپنے ہی پیشاب میں گر گیا۔۔۔تو وہ نہیں چاہتا تھا کہ کرن اس حالت میں اسے دیکھے۔۔۔اور اس سے اس کی ماں کی طرح کراہت کا شکار ہو۔۔۔۔لیکن وہ لڑکی نہیں ہوئی۔۔۔کراہت تو دور کی بات۔۔۔اس نے تو منہ تک نہ بسورا۔۔۔اس دن کے بعد سے کرن اس کے لیے خدا کا انمول تحفہ تھی جسے وہ کسی صورت کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

ائی لو یو کرن۔۔۔"جذبات میں آکر اس نے اظہار کر تو دیا تھا لیکن اگلے " ہی لمحے وہ خوف میں مبتلا ہوا۔۔۔

وہ مقابل کا انکار سننے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔۔۔اور اسے یقین تھا کہ وہ کر دے گی۔۔۔کیونکہ وہ تو اس کا ساتھ ہی نہیں چاہتی۔۔جس کا اظہار وہ بار بار کرتی ہے۔۔۔

بس خوف کا لاحق ہونا تھا کہ اگلے ہی لمحے وہ کرن کے وجود کو چھوڑ۔۔
بے ست ہو کر بیڈ پر گرا۔۔۔

ہاں؟؟۔۔۔وقاص؟؟۔۔لگتا ہے سو گیا۔۔۔"پہلے تو کرن گھبرا گئی اس"
کے اچانک بیڈ پر گرنے پر۔۔ لیکن پھر اسے یاد آیا کہ وہ تو نشے میں تھا۔۔۔

کرن نے ایک دو بار اس کے چہرے پہ ہلکے ہاتھ سے تھپتھپایا بھی۔۔۔ لیکن
وقاص نے آنکھ نہ کھولی۔۔۔ جس کے سبب اسے لگا۔۔۔ کہ شاید وہ سو گیا
ہے۔۔۔

محبت کا اظہار کیا بھی تو نشے میں۔۔حد ہے۔۔۔"ابھی تو وہ ٹھیک طرح "
خوش بھی نہیں ہوئی تھی اس کا اظہارِ محبت سن۔۔کے مقابل نشے میں سو چکا
تھا۔۔۔جس کی وجہ سے وہ منہ بسورنے لگی۔۔۔

کیونکہ وہ سو چکا تھا اس لیے کرن نے اس کے سر کے نیچے تکیہ لگایا۔۔۔اور
خود اس کی باہیں پھیلا کر۔۔۔اس پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔

وہ اس حسین نوجوان کا چہرہ دیکھ رہی تھی جو سرخ ہو رہا تھا ابھی تک۔۔۔

کچھ لمحے ہی گزرے تھے کہ وقاص نے اس کی کمر کے گرد حصار باندھا
۔۔اور اسے مزید خود سے لگا لیا۔۔۔

اس لمحے کمرے میں مکمل خاموشی طاری تھی اگر آواز تھی تو صرف ان کے دھڑکتے دل کی۔۔جو وہ دونوں خود بھی ایک دوسرے کی سن سکتے تھے۔۔۔

"کاش یہ ساری باتیں جو تم نے مجھے نشے میں بتائیں۔۔وہ ہوش میں بتاتے تو کتنا ہی اچھا ہوتا۔۔۔" وہ دل ہی دل سوچ کر ہلکا سہ مسکرائی۔۔۔

وقاص کا اس کی بیماری میں کوئی ہاتھ نہیں۔۔۔۔۔یہ بات اس کے دل کو بہت سکون دے گئی تھی۔۔۔اچانک ہی کرن کو وقاص کی بات یاد آئی۔۔۔ اگر اس کی اولاد نہ ہوئی تو بہت جلد جبران سی ای او بن جائے گا۔۔اس خیال کے آنے پر وہ تھوڑا پریشان ہوئی۔ لیکن پھر مسکرائی۔۔۔۔پہلے وہ ہمت ہار گئی تھی اس لیے اس نے کبھی علاج کا سوچا ہی نہیں۔۔

کس کے لیے کرائے وہ علاج؟؟؟۔۔۔کون تھا اس کی زندگی میں ؟؟۔۔۔جس سے محبت کی تھی وہ تو اسے بے وفا لگتا تھا جس نے اسے بیماری دی۔۔۔لیکن اب جب وہ سچائی جان گئی تھی۔۔۔تو اسے لگا علاج کروانا چاہیے۔۔۔اور اب وہ علاج کروانے کا سوچ رہی تھی تاکہ وقاص اپنی سیٹ پر قائم رہے۔۔۔وہ اپنے شوہر کی دن رات کی محنت کسی کو یوں ہی چھیننے نہیں دے گی۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔

"اس نے مسکرا کر کہتے ہوئے ابھی اس ائی لو یو ٹو مسٹر وقاص عباسی۔۔۔" کے گال کو نرمی سے چوما ہی تھا کہ مقابل نے تیزی سے اس کی گردن پکڑ کر ۔۔۔۔اس کے عمل کو منجمد کیا۔۔۔

اگلے پل۔۔۔کرن کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

مقابل نے اسے احتجاج کرنے کا موقع نہیں دیا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ابوذر جب کھیلتے کھیلتے تھک گیا تو سیل صوفے پر رکھ کر اپنی آنکھیں مسلنے لگا

۔۔

پھر اس کی نگاہ ٹائم پر گئی۔۔۔کافی رات ہو چکی تھی یہ دیکھ۔۔۔وہ فرحا کے سوتے وجود کو باہوں میں بھر کر اٹھا۔۔۔

اسے گیسٹ روم کے بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔اچھے سے کمبل سے کور کیا۔۔۔اور لیمپ کی روشنی کھول کر باہر آگیا۔۔۔

ابھی وہ لاؤن سے گزر ہی رہا تھا کہ اس کی نظر فرحا کے سیل پر گئی۔۔۔اس نے بس یوں ہی اٹھا کر دیکھا۔۔۔تو سیل میں چارجنگ اینڈ پر نظر آئی۔۔۔۔۔

کیونکہ اس کے پاس ایک ہی چارجر تھا اس لیے پہلے فرحا کا سیل چارج پہ لگایا۔۔اور خود وہیں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔۔۔کہ اس کا سیل چارج ہو تو پھر اپنا لگا کر سونے جائے۔۔

اس چکر میں وہ بیچارہ آدھے گھنٹے تک جاگتا رہا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

فرحا صبح اٹھ کر جب گیسٹ روم سے باہر آئی تو لاؤنج میں ابوذر کو شارٹ پینٹ میں دیکھ۔۔اس کے گال لال ہوئے۔۔۔

ابوذر تمہارے گھر میں ایک لڑکی بھی رہ رہی ہے اب۔۔اس لیے پینٹ "
پوری پہنو۔۔۔" وہ تیزی سے ٹوکتی ہوئی کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

میم یہ میرا گھر ہے اور میں ایسے ہی رہتا ہوں اگر تمہیں زیادہ تکلیف ہے "
تو آنکھیں بند رکھو۔۔۔" وہ حسین نوجوان اکڑ کر کہتا ہوا فریج کے پاس
آیا۔۔۔پھر فریج سے جوس کا جگ نکال کر۔۔۔اسے گلاس میں انڈیل
کر۔۔۔منہ سے لگا کر۔۔۔وہیں کھڑے کھڑے پینے لگا۔۔۔

او۔۔ہیلو۔۔۔بیٹھ کر پیتے ہیں۔۔۔"فرحا اسے کھڑے ہو کر جوس پیتے دیکھ "
۔۔۔فوراٹوکنے لگی۔۔

افف۔۔۔"اسے ٹوکم ٹاکی کی عادت نہیں تھی اور صبح ہی صبح تو بالکل"
نہیں۔۔۔وہ خاصہ چڑھا۔۔۔

"میرا ناشتہ کہاں ہے؟؟۔۔"ابوذر نے جب دیکھا کہ وہ ایک سینڈوچ بنا کر
پلیٹ میں سجائے۔۔۔کچن سے باہر جا رہی ہے۔۔تو اس نے فورا ہی اس کا
نازک بازو پکڑ کر اپنے ناشتے کے متعلق پوچھا۔۔۔

"میں تمہاری نوکر نہیں ہوں۔۔۔کل کھانا بنا دیا تھا ناں۔۔۔بہت ہے
۔۔۔۔۔ناشتے کا انتظام خود کرو۔۔۔مجھے آفس جانا ہے۔۔۔مجھے لیٹ ہو رہا
ہے۔۔۔"وہ حسین موم کی گڑیا۔۔۔مقابل کی آنکھوں میں جھانکتے
ہوئے۔۔تیزی سے بولی۔۔۔

اگر تمہارے ہوتے ہوئے بھی میں ناشتہ خود بناؤں۔۔۔تو پھر تمہارے "
ہونے کا مجھے کیا فائدہ؟؟۔۔۔اس لیے پہلے میرا ناشتہ بناؤ پھر جہاں جانا ہے
چلی جانا۔۔۔" مقابل اس کے بازو پر پکڑ مضبوط کرتے۔۔ایک ایک لفظ چبا
چبا کر گویا ہوا۔۔۔

اور نہ بناؤں تو؟؟۔۔" وہ چیلنجنگ انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔"

تو میں تمھیں کھا جاؤں گا۔۔۔"اس نے مسکرا کر بڑے اطمینان سے "
جواب دیا۔۔۔جب کہ اس کا جواب سن۔۔۔مقابل ہکا بکا ہوئی۔۔۔

کوئی ادم خور بھیڑیے ہو کیا جو مجھے کھاؤ گے؟؟۔۔"فرحا فوراً ہی منہ بگاڑ "
کر پوچھنے لگی۔۔۔

بالکل۔۔۔جب مجھے کھانے کو نہیں ملتا تو میں اتنا ہی پاگل ہو جاتا ہوں۔۔۔"
کہو تو ڈیمود کھاؤں۔۔"بس اتنا کہہ کر اس نے فوراہی فرحا کے سیدھے
کندھے پر اپنے دانت گڑھائے۔۔۔

وہ کھربوں پتی بزنس مین اتنی بچگانہ حرکت کرے گا۔۔۔فرحا نے یہ
خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

اہ۔۔۔پاگل ہو کیا؟؟۔۔"فرحا فوراہی چیخ کر دور ہٹی۔۔۔"

اب میرا ناشتہ دے رہی ہو؟؟۔۔یا پوری فلم دیکھنا چاہتی ہو؟؟۔۔" "
مقابل نے خاصہ اترا کر۔۔۔فخرانہ انداز میں پوچھا۔۔۔

تم یہ کھالو۔۔۔میں بھوکی رہ لوں گی۔۔۔"اس نے جز بز ہو کر اپنے ہاتھ "
میں پکڑی سینڈوچ سے سجی پلیٹ ابوذر کو پکڑائی اور وہاں سے اپنے روم کی
جانب چل دی۔۔۔

وہ آفس جانے کے لیے تیار ہو کر جب باہر نکلی۔۔۔تو ٹیبل پر ناشتہ سجا نظر
ایا۔۔۔جسے دیکھ وہ خاصہ حیران ہوئی۔۔۔

پہلے اس نے سوچا کہ شاید ابوذر نے اپنے لیے بنایا ہو۔۔۔لیکن پھر اس کی
نگاہ دو کپوں پر گئی۔۔۔

وہ ایک ساتھ دو کپ میں چائے تو نہیں پیے گا"فرحا منہ میں بڑبڑاتی "
۔۔۔ناشتے کی ٹیبل کے پاس آئی۔۔۔اور جلدی سے چائے کا کپ اٹھا کر
ہونٹوں سے لگالیا۔۔۔

اسے آفس کی دیر ہو رہی تھی۔۔۔اس لیے وہ کھڑے کھڑے چائے پی کر بھاگنے کا سوچ رہی تھی۔۔۔

" آرام سے بیٹھ کر پی لو۔۔ایسی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔"ابوذر کے ٹوکتے ہی۔۔۔اس نے کپ منہ سے لگائے ہی۔۔۔اس نوجوان کی جانب دیکھا۔۔۔

گرم چائے پوری ایک سانس میں پینے کے بعد ہی اس نے دم لیا تھا۔۔۔

" تمہاری طرح گاڑی نہیں ہے میرے پاس۔۔۔بس میں جانا ہوتا ہے اگر ایک بار بس نکل گئی نا۔۔۔تو میں مشکل میں آجاؤں گی۔۔۔فلحال۔۔۔

چائے کے لیے شکریہ۔۔۔"وہ مسکرا کر شکریہ ادا کرتی۔۔۔چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ کر۔۔ تیزی سے باہر کی جانب دوڑی۔۔۔

ابوذر اس لڑکی کو جاتا دیکھتا رہا۔۔۔یہاں تک کہ وہ اس کی انکھوں سے اوجھل ہو گئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

" تیری منگنی ہو گئی اور تو نے مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔۔مطلب یار حد ہو گئی۔۔اتنا خون سفید کب ہوا تیرا؟؟۔۔"ابوذر معاویہ انا تینوں ہی ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔جب معاویہ نے انہیں اپنی منگنی کے متعلق انفارم کیا۔۔۔

ابوذر ٹھیک ٹھاک بگڑ رہا تھا اس پر۔۔۔

یار ڈیڈ کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی اچانک۔۔۔اور وہ ضد کرنے " لگے کہ بس میرے سامنے رسم ہی کر دو۔۔۔اس لیے جلد بازی میں سب کچھ ہوا۔۔۔" معاویہ نے اپنی جانب کی اسٹوری بتائی۔۔۔

بچوں کی طرح منہ بنانا بند کرو ابوذر اور اسے مبارک باد دو۔۔۔میں تو " بہت خوش ہوں تمھارے لیے معاویہ۔۔۔بہت پیاری لڑکی ہے سدرہ۔۔۔ تمہارے ساتھ پرفیکٹ رہے گی۔۔۔" انا مسرت بھرے لہجے میں بول کر۔۔۔اسے مبارکباد دینے لگی۔۔۔

وہ تینوں جب کھانا کھا کر باہر نکلنے لگے تب ابوذر کی نگاہ سدرہ پر گئی۔۔جو اپنے دوستوں کے ساتھ ابھی پارکنگ میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

ابوذر کے گمان میں یہی تھا کہ اب وہ لہکتی ہوئی معاویہ کے پاس آجائے گی۔۔۔معاویہ معاویہ کرتی۔۔۔لیکن اس کی توقع کے برعکس۔۔وہ بجائے معاویہ کے پاس آنے کے اس کے پاس آکر کھڑی ہوئی۔۔۔

انااور اس سے رسمی طور پر بات چیت کی۔۔لیکن معاویہ کو ایسے اگنور کیا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو

آج سورج مشرق کی جگہ مغرب سے نکلا ہے کیا؟؟۔۔"ابوذر دل ہی " دل یہی سوچ رہا تھا سدرہ کے رویے میں معاویہ کے لیے اتنی بڑی تبدیلی دیکھ۔۔۔

ہاں۔۔ابوذر یہ رسم کی انگوٹھی ہے۔۔۔معاویہ کو دے دینا۔۔۔"سدرہ" نے پرس میں سے انگوٹھی نکال کر۔۔۔ابوذر کے ہاتھ میں پکڑائی۔۔۔تو وہ تعجب سے پہلے سدرہ کو اور پھر معاویہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

معاویہ اس کے برابر میں ہی کھڑا تھا۔۔وہ چاہتی تو خود اسے دے سکتی تھی ۔۔۔مگر وہ تو اسے دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔

اوکے۔۔۔"ابوذر کے اوکے کرتے ہی۔۔۔وہ اپنے دوستوں کے ساتھ" وہاں سے اندر چلی گئی۔۔۔

لو بھائی۔۔۔تمہاری رسم کی انگوٹھی۔۔۔لگتا ہے اچھے اعمال نہیں کیے تو" نے۔ تبھی منگیتر کے بجائے میرے ہاتھ سے انگوٹھی پہنی پڑ رہی

ہے۔"ابوذر نے آخری جملہ شرارہ سے۔۔۔ایک آنکھ ونگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔تو اناو معاویہ دونوں مسکرانے لگے۔۔۔

اس حسین نوجوان کی مسکراہٹ بہت کھوکھلی ہے یہ بات ابوذر دیکھ چکا تھا۔۔۔مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔

❤❤*Husny Kanwal*❤❤

وہ ہسپتال میں مایوس ورنجیدہ سی بیٹھی تھی۔۔۔جب وقاص کی کال آئی۔۔۔

کہاں ہو؟؟۔۔"کال ریسیو ہوتے ہی۔۔۔۔نرم آواز کانوں کی سماعت " سے ٹکرائی۔۔۔

تمھیں بلاک لسٹ سے اس لیے نہیں نکالا میں نے۔۔۔کے ہر وقت میرا" دماغ کھاتے رہو۔۔۔"اس نے سپاٹ سے لہجے میں کہ کر۔۔۔کال کاٹ دی۔۔۔

وقاص حیرت سے سیل کی اسکرین دیکھنے لگا۔۔۔

اسے اٹھتے ہی سب سے پہلے فرحا کی فکر لاحق ہوئی تھی۔۔۔

اس نے فوری اپنا سیل اٹھایا۔۔۔لیکن ابھی کوئی میسج یا کال کرتی۔۔اس سے قبل ہی اسے میسج موصول ہوا جو فرحا کی جانب سے تھا۔۔۔

"کرن کل مجھے آفس میں اوور ٹائم کرنا پڑا تھا۔۔ جس کی وجہ سے میں تھک کر واپسی پر اپنی دوست کے گھر چلی گئی تھی۔۔۔ سوری یار۔۔ میں تمہیں انفارم کرنا بھول گئی۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں میری فکر مت کرنا۔۔۔ بلکہ بس میں بیٹھ چکی ہوں اور آفس جا رہی ہوں۔۔۔ چلو شام میں ملتے ہیں اللہ حافظ۔۔۔"

"اوکے۔۔۔ آئندہ ایسا کبھی کچھ ہو۔۔ تو پلیز پہلے انفارم کر دینا۔۔ میں بہت پریشان ہو گئی تھی تمہارے لیے۔۔۔" اسے میسج کارپلائی کرنے کے بعد ۔۔۔اس پیاری سی گڑیا نے سیل سلپ پر رکھ دیا اور ناشتہ بنانے لگی۔۔۔

"ناول اچھے ہیں تمہارے۔۔۔" وہ ابھی ناشتہ بنا ہی رہی تھی جب اس وجاہت سے مالا مال نوجوان نے آہستگی سے آکر۔۔۔ کان کی لو سے اپنے ہونٹ مس کرتے ہوئے سرگوشی کی۔۔۔

اس کی تعریف سن۔۔کرن کے چہرے پہ بڑی سی مسکراہٹ بکھر ئی ۔۔۔وہ اب نشے میں نہیں تھا لیکن اس کے باوجود تعریف کر رہا تھا۔۔یہ بات اسے دلی طور پر مسرت سے سرشار کر گئی تھی۔۔۔

میں مس رشک حنا کے ساتھ کام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔کیا مجھے بلاک لسٹ " سے نکال دو گی؟؟۔۔"اس نوجوان کو مکھن لگانا نہیں آتا تھا۔۔۔اس لیے فوراہی اصل مقصود ظاہر کر دیا۔۔۔

کرن نے جواب میں ایک لفظ نہ کہا۔۔۔بس سلپ پر رکھا اپنا سیل اٹھا کر۔۔۔وقاص کے سامنے ہی اسکے نمبر کو بلاک لسٹ سے نکالا۔۔۔جسے دیکھ ۔۔۔وقاص کے چہرے پر اطمینانی چھائی۔۔۔۔

ان دونوں میاں بیوی نے ساتھ ناشتہ کیا۔۔۔

سامان پیک کر لینا اپنا۔۔۔"حکم صادر کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔"الجھ کر۔۔"

کیا زندگی بھر اسی طرح رہنے کا ارادہ ہے؟؟۔۔"سوال کے بدلے میں "
اس نے ابرو اچکا کر۔۔۔ تیزی سے منہ بسورتے ہوئے۔۔۔پلٹ سوال کیا۔۔۔

ہم میاں بیوی ہیں کرن۔۔ ہمیں ایک ساتھ رہنا چاہیے نہ کہ الگ "
الگ۔۔۔"وقاص کے سمجھانے والے انداز میں کہتے ہی۔۔۔ کرن نے
"دوبدو سوال کیا۔۔۔"تم نشے میں نہیں تھے ناں کل؟؟۔۔

وقاص محسوس کر چکا تھا۔۔اس نے جواب جاننے کے بعد ہی سوال کیا ہے۔۔۔

نہیں۔۔" مقابل نے فوری اقرار کیا۔۔۔جس پر وہ حسین لڑکی بے اختیار " مسکرا دی۔۔

کیا اس مسکراہٹ کا مطلب میں تمہاری رضامندی سمجھوں؟؟۔۔۔" " اس نوجوان کے سوال پر۔۔۔مقابل کی مسکراہٹ ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئی۔۔۔

کیا وہ وقاص عباسی کے ساتھ واپس جانا چاہتی تھی؟؟۔۔۔یہ سوال اب وہ خود سے کر رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد۔۔۔اس نے چائے کا کپ منہ سے لگالیا۔۔۔ مگر وقاص کو کوئی جواب نہ دیا۔۔۔ جبکہ علم میں تھا کہ مقابل جواب کا منتظر بیٹھا ہے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وقاص کے جانے کے بعد۔۔وہ بھی گھر سے نکلی۔۔۔اس کے ہاتھ میں اپنی رپورٹس تھیں۔۔۔۔

اس نے صبح ہی ڈاکٹر سے اپوائنٹمنٹ لے لی تھی۔۔۔

ڈاکٹر نے اس کی رپورٹس دیکھنے کے بعد وہی بات کہی جو پہلی ڈاکٹر نے کہی تھی۔۔۔ان کے مطابق پریگننسی کا چانس نہ ہونے کے برابر ہی تھا۔۔۔

کرن ان کے منہ سے مایوس کن جملے سننے کے بعد۔۔۔رنجیدہ سی روم سے باہر آکر۔۔۔چیئر پر بیٹھی۔۔۔

وہ لڑکی جانتی تھی کہ وقاص عباسی کے لیے جائیداد کا وارث کتنا ضروری ہے۔۔۔اگر وہ اسے وارث نہ دے سکی صحیح وقت پر تو اس کے شوہر کی دن رات کی محنت جبران کی گود میں چلی جائے گی۔۔۔جیسا اس کے دشمن چاہتے ہیں۔۔۔اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے شوہر کے دشمنوں کی چاہت پوری ہو۔۔۔جنہوں نے اسے تباہ کیا۔۔جنہوں نے اسے بے اولاد کیا۔۔۔پھر یہ خیال۔۔۔کے آج نہیں تو کل بچہ نہ پیدا کر پانے پر رخشی

خاتون اسے وقاص کی زندگی سے نکال ہی دیں گی۔۔۔اس کا دل بند کرنے لگا۔۔۔۔

یااللہ۔۔" وہ اپنے دونوں ہاتھوں میں منہ کو چھپا کر۔۔بچوں کی طرح" پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

وہ ابھی مایوس ورنجیدہ سی ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔جب وقاص کی کال آئی۔۔۔

کچھ دیر وہ سیل کو تکتی رہی۔۔۔کہ کال اٹھائے یا نہیں۔۔۔علم تھا کہ وہ منتظر بیٹھا ہے اس کا۔۔۔وہ جانا بھی چاہتی تھی مگر اپنے پاؤں میں ایک نہ دکھنے والی زنجیر کو پا رہی تھی۔۔۔

اگر مہوش خاتون اپنی نفرت میں اسے گرا سکتی تھیں۔۔تو وہ اپنی بے پناہ محبت میں اسے اٹھا سکتی تھی۔۔۔

"کہاں ہو؟؟۔۔"کال ریسیو ہوتے ہی۔۔۔۔نرم آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

"تمھیں بلاک لسٹ سے اس لیے نہیں نکالا میں نے۔۔۔کے ہر وقت میرا دماغ کھاتے رہو۔۔۔"کرن نے سپاٹ سے لہجے میں کہ کر۔۔۔کال کاٹ دی۔۔۔

وقاص حیرت سے سیل کی اسکرین دیکھنے لگا۔۔۔ صبح تک تو بالکل ٹھیک تھی پھر اچانک کیا ہوا؟؟۔۔۔

کرن کہاں ہے اس وقت۔۔"اگر کرن کو ساتھ رہنے پر اعتراض ہوتا تو وہ " صبح ہی منع کر دیتی۔۔۔یوں خاموش نہ رہتی۔۔۔اس کی خاموشی میں ہی اس کی رضامندی تھی یہ بات وقاص عباسی سے بہتر کون جانتا تھا۔۔۔لیکن پھر اچانک اس کے رویے کا بدلنا۔۔۔وقاص کے ذہن کو کھٹکا گیا۔۔۔

اس وجیہہ مرد نے فوری اپنے بندے سے کال کر کے انفارمیشن لی۔۔۔۔

سر میم ہسپتال آئی ہوئی ہیں۔۔اور کافی دیر سے بیٹھ کر رو رہی ہیں۔۔۔""" اپنے بندے سے جواب ملتے ہی۔۔اس نے فوری آنکھیں میچیں۔۔۔وہ سمجھ گیا تھا معاملہ کیا ہے۔۔۔

اگلے ہی پل وہ اپنا کام چھوڑ کر اٹھا۔۔۔ہسپتال جانے کی نیت سے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ ہسپتال میں ہی تھی جب اسے عورتوں کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔

وہ فورا اٹھ کر آوازوں کی جانب بڑھی۔۔۔

ایک پرائیویٹ روم کے اندر کچھ لوگ روتے ہوئے نظر آئے۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔یہ لوگ کیوں رو رہے ہیں؟؟۔۔"کرن نے پاس " سے گزرتی نرس کو روک کر۔۔۔سوال کیا۔۔۔

ڈلیوری کے وقت بچہ بچ گیا اور اس کی ماں کی ڈیتھ ہو گئی۔۔۔اس لیے رو "
رہے ہیں۔۔" وہ بے تاثر لہجے میں کہتی۔۔۔وہاں سے چل دی۔۔۔

انہیں تو عادت ہو جاتی ہے دن رات لوگوں کو مرتے تڑپتے بلکتے دیکھنے
کی۔۔۔۔ان کے لہجوں میں غم نہیں جھلکتا کسی کی ڈیتھ کی خبر بتاتے
ہوئے۔۔۔۔وہ تو ایسے بتاتے ہیں جیسے کوئی عام بات ہو۔۔۔

کرن اس عورت کو جانتی تک نہیں تھی۔۔۔لیکن اس کے باوجود اس کی
ڈیتھ کی خبر نے اسے غمزدہ سہ کر دیا مزید۔۔۔

پھر اچانک اس کا ذہن کلک کیا۔۔۔۔

پہلے تو وہ وقاص کی شخصیت سے واقفیت نہیں رکھتی تھی۔۔۔لیکن اب ۔۔۔اب بات الگ تھی۔۔۔وہ جانتی تھی وہ نوجوان باہر سے جتنا سخت و بے مروت ہے اندر سے اتنا ہی نرم و حساس۔۔۔۔

یقینا ممکن تھا کے وقاص اسے کھونا نہ چاہتا ہو اس لیے اولاد کی خواہش سے دستبردار رہا۔۔۔کیا واقعی ایسا تھا؟؟۔۔۔اگر تھا۔۔۔تو پھر اس نوجوان کی محبت تو الگ ہی لیول کی تھی۔۔۔۔یہ سوچ۔۔۔کرن مزید رونے لگی۔۔۔ اور دل ہی دل دعا کرنے لگی کہ وجہ اس کے اندازے کے مطابق نہ نکلے۔۔۔ کیونکہ اگر ایسا ہوا۔۔۔تو وہ وقاص کی محبت کا حق ادا نہیں کر سکے گی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ ہسپتال سے باہر نکلی ہی تھی۔۔۔کہ ایک گاڑی اس کے سامنے آکر رکی۔۔۔

کرن بھابھی۔۔۔"گاڑی سے سدرہ کو نکلتا دیکھ۔۔اس نے منہ بسورا۔۔۔" اور فوراہی آگے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

ابھی وہ ایک دو قدم بھی نہ چلی تھی کہ پیچھے سے سدرہ نے آواز دی۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب وہ اتنی عزت سے بلا رہی تھی۔۔کرن کیسے اپنی جگہ منجمد نہ ہوتی؟؟؟۔۔۔

اس نے پلٹ کر حیرت سے سدرہ کی جانب دیکھا۔۔۔

کیا مجھے آپ کے پانچ منٹ مل سکتے ہیں؟؟۔۔"کرن نے محسوس کیا اس "
کے لہجے میں آج وہ اکڑ نہیں تھی جو ہر بار ہوتی تھی۔۔۔وہ خاصہ لچکدار انداز
میں پوچھ رہی تھی۔۔

یہ بات کرن کو تعجب میں مبتلا کرنے کے لیے کافی تھی۔۔

بولو۔۔۔"دونوں ہاتھ بے نیازی سے فولڈ کر۔۔۔اسے بات کرنے کی"
اجازت دی۔۔۔

کہیں بیٹھ کر بات کریں۔۔یہاں کھڑے کھڑے بات کریں گے تو "
عجیب لگے گا۔۔۔"اس کے کہتے ہی کرن نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ
دونوں ہی ہسپتال کے پارک میں۔۔۔ایک بینچ پر جا کر بیٹھ گئیں۔۔۔

جلدی بولو۔۔۔کیا بولنا ہے تمہیں۔۔۔"جتنا برا یہ ماں بیٹیاں اس کے "
ساتھ کر چکی تھیں۔۔۔اس کے بعد ان سے بات کرنا بھی اسے شدید ناگوار
گزر رہا تھا۔۔۔اگر اسے یہ جاننے میں تجسس نہ ہوتا کے سدرہ اچانک آج
کیوں اتنی لچک دکھا رہی ہے۔۔۔تو یقیناوہ بات بھی نہ کرتی۔۔۔

بولنا۔۔۔بولنا تو بہت کچھ ہے۔۔۔بس سمجھ نہیں آرہا کہاں سے شروع"
کروں۔۔۔شاید معافی سے شروع کرنا بہتر رہے گا۔۔۔"وہ کرن کی جانب
دیکھ۔۔۔افسردگی سے گویا ہوئی۔۔۔

معافی؟؟۔۔۔"کرن کو ایک لمحے کے لیے یقین نہ آیا کہ سدرہ جیسی"
مغرور چڑیل اس سے معافی مانگنے آئی ہے۔۔۔۔

جی۔۔ معافی۔۔۔۔ میں شروع سے جانتی تھی کہ بھائی آپ سے محبت "
کرتے ہیں اس کے باوجود میں نے مام کا ساتھ دیا آپ کو ان سے جدا کرنے
میں۔۔۔ شاید آپ کو پتا نہ ہو۔۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ بھائی نے آپ کو بتایا
بھی نہیں ہو گا کہ انہوں نے آپ کی بیماری کے بعد ہم سے مکمل تعلق ختم کر
لیا ہے۔۔۔ باہر دنیا کو دکھانے کے لیے ہم ابھی بھی ویسے ہی ٹھاٹ سے جیتے
ہیں۔۔ لیکن اندرونی طور پر۔۔۔ ہم بہت کھوکھلے ہو گئے ہیں۔۔۔ میں ہمیشہ
سے سمجھتی تھی کہ وقاص بھائی ہوں یا جبران بھائی۔۔۔ کیا فرق پڑتا
ہے؟؟؟۔۔۔ کوئی بھی سی ای او کی سیٹ پر بیٹھے فائدہ میرا ہی ہو گا چونکہ میں
ان کی اکلوتی بہن ہوں۔۔۔ لیکن میں کتنی غلط تھی یہ بات مجھے چند ماہ میں ہی
پتہ چل گئ۔۔۔۔ جبران بھائی بہت الگ ہیں وقاص بھائی سے۔۔۔ وقاص
بھائی چیز ہی الگ ہیں۔۔ ان کا لیول ہی الگ ہے محبت کا۔۔۔۔۔ پتا ہے وہ بہت
لیکن کبھی جتاتے نہیں تھے۔۔۔ ہمیں کچھ کرتے تھے ہمارے لیے۔۔
عادت نہیں تھی کہ کوئی ہمیں جتائے آکر۔۔۔ کے یہ چیز تمہارے لیے اتنے

کی لایا ہوں۔۔یہ اتنی قیمت کی ہے۔۔۔بل کتنا آیا ہے۔۔۔ملازمین کی کتنی پیمنٹ بھرئی ہے۔۔۔۔ہم بالکل ایک بے فکر زندگی جیتے تھے۔۔۔

مگر اب۔۔۔سب بدل گیا ہے۔۔۔جبران بھائی پہلے ہی اتنے کم پیسے بھیجتے ہیں اس میں بھی انہیں حساب چاہیے ہوتا ہے ایک ایک چیز کا۔۔۔۔ہم اپنا یہ جھوٹا وقار و بھرم لوگوں کے سامنے قائم رکھنے کے لیے اپنی چیزیں بیچتے ہیں اب۔۔۔مام اتنی فضول خرچی کی عادی ہیں کے ان کا ہاتھ نہیں رکتا۔۔۔جس کی وجہ سے مجھے ڈر ہے بہت جلد ہمارا یہ جھوٹا بھرم بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔معاویہ سے میرا رشتہ ہو گیا ہے وہ جلدی شادی مانگ رہے ہیں لیکن ہمارے پاس انہیں جہیز میں دینے کے لیے ایک روپیہ نہیں ہے۔۔۔ہم نے جبران بھائی سے اس متعلق بات کی۔۔لیکن انہوں نے کہا جب تک وہ سی ای او کی سیٹ پر نہیں بیٹھ جاتے۔۔وہ مجھے جہیز میں کچھ نہیں "دینے والے۔۔۔۔

وہ مغرور سی سدرہ تو کہیں غائب ہی ہو گئی تھی جو اپنی ناک پر مکھی تک نہ بیٹھنے دے۔۔۔سامنے بیٹھی روہانسہ لہجے میں بولتی ہوئی لڑکی تو کوئی اور ہی لگی کرن کو۔۔۔

تو تم چاہتی ہو کہ میں وقاص سے تمہارے لیے جہیز کی بات " کروں؟؟۔۔"کرن کے سوال کرتے ہی وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔میں اس لیے معافی نہیں مانگ رہی آپ سے۔۔۔میں شرمندہ" ہوں اپنی غلطیوں پہ صرف اس لیے معافی مانگ رہی ہوں۔۔۔یقین کریں مجھے کوئی لالچ نہیں۔۔۔مجھے صرف آپ سے معافی چاہیے۔۔۔بھائی کی قطع تعلقی کرنے والی بات تو میں نے صرف آپ کو اس لیے بتائی تاکہ آپ کو علم ہو کہ وہ آپ سے کتنی محبت کرتے ہیں۔۔۔مجھے نہیں لگتا انہوں نے آپ کو

بتایا ہو گا۔۔۔کہ آپ کو باتھ روم میں بند کرنے پر انہوں نے مجھے سزا کے طور پر پوری رات باتھ روم میں بند رکھا تھا۔۔۔"بس سدرہ کا انکشاف کرنا تھا۔۔۔کہ کرن کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

تو وقاص عباسی اپنی لاڈلی بہن کو سزائیں دیا کرتا تھا اس کے لیے۔۔۔بس کبھی جتایا نہیں۔۔۔بس کبھی بتایا نہیں۔۔۔

کیا انہوں نے آپ کو بتایا کہ وہ شادی سے پہلے سے آپ سے محبت کرتے " "تھے؟؟۔۔

کیا؟؟۔۔"کرن کو یقین نہ آیا۔۔۔بے یقینی سے اب وہ سدرہ کو دیکھ رہی" تھی۔۔۔

تو یعنی آپ یہ بھی نہیں جانتیں۔۔۔کہ آپ کو انہوں نے اپنی سالگرہ "
والے دن مال میں دیکھا تھا۔۔۔اور وہ آپ کو وہیں دل دے بیٹھے تھے۔۔۔"
سدرہ مسکراتے ہوئے بتانے لگی اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔۔۔پرانی
یادوں کی چمک۔۔۔

تم کیسے جانتی ہو اس بارے میں؟؟؟۔۔۔کیا وقاص نے خود بتایا تھا "
تمھیں؟؟۔۔"اس کی آواز میں بے قراری تھی۔۔۔کے بس جلدی سے
تصدیق مل جائے۔۔۔

وہ کہاں بتانے والے۔۔۔کیا نہیں جانتی آپ انھیں۔۔۔۔وہ نہیں"
بولتے۔۔۔لیکن میں نے ان کے پرانے والٹ میں آپ کی بیک کی تصویر
دیکھی تھی ایک بار۔۔۔جس میں آپ کے بالوں میں پونی بندھی
تھی۔۔۔وہ مال میں لی گئی پک تھی۔۔۔۔تب میں آپ کو نہیں جانتی تھی

۔۔۔لیکن شادی کے بعد ایک بار آپ نے اسی طرح دوبارہ پونی باندھی۔۔۔
تب میں نے آپ کو جب دیکھا۔۔۔میں پہچان گئی کہ آپ تو وہی ہیں۔۔۔
جسے بھائی اپنے والٹ میں لے کر گھومتے ہیں۔۔۔میں نے اپنے بھائی کے
والٹ میں کبھی انا کی تصویر نہیں دیکھی۔۔۔نہ ہی کبھی کسی اور لڑکی کی۔۔۔
لیکن آپ کی دیکھی۔۔وہ ہمیشہ رکھتے تھے۔۔۔اس لیے میں جانتی تھی کہ
آپ ان کے لیے بہت خاص ہیں۔۔۔سب سے زیادہ خاص۔۔۔اور سب
کچھ جانتے بوجتے میں نے مام کا ساتھ دیا آپ کو ان سے جدا کرنے میں۔۔۔

دو محبت کرنے والوں کو جدا کیا میں نے۔۔۔دو میاں بیوی کو۔۔۔۔اس
رشتے کو جس میں خدا محبت ڈالتا ہے۔۔۔۔۔اب سوچتی ہوں مجھے میری
محبت کیوں کر ملے گی جب مجھے دو محبت کرنے والوں کی آہ لگی ہوئی
ہے۔۔۔۔مجھے معاویہ مل ضرور رہا ہے بھابھی۔۔۔ لیکن وہ مجھ سے محبت
نہیں کرتا۔۔۔وہ تو مجھے دیکھ کر بھی کوفت کا اظہار کرتا ہے۔۔۔اگر آپ

دل وجان سے کسی کو چاہیں اور وہ بدلے میں صرف بے مروتی وبیزاریت ظاہر کرے ہر وقت۔۔۔تو آپ ٹوٹ جاتے ہیں۔۔میں بھی ٹوٹ گئی ہوں بھابھی۔۔۔میں بھی ٹوٹ گئی ہوں۔۔۔" وہ اتنا کہہ کر۔۔۔اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ۔۔بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔

اسے پیسوں کی تنگی نے نہیں توڑا تھا۔۔۔اسے تو معاویہ کی بے رخی نے توڑا تھا۔۔

من چاہے شخص کی بے رخی۔۔۔بے رخی تھوڑی ہوتی۔۔۔موت ہوتی ہے۔۔۔اور وہ مر ہی تو رہی تھی۔۔۔

حسن کا سارا غرور خاک میں ملا دیا تھا اس ستمگر نے اپنی بے رخی دیکھا دیکھا کر۔۔۔۔۔۔۔اور وہ خاک ہی تو ہو چکی تھی۔۔۔

مجھے سچ بتانا۔۔۔کیا تم جانتی تھیں کے میری دوائیاں کس چیز کی "
ہیں؟؟۔۔۔"کرن نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھ۔۔۔استفسار
کیا۔۔۔۔

جی۔۔۔میں جانتی تھی۔۔۔"وہ شرمندگی کی انتہا گہرائیوں میں اتر گئی"
تھی۔۔۔اس سوال کا جواب دیتے وقت۔۔۔

تمھاری مام جانتی تھی ناں کے وقاص مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔۔نہ کے انا"
سے۔۔۔اسی لیے اس ظالم عورت نے مجھے بانجھ کرنے کی دوائیاں کھلائیں
؟؟؟۔۔"کرن کی آنکھوں میں سوال کرتے وقت۔۔۔آنسو اتر آئے
تھے۔۔۔۔۔

جی۔۔۔میں نے ہی انہیں بتایا تھا کہ میں نے آپ کی تصویر وقاص بھائی" کے والٹ میں دیکھی ہے۔۔۔سب جانتے ہیں وقاص بھائی بولتے نہیں ہیں اپنی ضروریات وخواہشات کے متعلق۔۔۔اپنے جذبات واحساسات کے متعلق لیکن وہ محبت کے ترسے ہوئے ہیں۔۔یہی محبت ان کی ضرورت تھی۔۔یہی ان کی خواہش۔۔۔اور جب انہیں وہ مل گئی تھی توسب جانتے تھے کہ وہ اسے سر آنکھوں پر رکھنے والے ہیں۔۔۔آپ اولاد نہیں دے سکیں تومام جانتی ہیں وہ دوسری شادی نہیں کریں گے۔۔۔۔اور بس یہیں آکر وہ جبران بھائی کو وقاص بھائی پر فوقیت دلوا سکتی تھیں بورڈ اف ڈائریکٹرز کے سامنے۔۔۔آپ کو پتہ ہے مام وقتاً فوقتاً بھائی کا دل ٹٹولا کرتی تھیں۔۔۔صرف یہ دیکھنے کے لیے کہ کہیں آپ کی محبت ان کے دل میں کم تو نہیں ہو گئی۔۔۔پری کو بھی وقاص بھائی سے پہلے اسی لیے ملوایا۔۔۔کیونکہ دیکھنا تھا۔۔۔کہ وہ اپنی سی ای او کی سیٹ کو چنتے ہیں یا آپ کو۔۔۔اور سب نے دیکھا انہوں نے آپ کو منتخب کیا۔۔۔"سدرہ کی باتیں اس پر اشکار کر

رہی تھیں کے وہ تو دیوانا ہے اس کا۔۔۔اور لوگ۔۔۔خاص طور پر اس کے دشمن اس کی اس دیوانگی کا ہی فائدہ اٹھا رہے ہیں شروع سے۔۔۔

مجھے یہ بتانے کا بہت شکریہ کہ میرا شوہر مجھ سے کتنی محبت کرتا ہے۔۔۔ "
مگر میرے پاس تمہیں دینے کے لیے ابھی معافی نہیں ہے۔۔۔سوری۔۔۔
میرا اتنا بڑا دل نہیں ہے کہ میں تمہیں معاف کر سکوں۔۔۔ابھی تو بالکل
نہیں جب میرے زخم ہرے بھرے ہیں۔۔۔"سدرہ نے اس کے ہر سوال
کا جواب بڑی صداقت سے دیا تھا جو یہ بتانے کے لیے کافی تھا۔۔۔کہ وہ
واقعی شرمندہ ہے۔۔واقعی پچھتا رہی ہے اپنی ماں کا ساتھ دے کر غلط کاموں
میں۔۔۔

میں سمجھ سکتی ہوں۔۔۔میں پہلے سے ہی جانتی ہوں میرا جرم معافی کے "
قابل ہے بھی نہیں۔۔۔۔میں نے اپنے بھائی کا ہنستا بستا گھر بگاڑا ہے۔۔اس

بھائی کا جو میرے ہر ارمان کو پورا کرتا تھا۔۔۔جو مجھے شہزادیوں کی طرح رکھتا تھا۔۔۔جس نے مجھے کبھی میرے باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔۔ یقین کریں وہ بولتے نہیں تھے۔۔۔لیکن جب انھوں نے ہاتھ ہٹایا ناں سر سے۔۔۔تو دنیا کی ہر چیز بولتی دیکھائی دی۔۔۔کہ انہوں نے کیا کیا کیا ہے ہمارے لیے۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں سے پچھتاوے کے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔شدید رنجیدہ لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

انا کو گھر چھوڑنے کے بعد۔۔ابھی وہ اس کے گھر سے نکل کر گاڑی میں بیٹھا ہی تھا۔۔۔کہ اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

اس نے نمبر دیکھتے ہی کال اٹھالی۔۔۔

سر۔۔۔اس بچی زینب کی والدہ کا نام عروبہ ہے۔۔اور وہ وقاص عباسی کی "
"نہیں ان کے والد کی بیٹی ہے

واٹ؟؟۔۔۔یعنی وقاص کی بہن؟۔۔۔"ابوذر کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔"
وہ فوراہی سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

"جی سر۔۔۔ عروبہ عباسی خاندان کی بہت پرانی ملازمہ تھی۔۔۔"

جانتا ہوں۔۔۔"ابوذر پہلے سے ہی واقف تھا وقاص کے والد اور عروبہ کی "
لواسٹوری سے۔۔۔لیکن یہ خبر نہیں تھی کہ ان کی کوئی بیٹی بھی نکلے
گی۔۔۔جسے وقاص دنیا سے چھپا کے پال رہا ہے۔۔۔

کچھ مزید معلومات لینے کے بعد ابوذر نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

اب وہ کافی پر سکون ہو کر سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔وہ بچی و قاص وانا کی نہیں ہے۔۔یہ بات اس کے دل کو بہت تسلی بخش رہی تھی۔۔۔

وہ مارے خوشی کے گاڑی سے واپس اترا۔۔۔اور انا کے گھر میں داخل ہو گیا۔۔۔۔

وہ کافی وقت سے انا کو اوائڈ کر رہا تھا لیکن اب مزید نہیں۔۔۔

اس نے دروازہ نوک کیا تو انا کی ملازمہ نے دروازہ کھولا۔۔۔۔

وہ ملازمہ کو دو کپ چائے کا آرڈر دیتے ہوئے لاونج میں بیٹھ گیا۔۔۔

انا کو جب اس کی ملازمہ نے ابوذر کے لاؤنج میں بیٹھے ہونے کی خبر دی۔۔تو وہ خوشی سے پھولے نہ سمائی۔۔۔اس نے سفید رنگ کی چست ٹی شرٹ پہنی و بلیک ٹراؤزر جو اس کے پاؤں کے ٹخنوں سے خاصہ اونچا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے اس کی گوری رنگت الگ ہی چمک رہی تھی۔۔۔اور فوراہی خوب تیار ہو کر نیچے اتر آئی۔۔۔

اس نے سارے ملازمین کو سرونٹ کوارٹر میں جانے کا کہا۔۔۔اور خود چائے کی ٹرے لے کر ابوذر کے پاس لاؤنج میں پہنچ گئی۔۔۔

وہ ابوذر سے بالکل چپک کر بیٹھی تھی۔۔۔

وہ اچھے سے واقف تھی ابوذر و قاص نہیں ہے ون وو من مین۔۔۔جو کسی کو چھوئے ناں۔۔۔وہ تو رنگین تتلیوں میں رہنے والا تھا۔۔۔اس کی شامیں کتنی رنگین تھی یہ انا بخوبی جانتی تھی۔۔۔اسی لیے وہ ابوذر کو اپنی خوبصورتی اور حسن کا جلوہ دکھا رہی تھی وہ بھی بڑی نزدیکی و نزاکت سے۔۔۔

ابوذر اتنا خوش تھا کہ اس نے مائنڈ بھی نہ کیا۔۔۔

من چاہی عورت آپ کے سامنے اپنے حسن کے جلوے بکھیر رہی ہو۔۔اپنا آپ پیش کر رہی ہو۔۔۔تو کون سہ مرد نہ بہکے۔۔۔وہ بھی بہکنے لگا تھا۔۔۔

وہ اہستہ اہستہ نزدیکی بڑھاتی جا رہی تھی۔۔اور مقابل بڑھانے دے رہا تھا۔۔۔

انااس کی پیشانی سے چومتی ہوئی جب ہونٹوں تک آئی۔۔۔تواچانک وہ نوجوان اپنارخ موڑ گیا۔۔۔کیونکہ اس نے یہ عمل اچانک کیاتوانا بھی بے یقینی کا شکار ہوئی۔۔۔

اسے ہمیشہ سے اس بات پہ ناز تھا کہ ابوذر جیسے امیر زادے کواس کی خواہش ہے۔۔۔وہ اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔وہ تواس کے عشق میں پاگل ہے۔۔ اور وہ جو کہے گی مقابل کرے گا۔۔۔لیکن آج جب وہ اسے اپنا آپ پیش کر رہی تھی۔۔اس کی سالوں کی طلب بجھا رہی تھی۔۔۔تو وہ ہٹ گیا۔۔۔وہ منہ پھیر گیا۔۔۔کیسے ؟؟؟۔۔۔انا کو یقین نہ آیا۔۔۔

ڈیمٹ۔۔۔"دوسری جانب۔۔ابوذر خود پر ہی غصہ ہوا۔۔۔بے حد" غصہ۔۔۔

آج تک جس بات کے لیے وہ اپنی ماں سے نفرت کرتا آیا۔۔۔لگا جیسے آج اس کی پیروی خود ہی کر دی۔۔۔اور یہ خیال ہی اسے خود سے گھن دلا رہا تھا۔۔۔۔

میں شادی شدہ ہوں انا۔۔۔سوری۔۔۔"وہ فوراہی کھڑا ہو کر۔۔۔اپنا " کوٹ صوفے کے اوپری حصے سے اٹھاتے۔۔۔انا کو دیکھ سنجیدگی سے گویا ہوا

اس کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔

اس کا جملہ تھا یا ایٹم بم۔۔۔انا کو اپنے دماغ کے پرخچے اڑتے محسوس ہوئے۔۔۔۔

تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔ہے ناں؟؟۔۔۔مجھے تنگ کرنے کے " لیے۔۔۔چونکہ میں نے تمہیں شروع سے بہت تنگ کیا ہے۔۔۔لیکن میں سچ کہہ رہی ہوں ابوذر میرے اور وقاص کے درمیان کچھ نہیں تھا۔۔۔ہم صرف اچھے دوست تھے۔۔۔میں اس سے ایگریمنٹ میں بندھی تھی صرف اس لیے میں نے تمھیں کبھی کچھ نہیں بتایا۔"انافوراہی اس کے پیچھے بھاگتی ہوئی آئی تھی۔۔۔

اس نوجوان کا ہاتھ پکڑ کر روک۔۔۔تیزی سے اپنے کردار کی صفائی دینے لگی۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہاانا۔۔۔میں واقعی شادی شدی ہوں۔۔۔اس " لیے پلیز مجھ سے اب دور رہنا۔۔۔"جس کی خواہش میں سالوں سے مچل رہا تھا آج وہ سامنے تھی۔۔۔اپنا آپ خود اس کے حوالے کر رہی تھی۔۔۔لیکن

وہ چاہ کر بھی اسے تھام نہیں سکتا تھا۔۔۔وعدہ جو تھا۔۔۔کے وفا کرئے گا۔۔۔

دل پر منو پتھر رکھ کر۔۔۔اسے خود سے دور رہنے کا کہہ آیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟۔۔"وہ دونوں ابھی باتیں کر ہی رہی تھیں کہ " سامنے سے سرد آواز ان دونوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

بھائی وہ میں۔۔۔دادی کی دوائی لینے آئی تھی۔۔۔"سدرہ تیزی سے کھڑی" ہو کر۔۔۔وقاص کی جانب متوجہ ہو۔۔آہستگی سے اپنے آنے کا مقصد بیان کرنے لگی۔۔۔

"دوائی میڈیکل سے ملتی ہے۔۔۔پارک میں نہیں۔۔ "

"میں بھابھی سے کچھ بات کر رہی تھی۔۔ "

"بات کرلی؟؟ "

"جی۔۔"

تواب جاؤ۔۔۔"اس کے کہتے ہی سدرہ فوراہی اثبات میں سر ہلا کر وہاں سے چلی گئ۔۔۔جبکہ وہ خوبرو نوجوان اس کی جگہ۔۔کرن کے برابر میں آکر بیٹھا۔۔۔

وہ لڑکی بالکل خاموش تھی۔۔۔

باتوں کی ضرورت نہیں تھی ان کے درمیان۔۔وہ دونوں ہی جانتے تھے وہ کیوں وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔

میں تمہیں بچہ نہیں دے سکتی زندگی میں کبھی "
۔۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے۔۔چھ۔۔۔چھوڑ۔۔۔"وہ بولنا چاہتی تھی لیکن زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

ششش۔۔۔بچے ہوتے ہیں بہت ضروری زندگی میں۔۔۔لیکن میرے " لیے تو میری پوری کائنات ہی تم ہو۔۔۔"اس کے عنابی ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ۔۔۔اسے مزید اپنی اور اس کی جان پہ ظلم ڈھانے سے روکا۔۔۔۔

پھر نہایت محبت سے اس کی زلفوں میں اپنی انگلیاں الجھاتے۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔جذبات کی صداقت کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔

اس کا فقط ایک جملہ۔۔۔۔کل تھا اپنے معنی میں۔۔۔۔کل ہی جذبات کی عکاسی میں۔۔۔۔

اسے نہیں آتا محبت کا اظہار۔۔۔اس لیے سادگی سے کہہ دیا۔۔۔کے کل کائنات ہی تم ہو۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔"وہ حیسن نوجوان اس کا نازک ہاتھ تھام کر کھڑے ہوتے" ہوئے بولا۔۔۔

کہاں؟؟۔۔" تجسس سے استفسار کیا۔۔۔ "

اپنے گھر اور کہاں۔۔۔۔" ایسا نہیں تھا کہ اس لڑکے کے لہجے سے چاشنی "
ٹپک رہی ہو اب۔۔۔ لیکن اکھڑ کے مقابلے بہت بہتر تھا۔۔۔ کرن یہی
سوچ۔۔اسے بغور دیکھنے لگی۔۔۔ کہاں سے لگتا تھا وہ اس کا عاشق؟؟؟۔۔۔
لیکن تھا اور بہت پکا تھا۔۔۔۔اس بات کی گواہ تو اب دنیا تھی۔۔۔

دادی مجھے زیادہ دن تمہارے ساتھ نہیں رہنے دیں گی۔۔۔" کیا کرے "
وہ المعراج مینشن جا کر۔۔۔ جب اسے علم ہے کہ اسے دوبارہ نکال ہی دیا
جائے گا۔۔۔اور اس بار نکالنے والی رخشی خاتون ہوں گی تو اسے اور زیادہ
تکلیف ہو گی۔۔۔ چونکہ ان سے ہمیشہ محبت و اپنائیت پائی تھی۔۔۔ان کا

ہمیشہ اچھا روپ دیکھا تھا۔۔۔اس لیے وہ ان کے برے روپ سے ڈر رہی تھی اب۔۔۔۔

وہ ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔رنجیدگی سے گویا ہوئی۔۔۔

کھڑی تو ہو گئی تھی اپنے شوہر کے لیے۔۔۔بس ساتھ چلنے میں ڈر رہی تھی۔۔۔

تم صرف میری فکر کرؤ۔۔۔۔باقیوں کی فکر مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔"اس" وجیہہ مرد کا پر اعتماد لہجہ اور مطمئن انداز۔۔اسے حوصلہ دے رہا تھا ساتھ چلنے کا۔۔۔

وہ اثبات سر ہلا کر۔۔۔اس کے ساتھ چلنے کے لیے راضی ہوئی۔۔۔

وقاص نے اس کے لیے گاڑی کا ڈور کھولا۔۔تو وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔

وہ دوسری جانب سے آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی پہلے گاڑی سٹارٹ نہیں کی۔۔۔بلکہ اپنی بیوی کا نازک و نرم ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

کرن اس کے عمل پر بے اختیار مسکرا دی۔۔۔

بہت وقت بعد وہ دونوں میاں بیوی ایک ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔

پورے راستے گاڑی میں خاموشی طاری رہی۔۔۔

وہ صبح سے بیٹھ کر رو رہی تھی شاید یہی وجہ تھی کہ اس کی آنکھیں جل رہی تھیں۔۔اے سی کی ٹھنڈی ہوا چہرے پر لگتے ہی۔۔۔اسے نیند آنے لگی۔۔۔

المعراج مینشن پہنچے۔۔تو وہ سو چکی تھی۔۔۔

اس نوجوان نے تو ویلکم کی تیاری کر رکھی تھی۔۔پورا گھر پھولوں سے سجایا ہوا تھا۔۔۔سارے ملازمین ویلکم کے لیے تیار کھڑے تھے۔۔۔لیکن وہ سو چکی تھی۔۔۔جس کے لیے پورا ویلکم خود پلان کیا تھا وقاص عباسی نے۔۔۔

وقاص عباسی جیسا وقت کا پابند بندہ۔۔۔آج آفس لیٹ گیا تھا۔۔کیونکہ وہ اپنے گھر میں ویلکم کی تیاری کر رہا تھا۔۔۔وہ چاہتا تو ملازمین سے بھی کروا سکتا

تھا۔۔۔ لیکن اپنی بیوی کے لوٹنے کی خوشی اسے اس قدر تھی۔۔ کہ وہ خود ساری سجاوٹ اپنے ہاتھ سے کرنا چاہتا تھا۔۔۔اور اس نے کی بھی۔۔۔

وقاص نے اسے نہیں اٹھایا۔۔۔بس اس کے سوتے ہوئے وجود کو اپنی باہوں میں بھر کر۔۔۔گھر میں داخل ہوا۔۔۔

اس کے داخل ہوتے ہی پہلے تو پلان کے مطابق ایک دو ملازمین نے پھول برسائے۔۔ لیکن جیسے ہی دیکھا کہ کرن سو رہی ہے۔۔۔ویسے ہی سب پیچھے ہٹ گئے۔۔۔۔

اس رعب دار شخص کا ایک اشارہ۔۔۔اور سارے ملازمین رفو چکر۔۔۔۔

وہ اپنی بیوی کو لے کر اپنے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔اور اسے آہستگی سے بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔

اس حسین لڑکی کو واپس اپنے گھر۔۔۔اپنے کمرے۔۔اپنے بیڈ پر لیٹا دیکھ۔۔۔ایک عجیب سی پر سکونی چھائی۔۔۔

وہ اپنی ماں سے اپنے حق کی محبت مانگا کرتا تھا اور اس کی ماں نے کبھی مثبت جواب نہ دیا۔۔۔ حتی کے اس کے دل میں خوف پیدا ہو گیا۔۔۔اسے اپنا بولنا ہی عبث لگنے لگا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اس نے کبھی اپنی بیوی سے محبت نہیں مانگی۔۔۔اور اسے سب سے زیادہ خوشی و اطمینانی اسی بات کی تھی۔۔۔کہ کرن نے کبھی اس سے محبت کا مطالبہ کیا بھی نہیں۔۔۔کرن خود اس پہ محبت لوٹاتی تھی شروع سے۔۔۔ مگر وہ کہاں جانتا تھا کہ آہستہ آہستہ اس کی بیوی تھک جائے گی۔۔۔ منفی سوچیں رکھنے لگے گی۔۔۔اسے لگنے لگے گا کہ وہ

پیٹ بھرا مرد ہے اسی لیے محبت نہیں مانگتا۔۔۔اگر اسے علم ہوتا کہ اس کے خوف کی وجہ سے وہ اپنی بیوی کو ایک دن کھو دے گا۔۔۔تو یقیناوہ بہت پہلے اپنے خوف پر قابو پانے کی کوشش کرتا۔۔۔

اس نے کپڑے تک چینج نہیں کیے تھے آج۔۔۔دل ہی نہ چاہا ایک لمحے کے لیے بھی اسے چھوڑنے کا۔۔۔وہ بس اس کے برابر میں لیٹ گیا۔۔۔

کوٹ اتار کر سائیڈ میں رکھ۔۔۔تکیے پر اپنی کونی جمع کر۔۔ہاتھ کے پیالے میں اپنا خوبصورت چہرہ رکھ۔۔۔فرصت سے اسے تکنے لگا۔۔۔

آج سونا نہیں چاہیے تھا تمھیں۔۔"اس کے سوتے وجود کو تکتے شکوہ کیا "

۔۔۔۔

بہت محبت سے کیا گیا تھا وہ شکوہ۔۔۔اگر وہ جاگ رہی ہوتی۔۔۔تو دیکھتی
۔۔۔کس قدر محبت تھی ان گہری بولتی آنکھوں میں اس کے لیے۔۔۔

وہ اسے دیکھتا رہا۔۔۔دیوانہ وار تکتا رہا۔۔۔

بس نہ چلتا ہو جیسے اپنی آنکھوں میں ہی قید کر لے اسے۔۔۔اور پھر
آنکھیں نہ کھولے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ گھر پہنچا تو لاؤنج میں کھانے کی ٹیبل پوری کھانوں سے سجی نظر آئی۔۔
اور وہ خوبصورت گڑیا کھانے کی میز پر چہرہ رکھے سوتی ہوئی۔۔۔

یقیناوہ انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی۔۔۔

یہ زندگی میں پہلی بار تھا۔۔کہ وہ گھر لوٹا ہو اور کوئی اسے اپنا منتظر ملا۔۔۔

کتنی ہی حسرت تھی اسے۔۔کہ کبھی وہ گھر لوٹے اور کوئی اس کا منتظر بیٹھا ہو۔۔۔اور آج۔۔۔آج یہ حسرت پوری ہوئی تھی۔۔۔

وہ کبھی سوتی ہوئی اس موم کی خوبصورت گڑیا کو دیکھتا۔۔۔تو کبھی میز پر سجے کھانوں کو۔۔۔۔

وہ نہیں جانتا یہ حسرت کب سے تھی اس کے دل میں۔۔شاید اسکول کے زمانے سے۔۔۔جب اسکول کے دروازے پر مائیں منتظر نظر آتی تھیں اپنے بچوں کی۔۔اور اس کا۔۔۔اس کا کوئی نہیں ہوتا تھا۔۔۔

کوئی نہیں ہوتا تھا گھر میں جو اس کا منتظر بیٹھا ہو گرم کھانے بنا کر۔۔۔ کہ وہ آئے گا بھوکا اسکول سے اور کھانا کھائے گا۔۔۔ صرف ملازمین ہوتے تھے جنہیں وہ چیختا رہتا تھا۔۔۔ چڑتا رہتا تھا۔۔۔ انہیں بتاتا تھا کہ مجھے یہ چاہیے لیکن وہ صحیح طرح بنا نہیں پاتے تھے۔۔۔ بنا بھی دیتے تھے تو اتنی محبت سے کھلاتے نہیں تھے جیسے ماں کھلاتی ہو۔۔۔

اس نے ایک زندگی گزارنی تھی حسرتوں تلے۔۔۔ اور آج جب وہ سالوں پرانی بچپن کی حسرت پوری ہوئی تو اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔۔۔۔

وہ نم آنکھوں کے ساتھ اس لڑکی کے روبرو بیٹھا۔۔۔

مقابل سو رہی تھی۔۔۔اور وہ نہیں جانتی۔۔۔وہ سوتے ہوئے اسے کتنی پیاری لگ رہی تھی۔۔

وہ اس کا انتظار کرتے کرتے سوئی ہے۔۔یہ بات جیسے دل کو لگ گئی ہو۔۔۔ بہت گہری لگ گئی ہو۔۔۔

اس نے بھی اپنا سر اس کے برابر میں ٹکا دیا۔۔۔اب وہ اسے تحمل سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

وہ اپنی بہت پرانی محبت کو چھوڑ کر آیا تھا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ دکھی ہوتا ۔۔۔ غمزادہ ہوتا۔۔۔اس کا دل رنجیدہ ہوتا۔۔۔ لیکن اس موم کی گڑیا کو دیکھنے سے پہلے تک تو یہ ساری فیلنگس موجود تھیں۔۔۔ مگر اسے دیکھنے کے بعد۔۔۔مانو وہ سب چھو منتر ہو گئی ہوں۔۔۔اب صرف وہ تھی اور احساسِ

سکون تھا۔۔۔خوشی تھی۔۔۔۔۔بے حد خوشی۔۔۔کے صحیح وقت پر لوٹ آیا۔۔۔ورنہ یقینا صبح آتا۔۔۔تو کہاں یہ خوبصورت منظر دیکھ پاتا۔۔۔جب کوئی اس کا منتظر تھا کھانے سجائے۔۔۔اس کی راہ تک رہا تھا کے وہ آئے اور ساتھ کھانا کھائیں۔۔۔

بہت آہستگی و نرمی سے اس نے ایک کس چورائی۔۔۔وہ جاگ رہی ہوتی تو ہر گز قریب نہ آنے دیتی۔۔۔لیکن چونکہ قسمت اس پر مہربان تھی اور وہ جنگلی شیرنی سو رہی تھی تو موقع سے فائدہ اٹھانا تو بنتا تھا ناں۔۔۔

فرحا۔۔۔اٹھو۔۔۔کھانا کھائیں۔۔۔"پہلے خیال آیا کہ اسے کمرے میں" چھوڑ آئے۔۔تاکہ وہ آرام سے سوتی رہے۔۔لیکن پھر خیال آیا نہیں۔۔وہ بھوکی ہے۔۔انتظار کرتے کرتے سو گئی ہے۔۔۔اسی لیے اس گڑیا کو اٹھایا ۔۔۔تاکہ ساتھ کھانا کھائیں۔۔۔۔

او۔۔۔تم آگ ئے۔۔۔کہاں رہ گئے تھے؟؟۔۔کتنی دیر کر دی آنے" میں۔۔۔پتا ہے میں انتظار کرتے کرتے ہی سو گئی تھی۔۔۔"وہ ذرا خفگی سے بولی۔۔۔

اس کا آخری جملہ ابوذر کے چہرے پہ بڑی سی مسکراہٹ بکھیر لایا۔۔۔

وہ اچھے سے واقف تھا کہ وہ انتظار کرتے کرتے سوئی ہے۔۔۔لیکن پھر بھی اس کے منہ سے سننے کا مزہ ہی الگ تھا۔۔۔۔

دنیا میں ویسے تو ہزاروں نعمتیں ہیں۔۔۔۔ان میں سے ایک بڑی عظیم نعمت کسی کا آپ کے لیے گھر پر منتظر ہونا ہے۔۔۔۔اور یہ نعمت بڑی حسرتوں کے بعد آج اس کے نصیب میں آئی تھی۔۔۔

تو کس نے کہا تھا میرا انتظار کرو؟؟؟۔۔۔مت کرتی میرا انتظار۔۔۔کھا " لیتی کھانا اور چلی جاتیں اپنے کمرے میں سونے۔۔۔"نہایت بے نیازی سے گویا ہوا۔۔۔جبکے دل کا ہر کونا چاہتا تھا۔۔۔کہ وہ انتظار کرے اور ہمیشہ کرے۔۔۔

اکیلے کھانے میں کوئی مزا نہیں۔۔۔کیا فائدہ مجھے تمھارے شوہر ہونے کا" ۔۔۔جب تمھارے ہوتے ہوئے بھی مجھے اکیلے کھانا کھانا پڑے۔۔۔اب بیٹھو۔۔۔میں کھانا گرم کرتی ہوں۔۔۔سارا ٹھنڈا ہو گیا ہے۔۔۔"وہ منہ بسور کر کہتی ہوئی اٹھی۔۔ابھی اس نے ڈش کی جانب ہاتھ بڑھایا ہی تھا۔۔۔ کہ ابوذر نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

میں لیٹ آتا ہوں کام سے۔۔۔اور روز لیٹ ہی آیا کروں گا۔۔۔کیا روز" میرا انتظار کرو گی؟؟۔۔۔"فرحا کیونکہ نیند میں سے اٹھی تھی۔۔اس لیے اس لمحے مقابل کی آنکھوں کو نہ دیکھا۔۔اگر دیکھتی تو جان لیتی۔۔۔کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں۔۔۔جیسے بس وہ ہاں کرے گی اور اپنا دل نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دے گا۔۔۔کے آج سے یہ تمھارا۔۔۔

ہاں۔۔۔کہا ناں۔۔مجھے اکیلے کھانا اچھا نہیں لگتا۔۔۔تھوڑا انتظار تو کرنا" ہے۔۔۔میں روز کر لوں گی۔۔۔۔لیکن پلیز۔۔۔تھوڑا جلدی آنے کی کوشش کرنا۔۔۔"اس نے نرمی سے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑایا اور ڈش لے کر چلی گئی۔۔۔جبکے مقابل اس کی پشت تکتا رہا۔۔۔۔

تم جاکر بیٹھو میں گرم کرتا ہوں کھانا۔۔۔ ٹھنڈا میری وجہ سے ہوا ہے "
ناں۔۔۔ "ابوذر اس کے پیچھے پیچھے کچن میں آگیا تھا۔۔۔۔اس کے ہاتھ سے
ڈش لے کر مائیکرو اوون میں رکھتے۔۔۔ نرمی سے کہا۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتی اس سے قبل ہی دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔ کیونکے رات کا
وقت تھا اس لیے ابوذر دروازہ کھولنے گیا۔۔۔

بس اس کا دروازہ کھولنا تھا کہ انا بے دھڑک آکر اس کے سینے سے
لگی۔۔۔۔

وہ حیران ہوا تھا۔۔۔انا کو اس اپارٹمنٹ کا کیسے پتا چلا؟؟۔۔۔

ایم سوری۔۔۔اگر مجھ سے انجانے میں کوئی غلطی ہوئی ہے تو۔۔۔پلیز"
مجھے یوں نہ چھوڑو۔۔۔میں نہیں رہ سکتی تمھارے بغیر اب۔۔۔میں سچ کہہ
رہی ہوں میں وقاص سے کانٹریکٹ میں بندھی ہوئی تھی۔۔صرف اسی لیے
تمہیں کبھی کچھ نہیں بتایا۔۔۔ہمارے درمیان کچھ بھی نہیں تھا شروع
سے۔۔۔میں جانتی ہوں تم نے مجھ سے جھوٹ کہا ہے اپنی شادی کے متعلق
۔۔۔اگر تمہاری شادی ہوئی ہوتی تو یہ کیسے ممکن تھا کہ کسی کو پتہ نہ
"ہوتا۔۔۔خاص طور پر معاویہ وو قاص کو۔۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ پیچھے سے کسی کے گلا کھنکھارنے کی آواز
آئی۔۔۔

فرحانے اپنی موجودگی کااحساس دلایا۔۔۔تو ابوذر نے فوراہی اپنی آنکھیں زور سے میچیں۔۔۔جبکے انااس کے سینے سے ہٹ کر۔۔ابوذر کے پیچھے دیکھنے لگی۔۔۔

تم؟؟۔۔۔تم ابوذر کے اپارٹمنٹ میں کیا کر رہی ہو اتنی رات میں۔۔۔""" کیونکہ فرحا کے ہاتھ میں کھانے کی ڈش تھی۔۔۔اس لیے انا فورا """بولی۔۔۔"اوو۔۔۔۔نوکرانی ہو۔۔۔

ابوذر کو شدید زہر لگا تھا انا کا فرحا کو نوکرانی کہنا۔۔۔ابھی وہ کچھ کہتا اس سے قبل ہی فرحا ڈش کھانے کی ٹیبل پر رکھ کر۔۔۔۔۔اس کی جانب بھرم سے چلتی آئی۔۔۔

سویٹ ہارٹ اپنی فرینڈ سے کہو کہ نظر کا چشمہ لگالے۔۔۔کیونکہ اسے "
ملازمہ اور مالکن میں فرق نظر نہیں آرہا ہے۔۔۔"فرحانے انا کے سامنے ہی
ابوذر کے نزدیک آکر۔۔۔اس کی آگے کی شرٹ پر۔۔۔جہاں انا گلے لگی
تھی۔۔۔نہ دکھنے والی گرد جھاڑتے۔۔۔شہد سے میٹھے لہجے میں کہا۔۔۔۔

پھر انا کی جانب دیکھ مطمئن انداز میں مسکرائی۔۔۔

مالکن؟؟۔۔۔ہونہہ۔۔۔۔"انا اچھے سے جانتی تھی فرحا کو۔۔۔اور کیونکر "
نہ جانتی۔۔۔کرن کی ایک ہی تو دوست تھی جسے وہ ہمیشہ اپنے ساتھ ہر پارٹی
میں لایا کرتی تھی۔۔۔

انا نے مضحکہ خیز انداز میں مالکن کا لفظ دوہرایا۔۔۔جیسے مزاق اڑا رہی
ہو۔۔۔

اس لڑکی کے نزدیک فرحا زیادہ سے زیادہ ابوذر کی ٹائم پاس گرل فرینڈ ہو سکتی تھی۔۔بیوی بننے کی اوقات نہیں تھی اس کی۔۔ابوذر حمان کی بیوی تو ہر گز نہیں۔۔۔۔۔

جی مالکن۔۔۔اگر مذاق اڑانے سے فارغ ہو گئی ہوں آپ۔۔۔تو کیا بتانا" پسند کریں گی کے اتنی رات کو بے غیرتوں کی طرح میرے گھر میں گھس کر ۔۔۔میرے ہی شوہر کے گلے لگنے کا کیا مطلب ہے؟؟۔۔۔"ابوذر خاموش ہو گیا تھا چونکہ وہ شرمندہ تھا فرحا سے۔۔۔

وہ فرحا نہیں تھی جس نے نکاح کے اندر وفاداری کو لازم کیا تھا۔۔۔وہ۔۔وہ خود تھا۔۔۔اور اس کے باوجود اس نے اپنا ہی بنایا ہوا اصول توڑا۔۔۔

جیسے کسی بچے سے غلطی ہو جائے تو اس کے دل میں ڈر ہوتا ہے۔۔اپنی ماں کی ناراضگی کا۔۔۔ بالکل ویسا ہی ڈر وہ حسین لڑکا اپنے دل میں پا رہا تھا فرحا کی ناراضگی کو لے کر۔۔۔

تمھارا گھر؟؟۔۔۔ تمھارا شوہر؟؟۔۔۔ہاں؟؟۔۔۔۔کیا نشہ وشہ کر کے آ" گئی ہو؟؟؟۔۔۔ تمہاری اوقات ہے ابوذر حمان کو اپنا شوہر کہنے کی؟؟۔۔"انا فوراہی اسے ذلیل کرنے پر اتری۔۔۔خون جو کھول گیا تھا اس کا۔۔۔

سامنے کھڑی لڑکی ابوذر رحمان کی بیوی ہونے کا دعوی کر رہی تھی۔۔۔وہ کیسے طیش میں نہ آتی؟؟۔۔۔

وقاص عباسی تو ہاتھ سے نکل ہی گیا تھا۔۔اب وہ ابوذر رحمان کو ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔

انا۔۔بیہیو یور سیلف۔۔۔تم میری وائف سے اس طرح بات نہیں کر" سکتیں۔۔۔"ابوذر کے نزدیک اس کی بیوی کی عزت اس کی عزت تھی ۔۔اور کسی کا اس کی بیوی کو ذلیل کرنا اِن ڈائریکٹ اسے ذلیل کرنا تھا۔۔۔

ایک وقت وہ انا اعوان کو خود کو ذلیل کرنے دے سکتا تھا مگر اپنی بیوی کو نہیں۔۔۔۔

ابوذر کے دانت پیس کر۔۔۔سرخ ہوتے غصیلے چہرے کے ساتھ کہتے ہی۔۔۔وہ دونوں لڑکیاں اسے بے یقینی سے تکنے لگیں۔۔۔

انا سے زیادہ تو فرحا ابوذر کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔یقین جو نہیں آرہا تھا کے وہ اس کی خاطر اپنی محبت سے لڑ رہا ہے۔۔۔

ابوذر۔۔۔یہ۔۔۔یہ معمولی سی لڑکی۔۔یہ تمھاری بیوی ہے؟؟۔۔جسے " میں اپنے گھر کی نوکرانی بھی نہ رکھوں۔۔۔"انابے اعتباری سے استفسار کرنے لگی۔۔۔اس کے لہجے میں حقارت نمایا تھی۔۔۔

اس کے جملے فرحا کو اپنی شدید تذلیل معلوم ہوئے۔۔۔

اسے لگا۔۔۔اس کا پورا جسم جلنے لگا ہے۔۔۔خاص طور پر اس کے گال۔۔۔

دل چاہا کہ اس امیر زادی کا منہ نوچ لے۔۔۔

بڑی مشکل سے اپنی مٹھیاں مضبوطی سے بھینچیں۔۔۔

ان امیر لوگوں کے نزدیک کیا غریبوں کی کوئی عزت نہیں
ہوتی؟؟۔۔۔۔۔کیسے وہ اسے منہ پر کھڑے ہو کر ذلیل کر رہی تھی۔۔۔

انا اعوان۔۔۔اگر میری بیوی کو ایک لفظ تم نے اور کہا۔۔۔تو میں بھول"
جاؤں گا کے تم کبھی میری دوست تھیں۔۔۔۔"ابوذر قطعی لہجے و گرجدار
آواز میں چیخا۔۔۔ساتھ ساتھ اس نے فرحا کا ہاتھ پکڑ کر اسے خود سے لگا لیا

اپنی باڈی لینگویج سے اس نے انا کو جتایا تھا۔۔۔کہ جس لڑکی کو وہ ذلیل کر
رہی ہے۔۔۔وہ دراصل ابوذر رحمان کی عورت ہے۔۔۔۔

ابوذر۔۔۔"انا نے اس نوجوان کو اس سے قبل کبھی اتنے جلال میں نہیں"
دیکھا تھا۔۔۔وہ فوراً ہی آنکھوں میں آنسو بھر لائی۔۔۔

دنیا جہاں کی مظلومیت چہرے پر طاری کیے۔۔وہ آنسوؤں سے تر آنکھوں سے ابوذر کو دیکھنے لگی۔۔۔ان آنکھوں میں بلا کا شکوہ تھا۔۔۔

ابوذر انا کی آنکھوں کو دیکھنے میں اتنا مشغول ہوا کے اس نے خود سے لگی لڑکی کی آنکھیں دیکھی ہی نہیں۔۔۔۔اگر اس لمحے وہ دیکھتا تو جانتا۔۔کتنی شکر گزاری واحسان مندی تھی ان حسین آنکھوں میں اس کے لیے۔۔۔۔

ابوذر رحمان جیسا مغرور لڑکا اس کے لیے لڑا تھا۔۔وہ بھی اپنی ہی دوست سے۔۔اپنی ہی محبت سے۔۔۔کوئی عام بات تھوڑی تھی۔۔۔نکاح والے دن کے بعد۔۔۔وہ آج پھر اپنا لگا۔۔۔اپنا بھی اور پیارا بھی۔۔۔

وہ اسے بہت نزدیک سے دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کی مہک کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

دعوے داری عشق کی کسی اور کے لیے تھی۔۔ لیکن آج دل اس کے لیے دھڑک رہا تھا۔۔۔اور اتنے زور سے دھڑک رہا تھا کے لگ رہا تھا کہ باہر ہی نکل آئے گا۔۔۔

انا اپنے آنسو صاف کرتی۔۔۔وہاں سے منہ موڑ کر چل دی۔۔۔

اس لڑکی کے جاتے ہی ابوذر نے فورا کرب بھرے انداز میں آنکھیں میچیں۔۔۔اور بس اس کا آنکھیں میچنا تھا۔۔۔کے فرحا حواسوں میں لوٹی۔۔۔

یادرکھنا ابوذر۔۔۔اصول تم نے توڑا ہے پہلے۔۔۔ مجھ سے اب کوئی امید " مت رکھنا۔۔۔ "اگلے ہی پل وہ اس سے جدا ہو۔۔۔۔ جز بز ہو کر کہتی۔۔۔ اندر چل دی۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟۔۔۔۔تم بے وفائی کرو گی مجھ " سے؟؟۔۔۔ "وہ فوری ہی انگارہ ہوتے چہرے کے ساتھ اس کے پیچھے کچن تک آیا۔۔۔

پھر اس کا نازک بازو اپنی جنونی گرفت میں لے کر۔۔۔۔اپنی جانب موڑ۔۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال پوچھا۔۔۔

فرحا کو محسوس ہوا جیسے وہ اپنی آنکھوں سے ہی اسے جلا دے گا آج۔۔۔

بے وفاؤں کے ساتھ کیسی بے وفائی؟؟؟۔۔۔"وہ غصے سے پلٹ سوال" کرنے لگی۔۔۔

یقیناوہ چوٹ کرنے کے لیے کیا گیا سوال تھا۔۔۔اور مقابل کے چوٹ لگی بھی۔۔۔۔

وہ خود بھی نہیں جانتی اسے اتنا غصہ کیوں آرہا تھا مقابل پر۔۔۔۔

کیوں آگ لگی ہوئی تھی سینے میں؟؟۔۔۔

کیوں انا کو جاتے دیکھ اس کا کرب سے آنکھیں میچنا دل میں ایک بے چینی سے پیدا کر گیا تھا؟؟؟۔۔۔جیسے وہ پچھتایا ہو اس کا ساتھ دے کر انا کے

سامنے۔۔۔۔اور یہ اس کا پچھتانا۔۔۔اس موم کی خوبصورت گڑیا کا خون جلا گیا تھا۔۔۔

کوئی بے وفائی نہیں کی میں نے۔۔۔ابوذر رحمان سب کچھ ہو سکتا ہے مگر " بے وفا۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔" وہ اعلانیہ طور پر جتاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

اوو۔۔۔تو وہ سب کیا تھا جو دروازے پر ہو رہا تھا؟؟۔۔کیا بہن بھائی عیدی" مل رہے تھے؟؟؟۔"فرحا دانت پیستے ہوئے۔۔طنزیہ لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

میں بہکا ضرور تھا مگر بے وفائی نہیں کی۔۔۔اعتبار کرنا ہے تو کرؤ ورنہ بھاڑ " میں جاؤ۔۔۔۔" وہ آگ بگولہ ہو کر کہتا۔۔۔اس کا بازو چھوڑ کر ایک قدم دور ہٹا۔۔۔۔

کہاں جارہی ہو؟؟۔۔"وہ صوفے پر جاکر منہ پھولائے بیٹھ "
گیا۔۔۔۔جیسے مقابل اس کی بیوی ہو اور اسے منانے آئے گی۔۔۔۔گمان تو
یہی تھا کہ وہ منانے آئے گی آخر اس کا ساتھ دیا تھا لڑائی میں۔۔۔لیکن سارا
.. بھرم تو تب ٹوٹا۔۔۔جب اسے کھانا لگانے کے بجائے باہر جاتے دیکھا

اپنے گھر۔۔۔"وہ اکڑ کر بغیر مڑے جواب دیتی چلتی چلی گئ۔۔۔"

ہے ہے ہے۔۔۔۔کرن و قاص کے ساتھ ہے۔۔۔تم یہیں رہو۔۔۔"وہ"
اپنی خفگی بھول۔۔تیزی سے اس کے پیچھے آیا۔۔۔

مگر وہ اس کی سننے کے موڈ میں اب بالکل نہیں تھی۔۔۔

جتنی دیر میں وہ اس تک پہنچا۔۔مقابل دروازے تک پہنچ چکی تھی
۔۔۔دروازہ کھول کر وہ باہر نکل گئی۔۔۔

ڈیمٹ۔۔۔"وہ جا چکی ہے یہ دیکھ۔۔۔اس نے زور سے ہاتھ اپنی پیشانی پر"
مارا۔۔۔۔

اس نوجوان نے غور نہیں کیا۔۔۔دعوے داری انا سے تھی محبت کی۔۔لیکن
اس کی خفگی اتنی اثرانداز نہیں ہوئی۔۔۔جتنی اپنی بیوی کی ہو رہی تھی اس
پر۔۔۔۔

کتنا ہی اچھا ہوتا کے وہ ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔۔۔۔پھر پب جی
کھیلتے۔۔۔اور پھر وہ کل رات کی طرح اس کے کندھے پر سر رکھ کر سو
جاتی۔۔۔۔۔وہ یہی سوچ۔۔۔اداس ہوا۔۔۔

فرحا گھر آکر اپنے بیڈ پر کروٹیں بدلنے لگی۔۔وہ اپنی ناراضگی کے سبب غصے میں بھوکی ہی چلی آئی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر گزرئی تھی کے گھر کا مین گیٹ ناک ہوا۔۔۔

اس وقت کون آسکتا ہے؟؟۔۔"فرحا الجھ کر کہتی۔۔۔فورا ہی اٹھ کر "
دروازے کی جانب آئی۔۔۔

"کون؟؟۔۔"

"پیزا ڈلیور میم۔۔۔ "

مگر میں نے تو کچھ آرڈر نہیں کیا ہے۔۔۔"وہ تیزی سے گویا ہوئی۔۔۔ "

"میم۔۔۔ایڈریس یہیں کا ہے۔۔۔"

لیکن میں نے تو کچھ بھی آرڈر نہیں کیا" وہ اپنی بات پر قائم تھی۔۔۔ "

میم ارڈر اسی ایڈریس کا ہے۔۔۔آپ پلیز ڈلیوری لے لیں" دوسری "
جانب سے لچکدار آواز آئی۔۔۔

ابھی وہ اس سے بحث کر ہی رہی تھی۔۔کہ اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔وہ ٹیبل
سے اپنا سیل اٹھانے گئی۔۔۔

کال ابوذر کی تھی یہ دیکھ۔۔۔ایک دو لمحے سوچ میں پڑی۔۔۔کہ کال ریسیو کرے یا نہیں۔۔پھر سوچا کر ہی لے۔۔۔دیکھے تو صحیح۔۔وہ بولتا کیا ہے۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔فرحا۔۔۔۔بھوکی مت سونا۔۔۔پیزا آرڈر کر دیا ہے وہ بس آتا ہی ہو گا۔۔۔غصہ مجھ پر ہے۔۔۔تو مجھ پر رکھو۔۔۔کھانے پر مت نکالنا۔۔۔" بس اتنا کہنے کے بعد اس نے بغیر اس لڑکی کا جواب سنے۔۔۔کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

فرحا بے یقینی سے سیل کی اسکرین تکتی رہ گئی تھی۔۔۔۔

یہ اتنا برا تو نہیں ہے۔۔۔ جتنا برا میں اسے سمجھتی تھی۔۔۔" وہ زیر لب "
بڑبڑائی۔۔۔۔ اور پھر بے اختیار اس کے ہونٹوں پر ایک خوبصورت سی
مسکراہٹ رقصا ہوئی۔۔۔

یہ بیل کون بجا رہا ہے اتنی رات کو؟؟۔۔۔ پھر سے انا تو نہیں آ"
گئی؟؟۔۔۔۔ نہیں ابوذر تو دنیا کا سب سے کمینہ آدمی ہو سکتا ہے۔ تو ایک نمبر
کا لیچڑ و شو ہو سکتا ہے۔۔۔ لیکن تو بے وفا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔" وہ خود کلامی
کرنے لگا۔۔۔ پھر اٹھ کر دروازہ کھولنے آیا۔۔۔۔ جیسے خود کو یاد دلا رہا
ہو۔۔۔ کہ اگر انا ہوئی تو اسے دروازے سے ہی واپس لوٹا دے گا۔۔ مگر
دروازے پر اس حسین چہرے کو دیکھ۔۔۔ اس نوجوان کی آنکھوں میں چمک
ابھر ئی۔۔۔

پیزا ڈلیوری بوائے سے لینے کے بعد۔۔۔فرحا اپنے اپارٹمنٹ کا دروازہ لاک کر کے۔۔۔ابوذر کے اپارٹمنٹ ہی آگئی تھی۔۔۔اکیلے کھانے سے کہیں بہتر اسے ابوذر کے ساتھ کھانا لگا۔۔۔اس لیے وہ اپنا پیزا شیئر کرنے چلی آئی تھی۔۔۔

اس کے کندھے سے اپنا کندھا ٹکراتی وہ بغیر آنے کی وجہ بتائے۔۔۔گھر میں داخل ہو گئی تھی۔۔۔

ابوذر اس کے پیچھے پیچھے ٹی وی لاونج تک آیا۔۔۔

مجھے ملے گا؟؟۔"ابوذر اس کے روبرو بیٹھتے۔۔۔لچکدار انداز میں استفسار " کرنے لگا۔۔۔

صرف تب۔۔۔جب کچن سے پلیٹ اور نائف لے کر آؤ گے۔۔۔"فرحا" اس کی جانب دیکھ۔۔۔اکڑ کر جوابدہ ہوئی۔۔۔

وہ منہ بسور کر اثبات میں سر ہلاتا۔۔۔فوراہی کچن سے پلیٹ و نائف لانے کے لیے اٹھا۔۔

پلیٹ اور نائف لانے کے بعد۔۔۔وہ اس کے برابر میں ہی ٹک کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

ابوذر کو یاد نہیں پڑتا کہ اس نے پہلے کبھی کسی لڑکی کے بھوکا رہنے کی اتنی فکر کی ہو۔۔جتنی اسے فرحا کی ہوئی تھی آج۔۔۔

چہرے سے تو وہ ظاہر نہیں ہونے دے رہا تھا۔۔۔ لیکن دل ہی دل وہ مسرت سے سرشار تھا کہ وہ واپس آئی۔۔۔

"تم کیچپ سے کھاتے ہو یا ایسے ہی؟؟۔۔ "

تم کیسے کھاتی ہو؟؟۔۔ "پلٹ کر تجسس کے مارے سوال کیا۔۔ جیسے بڑا" اشتیاق رکھتا ہو جاننے کا۔۔۔ بڑا انٹرسٹڈ ہو اس کی شخصیت میں۔۔۔

میں تو کیچپ سے کھاتی ہوں۔۔۔ صرف پیزا ہی نہیں۔۔ ہر چیز مجھے " کیچپ سے ہی اچھی لگتی ہے۔۔۔ "مقابل مسکرا کر گویا ہوئی۔۔۔

او۔۔۔ "وہ اپنے کھانے میں اتنی مگن تھی کہ اسے محسوس ہی نہیں ہوا۔۔" کہ مقابل پیزا سے کہیں زیادہ اس میں دلچسپی لے رہا تھا۔۔۔ "تو مجھ پر بھی

ڈال کر ٹرائے کر لو۔۔۔شاید میں بھی اچھا لگ جاؤں۔۔"اس کے مسکرا کر معنی خیزی سے کہتے ہی۔۔مقابل اسے گھوری سے نوازنے لگی۔۔

لیکن پھر اس کے اشارے کو مکمل نظر انداز کر۔۔۔۔واپس پیزا کھانے پر کونسٹریٹ کیا۔۔۔

تم کیوں نہیں کھا رہے؟؟۔۔"کافی دیر بعد اس نے نوٹ کیا۔۔۔۔کے "ابوذر پیزا کھا ہی نہیں رہا۔۔۔

کیونکہ میں کھانا کھا چکا ہوں اپنی بیوی کے ہاتھ کا بنا۔۔۔"کہنے کو وہ سمپل سہ جواب تھا۔۔۔جو تھا بھی سچ پر مبنی۔۔۔لیکن اس کے باوجود فرحا کو لگا وہ اس سے فلرٹ کر رہا ہے۔۔۔۔

فلرٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھ سے۔۔۔"فرحا منہ بسور کر "
تیزی سے بولی۔۔

فلرٹ؟؟۔۔۔میں نے کب کیا؟؟۔۔"وہ چھوٹی آنکھوں سے بغور اسے "
تکتے۔۔۔اچھنبے سے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

تو پھر ابھی بیوی کیوں کہا مجھے؟؟۔۔"وہ اپنے پیزا کا لقمہ کھاتے "
ہوئے۔۔۔ترچھی نگاہوں سے اسے تکتے۔۔استفسار کرنے لگی۔۔

تو بیوی کو بیوی ہی بولوں گا ناں۔۔۔پھوپھو تھوڑی۔۔۔۔عجیب۔۔۔یہ "
رشتہ ہی تو ہے جس کے سبب تم اس وقت بھی یہاں بیٹھی ہو اور میری محبت
جا چکی ہے"اس کے جواب وہ ایک لمحے کے لیے لاجواب ہوئی۔۔۔اور پھر
اگلے ہی پل۔۔۔ہلکا سہ مسکرائی جیسے مرچیں لگانے کا ارادہ ہو۔۔۔

اووو۔۔۔بچے کو روئی روئی آرہی ہے۔۔۔"وہ خاصہ کیوٹ سہ منہ بنا" کر۔۔۔اس کا مذاق اڑانے لگی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ ہنس ہی رہی تھی کہ مقابل اچانک اس کے قریب آکر بیٹھا۔۔۔اور اگلے ہی پل۔۔اس کی شرٹ کا کالر پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔جس پر اس کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئیں۔۔۔

اگلے پل۔۔۔وہ اس کے اتنا قریب تھی۔۔۔کے مقابل کی ناک سے ناک مس ہو چکی تھی۔۔۔۔

مجھے واقعی رونا آرہا ہے۔۔۔کیا تمہارا کندھا ملے گا رونے کے "
لیے؟؟؟۔۔۔"اس کی آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔مقابل نوجوان خاصہ
بیچارگی سے گویا ہوا۔۔۔

ایسے رونے کے لیے کندھا کون مانگتا ہے؟؟؟۔۔۔فرحا سانس روکے یہی
سوچ رہی تھی۔۔۔

وہ جواب کیا دیتی۔۔وہ تو منجمد سی ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی قربت۔۔اس کی نزدیک۔۔۔اس کی مہک ہر چیز اوسان خطا کر گئی
۔۔۔

اسے جواب نہ دیتا دیکھ۔۔۔مقابل نے رضامندی گمان کر۔۔۔اس کے نازک کندھے پر اپنا سر ٹکایا۔۔۔اور دونوں باہیں اس کے وجود کے گرد حصار کی طرح باندھ لیں۔۔۔

الفاظوں کو مجال نہیں تھی اب منہ سے نکلنے کی۔۔۔

ماحول پر خاموشی طاری تھی۔۔اگر آواز تھی تو صرف ان کے دھڑکتے دلوں کی۔۔۔

اپنی بچپن کی محبت کو چھوڑنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔لیکن وہ چھوڑ کر آیا۔۔۔

وہ لڑا صرف اس لیے کیونکہ وہ بے وفا نہیں بن سکتا تھا۔۔۔اپنی ماں کے نقش قدم پر نہیں چل سکتا تھا۔۔۔مانا یہ رشتہ وقتی تھا۔۔۔ لیکن جب تک یہ رشتہ رہے گا پوری ایمانداری سے نبھائے گا۔۔یہ سوچ کر نکاح کیا تھا۔۔۔

" وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی اور یہ بات میں بخوبی جانتا ہوں۔۔ لیکن سارا دکھ یہ ہے۔۔۔کہ تم بھی مجھ سے محبت نہیں کرتیں۔۔۔اور یہ بات مجھے غمگیں کر رہی ہے اب۔۔۔۔کیا مجھ میں ایسا کچھ بھی نہیں؟؟۔۔۔کہ مجھے چاہا جا سکے؟؟۔۔۔کوئی مجھے بھی چاہے بغیر کسی غرض کے۔۔۔بغیر کسی مفاد کے۔۔۔بغیر کسی لالچ کے۔۔۔۔صرف مجھ سے محبت کرے۔۔۔میری دولت سے نہیں۔۔میرے نام رتبے سے نہیں۔۔۔ابوذر رحمان سے نہیں ۔۔۔صرف ابوذر سے۔۔۔اس ابوذر سے جسے وفاداری کی عورت سے امید ہی نہیں۔۔پھر بھی دل کے کسی کونے میں وفا کی آس رکھتا ہے۔۔۔" وہ دل ہی دل گویا ہوا۔۔۔

وہ جیسے جیسے اپنی سوچوں کے دریا میں ڈوبتا جارہا تھا۔۔ویسے ویسے اس کی پکڑ فرحا کے وجود کے گرد مضبوط ہوتی جارہی تھی۔۔۔

فرحا کو لگا جیسے وہ خود میں سمو لینا چاہتا ہو اسے۔۔۔

ابوذر۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے سانس نہیں آرہا۔۔"وہ بمشکل سرخ ہوتے" چہرے کے ساتھ گویا ہوئی۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب مقابل نے اسے اپنے اتنے قریب کیا ہو۔۔۔لیکن وہ اَنکمفرٹیبل نہیں ہوئی ی۔۔۔ہاں۔۔سانسیں ضرور تھم گئی تھیں۔۔۔

ہمم۔۔۔"فرحا کے کہتے ہی۔۔۔مانو وہ حواسوں میں لوٹا ہو۔۔۔فوراہی" اگلے پل دور ہٹا۔۔۔۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ صبح جلدی آفس بھی جانا ہے۔۔۔گڈ نائٹ۔۔۔""" بس ابوذر کا ہٹنا تھا۔۔کہ فرحا فوراہی کہتے ہوئے۔۔۔گیسٹ روم کی جانب بھاگی۔۔۔

ابوذر تو صرف اس کے بھاگنے کی اسپیڈ دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس حسین گڑیا نے کمرے میں جاتے ہی فورا دروازہ لاک کیا۔۔۔اور پھر دروازے سے ہی لگ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔جس کے سبب۔۔اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اف۔۔۔۔۔یہ تو میری جان ہی نکال لے گا۔۔"وہ گہرا سانس لے کر"
۔۔۔زیر لب بڑبڑائی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

صبح آنکھ کھلی۔۔۔تو خود کو اپنے شوہر کے سینے سے لگا پایا۔۔۔

بہت وقت بعد اتنی خوبصورت صبح دیکھی تھی۔۔۔جس میں وہ ہر جائی اس کے قریب تھا۔۔۔

ابھی وہ وقاص کو پر سکون انداز میں سوتے ہوئے دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے اس کا پرس میں موجود سیل رنگ ہوا۔۔۔جو بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا۔۔۔

وقاص کی نیند خراب نہ ہو۔۔اس لیے فوراہی اس کے حصار سے خود کو آزاد کر۔۔وہ اٹھ کر بیٹھی۔۔اور اپنا سیل پرس سے نکال کر۔۔اسکرین دیکھی۔۔۔

کال سعید صاحب (ڈیڈ)۔۔کی تھی اس لیے وہ ہچکچا رہی تھی اٹھانے میں۔۔۔

ہیلو سعید انکل۔۔۔"ابھی اس نے کال ریسیو کر کے سیل اپنے کان سے لگانا" ہی چاہا تھا۔۔کہ تیزی سے مقابل نے اس کے ہاتھ سے سیل چھین کر اپنے کان سے لگایا۔۔۔

اس نوجوان کے پر جوش انداز میں مخاطب کرتے ہی۔۔۔دوسری جانب سعید صاحب کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

"ان کے۔۔۔ تمہارے پاس کرن کا فون کیا کر رہا ہے؟؟۔۔۔ وقاص؟؟" لہجے میں برہمی تھی یہ سوال کرتے وقت۔۔۔

"بے تاثر لہجے۔۔۔ ایک شوہر کے پاس اس کی بیوی کا فون کیا کرتا ہے۔۔۔" میں دوبدو جواب دیا۔۔۔جواب تو کیا تھا۔۔۔پلٹ سوال ہی تھا وہ۔۔۔ جیسے جتایا ہو شوہر ہے اس کا۔۔۔ حق رکھتا ہے اس پر۔۔۔اسی لیے اپنی برہمی تھوڑی ہلکی رکھیں۔۔۔

کرن تمہارے ساتھ ہے؟؟۔۔۔"کیونکہ صبح کے سات بج رہے تھے "
۔۔اس لیے کرن کا اس کے ساتھ ہونا۔۔۔کیا مطلب رکھتا تھا۔۔۔وہ اچھے سے سمجھ سکتے تھے۔۔۔

"جی انکل۔۔۔۔"

"اپنے باپ کی طرح زبردستی پر اتر آئے ہو؟؟؟۔۔۔"اس نوجوان کو لگا کہ مقابل نے اس پہ بہت گہرا طنز کیا ہے۔۔

کون نہیں جانتا تھا وقاص کے والد اور والدہ کے درمیان کیا معاملات رہے تھے۔۔اور وہ کس طرح دنیا میں آیا تھا۔۔۔جتنا اس کی ماں نے ڈھنڈورا پیٹا تھا یقینا سعید غنی جیسے مشہور شخص کے کانوں میں بھی آواز تو پہنچی ہو گی۔۔۔پھر وہ تو تھے بھی فیملی فرینڈ۔۔۔

جب آپ نے اپنی پوری زندگی محنت کر کے صرف اپنی پہچان بدلنے
۔۔۔لوگوں کا اپنے لیے نظریہ بدلنے۔۔۔لوگوں میں اپنے لیے اہمیت
جگانے کے لیے لگائی ہو اور پھر کوئی آپ کو ماضی کا طعنہ دے تو آگ لگ جاتی
ہے۔۔۔اس کے بھی لگ گئی تھی۔۔۔

زبردستی کا لفظ اس کے لیے گالی کے مترادف تھا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔میرے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کی ہے وقاص نے۔۔۔میں "
اپنی مرضی سے اپنے شوہر کے ساتھ آئی ہوں۔۔۔اور اب میں یہیں رہوں
گی۔۔۔"چونکہ کرن بالکل برابر میں ہی بیٹھی ہوئی تھی وقاص کے۔۔اس

لیے اسے ساری آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔۔۔اس نے فوراہی وقاص کے ہاتھ سے سیل لیااور اپنے ڈیڈ سے خود بات کی۔۔۔

کرن۔۔۔کیا برین واش کر دیا ہے اس نے تمہارا بیٹا؟؟۔۔۔وہ تمہارے" ساتھ صرف اپنے پرافٹ کے لیے شادی نبھا رہا ہے ورنہ پہلے جب تم میری بیٹی نہیں تھیں۔۔۔تو تم نے خود دیکھا تھا اس کا بیہیویر کیسا تھا تمہارے ساتھ۔۔۔اس کی میٹھی باتوں میں مت آؤ۔۔۔وہ تم سے محبت نہیں کرتا ۔۔وہ صرف اپنی سی ای او کی سیٹ بچا رہا ہے۔۔۔۔شاید تمہیں علم نہیں ہے کے جبران نے کل ہی پری کو پروپوز کیا ہے اور پری نے اس کا پرپوزل ایکسیپٹ کر لیا ہے۔۔۔" وہ برابر میں بیٹھا تھا۔۔۔اس لیے ساری آوازیں اس کے کانوں تک رسائی حاصل کر رہی تھیں۔۔۔

اسپیکران کرو۔۔" وقاص نے کرن کے کان میں ہلکے سے سرگوشی "
کی۔۔۔

کرن نے فوراہی اسپیکراون کر دیا۔۔

انکل۔۔۔میں نے آج تک کسی کے کندھے پر رکھ کر سیڑھی نہیں چڑھی"
ہے کامیابی کی اور نہ ہی چڑھوں گا۔۔اس لیے آپ بے فکر ہو کر جبران کو
سپورٹ کریں بزنس میں۔۔اگر آپ کرنا چاہتے ہیں تو۔۔۔مجھے اس
معاملے میں کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔لیکن پلیز بزنس اور پرسنل لائف کو علیحدہ
رکھیں۔۔۔اور رہی کرن کو غلط طرح سے ٹریٹ کرنے کی بات۔۔۔تو
میری بیوی بہتر جانتی ہے کہ اس کا شوہر کس نیچر کا مالک ہے۔۔۔میں باہر
والوں کو حساب دینے کا عادی نہیں ہوں۔۔۔" کرن اس کے نڈر جواب
پر۔۔اسے حیرت سے تکنے لگی تھی۔۔۔

وہ انصار صاحب سے بھی اسی طرح بات کیا کرتا تھا۔۔ لیکن تب کرن سوچتی تھی کہ وہ غریب ہیں شاید اس لیے۔۔۔ لیکن جب اس نے سعید غنی جیسے امیر و کبیر بزنس مین سے بھی اسی طرز میں بات کی۔۔۔ تو کرن حیران رہ گئی۔۔ اور اسے آج سمجھ آیا کہ وقاص عباسی کسی کے لیے بھی نہیں بدلتا۔۔۔

وہ دنیا کے لوگوں کو جوتے کی نوک پہ رکھنے والا بندہ ہے۔۔۔

اس نے کوئی دلیل نہیں دی۔۔ نہ معافی مانگی۔۔ اس نڈر مرد نے تو صاف کہا۔۔ کہ اس کی بیوی اور اس کا معاملہ ہے۔۔۔ حساب نہیں دے گا وہ کسی کو سوائے اپنی بیوی کے۔۔۔

باہر والا کسے کہہ رہے ہو تم؟؟۔۔باپ ہوں اس کا۔۔۔"وقاص کا جواب"
تو جیسے ان کے تن بدن میں آگ سلگا گیا تھا۔۔وہ فوراہی کھڑے ہو
کر۔۔۔چیختے ہوئے بولے۔۔۔

تو باپ بنے ناں۔۔۔لڑاکا پھوپھو کیوں بن رہے ہیں؟؟۔۔۔"اس نے "
تو جیسے آگ لگادی تھی پانی میں۔۔۔

سعید غنی صاحب سر سے پاؤں تک تلملا اٹھے تھے۔۔۔

کرن کو شدت سے محسوس ہوا کہ اسے ان دونوں کی بات ختم کرانے کی
اشد ضرورت ہے۔۔ورنہ یقینا سسر داماد میں ورلڈ وار شروع ہو جانی
تھی۔۔۔

وقاص تو کسی کا لحاظ رکھنے والی چیز ہی نہیں۔۔اسی لیے اسے ہی بیچ میں آنا تھا۔۔

وقاص۔۔۔ تمیز سے بات کرو ڈیڈ ہیں میرے۔۔" وہ فوراً ہی اسے آنکھیں " دکھا کر۔۔۔ گھوری سے نوازتے ہوئے۔۔۔کان کے پاس منہ لا کر آہستگی سے بولی۔۔

پہلے انہوں نے شروع کیا۔۔۔" وہ اپنی گہری آنکھوں سے اسے تکتے " ۔۔۔جتا کر برہمی سے گویا ہوا۔۔۔

اس کی گہری آنکھوں کا رعب ہی الگ تھا۔۔۔کرن کی پیشانی پر پسینہ نمودار ہوا۔۔۔

میری خاطر پلیز۔۔" جب دیکھا کہ بات غصے سے نہیں بن رہی۔۔تو فورا "
ہی جھم گئی۔۔۔

پلیز۔۔۔" دنیا جہاں کی معصومیت و بھولا پن اپنے چہرے پر طاری"
کیے۔۔۔وہ آنکھیں ٹمٹماتے۔۔۔خاصہ لچکدار انداز میں منت کرنے
لگی۔۔۔۔

وقاص نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں موندیں۔۔۔بہت مشکل تھا اس کے
لیے اپنے غصے کو قابو کرنا۔۔۔آخر مقابل نے اسے گالی دی تھی۔۔۔اس کے
باپ کا طعنہ دیا تھا۔۔۔

پھر خود بات کرلو۔۔۔لیکن میں بتادوں کہیں نہیں جانے دوں گا تمہیں "
۔۔۔اب اگر کوئی تمہاری جانب سے یا پھر میری جانب سے ہمارے بیچ آنے

کی کوشش کرے گا۔۔۔تو اسے آڑے ہاتھوں لینے میں۔۔یہ وقاص عباسی دیر نہیں لگائے گا۔۔یاد رکھنا۔۔۔" وہ آخری جملہ خاصہ جتاتے۔۔۔۔ شہادت کی انگلی اپنی جانب کر۔۔۔۔ قطعی لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

کرن واقف تھی وارننگ نہیں دے رہا وہ۔۔۔وہ واقعی تہس نہس کر دے گا اس شخص کی دنیا کو۔۔۔ جس نے ان کے بیچ میں آنے کی غلطی کی اب۔۔۔

" ڈونٹ وری ہنی۔۔۔میں ہم دونوں کے گرد حصار باندھ لوں گی۔۔پھر کوئی نہیں آ پائے گا بیچ میں۔۔۔" اپنی دونوں گوری باہوں کا اس نوجوان کی گردن کے گرد حصار باندھتی۔۔۔وہ کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔ بھرائی و رومانی لہجے میں پر اعتمادی سے بولی۔۔۔

وہ گھر ٹوٹ ہی نہیں سکتا۔۔ جس میں عورت ٹھان لے۔۔۔ کہ وہ اپنا گھر ٹوٹنے نہیں دے گی۔۔۔ خدا نے عورت میں بڑی برداشت رکھی ہے۔۔۔ شوہر کی گالیاں کھا کر۔۔ سسر کا غصہ برداشت کر۔۔ ساس اور نندوں کے تانے سن۔ دیور کے جلی کٹی سن کر جب وہ عورت مسکراتے ہوئے گھر سے نکلتی ہے۔۔ تو آپ کیا سمجھتے ہیں۔۔۔ وہ کیا ہے؟؟۔۔۔ یقین کریں وہ اس کی ہمت و قوت ارادی ہے۔۔۔ وہ سسرال کی خوشحالی نہیں ہے

۔۔۔نہ۔۔۔ نہ اسے گمان کرنا۔۔۔۔۔۔۔ وہ صرف اس لڑکی کی برادشت ہے۔۔۔۔ اس نازک لڑکی کی جو کبھی بابا کی لاڈلی کہلاتی تھی۔۔۔

بہت وقت بعد وقاص کو محسوس ہوا جیسے پرانی کرن واپس آگئی ہو۔۔۔ جو اس پر محبت لوٹاتی تھی بغیر حساب کے۔۔۔

کرن؟؟۔۔ہیلو؟؟۔۔۔۔۔۔"کال ابھی بھی جاری تھی۔۔لیکن وہ"
دونوں توایک دوسرے کی آنکھوں میں محو تھے۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔میں وقاص سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔اور ہمارے درمیان"
جتنی بھی مس انڈر سٹینڈ نگ تھی وہ دور ہو چکی ہے۔۔۔اس لیے آپ میری
فکر نہ کریں۔۔۔۔میں آتی ہوں شام میں آپ کی طرف۔۔۔پھر بات
کرتے ہیں آرام سے بیٹھ کر۔۔۔"کرن نے انھیں وقتی طور پر مطمئن کر
۔۔۔کال ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔

وہ واقف تھی اس کے والد اس کی خوشی چاہتے ہیں۔۔اور اس کی خوشی اس
کے شوہر کے ساتھ تھی۔۔۔

وقاص نے آج کوئی جلد بازی نہیں کی۔۔۔وہ بہت پر سکون انداز میں اسے باہوں کے حصار میں بھر کر دوبارا لیٹ گیا۔۔۔

کرن کو خاصہ حیرت ہوئی تھی۔۔۔وہ وقت کا پابند۔۔۔گھڑی کی ٹک ٹک پر چلنے والا بندہ۔۔۔آج اتنا پر سکون کیسے لیٹا ہوا تھا؟؟۔۔۔مگر وہ تھا۔۔۔اور کیوں کر نہ ہوتا۔۔۔اس حسین وقت کی ارزو میں اس کا دل کتنا تڑپا تھا۔۔۔یہ وہی جانتا تھا۔۔۔جب اس کے پاس سب کچھ تھا۔۔۔دنیا کی ہر نعمت ہر آسائش۔۔۔بس نہیں تھی تو اس کی بیوی ہی نہیں تھی۔۔۔۔

مس رشک حنا۔۔۔۔میں آپ کے ساتھ آج ہی کنٹریکٹ سائن کرنا چاہتا ہوں۔۔۔اس لیے آپ میرے ساتھ آفس چل رہی ہیں"اس کی زلفوں میں اپنی انگلیوں کو پھیرتے۔۔۔وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

کرن نے ہلکا سہ چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

کیا شان گھٹ رہی ہے کہنے میں۔۔۔کہ میرا ساتھ چاہتے ہو؟؟۔۔۔"وہ "
خاصہ پلے فل انداز میں پوچھ رہی تھی۔۔۔اس کی شرٹ کے بٹن سے الجھتے
ہوئے۔۔۔

وہ دیکھ سکتی تھی مقابل آج اپنے کام پر اسے ترجیح دیے ہوئے ہے۔۔۔

مقابل نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔اگلے ہی پل اسے باہوں میں بھر کر۔۔۔
واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ساتھ چاہیے۔۔۔"ٹوتھ برش اس کے آگے بڑھاتے۔۔۔نرمی سے "
تصدیق کی۔۔جواباوہ حسین لڑکی مسکرادی۔۔

ان دونوں نے ایک ساتھ دانتوں کو برش کرنا شروع کیا۔۔۔

کرن بار بار آئینے میں دیکھتی اور مسکرانے لگتی۔۔وہ پہلی بار وقاص کا یہ روپ دیکھ رہی تھی۔۔۔ورنہ اس جیسا مغرور اور ایلیگنٹ بندہ ہمیشہ فریش ہونے کے بعد ہی واش روم سے باہر آتا تھا۔۔۔

کرن کے فیس واش کرتے ہی وقاص عباسی ٹاول ہاتھ میں لیے کھڑا نظر آیا۔۔۔

کہنے کو ایک چھوٹا سہ عمل تھا یہ۔۔۔لیکن کرن کے لیے یہ بہت بڑی بات تھی۔۔۔کیونکہ ہمیشہ وہ اس طرح وقاص کے لیے کھڑی ہوا کرتی تھی ٹاول لے کر۔۔۔جیسے آج وہ لیے منتظر کھڑا تھا۔۔۔

مانا بول وہ اب بھی نہیں رہا تھا۔۔۔ لیکن اس کا ہر عمل بتا رہا تھا۔۔۔ وہ کتنا قدر دان ہے اس کا۔۔۔

اس حسین گڑیا نے ٹاول لینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔ تو مقابل فورا ہی ٹاول کو اپنے کمر کے پیچھے کر گیا۔۔ اور خود آگے آکر۔۔۔ اس کے گال سے اپنے گال مس کر۔۔۔ نرمی سے مسلنے لگا۔۔۔۔

اس وجیہہ مرد کی بیرڈ سے کرن کو ہلکی سی چبھن سی ہونے لگی۔۔۔ ساتھ ساتھ برقی رو کی طرح پورے جسم میں بجلی سی دوڑ گئی۔۔۔

وہ بہت نرمی سے اس کے گال کو چوم گیا تھا۔۔۔

پھر اس کے چاند سے چہرے کو ہولے ہولے ہاتھ سے ٹاول سے صاف کیا۔۔۔

"اب میں باتھ لے کر آرہا ہوں جب تک تم تیار ہو۔۔۔"

لیکن مجھے بھی نہانا ہے۔۔۔"وہ عجلت سے بولی۔۔۔ "

کوئی ضرورت نہیں ہے۔موسم بدل رہا ہے۔۔پھر تم بیمار ہو جاؤ گی۔۔۔۔ "
"وہ سختی سے منع کرتا۔۔۔ٹاول اسے پکڑا کر چل دیا تھا۔۔۔

وہ سفید رنگ کی اسکرٹ اس پر بلیک کوٹ اور بلیک ہی رنگ کا فلیپر زیب تن کیے۔۔۔ بالوں کو پونی میں قید کر۔۔۔لائٹ میک اپ سے خود کو زینت دے

کر۔۔۔نیچے کچن کی جانب چل دی۔۔تاکہ ناشتہ خود تیار کرئے اپنے ہاتھوں سے۔۔۔

رابعہ کہاں ہے؟؟۔۔۔ نظر نہیں آرہی؟؟۔۔"کیونکہ رابعہ تمام " سرونٹس کی ہیڈ تھی۔۔اس لیے کچن میں ہمیشہ موجود ہوتی تھی۔۔۔لیکن آج جب وہ نہیں تھی تو کرن نے فوراہی اس کی کمی کو محسوس کیا۔۔۔

اس کے سوال کرتے ہی ملازمہ نے نظر جھکا کر جواب دیا۔۔"میم وہ "چوری کرتی پکڑی گئی تھی۔۔۔اس لیے سر نے اسے جیل میں ڈلوادیا۔۔۔

ملازمہ کی بات سن۔۔۔کرن خاصہ حیران ہوئی۔۔۔ایسا کیسے ممکن تھا۔۔۔ کہ رابعہ چوری کرتی ہوئی پکڑی گئی ہو؟؟۔۔۔وہ ایک بہت ایماندار لڑکی تھی۔۔۔اتنا تو کرن بھی اچھے سے واقف تھی کیونکہ وہ اکثر گھر سے باہر جایا

کرتی تھی رابعہ پر پورا گھر چھوڑ کر۔۔۔اور اس نے کبھی بھی نہیں دیکھا کہ رابعہ نے ایک چیز اِدھر سے اُدھر کی ہو۔۔۔۔۔۔۔"وہ ناشتہ کھانے کے ٹیبل پر سجا رہی تھی۔۔۔جب اس کی نظر سیڑھیوں سے اترتے اس وجاہت سے مالا مال نوجوان پر گئی۔۔۔۔

اس کے ریشمی بالوں کا پف ہر سیڑھی کے اترنے کے ساتھ باؤنس کرتا دکھائی دے رہا تھا۔۔۔جو آنکھوں کو بہت بھ رہا تھا اس لڑکی کی۔۔۔

حسن کی انتہا تھی اس نوجوان پر۔۔۔۔

اپنے رعب دار انداز میں جب وہ چلتا ہوا اس کی جانب آیا۔۔۔تو وہ سانس تھامے اسے تکنے لگی۔۔۔

سفید پینٹ کوٹ و شرٹ میں وہ قیامت برپا کر رہا تھا۔۔۔ایسی قیامت۔۔کے افف۔۔۔۔۔

اس نے اتنا دیکھا۔۔۔اتنا دیکھا۔۔۔جتنا دیکھا جا سکتا تھا۔۔۔اب بھلا دو آنکھوں سے اور کتنا دیکھا جا سکتا تھا۔۔۔۔

بس نہ چلتا ہو ہر لمحہ اپنے شوہر پر واری جائے وہ۔۔۔

کلائی پر گھڑی باندھنے کے بعد جب اس نے سرسری سہ نگاہ اٹھا کر سامنے کی جانب دیکھا۔۔۔تو اس دلبرا کی آنکھوں کو خود پر منجمد پایا۔۔۔

وہ جس طرح دیکھ رہی تھی۔۔وہ نظریں اسے پرانے وقتوں کی یاد دلا گئیں۔۔۔جس پر اس کے عنابی ہونٹوں کے کناروں پر بڑی پیاری سی مسکراہٹ رقصا ہوئی۔۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ کے ساتھ گڈ مارننگ وش کرتے ہی۔۔کرن حواسوں میں لوٹی۔۔

گڈ مارننگ ہنی۔۔۔"مسکرا کر جواب دیتی۔۔۔۔وہ ابھی ایک قدم ہی چلی" تھی۔۔۔کہ وقاص تیزی سے آگے بڑھا۔۔اور اس کے لیے چیئر کھسکائی۔۔۔

ڈیڑھ سال کی شادی میں اسے یاد نہیں پڑتا وقاص نے کبھی اس کے لیے چیئر کھسکائی ہو۔۔۔۔۔

وہ تھوڑی دیر مارے حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔

اللہ اللہ کیا وہ خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے ساکت کھڑا دیکھ۔۔وہ ہلکا سہ مسکراتا اس پیاری سی لڑکی کی جانب خود آیا۔۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے چیئر پر خود بیٹھانے لگا۔۔۔۔جس پر وہ بے اختیار ایک حسین سی مسکراہٹ اپنے لبوں پر سجا بیٹھی۔۔۔۔

کتنے وقت بعد وہ دونوں ساتھ ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔

میں نے بنایا ہے۔۔ چلو شاباش ہنی۔۔۔ جلدی سے کھا کر تعریف "
کرؤ۔۔۔" وہ واقف تھی ویسے تو مقابل دہی دیے منہ میں بیٹھا رہے
گا۔۔۔اس لیے خود ہی فورس کیا۔۔۔اپنا حق جتایا۔۔۔ جیسے کسی بچے کو محبت
سے ٹریٹ کرتے ہیں بالکل ویسے ہی کیا۔۔۔

ذہنیت جو سمجھ چکی تھی اس کی۔۔۔ کم از کم محبت کے معاملے میں ہی
صحیح۔۔۔

ہمم۔۔۔ ہمم۔۔۔اچھا ہے "اس کے منہ سے تعریف کا ادا ہونا کوئی عام "
بات نہیں تھی۔۔۔۔عادت ہی نہیں تھی کسی کو سرانے کی گویا۔۔۔۔ لیکن
جب مقابل نے اتنے پیار سے کہا۔۔۔ تو بمشکل اپنا گلا صاف کر۔۔۔دو لفظی
تعریف کی۔۔۔۔

کرن اس سے جبری تعریف سن۔۔۔مزید مسکرانے لگی۔۔۔

روزانہ ایک تعریفی کلمہ خود پر لازم جان لو آج سے مسٹر وقاص عباسی"
۔۔۔۔کیونکہ اس سے مجھے حوصلہ ملے گا اس رشتے کو محبت سے برقرار رکھنے
کا۔۔۔"اس کی پیاری سی ڈیمانڈ سن۔۔مقابل نے سنجیدگی سے اثبات میں
سر ہلایا۔۔۔۔

لفظی تصدیق چاہیے مجھے۔۔۔"وہ جتا کر بولی۔۔۔ "

اوکے۔۔۔"چائے کا کپ منہ سے لگا کر۔۔وہ اپنی مسکراہٹ چھپاتے گویا"
ہوا۔۔۔

وہ جان ہی نہیں سکتی کبھی۔۔۔کتنا مس کیا تھا اسے۔۔۔اس کی ان باتوں کو۔۔۔اس کے حق جتانے کو۔۔۔اس کی محبت بھری فرمائشوں کو۔۔۔۔ اس کے ہنی پکارنے کو۔۔۔

لیٹ ہو رہا ہے۔۔ چلیں مس رشک حنا۔۔۔"کرن نے محسوس نہیں کیا" تھا لیکن جب وہ حسین نوجوان اسے رشک حنا کہہ کر مخاطب کرتا تھا۔۔۔تو بڑی عزت سے کرتا تھا۔۔۔

اگر وہ پوری دنیا بھی گھوم لے ناں۔۔۔تو بھی اپنے کام کی اس نوجوان سے زیادہ کسی کو عزت کرنے والا نہیں پائے گی۔۔۔

وہ تو پہلے ہی اس کے لیے ایک ہیرا تھی۔۔۔اب تو وہ انمول ہو چکی تھی۔۔۔

دو منٹ۔۔میں کمرے سے پرس لے آتی ہوں۔۔"وہ اپنی چائے ادھی"
چھوڑتے ہوئے بولی۔۔۔

چائے فنش کرو پہلے۔۔۔"وہ جو وقت کا پابند تھا کبھی۔۔۔آج اس کے "
لیے ساری مصروفیات و کاموں کو سائیڈ میں رکھ چکا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ آفس میں داخل ہوا۔۔تو سدرہ کو سامنے بیٹھا دیکھ۔۔ایک لمحے کے لیے
حیران ہوا۔۔۔

گڈ مارننگ سر۔۔"وہ اس ہینڈسم لڑکے کی تعظیم میں۔۔۔فوراً ہی "
کھڑے ہو کر نظر جھکائے بولی۔۔۔

گڈ مارننگ۔۔۔" وہ بھول کیسے گیا؟؟۔۔کل ہی تو اس کے سیکرٹری نے "
بتایا تھا۔۔۔کہ وقاص عباسی کی بہن سدرہ عباسی ٹریننگ پر آرہی ہے اس کے
پاس۔۔۔

پلیز سٹ۔۔۔" وہ اثبات میں سر ہلا کر فوراً ہی بیٹھ گئی۔۔۔اس نے نظر "
نہ ملائی۔۔۔ملانا تو دور۔۔۔اٹھانے تک کی زحمت نہ کی۔۔۔

تین چار منٹ تک ان دونوں کے درمیان صرف خاموشی کا تبادلہ ہوتا
رہا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے نام کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے اس لمحے۔۔۔
لیکن اس کے باوجود اجنبیت کی دیوار تھی ان کے درمیان۔۔۔

اس دن کے لیے سوری۔۔۔میں۔۔۔"وہ بہت نرم مزاج شخصیت کا "
مالک تھا۔۔۔اس لیے وہ سدرہ کی خاموشی کو ناراضگی گمان کر۔۔۔معذرت
کرنے لگا۔۔۔ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ مقابل تیزی سے گمبھیر لہجے میں
بولی۔۔"کیا ہم پروفیشنل اور پرسنل لائف کو الگ الگ رکھ سکتے ہیں؟؟
۔۔ورنہ میں یہاں کام نہیں کر پاؤں گی۔۔۔اور میں پاکستان کے نمبر ون
وکیل کے ساتھ ٹریننگ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔چونکہ میرا فیوچر ہی میرے لیے
"اب سب کچھ ہے۔۔۔۔

بالکل رکھ سکتے ہیں۔۔۔"اس کی بات سن۔۔۔مقابل آہستگی سے گویا"
ہوا۔۔۔ساتھ ساتھ اس کی نظریں سدرہ کے چہرے کا طواف کرنے
لگیں۔۔۔۔

وہ کوئی میک اپ میں نہیں تھی آج اور نہ ہی اس کے لہجے میں کوئی لہک تھی۔۔۔

میک اپ کی تو خیر ہے۔۔۔ لیکن یہ جو اس کے لہجے میں لہک نہ تھی۔۔۔ یہی کافی تھی مقابل کو بتانے کے لیے کہ اس میں بدلاؤ شیا ہے۔۔۔

یہ کیس کی فائل ہے۔۔۔اسے اچھی طرح سٹڈی کر لیں۔۔ پھر بات " کرتے ہیں۔۔ باقی سب کچھ آپ کو میری سیکرٹری سمجھا دے گی۔"نرمی سے کہتے۔۔۔اس نے فائل سدرہ کی جانب بڑھا دی۔۔۔ جسے وہ لے کر۔۔ فورا ہی اٹھ کر چل دی تھی۔۔۔

اس نے ایک بار معاویہ کی جانب نہیں دیکھا۔۔۔جب کہ معاویہ۔۔۔وہ اسے ہی تکتا رہا۔۔۔

آپ کو کسی شخص کی بہت توجہ کی عادت ہو اور وہ شخص اچانک ہی آپ کو توجہ دینا بند کر دے۔۔۔خاص طور پر توجہ دینے والی لڑکی ہو اور لینے والا لڑکا ہو تو معاملات تو پہلے ہی نارمل نہیں بچتے۔۔پھر رہا سہا۔۔وہ دونوں تو منگیتر بھی ٹھہرے۔۔۔

وہ لاکھ کہہ لے۔۔۔اسے توجہ نہیں چاہیے لیکن اسے چاہیے تھی۔۔
چونکہ وہ عادی تھا اس کی توجہ کا۔۔اس کی ستائشی نظروں کا۔۔۔اس کی بے باک ونڈر محبت کا۔۔۔اس کے لہک کر پکارنے کا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اپنے کلائنٹ سے بات کر کے واپس آ رہا تھا جب اس کا گزر کینٹین کے سامنے سے ہوا اور اس کی نظر سدرہ اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تمام میمبرز پر گئی۔۔۔

"آپ کو کسی بھی کیس کے متعلق کسی بھی قسم کی انفارمیشن چاہیے ہو تو مجھ سے فورا رابطہ کر لینا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے۔۔۔میں اپ کو لا کر دے دوں گا۔۔۔"کون نہیں جانتا تھا وقاص عباسی کی بہن سدرہ عباسی کو۔۔۔ عباسی خاندان کی اکلوتی بیٹی کو۔۔۔کیونکہ معاویہ اور سدرہ کی منگنی ابھی صرف گھر والوں اور فیملی فرینڈز کو ہی پتہ تھی اس لیے لوگ سدرہ کو ابھی بھی سنگل گمان کر۔۔اپنے چانس میں لگے تھے۔۔۔

یقینا پہلی والی سدرہ ہوتی تو کسی کو منہ بھی نہ لگاتی۔۔۔لیکن اب۔۔۔اب وہ بہت الگ تھی۔۔۔بہت بدلی ہوئی۔۔۔وہ سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا

رہی تھی کینٹین میں۔۔ معمولی سہ کھانا۔۔۔وہ لڑکی نہ صرف کھانا کھا رہی تھی بلکہ ان سب سے بہت اچھے سے بات بھی کر رہی تھی۔۔اور یہی بات معاویہ کو حیران کر گئی۔۔۔

وہ معاویہ کا لیفٹ ہینڈ کہلانے والا لڑکا شاہزیب تھا جس نے سدرہ کو مدد کی آفر کی تھی۔۔۔

اوکے۔۔۔شکریہ۔۔ابھی تو مجھے کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔۔لیکن" اگر ضرورت پڑی تو میں آپ کو ضرور یاد کروں گی۔۔۔"بس سدرہ کا مسکرا کر جواب دینا تھا کہ معاویہ کو عجیب سی چبھن محسوس ہوئی۔۔۔

وہ کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔اور پھر خاموشی سے وہاں سے چل دیا۔۔۔

فرحا یار۔۔۔ایک ہیلپ کر دے۔۔۔"ایمن کے التجائیہ انداز میں کہتے "
ہی۔۔فرحا نے فورا لیپ ٹاپ کی اسکرین سے نظر اٹھا کر۔۔۔اس کی جانب
دیکھا

"اور کیا ہیلپ چاہیے تمھیں میری؟؟۔۔ "

انٹرویو لینا ہے۔۔۔سارے سوالات میں نے تیار کیے ہیں۔۔۔بس " تمہیں جا کے ہمارے گیسٹ کا انٹرویو لینا ہے۔۔۔بہت مشکل سے تاریخ ملی ہے آج کی۔۔۔ لیکن اچانک میری بہن کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔ "..انٹرویو لینا بھی ضروری ہے اور بہن کو دیکھنے جانا بھی۔

یار تو تم علیزہ سے بول دو ناں" وہ انکار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ لیکن وہ جانا "
بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔اسی لیے لچک دار انداز میں تجویز دی۔۔۔

نہیں یار اس سے نہیں بولوں گی۔۔۔اتنی مشکل سے اپوائنٹمنٹ میں نے "
لی۔۔۔سب کچھ میں نے کیا۔۔۔اور واہ واہ وہ لے جائے گی۔۔۔نو
وے۔۔۔ہیلپ کر دو نا یار۔۔۔ تھوڑی سی تو مانگ رہی ہوں۔۔۔ سوالات
سارے تیار ہیں بس تمہیں ان سے انٹرویو لینا ہے۔۔" وہ اس قدر منتیں کر
رہی تھی۔۔۔کے فرحا انکار نہ کر سکی۔۔۔

"چلو مجھے فائل دو۔۔۔میں لے لوں گی۔۔۔"

شکریہ یار۔۔بہت بہت شکریہ۔۔ تم تو بیسٹ ہو۔۔۔" وہ فوراً ہی اس "
کے گلے لگ کر مشکور لہجے میں بولی۔۔۔

اچھا اچھا زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔فائل دو۔۔۔۔" "
اس سے فائل لی۔۔۔تو پتہ چلا۔۔دو بجے کا وقت مقرر ہے انٹرویو لینے
کا۔۔۔جبکے ایک الریڈی بج چکا تھا۔۔۔وہ فوراہی اٹھی تھی جانے کے
لیے۔۔۔آدھا گھنٹہ تو ٹریفک میں ہی لگ جانا تھا راستے میں۔۔۔

اس نے جب فائل میں اس ہستی کا نام پڑا جس کا انٹرویو لینا ہے۔۔تو ایک
لمحے کے لیے ساکت ہوئی۔۔۔اور پھر ہلکا سہ مسکرادی۔۔۔یہ سوچ۔۔کہ
کوئی غیر ہو گا تو انٹرویو لینے میں مشکل ہوتی لیکن یہ تو اس کا اپنا شوہر ہے وہ
آرام سے لے لے گی۔۔

وہ فورا انٹرویو لینے نکل پڑی تھی۔۔۔لیکن راستے میں اس کے رکشے کا
ایکسیڈنٹ ہو گیا۔۔۔

اسے فوراہی ہاسپٹل پہنچایا گیا تھا۔۔

اسکے سر اور کونی پر چوٹیں آئی تھیں۔۔۔۔ڈاکٹر سے چیک اپ کروا کر ۔۔۔پٹیاں بندھوانے کے بعد جب وہ ابوذر رحمان کے آفس پہنچی۔۔۔تو چار بج چکے تھے۔۔۔

مجھے ابوذر کا انٹرویو۔۔۔"ابھی وہ عادت کے مطابق اسے ابوذر کہہ کر " ڈائریکٹ مخاطب کر۔۔بول ہی رہی تھی۔۔۔۔کہ رسیپشنسٹ نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔

میرا مطلب سر ابوذر رحمان کا انٹرویو لینا ہے میری آج کی اپوائنٹمنٹ "
تھی۔۔۔"وہ فوراہی اپنے لہجے میں عزت کا درجہ بڑھاتے۔۔۔اپنے آنے کا
مقصد بیان کرنے لگی۔۔۔

آپ کی اپوائنٹمنٹ دو بجے کی تھی۔۔۔نہ کہ چار بجے کی۔۔۔"وہ "
ریسپشنسٹ عجلت سے منہ بسور کر جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

لیکن میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا راستے میں اس وجہ سے میں وقت پر نہیں پہنچ "
سکی۔۔"وہ فوراہی اپنے دیر سے آنے کی وجہ بیان کرنے لگی۔۔۔

دیکھیں میم۔۔آپ کو ٹائم دو بجے کا دیا گیا تھا۔۔۔اب سر میٹنگ روم میں "
ہیں۔۔۔"اس نے معذرت کی۔۔۔

"لیکن۔۔۔"

میم پلیز۔۔۔آپ جائیں۔۔۔اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔سر وقت کے معاملے میں بہت سخت ہیں۔۔انھیں وقت کی پابندی نہ کرنے والوں سے تو ویسے ہی بہت چڑ ہے۔۔۔اپ اگلی بار کی اپوائنٹمنٹ لے کر پھر ایئے گا۔۔۔"اس ریسپشن پر موجود لڑکی نے بے زاریت کا اظہار کرتے۔۔۔منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"دیکھیں میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔۔میرے سر پر پٹی بندھی ہوئی ہے اس کے باوجود میں یہاں آئی ہوں۔۔کیونکے اپوائنٹمنٹ بڑی مشکل سے ملی تھی پہلے بھی۔۔۔"وہ منت کرنے پر اتر ئی۔۔۔کیونکہ اچھے سے واقف تھی کے ایمن کے لیے یہ انٹرویو کس قدر امپورٹنٹ تھا۔۔۔

"ان کی میٹنگ کب تک ختم ہو گی؟؟۔۔ "

کچھ پتا نہیں۔۔۔۔میٹنگ چاہے کبھی بھی ختم ہو لیکن اپ کو انٹرویو پھر بھی"
نہیں ملے گا کیونکہ آپ کو دیا ٹائم اوور ہو چکا ہے۔۔۔ مس۔۔۔اس لیے پلیز
اب آپ جائیں۔۔۔"ریسپشنسٹ کے لال جھنڈی دیکھانے کے باوجود وہ
باہر ویٹنگ پر بیٹھ گئ۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پاوں میں بہت تکلیف ہو رہی تھی اب۔۔ سر بھی شدید
بھاری۔۔۔اس کے باوجود وہ انتظار کرتی رہی۔۔۔

دو گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد وہ پھر ریسپشنسٹ کے پاس گئی۔۔۔۔

"کیا میٹنگ ختم ہوئی؟؟"

"جی۔۔۔"

تو کیا آپ میرے لیے بات کر سکتی ہیں۔۔۔مجھے ان کے صرف پانچ منٹ" چاہیے۔۔۔"وہ پھر التجا کرنے لگی۔۔۔

ویٹ میم۔۔۔"اسے اتنی التجا کرتے دیکھ۔۔۔اس ریسپشنسٹ کا دل بھی" تھوڑا نرم پڑا۔۔۔۔

اس نے کال کر کے یہی بتایا کے مس ایمن ائی ہیں جن کا اپوائنٹمنٹ تھا دو بجے کا انٹرویو کا۔۔۔

دوسری جانب سے ابوذر کے سیکرٹری نے فورا انکار کر دیا۔۔۔

سوری میم۔۔۔"ریسپشنسٹ کے معذرت کرتے ہی۔۔۔ابھی وہ مڑی" تھی کے اس کی نگاہ لفٹ سے نکلتے ابوذر اور اس کے ساتھ ایک خوبصورت سی لڑکی پر گئی۔۔۔۔

ابوذر کا ہاتھ اس فیشن ایبل لڑکی کے بازو کے گرد بندھا تھا۔۔۔

ان دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔۔

اور بس نظر کا ملنا تھا کے ابوذر نے سب سے پہلے اس لڑکی کے بازو سے اپنا ہاتھ ہٹایا۔۔۔جبکے مقابل اسے جز بز ہو کر دیکھنے لگی۔۔۔

کل انا اور آج یہ نئ تتلی۔۔۔وہ کیسے نہ جلتی۔۔۔کیسے آگ بگولہ نہ ہوتی۔۔۔

او۔۔۔تو یہ وہ میٹنگ ہے جس میں مسٹر ابوذر رحمان بیزی ہیں۔۔۔"وہ" دانت پیستے ہوئے کہتی۔۔فوراہی مڑ کر چل دی۔۔۔

اس کا چہرہ مکمل سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔۔

فرحا۔۔"ابوذر فوراہی اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔"

♥*Husny Kanwal*♥

وقاص نے کہا تھا کہ دونوں ساتھ چلیں گے واپس گھر۔۔اس لیے وہ ویٹ کر رہی تھی اس کے آفس میں بیٹھ کر۔۔۔

ابھی وہ ناول لکھ رہی تھی۔۔۔کے سیل رنگ ہوا۔۔۔ٹائپنگ کرنے کے چکر میں۔۔کال غلطی سے ریسیو ہو گئی۔۔۔

ریسیو ہونے کے بعد اس نے دیکھا۔۔کہ کال رخشی خاتون کی تھی۔۔۔

اب کال کاٹنا بری بات ہو جائے گی۔۔۔یہ سوچ۔۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے سیل کان سے لگایا۔۔۔

کرن بیٹا۔۔۔مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ہو سکے تو ابھی" میرے گھر آجاؤ۔۔۔"وہ ڈر گئی۔۔۔کیا وقاص نے نہیں کہا تھا کے وہ خود ان سے بات کرئے گا۔۔

دادو۔۔۔وقاص۔۔۔"ابھی وہ بولتی۔۔۔اس سے قبل مقابل تیزی سے "
بولیں۔۔۔"کرن۔۔۔۔کچھ باتیں ہم دونوں کے درمیان ہونا بہت
ضروری ہیں اب۔۔ورنہ وقاص بہت جلد اپنی سی ای او کی سیٹ کھودے
گا۔۔۔اور یقین کرو یہی وہ وقت ہے جب تم وقاص سے اپنی محبت کا ثبوت
دے سکتی ہو۔۔۔وہ تمھیں شاید بتا نہیں رہا لیکن اس کی سیٹ اب خطرے
میں ہے۔۔۔اور بیوی ہونے کے ناطے تمہارا فرض بنتا ہے کے تم اس مشکل
کے وقت پر اپنے شوہر کے لیے قربانی دو۔۔۔کیا تم نہیں جانتیں؟؟۔۔کے
"وقاص نے کتنی محنت کی یے اس مقام پر پہنچنے کے لیے۔۔۔۔

میں نہیں آسکتی آپ سے ملنے۔۔۔سوری۔۔۔۔"وہ تیار نہ ہوئی۔۔ابھی تو"
اس نے اپنے شوہر کے ساتھ ایک خوشحال زندگی کا آغاز کیا تھا۔۔۔وہ اپنا
شوہر چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔تم مت آو۔۔۔۔مگر میری بات غور سے سن لو کرن۔۔۔ "
وہ تم سے بڑی محبت کرتا ہے اس لیے تمھارے بانجھ ہونے کے باوجود وہ
تمہیں چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔۔۔۔وہ اپنا فیوچر اپنی ساری محنت تم پہ
قربان کر رہا ہے۔۔۔۔اس کی بے لوث محبت کے بدل میں کیا تمہارا کوئی
فرض نہیں بنتا؟؟۔۔۔۔میں تم سے یہ نہیں کہ رہی۔۔کہ وقاص کو چھوڑ
دو۔۔۔۔میں صرف اتنا کہہ رہی ہوں کہ اس کی دوسری شادی کرا دو تا کے
"اسے وارث مل سکے۔۔۔۔

فرحا۔۔۔فرحا۔۔۔میری بات تو سنو۔۔۔کہاں بھاگ رہی ہو۔۔۔"وہ"
تیزی سے پیچھے بھاگا تھا لیکن جتنی دیر میں وہ فرحا تک پہنچتا۔۔اتنی دیر میں وہ
حسین گڑیا رکشے تک پہنچ چکی تھی۔۔۔

ابوذر چاہ کر بھی اسے روک نہیں سکا تھا۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی ابوذر رحمان کا اس کے پیچھے بھاگنا کوئی عام بات نہیں تھی۔۔۔ہر کوئی تعجب سے اس منظر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔لوگوں کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ ایک معمولی سی لڑکی کے پیچھے ابوذر رحمان جیسا کامیاب بزنس مین وفیوچر پرائم منسٹر بھاگ رہا ہے۔۔۔

شٹ۔۔۔"لوگوں کی نظروں سے لاپرواہ وہ نوجوان۔۔فوراہی آگ بگولا" ہو کر ریسپشنسٹ کے پاس پہنچا۔۔۔

میری وائف آئی ہوئی ہے۔۔۔یہ بات مجھے بتائی کیوں نہیں "
گئی؟؟؟۔۔"بس اس کے منہ سے وائف کا لفظ ادا کرنا تھا کے سب ہکا بکا ہو کر

اس کی جانب دیکھنے لگے۔۔۔ریسپشنسٹ کے تو پسینے چھوٹ گئے تھے۔۔وہ کہاں جانتی تھی کہ وہ معمولی سے میگزین کے لیے انٹرویو لینے آئی ہوئی لڑکی۔۔جو دو گھنٹے سے بیٹھ کر انتظار کر رہی تھی ومنت کر رہی تھی۔۔۔کہ اسے ابوذر رحمان سے ملنے دیا جائے۔۔۔۔وہ دراصل ابوذر رحمان کی وائف ہے۔۔۔

سر۔۔مس ایمن آئی ہیں۔۔۔یہ بات بتائی تھی میں نے۔۔"وہ لچک دار" انداز میں ڈرتے ہوئے جوابدہ ہوئی۔۔۔

کون ایمن؟؟۔۔۔"مقابل الجھا۔۔۔"

جو آپ کا انٹرویو لینے آئی تھیں میگزین کے لیے۔۔جن کو دو بجے کی ٹائمنگ" "دی گئی تھی۔۔۔جو ابھی یہاں سے گئی ہیں۔۔۔

افف۔۔۔وہ کوئی ایمن نہیں ہے۔۔۔وہ میری وائف ہے فرحاابوذر رحمان۔۔۔"سب حیران ضرور تھے۔۔مگر مجال نہیں تھی کوئی اس سے کچھ پوچھ سکے۔۔۔

فارغ کرؤاسے۔۔"وہ اپنے سیکرٹری کی جانب متوجہ ہو کر۔۔برہمی سے " حکم صادر کرنے لگا۔۔

سر۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں انہوں نے اپنا نام ایمن ہی بتایا تھا۔۔۔اور " ایمن نام کی لڑکی کی ہی اپوائنٹمنٹ تھی آج دو بجے کی میگزین کے انٹرویو کے لیے۔۔۔"رسیشنسٹ فوراہی روہانسہ لہجے اور آنکھوں میں آنسو بھرے۔۔۔اپنی صفائی دینے لگی۔۔۔۔مگر وہ کہاں سننے والا تھا۔۔۔وہ اپنا حکم صادر کرنے کے بعد۔۔۔فوراہی وہاں سے چل دیا۔۔

گاڑی میں بیٹھنے کے بعد وہ پورے راستے فرحا کے سیل پر کال ٹرائی کرتا رہا۔۔۔ مگر دوسری جانب سے کال ریسیو نہ ہوئی یہاں تک کہ سیل سوئچ اف ہو گیا۔۔

زندگی میں نہ جانے کتنی آئی اور گئیں۔۔ کبھی کسی کی ایسے فکر لاحق نہ ہوئی جیسے اس کی ہوئی تھی۔۔۔

اس لڑکی کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی یہ دیکھ چکا تھا وہ۔۔اسی لیے اور پریشان تھا کہ ہوا کیا ہے؟؟۔۔کیوں آئی ہو گی وہ وہاں پر؟؟۔۔۔

اسے ریسپشنسٹ کی بات پر ذرا بھی یقین نہیں آیا تھا۔۔۔اسی لیے وہ سیدھا اپارٹمنٹ پہنچا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

انہوں نے بانجھ کا لفظ استعمال کیا۔۔وہ بھی اتنی آسانی سے جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔۔بغیر یہ سوچے کہ سامنے والے کے دل پہ کیا بیتے گی۔۔

وہ شروع سے تو بانجھ نہیں تھی۔۔انہی لوگوں نے اسے بانجھ کیا اپنی دشمنیوں میں۔۔۔انہی لوگوں نے اسے بیماریاں لگائیاں دوائیاں کھلا کھلا کر۔۔۔اور آج کیسے منہ پر دھڑلے سے کہہ رہے تھے۔۔

اگر وقاص اپنی ماں کی محبت میں اندھا ہو کر۔۔اسے جانے دے رہا تھا اپنی ماں کے ساتھ ڈاکٹرز کے پاس۔۔تو پھر سمجھ آتا تھا۔۔مگر رخشی خاتون ۔۔۔وہ تو شروع سے ساری حقیقت سے آشنا تھیں۔۔۔وہ جانتی تھیں مہوش

خاتون کتنا بغض رکھے ہوئے ہیں اس کے لیے۔۔۔وہ پہلے سے جانتی تھیں کہ ان ماں بیٹے کا رشتہ کیسا ہے۔۔۔وہ وقاص سے محبت نہیں کرتیں وہ تو اپنے بڑے بیٹے سے محبت کرتی ہیں اور اس کے لیے سی ای او کی سیٹ رکھنا چاہتی ہیں۔۔تو پھر انہوں نے کیسے اسے جانے دیا ان کے ساتھ؟؟؟۔۔۔

کیا ان کی خاموشی وجہ نہیں بنی تھی اس کے بانجھ ہونے کی؟؟؟۔۔۔

اتنا آپ کا دشمن بول کر آپ کو نقصان نہیں پہنچاتا۔۔۔جتنا آپ کے اپنے خاموش رہ کر آپ کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔۔۔

ایک وقت مرد عورت کی فطرت پہچاننے میں غلطی کر سکتا ہے۔۔مگر عورت، عورت کی۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔اور جب معاملہ ساس بہو کا ہو۔۔۔تو، تو قطعی نہیں۔۔۔

رخشی خاتون کے جملے اس کے دل کو چیر کے رکھ چکے تھے۔۔۔

بانجھ۔۔۔دوسری شادی۔۔۔"وہ زیر لب شدتِ غم سے بڑبڑائی۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو از خود جاری ہو گئے تھے۔۔۔

وقاص کی دوسری شادی؟؟۔۔۔۔وہ مر نہ جائے اپنے شوہر کی دوسری شادی کرانے سے پہلے۔۔۔۔

میرا شوہر مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔۔اور ایک بات وہ بہت صاف کہتا ہے سب سے شاید آپ نے سنی نہ ہو۔۔اس لیے میں آپ کو بتا دیتی ہوں۔۔۔کہ اس کے اور میرے معاملے میں کسی کو بولنے کا حق نہیں۔۔۔ "

کسی کو بھی نہیں۔۔۔یعنی کسی کو بھی نہیں۔۔۔"اس نے آخری جملے پر خاصہ زور دیا تھا۔۔۔تاکہ انہیں پتہ چلے کہ وہ میاں بیوی کے معاملات میں نہیں بول سکتیں۔۔۔کوئی نہیں بول سکتا۔۔۔چاہے وہ کتنا ہی خیر خواہ کیوں نہ بن جائے۔۔۔۔

اور رہی میرے بانجھ ہونے کی بات۔۔تو میرا شوہر جانتا تھا میری بیماری " کے متعلق۔۔جسے آپ بانجھ ہونا کہہ رہی ہیں۔۔۔اس کے باوجود اس نے رجوع کیا اور مجھے اپنی زندگی میں واپس لایا اور نہ صرف اپنی زندگی میں بلکہ اب تو اپنی پروفیشنل لائف میں بھی۔۔۔ہم نے ابھی ابھی پورے 10 سال کا کنٹریکٹ سائن کیا ہے۔۔۔اور ایک مزے کی بات بتاؤں۔۔۔"اس کے لہجے میں کھنک ابھری تھی۔۔خوشی کی کھنک۔۔۔فخر ابھرا۔۔۔بلا کا فخر۔۔۔"میرے شوہر نے مجھ سے کہا ہے۔۔۔ہوتے ہیں بچے بہت "ضروری زندگی میں لیکن میں۔۔۔میں اس کی کل کائنات ہوں۔۔۔

وہ ہمیشہ خاموش رہا کرتی تھی سب کی برداشت کر لیا کرتی۔۔اسی لیے لوگ اسے گونگی سمجھ بیٹھے تھے۔۔ لیکن آج اس نے جتا دیا اگر بات اس کے شوہر پر آئے تو اس کے پاس زبان موجود ہے۔۔اور وہ لڑ سکتی ہے اپنے حق کے لیے۔۔۔اپنے شوہر کے لیے۔۔۔ایسے کیسے کوئی اس کے شوہر کی دوسری شادی کرا دے گا؟؟۔۔اور وہ چپ چاپ بیٹھ کے کرانے دے گی۔۔۔اس نے اپنی پوری زندگی وقاص کے نام کی تھی اور بدلے میں اس کا بھی حق تھا کہ اسے وقاص کے نام کی پوری زندگی ملے۔۔۔

کیونکہ رخشی خاتون نے دانستہ طور پر اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا تاکہ وہ جھم جائے اور ان کی ہاں میں ہاں ملائے۔۔۔ لیکن کرن نے ان کی توقع کے بالکل برعکس رد عمل ظاہر کر۔۔۔انہیں لاجواب کر دیا تھا۔۔۔اس لیے انہوں نے کال ڈس کنیکٹ کر دی مزید کوئی بات کیے بغیر۔۔۔

کرن ان کی کال اچانک ڈسکنکٹ ہونے پر طنزیہ مسکرائی۔۔۔

رخشی خاتون سے بات کرتے وقت اس لڑکی نے کہیں بھی اپنا غم جھلکنے نہیں دیا تھا۔۔بلکہ بڑا مضبوط بن کر دکھایا انہیں۔جب کہ اندر سے وہ ٹوٹ گئی تھی۔۔بکھر گئی تھی۔۔یہ بانجھ کا لفظ اس کے لیے ضرب کی مانند تھا۔۔۔ جو ڈائریکٹ اس کے دل پر جا کر لگا۔۔۔

ابھی وہ اپنی سوچوں میں مگن سیل کی اسکرین کو تک ہی رہی تھی۔۔۔

کہ آفس کا دروازہ کھولنے کی آواز آئی۔۔۔آواز کے آنے پر وہ فوراً ہی حواسوں میں لوٹی۔۔۔اور اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

شاید بھول گئی تھی وہ۔۔۔کے آنسو تو صاف ہو جائیں گے۔۔ مگر آنکھوں میں چھائی سرخی اور گالوں و ناک پہ آئی لالی کہاں سے صاف ہو گی۔۔

وہ حسین نوجوان تو پہلی نگاہ دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔۔۔کہ اس کی پیاری گڑیا روئی ہے۔۔۔اس نے اگلی نگاہ اس کے ہاتھوں پر ڈالی۔۔۔جس میں وہ سیل پکڑی نظر آئی۔۔۔جسے اس نے وقاص کو دیکھتے ہی پرس میں ڈالا۔۔۔

" کیسی رہی میٹنگ ؟؟۔۔"کرن نے خود کو نارمل دکھانے کے لیے ۔۔۔فورا مسکراتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

لیکن مسکراہٹ کس قدر کھوکھلی ہے یہ مقابل بخوبی دیکھ سکتا تھا۔۔۔

" سنجیدگی سے اسے تکتا۔۔آہستگی سے گویا ہوا۔۔۔ٹھیک۔۔۔

اس حسین لڑکی کی آنکھیں روئی روئی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔وہ میٹنگ میں جانے سے پہلے اسے ہنستا مسکراتا چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔پھر اچانک کیا ہوا ؟؟۔۔اب وہ یہی سوچ رہا تھا۔۔۔

میرے جانے کے بعد کسی کا فون آیا تھا؟؟"ایک ہاتھ پاکٹ میں" ڈالتے۔۔۔اس کی جانب دیکھے۔۔۔ گمبھیر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

ہاں۔۔تمہاری دادی کا"اس نے آج (تمہاری) کا لفظ استعمال کیا تھا" ۔۔۔اپنی نہ کہا۔۔اور نہ ہی دادو کہا۔۔۔

وقاص اتنی بڑی تبدیلی کیسے محسوس نہ کرتا۔۔۔

ان کی بات پر غور نہ کرنا۔۔ بڑھاپے میں دماغ پھر گیا ہے ان کا۔۔۔" "
چلو جی۔۔۔ مقابل نے تو ان کا پتہ ایسے صاف کیا۔۔ جیسے کوئی بات ہی نہ
ہو۔۔۔ کرن اس کا جملہ سن۔۔ حیرت سے اس کا چہرہ تکنے لگی۔۔۔ اس
نوجوان نے تو پوچھنا تک گوارا نہیں کیا تھا۔۔۔ کہ اس کی دادی نے بات کیا
کی ہے۔۔۔

" تمہیں ڈر نہیں لگتا؟؟ تمہاری ساری محنت کسی اور کی جھولی میں چلی جائے
گی اگر تم میرے ساتھ رہے تو۔۔۔ ایسا تو نہیں۔۔ کہ تم نہیں جانتے کہ
جبران اور پری کی شادی ہو رہی ہے اور ان دونوں کی شادی تمہارے لیے
کتنی نقصان دہ ہے۔۔۔" وہ چاہ کر بھی روک نہیں سکی تھی خود کو یہ سوال
کرنے سے۔۔

کیا تم میری قابلیت پر شک کر رہی ہو؟؟۔۔" مقابل نے ایک ابرو"
اچکا کر۔۔۔ صوفے پر کونی ٹکا کر ٹیک لگاتے۔۔۔ لاپرواہی سے پوچھا۔۔

کرن اچھے سے واقف تھی وہ سی ای او کی سیٹ پر اس لیے نہیں بیٹھا ہوا
آج۔۔۔ کیونکہ وہ دادا کا لاڈلا تھا بلکہ اس لیے بیٹھا۔۔۔ کیونکے وہ قابل
ہے۔۔۔

اگر کرن کے والد سعید غنی ذاتی دشمنی کو ہٹا کر ساتھ دیں۔۔۔ تو یقیناوہ
وقاص کا ساتھ دیں گے۔۔۔ جبران کا نہیں۔۔۔

نہیں۔۔۔" ایک لمحہ بغیر سوچے۔۔ تیزی سے جواب دیا۔۔ "

گڈ۔۔۔" وہ سیدھا کھڑا ہو کر۔۔ ہلکا سہ مسکرایا۔۔ وہ مسکراہٹ بہت "
اطمینان بھری تھی۔۔۔ زندگی میں اور کیا چاہیے جب اپنی پسندیدہ عورت کا
ساتھ میسر ہو۔۔ نہ صرف میسر۔۔۔ پر اعتمادی کے ساتھ میسر ہو۔۔

چلو۔۔۔ تمھیں کہیں گھمانے لے چلتا ہوں۔۔۔ "حق سے اس کا ہاتھ "
پکڑتے۔۔۔ آگے کی جانب چلتے۔۔۔ گویا ہوا۔۔

کرن اس کی پشت تعجب سے تک رہی تھی۔۔ یہ پہلی بار ہے جب وہ اسے
گھمانے لے جا رہا تھا۔۔ ورنہ اس کے پاس کہاں وقت ہوا کرتا تھا؟؟

تم مجھ سے بچہ کیوں نہیں چاہتے تھے؟؟۔۔ "دوران سفر اچانک کیا ہوا "
سوال۔۔۔ وقاص کو اس کی جانب متوجہ کر گیا۔۔۔

کچھ باتوں کے جواب بہت ضروری ہوتے ہیں زندگی کا سفر طے کرنے "
کے لیے۔۔۔اس لیے پلیز جواب دو۔۔۔" مقابل کو سن کر بھی اَن سنی کرتا
دیکھ۔۔۔وہ منتی لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

تم کہہ سکتی ہو۔۔۔کہ میں ڈرتا ہوں تمھیں کھونے سے۔۔۔" بہت "
سوچ کر مختصر سہ جواب دیا۔۔۔لیکن اپنے معنی میں اتنا کل۔۔۔کے کوئی
انتہا نہ تھی۔۔۔

وہ تو بہت پہلے ہی اندازہ لگا چکی تھی۔۔اب حیرت اس بات کی تھی۔۔کہ
اس کا اندازہ بالکل ٹھیک نکلا تھا۔۔۔وہ واقعی اسے کھونے کے ڈر کی وجہ
سے۔۔۔اس سے اولاد نہیں چاہتا تھا کبھی۔۔۔

انوکھی سوچ کا وہ ایک ہی پیدا ہوا تھا پوری دنیا میں۔۔۔۔جسے اپنی بیوی سے اولاد صرف اس لیے نہیں چاہیے تھی۔۔کیونکہ ڈلیوری کے وقت اسے کھونے سے ڈرتا تھا۔۔۔

"کوئی حادثہ دیکھا ہے تم نے؟؟۔۔"کرن نے اس کی جانب دیکھ۔۔محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔"اس وجیہہ مرد نے کوئی ڈیٹیل نہ دی اور دیتا بھی کیسے؟؟۔۔۔۔زینب کی حقیقت وہ اس کے سامنے آشنا نہیں کر سکتا تھا۔۔لیکن یہ سچ تھا کہ زینب کی ماں ڈلیوری کے وقت مر گئی تھی جس کا خوف اس کے دل میں اس قدر بیٹھا۔۔کہ اس نے کبھی کرن سے اولاد کی خواہش ہی نہ کی۔۔۔۔

کس کے ساتھ؟؟۔۔کوئی قریبی ہے؟؟۔۔"وہ سمجھ سکتی تھی حادثات"
تبھی ذہن پر اثرانداز ہوتے ہیں۔۔جب کسی قریبی کے ساتھ ہوئے
ہوں۔۔۔

پہنچ گ ئے۔۔اترؤ۔۔۔"کرن کے ساتھ جب وہ اکیلا ہوتا تو گاڑی ہمیشہ"
خود ڈرائیو کرتا۔۔۔

کرن کے سوال کو مکمل گل کر۔۔۔اعلانیہ کہا۔۔۔جس پر مقابل نے سامنے
کی جانب دیکھا اور وہ حیران رہ گئی۔۔۔

ہم پبلک پارک آئے ہیں؟؟۔۔"وہ حسین لڑکی بے ساختہ مارے حیرت"
کے پوچھ اٹھی۔۔۔جیسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہ آیا ہو۔۔۔

وقاص کو شور و گل والی جگہ پسند نہیں تھی۔۔۔جہاں زیادہ لوگ ہوں۔۔
اور نہ ہی وہ اس سے پہلے کبھی اسے اس طرح کی جگہوں پر لایا تھا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔تمھیں پسند نہیں؟؟۔۔۔"وقاص تعجب میں مبتلا ہوا۔۔۔ "
اور کیوں کر نہ ہوتا اس نے کرن کے ناول کا یہی سین تو اپنے چینل پر چلنے
والے ڈرامے میں دیکھا تھا۔۔۔جس میں ہیرو ہیروئن کو پارک لے کر آتا
ہے۔۔۔بچوں کی طرح اسے جھولے جھلاتا ہے۔۔۔اسے چوڑیاں اور کانوں
کی جھمکیاں دلاتا ہے۔۔اور دونوں چلتے چلتے پارک میں کاٹن کینڈی اور آئس
کریم کھاتے ہیں۔۔۔واپسی پر اسے گول گپے کھلاتا ہے۔۔۔وہ بھی یہی سب
کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اسے خوش کرنے کے لیے۔۔۔

وہ کرن کے ناولز سے اس کی ذہنیت و آرزویں جان چکا تھا۔۔۔وہ جان گیا تھا کہ اس لڑکی کی خواہشات کوئی برانڈڈ کپڑے جیولری اور سینڈلز نہیں ہیں۔۔بلکہ چھوٹی چھوٹی و معمولی سی چیزیں ہیں۔۔۔

وہ کبھی پبلک پارک نہیں آیا تھا نہ اس نے کبھی کاٹن کینڈی اور ائس کریم کسی ٹھیلے سے لے کر کھائی تھی۔۔وہ تو بہت پکی ایٹر picky eater تھا۔۔۔حال تو یہ تھا کے بڑے بڑے شیف کے ہاتھوں کے بنے کھانے بھی اسے کم ہی سمجھ آتے تھے۔۔۔لیکن صرف اپنی بیوی کی خوشنودی کی خاطر ۔۔وہ ٹھیلے سے گول گپے کھانے کے لیے تیار تھا۔۔۔۔

اس نوجوان نے معمولی سی شاپ سے کبھی کوئی چیز نہیں خریدی تھی۔۔۔ وہ تو باہر ممالک سے شاپنگ کرنے والا بندہ تھا وہ بھی برانڈڈ۔۔۔۔لیکن اپنی وائف کے لیے وہ اپنی ساری عادات بدلنے کے لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔

نہیں۔۔میں نے ایسا کب کہا۔۔۔ چلو جلدی چلیں۔۔۔"وہ تو اتنی "
ایکسائٹڈ ہوئی کہ اپنا موضوع ہی بھول بیٹھی۔۔ جس پر وہ کافی دیر سے بات کر رہے تھے۔۔۔

اس لڑکی کے ہونٹوں پر بکھری گلاب کی سی خوبصورت تبسم۔۔مقابل کا پورا دن بنا دینے کے لیے کافی تھی۔۔۔۔وہ پھرتی سے جھک کر اس کے ہونٹ نرمی سے چوم گیا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

سدرہ ابھی آفس سے نکل ہی رہی تھی جب اس کا سیل رنگ ہوا۔۔اس نے پرس سے نکال کر اپنے سیل کی اسکرین دیکھی تو مام لکھا اسکرین پر الگ ہی چمک رہا تھا۔۔۔

"ہیلو مام۔۔"

بے بی۔۔۔پریشان مت ہونا۔۔۔میں نے تمہیں یہ بتانے کے لیے کال کی" تھی کہ مجھے پارٹی میں جانا تھا اور مجھے کافی لیٹ ہو رہا تھا اس لیے میں نے ڈرائیور کو بلا لیا۔۔اب تم ٹیکسی میں واپس آجانا۔۔۔اور دیکھنا معاویہ یا کوئی آفس کا بندہ تمھیں ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے نہ دیکھے۔۔اس لیے دور جا کر ٹیکسی لینا۔۔آفس کے پاس نہیں۔۔۔اوکے بے بی۔۔۔" وہ پارٹی میں جا رہی ہیں یہ سنتے ہی سدرہ کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

مام۔۔۔ہماری کل ہی تو بات ہوئی تھی اس موضوع پر۔۔آپ نے کہا تھا"
کچھ دنوں کے لیے پارٹی وغیرہ میں جانا چھوڑ دیں گی تاکہ پیسے
بچیں۔۔۔اور۔۔"ابھی وہ انہیں سمجھانے کے لیے بول ہی رہی تھی کہ
دوسری جانب سے فوراً کال ڈسکنیکٹ ہو گئی۔۔۔جس پر اس نے غصے سے
آنکھیں میچیں اور ایک گہری سانس بھری۔۔۔

اب تو اللہ ہی ان کی عزت کا پردہ رکھے۔۔۔ورنہ مہوش خاتون نے تو کوئی
کسر نہیں چھوڑی تھی انہیں ذلیل کروانے کی۔۔۔۔

یہ جھوٹے ٹھاٹ بھاٹ بھی کب تک قائم رہ سکتے تھے پیسے کے بغیر؟؟۔۔۔
اوپر سے ان کی فضول خرچی اور خود کو سب سے زیادہ امیر دکھانے کی
عادت۔۔۔

افف۔۔۔"اس کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا اور دوسرا رنگ جارہا تھا "
۔۔۔غصہ بھی تھا اور بے بسی بھی۔۔۔پاؤں پٹکتی وہ آفس سے باہر چل دی
۔۔۔

اسے خود بھی خیال تھا کہ کوئی اسے ٹیکسی میں جاتا ہوا نہ دیکھے۔۔اس لیے وہ پیدل ہی کافی دور تک چلی۔۔۔جب اطمینان ہو گیا کہ کوئی آفس کا بندہ اس سے نہیں ٹکرائے گا۔۔۔تب اس نے روڈ پر کھڑے ہو کر۔۔۔ ٹیکسی روکنے کی کوشش کی۔۔۔

بیٹھو۔۔۔"10 سے 15 منٹ ہو چکے تھے اسے ٹیکسی کے چکر "
میں۔۔۔لیکن رش کے وقت کے سبب۔۔۔اسے کوئی ٹیکسی خالی نہیں مل رہی تھی۔۔۔

اچانک ہی اس کے سامنے ایک ہیوی بائیک آکر رکی۔۔۔۔

اس حسین نوجوان نے جیسے ہی ہیلمٹ اتار کر اسے بیٹھنے کا کہا۔۔۔ویسے ہی وہ آنکھیں میچ کر غائب ہو جانے کی دعا کرنے لگی۔۔۔

وہ دنیا کا آخری بندہ تھا جسے وہ اس لمحے اپنی مدد کے لیے وہاں چاہتی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔گاڑیاں ہیں میرے پاس بھی۔۔" لیکن میں خود پیدل چلنا چاہ رہی تھی۔۔۔"وہ نظریں چرا کر گویا ہوئی۔۔۔

میں نے کب کہا تمہارے پاس گاڑیاں نہیں ہیں۔۔۔"معاویہ کو عجیب " لگی تھی اس کی بات۔۔۔وہ بچپن سے اس کے گھر آتا جاتا رہا ہے وہ اچھے سے

جانتا تھا کہ وہ کتنی امیر زادی ہے اس کے پاس کتنی گاڑیاں و نوکر چاکر ہیں۔۔۔ پھر اچانک سے جتایا کیوں؟؟۔۔۔

میں تو صرف کہہ رہا تھا کہ بیٹھو۔۔ میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔ رش کا " وقت ہے ٹیکسی نہیں ملے گی۔۔" وہ دیکھ چکا تھا کے سدرہ ٹیکسی روک رہی ہے کافی دیر سے۔۔۔ کیونکہ سامنے ہی کیفے تھا جہاں وہ کافی پی کر آرہا تھا اپنے کلائنٹ کے ساتھ۔۔۔

اپنے ڈرائیور کو میں نے ہی بھیج دیا تھا۔۔۔ میرے پاؤں دکھ گئے " تھے۔۔ صرف اس لیے لے رہی ہوں ٹیکسی اب۔۔" وہ نظریں جھکا کر اپنا جھوٹا بھرم قائم رکھنے کے لیے تیزی سے بولی۔۔۔

تب ہی تو کہہ رہا ہوں بیٹھو میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔" مقابل نے نرمی سے "
زور دیا۔۔۔

مگر مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔"اس نے صاف انکار کیا۔۔۔اور مڑ"
کر چل دی۔۔۔

ابھی وہ ایک دو قدم بھی نہ چلی تھی کہ بارش کی بوندیں اس پر ٹپکنے
لگیں۔۔۔آج بارش کی پیش گوئی تھی یہ تو بھول ہی گئی تھی وہ۔۔۔

وہ تو جلد بازی میں چھتری بھی لانا بھول گئی تھی۔۔۔

اس نے منہ بسور کر بے بسی سے سیاہ آسمان کی جانب دیکھا۔۔۔

آج کا دن ہی خراب ہے۔۔۔"منہ بگاڑ کر کڑکڑائی۔۔۔"

تیز بارش شروع ہوا اس سے پہلے بیٹھو۔۔۔"بارش کی چند بوندوں نے ہی" اسے بھیگونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

معاویہ بائیک سے اتر کر۔۔فوراہی اس کے پیچھے آیا۔۔۔

اس کا نازک ہاتھ پکڑ کر نرمی سے روک۔۔حاکمانہ انداز میں کہا۔۔جیسے حق جتایا ہو۔۔

نہیں۔۔۔میں خود چلی جاؤں گی۔۔"اس ہینڈسم لڑکے سے اپنا ہاتھ چھڑا" کر۔۔وہ تیزی سے وہاں سے چل دی۔۔۔

ایک وقت تھا اس کے ساتھ بیٹھنے کے لیے بہانے تلاش کرتی تھی وہ۔۔۔
اور آج جب وہ آفر دے رہا تھا۔۔۔ سامنے سے ہاتھ پکڑ کے روک رہا تھا
۔۔ حق جتا رہا تھا۔۔ تو نہ رکی۔۔۔

پہلے معاویہ کو لگتا تھا وہ ناراضگی جتا رہی ہے۔۔ لیکن اب۔۔ اب اسے
محسوس ہوا۔۔۔ نہیں۔۔ وہ بھاگ رہی ہے۔۔۔ مگر کیوں؟؟۔۔

سوری معاویہ۔۔ میں اچھے سے واقف ہوں تمہارے پیرنٹس نے مجھے ہی "
کیوں منتخب کیا تمہارے لیے۔۔۔ کیونکہ میں عباسی خاندان کی اکلوتی بیٹی
ہوں۔۔ ان کے نزدیک میں تمہارا فیوچر سیکیور کر سکتی ہوں۔۔۔ لیکن یہ ان
کی خوش فہمی ہے فقط۔۔۔ میں تمہارا فیچر سیکیور نہیں کر سکتی۔۔ میرے
دونوں بھائیوں کی جائیداد کے پیچھے جو لڑائی چل رہی ہے۔۔۔ اس میں
دونوں میں سے کوئی بھی سیٹ پر بیٹھے۔۔۔ مجھے کچھ نہیں ملے گا۔۔ وقاص

بھائی اپنی ناراضگی کی وجہ سے نہیں دیں گے اور جبران بھائی۔۔ان سے تو کوئی امید ہی نہیں۔۔۔اور میرے جو شیئرز ہیں انہیں تو مام پہلے ہی اڑاتی پھر رہی ہیں۔۔۔" بارش تیز ہونے لگی تھی آنکھوں سے گرنے والے آنسو بارش کی بوندوں میں مل کر ڈھلنے لگے۔۔۔

کہتے ہیں ناں دنیا مکافات عمل ہے ایک وقت تھا جب کرن پیسوں کے لیے روئی تھی۔۔۔آج وقت آیا ہے جب عباسی خاندان کی بیٹی پیسوں کے لیے رو رہی ہے۔۔آج اس کی خوشیاں بھی اس کے سامنے کھڑی ہیں۔۔اس کی محبت بائیں پھیلائے اس کا انتظار کر رہی ہے۔۔ لیکن وہ ہاتھ نہیں تھام پا رہی۔۔۔وہ اگے نہیں بڑھ پا رہی۔۔ کیونکہ پیسہ نہیں ہے اس کے پاس۔۔۔معاویہ تو پہلے ہی محبت نہیں کرتا۔۔اس کے پیرنٹس جس خوش فہمی کے تحت اس کے لیے رشتہ لائے ہیں۔۔۔اس سے منگنی کی ہے وہ سب ایک لمحے میں دھواں ہو جائے گا اگر انہیں علم ہو گیا کہ وقاص اور جبران نے

اس کے پیچھے سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا ہے۔۔۔ کیا پھر وہ اپنے بیٹے کی شادی اس سے کریں گے ؟؟۔۔ نہیں۔۔۔ وہ جانتی تھی وہ ہر گز نہیں کریں گے۔۔ پھر وہ کیوں خواب سجائے بھلا؟؟۔۔۔ کیوں اپنے دل کو جھوٹی امیدوں میں باندھے ؟؟۔۔

وہ خون کے آنسو رو رہی تھی آج۔۔۔

اس کے جانے کے بعد۔۔۔ معاویہ اپنا خالی ہاتھ تکنے لگا۔۔۔ اسے اچھے سے یاد تھا جب سدرہ چھوٹی تھی تو اکثر اس کا ہاتھ پکڑ لیا کرتی تھی۔۔ اور کہتی تھی تم میرے پرنس چارمنگ ہو۔۔۔ میں بڑے ہو کر تم سے ہی شادی کروں گی ۔۔۔ اور آج جب وہ ہاتھ تھام رہا تھا تو وہ بھاگ گئی۔۔۔

وہ نہیں جانتا کیوں۔۔ لیکن اس لڑکی کا ہاتھ چھڑا کر جانا۔۔دل کو شدید ناگوار گزرا تھا۔۔۔

اس نے سدرہ کے لیے اپنے والدین کی وجہ سے ہاں نہیں کی تھی۔۔۔بلکے اس لیے ہاں کی تھی کیونکہ اس کی والدہ نے اسے سمجھایا تھا۔۔(پارٹی والے دن معاویہ کی والدہ نے دیکھ لیا تھا اپنے بیٹے کو سدرہ پر چیختے)۔۔۔

کہ بھلے وہ اپنی محبت میں کامیاب نہ ہو سکا۔۔ بھلے اسے اس کی محبت نہ مل سکی۔۔ لیکن وہ کسی اور کو اس کی محبت دے سکتا ہے۔۔۔کیونکہ وہ خود بھی جانتا ہے دل ٹوٹنے کا غم کیا ہوتا ہے۔۔۔پھر کون جانے کہ سدرہ کی محبت اس قدر ہو۔۔کہ اسے بھی اپنی جانب راغب کرنے میں کامیاب ہو جائے۔۔۔ایک موقع تو دے اسے اپنی محبت سے اس کے دل کی خستہ درود

دیواروں کو مرمت کرنے کا۔۔ لیکن سارا مسئلہ تو یہ تھا کہ بجائے محبت کرنے کے وہ لڑکی تو بھاگ رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں اس قدر مگن تھا کہ بارش اسے مکمل بھیگو چکی تھی ۔۔۔ لیکن اسے خبر نہیں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ فرحا کے گھر کا دروازہ کتنی ہی دیر نوک کرتا رہا۔۔ یہاں تک کہ بارش تیز ہو گئی اور وہ بھیگنے لگا۔۔۔

کافی دیر نوک کرنے کے باوجود جب جواب موصول نہ ہوا۔۔ تو تھک ہار کر۔۔ وہ اپنے اپارٹمنٹ آیا۔۔۔

وہ پورا گیلا ہو چکا تھا۔۔اس لیے دروازے سے ہی اپنا کوٹ جھنجھلا کر اتارتے... وہ لانچ میں آیا۔۔۔

ابھی وہ بیزاریت کے ساتھ اپنا کوٹ صوفے پر پھینکتا۔۔کہ نگاہ خوبصورت چہرے پر جا کے ساکت ہوئی۔۔اور اس کا ہاتھ جو ہوا میں بلند تھا۔۔۔وہ آہستگی سے واپس نیچے کیا۔۔۔

" تو میڈم یہاں سو رہی ہیں۔۔اور میں ادھے گھنٹے سے پاگلوں کی طرح اس کے اپارٹمنٹ کا دروازہ پیٹ کر آرہا ہوں۔۔۔" وہ جھنجھلایا۔۔۔لیکن وہ جھنجھلاہٹ دل پر چھائی سکونت کے مقابلے۔۔کچھ بھی نہ تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر جو دل کو قرار آیا تھا ناں۔۔۔وہ کافی تھا اسے یہ محسوس کرانے کے لیے۔۔کہ وہ لڑکی کس قدر اہمیت کی حامل ہوتی جا رہی ہے اس کی زندگی میں۔۔۔کہ وہ ناراض ہو کر گئی تو دیوانوں کی طرح اس کے پیچھے دوڑا چلا آیا ۔۔۔جب کہ ضرورت نہیں تھی۔۔۔وہ کون سہ ہمیشگی والے میاں بیوی تھے۔۔۔لیکن اس کا دل جانتا تھا۔۔۔دل کا ہر کونا جانتا تھا۔۔کونے کا ہر گوشہ جانتا تھا کہ وہ ہمیشگی کی آرزو رکھنے لگا ہے۔۔۔

پہلے وقاص پھرانا اور اب پورے آفس میں اعلان کر آیا تھا کہ بیوی ہے اس کی۔۔۔یقیناً اب اس خبر نے جنگل میں آگ کی طرح پھیل جانا تھا۔۔۔لیکن اسے کوئی ڈر نہیں تھا۔۔۔ہاں فکر ضرور تھی۔۔فرحا کی فکر۔۔کہ وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہے یا نہیں۔۔۔

وہ آہستگی سے اس کے برابر میں بیٹھا۔۔۔

فرحا۔۔۔فرحا۔۔"نرمی سے آواز دے کر اٹھایا۔۔۔پوچھنا جو تھا۔۔سر پر پٹی کیوں بندھی ہوئی ہے۔۔۔

تم۔۔۔"اپنے اتنے قریب ابوذر کو بیٹھا دیکھ۔۔وہ فورا گھبرا کر۔۔اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

تم نہیں آپ۔۔۔ کبھی تمیز سے بھی بات کر لیا کرو۔۔مجازی خدا ہوں " تمہارا۔۔۔"آنکھیں چھوٹی کر۔۔مقابل کو تکتے۔۔۔ٹوکنے والے انداز میں کہا۔۔۔

ہو نہہ۔۔۔تم اور میرے مجازی خدا۔۔۔یہ کہو وقتی شوہر۔۔۔اپنے آپ کو" اتنی امپورٹنس دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ منہ بسور کر۔۔اتراتے ہوئے بولی۔۔۔

(وقتی شوہر)پر اس کا خاصہ جماؤ دینا مقابل کے سینے میں آگ بھڑکا گیا تھا۔۔۔

شوہر، شوہر ہوتا ہے۔۔وقتی کی قید کہاں سے آئی؟؟؟۔۔۔۔" مقابل " نے خاصہ معصومیت سے پوچھا۔۔۔وہ الگ بات ہے۔۔۔اس کا کیا سوال۔۔۔فرحا کا دل ہلا گیا۔۔۔

ابوذر مذاق مت کرؤ۔۔۔ہمارے درمیان بات ہوئی تھی۔۔۔"وہ فورا "
ہی جتانے لگی۔۔۔اس کی آنکھوں میں عجیب سہ خوف ابھرا۔۔جیسے ڈرتی ہو
اس کے نکاح میں قید ہو جانے سے۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی اس کی آنکھوں میں ابھرا خوف مقابل کے دل کو جا کے لگا
۔۔۔

کیا وہ اتنا برا تھا؟؟۔۔۔کہ وہ لڑکی خوف میں مبتلا ہو گئی تھی اس کے ساتھ
زندگی گزارنے کا سن کر ہی۔۔۔

اور میں کہوں۔۔کہ مجھے یاد نہیں تو؟؟۔۔"فرحا کو سمجھ نہیں آیا۔۔وہ چاہ "
کیا رہا ہے۔۔۔اس کا اندازِ بیان مزاحیہ نہیں تھا جو وہ ہنسی میں اڑا لیتی اس بات
کو۔۔۔وہ سنجیدہ تھا۔۔۔بہت سنجیدہ۔۔۔

تو میں کہوں گی کہ مسٹر ابوذر رحمان مجھے ڈیورس دیں۔۔چونکہ میں ایسے " شخص کے ساتھ زندگی کبھی نہیں گزر سکتی۔۔۔جو ہر روز نئی نئی تتلیوں کے ساتھ نظر آتا ہے۔۔۔"اسے خود بھی خبر نہیں۔۔

کیوں اتنا دل جل رہا تھا اس کا؟؟۔۔۔

کیوں آگ بگولہ ہوئے بیٹھی تھی؟؟۔۔

کیوں غصے میں وہاں سے آئی؟؟۔۔۔

کیوں اپنے گھر کی جگہ اس کے گھر آئی۔۔۔تاکے لڑ سکے؟؟۔۔

"تمھیں پرابلم کس سے ہے؟؟۔۔ان تتلیوں سے یا مجھ سے؟؟۔۔۔ "

"کیا فرق پڑتا ہے کس سے پربلم ہے؟؟ "

بہت فرق پڑتا ہے اگر ان تتلیوں سے ہے تو میں انہیں نکال سکتا ہوں اپنی " زندگی سے۔۔ لیکن اگر مجھ سے ہے۔۔۔ تو۔۔ "فقط اتنا کہہ کر وہ لب بھینچ گیا۔۔۔ آگے کا جملہ اس کی زبان پہ بھاری تھا اور دل پر بھی۔۔۔

تو نکل جاتا ہوں تمھاری زندگی سے۔۔۔ "ان کے درمیان سب کچھ طے " ہونے کے بعد ہی نکاح ہوا تھا۔۔۔ پھر کیوں اس نوجوان کا ادا کیا جملہ۔۔ دل پر بھاری گزرا اس موم کی گڑیا کے؟؟۔۔۔

تو بولو۔۔۔ کس سے پرابلم ہے؟؟۔۔۔ "ابوذر نے دیکھا اس لڑکی کی " آنکھوں میں پھر خوف ابھرا۔۔۔ لیکن اس بار وہ الجھ گیا۔۔۔ اب یہ خوف کیسا؟؟۔۔۔ وہ تو آزاد کرنے کے لیے تیار بیٹھا تھا۔۔۔

آہ۔۔۔تکلیف ہو رہی ہے۔۔"نکاح ہو چکا تھا ڈاکٹر سمیر کے سامنے۔۔"
طلاق ہو جاتی تو اب وہ آرام سے اپنی محبت کے پاس جا سکتی تھی۔۔۔اس
محبت کے پاس۔۔۔۔جس کی خواہش میں وہ اتنا آگے تک آئی تھی۔۔۔لیکن
عجیب بات یہ تھی کہ جب مقابل طلاق دینے کے لیے راضی بیٹھا نظر آیا تو وہ
ڈر گئی۔۔۔

خود بھی نہیں جانتی کیوں۔۔لیکن اس موضوع کو بدلنے کے لیے فوراً ہی
اپنا سر پکڑ کر۔۔درد کا بہانا کیا۔۔۔

کبھی کبھار ہم خود بھی نہیں جانتے کہ ہمیں چاہیے کیا...جو ملا نہیں ہے۔۔
اس کی آرزو ہے۔۔۔مگر جو مل گیا ہے۔۔اسے کھونے کا ڈر بھی ہے۔۔۔
کیونکے ہم جانتے ہیں کہ آرزو پوری ہو گئی تو ملا ہوا چھن جائے گا۔۔۔

تکلیف ہو رہی ہے ؟؟۔۔" وہ زیر لب پریشان ہو کر بڑبڑایا۔۔۔"

پہلے یہ بتاؤ لگی کیسے ؟؟۔۔ارے تمہارے تو ہاتھ پہ بھی چوٹ ہے۔۔۔" "
اس کی نگاہ اب گئی تھی اس کی کونی پر۔۔۔ جس پر چوٹ پٹی بندی نظر آ رہی
تھی۔۔۔

وہ رکشے میں تمہارا انٹرویو لینے آ رہی تھی۔۔تو راستے میں ایکسیڈنٹ ہو گیا "
تھا چھوٹا سہ۔۔۔"فرحالا پرواہی سے جوابدہ ہوئی۔۔۔ جیسے کوئی بڑی بات ہی
نہ ہو۔۔۔

انٹرویو؟؟۔۔میرا؟؟۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔تم تو ایڈورٹائزمنٹ کے لیے "
ایڈ لکھتی ہو ناں؟؟۔۔۔پھر یہ جاب کب شروع کی؟؟۔۔۔"مقابل اس کا
ہاتھ پکڑ کر۔۔اس کی چوٹ کو بغور دیکھتے۔۔۔الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

"یہ میری جاب نہیں ہے۔۔میری سہیلی کی ہے۔۔۔اسے بہت مشکل
سے ملا تھا تمہارا اپوائنٹمنٹ اور پھر آج اسے اچانک کام آگیا تو اس نے مجھ سے
مدد مانگی۔۔اور میں نے ہاں کر دی۔۔مجھے کیا پتہ تھا کہ راستے میں ایکسیڈنٹ
ہو جائے گا۔۔اور پھر تم بیزی ملو گے۔۔۔"آخری جملہ اس نے خاصہ جتاتے
ہوئے۔۔طنزیہ انداز میں ادا کیا۔۔۔

"اس کا مطلب وہ ریسپشنسٹ سچ کہہ رہی تھی۔۔۔فرحا واقعی وہاں پر
ایمن کے نام پر آئی تھی۔۔۔"وہ دل ہی دل سوچنے لگا۔۔۔

فرحانے دیکھا۔۔۔اس کے طنز کو تو وہ مکمل نظر انداز کر گیا ہے۔۔۔اور یہی چیز اسے زہر لگی تھی۔۔۔

" تکلیف ہو رہی ہو گی؟؟۔۔دوائی لی؟؟۔۔"نہایت فکر مندی سے پوچھا ۔۔۔

" اتنی فکر دکھانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔۔وقتی شوہر ہو۔۔وقتی بن کر رہو تو بہتر ہے۔۔خواہ مخواہ مجھے اپنی عادت مت ڈالو۔۔۔" وہ خاصہ نروٹھے لہجے میں کہتی۔۔۔اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے جھٹک کر۔۔اٹھ کر چل دی۔۔۔

ابھی وہ دو تین قدم بھی نہ چلی تھی۔۔کہ اچانک اسے پیچھے سے کسی نے باہوں میں بھر لیا۔۔۔

اس نوجوان کے اچانک عمل پر وہ بری طرح چونکی تھی۔۔۔

یہ۔۔یہ کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔"وہ گھبرا کر پوچھ اٹھی۔۔۔"

عادت ڈل گئی۔۔تو کیا ہو گا؟؟؟۔۔۔"اس حسین لڑکے نے فرحا کی" آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔بہت گمبھیر لہجے و معصومانہ چہرہ بنائے ۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔"وہ آنکھیں آج کچھ اور ہی داستان بیاں کر رہی تھیں۔۔۔" بہت گمبھیر تھی وہ آنکھیں۔۔۔اپنے اندر ڈبونے کا ہنر رکھنے والی۔۔۔۔ ایک دو ثانیوں کے لیے وہ حسین موم کی گڑیا واقعی ڈوب گئی تھی۔۔۔ مگر پھر

اچانک ڈاکٹر سمیر کا چہرہ آنکھوں میں آیا۔۔۔شادی کرنے کا مقصد یاد آیا۔۔۔اور وہ سٹپٹا گئی۔۔

ایک وقت میں دو لوگوں کو کیسے کوئی پسند کر سکتا ہے؟؟۔۔لیکن شاید اس کا دل کر رہا تھا۔۔۔اور وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔وہ کس عجیب الجھن میں پھنستی جا رہی ہے۔۔۔

یہ وہ جواب نہیں تھا جو ابوذر سننا چاہتا تھا۔۔۔لیکن اس لڑکی کا نظر چراتے ہوئے جواب دینا۔۔اسے احساس دلانے کے لیے کافی تھا کہ ان دونوں کے درمیان دیوار حائل ہے۔۔جسے وہ پار نہیں کرنے دینا چاہتی اسے۔۔۔

اس کی نظر چرانے پر جلا ضرور تھا۔۔مگر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔

خاموشی سے فرحا کو اس کے کمرے میں لے کر گیا۔۔۔
بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔اسے کمبل اڑایا۔۔۔

کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے آواز دینا۔۔۔"فرحا حیرت سے اس "
نوجوان کے ہر عمل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ کب سے اتنا کیئر نگ ہوا اس کے
لیے؟؟۔۔۔

مسکرا کر کہتے۔۔وہ لائٹ اف کر کے۔۔دروازہ بند کر کے چلا گیا۔۔۔۔

ویسے۔۔۔میں واقعی میٹنگ میں بیزی تھا اور جس لڑکی کو تم نے میرے "
ساتھ دیکھا وہ میرے نئے پروجیکٹ کی پارٹنر ہے۔۔۔۔میٹنگ کے بعد ہمارا
ڈنر طے تھا بزنس امور پر بات کرنے کے لیے"۔۔۔اس کے جاتے ہی فرحا
نے ابھی آنکھیں موندی ہی تھیں۔۔۔کہ دروازہ نوک ہوا۔۔

اس کے اجازت دینے پر۔۔۔دروازہ آہستگی سے کھلا۔۔۔

ابوذر نے دروازے پر کھڑے ہو کر ہی۔۔اپنی صفائی دی۔۔۔اس کا ایک ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر تھا۔۔ لیکن وہ لڑکی نہیں جانتی اس نے اس ہینڈل کو کتنی زور سے پکڑ رکھا تھا۔۔کیونکہ یہ پہلی بار تھا جب وہ کسی کو اپنی صفائی دے رہا تھا وہ بھی بہت تحمل سے۔۔

سب سے بڑھ کر وہ چاہتا تھا دلی طور پر۔۔کہ مقابل اس پہ یقین کرے۔۔۔

یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہو؟؟۔۔"مانا دلی طور پر اسے راحت پہنچی تھی" ۔۔کہ ابوذر نے اسے صفائی دی۔۔۔بتایا کہ وہ لڑکی کون ہے۔۔۔۔جبکہ اسے ضرورت نہیں تھی۔۔۔وہ کون سہ ہمیشگی والے میاں بیوی تھے

۔۔۔۔۔جنھیں ایک دوسرے پر بھروسہ اور اعتبار رکھ کر پوری زندگی ایک ساتھ گزارنی تھی۔۔۔۔

راحت پہنچنے کے باوجود اس نے بے نیازی کا مظاہرہ کیا تھا۔۔

اپنی بیوی کو نہ بتاؤں۔۔تو پھر کس کو بتاؤں؟؟۔۔"اس کا پلٹ سوال۔۔۔مقابل کو جیسے بے یقینی کی کیفیت میں پہنچا گیا۔۔۔ "

ایک عام سی لڑکی۔۔غریب سی۔۔جس کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا جو اس کا احساس کرتا۔۔۔جو اس کی فکر کرتا۔۔جو اس کی محبت میں گھلتا۔۔۔جو اسے اہمیت دیتا۔۔۔اس لیے اس نے کبھی اہمیت کا مزہ نہیں چکا تھا۔۔۔اور آج جب ابوذر رحمان جیسے امیر و کبیر لڑکے سے بحیثیت بیوی اہمیت مل رہی تھی۔۔تو وہ بے یقینی سے کیسے دوچار نہ ہوتی؟؟۔۔۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔" کہنے کو وہ دور کھڑا تھا لیکن اس لمحے جتنا وہ اپنا " لگا۔۔۔اور وہ اپنے قریب لگا اتنا کوئی کبھی نہیں لگا تھا۔۔۔

اس نے اپنے دل کو پھر سے زور زور سے دھڑکتا ہوا پایا۔۔۔

کیا کبھی کسی نے اسے بتایا تھا۔۔ کتنی جان لیوا باتیں کرتا ہے وہ۔۔۔

کچھ لمحے تو وہ اسے یوں ہی تکتی رہی۔۔۔۔ پھر اچانک ہی خیال آیا یہ سب وقتی ہے۔۔۔اسے اصل نہ مان لے۔۔وہ اتنی ہی میٹھی باتیں کرتا ہے تبھی تو پلے بوائے مشہور ہے زمانے میں۔۔۔۔ایسے ہی تو وہ لڑکیوں کو شیشی میں نہیں اتارتا ہو گا ناں۔۔۔ایسے ہی تو لڑکیاں اس کے پیچھے دیوانی نہیں ہوتی ہوں گی ناں۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو۔۔ کہ وہ بھی اس کی باتوں میں آجائے

۔۔اور بعد میں وہ ان لڑکیوں کی لسٹ میں کھڑی ہو۔۔۔ جنہیں وہ استعمال کر کے پھینک دیتا ہے۔۔۔

بس اس خیال کے آنے پر اس کا دل عجیب سی کیفیت کا شکار ہوا۔۔ جیسے جل سہ گیا ہو۔۔۔

جھنجھلا کر کہتی۔۔ فوراہی کروٹ لے کر۔۔۔اس کی جانب اپنی پشت کی۔۔۔اور آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

ابوذر نے اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے دیکھے ضرور تھے۔۔۔ مگر سمجھنے سے قاصر رہا۔۔۔

وہ دروازہ آہستگی سے بند کر کے چلا گیا۔۔۔

اس کے جاتے ہی فرحانے آنکھیں کھولیں۔۔۔اب اس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اپنے کمرے کے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔ سمجھ نہیں آرہا تھا کیوں۔۔ لیکن اس کا دماغ گھوم پھر کر سدرہ پر ہی پہنچ جاتا۔۔۔

اچانک وہ کیوں بھاگنے لگی ہے اس سے ؟؟۔۔۔یہ سوال اسے اب تنگ کرنے لگا تھا۔۔۔

اپنی انگلی میں منگنی کی انگوٹھی دیکھتے ہوئے اس کا دل ایک نئے طرز میں دھڑکا۔۔۔

" بہت ہو گیا۔۔ایسے تو میں سوچ سوچ کے پاگل ہو جاؤں گا۔۔ڈائریکٹ بات کرتا ہوں۔۔۔۔ہاں۔۔۔یہ صحیح رہے گا۔۔۔"اس نے لیٹے لیٹے ہی۔۔۔سائیڈ ٹیبل سے سیل اٹھا کر۔۔۔سدرہ کو کال ملائی۔۔۔

کافی دیر تک کال جاتی رہی۔۔۔مگر ریسیو نہ ہوئی۔۔۔

اس نے پھر ٹرائی کیا۔۔۔

اس بار کال ریسیو ہوئی۔۔۔لیکن دوسری جانب سے آنے والی آواز ملازمہ کی تھی۔۔

"ہیلو۔۔۔"

سدرہ سے بات ہو سکتی ہے؟؟۔۔"اس نے فوراہی سوال کیا۔۔۔"

"سر آپ کون؟؟ "

بس یہ وہ سوال تھا جہاں اسے سمجھ نہ آیا کہ کیا جواب دے۔۔۔

خود کو وقاص کا دوست کہہ کر تعارف دے۔۔یا سدرہ کا منگیتر کہہ کر۔۔۔

"سدرہ کا منگیتر۔۔۔معاویہ۔۔۔"

اووہ۔۔بابا آپ۔۔۔وہ مجھے پڑھنا نہیں آتا ناں۔۔۔اس لیے پتہ نہیں تھا کہ "
آپ کی کال ہے۔۔۔سدرہ میم کو تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے۔۔۔جب سے
لوٹی ہیں صوفے پر سو رہی ہیں۔۔آنکھ ہی نہیں کھل رہی ان کی۔۔آپ کو تو
پتہ ہی ہے کتنی نازک ہیں سدرہ میم۔۔۔کہ ذرا سہ بارش میں نہا لیں تو بخار
چڑھ جاتا ہے۔۔پھر وہ تو پورے راستے نہاتی ہوئی آئی ہیں بارش میں۔۔تو
بخار تو چڑھنا ہی تھا"اس ملازمہ کے لہجے میں خاصہ پریشانی جھلک رہی تھی۔۔

اچھا۔۔۔تو دوائی لی اس نے؟؟؟۔۔"سدرہ کی فکر میں۔۔وہ فورا ہی اٹھ کر "
بیٹھا۔۔۔

کہاں بابا۔۔۔ڈاکٹر تو چیک اپ کر کے اور دوائی دے کر چلا گیا ہے۔۔لیکن "
ان کا مزاج ذرا گرم ہے۔۔وہ دوائیاں کہاں کھائیں گی مجھ سے۔۔۔اس لیے

بڑی میم کا انتظار کر رہی ہوں۔۔رات کے 12 بجنے کو آرہے ہیں لیکن وہ ابھی تک ائی ہی نہیں ہیں پارٹی سے۔۔۔"

"تو انہیں کال کرو۔۔اور بتاؤ سدرہ کی طبیعت کے بارے میں۔۔ "

بابا میں نے کی تھی۔۔ لیکن ان کا سیل بند جا رہا ہے۔۔۔"وہ ملازمہ بے بسی سے جوابدہ ہوئی۔۔۔۔"

اچھا۔۔۔"مانا سدرہ کا مزاج گرم ہے۔۔ لیکن وہ واقف تھا اس کی ضرور سن لے گی۔۔۔اس لیے فورا ہی کار کی چابی لے کر۔۔۔۔اس کے گھر جانے کے لیے کھڑا ہوا۔۔۔"

♥*Husny Kanwal*♥

"اچھا ہوا بابا آپ آگ ئے۔۔۔۔ چھوٹی میم کا بخار تو بہت تیز ہوتا جا رہا ہے ۔۔۔" وہ ابھی گھر میں داخل ہی ہوا تھا۔۔ جب ملازمہ عجلت سے اس کے پاس آکر۔۔ فکر مندی سے بولی۔۔

"تم دوائی لاؤ۔۔۔ میں کھلاتا ہوں۔۔۔ "

جی بابا۔۔۔ "ملازمہ پھرتی سے دوائی لینے گئی۔۔۔ اور وہ لاونج میں" پہنچا۔۔۔ جہاں وہ لڑکی صوفے پر سوتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔۔۔

وہ قریب پہنچا تو اس کے چہرے کو مکمل سرخ پایا۔۔۔ بخار کی شدت اس کے چہرے پر نمایاں تھی

ٹمپریچر چیک کرنے کے لیے جیسے ہی ہاتھ کی پشت اس کی پیشانی سے لگائی۔۔ فوراہی محسوس ہوا۔۔ جیسے کسی بھٹی میں ہاتھ رکھ لیا ہو۔۔۔

وہ جل رہی تھی بری طرح۔۔۔

کمبل اوڑے ہونے کے باوجود۔۔ وہ مکمل سکڑی ہوئی تھی۔۔۔ یہ دیکھ۔۔۔ معاویہ نے فوراہی اس کے جلتے وجود کو باہوں میں بھرا۔۔ اور اس کے کمرے کی جانب لے گیا۔۔۔

اسے بیڈ پر لیٹانے کے بعد۔۔ ڈبل کمبل اچھی طرح اوڑھایا۔۔۔ کیونکہ وہ محسوس کر پا رہا تھا۔۔ کہ وہ لڑکی کانپ رہی ہے سردی کی شدت سے۔۔۔

بابا۔۔۔دوائی۔۔اور پانی۔۔۔" ملازمہ دوائی اور پانی لائی۔۔تو اس نے "
اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

سدرہ۔۔۔سدرہ۔۔۔اٹھو۔۔۔دوائی پیو۔۔۔" سدرہ کے سر کے نیچے اپنا "
ہاتھ حائل کر۔۔۔ تھوڑا سہ اس کا چہرہ بلند کیا۔۔۔پھر دوائی اس کے منہ میں
رکھ کر۔۔پانی کا گلاس منہ سے لگا دیا۔۔۔

بخار کی شدت کے باوجود اسے جو ایک آواز محسوس ہوئی۔۔۔وہ اس کی
بچپن کی محبت کی تھی۔۔۔اسے لگا شاید یہ خواب ہے۔۔۔ایک خوبصورت
خواب۔۔اس خواب کو تھام کے رکھنے کی خواہش میں۔۔اس نے معاویہ کا
"ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔" معاویہ۔۔۔معاویہ۔۔۔

پاس ہی ہوں تمھارے۔۔آرام کرو۔۔۔"نرمی سے کہتے۔۔۔اسے "
مطمئن کر گیا تھا۔۔۔۔

" بابا آپ کی کمر دکھ جائے گی بیٹھے بیٹھے۔۔لائیں مجھے دیں۔۔میں کر دیتی
ہوں اب۔"ایک گھنٹہ گزر چکا تھا دوائی کھلائے لیکن سدرہ کا بخار دماغ سے
اتر ہی نہیں رہا تھا۔۔یہی سبب تھا کہ اس نے پٹیاں رکھنا شروع کر دی
تھیں۔۔۔

ملازمہ کو اس کا خیال آیا۔۔۔تو فکر مندی سے بولی۔۔۔

" نہیں۔۔میں ٹھیک ہوں بالکل۔۔۔آپ جا کے انٹی کا فون دوبارہ ٹرائی
"کریں۔۔ہو سکتا ہے اب ان ہو گیا ہو۔

جی بابا۔۔۔"ملازمہ فوراہی گھر کے فون سے مہوش بیگم کو کال کرنے چلی" گئ تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد آکر ملازمہ نے اسے اطلاع دی۔۔کہ مہوش خاتون خاصہ تھک کر لوٹی ہیں۔۔اور اب وہ اپنے کمرے میں چلی گئ ہیں سونے۔۔۔یہ بات سن ۔۔معاویہ نے اپنا سر بے یقینی سے جھٹکا۔۔۔اور پھر گیلی پٹی اس کے سر پر رکھی۔۔۔۔

کافی دیر بعد جا کے اس کے سر سے بخار اترنا شروع ہوا۔۔۔

صبح اٹھتے ہی۔۔۔جو اس لڑکی کو سب سے پہلا چہرہ نظر آیا۔۔۔وہ معاویہ کا تھا۔۔۔

ایک ہاتھ سے وہ اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔۔اور دوسرے ہاتھ کو وہ بیڈ پر بچھائے۔۔۔اس پہ اپنا چاند سہ چہرہ رکھ۔۔۔سوتا نظر آیا۔۔۔

سدرہ کو فقط اتنا یاد تھا کہ اس نے نیند میں معاویہ کی آواز سنی تھی۔۔۔

اس لڑکی نے نگاہ گھمائی۔۔تو دیکھا اس کے سائیڈ ٹیبل پر باؤل رکھا تھا پانی کا ۔۔جس میں پٹیاں رکھی نظر آئیں۔۔جس طرح وہ بے چینی سے سو رہا تھا ۔۔۔ڈس کمفرٹ حالت میں۔۔۔وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ پوری رات اس کی تیمارداری کرتا رہا ہے۔۔۔

یہ خیال اتنا دلفریب تھا کہ وہ پوری رات اس کے قریب رہا ہے۔۔۔کے اسے اپنے پیٹ میں تتلیاں اڑتی محسوس ہوئیں۔۔۔۔۔

وہ اس نوجوان کے حسین چہرے کو تکتے۔۔ مسکرانے لگی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ ناشتہ کرنے کے لیے باہر نکلی کمرے سے۔۔ تو صوفے پر ابوذر کو سوتا دیکھ چونکی۔۔۔

رات بھر بارش ہونے کے سبب صبح کا موسم خاصہ خوشگوار اور سرد ہو گیا تھا ۔۔۔

سردی میں یہ اپنے کمرے کے بجائے۔۔ باہر کیوں سو رہا ہے؟؟۔۔۔" "
وہ الجھ کر فوراً ہی اس کے قریب آئی۔۔۔

ابو ذرا ٹھو۔۔۔ باہر سردی میں کیوں سو رہے ہو؟؟۔۔"اس لڑکی کے لہجے میں فکر کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔

صبح ہو گئی کیا؟؟۔۔"وہ نوجوان آنکھ مسلتے ہوئے۔۔اٹھ کر بیٹھا۔۔۔ "

"ہاں۔۔۔ مگر تم یہاں کیوں سو رہے تھے؟؟۔۔"

وہ۔۔ میرا کمرا تمہارے کمرے سے دور ہے ناں۔۔۔ اگر تم آواز دیتیں اور میں نہ اٹھتا تو۔۔اس لیے سوچا یہی سو جاؤں۔۔ تم آواز دو گی تو فورا آ جاؤں گا۔۔۔ لیکن تم نے آواز دی ہی نہیں۔۔۔"اس نے آخری جملہ خاصہ مایوس کن لہجے میں ادا کیا۔۔۔ جبکہ مقابل نے اس کے مایوس کن لہجے کو محسوس ہی نہیں کیا۔۔وہ تو صرف اس کے جملے سن کر ہی دنگ رہ گئی تھی۔۔۔

ابوذر رحمان پوری رات صرف اس لیے صوفے پر ٹھنڈ میں سویا۔۔۔
کیونکہ اسے ڈر تھا کہ وہ ضرورت کے وقت آواز دے گی تو وہ آ نہیں سکے گا
اپنے کمرے سے۔۔۔۔۔

کیا تم اپنی ساری گرل فرینڈز کے لیے ایسے ہی ہو؟؟۔۔"فرحا کے "
سوال پر ابوذر نے ابرو اچکا کر اس کی جانب دیکھا۔۔اسے سمجھ نہیں آیا
تھا۔۔۔مقابل کھڑی وہ حسین دوشیزہ کیا پوچھنا چاہ رہی ہے۔۔۔

"مطلب؟؟؟۔۔"

کچھ نہیں۔۔"ابوذر کو سمجھ نہیں آیا اس لڑکی کا مسئلہ کیا ہے۔۔۔۔خودی"
بات شروع کر۔۔خودی ختم کر کے چل دیتی ہے۔۔۔

کچن میں آکر اس نے ایک گہرا سانس بھرا۔۔۔اس کی آنکھوں میں پھر آنسو اتر آئے تھے۔۔۔

" فرحامت بھولو۔۔۔وہ ابوذر رحمان ہے۔۔۔ایک امیر زادہ۔۔۔جس کی اور تمہاری دنیا بہت الگ ہے۔۔۔اور تم تو ویسے بھی ڈاکٹر سمیر سے محبت کرتی ہو۔۔پھر تمہارا دل کیوں ابوذر رحمان کے لیے دھڑکنے لگا ہے؟؟؟۔۔۔مت بھولو۔۔۔یہ سب صرف وقتی ہے۔۔۔اس کے بعد وہ اپنے راستے ہو گا۔۔۔اور تم اپنے راستے۔۔۔اچھا یہی ہے کہ دور رہو اس سے ۔۔۔اس کی میٹھی میٹھی باتوں میں مت آؤ۔۔۔پھر ویسے بھی۔۔ایک وقت میں ایک انسان۔۔۔دو الگ الگ لوگوں کو پسند نہیں کر سکتا۔۔۔تم سمیر سے محبت کرتی ہو۔۔اور یہ سب تم نے اسی کے لیے شروع کیا تھا۔۔۔تو پھر اب کیا ہو گیا ہے تمھیں؟؟۔۔۔شاید میں جو ابوذر کے لیے محسوس کر رہی ہوں وہ صرف اٹریکشن ہے۔۔۔مجھے سمیر سے ملنا چاہیے۔۔کتنے وقت ہو گیا ہے

مجھے اس سے ملے۔۔۔اس سے ملوں گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا
اور محبت کے درمیان (crush)واپس۔۔۔۔" کبھی کبھار ہم پسندیدگی
الجھ جاتے ہیں۔۔۔کچھ ایسا ہی حال تھا اس کا۔۔۔۔ لیکن وہ لڑکی نہیں جانتی
پسندیدگی ہر بار ایک نئے شخص سے ہو سکتی ہے۔۔۔۔ لیکن محبت۔۔۔۔وہ
نہیں ہوا کرتی۔۔۔ محبت ویسے تو آسانی سے سمجھ نہیں آتی۔۔۔ لیکن جب
سمجھ آ جاتی ہے ناں۔۔۔تو دل پہ چڑھ کے دماغ پہ راج کرتی ہے۔۔۔۔

اس لڑکی نے ناشتہ آج اپنے کمرے میں کیا تھا۔۔یہ بات ابوذر کو ناگوار
گزری۔۔ لیکن اس نے کچھ کہا نہیں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ آفس میں تھا۔۔۔جب اسے سمیر کی کال آئی۔۔

اوہو۔۔آج بڑے بڑے لوگوں نے ہمیں کیسے یاد کر لیا؟؟۔۔"ابوذر "
نے خاصہ مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تیرا دل بھر گیا کیا فرحا سے؟؟"دوسری جانب سے سرد لہجے میں اچانک "
کیا سوال۔۔۔ابوذر کے کان کھڑے کر گیا تھا۔۔

وہ فوراً ہی سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"برہمی سے مگر جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔ "

واقعی؟؟۔۔تو پھر ابوذر رحمان کی بیوی سرکاری ہسپتال میں کیا کر رہی"
ہے؟؟؟۔۔۔میں سمجھ سکتا ہوں یار کہ تو اپنے ڈیڈ کی وجہ سے شادی کو چھپا

رہا ہے فرحا کے لواسٹیٹس کے سبب۔۔۔ لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تو اس کا خیال نہ کرے۔۔اسے چوٹیں آئی ہیں۔۔اور وہ سرکاری ہسپتال میں دھکے کھاتی پھر رہی ہے صبح سے۔۔۔وہ مجھ سے ملنے آئی۔۔تو یقین مان میں اتنا دکھی اور شرمندہ ہو گیا کہ میں بتا نہیں سکتا۔۔۔وہ ہمارے خاندان کی بہو ہے ابوذر۔۔۔اور ہمارے خاندان کی بہوئیں سرکاری ہسپتالوں کے دھکے "نہیں کھاتیں۔۔کم از کم نام نہیں۔۔۔تو عزت تو دے۔۔۔

سمیر بہت غصے میں تھا اور کیوں کر نہ ہوتا اس کے نزدیک فرحا سرکاری ہسپتال کے دھکے کھا رہی تھی۔۔جبکہ وہ ابوذر حمان کی بیوی تھی۔۔۔ان کے خاندان کی بہو۔۔۔جس سے بقول ابوذر کے۔۔محبت کی شادی کی ہے اس نے۔۔۔تو کیا محبت ایسی ہوتی ہے؟؟۔۔۔

فرحا اپنی چوٹوں کا بہانہ بنا کر۔۔ سمیر سے ملنے ہی سرکاری ہسپتال گئی تھی ورنہ چاہتی تو کسی پرائیویٹ کلینک میں بھی دکھا سکتی تھی۔۔۔ لیکن یہ بات اس نوجوان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آئی تھی۔۔ آتی بھی کیسے۔۔۔ اسے کہاں خبر تھی کہ فرحا اسے پسند کرتی ہے۔۔۔ لیکن دوسری جانب بیٹھا ابوذر اس کی بات سنتے ہی۔۔۔ سمجھ گیا تھا۔۔۔ کے معاملہ کیا ہے۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر اگلے ہی لمحے۔۔۔۔ دل جلی سی مسکراہٹ بکھری۔۔۔

مجھے لگتا ہے میر اواقعی دل بھرتا جا رہا ہے اب اس سے۔۔۔" وہ دل جلے لہجے میں گویا ہوا۔۔

واٹ؟؟۔۔" سمیر خاصہ چونکا۔۔۔"

شادی کو ابھی ایک مہینہ بھی نہیں ہوا تھا ٹھیک طرح اور ابوذر نے اعلان کر دیا۔۔کہ اس کا دل بھر گیا ہے۔۔۔

" کیا دماغ خراب ہو گیا ہے تیرا؟؟۔۔۔کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے وہ تیری ۔۔جو تو اسے یوں ہی چھوڑ دے گا دل بھر جانے پر۔۔۔۔بیوی ہے تیری۔۔ تیری عزت۔۔۔۔۔۔"سمیر فرحا کی خاطر اس سے لڑنے پر اترا۔۔۔

میری عزت؟؟؟۔۔ہونہہ۔۔۔"اگر اس کی عزت ہوتی۔۔۔۔تو کیا" دوسرے مرد سے ملنے جاتی؟؟؟۔۔۔

وہ تو دودھ کا جلا تھا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پینے والا۔۔۔

وہ بری طرح تلملا گیا تھا یہ سن۔۔ کہ وہ اپنی پہلی محبت سے ملنے گئی ہے اس کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی۔۔۔

ابوذر کا طنزیہ لہجہ۔۔۔ مقابل کو خاصہ تعجب میں مبتلا کر گیا۔۔۔

سمیر سے بات کرنے کے بعد۔اس نے فوراہی وکیل کو فون ملایا تھا۔۔ ڈیورس پیپرز تیار کروانے کے لیے۔۔۔

وہ کام کرنا چاہتا تھا۔۔ پین بھی اٹھایا۔۔کام کرنے کی کوشش بھی کی۔۔ مگر کر نہ سکا۔۔ غم و غصہ اس قدر بھرا تھا دل میں۔۔۔ کہ وہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اپنے دماغ کی رگوں کو پھٹتا ہوا پا رہا تھا۔۔۔۔

اتنی تو کبھی انا کو وقاص کے ساتھ دیکھ کے تکلیف نہیں ہوئی تھی جتنی فرحا کے صرف سمیر سے ملنے جانے کی ہوئی۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں انگارے کی مانند۔۔۔

عورت وفادار ہوتی ہی نہیں۔۔"غصے کی شدت سے وہ سارا سامان ٹیبل " سے نیچے پھینک۔۔۔چیختے ہوئے بولا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وقاص کرن کو غنی مینشن کے دروازے تک چھوڑنے آیا تھا۔۔۔

پروفیشنل اور پرسنل لائف کو الگ رکھنا کرن۔۔۔"اس کا لہجہ نصیحت" آمیز تھا۔۔۔

وہ ڈارک براؤن کوٹ پینٹ زیب تن کیا ہوا نوجوان۔۔ جس کی سفید شرٹ اس کے چہرے کی طرح کھل رہی تھی۔۔۔ نہیں چاہتا تھا کہ کرن کے والد کو لگے کہ اس نے ان کی بیٹی کو پھنسایا ہے۔۔۔تاکہ وہ ان سے کاروباری معاملات میں پرافٹ لے سکے۔۔۔

اگر کرن نے کوئی بھی کاروباری معاملات کے اعتبار سے بات کی۔۔۔تو ان کا شک وقاص پر ہی جانا تھا ڈائریکٹ کہ اس نے سفارش کے لیے بھیجا ہے۔۔ اور وہ نہیں چاہتا تھا ایسا ہو کیونکہ سعید غنی اور انس تو پہلے ہی اس سے بہت زیادہ بدظن ہوئے بیٹھے تھے۔۔۔

اور کوئی حکم باس؟؟۔۔"اس نے خاصہ شرارتی انداز میں آنکھیں ٹمٹماتے" ہوئے پوچھا۔۔۔

جلدی آجانا۔۔۔"دوسرا حکم صادر کرنے میں اس نے دیر نہیں لگائی" تھی۔۔۔

کہو تو جاؤں ہی نہ۔۔۔"مانا اس لڑکی نے طنز کیا تھا۔۔۔مگر وقاص نے " اس کے جواب کو دلداری کے طور پر لیا۔۔۔اپنے مطلب کا معنی لینے میں فائدہ جو تھا اس کا۔۔۔

مت جاؤ۔۔۔گاڑی گھما لیتا ہوں۔۔"وہ سنجیدگی سے کہتا۔۔۔گاڑی" سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔

وقاص۔۔۔"کرن فوراہی اسے گھوری سے نوازتے ہوئے احتجاجا"
چیخی۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے گاڑی سے اترنے لگی تھی۔۔۔جب"
وقاص نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"اس نے ہلکا سہ مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

مقابل نے کوئی جواب نہ دیا۔۔بس محبت سے اسے تکتا رہا۔۔۔

کیا بھئ؟؟۔۔۔"اس کی گہری آنکھیں جیسے کوئی طلسم بکھیر رہی ہوں۔۔"
کرن کو اپنا آپ جھیپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ مزید ان گہری بولتی نظروں کو خود پر برداشت نہ کر سکی۔۔اور مسکراتے ہوئے۔۔۔شرما کر پوچھنے لگی۔۔۔

"ہر بار مجھے ایسے کیوں دیکھنے لگتے ہو تم؟؟۔۔ "

کیسے؟؟۔۔"انجان بنتے ہوئے۔۔۔"

جیسے۔۔۔میری روح کو دیکھ رہے ہو۔۔"جواباً مقابل فقط مسکرا دیا۔۔۔"

وہ کبھی اس کی تعریف نہیں کرتا تھا۔۔ کبھی اس کے حسن کو نہیں سراہتا تھا۔۔۔۔۔

رومانس تو جیسے اس بندے کو چھو کے نہ گزرا ہو کبھی۔۔۔ لیکن اس کی آنکھیں۔۔۔ وہ گہری آنکھیں جیسے فنا کر دینے کی طاقت لیے ہوئے تھیں۔۔۔ جسم کے پور پور کو جھنجھوڑ دیتی تھیں۔۔۔

وہ جس طرح دیکھتا تھا۔۔ لگتا تھا روح جدا کر دے جسم سے۔۔۔

سچ ہے۔۔۔ محبت کرنے والوں کی آنکھیں بڑی جان لیوا ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

" یہ کیا ہے؟؟۔۔ "کھانا کھانے کے بعد کافی کا دور دورہ چل رہا تھا۔۔ جب اس نے اپنے بیگ سے ایک فائل نکال کر اپنے والد کے آگے رکھی۔۔۔

انہوں نے فوراہی تجسس سے پوچھا۔۔۔

آپ خود دیکھ لیں۔۔۔"اس نے نظر جھکائے کہا۔۔۔بہت ہمت جمع کی" تھی اس نے یہ فائل اپنے والد کو دکھانے کے لیے۔۔۔

وہ وقاص کو اولاد نہیں دے سکتی تھی۔۔۔لیکن اس کے لیے پوری دنیا سے لڑ سکتی تھی حتی کہ اپنے خوف سے بھی۔۔۔اور وہ یہی کرنے آئی تھی۔۔۔

اسے خوف تھا کہ لوگ اسے بانجھ کہیں گے اگر اس کی بیماری کے متعلق پتہ چل گیا تو۔۔۔جیسے رخشی خاتون نے کہا۔۔۔لیکن اپنے شوہر کی سیٹ بچائے رکھنے کے لیے اسے یہ تو کرنا ہی تھا۔۔۔

اس کے والد اور بھائی دونوں ہی وقاص سے بد ظن ہوئے بیٹھے تھے۔۔
ایسے میں جبران کو ہی فائدہ پہنچنا تھا۔۔۔۔

کرن اچھے سے واقف تھی۔۔۔کہ بس جبران اور پری کی شادی ہونے کی دیر ہے۔۔جبران فوراہی بورڈاف ڈائریکٹرز کی میٹنگ بلوالے گا۔۔۔سی ای او کی سیٹ کی حقداری کے لیے۔۔۔اور وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتی تھی۔۔۔

سعید غنی کبھی اپنے ہاتھ میں موجود کھلی فائل کو دیکھتے۔۔۔تو کبھی اپنی بیٹی کو۔۔۔

ان کی بیٹی کو اتنی چھوٹی عمر میں اتنی بڑی بیماری لگ چکی تھی۔۔اور اس کے باوجود وہ مسکراتی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔۔ایک باپ کی آنکھوں میں آنسو کیسے نہ آتے؟؟؟۔۔۔

کیا ہے اس میں ڈیڈ؟؟۔۔"اپنے والد کی آنکھوں میں آنسو جھلکتے " دیکھ۔۔انس نے فوراان کے ہاتھ سے فائل لی۔۔۔

اور جب اس نے فائل میں کرن کی رپورٹ پڑھی۔۔تو اس کی آنکھیں بھی بے یقینی سے اپنی چھوٹی بہن کو دیکھنے لگیں۔۔۔

یہ؟؟۔۔۔"انس بے یقینی کے عالم میں تھا۔۔۔"

نام تو پڑھ ہی چکے ہوں گے آپ اس میں۔۔۔۔میری رپورٹس ہیں۔۔۔ "
آپ کو پتہ ہے وقاص جانتا ہے میری اس بیماری کے بارے میں۔۔ لیکن اس
کے باوجود اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔۔آپ کو بھی علم ہو گا کے وقاص عباسی
کے لیے جائیداد کا وارث کتنا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔"اس لڑکی نے بمشکل
اپنی آنکھیں اٹھائیں۔۔جو آنسوؤں سے بھری تھیں۔۔۔

وہ مجھ سے بے لوث محبت کرتا ہے ڈیڈ۔۔۔اس لیے میں چاہتی ہوں کہ "
آپ اپنا دل اس کی جانب سے صاف کر لیں۔۔۔مجھے بہت خوشی ہو گی اگر
میرا شوہر میرے ساتھ میرے گھر آ سکے۔۔۔یوں دروازے پہ چھوڑ کر نہ
جائے۔۔۔"اسے روتا دیکھ۔۔انس فوراً ہی اس کے برابر میں بیٹھ کر۔۔۔
اسے بڑی محبت سے چپ کرانے لگا۔۔۔

" اگر وقاص تم سے واقعی اتنی محبت کرتا ہے تو پھر طلاق کیوں دی تھی؟؟۔۔وہ سب کیا تھا؟؟؟جو میں نے پہلے دیکھا۔۔"انس چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکا تھا یہ سوال کرنے سے۔۔ایک بھائی ہونے کے ناطے اس کا حق بھی بنتا تھا۔۔۔

" وہ سب انا کی پیدا کی ہوئی غلط فہمیاں تھیں۔۔جس کے سبب میں وقاص سے بہت لڑنے لگی تھی۔۔اور میں نے ہی وقاص کو مجبور کیا تھا طلاق دینے پر۔۔۔

" تم کسی دباؤ میں آکر تو یہ سب باتیں نہیں کر رہی ناں؟؟۔۔اگر تم اپنی بیماری سے ڈر کر یہ سب کر رہی ہو۔۔تو مت کرو۔۔۔ تمھیں ضرورت نہیں ہے ڈرنے کی کرن۔۔تمہارے باپ بھائی اتنے امیر ہیں کہ تمہارا یہاں نہیں تو باہر ملک میں علاج کرا سکیں۔۔اور ہم کرائیں گے۔۔۔بہت جلد تم

ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔اس لیے کسی بھی دباؤ میں آنے یا جلد بازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔۔"انس کو شبہ تھا کہ کہیں کرن کسی دباؤ میں آ کر تو وقاص کے لیے راستے ہموار نہیں کر رہی۔۔۔

اس لیے وہ اپنی بہن کو حوصلہ دینے لگا۔۔۔

"وقاص اور میں دونوں اپنی اپنی جانب سے کوشش کر چکے ہیں۔۔۔نتیجہ وہی نکلا جو پہلے تھا۔۔۔بہت کم چانسز ہیں۔۔نہ۔۔۔نہ ہونے کے برابر۔۔۔"آخری جملے پر وہ ٹوٹ گئی تھی۔۔۔اس کا لہجہ بکھر گیا۔۔۔اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی انس نے فوراً ہی اسے اپنے گلے سے لگایا۔۔۔۔

سعید صاحب بھی عجلت سے اٹھ کر اس کی جانب آئے اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر اسے چپ کرانے لگے۔۔۔پری اور اس کی والدہ دادا دادی۔۔۔

سب اس کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے۔۔سب اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔اسے حوصلہ دے رہے تھے۔۔۔جس کی اسے ضرورت بھی تھی۔۔۔

"انس عمر چلو بھئی رونا دھونا بند کرو۔۔اچھی اچھی باتیں کرتے ہیں۔۔کوئی ڈھونڈ دو اس کے لیے۔۔بہنیں ہوں تم دونوں رسیدہ ہوتا جا رہا ہے۔۔۔"انس کی والدہ موضوع بدلنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔تاکہ کرن مزید نہ روئے۔۔۔

اس موضوع پر جب باتیں چلنا شروع ہوئیں تو کرن کا موڈ بھی آہستہ آہستہ ٹھیک ہوا اور کیوں کر نہ ہوتا۔۔۔اپنے بھائی کی شادی کا خواب۔۔کون سی بہن نہیں سجاتی۔۔۔

میں تو تھک گئی ہوں بروسے۔۔۔مجھے نہیں لگتا انہوں نے شادی کرنی "
ہے۔۔مجھے لگتا ہے انہوں نے کنوارا ہی مرنا ہے۔۔"پری خاصہ جھنجھلا کر
بولی۔۔اور کیا کرتی بھلا۔۔ تھک جو گئی تھی اسے تصویریں دکھاتے
دکھاتے۔۔ لیکن اسے تو کوئی لڑکی سمجھ آ ہی نہیں رہی تھی ہر بار کی
طرح۔۔۔

ویسے میری نگاہ میں بھی ایک لڑکی ہے۔۔۔"کرن نے بہت سوچ "
کر۔۔۔آواز بلند کی۔۔۔ جس پر سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

کون؟؟۔۔"انس خاصہ تجسس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔یا شاید انتظار میں "
تھا۔۔۔

فرحا۔۔۔میری سہیلی۔۔۔وہ ہمارے سٹیٹس کی نہیں ہے لیکن بہت اچھی" لڑکی ہے۔۔اور میری تو جیسے جان ہے۔۔۔۔۔۔۔"کرن نے بہت سوچ سمجھ کر فرحا کا رشتہ اپنے بھائی کے لیے اٹھانے کا سوچا۔۔۔

فرحا ڈاکٹر سمیر کو پسند کرتی ہے۔۔یہ بات وہ بخوبی جانتی تھی۔۔لیکن سمیر پسند کرتا ہے یا نہیں؟؟؟۔۔۔اس جیسا امیر زادہ اگر پسند کر بھی لے تو فرحا جیسی مڈل کلاس لڑکی سے شادی کرے گا یا نہیں؟؟۔۔۔کیا خبر وہ کردار کا ویسا نہ نکلے۔۔جیسا فرحا اسے سمجھتی ہے۔۔جبکہ اپنے بھائی کو تو وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

فرحا کی عمر دن بدن بڑھ رہی تھی۔۔اس کا تو کوئی آگے پیچھے نہیں تھا جو اس کی شادی کی فکر کرتا۔۔۔تو یہ ذمہ اسی نے لینا تھا اپنے سر۔۔۔

سب کو یقین تھا کے انس سنتے ہی نہ کر دے گا۔۔ مگر سب کی توقع کے بالکل برعکس۔۔۔وہ آہستگی سے اثبات میں سر ہلا گیا۔۔

سعید صاحب کو تو جیسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہ آیا ہو۔۔۔

وہ تو یہی شکر کر رہے تھے کے ان کا بیٹا آخر کار کسی لڑکی پہ تو راضی ہوا۔۔۔

ابھی تو صرف بات چلی تھی۔۔اس لیے کرن نے سوچا۔۔۔وہ آرام سے فرحا سے بات کر لے گی۔۔ بلکہ اس کا دماغ بھی بنا دے گی۔۔ کہ کب تک وہ ڈاکٹر سمیر کے پیچھے بھاگتی رہے گی۔۔۔اب وقت ہے کہ وہ اپنی زندگی کو سیریسلی لے۔۔اور اس سے شادی کرے جو اسے پسند کرتا ہے تاکہ وہ خوش رہے زندگی بھر۔۔۔۔نہ کہ اس سے شادی کرے جسے وہ پسند کرتی ہے۔۔ اور پوری زندگی اسے خوش کرنے میں گزار دے۔۔۔

انس۔۔اس کا بھائی۔۔ایک اچھا لڑکا تھا۔۔۔وہ فرحا کو خوش رکھے گا۔۔اور جب فرحا اس کے گھر آجائے گی بھابھی بن کر۔۔۔تو وہ بھی اس کا خیال رکھ سکے گی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ ابھی اپنی گاڑی سے نکلا ہی تھا۔۔۔کہ اس کا پاکٹ میں رکھا سیل رنگ ہوا۔۔۔

اس نے سیل پاکٹ سے نکال کر۔۔۔کال ریسیو کی۔۔

کال ابوذر کی جانب سے تھی۔۔۔

آج رات پارٹی کریں۔۔۔" وقاص نے صرف اس کی بوجھل آواز سے "
اندازہ لگایا۔۔کہ وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

کہاں؟؟۔۔۔" وہ فوراراضی ہوا۔۔"

کلب میں۔۔۔معاویہ کو بھی بلالوں گا۔۔تینوں فن کریں گے۔۔ویسے "
" بھی کافی وقت ہو گیا ہے۔۔یہ بورنگ زندگی جیتے جیتے۔۔۔

معاویہ آئے گا؟؟۔۔" وقاص ومعاویہ میں کافی وقت سے ناراضگی چل "
رہی تھی۔۔۔اور دونوں میں سے ایک نے بھی پہل نہیں کی تھی ابھی تک
دوستی کرنے میں۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

ہمم۔۔۔"ابوذر سے بات کرنے کے بعد ابھی وہ سیل پاکٹ میں رکھ کر دو" قدم ہی چلا تھا۔۔کہ پھر اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

اس بار کال زینب کی بے بی سیٹر کی تھی۔

کال ریسیو کر کے۔۔ جیسے ہی سیل کان سے لگایا۔۔دوسری جانب سے ایک بہت پیاری سی آواز آئی۔۔۔

"بھول گ ئے مجھے ؟؟۔۔"

"نہیں۔۔۔"

مجھے تو یہی لگتا ہے۔۔۔" وہ روتو سہ منہ بنا کر بولی۔۔۔"

"بیزی تھا۔۔۔"

کب نہیں ہوتے آپ؟؟۔۔"خاصہ شکوتا سوال کیا گیا۔۔۔"

چلو میں آتا ہوں۔۔" وہ اس کی بہن تھی۔۔۔ چھوٹی بہن۔۔۔ جسے وہ دنیا" سے چھپا کر رکھتا تھا۔۔۔ لیکن محبت بہت کرتا تھا۔۔۔۔اس کے لاڈ وہ سدرہ کی طرح ہی اٹھایا کرتا۔۔۔

وہ سائیڈ میں بیٹھا ہوا تھا کاوچ پر۔۔۔۔زینب اپنے پورے کمرے میں ہنستی مسکراتی کھیلتی پھر رہی تھی اس کی موجودگی میں۔۔۔

اس نوجوان کی موجودگی ہی۔۔اسے گلاب کی طرح کھلا دیتی تھی۔۔۔

جب وہ زینب کے ساتھ ہوتا۔۔۔تو اپنا سیل سوچ اف رکھتا۔۔۔آج بھی اس نے ایسا ہی کیا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے بیٹھا اسے کھیلتا ہوا دیکھتا رہا۔۔دیکھتا رہا۔۔۔دیکھتا رہا ۔۔یہاں تک کہ دل میں ایک خواہش اٹھی۔۔۔کرن کے اس لمحے ساتھ ہونے کی خواہش۔۔۔

اس کے دل میں خیال آیا۔۔کتنا ہی اچھا ہوتا کہ کرن اس کے ساتھ یہ خوشخال لمحے گزار پاتی۔۔اسے تو بچوں کی کتنی خواہش ہے۔۔

سر۔۔۔کافی۔۔"زینب کی بے بی سیٹر نے آکر جب اس کے آگے کافی" بڑھائی۔۔۔تو وہ ان کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔محسوس ہوا جیسے وہ کچھ کہنا چاہ رہی ہوں۔۔۔

کچھ بولنا ہے؟؟۔۔"آہستگی سے کافی کا مگ لیتے ہوئے۔۔۔استفسار کیا۔۔"

سر۔۔۔میں گاؤں جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔میرا بیٹا اور بہو مجھے بلا رہے ہیں۔۔۔" "

ہمم۔۔۔ مگر زینب کا کیا؟؟۔۔۔۔آپ اچھے سے جانتی ہیں زینب نے پیدا"
ہونے کے بعد اپنی ماں کو نہیں دیکھا۔۔ لیکن اس کی جگہ آپ کو ضرور اپنی
"ماں کے روپ میں دیکھا ہے۔۔۔

میں جانتی ہوں سر۔۔ کہ زینب مجھے اپنی ماں کی طرح پیار کرتی ہے "
۔۔ لیکن میری بھی اولاد ہے جو مجھے یاد کر رہی ہے۔۔ اتنے وقت بعد جا کے تو
انھیں میری یاد آئی ہے۔۔ میرا دل شدت سے کھچ رہا ہے ان کی جانب۔۔
جب تک اب ان سے نہیں ملوں گی۔۔ سکون نہیں آئے گا میری روح
کو۔۔۔"انہوں نے معذرتی انداز میں کہا۔۔ تو وقاص خاموش ہو گیا۔۔ کیا
کہتا؟؟۔۔ ایک ماں کو اپنی اولاد سے ملنے سے تو نہیں روک سکتا تھا وہ۔۔۔

جبکہ وہ وجیہہ مرد اچھے سے جانتا تھا کہ ماں کی یاد نہیں آ رہی۔۔۔ اس کے
کمائے ہوئے پیسوں کی یاد آ رہی ہے۔۔۔ وہ اچھی خاصی رقم ادا کرتا تھا انہیں

مہینے کی۔۔۔اکیلی بوڑھی عورت کتنا خرچ کر سکتی ہے بھلا؟؟۔۔۔اسی لیے اولاد انہیں اپنے پاس بلا رہی تھی۔۔۔

ایک طرف وہ تھا۔۔۔ماں کی ممتا کے لیے سچی چاہت کے لیے۔۔خلوص محبت کے لیے تڑپتا ہوا۔۔۔لیکن اسے نصیب نہ تھی۔۔اور دوسری جانب وہ بدنصیب تھے جن کی ماں ان سے محبت کرتی ہے۔۔۔ان کے لیے بڑھاپے میں بھی بیٹھ کر کام کر رہی ہے۔۔۔لیکن انہیں اس کی محبت کی کوئی قدر نہیں۔۔وہ تو صرف اس کی دولت کے پیچھے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔"اس نے انہیں منظوری دے دی۔۔۔ "

اگر برا نہ مانیں سر آپ۔۔۔تو ایک بات کہوں۔۔"انہوں نے لچکدار انداز میں پوچھا۔۔تو وقاص نے کافی کا ایک سپ لیتے ہوئے۔۔اثبات میں "

سر ہلایا۔۔اس کی نظریں کھیلتی ہوئی زینب پر ٹکی تھیں۔۔۔جو ایک ٹیڈی کو اپنے ہاتھوں کے ننھے جھولے میں جھولا کر۔۔۔ ممتا دیتی نظر آ رہی تھی۔۔۔

اس کے ایک ایک عمل کو وقاص بڑی حسرت سے دیکھنے لگا۔۔۔پھر اس کے ہونٹوں کے کناروں پر رنجیدہ سی مسکراہٹ بکھر ئی۔۔۔

سر۔۔۔میں نے سنا ہے کہ آپ کے اولاد نہیں ہو رہی ہے۔۔۔"بس ان کا" اتنا جملہ ادا کرنا تھا۔۔کہ وقاص کی ساری توجہ ان کی جانب مبذول ہوئی۔۔۔اس نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔

اس کی نگاہیں اتنی گہری تھیں۔۔کہ مقابل لمحے کے لیے گڑ بڑا گئیں۔۔۔

مطلب۔۔۔میں۔۔میں تو بس یہ بولنا چاہ رہی تھی۔۔کہ کتنا ہی اچھا ہو"
۔۔کہ آپ اپنی بیوی کو زینب کو پالنے دیں۔۔۔میں ایک عورت ہوں۔۔
اور میں ایک عورت کا درد سمجھ سکتی ہوں۔۔۔لڑکی میں تو بچپن سے ہی ممتا کا
وصف ہوتا ہے۔۔۔ان کی ممتا تڑپتی ہو گی شاید وہ آپ پر ظاہر نہ کرتی ہوں
لیکن عورت خود کو مکمل ہی تب سمجھتی ہے جب وہ ماں بنتی ہے۔۔۔زینب
بہت خواہش کرتی ہے ماں کی۔۔۔اور آپ کی بیوی یقینا بچے کی کرتی ہوں
گی۔۔۔تو کتنا ہی اچھا ہو کہ آپ ان دونوں کو ملا دیں۔۔۔"وہ خاتون نہیں
جانتیں۔۔انہوں نے وہی بات کہہ دی تھی۔۔جو دراصل وقاص کے دل
میں چل رہی تھی اس لمحے۔۔۔

لیکن سارا مسئلہ یہ تھا۔۔۔وہ کس تعارف سے کرن کو زینب سے ملوائے
گا؟؟؟۔۔

ہمم۔۔"اس حسین نوجوان نے بغیر کوئی جواب دیے۔۔۔کافی کا مگ منہ " سے لگالیا۔۔۔مقابل کھڑی خاتون۔۔اس کے چہرے کے تاثرات نہ پڑھ سکیں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

او۔۔۔برخوردار آئے ہیں۔۔۔۔"ابوذر اپنی ضروری فائل لینے گھر میں " داخل ہوا تو سامنے ہی اپنے والد کو ویلکم کرتے ہوئے پایا۔۔وہ خاصہ برہم نظر آرہے تھے۔۔۔

سلام ڈیڈ۔۔۔"وہ جلد بازی میں تھا۔۔۔اس لیے سرسری سہ سلام کرتے " ۔۔۔تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

صبح سے اس کا دماغ ویسے ہی گھوما ہوا تھا۔۔مزید گھمانے کی کوئی خواہش نہ تھی۔۔اس لیے والد کے غصے کو مکمل نظر انداز کیا۔۔۔

"کیا ایک منٹ دے سکتے ہو اپنے باپ کو؟؟؟۔۔"وہ دیکھ سکتے تھے ابوذر انھیں دانستہ طور پر اگنور کر رہا ہے۔۔۔

ان کے سوال پر۔۔۔اس کا سیڑھی پر رکھا پہلا قدم جم گیا۔۔۔

جی۔۔بولیں۔۔"اس نے پلٹ کر ان کی جانب دیکھ۔۔۔چہرے پر بلا کی بیزاریت سجائے نرمی سے کہا۔۔۔

"سنا ہے تمہاری شادی ہو گئی ہے؟؟؟۔۔"انہوں نے اتنی لاپرواہی سے یہ سوال کیا تھا۔۔جیسے کسی اور کے بیٹے کی شادی کی بات کر رہے ہوں۔۔

ابوذر کو کوئی شاکڈ نہیں لگا تھا ان کا سوال سن۔۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا آفس میں بتانے کے بعد۔۔یہ خبر تو آگ کی طرح پھیلنی ہی تھی۔۔۔

"بے فکر رہیں۔۔طلاق بھی ہونے والی ہے۔۔۔۔آپ کے الیکشن میں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا میری طلاق کو لے کر۔۔۔" جتنی لاپرواہی سے سوال کیا گیا تھا اس سے کہیں زیادہ لاپرواہی سے مقابل نے جواب دیا۔۔۔

"ہیں؟؟۔۔طلاق؟؟۔۔۔کیوں وفا نہیں ملی تمہیں عورت ذات میں؟؟۔۔مجھے تو بڑا لیکچر دیتے تھے کہ اگر آپ یہ کر لیتے تو ایسا نہ ہوتا۔۔وہ کر لیتے تو ویسا نہ ہوتا۔۔۔" وہ پہلے ہی تپا ہوا آیا تھا۔۔۔اور اس کے والد جیسے جلے پر نمک چھڑکنے کا کام کرتے معلوم ہو رہے تھے۔۔۔

ابوذر کے سمجھ نہ آیا انہوں نے سب سے پہلے وفا کے لفظ کو ہی کیوں پکڑا ؟؟۔۔۔کیا اس کے چہرے پر لکھا تھا کہ اسے دھوکہ دیا گیا ہے۔۔۔

میں نے عورت میں کبھی وفاداری ڈھونڈی بھی نہیں ہے ڈیڈ۔۔"اس " نے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیا۔۔۔

اس کے لہجے میں قطعیت جھلکی۔۔۔لیکن اس کے باوجود اس کے والد مسکرا دیے۔۔۔

ہونہہ۔۔۔واقعی ؟؟۔۔۔اگر تمہیں اس کی وفاداری پہ یقین نہ ہوتا تو" شادی نہ کرتے تم۔۔۔باپ ہوں تمہارا۔۔۔بہت اچھے سے جانتا ہوں کیا "ڈھونڈتے پھر رہے تھے اتنے سالوں سے۔۔۔

لگتا ہے فری ہیں آج آپ۔۔۔"ابوذر نے ٹکا کے طنز کا تیر مارا۔۔۔ "

"میں نے تمہاری ماں کو دنیا کی تمام آسائشیں اور محبت دی تھی لیکن اس کے باوجود وہ کنجڑیاں بھاگ گئی۔۔۔فلحال۔۔۔اپنا حال تو میں ہر وقت روتا رہتا ہوں۔۔۔تم اپنی سناؤ۔۔۔۔کیا برائی نکل آئی ہے اس میں۔۔۔جواب چھوڑ رہے ہو؟؟۔۔۔"انہوں نے ایک ہاتھ سے اپنی ٹھوڑی مسلتے۔۔۔ دوسرا ہاتھ شاہانہ انداز میں صوفے کے اوپری حصے پر ٹکائے۔۔۔چھوٹی آنکھوں سے مقابل کے چہرے کو بغور دیکھتے۔۔۔تجسس سے استفسار کیا۔۔۔

وہ واقف تھے ابوذر کے نیچر سے۔۔۔اس کی خواہشات سے۔۔۔بھلے ہی وہ سمجھتا ہو کہ وہ چھپانے میں کامیاب رہا ہے زندگی بھر۔۔۔

اپنی بیوی میں نقص کم ظرف و کمزور مرد ڈھونڈتے ہیں۔۔اور میں کم "
ظرف و کمزور نہیں۔۔۔اور نہ ہی میری بیوی میں کوئی عیب ہے۔۔"جب
وہ کچھ نہیں لگتی تھی ناں۔۔۔تب بھی اس کے عیب کا ہمیشہ پردہ رکھا۔۔۔
کسی کے سامنے کبھی ظاہر نہ ہونے دیا کہ پہلے سے جانتا ہے اسے۔۔۔ کبھی
اپنے لب پر اس رات کی کوئی بات نہ لایا۔۔۔تو اب۔۔۔جب وہ اس کی بیوی
تھی۔۔۔اس کی شریک حیات۔۔۔اس کی عزت۔۔۔اس کا عیب بیان کر
دے؟؟۔۔۔۔یہ کیسے ممکن؟؟؟۔۔وہ شرم سے چلو بھر پانی میں ڈوب نہ
مرئے۔۔۔

تو پھر طلاق کیوں؟؟۔۔"اس نے اتنے قطعی و بھرم والے لہجے میں "
جواب دیا۔۔کہ اس کی بیوی میں کوئی عیب ہے ہی نہیں۔۔کے رحمان
صاحب مزید اس کی بیوی میں عیب ڈھونڈنے سے تو قاصر رہے۔۔۔۔

وہ خون کے آنسو رو کر آ رہا تھا کچھ لمحے پہلے۔۔ لیکن اس کے باوجود اپنی بیوی کے کردار پر ایک آنچ نہیں آنے دے رہا تھا۔۔۔

" کیونکہ میرا گزارا نہیں ہو رہا ایک عورت کے ساتھ۔۔۔ آپ جانتے ہیں مجھے۔۔۔ مجھے رنگینی پسند ہے۔۔۔۔ میں پلے بوائے ہی ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ ایک آنکھ ونگ کر۔۔۔ مصنوعی شرارت بھرے لہجے میں کہتا۔۔ فوری پلٹ کر سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔ تاکہ مزید سوال جواب نہ ہو سکیں۔۔۔

جبکہ بس پلٹنے کی دیر تھی۔۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔۔۔

اس قدر سرخ۔۔۔ کہ جیسے لہو بہہ نکلے گا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وقاص کو لگا نہیں تھا کہ معاویہ آئے گا۔۔۔ لیکن جب وہ آیا۔۔ تو اس حسین نوجوان کے چہرے پر اطمینانی چھا گئی۔۔۔

وقاص تو ویسے ہی کم گو تھا۔۔ وہ ابوذر تھا جس سے پارٹی میں جان آتی۔۔۔ جو آج مکمل غائب تھی۔۔۔ وہ جیسے وہاں موجود ہو کے بھی نہ ہو۔۔۔

ان تینوں کے درمیان سوائے خاموشی کے اور کوئی تبادلہ نہیں ہو رہا تھا ۔۔۔اسی لیے معاویہ کو ابوذر کی جگہ لینی پڑی۔۔۔

اسے کیا ہوا ہے؟؟۔۔ "معاویہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں وقاص سے" پوچھا۔۔۔

اس نے جوس کا گلاس منہ سے لگاتے۔۔ نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

ابھی وہ ابوذر سے پوچھتے کہ چل کیا رہا ہے؟؟۔۔اس سے پہلے ہی باہر سے خوب شور کی آواز آنے لگی۔۔۔

یہ باہر شور کیوں ہو رہا ہے آج اتنا؟؟۔۔"معاویہ نے فورا ہی ویٹر سے" پوچھا۔۔

وہ تینوں فرسٹ فلور کے پرائیویٹ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

سر۔۔۔نیچے مشہور و معروف بزنس مین سعید غنی کے بیٹے مسٹر انس غنی" "آئے ہوئے ہیں۔۔۔

"تو اس میں اتنا شور مچنے والی کیا بات ہے؟؟؟۔۔"معاویہ چاہ کر میں خود کو روک نہیں سکا تھا اعتراضا یہ سوال کرنے سے۔۔۔

"وہ اپنی گرل فرینڈ کو شادی کے لیے پرپوز کر رہے ہیں وہ بھی سب کے سامنے۔۔"بس اتنا سننا تھا کہ وقاص کے کان کھڑے ہوئے۔۔آخر وہ اس کا سالا تھا۔۔۔

وقاص و معاویہ دونوں میں ہی تجسس پیدا ہو گیا تھا اس لڑکی کو دیکھنے کا۔۔ جس کے لیے انس سعید غنی راضی ہوا۔۔۔

"یقیناوہ کوئی حور پری ہی ہو گی۔۔۔"وقاص بے ساختہ ہی بول اٹھا تھا۔۔۔

ابوذر کو کوئی انٹرسٹ نہیں تھا ارد گرد کے ماحول سے آج۔۔وہ بالکل دنیا سے بیگانہ ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔

چل۔۔۔دیکھتے ہیں کون ہے وہ خوش نصیب لڑکی؟؟۔۔جسے انس سعید " غنی جیسا شخص پسند کر رہا ہے۔۔۔" معاویہ نے فوراہی ابوذر کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا تھا۔۔۔

وہ جانا نہیں چاہتا تھا۔۔لیکن معاویہ نے ضد کی۔۔تو وہ منہ بسور کر۔۔کھڑا ہو گیا۔۔

تینوں ہی باہر گئے۔۔صرف یہ دیکھنے کے انس نے کس لڑکی کو پسند کیا ہے۔۔۔۔

ریکنگ کے پاس کھڑے ہو کر۔۔جب نیچے جھانکا۔۔تو اتنی عوام نظر آئی ۔۔۔کہ حد تھی۔۔۔

آج کلب بری طرح بھرا ہوا تھا۔۔۔

فرحا؟؟۔۔"ابوذر کو کوئی انٹرسٹ نہیں تھا اس لڑکی کو دیکھنے میں۔۔۔اس" لیے وہ بیزاریت سے کھڑا۔۔اپنا سیل پاکٹ سے نکالنے لگا۔۔۔لیکن اگلے ہی پل۔۔جب اسے وقاص و معاویہ کی ہم آواز ہو کر فرحا کا نام پکارنے کی آواز آئی۔۔تو اس نے تیزی سے نیچے کے منظر پر نگاہ ڈالی۔۔۔

باقی سب جہاں شاکڈ تھے وہیں ابوذر کا تو سانس ہی رک گیا تھا۔۔۔

وقاص اور معاویہ دونوں ہی اگلے ہی لمحے ابوذر کو دیکھنے لگے۔۔۔

معاویہ کے نزدیک ابوذر فرحا میں انٹرسٹڈ تھا۔۔جبکہ وقاص حقیقت سے آشنا۔۔۔

وہ علم رکھتا تھا کے فرحا ابوذر کی بیوی ہے۔۔۔اور یہی وجہ تھی کہ وہ معاویہ سے زیادہ حیران تھا اس لمحے۔۔۔

فرحا کو انس اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر سب کے سامنے پرپوز کر رہا ہے یہ منظر دیکھ۔۔۔ابوذر کے ہاتھ سے اس کا سیل کب چھوٹا اسے علم نہیں۔۔۔

یہ انس کہاں سے بیچ میں ٹپک گیا ان دونوں کے ؟؟۔۔"ابوذر کا چہرہ ہی " بتانے کے لیے کافی تھا کہ وہ کس قدر کرب میں مبتلا ہے اس لمحے اور یہ دیکھنے

کے بعد۔۔ معاویہ سے رہا نہ گیا۔۔اور وہ جز بز ہو کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے کڑکڑایا۔۔۔

ابوذر آندھی طوفان کی مانند تیزی سے وہاں سے چلا۔۔۔معاویہ کو خوف لاحق ہوا۔۔۔کے وہ لڑائی نہ شروع کر دے۔۔اس لیے وہ اس کے پیچھے بڑھا۔۔ لیکن وقاص نے اس کا ہاتھ فوری تھام لیا۔۔۔اور اشارتاً سے ابوذر کو اس کے حال پہ چھوڑ دینے کا کہا۔۔۔

معاویہ رک گیا۔۔۔ مگر فکر مند ضرور رہا۔۔ جبکہ وقاص اطمینان سے کھڑا تھا۔۔۔وہ واقف تھا کے معاملہ میاں بیوی کا ہے۔۔اس لیے کسی تیسرے کو بولنے کی ضرورت ہی نہیں۔۔۔

نوجوانوں کی بھیڑ کو فرحا اور انس سے دور رکھنے کے لیے۔۔انس کے گارڈز گول دائرہ بنا کر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔ جنہیں چیرتا ہوا ابوذر دائرے میں داخل ہوا۔۔۔

اور دانستہ طور پر فرحا سے کندھا ٹکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔پھر ایک دو قدم آگے بڑھنے کے بعد۔۔پلٹ کر ایسے دیکھا۔۔ جیسے کسی اجنبی کو دیکھ رہا ہے۔۔۔

سوری۔۔۔ کیری اون پلیز۔۔۔"ہونٹوں پر ہلکی سی تبسم۔۔اور انکھوں" میں سرخی لیے۔۔۔وہ لاپرواہی سے مڑ کر آگے چل دیا۔۔۔

وہ دنیا کا پہلا شوہر تھا۔۔ جس کی بیوی کو اس کے سامنے بھرے مجمعے میں شادی کے لیے پرپوز کیا جا رہا تھا۔۔اس کے باوجود وہ کیری اون کہتا لاپرواہی سے مسکرا کر چل دیا۔۔

جبکے فرحا ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئی۔۔۔

انس نے ابوذر کو دیکھا۔۔اور اسے ابوذر کی کہی بات یاد آئی۔"جن لڑکیوں کی تم بات کر رہے ہو۔۔۔ان میں سے ایک میرے دوست کی بیوی ہے جبکے دوسری۔۔۔میری ہونے والی بیوی۔۔تو مجھے نہیں لگتا میرا یہاں آنا کسی کی پریشانی کا سبب ہے۔۔۔۔"

کرن اور فرحا کتنی گہری دوستیں ہیں یہ تو سب ہی جانتے تھے۔۔۔کیونکے کرن نے فرحا سے اس کے رشتے کی بات اٹھائی تھی۔۔اس لیے انس کو یقین

واطمینان تھا کے فرحا اسے پسند کرتی ہے ورنہ کرن کبھی رشتہ نہ اٹھاتی۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بجائے اکیلے پر پوز کرنے کے۔۔اسے سب کے سامنے کر رہا تھا۔۔۔وہ بھی فل کانفیڈنٹ ہو کر۔۔۔

"یہ ٹیشو کیوں ؟۔۔"جہاں گرما گرمی کا ماحول تھا۔۔سب فرحا کے ایک جواب کے منتظر کھڑے تھے۔۔۔وہیں وقاص عباسی مطمئن انداز میں ٹیشو باکس سے کچھ ٹیشو نکالنے لگا۔۔۔

معاویہ اس کے عمل پر الجھ کر پوچھ اٹھا تھا۔۔۔

"اچھے بہنوئی کی طرح اپنے اکلوتے سالے کے آنسو صاف کرنے کی پریپریشن کر رہا ہوں۔۔۔"ابھی فرحا نے جواب نہیں دیا تھا۔۔اس کے

باوجود وہ وجاہت سے مالامال نوجوان بھرم سے چلتا ہوا۔۔۔ٹیشو ہاتھ میں لے کر۔۔۔نیچے اتر گیا تھا۔۔۔

" تمھیں کیسے پتہ وہ انکار ہی کرے گی؟؟۔۔"معاویہ بھی اس کے پیچھے پیچھے سڑھیاں اترتے۔۔۔ تعجب سے پوچھنے لگا۔۔۔

" ایک شادی شدہ عورت ہاں کر بھی نہیں سکتی۔۔۔"وقاص نے پلٹ کر۔۔اسے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔ جس پر معاویہ کا حیرت کے مارے منہ کھلا تھا۔۔۔

" یعنی۔۔۔ابوذر و فرحا میاں بیوی ہیں؟؟"وہ دوبارہ دوہرا کر۔۔ جیسے تصدیق کر رہا تھا۔۔

اتنی بڑی بات تم لوگ مجھ سے کیسے چھپا سکتے ہو؟؟۔۔اٹس ناٹ " فیئر۔۔"معاویہ فوراہی وقاص پر بگڑا۔۔۔

یہ ٹیشو میرے سالے کے لیے ہیں۔۔اس پہ نظر مت رکھنا۔۔خود جا " "کے اوپر سے لے کراؤ۔۔

میں رونے والا نہیں ہوں۔۔"معاویہ تیزی سے منہ بسور کر " ۔۔۔جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

لگ تو ایسا ہی رہا ہے کہ بچوں کی طرح ابھی رونا شروع کر دو گے۔۔کہ " تمہیں کیوں نہیں بتایا فرحا اور ابوذر کے نکاح کا۔۔"مقابل کہ زچ کرتے ہی ۔۔معاویہ نے اپنا سر جھٹکا۔۔یہ سوچ۔۔کے وہ بھی کس پتھر دل آدمی سے شکوہ کر رہا ہے۔۔۔

بولوناں فرحا۔۔۔ول یو میری می؟؟"فرحا کا ذہن کام کرنا بند ہو گیا تھا "
۔۔۔اگر اسے ذرا سی بھی بھنک ہوتی۔۔۔کے انس اسے اتنی جلد بازی میں
پرپوز کرنے کے لیے کلب میں بلا رہا ہے۔۔۔نہ کہ کسی کام سے۔۔۔تو وہ
کبھی یہاں نہ آتی۔۔۔

وہ یہاں آئی۔۔تو پہلے تو انس نے اسے زبردستی بات کرنے کے بہانے
اپنے ساتھ بٹھا لیا۔۔۔۔

ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے۔۔کہ اس کے اوپر پھول برسنے لگے اور
کلب میں اچانک ہی مکمل خاموشی چھا گئی۔۔۔

ابھی وہ سمجھ پاتی کہ چل کیا رہا ہے۔۔اتنی دیر میں انس گھٹنوں کے بل بیٹھ چکا تھا اس کے سامنے۔۔۔

اتنے لوگوں کے سامنے انس کو انکار کرنا ایسے ہی تھا جیسے اس بیچارے کو ذلیل کرنا۔۔۔ لیکن وہ ہاں بھی تو نہیں کر سکتی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ کشمکش کا شکار کھڑی تھی۔۔۔کہ ابوذر اس کے پاس سے ٹکراتا ہوا آگے بڑھا۔۔۔

ایک تو نہ صرف اس ستمگر نے اجنبیوں کی طرح مسکرا کر اسے ٹریٹ کیا۔۔۔بلکہ کیری اون کہتا ہوا ایسے آگے بڑھ گیا جیسے کوئی اہمیت والی بات ہی نہ ہو کسی دوسرے مرد کا سب کے سامنے اس کی بیوی کو نکاح کے لیے پروپوز کرنا۔۔۔

انس کی پرواہ چھوڑ۔۔اب وہ فوراہی ابوذر کے پیچھے بھاگی۔۔۔

ابوذر رحمان۔۔"وہ ابوذر تک پہنچتی اس سے پہلے ہی وہ باہر نکل جاتا۔۔اس" لیے وہ شیرنی۔۔اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر۔۔زور سے اس کا نام لے کر دھاڑی۔۔۔

اس کی دھاڑ پر۔۔ابوذر کے قدم اپنی جگہ رکنے پر مجبور ہوئے تھے۔۔۔

آنکھوں میں سرخی تھی اس کے۔۔بلا کی سرخی۔۔لہو رنگ سرخی۔۔لیکن اس کے باوجود چہرے پر مسکراہٹ لیے ایسے مڑا۔۔اُس لڑکی کی جانب۔۔ جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔۔۔

کوئی غیرت شرم ہے تم میں یا نہیں؟؟۔۔"وہ بری طرح چیخی۔۔توسب "
اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔

آگ لگی ہوئی تھی فرحا کے دل میں۔۔وہ کیسے اسے اس نازک سچویشن میں
اگنور کر کے چلا گیا؟؟۔۔جب کہ وہ بیوی تھی اس کی۔۔۔

فرحا کو لال پیلا ہوتے دیکھ رہا تھا وہ۔۔۔اس کے باوجود مسکراتا رہا۔۔۔

ایک ہاتھ پاکٹ میں ڈال کر۔۔اس قدر اطمینان انداز میں کھڑا تھا وہ
ڈھیٹ آدمی۔۔۔کے اسے دیکھ کے کوئی کہہ ہی نہیں سکتا تھا۔۔پوری دنیا کو
آگ لگادے۔۔اتنی سینے میں آگ بھری ہوئی ہے اس کے۔۔۔۔

پہلی بار وقتی شوہر بنا ہوں۔۔اس لیے کچھ علم نہیں ہے اس "
معتلق۔۔۔۔تم ہی بتادو۔۔غیرت جاگنی چاہیے یا نہیں؟؟۔۔"گویا اسی کی
جوتی اسی کے سر دے ماری تھی۔۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ اسے وقتی شوہر ہونے کا احساس دلاتی۔۔۔آج جب مقابل نے
پلٹ کر جوابا احساس دلایا۔۔۔تو وہ لاجواب ہوئی۔۔۔

ابوذر رحمان نے اسے ایسی جگہ لا کے مارا تھا کہ پانی نہ ملے۔۔۔۔

شوہر، شوہر ہوتا ہے وہ نوجوان تو ہمیشہ یہی کہا کرتا تھا۔۔وقتی کی قید لگانے
والی تو وہ لڑکی خود ٹھہری۔۔۔

اگر منع کروں گی تو چلے جاؤ گے چپ چاپ؟؟۔۔"وہ جیسے چیلنج کرنے پر "
اتر ئی۔۔۔

چپ چاپ کیوں؟؟۔۔ کیری اون کہتا جاوں گا۔۔۔"وہ لڑکی نہیں "
جانتی۔۔۔ڈھیٹائی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا ابوذر رحمان۔۔۔

فرحا کی آنکھیں رونے والی ہوئیں اس کا جواب سن۔۔۔

میں سمجھا سکتی ہوں۔۔مجھے موقع دو ایکسپلین کرنے کا۔"وہ روتے ہوئے "
بولی۔۔۔تو مقابل مزید اس سے نہ لڑ سکا۔۔۔۔

اس کی آنکھ سے گرتا ہر آنسو۔۔۔مقابل کو جیسے اپنے دل پہ گرتا محسوس ہو
رہا تھا۔۔۔

دفع کرؤ ساری باتیں۔۔۔بس ہاں یا نہ میں جواب دو۔۔۔چلو گی میرے "
ساتھ؟؟۔۔"اس نے کوئی ایکسپلینیشن نہیں مانگی۔۔وہ پہلے سے ہی جانتا
تھا۔۔۔انس میں انٹرسٹڈ نہیں ہے وہ۔۔۔

انس یہ سارا منظر حیرت و بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اسے تو جیسے سکتہ لگ
گیا ہو۔۔۔

فرحانے فوراہی روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اور بس اس کا سر ہلانا
تھا۔۔کہ ابوذر نے سب کے سامنے بڑے حق سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

اگر تم نہیں چاہتے کہ اے ار گروپ غنی گروپ سے کھلے عام لڑائی پر "
اترے۔۔تو بہتر یہی ہے تیرے لیے۔۔کہ کوئی بھی ویڈیو یا تصویر یہاں

سے باہر نہ جائے۔۔۔کیونکہ یہ سارا رائیتا تو نے پھیلایا ہے میرے بتانے کے باوجود کہ فرحا میری عورت ہے۔۔تو اب صاف بھی کرنے کی ذمہ داری تیری ہے۔۔اگر یہ بات میڈیا تک پہنچی تو یقین جان گھٹنوں کے بل بیٹھنے کے بھی قابل نہیں چھوڑے گا یہ ابوذر رحمان تجھے۔۔۔"سب کے سامنے انس کو کھلی دھمکی دے کر۔۔۔اپنی ملکہ کا ہاتھ تھامے وہ بادشاہ بھرم سے باہر چل دیا۔۔۔۔

ابوذر کے وہاں سے جاتے ہی۔۔۔وقاص نے اچھے بہنوئی کا فرض نبھاتے۔۔فوراہی انس کو دونوں بازو پکڑ کر اٹھایا۔۔۔تب جا کے وہ بیچارہ حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔

اسے رنج پہنچا تھا۔۔۔شدید رنج۔۔۔۔ویسے تو اسے کوئی پسند آتی ہی نہیں تھی۔۔کوئی آنکھوں کو بھاتی ہی نہیں تھی۔۔۔لیکن اب جب اتنے سالوں بعد اسے کوئی پہلی بار پسند آئی۔۔تو وہ بھی ابوذر رحمان لے اڑا۔۔۔

دیکھنا یہاں سے کوئی ویڈیو یا پک باہر نہ جا سکے۔۔۔"اس نے اپنے گارڈز کی جانب دیکھتے۔۔برہمی سے حکم صادر کیا۔۔پھر اپنے بہنوئی کے ہاتھ سے ٹیشو جھپٹنے والے انداز میں لے کر۔۔۔باہر کی جانب چل دیا۔۔۔

.

♥*Husny Kanwal*♥

وہ دونوں اپارٹمنٹ میں داخل ہوئے تو ابوذر اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

ابوذر۔۔۔"اس موم کی خوبصورت گڑیا نے بہت نرمی سے نام پکارا"
تھا۔۔۔

"بولو۔۔۔"

مجھے کچھ بتانا تھا تمھیں۔۔۔"مقابل نے لچکدار انداز میں۔۔اپنے "
انگوٹھے کے ناخنوں کو ایک دوسرے سے مس کرتے۔۔باقی چار انگلیوں کو
الٹے ہاتھ کی انگلیوں میں الجھا کر کہا۔۔۔

کمرے میں آجاؤ۔۔کام بھی کرتا رہوں گا اور تمہاری بات بھی سن لوں "
گا۔۔۔"وہ ایک ہاتھ اپنی پاکٹ میں ڈالتا۔۔۔لاپرواہی سے کہہ کر آگے بڑھ
گیا۔۔۔

مقابل اس کے پیچھے پیچھے آج پہلی بار اس کے کمرے تک آئی تھی۔۔۔

اس کا پورا کمرا پھیلا پڑا ہے۔۔۔۔یہ دیکھ فرحا بری طرح چونکی۔۔۔

اسے کبھی خیال ہی نہیں آیا تھا کہ ابوذر ایک امیر شہزادہ ہے جسے اپنے ہاتھوں سے صفائی کی عادت نہیں ہو گی۔۔۔

سارے کپڑوں کو ایک سائیڈ کر کے جو بیڈ پر پھیلے پڑے تھے۔۔۔وہ آرام سے بیٹھ گیا تھا اپنا لیپ ٹاپ لے کر۔۔۔جب کہ اس کے مقابلے فرحا اس پھیلے اور گندے روم میں کبھی کام کرنے کی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

وہ کیسے اتنا ایزی تھا اتنے گندے کمرے میں رہ کر بھی؟؟۔۔۔

ابوذر کے ورکرز آیا کرتے تھے صفائی کرنے لیکن جب سے فرحا اس کے گھر رہنے لگی۔۔تب سے اس نے انہیں آنے کو منع کر دیا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ فرحا کی پرائیویسی میں خلل پڑے۔۔اور وہ پریشان ہو کر اپنے اپارٹمنٹ چلی جائے۔۔۔

"ابوذر رحمان کتا بھی جب بیٹھتا ہے نا تو اپنی جگہ کو صاف کر کے بیٹھتا ہے۔۔۔" وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکی تھی اس ہڈ حرام ونکمے شہزادے پر غصہ کرنے سے۔۔۔

"تم مجھے کتے سے مشابہت دے رہی ہو؟؟۔۔" وہ نظر اٹھا کر۔۔۔بے یقینی سے اس لڑکی کو تکتے۔۔۔دانت پیستے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

کتے تم سے بہتر (even) ہو نہہ۔۔جی نہیں۔۔۔میرے نزدیک ایون" ہیں۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ بھرم سے فولڈ کر۔۔اسے بغور تکتے۔۔چوٹ کرنے والے انداز میں بولی۔۔۔

مقابل اتنا بھرا بیٹھا تھا کہ وہ اس لڑکی سے اس لمحے لڑنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔ اس لیے اسے دانت پیستے ہوئے گھورا۔۔اور پھر سر جھٹک کر۔واپس لیپ ٹاپ پہ کام کرنا شروع ہو گیا۔۔۔

ابھی اس نے دو تین ورڈ ہی ٹائپ کیے تھے۔۔کہ مقابل جز بز ہو کر قریب آئی۔۔۔اور اس کے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو جھٹکے سے بند کرنے لگی۔۔۔

آج تک کوئی ایسا مائی کا لال پیدا نہیں ہوا تھا جس کی جرات ہوئی ہو کہ ابوذر رحمان کو کام کرتے وقت ڈسٹرب کرے۔۔ لیکن وہ نازک سی لڑکی نہ

صرف ڈسٹرب کرنے کی جرات کر رہی تھی۔۔بلکہ ایک ہاتھ کمر پر ٹکائے۔۔اسے گھوری سے بھی نواز رہی تھی۔۔۔

کیا؟؟۔۔"اس نے بمشکل اپنا غصہ قابو کر۔۔ایک گہرا سانس لیتے ہوئے" ۔۔۔فرحا کی جانب دیکھ۔۔جز بزیو کر استفسار کیا۔۔۔

اٹھو۔۔۔اور میرے ساتھ مل کر کمرا صاف کرواؤ پہلے۔۔۔مجھے چڑ ہے" گندگی سے۔۔"وہ کراہت کا اظہار کرنے لگی۔۔۔

کوئی اور ہوتا تو یقینا اس وقت وہ اپنی آخری سانسیں گن رہا ہوتا۔۔لیکن وہ۔۔۔وہ تو اکڑ کر کھڑی۔۔الٹا اسے بھرم میں لے رہی تھی۔۔۔

ابوذر کے ایک تپ چڑھ رہی تھی تو دوسری اتر رہی تھی۔۔۔بس نہیں چل رہا تھا زندہ نگل جائے اس لڑکی کو۔۔۔

کھاؤ گے کیا؟؟۔۔"اس کے گھورنے پر۔۔۔مقابل فوراہی آنکھیں چھوٹی" کر۔۔طنزیہ پوچھنے لگی۔۔۔

ہونہہ۔۔ایک بار کھایا تو اس حال کو پہنچا۔۔دوسری بار کھاؤں گا تو نہ جانے" سکون سے قبر بھی نصیب ہو گی یا نہیں۔۔"وہ جز بز ہو کر کہتا۔۔ٹکا کے ذلیل کر گیا تھا اسے۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب ابوذر کے لبوں پر اس رات کا ذکر آیا ہو۔۔۔

تم تو ایسے بول رہے ہو۔۔ جیسے میں نے فورس کیا تھا تمہیں۔۔۔کے آؤ "
آؤ ابوذر۔۔۔مجھے کھا کے تو دیکھو۔۔میں کتنی ٹیسٹی ہوں۔۔۔"آخری جملے
پر۔۔۔وہ آنکھیں ٹمٹماتے۔۔شہادت کی انگلی اپنے گال پہ رکھ۔۔دنیا جہاں
کی کیوٹنس اپنے چہرے پر سجائے۔۔۔۔۔بڑی محبت ولہک کے ساتھ۔۔۔
اپنے کمر کو گول دائرے والے انداز میں گھما کر۔۔جب مسکرا کر۔۔ایک ادا
سے بولی۔۔تو ابوذر سانس لینا تک بھول بیٹھا تھا۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔اس کی بس ایک شرارت بھری ادا۔۔۔اور ابوذر
رحمان کا دل باہر آنے کو تھا۔۔۔

اس لمحے۔۔۔اس کا دل سوچنے پر مجبور ہوا۔۔کیا وہ واقعی فرحا کو ایسے ہی
جانے دے گا؟؟۔۔ایک بار بھی کوشش نہیں کرے گا روکنے کی۔۔اپنی
محبت سے باندھنے کی۔۔۔اپنے نکاح میں جکڑنے کی؟؟۔۔

کیا میں تمھیں کس کر سکتا ہوں؟؟۔۔"ابھی وہ لڑکی اپنی شرارت میں ہی " مگن تھی۔۔کہ ابوذر رحمان کے ادا کیے جملے نے اسے ساکت کیا۔۔۔

اس سوال پر جیسے اس کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں۔۔۔

اگر اس کے دل میں کوئی اور ہوتا۔۔تو اسے ایک لمحہ نہیں لگنا تھا انکار کرنے میں۔۔۔لیکن وہ تو ہکا بکا نظر آ رہی تھی۔۔۔

اس کی سچویشن سے مکمل فائدہ اٹھاتے۔۔۔وہ تیزی سے اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر۔۔۔نرمی سے اس کے ہونٹوں کو چوم گیا تھا۔۔۔

وہ مکمل سرخ پڑ گئی تھی ابوذر کے عمل سے۔۔

اسے اپنے کان و گال جلتے محسوس ہوئے۔۔۔

شرمگی کے سبب وہ مزید اس نوجوان کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی اب۔۔۔

وہ نظر جھکا کر۔۔اپنے چہرے پر آنے والی لٹ کو کان کے پیچھے کرنے لگی۔۔۔

" آئندہ اتنا کیوٹ فیس مت بنانا میرے سامنے۔۔۔ورنہ یقینا۔۔۔میں کھا کے ضرور دیکھوں گا۔۔کہ تم کتنی ٹیسٹی ہو۔۔۔"اس لڑکی نے محسوس نہیں کیا۔۔لیکن ابوذر نوٹ کر گیا تھا۔۔کہ اس کے محبت بھرے عمل پر اس لڑکی نے ذرا بھی احتجاج نہیں کیا۔۔۔ہلکا سہ بھی نہیں۔۔۔جیسے ذہنی

طور پر اسے شوہر کے روپ میں قبول کر چکی ہو۔۔۔اور یہی بات۔۔۔ابوذر رحمان کے چہرے پر ایک دل فریب مسکراہٹ بکھیر لائی تھی۔۔۔

فرحا کے کان کے پاس منہ لے جا کر۔۔۔وہ نوجوان بھرائی ورومانی لہجے میں شرارت سے گویا ہوا۔۔۔تو مقابل کی حالت غیر ہوئی۔۔۔

کہاں؟؟۔۔۔صفائی تو کرواو۔۔"وہ مارے شرمگی کے ابھی بھاگنے ہی لگی" تھی۔۔کے مقابل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک۔۔۔اسے کمرے کی صفائی کے متعلق یاد دلایا۔۔۔

جس پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی رکنے پر مجبور ہوئی۔۔۔

میں آج ہسپتال گئی تھی۔۔" وہ الماری میں کپڑے ہینگ "
کرتے۔۔۔آہستگی سے بتانے لگی۔۔۔

مقابل کے ہاتھ کشن کو سیٹ کرتے ہوئے رکے۔۔۔

جھوٹ نہیں کہوں گی۔۔میں ڈاکٹر سمیر کو دیکھنے گئی تھی۔۔۔"اس کی آواز"
منمنانے والی ہوئی تھی۔۔۔

ابوذر کی پشت تھی اس کی جانب۔۔۔اس لیے وہ اس کاری ایکشن دیکھنے سے
قاصر تھی۔۔۔لیکن اسے یقین تھا ابوذر اسکی بات سن۔۔۔غصہ ضرور ہوا
ہو گا۔۔

لیکن ایک عجیب بات پتہ ہے کیا ہے۔۔۔میں وہاں تین منٹ بھی نہیں"
بیٹھ سکی سکون سے۔۔۔ایسا نہیں۔۔کے میں بیٹھنا نہیں چاہتی تھی۔۔میں
بیٹھنے کی خواہش میں ہی گئی تھی وہاں۔۔۔لیکن جب میں ان کے سامنے
بیٹھی۔۔تو مجھے لگا میں کوئی گناہ کر رہی ہوں۔۔۔تمہاری امانت میں خیانت
کر رہی ہوں۔۔۔زندگی میں پہلی بار 180 سیکنڈ میری جان پر بہت بھاری
تھے۔۔۔اور تعجب بھری بات پتا ہے کیا ہے۔۔کے ان ایک سو اسی سیکنڈ
میں ایک بار بھی مجھے ان سے پہلی والی فیلنگس نہیں آئیں۔۔۔میں نے بہت
کوشش کی۔۔۔مگر نہیں آئیں۔۔۔۔مجھے پہلی بار ایسا لگا کہ ان کے بال زیادہ
ہی بڑے ہیں۔۔اگر تمہاری طرح کٹ ہوتے۔۔تو زیادہ اچھے لگتے۔۔۔ان
کی آنکھیں کچھ زیادہ ہی چھوٹی ہیں تمھاری طرح بڑی بڑی ہوتیں تو زیادہ
پیارے لگتے۔۔۔پھر ان کی ناک دیکھی۔۔۔پہلی بار لگا تھوڑی زیادہ ہی بڑی
باتیں بتانے لگی تھی۔۔ ہے۔۔"وہ کھوئے کھوئے انداز میں اپنے دل کی

اسے نہیں خبر ہوئی۔۔۔کب اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھرنے لگی۔۔۔۔جبکے مقابل دم سادھے اس کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

۔تمھاری طرح چونچ والی ہوتی تو پرفیکٹ لگتے۔۔۔پھر ان کے ہونٹ دیکھے۔۔اور۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ مقابل تیزی سے بات کاٹ گیا۔۔۔

بس ٹھیک ہے۔۔۔۔تم جاؤ۔۔۔باقی صفائی میں خود کرلوں گا۔۔۔"اس" کی ٹھیک ٹھاک ہٹ چکی تھی۔۔۔

مانا وہ لڑکی اس وقت صرف اتنا بتا رہی تھی۔۔کہ وہ ڈاکٹر سمیر میں اسے تلاش کرتی رہی ان ایک سو اسی سیکنڈ میں۔۔۔۔۔لیکن پھر بھی اپنی بیوی

کے منہ سے اسے دوسرے مرد کے متعلق سننا زہر لگ رہا تھا۔۔کہ وہ کتنی غور سے اپنے سابقہ لور کے ایک ایک عضو کو دیکھ کر آئی ہے۔۔۔

فرحا خاموشی سے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔وہ اپنے کمرے میں پہنچی۔۔۔ تو اپنے پرس سے سیل نکالا۔۔اسے چارج پہ لگانے کے لیے۔۔۔جو چارجنگ ختم ہو جانے کے سبب اف ہو گیا تھا۔۔۔

بس سیل کا سوئچ اون ہونا تھا کہ دھڑا دھڑ کرن کی کالز آنے لگیں۔۔۔

فرحا نے پہلے تو آنکھیں زور سے میچیں۔۔۔پھر ہمت جمع کر۔۔۔کرن کو کال بیک کی۔۔۔دوسری جانب سے کال فوراً ریسیو ہوئی تھی۔۔۔

فرحا۔۔۔یہ میں کیا سن رہی ہوں؟؟۔۔۔تم اور "
ابوذر۔۔کیسے؟؟؟۔۔تم تو سمیر کو پسند کرتی تھی پھر ابوذر بیچ میں کہاں سے آگیا؟؟۔۔۔میں نے سوچا تھا میں تمہیں سمجھاؤں گی لیکن مجھے موقع ہی نہیں ملا اور سب کچھ اتنی جلد بازی میں ہو گیا۔۔۔ابھی مجھے بھائی کی کال ائی اور مجھے پتہ چلا سب کے بارے میں۔۔۔یقین مانو میرا دماغ گھوم کے رہ گیا ہے۔۔۔۔۔"کرن بہت الجھی ہوئی تھی اور کیوں کر نہ ہوتی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا فرحا جیسی شریف زادی کی زندگی میں ابوذر جیسا پلے بوائے کہاں سے داخل ہو گیا؟؟۔۔۔

انس نے کلب سے نکلتے ہی کرن کو وہیں کھڑے کھڑے کال کی اور پوچھا ۔۔کیا اس نے رشتہ اٹھانے سے پہلے فرحا سے اس متعلق بات کی تھا؟؟۔۔۔جب کرن نے اسے انکار کیا۔۔۔تو پھر اس نے بتایا۔۔کے ابوذر

رحمان فرحا کو اپنی عورت کہہ کر سب کے سامنے اپنے ساتھ لے گیا ہے۔۔۔تب سے کرن اپنا سر پکڑے بیٹھی تھی۔۔۔

ابوذر اور میرا نکاح ہو گیا ہے۔۔۔"فرحا اس کے سوالوں کے جواب دینے سے قاصر تھی کیونکہ جن حالات میں اس کا نکاح ہوا تھا اور جن وجوہات کے سبب ہوا تھا وہ بتانے کے قابل نہیں تھیں۔۔۔

ہر انسان میں عیوب ہوتے ہیں۔۔ہر کسی کے اپنے گندے راز ہوتے ہیں۔۔۔جو وہ سب سے چھپا کے رکھنا چاہتا ہے حتی کے اپنے جان لوٹانے والے ماں باپ ودوستوں سے بھی۔۔۔۔اس لڑکی کے لیے بھی وہ رات ایسا ہی گناہ وعیب تھی۔۔۔جسے خدا نے پردہ میں کر دیا تھا۔۔۔اور نہ صرف پردے میں کیا بلکے اس گناہ کے واحد گواہ کو اس کا شریک حیات بنا دیا۔۔۔۔اب وہ کیوں بھلا اپنے ہی پردے کو چاک کرنے لگی۔۔۔

نکاح؟؟؟؟۔۔تم میرے ساتھ مزاق کر رہی ہو کیا؟؟؟؟۔۔" مقابل کو جیسے یقین نہ آیا ہو اپنے کانوں پر۔۔۔آنے والی بات بھی تو نہ تھی۔۔۔

" میں کیوں تم سے اس معاملے میں مذاق کرنے لگی۔۔۔اگر تمہیں یقین نہیں آرہا ہو میری بات پر۔۔تو آجاؤ۔۔میں ابوذر کے اپارٹمنٹ میں ہی ہوں۔۔۔میں اپنے شوہر کے ساتھ ہی رہتی ہوں اب۔۔چاہے تو دیکھ لو آکر۔۔۔یہ دیکھ کر تو تمھیں یقین آ ہی جائے گا کہ میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔اور نہ ہی کوئی مذاق کر رہی ہوں۔۔۔"فرحا اپنی جانب سے اسے مطمئن کرنے اور یقین دلانے کی پوری کوشش میں لگی تھی۔۔۔کیونکہ وہ جانتی تھی کرن اس کے لیے فکر مند ہے۔۔۔جیسے بہنیں ہوتی ہیں۔۔۔

فرحا۔۔۔سچ بتاؤ۔۔۔کیا کچھ ہوا ہے؟؟؟۔۔۔کیا اس نے فورس کیا ہے "
تمہیں؟؟؟۔۔۔یا کچھ اور؟؟؟۔۔۔تم تو ڈاکٹر سمیر کو پسند کرتی تھی۔۔۔یہ
ابوذر کہاں سے بیچ میں آگیا؟؟۔۔پھر تم ابوذر کو جانتی ہی کتنا ہو؟؟؟۔۔تم
نہیں جانتی۔۔۔وہ ہر بار ایک نئی لڑکی کے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔وہ لڑکیاں
ایسے بدلتا ہے جیسے ہم کپڑے بدلتے ہیں۔۔۔وہ بالکل بھی ہسبینڈ مٹیریل
"نہیں ہے فرحا۔۔۔

نہیں۔۔۔باقی تمہاری ساری باتوں سے اتفاق ہے مجھے۔۔۔لیکن آخری"
والا نہیں مانوں گی میں۔۔۔کہ وہ ہسبینڈ مٹیریل نہیں۔۔۔قسم لے لو۔۔۔
" اس میں وہ ہر خوبی ہے جو ایک اچھے ہسبینڈ میں ہونی چاہیے۔۔۔

میں نہیں مانتی۔۔"کرن فوراہی اعتراضا بولی۔۔"

مانتی تو میں بھی نہیں۔۔اگر خود نہ دیکھتی۔۔۔یقین جانو۔۔جب اسے دیکھتی ہوں تو میرا دل خود گواہی دیتا ہے۔۔پکا ہسبینڈ مٹیریل ائٹم ہے۔۔۔"

مجھے اب بھی اعتبار نہیں آرہا فرحا۔۔"وہ بے بسی سے گویا ہوئی۔۔۔"

چلو تو پھر ایک بات بتاتی ہوں اسے سننے کے بعد ضرور آئے گا۔۔۔"وہ بڑے مطمئن لہجے میں بولی۔۔۔

اسے یقین تھا اب جو وہ اسے بولے گی۔۔اس کے بعد ممکن ہی نہیں۔۔کہ کرن کو یقین نہ آئے۔۔کہ وہ خوشحال زندگی گزار رہی ہے ابوذر کے ساتھ۔۔۔

جب سے وہ میری زندگی میں آیا ہے مجھے کسی اور رشتے کی یاد ہی نہیں"
آتی۔۔۔مجھے یاد نہیں پڑتا ابوذر سے نکاح کے بعد میں ایک رات بھی روئی
ہوں۔۔۔۔بلکہ اکثر خوشی سے آنسو آجاتے ہیں۔۔جب وہ مجھے عزت دیتا
ہے جب وہ مجھے بیوی کہہ کر اہمیت دیتا ہے۔۔۔۔"فرحا کی زندگی اپنے
والدین کے بغیر گزری تھی۔۔جبکہ وہ زندہ تھے۔۔۔جب کہ وہ ایک ہی شہر
میں تھے۔۔لیکن اس کے باوجود وہ کبھی اس سے ملنے کی زحمت نہیں کرتے
تھے۔۔۔کبھی اس کی فکر نہیں کرتے تھے۔۔۔مانا وہ پورا دن تو بڑا سٹرانگ
بن کے گزار لیتی تھی۔۔لیکن اکثر راتوں میں۔۔تنہائی میں۔۔۔وہ ایک
سائیڈ میں بیٹھ کر رویا کرتی تھی۔۔اور اسے روتے ہوئے کرن نے کہیں بار
دیکھا تھا۔۔۔

اگر تم خوش و مطمئن ہو۔۔تو میں تمہاری خوشی میں خوش اور مطمئن "
ہوں۔۔۔اور سوری یار۔۔بغیر تم سے پوچھے انس بھائی کے لیے تمہارا رشتہ

اٹھادیا۔۔میں نے تو سوچا تھا کہ میں تمہیں سمجھادوں گی۔۔۔کہ تم ڈاکٹر سمیر کے پیچھے بھاگنا بند کرو۔۔اور اپنی لائف سیریس لو۔۔لیکن مجھے ان سب کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔مجھے کیا پتہ تھا کہ انس بھائی اتنی جلد بازی کریں گے۔۔اور تمہیں پرپوز بھی کردیں گے آج ہی آج میں۔۔۔"کرن کی آواز سے شرمندگی جھلک رہی تھی

۔۔

اٹس اوکے جانی۔۔۔بلکہ سوری تو مجھے کہنا چاہیے۔۔تمہارے بھائی کا دل ٹوٹا اور بیچارے کی تذلیل الگ ہوئی میری وجہ سے۔۔۔"وہ دونوں دوستیں کافی دیر باتیں کرتی رہیں۔۔۔یہاں تک کہ کرن مطمئن ہوگئی مکمل۔۔کہ فرحا بہت خوش ہے

♥*Husny Kanwal*♥

وہ فرحا سے مل کر واپس آ رہی تھی۔۔۔کے اچانک عمر نے گاڑی کو بریک لگایا۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔"

ایک بچی روڈ پر پڑی ہے۔۔۔"عمر نے سامنے روڈ پر لیٹی کم عمر بچی کو پریشان نظروں سے تکتے۔۔۔کرن کو اطلاع دی۔۔۔

سر۔۔۔مجھے لگتا ہے مس عینی سچ بول رہی ہیں۔۔۔میں نے دیکھا ہے ان" کے گھر کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔اور نہ صرف شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔بلکہ ان کی بیٹی

کتنی ڈری سہمی تھی۔۔۔"ابھی وہ اپنے کیس کے متعلق بات کر ہی رہی تھی۔۔کہ اس نے دیکھا معاویہ کا تو دھیان ہی نہیں ہے۔۔۔

سر؟؟۔۔۔"اس ہینڈسم لڑکے کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجا کر۔۔اسے" مخاطب کرتے۔۔۔وہ جھنجھلا کر بولی۔۔

۔۔۔"معاویہ حواسوں come again او۔۔سوری۔۔۔کم آگین" میں لوٹا۔۔تو فوراہی اس کی جانب متوجہ ہو کر معذرتی انداز میں۔۔۔اس لڑکی سے واپس اپنی بات دوہرانے کی ڈیمانڈ کی۔۔جس پر سدرہ کی ٹھیک ٹھاک تپ گئی تھی۔۔۔کیونکہ یہ تیسری بار تھا۔۔۔۔جب اس نے ڈیٹیل دی۔۔ اور مقابل نے نہ سنی۔۔۔

بندہ ایک دن خول چڑھا سکتا ہے دو دن خول چڑھا سکتا ہے۔۔ لیکن ہمیشگی کے لیے نہیں۔۔۔اور یہی حال سدرہ کا تھا۔۔۔ معاویہ کے توجہ نہ دینے پر ۔۔۔۔وہ سر سے پاؤں تک انگارہ ہو چکی تھی۔۔۔اس کے باوجود اس نے صبر کا دامن تھامے۔۔۔ پھر ایک بار ڈیٹیل دی۔۔۔ لیکن مقابل پھر اپنی سوچوں میں ایسا الجھا کہ سدرہ کیا بول رہی تھی۔۔اسے کچھ خبر نہیں۔۔۔۔

ویسے۔۔۔ کیا تمہیں علم تھا ابوذر اور فرحا کے نکاح کا؟؟۔۔۔"معاویہ "
نے آخر کار اس سے اپنی الجھن شیئر کر ہی لی تھی۔۔۔

اس ہینڈسم لڑکے سے ابھی تک فرحا اور ابوذر کا نکاح ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"واٹ دا؟؟۔۔"

سدرہ کو ابوذر و فرحا سے کوئی مطلب نہیں تھا نہ ہی وہ اس کے سرکل کے لوگ یا دوست تھے۔۔۔

اس نخریلو شہزادی کی زندگی بہت مشکل حالات سے گزر رہی تھی۔۔ایسے میں وہ جلد سے جلد اپنا فیوچر بنانے کی سوچے بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس کے نزدیک معاویہ لاپرواہی دکھا سکتا تھا۔۔کیونکہ وہ ایک کامیاب وکیل تھا آج۔۔۔اس کا فیوچر الریڈی کافی برائٹ تھا۔۔ساتھ ساتھ اس کے والد موجود تھے اسے سپورٹ کرنے کے لیے۔۔لیکن اس کے پیچھے کوئی نہیں تھا۔۔اس لیے وہ اپنا وقت ان فضول کی باتوں میں ضائع نہیں کر سکتی تھی۔۔۔کہ کس نے کس سے نکاح کیا۔۔کون کس کے ساتھ بھاگ گیا ہے۔۔۔کون کس کے بچے کی ماں بنا۔۔۔

بمشکل اپنا غصہ پیتی۔۔۔وہ پاؤں پٹکتی ہوئی اس کی جانب بڑھی۔۔۔

وہ سیدھا سادہ سہ لڑکا تھا اسے اپنی جانب اتنے غصے میں آتا دیکھ۔۔ایک لمحے کے لیے ٹھٹکا۔۔۔

اس نخریلو شہزادی نے مقابل کے قریب پہنچتے ہی۔۔اس کی چیئر کہ ہینڈل کو پکڑ کر۔۔۔اپنی جانب گھمایا۔۔اور دونوں ہاتھ ہینڈل پر جماتے۔۔۔۔اس کے اوپر جھکی۔۔۔

سنیں مسٹر معاویہ۔۔۔"مقابل کی آنکھوں میں اپنی غصیلی آنکھیں " گڑھاتے۔۔خاصہ جتا کر مخاطب کیا۔۔۔

معاویہ کے سامنے تو وہ ہمیشہ بھیگی بلی بنی رہا کرتی تھی۔۔ہاں میں ہاں ملانے والی۔۔۔ مسکرانے والی۔۔۔شرمانے والی۔۔۔اسکا یہ نیا روپ دیکھ نہ صرف وہ شاکڈ ہوا تھا بلکہ۔۔۔ بمشکل اس نوجوان نے اپنا تھوک گلے میں نگلا۔۔

"اب میں آپ کو پوری ڈیٹیل دوبارہ دے رہی ہوں۔۔اس لیے اسے غور سے سنیں۔۔اور مجھے ہدایت دیں۔۔کہ مجھے آگے کیا کرنا ہے۔۔۔ان فضول گوسپ کے لیے وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔ سمجھے۔۔۔" جیسے ایک سخت اکھڑ ٹیچر اپنے اسٹوڈنٹ کو سمجھا رہی ہوتی ہے غصے سے۔۔۔ بالکل اسی طرح وہ معاویہ کو ٹریٹ کر رہی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔ سمجھ گیا میم۔۔۔" وہ تو شروع سے بہت سویٹ سہ بچہ تھا۔۔کلاس کے سارے ٹیچرز اسے ہمیشہ بہت پسند کیا کرتے تھے کبھی کسی نے اسے ڈانٹا نہیں۔۔ماں باپ کا بھی لاڈلا رہا۔۔اس لیے کبھی ڈانٹ و سختی سے پالا نہیں

پڑا۔۔۔یہ پہلی بار تھا زندگی میں۔۔۔جب کوئی اسے اس طرح ڈانٹ کر سختی سے اپنی بات سمجھا رہا تھا۔۔۔اس لیے بے ساختہ ہی منہ سے "میم" کا لفظ نکلا۔۔۔

اس کے میم کہنے پر سدرہ بھی فوراً سیدھی ہو کر۔۔۔اچھنبے سے اسے دیکھنے لگی۔

میرا مطلب سدرہ۔۔۔"وہ پیارا سا لڑکا اپنا سر جھٹکتے۔۔۔فوراً ہی اپنے لفظ" کی تصحیح کرنے لگا۔۔۔

ہمم۔۔تو سنیں۔۔۔"سدرہ نے پھر ایک بار اپنے کیس کی ڈیٹیل دی۔۔۔" اور اس بار۔۔۔مجال نہیں تھی کہ اس کا ذہن اِدھر اُدھر بھٹک سکے۔۔۔

شکریہ سر۔۔۔میں آپ کو مس عینی کی بیٹی سے مل کر آنے کے بعد باقی " ڈیٹیل دیتی ہوں۔۔" وہ نرمی سے شکریہ ادا کر۔۔۔کیس کی فائل اٹھا کر ۔۔بڑے پروفیشنل انداز میں باہر چل دی۔۔۔جبکے اس کے جاتے ہی ۔۔معاویہ کا کب سے روکا سانس بحال ہوا تھا۔۔۔

افف۔۔۔کچھ زیادہ ہی کڑک ہے۔۔۔" وہ گہرا سانس لیتے۔۔۔۔ مسکرا" کر بولا۔۔اور پھر اس کا دماغ واپس ابوذر اور فرحایہ پہنچ گیا۔۔۔اس نے فورا ہی اپنا سیل نکالا۔۔۔

اوئے۔۔۔۔سچ سچ بتا۔۔کب سے اسٹارٹ تھا سب کچھ۔۔۔مجھے پوری" ڈیٹیل چاہیے۔۔۔" ابوذر کے کال ریسیو کرتے ہی۔۔۔وہ بڑے حق سے گویا ہوا۔۔۔جس پر مقابل ہلکا سہ مسکرا دیا۔۔۔

فرحامیری محبت میں پاگل ہو چکی تھی۔۔۔کہنے لگی۔۔۔مر جائے گی اگر "
اس کا ہاتھ نہ تھاما۔۔۔تو، تو جانتا ہے مجھے۔میرا دل کتنا بڑا ہے۔۔۔اور
لڑکیوں کے معاملے تو میں نے نہ کہنا سیکھا ہی نہیں ہے۔۔اس لیے کر دی
اس پر اپنی نظر کرم۔۔۔"وہ کچھ زیادہ ہی بڑھائیاں مار رہا ہے یہ دیکھ
۔۔۔معاویہ نے اپنی پیشانی مسلی۔۔۔اور مقابل کی بات سننے کے ساتھ
ساتھ۔۔۔دھاگہ لپیٹنے والے انداز میں اپنا ہاتھ ہوا میں ہلاتا رہا۔۔۔

چل چل۔۔۔ پھینکنا بند کر۔۔اور سچ بتا۔۔۔کیا سین ہے؟؟۔۔۔۔۔تم"
دونوں تو کتے بلی کی طرح لڑتے رہتے تھے۔۔۔۔پھر یہ نکاح کیسے؟؟۔۔"
معاویہ کے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھتے ہی۔۔۔دوسری جانب کچھ دیر
کے لیے خاموشی چھائی۔۔۔

جیسے وہ ٹھیک الفاظ تلاش کر رہا ہو۔۔۔پھر گمبھیر لہجے میں کہا۔۔۔"بس "یوں ہی دل کو لگ گی ٹھاکر کے۔۔۔

ابوذر نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کہ یوں ہی نہیں کہہ دیا تھا۔۔وہ جانتا تھا اس کا دل دھڑکتا ہے اس لڑکی کے لیے اب۔۔۔۔

اسکا جواب سن۔۔معاویہ مسکرا دیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ابوذر یہ لو۔۔۔"وہ ایک لمبی سی لسٹ اسے پکڑاتے ہوئے بولی۔۔۔"

کیا ہے یہ؟؟۔۔" وہ لسٹ پر ایک سرسری سی نگاہ ڈالتے ہوئے۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

" سامان کی لسٹ ہے۔۔۔کرن آرہی ہے آج مجھ سے ملنے۔۔سوری تمھیں بغیر بتائے اسے انوائٹ کر لیا۔۔۔دراصل وہ بہت پریشان تھی۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ میں خوش نہیں ہوں تمہارے ساتھ۔۔تو میں نے اسے مطمئن کیا اور اسے مزید مطمئن کرنے کے لیے ویک اینڈ کی دعوت دے دی تھی۔۔بس تمھیں بتانے کی ذہن سے نکل گئی۔۔۔مجھے صبح ہی یاد آیا۔۔۔ اس لیے پوری لسٹ بنادی ہے۔۔۔پیسے کی فکر مت کرنا۔۔۔پیسے میں بھر دوں گی بس تم سامان لے آؤ۔۔" کون نہیں جانتا تھا ابوذر رحمان کتنا شو آدمی ہے۔۔۔وہ ایک روپیہ بھی بڑا سنبھال کے رکھتا تھا اپنا۔۔۔پیسوں کی بات پر۔۔۔اس نے چھوٹی آنکھیں کر۔۔مقابل کو گھورا۔۔۔

زندگی میں پہلی بار اسے کسی کا پیسوں کے متعلق بات کرنا برا لگا۔۔ورنہ وہ تو اس قدر شو آدمی تھا کے پیسوں کے معاملے میں اپنے جگری یاروں کو بھی نہ چھوڑے۔۔۔

ابھی اتنا برا وقت نہیں آیا ابوذر رحمان کا۔۔کہ تم سے پیسے لے۔۔" وہ " منہ بسور کر بولا۔۔۔

ہونہہ۔۔"جوابا وہ ناک منہ چڑھا کر۔۔۔چل دی۔۔۔"

ویسے۔۔دنیا کا ہر آدمی اپنے بیوی بچوں کے لیے ہی کماتا ہے۔۔بچے تو نہیں " ہیں میرے۔۔۔تو خود کو ہی میری پوری جائیداد کی ملکہ سمجھو۔۔"ابھی وہ ایک قدم بھی نہ چلی تھی۔۔کہ مقابل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔اپنا سر پیچھے سے کھجاتے۔۔نادان و بھولی سے مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہا۔۔۔

پہلا جھٹکا جو ہارٹ بیٹ مس کرنے پر مجبور کر گیا۔۔وہ تھا اس کا عزت و مرتبہ دینے والے جملہ۔۔اور دوسری ہارٹ بیٹ اس نوجوان کی مسکراہٹ پر اسکپ ہوئی۔۔۔

وہ اتنا پیارا۔۔۔اتنا اپنا لگا۔۔کے ٹوٹ کے دل چاہا کے اس کی نزدیکی کو محسوس کرئے۔۔۔اور اسی چاہ میں وہ قریب آ گئ۔۔۔

کیا؟؟۔۔اچھا لگ رہا ہوں؟؟۔۔"اس لڑکی کی نگاہیں از خود محبت جھلکانے" لگی تھیں۔۔۔مقابل کیسے نہ دیکھتا۔۔۔

کچھ زیادہ ہی۔۔۔۔"وہ موم کی گڑیا جو لائٹ پیلے رنگ کی فراک و پاچامہ" زیب تن کی ہوئی تھی بے حواسی میں بے دھڑک دل کی بات بول

گئ۔۔۔ مگر اگلے پل۔۔جب مقابل کی آنکھوں کو حیرت سے بڑا ہوتے دیکھا۔۔۔تو نہ صرف حواسوں میں لوٹی۔۔بلکہ تیزی سے زبان بھی دانتوں میں دبا گئ۔

وہ۔۔وہ میرا مطلب تھا۔۔۔"ابھی بات بنانے کی کوشش کر ہی رہی تھی" بڑبڑاہٹ میں۔۔۔کہ مقابل تیزی سے قریب آیا۔۔۔اور نرمی سے اس کی ناک اور پھر ہونٹ چوم گیا۔۔۔

وہ بلش کرنے لگی تھی۔۔۔

مقابل اسے بلش کرتا دیکھ۔۔۔ مسکراتا ہوا اس کا ہاتھ تھام کر۔۔۔صوفے کی جانب بڑھا۔۔۔

بیٹھو۔۔۔"اس کے گال مارے شرمگی کہ مکمل لال ہو چکے تھے۔۔وہ اس" قدر نظر جھکائے ہوئے تھی۔۔کہ لگ رہا تھا زمین میں کچھ تلاش کر رہی ہے۔۔۔

اسے بیٹھانے کے بعد۔۔ابوذر اس سے بالکل لگ کر بیٹھا۔۔۔

فرحا کا ہاتھ اس نوجوان نے ابھی تک چھوڑا نہیں تھا۔۔اور مزے کی بات یہ تھی فرحا نے چھڑوانے کی کوشش بھی نہ کی۔۔۔جس کی وجہ سے اسے اعتماد ملا اپنی بات کہنے کا۔۔۔

" دیکھو فرحا۔۔۔میں جانتا ہوں تم نہیں چاہتی تھی کے ہمارے نکاح کا کسی کو علم ہو۔۔۔لیکن میں نے اپنے غصے میں آفس میں بتا دیا۔۔۔جس سے یہ

خبر ڈیڈ کے کانوں تک پہنچ گئ۔۔۔اب وہ تم سے ملنا چاہ رہے ہیں۔۔۔نہ صرف وہ بلکہ میری پوری فیملی۔۔۔

فیملی کا سن۔۔فرحا اسے پریشان نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

"فیملی میں کون؟؟۔۔"

"دادا دادی پھوپھو پھوپھا۔۔۔چاچا چاچی۔۔۔ان کے بچے۔۔۔سب۔۔۔"

وہ ڈر رہی تھی اپنی سسرال والوں سے ملنے میں۔۔۔اور کیوں کر نہ ڈرتی ۔۔وہ جانتی کیا تھی ابوذر کے متعلق۔۔نہ تو وہ اپنے شوہر کے متعلق کچھ جانتی تھی اور نہ ہی اس کے گھر والوں کے۔۔۔سوائے اس کہ۔۔۔کے وہ بہت امیر کبیر لوگ ہیں جبکے وہ ٹھہری ایک مڈل کلاس لڑکی۔۔۔

پھر اس کے والدین بھی تو نہ تھے اسے سپورٹ کرنے کے لیے۔۔اگر سسرالیوں نے پوچھا والدین کے متعلق۔۔تو وہ کیا جواب دے گی؟؟۔۔یہ سوچ بھی وہ مزید شرمندہ سی ہونے لگی۔۔۔۔

اسے یقین تھا ابوذر کے گھر والوں کو وہ سمجھ نہیں آئے گی۔۔۔شدید خوف لاحق ہوا۔۔کے کہیں وہ ابوذر کو فورس نہ کرئے اسے چھوڑ دینے پر۔۔۔

وہ خود نہیں جانتی۔۔وہ کیوں اتنا ڈر رہی تھی۔۔اسے کون سہ ابوذر کے ساتھ ہمیشہ رہنا تھا۔۔۔

کیا؟؟۔۔ایسے کیوں خوفزدہ ہورہی ہو جیسے کھا جائیں گے تمہیں؟؟۔۔"""
مقابل دیکھ سکتا تھا اس کے چہرے کے رنگوں کو اڑتے ہوئے۔۔

وہ استہزائیہ انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

اگر میں انہیں پسند نہیں آئی تو؟؟۔۔"وہ اپنا خوف اس سے شیئر کر "
گئی۔۔

تو ان کی پسند خراب ہے۔۔۔"مقابل لاپرواہی سے بولا۔۔۔"

اس کے نزدیک اس کی بیوی میں نقص نہیں تھا۔۔۔جو لوگ اسے پسند نہ
کریں ان کی پسند میں نقص تھا۔۔

اگرانھوں نے تمھیں فورس کیا مجھے چھوڑنے پر تو؟؟۔۔"اس نے پھر اپنا "
ایک اندیشہ اس سے شیئر کیا۔۔۔

تو میں چھوڑ دوں گا۔۔۔"وہ بڑی بے نیازی سے گویا ہوا تو مقابل اپنا سہ منہ "
لے کر اسے تکنے لگی۔۔۔

چھوڑ دو گے ؟؟۔۔"اس لڑکی کو شاید خود بھی خبر نہ ہو۔۔کس قدر شکوہ در "
آیا تھا اس کے لہجے میں۔۔۔

ہاں۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے تصدیق کرنے لگا۔۔۔"

تم واقعی مجھے چھوڑ دو گے ؟؟۔۔۔"اس بار وہ رو دی تھی۔۔۔"

ہاں مانا وقتی کی قید ہمیشہ وہ ہی لگایا کرتی۔۔۔ لیکن اب وہ ہی تھی جو اس قید سے آزادی کی چاہ رکھنے لگی تھی۔۔۔

ہاں میں چھوڑ دوں گا۔۔۔ "انھیں "۔۔جو کہیں گے کے تمھیں چھوڑ " دوں۔۔۔ سمجھی۔۔۔" وہ جیسے دل ٹٹول رہا تھا اس کا۔۔۔۔

تو یوں کہو ناں۔۔۔پتا ہے مجھے لگا تم واقعی مجھے چھوڑنے کی بات کر رہے " ہو۔۔" روہانسہ لہجے میں۔۔وہ بھولی لڑکی اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔

تو تم نہیں چاہتی کے میں تمھیں چھوڑوں ؟؟۔۔"اس کی نرم ٹھوڑی پکڑ کر " اونچی کر۔۔۔اپنی آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کر۔۔۔وہ گمبھیر لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

اس کے یوں ڈائریکٹ سوال پر۔۔۔فرحا کو اپنا سانس رکتا معلوم ہوا۔۔۔

و۔۔وہ۔۔۔"وہ ڈر گئی تھی۔۔۔ "

دل میں اس وقت جیسے طوفان مچ گیا تھا۔۔۔لیکن لب۔۔۔لب خوف کے مارے خاموش۔۔۔

اپنی اوقات سے باہر کا خواب سمجھتی تھی وہ ابوذر رحمان کو۔۔۔

کیا ہو۔۔۔وہ جواب میں ہاں کہے۔۔اور مقابل ہنس دے۔۔۔کیا عزت رہ جائے گی اس کی۔۔۔ابوذر رحمان اسے بھی ان لڑکیوں میں شمار کرے گا جو

اس کی دولت پر مرتی ہیں۔۔۔جبکے وہ نہیں مرتی۔۔وہ تو اس کے عزت دینے پر مر مٹی ہے۔۔۔

وہ بھولی نہیں تھی اب تک۔۔۔کیسے اس کے آفس میں ایک اپوائنٹمنٹ تک نہیں مل پا رہی تھی اسے۔۔۔۔جسے ایک اپوائنٹمنٹ نہ ملی۔۔۔اسے ابوذر رحمان ملے گا؟؟؟۔۔ہونہہ۔۔۔وہ اس خیال کے آنے پر جیسے خود پر ہی ہنس دی۔۔۔

بولو۔۔"وہ بے صبر اتھا جواب سننے کے لیے۔۔۔"

اپنی جانب سے اس نے نہ صرف نزدیکی بڑھادی تھی بلکے اسے اپنی فیملی سے بھی ملوانے لے جا رہا تھا۔۔تاکہ اس میں اعتماد آئے۔۔اسے احساس ہو۔۔۔کہ وہ ابوذر رحمان کی بیوی ہے۔۔۔اس کی عزت۔۔۔

ایک مرد جب ایک عورت کے لیے سیریس ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے وہ اسے اپنی فیملی سے ملوانے کی کرتا ہے۔۔اور وہ بھی یہی کر رہا تھا۔۔

کرن آنے والی ہو گی۔۔۔ہاتھ ہٹاو۔۔مجھے بہت کام کرنے ہیں۔۔۔"جس" کے پاس کچھ نہ ہو۔۔۔اسے اچانک پوری دنیا کی خوشیاں اپنے دامن میں مل جائیں تو اسے ڈر تو لگے گا ناں۔۔۔ڈر تو فطری ہے۔۔۔۔اسے بھی لگ رہا تھا۔۔۔وہ کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اس کا ہاتھ جھٹکتی۔۔وہ فورا اٹھی۔۔۔

اس کا مطلب تم ابھی بھی سمیر کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟؟۔۔"وہ ایک" قدم بھی نہیں چل سکی تھی۔۔جب ابوذر کے سوال نے اس کے قدموں کو تھاما دیا۔۔۔

وہ نہیں جانتی۔۔۔اس کا جواب نہ دینا مقابل کے تن بدن میں آگ سلگا گیا تھا۔۔۔

نہیں۔۔"وہ تیزی سے پلٹ کر بولی۔۔۔۔۔"

نہیں؟؟۔۔کتنا نہیں؟؟۔۔تم بھی مجھے انا کی طرح سیکنڈ آپشن پر رکھنا" چاہتی ہو؟؟۔۔ سمیر مانا تو ٹھیک۔۔ورنہ یہ ابوذر گدھا تو ہے ہی نکاح میں بندھا۔۔۔"ابوذر کو اس لڑکی کی خاموشی نے بہت تکلیف پہنچائی تھی۔۔۔کیونکے اس خاموشی سے واسطہ پہلی بار نہیں پڑا تھا۔۔انا بھی اس کی

محبت پر ہمیشہ ایسے ہی خاموشی اختیار کرتی تھی۔۔۔۔۔یہاں تک کے وہ وقت آیا جب وقاص نے اسے مکمل چھوڑ دیا۔۔۔اور وہ اس کی جانب لپک آئی۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟؟؟؟۔۔"فرحا کو اندازہ نہیں تھا وہ اتنا غلط مطلب" اخذ کر جائے گا۔۔۔۔اور ہوتا بھی کیسے۔۔۔وہ تھوڑی جانتی انا و ابوذر کے درمیان کیا معاملات رہے ہیں۔۔۔

وہ فوراً ہی احتجاجا چیخی۔۔۔

وہ ہی جو اس وقت دل میں ہے تمھارے۔۔۔فلحال کیری اون" بے بی۔۔۔۔"مقابل جز بز ہو کر طنزیہ کہتا۔۔۔اپنا کوٹ و لسٹ اٹھا کر چل دیا تھا۔۔۔

ابوذر تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔ابوذر۔۔۔" وہ اس کے پیچھے پیچھے دروازے" تک آئی۔۔ مگر ابوذر نہ رکا۔۔۔

۔

اس کا دل بہت بھاری سہ ہو گیا تھا۔۔۔کسی کام میں بھی پھر دل نہ لگا۔۔۔بس دل چاہ رہا تھا کے وہ کہیں سے آجائے۔۔اور وہ مس انڈر سٹینڈنگ کو دور کر دے۔۔۔

وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کے اس نوجوان کی ناراضگی اس قدر اثر انداز ہو گی اس پر۔۔۔ مگر ہو رہی تھی۔۔۔اس شدت سے ہو رہی تھی۔۔کے بار بار آنکھیں نم ہوئے جا رہی تھیں۔۔۔

سب سے پہلے ابوذر کا کمرہ صاف کرنے ہی گئی تھی آج۔۔۔

کمرہ ویسا ہی پایا۔۔ جیسے کل رات چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔

صفائی کرنے کے بعد وہ نہانے چلی گئی۔۔۔نہا کر لوٹی۔۔تو دروازہ نوک ہو رہا تھا۔۔۔دل میں پہلا خیال ابوذر کا آیا۔۔۔ لیکن پھر ذہن میں آیا اگر وہ آتا تو اس کے پاس تو چابی تھی۔۔وہ دروازہ نوک کیوں کرتا؟؟۔۔اس لیے آہستگی سے دروازے کی جانب آئی۔۔۔

پوچھا تو معلوم ہوا کہ سامان بھیجا ہے اس کے شوہر نے۔۔۔

وہ تھوڑا حیران ہوئی۔۔۔اتنی ناراضگی میں گیا تھا۔۔۔اس کے باوجود سامان بھیجنا نہ بھولا۔۔۔

اس نے فوری کھانے کی تیاری شروع کی۔۔۔

ابوذر کی ناراضگی اس پر اس قدر اپنا اثر چھوڑ چکی تھی کہ وہ بجائے کرن کے پسند کے کھانے بنانے کے۔۔۔اپنے شوہر کے پسند کے کھانے بنانے لگی۔۔۔

" کرن آئے گی اور ابوذر کو یہاں نہیں پائے گی۔۔۔تو اسے شک ہو جائے گا کہ ہمارے درمیان سب کچھ نارمل نہیں ہے۔۔۔یہ سب بھی آج ہی ہونا تھا کیا؟؟۔۔" وہ افسردگی سے دیگچی میں چمچہ چلاتے ہوئے جھنجھلائی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کچھ ہوا ہے کیا؟؟۔۔"کرن کے سوال پر۔۔وہ فورا نفی میں سر ہلانے" لگی۔۔۔

پھر اتنا روئی روئی آنکھیں کیوں ہو رہی ہیں؟؟"مقابل فکر مند ہو گئی " تھی۔۔۔

کچھ رشتے خون کے رشتوں سے گہرے ہوتے ہیں۔۔۔جیسے اس کا اور کرن کا رشتہ۔۔۔۔اس کے ماں باپ یا بہن بھائی نہیں تھے۔۔جو تھی کرن تھی۔ جیسے لڑکی اپنے ماں باپ کو مطمئن کرتی ہے اپنے شوہر کے گھر میں۔۔کہ وہ خوش ہے۔۔۔ویسے ہی وہ کرن کو مطمئن کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ دراصل ابوذر مجھے اپنی فیملی سے ملانے کا کہہ رہا ہے اور مجھے بہت ڈر لگ " رہا ہے۔۔۔کیونکے مجھے نہیں لگتا میں انہیں پسند آؤں گی۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا

ہے کہ وہ کہیں ابوذر کو فورس نہ کریں مجھے چھوڑنے پر۔۔۔۔ جیسے مہوش انٹی شروع سے وقاص کو کرتی رہی ہیں تمہارے لیے۔۔۔ تم جانتی ہو مجھے ۔۔۔ میں ان امیروں سے دور رہنا ہی پسند کرتی ہوں۔۔۔ میرا دل چاہ رہا ہے میں اپنے بال نوچ لوں۔۔۔ میں نے کیا سوچ کر ابوذر رحمان سے نکاح کی حامی بھری۔۔۔" وہ نہیں بتا سکتی تھی کہ ابوذر سے اس کی کتنی زبردست لڑائی ہو کر چکی ہے۔۔۔ اس لیے اپنی دوسری پریشانی اس پر ظاہر کی۔۔۔

وہ خود بھی نہیں جانتی۔۔۔ وہ کتنا خوفزدہ تھی ابوذر کو کھو دینے سے۔۔ اور یہ چیز کرن اس کے جملوں میں محسوس کر چکی تھی۔۔۔

"تم تو بہت محبت کرنے لگی ہو اس سے۔۔۔ اور میں سمجھ رہی تھی کہ تمہیں فورس کیا ہے ابوذر نے۔۔۔" کرن نے مسکرا کر کہا۔۔۔ تو وہ اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔

کرن میں سیریس ہوں یار۔۔۔"وہ سمجھی کرن مذاق میں لے رہی ہے " اس کی باتوں کو۔۔۔

میں بھی سیریس ہوں پگلی۔۔۔اتنا مت ڈر۔۔۔ابوذر نے نکاح کیا ہے " ناں۔۔تو وہ سنبھال لے گا سب کو خود ہی۔۔۔ایسے ہی نہیں لے جا رہا ہو گا وہ تمھیں اپنی فیملی کے سامنے۔۔۔"کرن نے نہایت مطمئن انداز میں جواب دیا۔۔تو اس کی تھوڑی ڈھارس بنی۔۔۔

اور پھر تم کون سہ اس کی گرل فرینڈ ہو۔۔۔تم اس کی بیوی ہو۔۔۔ " شریک حیات۔۔۔کوئی کتنا بھی فورس کر لے۔۔اگر مرد کے دل میں نہیں ہے ناں۔۔۔تو وہ اپنی بیوی نہیں چھوڑتا۔۔۔چاہے پوری دنیا مخالفت پر اتر

ائے۔۔۔اعتبار ہے ناں کہ محبت کرتا ہے؟؟۔۔"اس کے آخری میں کیے گئے سوال پر۔۔۔فرحا سوچ میں پڑ ئی۔۔۔

"اگر کہوں کہ پتہ نہیں تو؟؟۔۔ "

"تو پھر ڈرتی رہو۔۔۔ "

"اور اگر کہوں کے اعتبار ہے۔۔۔ "

تو پھر مطمئن رہو۔۔۔دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے اس نے کہیں نہیں جانا "
"تمہیں چھوڑ کر۔۔۔

باتیں تو اعتبار والی ہی کرتا ہے۔۔۔" وہ جیسے اس کی یادوں میں کھو کر "
بولی۔۔۔۔

اور آنکھیں؟؟۔۔وہ اعتبار دلاتی ہیں کہ تمہاری ہیں؟؟؟۔۔"کرن پھر "
بے ساختہ ہی پوچھ اٹھی تھی۔۔

تم اعتبار کی بات کرتی ہو۔۔۔وہ تو جان لیوا ہیں۔۔۔مجھے لگتا ہے وہ سمو لیں "
گی مجھے خود میں۔۔۔"اس موم کی گڑیا کو خود بھی اندازہ نہیں تھا اس کے لہجے
میں کتنی محبت جھلکنے لگی تھی ابوذر کے لیے۔۔۔

تو پھر غوطہ زن ہو جاؤ۔۔ڈر کیسا؟؟۔۔اعتبار کرؤ فرحا۔۔۔اعتبار کرؤ اور "
خوش ہو کر خدا کا شکر ادا کرو۔۔کیونکہ خدا پسند کرتا ہے نعمت پر شکر ادا
کرنا۔۔بلکہ جو نعمت پر شکر ادا کرتے ہیں خدا انہیں اور نوازتا ہے۔۔۔" وہ

بڑی محبت سے سمجھانے لگی۔۔۔کیونکہ وہ جانتی تھی فرحا ڈر رہی ہے۔۔۔وہ صرف ڈر کی وجہ سے ابوذر کی جانب اپنے قدم نہیں بڑھا پا رہی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلا گئ۔۔۔"

ویسے ابوزر کہاں ہے؟؟ نظر نہیں آرہا؟؟۔۔"وہ کافی دیر سے ڈرائنگ روم میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔ لیکن اس نے ایک بار بھی ابوذر کو نہ دیکھا۔۔۔ "

پہلے تو وہ سمجھ رہی تھی کہ شاید وہ اندر اپنے کمرے میں بیٹھ کے کام کر رہا ہو گا جیسے وقاص اکثر کرتا ہے۔۔ لیکن اب کافی دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔

جب اس نے فرحا کو کھانا سجاتے دیکھا۔۔۔تو بے ساختہ ہی پوچھ اٹھی۔۔۔

وہ۔۔۔"بس اِسی لمحے کا اسے خوف تھا۔۔کہ جب کرن اس سے "
پوچھے۔۔۔کہ ابوذر کہاں ہے اور وہ بتا نہ سکے۔۔۔

یہاں۔۔"ابھی وہ جواب دیتی۔۔اس سے قبل ہی پیچھے سے آواز آئی۔۔"
جس پر وہ دونوں پیچھے کی جانب مڑیں۔۔۔

سوری جانِ من۔۔۔لیٹ ہو گیا۔۔۔اچانک کام نکل آیا تھا ورنہ یقین کرو"
میں کبھی نہیں جاتا۔۔۔خاص طور پر تب جب مجھے پتہ ہے گیسٹ گھر پر آ
رہے ہیں اور تمہیں کام میں میری ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔"اس نے تو
آتے ہی گلے لگ کر یوں معذرت کی۔۔۔۔جیسے نہ جانے کتنے لووی ڈووی
میاں بیوی ہوں۔۔۔

ہا۔۔۔"وہ تو بے یقینی سے بس اپنے شوہر کو ہی دیکھتی رہ گئی۔۔۔جب کہ "
ابوذر ساری بات سنبھال کر۔۔۔۔کوٹ اتار کر سائیڈ صوفے پر
رکھ۔۔۔آستینیں فولٹ کرتا ہوا۔۔۔کھانا لگانے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

واو۔۔۔سارے کھانے میرے فیورٹ۔۔۔"ابوذر خاصہ حیران ہوا تھا یہ "
دیکھ۔۔۔کہ سارے کھانے اس کے پسند کے بنے ہیں۔۔۔

فرحا میں نے مانا تمھیں اپنے شوہر سے بڑی محبت ہے لیکن اس کا مطلب "
یہ تھوڑی۔۔کہ تم مہمانوں کو ذرا بھی گھاس نہ ڈالو۔۔کم از کم ایک ڈش تو بنا
ہی سکتی تھی میری پسند کی۔۔۔"کرن نے آنکھ مارتے ہوئے۔۔۔بڑی
شرارت سے شکوہ کیا۔۔جس پر وہ گڑبڑا جھیپ کر نظر جھکا گئی تھی۔۔۔

ابوذر نے پورے ٹائم میں جب تک کرن وہاں رہی۔۔۔ایک بار بھی ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کے ان کی لڑائی ہو کر چکی ہے اور وہ اس سے ناراض ہے۔۔۔اور یہی بات فرحا کے لیے بہت اہمیت رکھتی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ گھر واپس جا رہی تھی جب راستے میں ٹریفک جام پر۔۔۔ایک جگہ اس کی گاڑی رکی۔۔۔اور اسے سامنے ایک شاپ نظر آئی۔۔۔جو بچوں کے کپڑوں اور کھلونوں کی تھی۔۔

وہاں ایک بہت خوبصورت لال رنگ کا بے بی گرل سوٹ لگا ہوا تھا۔۔

اس سوٹ کو دیکھ۔۔۔وہ خاصہ رنجیدہ سی ہو گئی۔۔۔

یہ سوٹ خریدنا میرے نصیب میں شاید ہے ہی نہیں۔۔" وہ کرب کی شدت سے آنکھیں موند کر بڑبڑائی۔۔۔

ناجانے دل میں کیا سمائی۔۔۔کے اس نے گاڑی رکوائی۔۔۔اور شاپ کی جانب بڑھ گئ۔۔۔

عمر نے جب اسے بچوں کے کپڑوں کی دکان میں داخل ہوتے دیکھا۔۔۔تو افسردہ سہ ہو کر۔۔۔وقاص کو کال ملادی۔۔۔۔

وہ دیکھ چکا تھا کرن کی آنکھوں میں آنسو تھے جب وہ شاپ میں داخل ہوئی ۔۔۔اور یہی بات اس نے وقاص کو بتائی۔۔۔

لوگ اپنے مفاد کے لیے اتنا گر جاتے ہیں کہ دوسروں کی فیلنگس کا دوسروں کے جذبات کا دوسروں کے احساسات کا خیال ہی نہیں کرتے۔۔۔مہوش خاتون جیسے مفاد پرست لوگ دنیا میں بھرے پڑے ہیں جو دوسروں کی تکلیف کو تکلیف سمجھتے ہی نہیں۔۔۔

"ایک صحت مند عورت کو اس مقام پر پہنچا دیا اس عورت نے مجھے۔۔۔مالک۔کہ میں بچوں کے کپڑے دیکھ کر رو رہی ہوں۔۔۔میرا کلیجہ پھٹ رہا ہے۔۔۔مجھے بچے کی تڑپ ہو رہی ہے۔۔۔۔۔اور وہ ظالم عورت۔۔۔وہ سکون سے زندگی بسر کر رہی ہے یا خدا۔۔۔"اس نے وہ سوٹ ہاتھ میں لیا۔۔اور بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔

اس نے بد دعا نہیں دی۔۔۔اس نے تو صرف اپنے خدا کو اپنا غم بیان کیا۔۔۔جو جان لے رہا تھا اس کی اس لمحے۔۔۔

لوگ نہیں جانتے مظلوم خدا کے بڑا قریب ہوتا ہے۔۔۔جب وہ تڑپ کر روتا ہے ناں تو عرش بھی ہل جاتا ہے۔۔۔

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ❤۔۔۔بے شک وہ نہیں بھولتا۔۔۔ہم بھول جاتے ہیں لوگوں کے ستم۔۔۔وہ نہیں بھولتا۔۔۔اور یہ جملہ کے وہ نہیں بھولتا مجھے بہت سکون دیتا ہے۔۔۔راحت پہنچاتا ہے۔۔۔۔

وہ نہیں بتا سکتی تھی کسی کو۔۔وہ کس قدر خوفزدہ تھی اس بات کو لے کر۔۔ کہ لوگوں کو اگر اس کی بیماری کا پتہ چل گیا تو اسے بانجھ کہیں گے۔۔

یااللہ لوگ مجھے بانجھ کہے گے۔۔۔میں بانجھ نہیں ہوں۔۔۔یا "
اللہ۔۔"وہ آسمان (بلندی) کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔مراد اس کی بزرگی اور
برتری کی تھی۔۔گویا وہ سب سے بڑا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔

اس کے دل کو جس بات کا سب سے زیادہ خوف تھا اس نے بس وہ
کہا۔۔اپنے رب سے کہا۔۔۔گویا چھپکے چھپکے بات کی۔۔۔اور پھر آنکھیں
موند کر اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔۔

اس نے وہ ڈریس خرید لیا تھا۔۔وہ خود بھی نہیں جانتی کیوں۔۔۔لیکن بس
وہ سوٹ کو خیر کے باہر آگئی۔۔۔

اس کے گاڑی میں آکر بیٹھتے ہی۔۔۔ عمر نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔ابھی کچھ دیر کی مسافت ہی طے کی تھی۔۔۔۔کے اچانک عمر نے گاڑی کو زبردست بریک لگایا۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔"اس نے یوں بریک لگایا تھا کے کرن کا سر آگے والی سیٹ" سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔۔۔وہ خود کو سنبھالتی۔۔۔اپنے بال کان کے پیچھے کرتے۔۔۔پریشان ہو کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

ایک بچی روڈ پر پڑی ہے۔۔۔"عمر نے سامنے روڈ پر لیٹی کم عمر بچی کو پریشان" نظروں سے تکتے۔۔۔کرن کو بیک ویو مرر میں دیکھ کر۔۔۔۔اطلاع دی۔۔۔

بچی؟؟۔۔"وہ الجھی۔۔۔"

جی میم۔۔۔لگ تو بچی ہی رہی ہے۔۔۔آپ کہیں تو میں دیکھوں۔۔۔"عمر"
"کے پوچھتے ہی وہ فورا بولی۔۔۔"میں بھی چلتی ہوں دیکھنے۔۔۔

نہیں میم۔۔۔یہ آج کل لوٹنے کے طریقے بھی ہوتے ہیں۔۔۔آپ "
اندر ہی رہیں گاڑی میں۔۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔۔اگر خدانخواستہ مجھ پہ کوئی
حملہ وغیرہ ہوتا ہے تو آپ خود کو اندر گاڑی میں لاک کر لیجئے گا۔۔اور سر کو
فون کر دیجیے گا۔۔۔"عمر کے اسے ہدایت دیتے ہی وہ تھوڑا گھبرا گئی
تھی۔۔۔

یااللہ رحم۔۔۔"کرن زیر لب اللہ سے مدد مانگنے لگی۔۔۔"

میم۔۔۔وہ بچی بے ہوش ہے۔۔۔کیا کروں؟؟۔۔"کچھ لمحوں"
بعد۔۔۔عمر آکر پریشان لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

میں دیکھتی ہوں۔۔"کرن نے پھر اترنے کا کہا۔۔مگر عمر نے اسے اس "
بار بھی نہ اترنے دیا۔۔۔

نہیں میم۔۔آپ کا اترنا سیو نہیں۔۔۔میں ایک کام کرتا ہوں اس بچی کو "
یہاں لے آتا ہوں گاڑی میں۔۔۔آپ دیکھ لیں۔۔۔"کرن نے اس کی
بات سے اتفاق ظاہر کیا۔۔تو وہ فوراہی اس بچی کو اپنی گود میں اٹھا کر لے آیا
۔۔۔اور کرن کے برابر میں بیٹھایا۔۔۔

۔

وہ بچی سو رہی تھی۔۔اس لیے جب اسے بٹھایا گیا تو وہ اپنا وزن قائم نہ رکھ
سکی۔۔اور سیٹ سے گرنے لگی۔۔۔لیکن اس کے گرنے سے پہلے ہی

۔۔۔کرن نے اپنا۔ ممتا بھرا ہاتھ حائل کر۔۔۔اسے اپنی گود میں آرام سے لیٹا لیا۔۔۔

میم کیا کرنا ہے اب؟؟۔۔اسے ہسپتال لے کر چلیں یا کسی ویلفیئر؟؟۔۔ "
مجھے تو کسی ویلفیئر کی بھاگی بچی لگ رہی ہے۔۔۔"عمر کے کہتے ہی۔۔۔کرن اس بچی کو بغور دیکھنے لگی۔۔جو بہت خوبصورت تھی۔۔۔

نہیں۔۔پہلے اسے گھر لے چلتے ہیں۔۔۔"وہ نہیں جانتی کیوں۔۔لیکن "
جیسے ہی اس بچی کو اپنی گود میں لیٹایا۔۔۔سوئی ہوئی ممتا کو تڑپتا ہوا پایا۔۔۔وہ پہلے اسے گھر لے جا کر مطمئن ہونا چاہتی تھی۔۔۔کہ وہ ٹھیک ہے۔۔۔

عمر نے کچھ دیر اسے پریشان نظروں سے دیکھا۔۔۔اور پھر اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔فوراہی گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

گاڑی المعراج مینشن آکر رکی تھی۔۔۔کرن اس بچی کو اپنے کمرے میں لے آئی۔۔۔

وہ حسین لڑکی بار بار اس بچی کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھ رہی تھی۔۔کہ کہیں اسے بخار تو نہیں۔۔لیکن وہ بالکل نارمل تھی ٹمپریچر کے اعتبار سے۔۔۔پھر ایسی کیا وجہ تھی کہ وہ روڈ پر پڑی تھی؟؟۔۔۔وہ دیکھنے سے بھی بالکل تندرست معلوم ہو رہی تھی۔۔ہاں تھوڑی پتلی دبلی تھی۔۔۔لیکن صحیح لگ رہی تھی۔۔۔ایسا نہیں لگ رہا تھا جیسے کسی تکلیف میں ہو۔۔۔یا کسی اذیت کے سبب روڈ پر پڑی ہو۔۔۔

کرن اس کے پاس سے ایک لمحے کے لیے بھی نہ ہلی یہاں تک کہ۔۔۔اس ننھی بچی نے آنکھیں کھلیں۔۔۔

وہ اچانک کرن کو اپنے سامنے بیٹھا دیکھ۔۔۔چونک کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں ہی بتانے کے لیے کافی تھیں کہ وہ گھبرا گئی ہے نئے ماحول اور اس سے۔۔۔

"ڈرو نہیں بیٹا۔۔۔میں کرن ہوں۔۔۔میں ہی آپ کو لائی ہوں۔۔۔آپ مجھے روڈ پر پڑی ملی تھی۔۔۔"کرن نے فورا ہی اسے اعتبار میں لینے کی کوشش کی۔۔۔

"روڈ پر؟؟۔۔۔مگر میں تو اپنے گھر میں سوئی تھی۔۔۔"کرن کو وہ بچی بہت پریشان اور الجھی ہوئی نظر آ رہی تھی۔۔۔

"اگر یہ بچی اپنے گھر میں سوئی تھی تو پھر یہ روڈ پر کیسے پہنچی؟؟؟۔۔۔"کرن بھی اسی گتھی میں الجھی۔۔۔

"اچھا آپ پریشان مت ہو۔۔۔آپ بس مجھے یہ بتاؤ۔۔آپ کو آپ کے پاپا یا ماما کا نام پتہ ہے؟؟۔۔یا اپنے گھر کا ایڈریس؟؟۔۔۔تاکہ میں آپ کو وہاں پہنچا سکوں۔۔۔"اس پیاری سی لڑکی نے خاصہ نرمی سے استفسار کیا

"ماما پاپا تو نہیں ہیں میرے۔۔۔صرف ایک بھائی ہے۔۔۔وہی میرا سب کچھ ہے۔۔۔لیکن وہ اپنی بیوی کے ساتھ رہتے ہیں۔۔۔ان کی بیوی سے میں ملی نہیں ہوں۔۔۔لیکن وہ کہتے ہیں کے وہ بہت اچھی ہے۔۔اور وہ مجھے جلد ہی ان سے ملوائیں گے۔۔۔"

اچھا۔۔۔تو آپ مجھے اپنے بھائی کا نمبر دو میں انہیں کال کر کے بلا لیتی "
"ہوں۔۔۔وہ آپ کو لے جائیں گے۔۔۔

ان کا نمبر تو نہیں پتہ مجھے "وہ بچی فوراہی معصومیت سے بولی۔۔۔"

اچھا۔۔"کرم نے بے بسی اسے دیکھا۔۔۔"

چلو تو پھر میں ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہوں آپ کے بھائی کو۔۔۔ "
آپ پریشان مت ہو۔۔۔اچھا آپ کو بھوک لگی ہو گی۔۔۔کیا میں آپ کے لیے کھانا لگوا دوں؟؟۔۔۔ویسے کیا آپ اپنا نام شیئر کرو گی مجھ سے؟؟۔۔۔"کرن کے لیے یہ پہلا ایکسپیرینس تھا کسی بچی سے بات کرنے کا۔۔اس لیے وہ بہت ڈر ڈر کے سوال کر رہی تھی۔۔۔یہاں تک کہ نام بھی اس نے سب سے آخر میں پوچھا۔۔۔

"زینب۔۔۔زینب نام ہے میرا۔۔۔"

اوو۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔بہت پیارا نام ہے۔۔بالکل آپ کی طرح۔۔"کرن" نے اس کی ناک کی چونچ ہلکے سے پکڑتے۔۔۔ مسکرا کر بڑے پیار سے کہا۔۔۔

"یہ بچی کون ہے؟؟۔۔"ابھی کرن اسے پیار کر ہی رہی تھی۔۔۔کہ پیچھے سے رعب دار آواز آئی۔۔۔

"یہ زینب ہے۔۔۔"

وہ وجاہت سے مالا مال نوجوان اپنی خوبصورت چال چلتا ہوا۔۔ہاتھ میں پکڑی فائل میز پر رکھ کر۔۔۔بغور اس بچی کو دیکھنے لگا۔۔۔

زینب۔۔۔"وقاص نے بڑی اجنبیت سے اس نام کو دوبارہ دوہرایا"
۔۔۔جبکہ کرن نے محسوس کیا کہ اس کے آتے ہی زینب کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک ابھری۔۔۔

وہ وقاص کو دیکھ کر ویسے نہیں ڈری۔۔۔جیسے اسے دیکھ کے ڈر گئی تھی۔۔۔یہ بات اسے تعجب میں مبتلا کر گئی۔۔۔لیکن پھر اس نے یہ سوچ۔۔۔اِس خیال کو جھٹکا۔۔۔کہ شاید وقاص بہت خوبصورت ہے۔۔اس لیے اس بچی کی آنکھوں کو بھا گیا ہو۔۔۔یا اس کے بھائی میں ملتا ہو۔۔۔

"کہاں سے لائی تم اس بچی کو؟؟۔۔" وقاص کے لہجے میں کوئی تاثر نہیں تھا یہ سوال کرتے وقت۔۔۔

"مجھے روڈ پر سوتی ہوئی ملی۔۔۔"

"ان گنت بچے روڈوں پر سوتے ہیں۔۔ تو کیا سب کو اٹھا کر لے آؤ گی؟؟۔۔۔" وہ اپنے کف لنکس کھولتے۔۔۔ تھوڑا غصہ ہوا تھا۔۔۔

"وقاص۔۔۔ بچی ہے وہ۔۔۔ ایسے مت بولو۔۔۔" کرن فوراً ہی کھڑی ہو گئی تھی اس بچی کی حمایت میں۔۔۔

"تو کیا تم اسے ہمارے ساتھ رکھنے والی ہو؟؟۔۔۔" اس حسین لڑکی نے ابھی اس متعلق کچھ بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ لیکن وقاص کے سوال کرتے

ہی۔۔اس کے ذہن میں سوال آیا۔۔کیوں نہیں؟؟۔۔۔جب تک اس کا بھائی نہیں مل جاتا۔۔وہ اس بچی کو اپنے پاس رکھ سکتی تھی۔۔۔اس میں کیا برائی تھی بھلا۔۔۔اوپر سے اس کے کپڑے اور حلیہ بھی بہت اچھے گھر کا معلوم ہو رہا تھا دیکھنے سے۔۔۔جس کی وجہ سے کرن مطمئن تھی۔۔۔

"تمھیں کچھ پتا بھی ہے اس بچی کے متعلق؟؟۔۔تم کیسے کسی بچی کو یوں گھر میں اٹھا کر لا سکتی ہو؟؟۔۔۔اگر یہ کوئی چورنی نکلی تو۔۔یا اس کا کسی گروہ سے تعلق ہوا تو؟؟؟۔۔۔۔۔کچھ علم بھی ہے تمھیں آج کل کے حالات کتنے خراب ہیں" وقاص دانستہ طور پر سخت مخالفت پر اترا تھا۔۔۔کیونکے وہ جانتا تھا اس کی بیوی کا سسٹم ہمیشہ سے الٹا رہا ہے۔۔۔۔جس کام سے اسے منع کیا جائے۔۔۔وہ اسی کام کو سب سے زیادہ جستجو کے ساتھ کرتی ہے۔۔۔

کرن تو کرن۔۔۔اب تو زینب بھی اس نوجوان کا چہرہ دیکھ کر رہ گئ
تھی۔۔۔کون کہے گا یہ اس کا بھائی ہے۔۔۔۔

میں چور نہیں ہوں۔۔۔اور میں تو آپ کی ہی "زینب تیزی سے روتو سہ "
منہ بنا کر ابھی بول ہی رہی تھی کے مقابل تیزی سے بات کاٹتے
ہوئے۔۔۔ڈپٹنے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

" بڑے جب بات کر رہے ہوں تو چھوٹے بیچ میں نہیں بولتے۔۔۔"

اوا کھڑا انکل۔۔۔ڈراؤمت میری بچی کو۔۔۔"یہ کرن کی انتہا تھی۔۔۔وہ"
فوراہی زینب کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔برہمی سے مقابل کو کھا جانے والی نگاہ سے
تکتے ہوئے۔۔۔وارننگ آمیز لہجے میں بولی۔۔۔

چلو زینب۔۔۔میں آپ کو کھانا کھلاتی ہوں۔۔یہ اکھڑ انکل ایسے ہی"
ہیں۔۔"وہ منہ بسور کر کہتی۔۔۔۔اسے اپنے ساتھ لے جانے لگی۔۔۔

کرن۔۔۔"وقاص نے غصہ ظاہر کیا۔۔۔مگر وہ تو سنی ان سنی"
کرتی۔۔اسے منہ چڑھا کر۔۔۔۔۔زینب کو لے کر کمرے سے نکل
گئی۔۔۔۔

انکل؟؟۔۔اکھڑ انکل؟؟۔۔۔"وہ زیر لب کڑکڑایا۔۔۔"

یہ زیادہ نہیں ہو گیا؟؟۔۔۔"وہ چیخا تھا پیچھے سے۔۔۔۔۔اس کی آواز میں"
بے یقینی جھلک رہی تھی۔۔۔اتنی خوبصورت پرسنیلٹی پر کوئی اکھڑ انکل
بلائے۔۔۔تو صدمہ تو لگنا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اور کتنے دن رکھنے والی ہو تم اس بچی کو؟؟۔۔"پورا ایک دن گزر چکا" تھا۔۔۔

وقاص اب خاصہ جھنجھلاہٹ ظاہر کر رہا تھا اس بچی کی موجودگی سے۔۔۔

پتا نہیں چل رہا کچھ۔۔۔پولیس ڈھونڈ رہی ہے ابھی اس کے بھائی کو۔۔۔""" کرن نے خاصہ لچکدار لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

کرن وہ بچی ہماری ذمہ داری نہیں۔۔۔تم اسے ویلفیئر بھیج دو۔۔۔"وہ" اسے اب نرمی سے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

ہونہہ۔۔۔وقاص عباسی سینے میں دل ہے بھی یا نہیں تمھارے؟؟؟۔۔"""

وہ منہ بسور کر۔۔۔مایوسی سے۔۔۔چوٹ کرنے والے انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔

وقاص عباسی اس کے نزدیک سینے میں دل کی جگہ پتھر لیے گھومتا تھا۔۔۔ورنہ اتنی ہیاری بچی پر اسے پیار کیوں نہ آتا؟؟؟۔۔

" نہیں۔۔پہلے کبھی ہوا کرتا تھا لیکن پھر ایک پونی والی لڑکی آئی اور چرا لے گئی۔۔۔" یہ پہلی بار تھا جب دنیا کے سب سے ان رومینٹک بندے نے اقرار کیا تھا۔۔۔کہ اسے محبت ہوئی تھی ایک پونی والی سے۔۔۔

اس نے تو بس یوں ہی جھنجھلا کر کہہ دیا۔۔مگر کرن۔۔۔کرن تو اس کا خوبصورت چہرہ دیکھتی رہ گئ۔۔۔

وہ اکھڑا اس لمحے بہت اچھا لگا اسے۔۔۔

اس نے مسکرا کر روٹی کا لقمہ منہ میں رکھا اور پھر نظر جھکا کر۔۔۔شرمانے لگی۔۔۔جبکے مقابل بیٹھا وہ خوبرو نوجوان اسے دیکھ کر الجھا۔۔اس نے تو ایسی کوئی بات نہ کی تھی جس پہ وہ لڑکی جھیپ جائے۔۔۔

وقاص نے زینب کو موقع ملتے ہی الگ سے سمجھا دیا تھا۔۔کہ اسے کرن کو نہیں بتانا کہ وہ اس کا بھائی ہے۔۔۔تب ہی وہ اسے اپنے ساتھ رکھ سکے گا۔۔۔دوسری جانب اس نے پولیس کو بھی خرید لیا تھا۔۔۔اب پولیس کا کام صرف کرن کے سامنے بچی کے بھائی کو تلاش کرنا تھا۔۔جو انہیں قیامت تک نہیں ملنا۔۔۔۔

مہوش خاتون صبح اٹھی۔۔تو ان کے پیٹ میں شدید درد تھا۔۔انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کیا وجہ ہے۔۔ لیکن کچھ دنوں سے وہ محسوس کر رہی تھی...ان کے پیٹ میں بہت درد رہنے لگا ہے۔۔۔

انہیں کھانسی آنے لگی۔۔۔ کھانستے کھانستے جب انہوں نے اپنے منہ پر سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔تو دیکھا ان کے ہاتھوں پر خون تھا۔۔۔

وہ اس خون کو دیکھ۔۔۔کافی خوفزدہ ہو گئی تھیں۔۔۔

اپنی صحت اور خوبصورتی کو لے کر وہ شروع سے ہی بہت کانشس رہی تھی اس لیے وہ فوراہی چیک۔اپ کے لیے ہسپتال بھاگیں۔۔۔

آپ کو پیٹ کا کینسر ہے۔۔۔"۔۔بس اتنا سننا تھا کے مہوش خاتون کے " ہوش اڑ ئے۔۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ دونوں فیملی ڈنر کے لیے پہنچ چکے تھے۔۔۔

فرحا کافی نروس تھی۔۔۔۔

وہ دونوں جب ابوذر کے گھر میں داخل ہوئے۔۔۔تو اپنی نروسنس میں اس لڑکی نے ابوذر کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔۔۔

مانا وہ خفا تھا۔۔۔لیکن اس کے باوجود فرحا کے ہاتھ تھامنے پر بجائے چھڑانے کے مزید اس کی لمبی نرم انگلیوں سے اپنی انگلیاں الجھا گیا۔۔

فرحا کو اس کے نرم لمس اور ہاتھوں کی مضبوطی نے ڈھارس دی۔۔۔وہ ہلکا سہ مسکرائی۔۔مگر مقابل نے کوئی ری۔ایکشن نہ دیا۔۔۔

اور تمھارے والدین؟؟۔۔۔ان کے بارے میں بتاؤ۔۔۔وہ ملک میں ہیں" یا باہر؟؟۔۔۔"ابوذر کی پھوپھو کے سوال کرتے ہی۔۔۔فرحا ان کمفرٹیبل ہو گئی۔۔۔

یقیناوہ اس کے والدین کو جانی مانی ہنستی تصور کر رہی تھیں۔۔۔کیونکے وہ لڑکی عام نہیں ہو سکتی جسے ابوذر رحمان پسند کرئے۔۔۔

پھو پھو۔۔۔ایسے سوال نہ کریں جس سے میری وائف ان کمفرٹیبل " ہو۔۔۔"اس نوجوان نے تڑاک سے لہجے میں کہا۔۔۔تو سب اس کا چہرہ دیکھنے لگے۔۔۔

وہ یہاں اسے فیملی سے ملانے اس لیے نہیں لایا تھا کے فیملی ممبرز اس کے متعلق جانیں۔۔۔اگر اسے ملوانا ہی ہوتا تو پوری میڈیا کے سامنے ایک ساتھ ہی لے آتا۔۔۔اصل مقصود تو اس لڑکی کو مسز ابوذر رحمان ہونے کی اہمیت دلانا تھا۔۔۔جتانا تھا۔۔۔کیا ہے وہ اس کے لیے۔۔۔

ابوذر۔۔۔یہ تو رسمی سوالات ہیں بیٹا۔۔۔ہمیں بھی تو پتا ہو کے ہماری بہو" کس برادری و کس خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔۔"انھوں نے ابوذر کو نرمی سے سمجھانے کی سعی کی۔۔۔

فرحا بہت ڈر گئی تھی یہ سوچ۔۔کے جب اس کے والدین کی طلاق اور دوسری شادی کے متعلق یہ ہائی فائے لوگ سنیں گے تو یقینا باتیں بنائیں گے۔۔۔

او۔۔پلیز پھوپھو۔۔۔۔اب آپ دقیانوسی باتیں کر کے مجھے میری وائف" کے سامنے شرمندہ کر رہی ہیں۔۔۔"وہ نوجوان خاصہ جھنجھلا کر کہتا۔۔۔ بات ہی ختم کر گیا۔۔۔

فرحا ڈونٹ مائنڈ پھوپھو ذرا پرانے خیالات کی ہیں۔۔۔"ابوذر نے سب "
کے سامنے اس سے معذرت کر کے جتا دیا تھا۔۔۔کے وہ اپنی بیوی کے آگے
کیسے ڈھال بن کے کھڑا ہے۔۔۔

ہیلو۔۔۔سوری لیٹ ہو گیا۔۔۔"اسی لمحے سمیر ڈائننگ روم میں داخل "
ہوا۔۔۔

ابوذر واقف تھا کہ سمیر وہاں آئے گا۔۔لیکن اس کے باوجود وہ عجیب سی
بے قراری کا شکار ہوا۔۔۔

اپنی ان سیکیورٹی میں اس نے کب فرحا کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔۔۔اسے
خبر ہی نہیں۔۔۔

سمیر کی آواز سننے کے باوجود ابوذر کے اچانک کس کے ہاتھ پکڑنے کے سبب۔۔فرحا چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"کچھ چاہیے؟؟۔۔۔"

نہیں تو۔۔۔"ابوذر نے فورا نفی میں سر ہلایا۔۔۔"

"تو ہاتھ کیوں پکڑا؟؟۔۔"

"کیوں گناہ ہے اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑنا؟؟۔۔۔"مقابل پہلے تو اپنے ہی عمل پہ حیران ہوا۔۔کیونکہ اسے تو خبر ہی نہیں تھی ہاتھ پکڑ لینے کی۔۔۔لیکن پھر اپنا بھرم قائم رکھتے۔۔فورا ہی نروٹھے لہجے میں پلٹ سوال کیا۔۔

نہیں۔۔بس تھام کر چھوڑنا مت۔۔۔" وہ مقابل کی آنکھوں میں جھانکتے "
۔۔۔ایک سحر میں دل کی بات۔۔بہت سادہ لہجے میں بول گئ۔۔۔جبکے
مقابل ایک دو ثانیوں کے لیے سانس تک روکے اسے تکتا رہ گیا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا لو برڈز؟؟۔۔کچھ خیال کرو کنواروں کی فیلنگس کا۔۔۔" سمیر "
جب ٹیبل تک پہنچا۔۔۔تو وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں محو
تھے۔۔۔نہ صرف سمیر بلکہ باقی سب بھی یہ منظر اچھنبے سے تکنے لگے۔۔۔

ابوذر رحمان پلے بوائے مشہور تھا زمانے میں۔۔۔اس کے ارد گرد کبھی
خوبصورت لڑکیوں کی کمی نہیں رہی تھی۔۔اسے ڈارک کلرز اور ماڈل
لڑکیاں پسند تھیں جو شوخ ہوں جن میں بولڈنس بھری ہو۔۔لیکن اس کے
باوجود اپنی پسند سے بالکل ہٹ کر۔۔وہ ایک سادہ سی لڑکی لے کر آیا تھا فیملی
سے ملانے۔۔۔وہ بھی ڈائریکٹ اپنی بیوی بنا کے۔۔۔۔اس پر ابوذر کا اس

لڑکی کو محبت سے تکنا۔۔۔اور ایسے محبت سے تکنا کے اس کے علاوہ گویا وہاں کوئی موجود ہی نہ ہو۔۔۔ حیرت بلائے حیرت نہ تھا تو اور کیا تھا؟؟؟۔۔۔۔

سمیر نہ چاہتے ہوئے بھی اس منظر کو دیکھ رنجیدہ سہ ہوا۔۔۔اس کے دل کو یہ منظر چبھ سہ رہا تھا۔۔۔ مگر اپنے بکھرتے جذبات کو مسکراہٹ میں چھپاتے۔۔۔وہ شرارت سے ٹوکنے لگا۔۔۔ جس پر وہ لو برڈز حواسوں میں لوٹے۔۔۔

فرحا کے گال ٹوکے جانے کے سبب۔۔۔ ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گئے تھے

۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

بس اس کا ایک بار کہنا تھا کے ہاتھ نہ چھوڑنا۔۔۔پھر تو یہ جملہ اس نوجوان کے مانو دل پر لکھ گیا۔۔۔۔

پوری محفل گزر گئ۔۔اس نے ہاتھ نہ چھوڑا۔۔۔ حتی کے اپنے اپارٹمنٹ واپس آنے کے باوجود بھی۔۔۔اب وہ ہاتھ چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔

کہاں؟؟۔۔۔"وہ ہاتھ پکڑ کر ڈائریکٹ اپنے کمرے کی جانب لے جانے" لگا۔۔تو فرحا فوراہی دھڑکتے دل کے ساتھ استفسار کرنے لگی۔۔۔

کیا مطلب کہاں؟؟۔۔کیا تم نے نہیں کہا؟؟۔۔کے تھام کر چھوڑنا" نہیں۔۔۔"دنیا جہاں کی معصومیت اپنے چہرے پر سجائے۔۔۔وہ بھولے پن سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

آنکھوں میں بے قراری تھی اس کے۔۔۔بلا کی بے قراری۔۔۔

اس کا جواب سن۔۔۔فرحا کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔

وہ تو خودکشی کرنے چلی تھی۔۔۔لیکن پھر خدا کے خوف سے نہ کی۔۔۔کے وہ حرام ہے۔۔۔اور ایک حرام کام کے بعد وہ دوسرا حرام کام کر کے اپنے خدا کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

بہت معافیاں مانگتی تھی وہ خدا سے۔۔۔وہ ہی جانتی ہے کتنا روئی ہے وہ اپنے رب کے سامنے۔۔۔وہ اپنے گناہ پر پردہ ڈالے رکھنے کی خواہش مند تھی۔۔۔اور دیکھو۔۔۔اس کا پردہ ہو گیا۔۔۔

اس نے دنیا کے خوف سے خودکشی کو ترک کر۔۔خدا کے خوف سے زندگی کا انتخاب کیا۔۔۔اور وہ زندگی کچھ یوں حسین ہوئی۔۔کہ خوابوں میں بھی نہ گزری تھی۔۔۔

کوئی کہہ سکتا تھا اس پلے بوائے کو دیکھ کر۔۔۔جو کپڑوں کی طرح لڑکیوں کو بدلہ کرتا تھا۔۔کہ وہ ایک دن ایک عورت کا پابند ہو جائے گا۔۔۔۔عورت بھی وہ۔۔جو اس کی پسند کے بالکل مخالف تھی۔۔۔جسے وہ ایک رات کی قیمت دے کر بھگا رہا تھا اپنی زندگی سے۔۔۔لیکن بھگاتے وقت۔۔کب خبر تھی کہ اس کا پیسے منہ پر مار جانا ہی دل میں کوئی ڈور بندھا جائے گا۔۔۔ایسی ڈور۔۔۔جو اسے نکاح پر اکسا دے گی۔۔۔

کب تک تھام کے رکھو گے؟؟۔۔"آنکھیں تو بول ہی رہی تھی۔۔لیکن وہ" پھر بھی تصدیق چاہتی تھی۔۔دل کے سکون کے لیے۔۔

(کب تک) میں قید ہے اور میں قید نہیں چاہتا اب۔۔انشاءاللہ جنت کی "
حوروں کی سردانی تم ہی ہو گی۔۔"اس نے قریب آکر۔۔۔اپنی بیوی کی
پیشانی کو چومتے۔۔ بڑی محبت سے کہا۔۔۔

اس نے محسوس کیا۔۔۔اس لڑکی کی دل کی دھڑکنیں بہت تیز ہو رہی
ہیں۔۔۔ لیکن وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔اس سے کہیں زیادہ تیز ابوذر الرحمان
کی دل کی دھڑکنیں تھیں۔۔۔

وہ دھڑکتے دل تھے۔۔۔جو ایک ساتھ دھڑک رہے تھے آج۔۔۔ایک
دوجے کے لیے۔۔۔

یاد رکھنا۔۔۔ایک بار اس دروازے میں انٹر ہونے کے بعد۔۔۔واپسی کا"
راستہ نہیں ملے گا۔۔۔"اس کے گمبھیر لہجے میں کہتے ہی۔۔۔مقابل ایک
لمحے کے لیے اس کا چہرہ بغور دیکھنے لگی۔۔اور پھر بغیر کسی خوف کے کمرے
میں ایسے داخل ہو گئی جیسے کوئی رانی اپنے محل میں ہوتی ہے۔۔۔مقابل
مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے داخل ہوا تھا۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کرن نے بہت کوشش کی۔۔۔لیکن زینب کے بھائی کو تلاش نہ کر سکی۔۔۔

اس کی پیاسی ممتا نے زینب کو خود سے دور کرنے کی اجازت نہ دی۔۔۔

جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا۔۔ویسے ویسے کرن کی محبت زینب کے لیے بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

کرن کے نزدیک۔۔۔وقت کے ساتھ وقاص کا احتجاج بھی دم توڑ گیا تھا۔۔۔اب اسے زینب کے ساتھ رہنے پر کوئی اعتراض نہ تھا۔۔۔

وہ سیڑھیوں سے اتری۔۔۔تو نگاہ سامنے کے منظر پر گئی۔۔۔اور وہ ایک لمحے کے لیے ٹھٹکی۔۔۔۔۔وقاص و زینب ایک ساتھ بیٹھے پاکستان و انڈیا کا میچ دیکھ رہے تھے۔۔۔حیرت ان کے ایک ساتھ میچ دیکھنے پر نہ ہوئی۔۔حیرت تو فقط ان کے ایک جیسے انداز پر ہوئی۔۔

وقاص صوفے سے ٹیک لگائے۔۔۔ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھ۔۔ہر تھوڑی دیر بعد۔۔۔ہلکی سے ٹھوڑی مسل۔۔۔۔گمبھیر نگاہوں سے ایل سی

ڈی کو تکتے۔۔۔الٹا ہاتھ کی انگلیوں کو صوفے پر پیانوں بجانے والے انداز میں تیز تیز چلاتے۔۔۔ میچ دیکھ رہا تھا۔۔اور بالکل اسی انداز میں چھوٹا ور ژن زینب تھی۔۔۔

اس کا ہر عمل بالکل وقاص جیسا تھا۔۔۔اس لمحے کرن نے پہلی بار محسوس کیا ۔۔کے زینب وو قاص بہت حد تک ایک جیسی عادات کے مالک ہیں۔۔۔۔

اس طرح کی عادات تو ماں باپ اور بچوں۔۔یا بہن بھائیوں میں ایک جیسی " ہوتی ہیں۔۔" وہ زیر لب کنفیوز ہو کر بڑبڑائی۔۔۔

دل میں ایک خدشہ ابھرا۔۔۔جس پر وہ خوف میں مبتلا ہوئی۔۔۔لیکن اگلے ہی پل۔۔اس نے فورا اس خیال کو جھٹکا۔۔۔

کچھ چیزوں کا پردہ صرف تب تک قائم رہتا ہے جب تک آپ کو محسوس نہ ہو۔۔۔۔اور بس آپ کو علم ہو جائے۔۔یا بھنک لگ جائے۔۔پھر دیکھیں۔۔وہ چیز آپ کے سامنے خود ظاہر ہوتی دیکھائی دینے لگے گی۔۔اود کچھ ایسا ہی اس کے ساتھ ہونے لگا۔۔۔

پری اور وجدان کی شادی میں زینب اس کے ساتھ تھی۔۔۔۔آہستہ آہستہ سب ہی کو خبر ہو گئی تھی کے کرن ایک بچی پال رہی ہے۔۔۔

پری کی بارات میں۔۔وہ یوں ہی کھڑی تھی جب اس نے زینب کو اچانک اپنی جانب بھاگ کر آتے دیکھا۔۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔"اس نے محسوس کیاوہ ننھی شہزادی کسی سے چھپ رہی"
ہے۔۔۔زینب نے کوئی جواب نہ دیا۔۔بس اس کے نیٹ کے دوپٹے میں خود
کو چھپانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

اس کی معصومیت پر کرن مسکرادی۔۔۔

بہت دنوں بعد ملے۔۔۔"ابھی وہ زینب کے ساتھ لگی تھی۔۔۔کے پیچھے"
سے آنے والی زنانی آواز نے اسے اپنی جانب مخاطب کیا۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔جی۔۔۔"مہوش خاتون کو دیکھ۔۔۔جیسے سارے اپنے زخم یاد"
آگئے ہوں۔۔۔

کینسر کے سبب مہوش خاتون کا وزن تیزی سے گھٹ رہا تھا۔۔وہ پہلے کے مقابلے خاصہ دبلی معلوم ہو رہی تھیں اب۔۔۔اور اس بات کو کرن نے پہلی نگاہ میں محسوس کیا۔۔۔مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔

اور۔۔۔کب چھوڑ رہی ہو پھر میرے بیٹے وقاص کو؟؟۔۔۔"کرن کو" اندازہ نہیں تھا وہ اتنا سخت جملہ اتنی آرام سے پوچھ لیں گی۔۔۔گویا کوئی بات ہی نہ ہو۔۔۔۔

وہ ایک دو ثانیوں تک انھیں غراہٹ کے ساتھ تکتی رہی۔۔۔پھر اپنے نیٹ کے دوپٹے میں لپٹی وچھی زینب کا ہاتھ پکڑ کر چل دی۔۔۔

کرن۔۔۔وقاص کو وارث کی ضرورت ہے اب۔۔میں تمھاری جگہ ہوتی" تو کبھی وقاص کی کامیابیوں کی یوں دشمن نہ بنتی۔۔۔تم جیسی بانجھ۔۔۔اولاد

کا سکھ کبھی نہیں دے سکتی اسے۔۔یہ جاننے کے باوجود کیسے تم اسے خود سے باندھ کے رکھ سکتی ہو؟؟۔۔"ان کے پورے جملے میں سب سے قابل اعتراض و تکلیف دینے والا لفظ اسے بانجھ لگا۔۔۔۔

اس لفظ پر جیسے اس کی روح تک تلملا اٹھی ہو۔۔۔

پہلی بات۔۔میں بانجھ نہیں۔۔۔اور نہ ہی میں اپنے خدا کی رحمت سے " مایوس ہوں اب تک۔۔۔اور نہ ہوں گی۔۔۔کیونکے میں جانتی ہوں وہ قادر ہے پہاڑوں کو چیر کے رکھ دینے پر۔۔۔۔وہ ہی ہے جس نے حضرت عیسی کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔۔۔اس کے لیے کچھ نہ ممکن نہیں۔۔۔اور رہی بات وقاص کے ساتھ کی۔۔۔تو میرا شوہر آپ جیسی مطلبی و گرئی ہوئی عورت سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا۔۔تو پلیز زبردستی ہم پر اپنے آپ کو مسلط نہ کریں۔۔۔ورنہ میں تو پھر آپ کو تمیز سے کھڑے ہو کر جواب دے رہی

ہوں و قاص تو اس کی بھی زحمت نہیں کرے گا۔۔۔"اس نے آخری جملہ خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔ گویا منہ پر ذلیل کیا ہو۔۔۔اور پھر ان ہی کے سامنے زینب کو لے کر جانے لگی۔۔۔

یہ بچی؟؟؟۔۔یہ تمھارے ساتھ کیسے؟؟۔۔"مہوش خاتون اس کے قرارے جواب پر تلملا ہی رہی تھیں۔۔۔کے اچانک ان کی نگاہ دوپٹے میں چھپی بچی پر گئی۔۔اور وہ تیزی سے کرن کے آگے آکر۔۔۔اس کا راستہ روکتے ہوئے پوچھنے لگیں۔۔۔۔

آپ جانتی ہیں اسے؟۔۔۔"اس حیسن گڑیا نے اپنا لہنگا سمبھالتے " ہوئے۔۔۔ابرو اچکا کر۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

اوو۔۔۔ڈونٹ سے۔۔۔کے وقاص نے تمھیں ابھی تک بتایا نہیں کے یہ "
بچی کون ہے۔۔۔"مہوش خاتون نے حقارت سے زینب کے ننھے وجود کو
تکتے ہوئے کہا۔۔تو کرن کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

اس کے دل میں جو خدشہ کافی وقت سے تھا۔۔وہ مہوش بیگم کی بات
سن۔۔۔مزید ابھرا۔۔۔

کو۔۔کون ہے یہ؟؟۔۔"وہ ڈر رہی تھی سوال کرتے ہوئے بھی۔۔۔"

اسے اپنی آواز میں لرزتا پن محسوس ہوا۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے کون ہو گی؟؟۔۔۔تمھیں نہیں لگتا اس کی شکل وقاص "
سے بہت ملتی ہے۔۔۔"ان کے مفاہمانہ انداز میں کہ کر مسکراتے

ہی۔۔۔کرن کے ہوش اڑ ئے۔۔۔اس نے ایک بار اپنے دوپٹے میں چھپی زینب کو دیکھا۔۔اور پھر اگلے ہی پل۔۔۔اس کا سر چکرا گیا۔۔۔

وہ دھڑام کر کے وہیں گارڈن میں گر گئی تھی۔۔

اس کے گرتے ہی لوگ فوری جمع ہونے لگے۔۔۔

دیکھ لو وقاص۔۔مجھ سے الجھنے کا نتیجہ۔۔۔اس لڑکی کے لیے تم نے" ہمارے پیسے بند کیے۔۔۔ہماری زندگیوں کو تنگ کیا۔۔۔حتی کے میرے کینسر کی رپورٹ دیکھ کر بھی پیسے دینے کے لیے تیار نہ ہوئے۔۔۔۔اب دیکھو۔۔۔میں کیسے مرتے مرتے بھی تمھاری اور کرن کی محبت کو اپنے ساتھ دفنا لے جاؤں گی۔۔۔"مہوش خاتون کو اپنے پیٹ کے کینسر کے علاج کے لیے اچھی خاصی رقم درکار تھی اسی لیے وہ اپنی رپورٹ لے کر آنسو بہاتی

وقاص کے پاس جا پہنچی۔۔۔ مگر وقاص نے۔۔۔ان کا پیسے لوٹنے کا نیا ڈرامہ گمان کر۔۔۔رپورٹس پر توجہ ہی نہ دی۔۔۔

انھوں نے جو کرن کے ساتھ کیا۔۔اس کے بعد وقاص کا ان پر سے اعتبار ختم ہو گیا تھا۔۔۔اور جب ایک بار اعتبار ختم ہو جائے۔۔تو پھر سامنے والا کتنے بھی دعوے کرتا رہے۔۔۔کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

مہوش خاتون نے دانستہ طور پر وقاص کی زندگی میں شک کی چنگاری چھوڑ دی تھی۔۔

شک کی چنگاری آگ کی چنگاری سے زیادہ بھیانک و نقصادہ ہوتی ہے۔۔۔آگ میں جلنے کے بعد پھر خاک بچ جاتی ہے۔۔۔شک میں جلنے کے بعد خاک بھی نصیب نہیں ہوتی۔۔۔

اسے ہوش آیا۔۔۔تو وہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟۔۔"اس کی آنکھ کھلتی دیکھ۔۔۔وقاص فوراہی فکر مند " ہو کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

زینب کون ہے وقاص؟؟۔۔"اس خوبرو نوجوان کا چہرہ دیکھتے ہی۔۔۔وہ" سرد مہری سے سوال کرنے لگی۔۔۔

وقاص نے اس کی آنکھوں میں جھلکتی سرخی دیکھی۔۔۔اور وہ سمجھ گیا۔۔۔کے اسے زینب کے متعلق کچھ پتا چل گیا ہے۔۔۔

میرے باپ کی بیٹی۔۔۔"مقابل نے ڈائریکٹ جواب دیا۔۔۔"

اس کے لہجے میں کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔

ہونہہ۔۔۔شرم نہیں آتی تمھیں؟؟۔۔اپنا گناہ اپنے مرحوم باپ پر ڈالتے " ہوئے۔۔۔جو مر چکے ہیں کم از کم انھیں تو بخش دو۔۔" وہ حلق کے بل دھاڑی۔۔۔

برداشت نہیں ہو رہا تھا اس سے۔۔۔کے اس کے شوہر کی کسی دوسری عورت سے بیٹی ہے۔۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہا۔۔۔وہ واقعی میرے باپ کی بیٹی ہے۔۔۔میری " "بہن۔۔۔

تمھاری بہن ؟۔۔۔"وہ الجھی۔۔۔"

لیکن اس بار پہلے والی غلطی نہیں دوہرائی اس نے اپنی۔۔۔اس نے وقاص کو اپنی بات کی وضاحت دینے کا پورا موقع دیا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ میری بہن ہے۔۔۔میرے ڈیڈ کا۔۔"وہ خاموش ہوا۔۔پھر" اس نے اوپر کی جانب چہرہ کر۔۔ایک گہرا سانس بھرا۔۔۔جیسے ہمت جمع کی ہو۔۔۔سچ بتانے کی۔۔۔

میرے ڈیڈ کا گھر کی ملازمہ کے ساتھ آفئیر تھا۔۔۔یہ اسی کا پھل" ہے۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

بہت غم و غصہ تھا اس کے اندر۔۔۔اور کیو نکر نہ ہوتا۔۔۔اس کے باپ کی دل لگی نے ایک بچی کی زندگی تباہ کر دی تھی۔۔۔اسے پوری دنیا کے سامنے گالی بنا کر چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

اگر زینب کے متعلق باہری دنیا کو پتا چل گیا تو یقینا اس کے خاندان کی عزت مٹی میں مل جانی تھی۔۔۔

لوگ کیا کہتے۔۔۔گھر کی ملازمہ کو بھی نہ چھوڑا۔۔۔

مگر تم نے تو کہا تھا وہ اچھے تھے۔۔ تمھاری ماں نے جھوٹے الزام لگائے " تھے کے وہ عیاش ہیں۔۔۔" وہ تیزی سے بولی۔۔۔

وہ اس وقت واقعی اچھے تھے۔۔۔بعد میں اگر ان کا کردار خراب ہو گیا تو"
میں کیا کہہ سکتا ہوں۔۔ویسے بھی مرد کا تو مرتے دم تک کوئی اعتبار ہی نہیں
اس معاملے میں۔۔"اس نے آخری جملا جل ککڑے انداز میں بول تو
دیا۔۔لیکن پھر اسے یاد آیا۔۔۔وہ بھی مرد ذات سے ہی تعلق رکھتا ہے
۔۔جس کے سبب۔۔اس نے ہلکے سے اپنی چوڑئی پیشانی مسلتے۔۔۔نچلے
ہونٹ کو کس کے دبایا۔۔۔

کرواؤں گی۔۔۔"وہ قطعی لہجے میں بولی۔۔۔ DNA میں پھر بھی"

تم شک کر رہی ہو مجھ پر؟؟۔۔"مقابل برہم ہوا اس کی بات سن۔۔۔"

ہاں۔۔۔کیونکے مرد کا تو مرتے دم تک کوئی اعتبار ہی نہیں۔۔۔"وہ اسی "
کے لفظوں کو پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔"ویسے بھی تمھاری تو نہیں ہے
"ناں۔۔پھر کیوں ڈر رہے ہو؟؟۔۔۔۔

میں ڈر نہیں رہا۔۔۔اور نہ ہی وقاص عباسی کسی سے ڈرتا ہے۔۔۔میں نے "
تمھیں سچ بتا دیا ہے۔۔۔اب یقین کرنا نہ کرنا تمھاری مرضی۔۔۔"وہ سرخ
ہوتے چہرے کے ساتھ۔۔۔اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا ہوا۔۔۔بے نیازی و
برہمی سے اٹھا۔۔۔

تمھاری امی نے شک ڈال دیا ہے میرے دل میں۔۔۔پلیز۔۔۔کروا"
لو۔۔مجھے سکون آجائے گا۔۔یقین کرؤ۔۔۔مجھے پورے ستر فیصد یقین ہے
" کے تم سچ کہ رہے ہو

اور باقی تیس کا کیا؟؟۔۔"ایک ابرو اچکا کر۔۔۔وہ خوبرو نوجوان تفتیشی" انداز میں پوچھ اٹھا۔۔۔

وہ تمھاری مردذات والی بات کی وجہ سے اٹکا ہوا ہے۔۔۔"وہ معصومانہ چہرہ" بنائے بولی۔۔تو مقابل کا شدت سے دل چاہا اپنی زبان کچل ڈالے۔۔۔کیا سوچ کر اس نے اپنی بیوی کے سامنے۔۔۔وہ جملہ ادا کیا۔۔۔

تم نے زینب کی ذمہ داری کیوں لی؟؟۔۔۔۔"وہ اچانک بڑے تجسس سے" پوچھنے لگی۔۔۔

بھلا کون سہ بیٹا اپنے باپ کی ناجائز اولاد کو پالتا ہے۔۔۔

میں نے کبھی لینا نہیں چاہی تھی۔۔۔ مگر مجبور ہوا۔۔اسکی ماں ڈیلیوری کے "
وقت انتقال جو کر گئی تھی۔۔۔اس بچی کا کیا گناہ؟؟۔۔گناہگار تو وہ تھے
جنھوں نے خدا کی بنائی ہوئی حدود کو پار کیا۔۔۔کوئی مانے یا نہ مانے عباسی
خاندان کا خون ہے اس کی رگو میں۔۔۔میں حرام و حلال کو انسانیت پر فوقیت
نہیں دے سکتا۔۔۔لوگوں کا کیا۔۔۔وہ تو مجھے بھی حرام سمجھتے
ہیں۔۔۔میں۔۔۔" وہ کچھ لمحے خاموش ہوا۔۔۔۔

اپنا بچپن یاد کر۔۔وہ کرب میں مبتلا ہو جایا کرتا تھا۔۔۔جیسے اس لمحے ہو رہا
تھا۔۔۔۔

اس نے محسوس نہیں کیا۔۔وہ کرن کو اپنے دل کی ہر بات بہت آسانی سے
شئیر کر پا رہا تھا اب۔۔۔جیسے وہ اسی کی روح ہو۔۔۔اسی کا حصہ۔۔۔۔۔

اسے آج اپنے دل کی باتیں کرنے کے لیے نشے میں ہونے کی اداکاری بھی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں پڑی تھی۔۔۔

"میں اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔کتنا دردناک ہوتا ہے لوگوں کا آپ کو ایک گالی کی طرح ٹریٹ کرنا۔۔۔میں اس کرب سے گزرا ہوں۔۔۔میں نہیں چاہتا وہ سب میری بہن بھی دیکھے۔۔۔میری بار پر کوئی نہیں تھا جو میرے لیے لڑتا۔۔۔لیکن اس کی بار پر۔۔۔اس کا بھائی موجود ہے۔۔۔میں اسے دنیا کے سامنے تب لاوں گا جب وہ اپنے پاوں پر خود کھڑی ہو گی۔۔۔خود مختار ہو گی۔۔۔اسے کسی کے ساتھ ہونے یا نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا ہو گا۔۔۔بالکل تمھاری طرح۔۔۔"اس کا آخری جملہ کرن کو حیرانگی کے غوطے کھلا گیا تھا۔۔۔

وقاص عباسی۔۔۔وہ نوجوان جو اسے یوس لیس کہا کرتا تھا۔۔آج اسے ایک مثالی عورت کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا اپنی بہن کے لیے۔۔۔

کرن کا دل مسرت سے بھر آیا تھا۔۔۔

پوری دنیا کی تعریف ایک طرف۔۔۔اور مسٹر وقاص عباسی کی تعریف ایک طرف۔۔۔

اب 99 فیصد ہو گیا ہے۔۔۔"اس کے جھلملاتی آنکھوں کے ساتھ کہتے " ہی۔۔۔وقاص نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ حیران تھا اس کی اڑیل مرغی اتنی جلدی کیسے بدل گئ۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔"

کیونکے۔۔۔تم نے اپنی جذباتی باتوں سے سعید غنی کی بچی پٹالی ہے۔۔۔""
وہ دیکھ سکتی تھی۔۔۔اس کا شوہر کس قدر اذیت میں تھا اس لمحے۔۔۔جیسے
ماضی کا تو تذکرہ بھی اسے تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہو۔۔۔

سنجیدہ و افسردہ ماحول کو۔۔اس کے مضحکہ خیز جملے نے ایک لمحے میں
بدلا۔۔۔

وہ ایک آنکھ ونگ کرتے۔۔۔خاصہ شرارت سے بولی۔۔۔جس پر مقابل
کے ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی تبسم بکھر ئی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ لیکن تمھارے اس بچے ہوئے ایک فیصد شک کے لیے میں "
کروالوں گا۔۔۔ "مانا یہ اس کی توہین تھی۔۔۔ لیکن اپنی انا وایگو کو DNA
سائیڈ میں رکھ۔۔اس نے صرف اپنی بیوی کے متعلق سوچا۔۔۔

وہ اس کے دل میں سو کا سو فیصد حصہ محبت رکھنا چاہتا تھا۔۔اگر ایک فیصد
بھی شک کو جگہ ہو۔۔۔ تو کیونکر ہو۔۔۔

کرن اس کے جواب پر مسکرائی۔۔۔ تو مقابل کو اپنے دل میں سکون اترتا
محسوس ہوا۔۔۔ وہ نہیں جانتی۔۔ کتنا فکر مند ہو گیا تھا اس کے اچانک
بے ہوش ہو جانے پر۔۔۔۔

وہ قریب آکر۔۔۔ اس پر جھکتا۔۔۔ ابھی کس کرنے ہی لگا تھا۔۔۔ کے باہر
سے آواز آئی۔۔۔

کرن انٹی۔۔۔کیا میں اندر آجاوں؟"بس زینب کا پوچھنا تھا۔۔۔کے "
وقاص فوراسیدھا ہو۔۔۔اکڑ کر کھڑا ہوا۔۔۔

بیٹا اجازت مانگنے کے بعد۔۔۔جواب کے انتظار میں رکتے بھی ہیں"
۔۔۔"زینب پوچھتے ہی۔۔۔فوراانداز آ گئی تھی۔۔۔۔جس پر وقاص۔۔۔
اسے نرمی سے سمجھانے لگا۔۔۔

اچھا اکھڑ انکل۔۔"وہ فرمانبرادری کی انتہا کو چھوتی۔۔۔فوراہی اثبات میں "
سر ہلا کر بولی۔۔جبکے وقاص و کرن دونوں واقف تھے۔۔یہ جی حضوری
صرف بولنے تک کی ہے۔۔۔اس لڑکی نے اگلی بار بھی یوں ہی گھسے چلے آنا
ہے۔۔۔کیونکے یہ پہلی بار نہیں تھا جو وہ حسین نوجوان اسے یہ بات سمجھا رہا

ہو۔۔۔وہ ہر بار سمجھایا کرتا تھا۔۔۔اور وہ ہر بار اسی طرح فرمانبرادی سے جواب دیتی۔۔۔

انٹی آپ کو کیا ہوا تھا؟؟۔۔"زینب دوسرے بچوں کے مقابل قدمیں" تھوڑی چھوٹی رہ گئی تھی۔۔

ان کا بیڈ کافی اونچا تھا۔۔۔وہ بڑی مشکل سے چڑھا کرتی۔۔۔اس وقت بھی وہ اسی جتن میں لگی تھی جب وقاص نے اسے گود میں اٹھا کر۔۔۔کرن کے پاس بیٹھا دیا۔۔۔

کرن کو وقاص کی سب سے اچھی بات یہی لگتی تھی کے وہ بچی کے معصوم ذہن کا بہت خیال کرتا تھا۔۔۔اس کے کمرے میں آتے ہی احتراما وحیا کے سبب کرن سے دور ہو کر کھڑا ہو جاتا۔۔۔اور نیو کپلز کی طرح نہیں۔۔جو

اپنے بچوں کے سامنے ہی گالوں پر کس وغیرہ کر لیتے ہیں یا ایک دوسرے کے گلے لگ جاتے ہیں۔۔ کیونکے مسلمان حیادار ہوتا ہے۔۔۔۔اور یہ ہمارا کلچر بھی نہیں۔۔۔یہ تو مغربی کلچر تھا۔۔ لیکن اس مغربی کلچر کی برائی ہمارے اندر ایسی رچ بس گئی ہے۔۔۔کے اب برا ہی نہیں سمجھا جاتا۔۔بچوں کے سامنے ایک دوسرے کو گالوں پر کس کر لینے کو۔۔۔۔گلے لگ جانے کو۔۔۔

کچھ نہیں بیٹا۔۔۔بس تھوڑی سی کمزوری کے سبب چکر آگ ئے تھے۔۔"""

کرن نے بڑی محبت سے جواب دیا۔۔۔۔

تمھیں بھوک لگی ہو گی۔۔۔وقاص۔۔۔اس کے لیے کھانا" منگواو۔۔۔" وہ فوراہی فکر مند لہجے میں بولی۔۔۔

تم نے بھی کہاں کچھ کھایا ہے۔۔۔تینوں کے لیے منگا لیتا ہوں یہیں کھا " لیں گے۔۔۔" وہ نرمی سے کہتا۔۔کمرے سے نکل گیا۔۔۔

تینوں نے ساتھ ہی کھانا کھایا۔۔۔

انٹی کیا میں آپ کے ساتھ سو سکتی ہوں؟؟۔۔مجھے آپ کی بہت فکر ہو " رہی ہے۔۔۔" اس ننھی سی پری کے چہرے پر اپنے لیے فکر جھلکتی دیکھ۔۔وہ تھوڑا حیران ہوئی۔۔اور پھر مسکرانے لگی۔۔ٹوٹ کے پیار جو آیا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔" اس نے بخوشی اجازت دی۔۔"

زینب پوری رات اس کے سینے سے لگ کر سوئی۔ بالکل ویسے۔۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں سے چمٹ کر سوتا ہے۔۔۔

وقاص اس خوبصورت منظر کو خاموشی سے لیٹ کر دیکھتا رہا۔۔۔

وہ دیکھ سکتا تھا کرن کس قدر خوش تھی زینب کو اپنے پاس سلا کر۔۔۔اور وہ خوش تھا اپنی بیوی کی خوشی میں۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

میں ماں ہوں جبران تمہاری۔۔میں نے تمہارے لیے اتنا کچھ کیا ہے " زندگی بھر۔۔۔کیا تم مجھے تھوڑے سے پیسے نہیں دے سکتے ؟؟۔۔۔"ان کی زندگی دن بدن موت کے قریب ہوتی جا رہی تھی۔۔اب تو بال بھی جھڑنے لگے تھے۔۔۔

انہیں اپنے علاج کے لیے اچھی خاصی رقم درکار تھی پہلے ہوتا تو وہ سدرہ کے شیر زبیچ کر اپنا علاج کروالیتیں۔۔۔ لیکن انہوں نے تو سدرہ کے سارے شیئرز اپنے ٹھاٹ بھاٹ و نمائش میں لگا دیے تھے۔۔

"مام آپ سمجھ کیوں نہیں رہی ہیں۔۔۔ میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔۔ میرا تو سب کچھ وقاص کی اجازت سے چلتا ہے۔۔۔ ہر چیز پر تو دادی نے اسے قابض کر کے بٹھا دیا ہے۔۔ میرے پاس پیسے کہاں سے آئیں گے۔۔۔"

جبران تو پہلے ہی بھرا بیٹھا تھا۔۔ اس کے نزدیک وقاص کے پاس جو کچھ تھا وہ اس کا تھا۔۔۔

اگر اس کے دادا دادی وقاص پر مہربان نہ ہوتے تو آج سی ای او کی سیٹ پر وہ بیٹھا ہوتا۔۔ سب کچھ اس کے قبضے میں ہوتا۔۔ یہ نام شہرت عزت اس کی ہوتی۔۔۔۔۔

کہنے کو وہ خاندان کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔۔ لیکن اپنے ہر فیصلے کے لیے اسے وقاص کی اجازت کی ضرورت پڑتی تھی اور یہی چیز اسے سب سے زیادہ جلن وحسد میں مبتلا کرتی۔۔۔

" ویسے بھی شاید آپ بھول رہی ہیں۔۔۔آپ صرف میری ہی نہیں۔۔ وقاص کی بھی ماں ہیں۔۔آپ اس سے جا کر کیوں نہیں کہتی۔۔۔سب کچھ تو اسی کے پاس ہے۔۔۔"

" میں گئی تھی اس کے پاس۔۔۔میں نے بولا بھی۔۔۔رپورٹس بھی دکھائیں۔۔ لیکن وہ نہیں مان رہا۔۔" وہ مہوش خاتون جو کبھی اپنی ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دیں۔۔۔وہ آج اس قدر بے بسی کے عالم میں تھیں کہ دیکھنے والے کو ترس آجائے۔۔۔ مگر ان کے لخت جگر کو نہ آیا۔۔۔جبران بس یہی

روتا رہا کے اس کے پاس کچھ ہے ہی نہیں۔۔۔وہ کہاں سے ان کی مدد کر دے۔۔۔

"غلطی ساری آپ ہی کی ہے مام۔۔۔وہ بیچارہ کیا کرے۔۔آپ کے ڈرامے ہی ختم نہیں ہوتے۔۔۔اب نیا ڈرامہ لے آئی ہیں کینسر کا۔۔۔" جبران نے جب منہ بسور کر۔۔۔ جھنجھلا کر کہا۔۔تو مہوش خاتون اس کا چہرہ دیکھ کر رہ گئیں۔۔۔

انہیں یقین نہیں آیا انہوں نے زندگی میں اتنے بڑے گھاٹے کا سودا کیا ۔۔۔

وقاص پر ہمیشہ انہوں نے جبران کو ترجیح دی اس بیچارے کو کبھی محبت نہ دی جس کا وہ طالب تھا۔۔وہ تو اتنا دلدار تھا کہ کبھی کروڑوں روپے دیتے وقت

بھی نہیں پوچھتا تھا۔۔۔کہ مام کرنا کیا ہے؟؟۔۔کیوں چاہیے؟؟۔۔اور آج جب انہیں کینسر تھا۔۔وہ مر رہی تھیں اور اس کے ٹریٹمنٹ کے لیے انہیں پیسے درکار تھے تو جبران پیسے دینے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔نہ صرف پیسے نہ دینے کے لیے۔۔۔بلکہ وہ تو ان کی بیماری کو بھی ڈرامہ قرار دے رہا تھا۔۔۔

ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔انہیں نظر آ گیا تھا جبران ان کی مدد نہیں کرنے والا۔۔۔چاہے وہ وہاں بیٹھ کر کتنا ہی روتی رہیں۔۔۔

مہوش خاتون کے وہاں سے جانے کے بعد جبران نے فوراً ہی بوٹ اف ڈائریکٹرز کی میٹنگ بلانے کا سوچا۔۔۔کیونکہ اگر واقعی میں مہوش خاتون کو کینسر ہے اور وہ مرنے والی ہیں۔۔۔۔تو یہ اس کے لیے بہت نقصان داہ تھا۔۔۔اسکا وقاص سے جیتنے کے لیے۔۔ایک ایک ووٹ بہت قیمتی تھا۔۔ اور اسے یقین تھا کہ مہوش خاتون اسے ہی ووٹ دیں گی۔۔۔

جیسے قسمت بھی جبران کا ساتھ دے رہی ہو۔۔وہ گھر پہنچا تو اسے پری کے امید سے ہونے کی خوشخبری ملی۔۔جس کے بعد تو وہ خوشی سے پاگل ہی ہو گیا۔۔۔

اب وہ مزید دیر نہیں کرنا چاہتا تھا وقاص کو سی ای او کی سیٹ سے ہٹانے میں۔۔۔

اس نے فوراہی بورڈ اف ڈائریکٹرز کی میٹنگ بلوالی۔۔۔

جب کرن کو اس میٹنگ کا پتہ چلا۔۔تو وہ بہت رنجیدہ سی ہو گئی۔۔کیونکہ
وہ جانتی تھی یہ میٹنگ اس کے شوہر کی ساری محنت پر پانی پھیرنے کے لیے
بلوائی گئی ہے۔۔اس سے اس کا رتبہ چھیننے کے لیے بلوائی گئی ہے۔۔۔لیکن
وہ بے بس تھی بیچاری۔۔وہ نہیں دے سکتی تھی وقاص عباسی کو
اولاد۔۔۔جبکہ دوسری جانب پری کی پریگننسی کی خبر جنگل میں آگ کی طرح
پھیل رہی تھی۔۔۔

وہ اپنے کیبن میں تھا جب جبران بڑے شہانہ انداز میں بغیر نوک کرئے
اندر داخل ہوا۔۔۔وقاص نے اس کا ایٹیٹیوڈ چیک کر لیا تھا لیکن کہا کچھ
نہیں۔۔۔وہ بولتا تھا ہی کب؟؟۔۔وہ تو بس دیکھتا تھا لوگوں کو رنگ بدلتے

۔۔۔

بس کچھ وقت اور۔۔۔پھر تم اپنے اصل حقدار کے پاس ہو گی۔۔۔""
جبران نے وقاص کو مکمل اگنور کیا تھا وہ سیدھا سی ای او کی سیٹ کی جانب آیا
۔۔

اس حسین نوجوان کی سیٹ پر اپنا ہاتھ پھیرتے۔۔وہ بڑے فخرانہ و پر اعتماد انداز میں سیٹ سے مخاطب ہو کر بولا۔۔۔

کرسی ہمیشہ اپنے مالک کو پہچانتی ہے۔۔تم جیسا نااہل شخص اسے چھین تو "
سکتا ہے۔۔پر اس کا حقدار کبھی نہیں ہو سکتا۔۔"وقاص عباسی جو اس لمحے
سیٹ پر شاہانہ انداز پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔بے نیازی سے گویا ہوا۔۔۔

وقاص۔۔۔"مقابل کے سر تا پاوں مرچیں لگ گئی تھیں۔۔۔وہ چیخا۔۔۔"

مجبوریوں پہ وار کرنا تو نامردوں کی علامت ہے۔۔ شکر کرو تمہاری طرح "
مجبوریاں پیدا کر کے میں اس کا فائدہ نہیں اٹھاتا۔۔ اگر میں تمہارے جیسا
ہوتا۔۔۔ تو آج تم سڑک پر ہوتے۔۔۔" پھر وہ وجاہت سے مالا مال نوجوان
اپنے پر وقار انداز میں کھڑا ہو کر کوٹ کا بٹن لگاتے۔۔۔۔ ہونٹوں کے
کناروں پر ہلکی سی طنزیہ تبسم سجائے کہتا۔۔۔ مقابل کو تلملاتا چھوڑ کر چل دیا
تھا۔۔۔

#رائٹر : #حُسنِ_کنول

#ناول : #دھڑکتے_دل

#episode : 53

Last ❤️

بورڈ اف ڈائریکٹرز کی میٹنگ شروع ہوئی۔۔۔ رخشی خاتون۔۔ مہوش خاتون ۔۔۔۔سعید غنی۔۔۔سب ہی وہاں موجود تھے۔۔۔

جبران بہت زیادہ پراعتماد نظر آ رہا تھا ۔۔۔اور کیونکر نہ ہوتا۔۔ اسے پتہ تھا اس کی والدہ ہو یا بورڈ اف ڈائریکٹرز سب اسی کا ساتھ دینے والے ہیں۔۔۔

وقاص بہت سنجیدہ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔وہ دکھی نہیں تھا اور نہ ہی اداس۔۔۔ لوگوں کے نزدیک وہ سی ای او کی سیٹ ہارنے والا تھا آج۔۔ لیکن اس کے نزدیک وہ جیت چکا تھا ۔۔اس کے پاس اس کی پوری دنیا موجود تھی۔۔ جو اسی کے گھر میں تھی۔۔۔

جہاں سنجیدگی سے ووٹنگ جاری تھی۔ وہیں اس کا انگوٹھا سیل کی اسکرین پر تھا۔جہاں اس کی پوری کائنات مسکراتی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔۔

وہ کرن کی تصویر تھی۔ اس کی کرن کی۔۔۔

وہ ہمیشہ شکوہ کیا کرتی تھی۔ کہ وہ اسے ہنی کیوں نہیں کہتا ۔کبھی خود کسی پیارے لفظ سے کیوں نہیں پکارتا ۔اب وہ کیا بتائے اسے۔۔۔ کہ اس کے لیے تو وہ کرن ہی تھی۔۔۔ اندھیروں سے نکلنے والی ایک روشنی کی کرن ۔جسے وہ تھام کے رکھنا چاہتا تھا ہمیشہ ۔۔۔

چاہ نہیں تھی وہ اب ۔۔۔وہ عشق تھی اس کا۔۔۔

وہیں دوسری جانب کرن بہت پریشان بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے لیے ایک ایک لمحہ گزارنا بھاری تھا۔۔۔

ابھی وہ ڈائننگ ٹیبل سے زینب کو ناشتہ کرا کر اٹھی ہی تھی۔کے سامنے سے عمر آیا۔۔ وہ بہت فکر مند دکھائی دے رہا تھا ۔۔بہت پریشان سہ۔۔۔ بہت رنجیدہ سہ۔۔۔

"میم۔۔۔ آپ تیار ہو جائیں میں آپ کو آفس چھوڑ دوں گا۔۔" اس کے کہتے ہی۔۔کرن الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔

" کیا وقاص نے بلایا ہے مجھے وہاں؟؟۔۔"

"نہیں ۔۔۔ مگر میں جانتا ہوں۔۔ ان حالات میں وہ جس شخص کو دیکھنا چاہیں گے۔ وہ آپ ہی ہوں گی۔۔۔ میں چاہتا ہوں جب وہ میٹنگ روم سے باہر نکلیں۔۔۔ تو آپ وہاں موجود ہوں انھیں چینر اپ کرنے کے لیے۔۔۔" عمر کے لہجے میں التجا تھی۔۔۔

وہ اپنے مالک کو لے کر بہت فکر مند تھا آج... سب ھی کو پتہ تھا رزلٹ کیا آنے والا ہے...

کرن اس کی بات سن...سوچ میں پڑی.. آیا وہ جائے یا نہیں؟؟...

" آپ نہیں جانتیں.. لیکن میں جانتا ہوں سر آپ سے بہت محبت کرتے ہیں ... اتنی محبت کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے کسی پر جھوٹا مقدمہ دائر کیا ہو... لیکن آپ کے لیے کروایا رابعہ پر... میں نے نہیں دیکھا انہوں نے کبھی اپنی میٹنگ کسی کے لیے چھوڑی ہو...لیکن آپ کی خاطر وہ پوری پوری رات اپارٹمنٹ کے باہر کھڑے رہتے تھے جس کے سبب وہ صبح میٹنگ بھی اٹینڈ نہیں کر پاتے تھے... وہ کتنے وقت کے پابند بندے ہیں.. یہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا... لیکن جب آپ کو وقت دینے کی بات آتی ہے .تو وہ پوری دنیا کے کاموں کو سائیڈ میں رکھ ..آپ کے لیے وقت نکال لیتے ہیں... اس لیے میں جانتا ہوں ...کہ اس وقت انہیں جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے.. وہ ہیں آپ... اس

لیے پلیز میرے ساتھ آفس چلیں۔۔" کرن نے جب رابعہ کے چوری کرنے کی خبر سنی ۔تو وہ بے یقینی میں مبتلا ضرور ہوئی تھی۔۔ لیکن تب بھی اس کے ذہن و گمان میں یہ خیال نہیں گزرا ۔۔ کہ یہ سب اس کے شوہر نے اس کے لیے کیا ہوگا۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔ وہ بے بس تھی۔۔۔بے انتہا بے بس۔۔ اسے نہیں سمجھ آرہا تھا وہ کیا کرے ایسا۔۔ جو اس کے شوہر کو اس کی محنت کا پھل مل جائے۔۔۔

کرن فورا ہی زینب کو تیار کر کے اپنے ساتھ آفس لے کر چل پڑی ۔۔۔۔

زینب کی حقیقت سے آشنائی کے باوجود کرن کی محبت میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔۔۔۔

"وقاص عباسی..." بس سعید غنی کے منہ سے اس کا نام ادا کرنا تھا ...کہ وقاص حیرت سے ان کی جانب متوجہ ہوا....

صرف وقاص ہی نہیں.. وہاں موجود ہر شخص ہی حیران رہ گیا تھا سعید غنی کا ووٹ وقاص کے لیے دیکھ...

سعید غنی نے اپنے دامادوں کے درمیان مقابلے میں جیت کس کو دلانی ہے... یہ نہیں دیکھا تھا... انہوں نے قابل کون ہے اس سیٹ کا...صرف یہ دیکھ کر ووٹ دیا...

جبران کا منہ اتر گیا تھا... وہ بے یقینی سے اپنے سسر کو دیکھنے لگا.. لیکن ابھی بھی وہ ہارا نہیں تھا ...مہوش خاتون کا ووٹ اسے ہی آئے گا ...یہ اعتماد اسے پروقار اور پرسکون رکھے ہوئے تھا...

رخشی خاتون ہوں یا سدرہ دونوں کا ووٹ وقاص کی جانب تھا...

سب کے ووٹ دینے کے بعد... مقابلہ آخر مہوش خاتون پر آ کر رکا...

وقاص اور جبران دونوں کے ووٹ برابر تھے ... صرف مہوش خاتون کا ووٹ ڈیسائیڈ کرتا ...کہ سی ای او کی سیٹ پر کون بیٹھے گا....

جس عورت نے اس کی بیوی کی پوری زندگی خراب کر دی.. صرف اپنے بڑے بیٹے کو سی ای او کی سیٹ پر بیٹھانے کے لیے.. آج وہ عورت اسے ووٹ دے گی؟؟...کیا وہ جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھ رہا تھا ...نہیں... ہرگز نہیں... اور نہ ہی وہ خوابوں میں جینے والا شہزادہ تھا... وہ حقیقت پسند تھا ہمیشہ سے.. اس حسین نوجوان نے نہیں دیکھا ایک بار بھی اپنی ماں کی جانب امید بھری نگاہ سے.... وہ واقف تھا کہ فیصلہ کیا ہونا ہے...اس لیے دل جلی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے... اس نے بس یوں ہی جبران کو دیکھا ...وہ دیکھنا چاہتا تھا جبران کی خوشی

کو ..اس خوشی کو جو کبھی نہیں پا سکا تھا ..ماں کے دیے ہوئے سپورٹ کو... اب ماں کی ممتا بھی تو ہر کسی کے حصے میں نہیں آتی ناں... کچھ ہوتے ہیں ماں کے فیورٹ ..اور کچھ ہوتے ہیں دھتکارے.. وہ شروع سے ماں کا دھتکارا ہوا تھا...

مہوش خاتون کے ووٹ دینے سے قبل ہی جبران اکڑ کر بیٹھ گیا تھا... اس کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ رقصا تھی...

"وقاص" بس مہوش خاتون کا یہ لفظ ادا کرنا تھا ..کہ وقاص کی حیرت سے ان کی جانب نظر گئی ...وہ حیرت نہیں تھی ..وہ بے یقینی تھی... بے اعتباری تھی..

شاید کان دھوکہ دے رہے ہیں اسے وہ بس یہی سوچ رہا تھا اس لمحے...

اس کی آنکھیں لمحہ بھر میں سرخ ہوئیں... لگا بس رو دے گا ...یہ جیت کی خوشی نہیں تھی ..یہ سیٹ کی خوشی نہیں تھی ..یہ اس ماں کی ممتا کے آنچل کی خوشی تھی.. جس سے وہ سالوں سے محروم رہا تھا....

اگر آج مہوش خاتون اسے سپورٹ نہ کرتیں اور جبران کو سیٹ دلا دیتیں.. تو بھی وہ کوئی شکوہ نہ کرتا ...کوئی شکایت نہ کرتا... کوئی گلہ نہ کرتا... لیکن اس کی ماں نے آج پہلی بار اسے سپورٹ کیا... یہ اس کے لیے دنیا کی وہ خوشی تھی جس کا وہ شاید بیاں بھی نہ کر سکے...

"مام" جبران بے یقینی سے چیخا... لیکن اب چیخنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا ...

سب فورا ہی وقاص کو مبارکباد دینے لگے... لیکن اس کی نگاہ تو صرف اپنے سامنے سیٹ پر بیٹھی اپنی ماں پر ٹکی تھی...

مہوش خاتون پھر ایک لمحے کے لیے بھی وہاں نہ رکیں۔۔ نہ ہی انہوں نے وقاص کو مبارک باد دی۔۔ وہ فورا ہی اٹھ کر۔۔۔باہر چل دی تھیں۔۔۔

دروازے پر پہنچنے کے بعد انہوں نے بس ایک بار مڑ کر وقاص کی جانب دیکھا۔۔

ان کی آنکھوں میں بہت گلٹ تھا آج۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان دیکھ سکتا تھا اس کی ماں کی آنکھوں میں آنسو تھے ۔۔۔وہ شرمندہ تھیں ۔۔۔اس قدر شرمندہ کے وہ وقاص سے نظر تک ملانے کے قابل نہیں تھیں۔۔۔

کرن جب زینب کے ساتھ میٹنگ روم کے باہر پہنچی۔۔ تو وہاں پہلے سے ہی معاویہ ابوذر اور انا کو کھڑا پایا۔۔۔ وہ تینوں ہی وقاص کو سپورٹ کرنے کے لیے پہلے سے تیار کھڑے تھے۔۔۔

وہ چاروں ہی میٹنگ کے ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے ...

کے جب میٹنگ روم کا دروازہ کھلا.. اور مہوش خاتون باہر نکلیں... ان کے پیچھے پیچھے سدرہ بھی آ گئی ...

معاویہ نے سدرہ کو دیکھا ..تو وہ رزلٹ پوچھنے کی نیت سے آگے بڑھا... لیکن وہ لڑکی اسے مکمل اگنور کرتی اپنی ماں کے پیچھے بھاگی...

" حد ہو گئی اب تو ..یہ لڑکی تو مجھے ایسے اگنور کرتی ہے.. جیسے میں اسے نظر آنا ہی بند ہو گیا ہوں..."وہ دل ہی دل کڑکڑایا....

ابوذر و انا دونوں نے دیکھ لیا تھا اس کا منہ اترتے ...

" کوئی بات نہیں بیٹا... اپنے اعمالوں کی سزا ہے..."
ابوذر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ...دلاسہ دینے والے انداز میں....گویا ہوا... وہ الگ بات ہے.. وہ اور انا... دونوں ہی بمشکل اپنی ہنسی روک رہے تھے...اور کیونکر اس کی حالت پر نہ ہنستے ..یہ وہی معاویہ تھا جو کبھی سدرہ کے سائے سے بھی اپنی جان چھڑا کر بھاگا کرتا تھا... اور آج معاملہ بالکل برعکس تھا...

" میں تو بس وقاص کے متعلق پوچھنے والا تھا.."
معاویہ نے گویا اپنی بچی کچی عزت بچانے کی کوشش کی...

نہایت ایٹیٹیوڈ سے کہتا ... وہ اپنی ڈارک ریڈ کلر کی شرٹ پر لگا چشمہ نکال کر ..اپنی آنکھوں پہ ٹکا گیا تھا...

جب وقاص میٹنگ روم سے باہر نکلا.. تو سب سے پہلے کرن اس کی جانب لپکی... اس نے فورا ہی وقاص کے

دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیے تھے ...جیسے اس کے سارے غم خود لے لینا چاہتی ہو...

" کوئی بات نہیں یار ...ہوتا ہے..." ابوذر نے بھی فورا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دلاسہ دیا... ابھی معاویہ کچھ کہتا ..اس سے قبل ہی وقاص مسکرا کر بولا" میں جیت گیا ہوں گائز... ڈونٹ وری..."

اس کی جیت کی نوید سن...مانو چاروں کو ہی جھٹکا لگا تھا...جبکے زینب خوشی کے مارے اس کی گود میں چڑھ گئی تھی...

"تم سچ کہ رہے ہو؟؟.." وہ انا تھی جو سب سے پہلے بے یقینی سے پوچھنے لگی...

"تو واقعی جیت گیا؟؟.." معاویہ حیرت سے استفسار کرنے لگا...

" اس کا مطلب تم اپنی سی ای او کی سیٹ پر قائم ہو؟؟.."کرن مسکرا کر سوالیہ انداز میں بولی...

ان سب کے سوالوں کے جواب میں اس وجاہت سے مالا مال نوجوان نے فقط اثبات میں سر ہلا دیا تھا...

اس لمحے کرن اتنا خوش ہوئی تھی... اتنا خوش.. کہ اسے انا کی وہاں موجودگی سے بھی کوئی اعتراض نہیں تھا...

"او...تیری خیر..." وہ ابوذر تھا جو سب سے پہلے خوشی کے مارے اس کے گلے لگا...

خوشی کا مزہ بھی تب آتا ہے.. جب آپ کے دوست سیلیبریٹ کرنے کے لیے آپ کے ساتھ ہوں...جیسے اس کے تھے...

❤️*Husny Kanwal*❤️

"قبول ہے..."

"قبول ہے "

"قبول ہے" ...

مہوش خاتون کی طبیعت بہت زیادہ خراب رہنے لگی تھی اس لیے انہوں نے معاویہ کے والد سے بات کر کے سدرہ اور معاویہ کا نکاح کروانے کی خواہش ظاہر کی۔ دوسری جانب سے وہ لوگ بھی فوری راضی ہو گئے تھے...

نکاح بہت ہی سادگی اور چند مہمانوں کی موجودگی میں ہو رہا تھا...

سدرہ کے قبول کرتے ہی۔ معاویہ نے نگاہ اٹھاکر سرسری سہ دیکھنے کی نیت سے... اس کی جانب دیکھا...

معاویہ نے بچپن سے دیکھا تھا اسے... کبھی اتنی خاص نہ لگی...کے اس پر پیار آئے..لیکن آج نکاح کے بعد...وہ ..وہ نہ لگی...اپنی لگی.. اور ایک بار جب کوئی اپنا لگ جائے ناں... تو وہ پیارا خود ہی لگنے لگتا ہے...

لائیٹ پنک رنگ کے لباس میں ملبوس وہ نازک سی دلہن...اس کی ہے... یہ بات ہی دل کو بڑے عجیب طریقے سے افیکٹ کر رہی تھی...

" بس کر بھائی ..نظر لگائے گا کیا؟؟.." وہ کب اسے دیکھتا چلا گیا اسے خبر ہی نہ ہوئی...حواس تو تب بحال ہوئے جب ابوذر نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے ٹوکا...

وہ مسکرا دیا ... اسے خود بھی خبر نہیں ہوئی تھی..کے وہ بلش کرنے لگا تھا... جبکہ دوسری جانب سدرہ کا حال بہت مختلف تھا.. وہ بہت ڈری ہوئی تھی... اس نے ایک بار بھی اپنے دولھے کی جانب نگاہ نہ اٹھائی... جبکہ دولہا

وہ تھا ۔جسے وہ بچپن سے اپنا پرنس چارمنگ مانتی تھی۔۔۔

زندگی نے اسے اس کی سب سے بڑی خواہش دے دی تھی ۔۔۔لیکن جن حالات میں وہ اسے مل رہا تھا۔۔ وہ اسے ڈرا رہی تھیں۔۔

وہ کتنی ہی بار مہوش خاتون سے لڑ چکی تھی اس بات پر ۔۔کہ پہلے معاویہ کو بتا دیا جائے کہ اس کے پاس نہ تو شیئرز ہیں اور نہ ہی وقاص و جبران کا سپورٹ۔۔۔پھر اگر وہ نکاح کے لیے راضی ہوتا ہے تو نکاح کیا جائے ورنہ منگنی بھی توڑ دی جائے ۔۔۔ لیکن اس کی ماں نے اس کی بات نہ مانی ۔۔۔ اور معاویہ کی فیملی کو اندھیرے میں رکھ کر نکاح کروا لیا ۔۔۔ یہ تو خدا کا شکر تھا کہ وقاص کرن کے ساتھ اس کے نکاح میں شریک ہونے آگیا۔۔ ورنہ یقینا باتوں نے ابھی کھل جانا تھا۔۔۔ اور یہی سچائی۔۔۔ یہی خوف ۔۔اس کی جان کو سولی پہ لٹکائے ہوئے تھے۔۔۔۔

معاویہ تو کیا محفل میں موجود ہر شخص نے ہی محسوس کر لیا تھا کہ دلہن بوجھل بوجھل سی نظر آرہی ہے۔۔۔

کیمرا مین نے دونوں کو ساتھ بیٹھایا۔۔ تو معاویہ نے محسوس کیا۔۔ وہ لڑکی اس سے تھوڑا فاصلہ رکھ رہی تھی۔۔۔

"ہاتھ پکڑ کر۔۔۔دولہن کی جانب دیکھیں۔۔۔" معاویہ نے کیمرا مین کے کہتی ہی۔۔ جب سدرہ کا ہاتھ پکڑا ۔۔تو اسے محسوس ہوا جیسے اس نے کسی برف پہ ہاتھ رکھ دیا ہو۔۔۔ وہ ٹھنڈی پڑ رہی تھی بالکل۔۔۔

معاویہ نے اس کا لرزتا ٹھنڈا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ سے دبا لیا۔۔۔جس پر سدرہ نے فورا ہی چونک کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ بھی جیسے اس نگاہ کا ہی طالب بیٹھا ہو۔۔ فورا ہی مسکرا دیا۔۔۔ یہ اتنا خوبصورت پوس بنا تھا ۔۔کہ کیمرا مین نے فورا ہی کیپچر کیا۔۔۔

اگلے ہی پل وہ لڑکی فورا نظر چرا گئی۔۔۔

وہ محسوس کر رہا تھا وہ خوش نہیں تھی جتنا اسے خوش ہونا چاہیے تھا ۔جتنا وہ امیجن کر کے آیا تھا۔۔ کہ وہ لڑکی خوش ملے گی ۔۔۔آخر کو وہ اس کی بچپن کی خواہش تھا اور یہ بات اسے شروع سے علم تھی۔۔ یہ ناز تھا اس ہینڈسم لڑکا کا ۔جو اس لڑکی نے اچانک چھین لیا تھا۔۔۔اب وہ یہی جاننا چاہتا تھا کہ کیوں چھین لیا ہے؟؟۔۔ کیوں اتنی اداس ہے؟؟ کیوں اتنی رنجیدہ ہے؟؟ کیا وہ خوش نہیں ہے ؟؟۔۔کیا اسے وہ پسند نہیں رہا اب؟؟۔۔

جتنا وہ لڑکی اس سے بے رغبتی دکھا رہی تھی۔۔۔اتنا ہی وہ اپنے دل کو اس کی جانب کھینچتا ہوا پارہا تھا۔۔۔ وہ چاہتا تھا وہ اسے دیکھے۔۔۔ بالکل ویسے ۔جیسے وہ پہلے

دیکھا کرتی تھی... اسے پیار سے پکارے.. جیسے وہ پہلے پکارا کرتی تھی...

وقاص نکاح میں آنے سے پہلے بہت فکر مند تھا ..کیونکہ وہ جانتا تھا کہ معاویہ سدرہ کو پسند نہیں کرتا شروع سے ...لیکن نکاح کی تقریب میں ..جب اس کی نگاہ معاویہ کے ہاتھ پر گئی.. اس کے بعد مانو وہ بےفکر ہو گیا... کیونکہ وہ دیکھ چکا تھا.. معاویہ نے ایک بار بھی پوری محفل میں سدرہ کا ہاتھ نہیں چھوڑا...

کرن نے ابھی تک سدرہ اور مہوش خاتون کو معاف نہیں کیا تھا ..لیکن انہوں نے اس کے شوہر کا اس وقت ساتھ دیا جب اسے سب سے زیادہ ضرورت تھی ان کی ...صرف یہی وجہ تھی ..کہ وہ آج سدرہ کے نکاح میں شریک ہونے آئی تھی...

"یہ لو۔" اس خوبرو نوجوان نے جب معاویہ کی جانب ایک فائل بڑھائی تو وہ تعجب سے پہلے فائل کو پھر وقاص کو دیکھنے لگا۔۔

"کیا ہے یہ؟؟۔" ایک ابرو اچکاکر۔۔۔تجسس سے پوچھا ۔۔

"ایک بھائی کا تحفہ۔۔۔ اور ایک دوست کو امانت" اس نے کہہ کر فائل پکڑا دی تھی۔۔

وقاص کو پہلے سے ہی اندازہ تھا کہ جب وہ ہاتھ کھینچے گا۔۔۔ تو مہوش خاتون سدرہ کے شیئرز کو ہی بیچ کر گزر بسر کریں گی۔۔۔ ۔ یہی وجہ تھی کہ وہ خاموشی سے وہ شیئرز اپنے بندوں سے خرید وا لیتا تھا۔۔آج وہ سارے شیئرز شادی کے تحفے میں اسے واپس دے رہا تھا۔۔۔

"بھائی۔" وہ شو اف والا بندہ نہیں تھا ۔جو سب کے سامنے دیتا ۔اسی لیے اس نے معاویہ کو الگ سے بلا

کر۔۔تحفہ دیا۔۔ لیکن یہ الگ بات تھی کہ سدرہ کا گزر وہاں سے ہوا۔۔اور اس منظر پر اس کی نگاہ پڑی۔۔

سدرہ فورا ہی اپنے بھائی کے سینے سے آلگی تھی ۔۔وہ رو رہی تھی۔۔۔ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔

"مجھے معاف کردیں بھائی۔۔مجھے معاف کردیں۔۔۔" وہ باربار بس روتے ہوئے یہی جملے ادا کررہی تھی۔۔۔جبکے وقاص اس کے گرد اپنے ہاتھوں کا حصار باندھ۔۔۔اس کی پیشانی چوم گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں بہن بھائی نہیں جانتے تھے کہ کوئی دور کھڑا ہو۔۔۔۔ یہ منظر دیکھ کر۔۔۔ پچھتاوے کے آنسو رو رہا ہے۔۔۔

" مجھے بھی معاف کر دینا میرے بیٹے ۔۔۔"مہوش خاتون زیر لب بڑبڑائیں۔۔۔اور پھر آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔ فورا ہی وہاں سے مڑ کر چل دیں۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

"سر...بڑی میم کو واقعی کینسر ہے..." بس عمر کا یہ اطلاع دینا تھا ..کہ وقاص کے ہاتھ اپنی جگہ منجمد ہوئے... وہ پھر ایک لفظ نہ لکھ سکا...

کچھ لمحے وہ یوں ہی ساکت رہا...

"یہ رہی ان کی رپورٹس" وقاص کو کیونکہ اپنی والدہ پر ذرہ برابر بھی اعتبار نہیں رہا تھا اس لیے اس نے عمر کو ان کے رپورٹس کی جانچ پڑتال کرنے کا حکم صادر کیا وہ بھی تب ..جب خود نکاح کی دعوت میں... انہیں بہت بیمار محسوس کیا.... اور اب جب اطلاع ملی.. کہ واقعی انہیں کینسر ہے.. تو وہ بہت پریشان سہ ہوگیا....

اس نے فورا ہی مہوش خاتون کو کال ملائی...ایک دو کالز جانے کے بعد ...کال ریسیو ہوئی.....اور پھر سدرہ کی چیخوں نے مانو اس کا دل ہلا دیا...

کبھی کبھار غم و شاکڈ اتنا بڑا ہوتا ہے...کہ بندہ بھول جاتا ہے کے سانس بھی لینا ہے ..وہی حال اس کا تھا ...وہ دو تین لمحوں تک تو جیسے سانس بھی نہیں لے پایا...

"بھائی..مام نہیں رہیں...بھائی..." وہ چیخ رہی تھی...جبکے وقاص سن سی کیفیت میں رہا...

عمر نے اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھے... وہ رو رہا تھا .وقاص عباسی رو رہا تھا.. اپنی ماں کے لیے رو رہا تھا ..اس ممتا کے آنچل کے لیے رو رہا تھا جو کبھی پا ہی نہ سکا...

❤*Husny Kanwal*❤

"معاویہ کہاں ہے تو؟؟..." وہ اپنے آفس جانے کے لیے نکلا تھا ۔جب اسے ابوذر کی کال ریسیو ہوئی...

" آفس کے راستے میں۔کیوں؟؟۔" اس نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے۔۔ سرسری سہ جواب دیا...

اس کے کان پہ بلیوٹوتھ لگا ہوا تھا...

"مہوش انٹی کا انتقال ہوگیا ہے..." بس ابوذر کا اطلاع دینا تھا ۔کہ معاویہ کی کار کو بریک لگا...

"واٹ؟؟۔کیسے؟؟..." وہ حیران و پریشان ہو کر پوچھنے لگا...

"سنا ہے بیمار تھیں وہ... فلحال تو ایک کام کر ..تو جا کے اپنی منکوحہ کو دیکھ... میں وقاص کی خیر خبر لیتا ہوں..."

"اوکے..." اگر ابوذر نہ بھی کہتا ..تو بھی وہ سب سے پہلے سدرہ کو ہی پوچھنے جاتا...

مہوش خاتون نے سدرہ کو نہیں بتایا تھا اپنی بیماری کے متعلق ..یہی وجہ تھی کہ ان کی اچانک موت.. اس کے لیے بہت گہرے صدمے کا سبب بنی...

" اچھا ہوا بابا آپ آگئے... چھوٹی میم کو سمبھالیں ...چھوٹی میم کا رورو کر برا حال ہے..." اس کے گھر میں داخل ہوتے ہی.. ملازمہ نے آکر کہا...

وہ لاؤنج میں آیا... تو اسے سدرہ ٹھنڈے فرش پر بیٹھی... بچوں کی طرح روتی ہوئی ملی...

وہ لائٹ گرین رنگ کا سوٹ پہنے ہوئی تھی۔ جو بہت سادہ سہ تھا۔۔ اس کا دوپٹہ اس کے سر کو اچھے سے کور کیے ہوئے تھا۔ وہ رو رو کر نڈھال ہوئے جارہی تھی۔۔۔

"معاویہ۔۔۔معاویہ مام۔۔۔میری مام۔وہ مجھے چھوڑ گئیں۔۔۔وہ مجھے چھوڑ گئیں اکیلا۔ معاویہ۔۔۔میں اکیلی رہ گئ۔۔۔" معاویہ اس کے پاس پہنچا۔۔۔

اس کے آنسوؤں سے بھیگے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں قید کر۔۔جب اس نے اونچا کیا۔۔۔تو وہ لڑکی بلک بلک کر روتے ہوئے بولی۔۔۔

"ایسے مت رو۔۔۔صبر کرؤ۔۔۔" زندگی میں پہلی بار اسے اس طرح کی سچویشن سے سامنا تھا۔۔۔اس کے نڈھال وجود کو اپنے سینے سے لگاتے وہ صبر کی تلقین کرنے لگا۔۔۔

وہ بار بار بس ایک ہی جملہ ادا کیے جا رہی تھی۔۔کے وہ اکیلی رہ گئ۔۔۔اور وہ نہیں جانتی۔۔۔ اس کا یہ جملہ معاویہ کو بہت چبھ سہ رہا تھا۔۔۔

"اکیلی نہیں ہو تم۔۔۔۔میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔" بمشکل ہی صحیح۔۔ لیکن یہ جملہ۔۔۔ اس کے منہ پر آ ہی گیا تھا آخر۔۔۔

مہوش خاتون کو غسل دے کر۔۔۔ کفن پہنا کر۔۔جب باہر لایا گیا ۔۔۔تو سدرہ اور معاویہ وہیں موجود تھے ۔۔۔بس وہ لمحہ تھا جب اس نے اپنی ماں کہ وجود کو کفن میں لپٹا دیکھا۔۔ پھر اس کی ایک زوردار چیخ بلند ہوئی اور وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔

"سدرہ ۔۔۔سدرہ۔۔۔" معاویہ نے آہستگی سے اس کے چہرے پر تھپتھپایا ۔۔۔مگر وہ ہوش میں نہ آئی۔۔

"بابا... پانی کا چھڑکاؤ کر دیں۔" ملازمہ کے کہنے پر۔ اس نے ہلکا سہ سدرہ کے چہرے پر پانی کا چھڑکاؤ کیا۔ وہ پھر روتے ہوئے اٹھی۔۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

سدرہ نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے وقاص ۔۔۔ یہ کھانے کی ٹرے لو۔ اسے بھی کھلاؤ اور خود بھی کھاؤ۔۔۔" کرن بہت فکر مند تھی وقاص کی حالت کو لے کر۔ صبح سے ایک لفظ نہیں کہا تھا اس نوجوان نے۔ جب سے قبرستان سے آیا تھا بس خاموش بیٹھا تھا۔۔۔

" میں لے جاؤں۔۔۔" ابھی وقاص جواب دیتا اس سے قبل ہی پیچھے سے لچکدار آواز آئی۔۔۔

کرن نے پیچھے مڑ کر دیکھا ۔۔۔تو معاویہ کھڑا تھا۔۔۔

" تم وقاص کو کھانا کھلا دو۔۔۔ سدرہ کو میں کھلا دوں گا ۔۔۔" معاویہ کے کہتے ہی۔ کرن نے کوئی بحث نہ کی۔۔۔ اور خاموشی سے اس کے ہاتھ میں ٹرے دے دی۔۔۔

"کھانا..." وہ کھانے کی ٹرے لے کر کمرے میں داخل ہوا تو وہ نڈھال لڑکی اپنے ہاتھوں سے آنسو صاف کرتی۔ اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

اس کی آنکھیں شدید رونے کے سبب نشیلی نشیلی سی ہو گئیں تھیں۔۔۔ معاویہ نے ایک لمحے اسے دیکھا ۔۔اور پھر نظر جھکا گیا۔۔۔

" مجھے بھوک نہیں ہے ۔۔۔" وہ آہستگی سے بولی۔۔۔

"مگر مجھے ہے۔۔۔ اگر برا نہ مانو تو کمپنی دے دو۔۔۔" مقابل نے ہلکا سہ مسکرا کر کہا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔معاویہ نے چھوٹا سہ لقمہ بنا کر اس کے ہونٹوں سے لگایا۔۔۔

کچھ لمحے وہ معاویہ کو دیکھتی رہی... اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے...

"کھاو..." اس نے بہت پیار سے کہا...تو مقابل نے روتے ہوئے لقمہ منہ میں لیا...

پہلی بار معاویہ اسے بغور دیکھ رہا تھا... کس قدر خوبصورت ہے وہ... اس بات کا احساس اسے آج ہو رہا تھا...

" رو نہیں... ایک دن تو سب ہی کو جانا ہے...صبر کرو...بےشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ..."وہ اس کے گرم آنسو اپنے دونوں انگوٹھے کے پوروں سے صاف کرتا..نرمی سے گویا ہوا...

" میں رخصتی چاہتا ہوں ..تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟؟.." اس کے اچانک سوال پر سدرہ اسے حیرت سے تکنے لگی...

سدرہ نے کچھ لمحے بے یقینی سے اپنے پرنس چارمنگ کی جانب دیکھا... اور پھر نفی میں سر ہلا دیا...

"گڈ... ویسے میں بتا دوں ..اگر اعتراض ہوتا بھی تو میں پرواہ نہیں کرتا ..." وہ مسکرا کر اپنا حق جتاتے ...لاپرواہی سے بولا...تو سدرہ اسے حیرت سے دیکھنے لگی...

وہ لڑکی محسوس کر سکتی تھی ۔مقابل بہت الگ باتیں کر رہا تھا آج...

"یہ لو دوائی کھاو..." اس نے دوائی ہاتھ میں نکال کر ... پانی کا گلاس اسے پکڑایا...

"پلیز آئیندہ یہ مت کہنا ...کہ تم اکیلی ہو..مجھے اچھا نہیں لگتا..." وہ بہت سادہ سہ لڑکا تھا ...اس لیے بہت سادگی

سے اپنے دل کی بات کہہ دی... معاویہ کا اچانک کہا جملہ سن.. وہ دوائی کھاتے کھاتے رکی...

اس نے پھر حیرت سے معاویہ کو دیکھا...

شدید رونے کے سبب.. اس کا سر بھاری ہو رہا تھا... اور آنکھیں جل رہی تھیں.. وہ بات کرنے کی حالت میں نہیں تھی... اس لیے خاموشی سے دوائی کھا کر اس نے آنکھیں موند لیں...

وہ نہیں جانتی..وہ تو سوگئی..مگر مقابل اسے تکتا رہا...

اس کا نازک ہاتھ بیڈ پر تھا...وہ کافی دیر تک اس ہاتھ کو دیکھتا رہا...اسے دیکھتے دیکھتے کب دل میں اسے تھامنے کی خواہش اٹھی.... وہ نہیں جانتا...مگر اٹھی...وہ بھی اتنی زور و شورو سے...کے وہ ہینڈسم لڑکا خود کو روک نہ سکا...

اس نے کس کے وہ ہاتھ تھام لیا...ناجانے کیوں..اس ہاتھ کا نرم لمس...اسے سکون دے رہا تھا...بہت سکون...

وہ اس کا گلابی چہرہ تکنے لگا....

کچھ بات تو تھی اس لڑکی میں..

معاویہ ہلکا سہ مسکراتا...اس کی ٹھوڑی نرمی سے چوم گیا تھا...

❤️*Husny Kanwal*❤️

وہ سو رہا تھا...جب اس کا سیل رنگ ہوا...

اس نوجوان نے سیل کی اسکرین دیکھی....تو انا کا نام چمک رہا تھا...

اس نے فورا ہی اپنے برابر میں سوتی فرحا کو دیکھا...پہلی بار اسے محسوس ہوا ..وہ ڈرتا ہے اپنی بیوی سے...

پہلے اس نے سوچا باہر جاکر بات کرے...لیکن پھر خیال آیا...کے اگر فرحا کی آنکھ کھلی ...تو وہ غلط مطلب اخذ نہ کر جائے...اس لیے وہیں ...بیڈ کراون سے ٹیک لگاکر کال ریسیو کی...

"ہیلو..."

"ہیلو...کیسے ہو؟؟"

"فائن...اتنی رات کو کال کرنے کی وجہ؟؟.."اس نے آواز مدھم رکھی...

" مجھے ایک بات کلیئر کرنی تھی۔۔۔مجھے لگتا ہے۔۔تم صرف مجھے جلانے کے لیے فرحا جیسی لڑکی کو بیوی بنا بیٹھے ہو۔۔۔مگر یقین کرو ابوذر میرے اور وقاص کے درمیان کبھی بھی کچھ نہیں تھا۔میں قسم کھا سکتی ہوں۔۔۔"مہوش خاتون کے انتقال پر۔۔۔ابوذر اپنی بیوی کی حیثیت سے فرحا کو دنیا کے سامنے لایا تھا۔۔۔۔جس کے سبب انا کے سینے میں آگ لگی ہوئی تھی۔۔۔

اسے یقین نہیں آتا تھا کے ابوذر جیسا مرد جس کی ہر گرل فرینڈ کوئی ماڈل یا ایکٹرس ہوا کرتی تھی وہ فرحا جیسی ایک معمولی سی لڑکی کو۔۔ اپنی بیوی کی حیثیت سے عزت دے رہا ہے پوری دنیا کے سامنے۔۔۔

" میں اعتبار کرتا ہوں تم پر ۔۔ قسم کھانے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں۔۔لیکن۔۔۔ ایس آ فرینڈ میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ تم اپنے لیے نئ راہ تلاش کرو۔۔۔ اور دوسرا۔۔۔ میں شادی شدہ بندہ ہوں اب۔۔۔ آئیندہ خیال کرنا کال کرتے وقت اتنی رات میں۔۔۔ اور آخری بات۔۔۔ پلیز میری بیوی کے

رسپیکٹ کرو ...تاکہ میں تمہاری عزت کر سکوں...اللہ حافظ..."

"مگر..." انا بات کرنا چاہتی تھی.. وہ بولنے ہی لگی تھی... لیکن مقابل نے کال ڈس کنیکٹ کر دی...

"کیا ہے؟؟..تنگ مت کرو..." اب وہ دونوں اپارٹمنٹ میں نہیں رہ رہے تھے... ابوذر اسے اپنے گھر لے آیا تھا ...اپنے محل ...جہاں کی وہ ریل مہارانی تھی....

اسے سکون سے سوتا دیکھ ..ابوذر کا دل مچلا... انا کی حرکت کے سبب اس کی نیند ڈسٹرب ہو گئی تھی... اسے پتہ تھا اب نیند دوبارہ جلدی نہیں آئے گی...اس لیے فرحا کی نیند بھی حرام کرنے بیٹھ گیا...

اس سوتے ہوئے چاند سے چہرے والی کے کان کے قریب اپنا منہ لا کر پھونک مارنے لگا...جس کے سبب وہ نیند میں پریشان ہوکر بڑبڑائی...

"کیوں نہیں کروں؟؟..تنگ کرنے کے لیے ہی تو لایا ہوں...ورنہ سکون سے تو تم اپنے گھر پر بھی سو رہی تھی.."یہ کہتا..وہ شرارت سے پھر اس کے کان میں پھونک مارنے لگا....

" ابوذر ..مت کرو نہ یار...سونے دو..." وہ اپنے کان پر ہاتھ رکھ ...چڑھ کر منتی لہجے میں بولی...مگر وہ مسلسل اس کا نازک ہاتھ ہٹاکر...کانوں میں پھونک مار رہا تھا...

"تم ایسے نہیں مانو گے..رکو ابھی..میں بتاتی ہوں تمھیں.." اب وہ بھی لڑنے کے لیے میدان میں اتر آئی تھی...

اس نے تکیہ اٹھایا مارنے کی نیت سے...تو مقابل فورا ہی اٹھ کر بھاگا....

وہ تکیہ لے کر...پورے کمرے میں بھاگ رہی تھی اس کے پیچھے ...

"کیا ہوا تھک گیا میرا بچہ ؟؟.." وہ بھاگتے بھاگتے رکی... تو مقابل مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا ... اس کے لہجے میں فتح تھی...جس پر فرحا نے جل بھون کر واپس اس کے پیچھے دوڑ لگانا شروع کی...

"تمھیں میں چھوڑو گی نہیں ابوذر رحمان" وہ پکا عزم کرتی... تکیہ ہاتھ میں لے کر پیچھے دوڑ رہی تھی...

کمرہ کافی بڑا تھا.. وہ چار سے پانچ چکر لگا چکی تھی اس کے پیچھے... لیکن ابھی تک وہ ہاتھ نہیں آیا تھا....

ابوذر کے قہقہوں سے کمرا گونج رہا تھا...

" میں تو چاہتا ہی یہی ہوں تم مجھے چھوڑو نہیں۔۔"وہ حسین لڑکا بڑے پیار سے کہتا۔۔خود ہی اس کے قریب آگیا ۔۔

اس سے پہلے وہ تکیہ مارتی۔۔وہ گہرے گہرے سانس لیتی فرحا کو اپنی باہوں میں بھر گیا تھا۔۔۔

اتنی دیر سے بھاگنے کے سبب۔۔ اب اس کی سانسیں پھول رہی تھیں۔۔جبکے ابوذر بالکل نارمل تھا۔۔۔

"تم مجھے کیوں اتنا تنگ کرتے ہو؟؟۔۔" وہ روتو سہ منہ بنا کر پوچھنے لگی۔۔جبکے مقابل مسکراتے ہوئے اسے بیڈ تک لے گیا تھا۔۔۔

"کیونکے تم میرا اکلوتا بچہ ہو۔۔۔" وہ شرارت سے پٹھانوں والے لہجے میں بولا۔۔۔

مانا وہ لڑکی بظاہر خفگی ظاہر کررہی تھی۔۔۔لیکن دل ہی دل وہ بہت خوش تھی۔۔۔ بہت مطمئن۔۔۔مقابل نہیں جانتا ۔۔۔وہ جاگ رہی تھی۔۔۔اس نے سنا تھا اپنے شوہر کو بات کرتے انا سے۔۔۔اور اس کا کہا آخری جملہ۔۔۔جیسے دل میں گھر کرگیا تھا۔۔۔

وہ عورت کبھی ہار ہی نہیں سکتی جس کا مرد اس کی عزت کو اپنی عزت سمجھ لے۔۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

وہ بہت غم زادہ رہنے لگا تھا۔۔۔۔

اس کی ماں کی موت اسے صدمہ دے گئ تھی۔۔۔کہیں ناں کہیں وہ کوستا تھا ان لمحوں کو ۔جب وہ آئیں تھی اسے اپنی رپورٹ دیکھانے ۔۔اور اس نے اعتبار نہ کیا۔۔۔

مہوش خاتون نے جو اس کے اور اس کی بیوی کے ساتھ کیا اس کے بعد اعتبار کا رشتہ بنتا بھی نہیں تھا۔۔لیکن ایک ترسے ہوئے بیٹے کا دل تھا ۔۔کہاں سکون پاتا۔۔

کرن اس کا بہت خیال رکھ رہی تھی۔۔لیکن اس کے باوجود وہ محسوس کررہی تھی کے وقاص کا دن بہ دن وزن گھٹ رہا ہے۔۔۔

وہ پہلے ہی بہت کم گو تھا۔ لیکن اب تو اس نے بات کرنا ہی جیسے چھوڑ دیا ہو۔۔

بڑا صبر والا مرد تھا وہ۔۔کوئی شکوہ نہیں کوئی شکایت نہیں۔۔

ایک دن وہ آفس کا کام ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر رہا تھا۔۔ جب کرن اس کے لیے پانی کا گلاس لائی۔۔

"پانی" اس نے بغیر نگاہ اٹھانے کی زحمت کیے۔ پانی کا گلاس پکڑا۔۔۔

مگر جب ہاتھ میں لے کر اپنے لبوں کی جانب لانا چاہا۔۔۔ تو کرن نے پکڑ لیا۔۔۔

کرن کے اچانک عمل پر۔ اس نے الجھ کر نگاہ اٹھائی۔۔۔

ابھی وہ کچھ پوچھتا۔ اس سے قبل ہی کرن اس کے رخسار پر اپنا ہاتھ رکھ گئی تھی۔

"بس کرو۔۔۔ تم نے نہیں مارا انہیں۔۔۔ کیوں خود کو سزا دے رہے ہو؟؟۔۔۔ خدا کی چیز تھی اس نے واپس لے لی یہ کیوں نہیں سوچتے؟؟؟۔۔۔" مہوش خاتون کے انتقال کو پندرہ دن سے زیادہ گزر چکے تھے۔ لیکن ان پندرہ دنوں میں کھانا تک ٹھیک طرح نہیں کھا رہا تھا وہ۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ کرن گھلے جارہی تھی اپنے شوہر کی فکر میں۔۔۔ اس کا تو سب کچھ وقاص ہی تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر جھک... وہ بہت پیار سے سمجھانے لگی...

مگر مقابل خاموش رہا... اس نے کوئی جواب نہ دیا ...بس اسے دیکھتا رہا ...جیسے سکون حاصل کر رہا ہو ...بے چین دل کو قرار دے رہا ہو... وہ لڑکی نہیں جانتی ...وہ سکون تھی اس کا... اگر وہ جی رہا تھا اس لمحے...تو وجہ صرف وہ تھی...

اس کی آنکھیں سرخ تھیں... جو بتانے کے لیے کافی تھیں کہ کافی راتوں سے سویا نہیں ہے وہ...

" وقاص...پلیز مجھ سے بات کرو ناں... زینب اور میرے لیے سب کچھ تم ہی ہو...کیا بھول گئے ہو؟؟..." اسے احساس دلا رہی تھی کے کیا اہمیت رکھتا ہے وہ اس کی زندگی میں...

"کیا؟؟.. کوئی بھی بات ہو ...کوئی غم ہو.. کچھ بھی..تو مجھ سے شیئر کرو ناں... میں بیوی ہوں تمہاری..تمہاری شریک حیات... تم مجھے اپنی جان کہتے ہو ...کیا بھول گئے؟؟..." کرن نے آہستگی سے اس کے ہاتھ سے لیپ ٹاپ لیا.. اور فولڈ کر کے سائیڈ میں رکھ دیا...پھر اس کی ران پر بیٹھی...

وہ ابھی بھی کچھ نہیں بول رہا تھا...بس اسے دیکھتا رہا... یہاں تک کہ کرن نے اپنی دونوں باہیں اس کے کندھے کے گرد حصار کی طرح باندھی..اور اپنا سر ..اس کے سینے سے لگا لیا...

اس نوجوان نے اپنی باہیں اس کے نازک وجود کے گرد باندھ لی تھیں...

"میری ماں کو معاف کردو کرن... ان کی جانب سے میں معافی مانگتا ہوں تم سے.." وہ بہت آہستگی سے گویا ہوا ... اس کا لہجہ منتی تھا...

واقف تھا وہ...کے اس کی بیوی بہت تکلیف میں ہے اولاد نہ ہونے کے سبب... لیکن اس کے باوجود وہ اپنی مرحوم ماں کے لیے معافی مانگ رہا تھا... تاکہ ان کے لیے آسانیاں ہو...

"میں نے انھیں معاف کیا...انھیں بھی اور سدرہ کو بھی... تم اپنے دل پر اس معاملے میں کوئی بوجھ نہ رکھو..."اس نے اطمینان دلایا ... تو مقابل کچھ لمحوں کے لیے آنکھیں کرب سے موند گیا...

❤️*Husny Kanwal*❤️

وہ آفس میں تھا جب اسے گھر سے ملازمہ کی کال آئی... وہ بہت پریشان تھی.. اس نے بتایا کہ کرن بے ہوش ہو گئی ہے... بس یہ سننا تھا کہ وقاص کے کان کھڑے ہوئے...

اس کا دل مانو ہل گیا ہو... وہ فورا ہی اپنے سارے کام کاج چھوڑ کر گھر دوڑا چلا آیا...

وہ گھر میں داخل ہوا.. تو معمول کے مطابق خاموشی کی جگہ ...شور نے اس کا استقبال کیا ...وہ حیران ہوا تھا...

" اکھڑ انکل...مبارک ہو.." وہ زینب تھی جو سیڑھیوں سے شور مچاتی ہوئی آئی.. اور اس کے پاؤں سے چپک گئی...

وقاص الجھا ..وہ کس بات کی مبارکباد دے رہی ہے؟؟..

اس نے فورا ہی زینب کو جھک کر گود میں اٹھایا... اور تیز قدم لیتا ...کرن کو دیکھنے اوپر کی جانب لپکا...

وہ کمرے میں داخل ہوا ۔تو اپنی دادی اور سدرہ کو وہاں پہلے سے موجود پایا۔۔۔

" ارے وقاص آگیا ۔۔۔بہت بہت مبارک ہو میرے بچے۔۔۔" رخشی خاتون اسے دیکھ۔ فورا ہی مسرت بھرے لہجے میں کہتی ۔۔۔ اس کے پاس آئیں۔۔۔

وہ الجھا۔۔۔ ان نے سب سے پہلے کرن کی جانب دیکھا۔ وہ مسکراتی ہوئی نظر آئی۔۔۔

ابھی وہ پوچھتا کہ کس بات کی مبارکباد دی جا رہی ہے۔ اس سے قبل ہی رخشی خاتون نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا ۔اور ہلکا سہ نیچے کی جانب جھکا کر ۔۔۔اس کی پیشانی کو چوما۔۔۔

"مبارک ہو میری جان۔۔۔ تمھیں بہت بہت مبارک ہو۔۔"

" کس بات کی مبارکباد ؟؟۔" اخر کار وہ الجھ کر ۔۔۔پوچھ ہی اٹھا تھا۔۔

"باپ بنے کی ۔۔اور کس کی۔۔۔" بس رخشی خاتون کا یہ کہنا تھا ۔۔کہ وقاص نے بےاعتباری و بےیقینی سے اپنی خوبصورت شریک حیات کی جانب دیکھا۔۔۔

کرن کی آنکھیں چمک رہی تھیں اس لمحے۔۔۔ بہت خوشی تھی ان آنکھوں میں ۔۔۔۔

" بھائی بہت بہت مبارک ہو" سدرہ بھی اسے مبارکباد دینے لگی۔۔ لیکن اس کی آنکھیں تو صرف کرن پر ٹکی تھیں۔۔۔

یقین جو نہیں آ رہا تھا ابھی تک اپنے کانوں پر۔۔۔

رخشی خاتون و سدرہ زینب کو ساتھ لے کر باہر چلے گئے... تو اس نے فورا ہی دروازے کو اندر سے لاک کیا... اور کرن کی جانب آیا...

" تم یقین نہیں کرو گے... میری بیماری خود بخود ٹھیک ہو گئی... ڈاکٹر خود بھی بہت حیران تھی..." اس نے اپنے شوہر کو روتے ہوئے بےیقینی سی کیفیت میں بتایا...

وہ خود بھی ابھی تک کہاں یقین کر پا رہی تھی...

وقاص اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بیٹھ گیا...

مانا وہ بہت خوش تھا... لیکن دل میں کہیں نہ کہیں خوف بھی برپا تھا...

وہ دنیا کا پہلا مرد تھا ...جو اس لیے اپنی بیوی سے اولاد نہیں چاہتا تھا.. کہ کہیں ڈلیوری کے وقت اسے کھو نہ دے...

"تم خوش ہو؟؟.."خوشی اس قدر تھی کہ وہ الفاظ تلاش کر رہا تھا...

"بہت" وہ اس کے سینے سے لگ کر...روتے ہوئے بولی...

اس کی آنکھوں سے سجدہ شکر ادا ہورہے تھے ...

"اور تم؟؟..." اس نے چہرہ اٹھاکر... مقابل کی گہری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا...

"تمہاری خوشی میں میری خوشی ہے..." ان حسین آنکھوں میں اپنا عکس تکتے...وہ ہلکا سہ مسکرا کر گویا ہوا..

"تم ڈر رہے ہو؟؟۔" وہ واقف تھی وقاص کے خوف سے۔

"ہاں۔" مقابل نے بغیر ٹالم ٹولی کے ڈائریکٹ جواب دیا۔۔

"میں اپنی زندگی میں بہت کچھ کھو چکا ہوں۔۔۔تمھیں کھونا نہیں چاہتا۔۔۔" وہ سرگوشی والے انداز میں کہتا۔۔۔اس کے نازک وجود کو اپنے حصار میں جکڑ گیا تھا۔۔۔

کمرے میں مکمل خاموشی طاری تھی۔۔۔اگر کرن کوئ آواز سن رہی تھی۔۔ تو وہ تھی صرف اس نوجوان کے دھڑکتے دل کی۔۔۔

"اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔۔۔" کرن نے وہ ہی کہا ۔جو اس نے دیکھا۔۔۔

وہ بہت صبر والا بندہ تھا... کیا کچھ نہیں سہا اس نے... لیکن کبھی شکوہ نہیں کیا.. کبھی شکایت نہیں کی.. لوگوں کے سامنے رونے نہیں رویا ..بس خاموش رہا... کرن اکثر دیکھا کرتی تھی وہ نمازوں میں روتا تھا... وہ نہیں جانتی مقابل کیا باتیں کرتا تھا اپنے خدا سے ..لیکن اتنا ضرور جانتی تھی اس کا اور اس کے خدا کا تعلق بہت پکا ہے.. شاید یہی وجہ تھی کہ جو چیز میڈیکل سائنس نے منع کر دی تھی... ان کے مطابق چانس ہی نہیں تھے... وہ چیز خود بخود ہو گئی...جیسے کوئی مریکل ہو... حتی کہ اس کی ڈاکٹر تک حیران رہ گئی تھی...

❤️*Husny Kanwal*❤️

لائٹ پیلے رنگ کی فراک میں وہ کب سے کھڑی اپنی فائل ڈھونڈ رہی تھی...

"مل گئ... مگر یہ تو اتنی اوپر ہے..." وہ پاوں اچکاکر فائل تک پہنچنے کی کوشش کرنے لگی... مگر فائل اوپر تھی اس لیے ہاتھ نہیں جا رہا تھا..

"یہ لو.." وہ ابھی اپنے پاؤں اچکا کر فائل لینے کی کوشش کر ہی رہی تھی... کہ پیچھے سے کوئی آیا اور اس نے با آسانی فائل اٹھا لی...

اس لڑکی نے خود کو اس خوشبو کے حصار میں جکڑتا محسوس کیا....

وہ بغیر دیکھے بھی جانتی تھی... کہ وہ معاویہ ہے...اس کا دلبر...

پلٹ کر دیکھا ..تو مقابل مسکراتا ہوا نظر آیا...

" شکریہ سر..." شکریہ ادا کر.. فورا ہی فائل لینے لگی.. لیکن جیسے ہی اس نے فائل کو ہاتھ لگانا چاہا..مقابل تیزی سے اپنی کمر کے پیچھے کر گیا...

"کیا؟؟.. فائل دیں.."

" پہلے مجھے میری منکوحہ دو" وہ خاصہ پلے فل انداز میں بولا..

ساتھ ساتھ وہ فائل ٹیبل پر رکھ کر اس کے قریب آیا...

اسے قریب آتا دیکھ... وہ پیچھے قدم لینے لگی.. یہاں تک کہ وہ ایک بک شیل سے جا چپکی...

" آپ کو تو میں پسند نہیں .. پھر یہ ضد کیوں؟؟..." مقابل قریب آیا... تو وہ سنجیدگی سے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگی..

وہ نہیں جانتا۔ کس قدر ہمت جمع کی تھی اس لڑکی نے یہ سوال کرنے کے لیے۔۔۔

" ضد نہیں ہے۔۔۔ حق ہے میرا ۔۔۔۔ اور کس نے کہا تم مجھے پسند نہیں؟؟۔۔"وہ ایک ابرو اچکاکر۔۔۔ سنجیدگی سے استفسار کر رہا تھا۔۔

" آپ کی آنکھوں نے۔۔۔آپ کی بے رخی اور بے مروتی نے۔۔۔۔" نہ چاہتے ہوئے بھی لہجے میں شکوہ در ہی آیا ۔۔۔

وہ معاویہ سے کبھی اس طرح بات کرے گی۔۔ یہ تو کبھی خیالوں میں بھی نہیں سوچا تھا ۔۔۔وہ تو دیوانی تھی اس کی۔۔۔ اس کا نام آتے ہی شرما جاتی ۔۔۔اس کے لیے وہ ایک بالکل الگ لڑکی تھی شروع سے ہی۔۔۔ شرمیلی سی ۔۔۔مسکرانے والی ۔۔۔جھم جانے والی۔۔۔اس کے پیچھے دیوانگی کی حد تک پاگل۔۔۔۔ لیکن آج وہ شکوہ کر رہی

تھی... بتا رہی تھی اسے.. کہ کتنا ظلم ڈھاتا رہا ہے وہ اس کی جان پر ...

" آپ صرف ترس کھا رہے ہیں مجھ پر... اور مجھے یہ پسند نہیں...." اس کے کہتے ہی... مقابل نے اس کی آنکھوں کو سرخ ہوتے دیکھا...

وہ سرخ ڈوروں سے سجی آنکھیں بہت ہی حسین تھیں... اس بات کا اعتراف اس کا دل نہ جانے کتنی بار کر چکا تھا...

" تم جیسی سٹرانگ لڑکی پر بھلا میں کیوں ترس کھانے لگا؟؟... " وہ بے دھڑک بولا..

"شروع سے میں تمہیں اپنی بہن کی نگاہ سے دیکھتا تھا... اس لیے کبھی تم میں انٹرسٹ نہیں لیا.. .. اور پھر جس طرح کا تم میک اپ کرتی تھی اور ڈریسنگ... سو بولڈ..." معاویہ منہ بسور کر بولا ...تو مقابل اسے حیرت

سے تکنے لگی ...اس کے تو کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں گزرا تھا...کے جو وہ معاویہ کو امپریس کرنے کے لیے ڈریسنگ اور میک اپ کیا کرتی تھی وہی اس کی سب سے زیادہ ناپسندیدگی کا سبب تھا...

"مگر اب بات الگ ہے... اب مجھے اچھی لگتی ہو تم..." وہ کتنی سادگی سے اپنے دل کی بات کہہ دیا کرتا تھا ..مقابل کھڑی وہ لڑکی بس یہی دیکھ رہی تھی...

اس نے محبت سے لبریز لہجے میں کہتے ہوئے...سدرہ کے چہرے پر آتی لٹ کو کان کے پیچھے کیا..

اس کے گرم لمس کو محسوس کر... اس لڑکی کے پورے جسم میں برقی رو کی طرح بجلی دوڑ گئی تھی...

"میں بتا رہا ہوں.. مجھے میری منکوحہ دے دو ..اس سے پہلے میرا صبر جواب دے جائے... اور میں اٹھا لے جاؤں..." وہ گہری بولتی آنکھوں سے اس کے وجود کو

تکتے۔ جب گمبھیر لہجے میں وارننگ دینے لگا۔۔تو مقابل جھیپ گئی۔۔۔۔

اس کے گال سرخ پڑے تھے۔۔۔

" بھابھی کی ڈلیوری ہو جائے پھر۔۔۔ میں اس وقت بھابھی کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی۔۔۔" جب سے کرن پریگننٹ ہوئی تھی وہ سدرہ ہی تھی جو اس کا خیال رکھ رہی تھی ۔۔۔

" اپنی بات پر قائم رہنا ۔۔۔اس بار پلٹنے نہیں دوں گا پچھلی بار کی طرح۔۔۔" وہ چھوٹی آنکھوں سے مقابل کو بغور تکتے۔۔۔ وارننگ آمیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

جس پر وہ دل ہی دل جیسے جی اٹھی تھی۔۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

وہ کبھی اِدھر ٹیل لگاتا تو کبھی اُدھر۔ اسے ایک لمحے کا سکون نہیں تھا۔۔ اس کی جان ڈلیوری روم میں تھی۔۔۔

اس کے لبوں پر درود شریف تھا۔۔

ہر گزرتا لمحہ اس کی جان پہ بھاری ۔۔۔

ابوذر فرحا رخشی خاتون معاویہ سدرہ انس سعید غنی جبران پری کرن کے دادا دادی سبھی وہاں موجود تھے۔۔۔

" یار تو بیٹھ جا ناں۔۔ تجھے دیکھ کے مجھے چکر آنے لگے ہیں۔۔ کون سہ ویسے بھی تیرے چکر لگانے سے کچھ ہوگا۔۔" ابوذر نے اس کے سامنے آکر اسے روکنا چاہا ۔۔لیکن جب مقابل نے اسے گھور کر دیکھا۔ تو اس کی شارپ نگاہوں سے ڈرتے ہوئے۔ اس نے فورا دونوں

ہاتھ سرنڈر کرنے والے انداز میں اٹھانے ...اور خاموشی سے پیچھے ہٹ گیا...

اس لمحے وقاص اپنے حواس میں نہیں تھا.. کم از کم لوگوں کو تو ایسا ہی لگ رہا تھا...

ایسا حال تو عمر نے کبھی وقاص کا بڑی سے بڑی ڈیل کے وقت بھی نہیں دیکھا تھا ...جو اس لمحے دیکھ رہا تھا....

اس کے چہرے کے رنگ پل پل بدل رہے تھے... مانو گویا جان نکل رہی ہو... جان ہی تو نکل رہی تھی اس کی...بس دنیا دیکھنے سے قاصر تھی...

اس کا حال دیکھ...اب تو ابوذر کو بھی خوف آرہا تھا...

ابوذر نے اپنے خوف میں کب فرحا کا ہاتھ کس کر تھاما اسے خبر نہیں ...جبکے مقابل اس کے عمل پر مسکرا دی ...

"میں تمھاری ڈلیوری پاکستان میں نہیں کرواؤں گا..باہر لے جاؤں گا تمہیں ...تاکہ جب ڈلیوری ہو... تو کم از کم میں تمہارے سامنے ہوں... تمہارا ہاتھ پکڑے ہوں... وقاص کی طرح باہر لوگوں کو پاگل نہ کر رہا ہوں ..." فرحا بھی چار ماہ کی امید سے تھی...یہی وجہ تھی کے وقاص کو دیکھ دیکھ کر.. اس کے دل میں ہول اٹھ رہے تھے...

" مسٹر وقاص ..پلیز اندر آجائیں..."نرس کا اس کا نام لے کر پکارنا تھا.کے وہ مزید خوفزدہ ہوا....

اس کے پاوں لرز رہے تھے... اپریشن روم کے اندر جاتے ہوئے....

آپریشن روم کے دروازے سے داخل ہوتے ہی وہ کوریڈور میں پہنچا...وہاں سوائے اس کے کوئی موجود نہ تھا...

پھر ایک نرس روم سے باہر نکلی...

"مبارک ہو...آپ کے بیٹا ہوا ہے..." نرس کا اپنی گود میں ایک ننھے سرخ شہزادے کو باہر لا کر کہنا تھا..کے وقاص بجائے بچے کو گود میں لینے کے...تیزی سے پوچھنے لگا..."میری وائف کیسی ہے؟؟"

"وہ بالکل ٹھیک ہیں... "بس اتنا سننا تھا کے اس نے اپنی آنکھیں سکون سے موندیں...

" اللہ تیرا شکر"وہ دل ہی دل خدا کا شکر ادا کرنے لگا...

" کچھ دیر ویٹ کریں... ہم انہیں ابھی شفٹ کر دیں گے دوسرے روم میں...پھر آپ ان سے مل لیجیے گا..." نرس نے نہایت تحمل سے جواب دیا ...ساتھ ساتھ وقاص کی جانب بچے کو بڑھایا...

اس نے بہت سنبھل کر اپنے شہزادے کو اپنی گود میں لیا ...

یہ بالکل ایک نیا احساس تھا جسے وہ محسوس کر رہا تھا...

"میں کوشش کروں گا..تمہارے دامن میں وہ ہر خوشی آئے...جس سے میں محروم رہا..." اس کی آنکھوں میں جھلملاہٹ تھی یہ جملے ادا کرتے ہوئے...

وہ اپنے بیٹے کی پیشانی بڑی محبت سے چوم گیا تھا...

وہ حسین نوجوان بچے کو باہر لے کر آیا۔ تو سب شہد کی مکھیوں کی طرح اس سے چمٹ گئے۔۔۔

"ساتھ پیار کریں؟؟۔۔" سدرہ نے منے کو گود میں لیا ہی تھا ۔کے پیچھے سے معاویہ اس کے گرد باہیں پھیلا کر۔۔منے کو پیار کرتا۔۔۔اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

اس ہینڈسم لڑکے کی نزدیکی بھی جیسے پیٹ میں گدگدی کا سبب بن جایا کرتی تھی ۔۔وہ شرمیلی شرمیلی سی ہوکر۔۔مسکرانے لگی۔۔۔اس کے گال بلش کرنے لگے تھے۔۔۔

اس کی یہی ادا اسے اور خوبصورت بنا رہی تھی مقابل کی نگاہ میں ۔۔۔

"کیوٹ" وہ کان میں ہلکے سی سرگوشی کرتا اس کے گال سے اپنے گال مس کر گیا تھا...جس پر وہ اپنا دل تھام رہی تھی...

" تم ٹھیک ہو؟؟" کرن کے دوسرے روم میں شفٹ ہوتے ہی ..وقاص فورا اس پہ چھا گیا تھا.. جیسے ہی وہ ہوش میں آئی.. اسے اپنا شوہر فکر مندی سے خود کو تکتا ہوا نظر آیا...

"ہمم... میری چھوڑو.. اپنی بتاؤ.. تم ٹھیک ہو؟؟..." وہ دیکھ سکتی تھی... مقابل بہت بے قراری کے عالم میں نظر آ رہا تھا..

"بہتر..." وہ کہتا ہوا.. اس کی پیشانی پر جھکا...

نرمی سے اس کی پیشانی کا بوسہ لیا... لرزتے ہونٹوں کو جیسے قرار آیا تھا اس کے لمس سے....

وہ محسوس کر رہا تھا اس کی مہک کو۔ اس کی سانسوں کی گرمی کو۔۔۔ جو اسے سکون دے رہی تھی۔۔۔ جو اس کے بےقرار دل کو قرار دے رہی تھی ۔۔۔کہ وہ اس کے پاس ہے۔۔۔

" شکریہ ادا نہیں کرو گے میرا؟؟۔۔" وہ حسین دلربا شرارت سے پوچھنے لگی۔۔

آخر کو اس نے اتنا خوبصورت شہزادہ دیا تھا اسے تحفے میں۔۔۔

وہ بہت خوش تھی ۔۔۔اس کے چہرے سے خوشی کے جام بٹ رہے تھے۔۔۔

"شکریہ۔۔۔ مشکل حالات سے لڑ کر واپس میرے پاس آنے کے لیے۔۔۔"وقاص نے بیٹے کے لیے شکریہ ادا نہیں کیا۔۔۔

اس نے شکریہ ادا کیا فقط اس ذات کے لیے جو اس کی کل کائنات تھی...

وہ تو ایسے بات کر رہا تھا جیسے وہ کوئی جنگ لڑ کر آ رہی ہو... جس پر وہ لڑکی بے اختیار مسکرا دی...

کبھی کبھار خوشیاں اس قدر بھر جاتی ہیں دامن میں.. کہ سنبھالے نہیں سنبھل رہی ہوتیں... کچھ یہی عالم تھا ان دونوں میاں بیوی کا...

❤️*Husny Kanwal*❤️

سدرہ کی رخصتی کا فنکشن چل رہا تھا...

ڈانس فلور پر خوب ناچ گانا ہو رہا تھا... اس کے سارے دوست حتی کے کرن بھی... وہاں محفل جمائے ہوئے نظر آرہے تھے..لیکن وہ وجاہت سے مالا مال نوجوان ...وائٹ

پینٹ کوٹ میں ملبوس... حسن کے سارے ریکارڈ توڑتا... بالکل ایک سائیڈ میں بیٹھا وہ سارا منظر خاموشی سے دیکھ رہا تھا... اس کے ہاتھ میں فیڈر تھی.. جس سے وہ اپنے ننھے شہزادے "آریان" کو... جو جھولے میں لیٹا ہوا تھا... دودھ پلا رہا تھا...

"سر... مہمان آگئے ہیں..." عمر نے آکر اس کے کان میں اطلاع دی.. تو اس نے اثبات میں سر ہلایا ...مگر دودھ پلانا نہ چھوڑا...

وقاص کو ایک بڑی ڈیل فائنل کرنی تھی...جس کے لیے کچھ بزنس مین آنے والے تھے... انہوں نے وقاص عباسی کا بڑا نام سن رکھا تھا ...دیکھنے کا بھی بڑا اشتیاق تھا... لیکن کب سوچا تھا کہ جس کا اس قدر نام سن رکھا ہے... وہ ایک بچے کو فیڈر پلاتا ہوا ملے گا...

"شروع کریں..." اسے کوئی جھجک نہیں تھی میٹنگ شروع کرنے میں... جبکہ دوسری جانب وہ لوگ حیران تھے...

پوری میٹنگ میں وہ آریان کو سنبھالتا رہا... پہلے فیڈر پلائی.. پھر اس پہ کمبل اڑا کر اسے سلایا... پھر اس کا مسلسل جھولا ہلاتا رہا ..اور ساتھ ساتھ اپنی میٹنگ بھی جاری رکھی...

" سر...میم بول رہی ہیں کے ان کا کلچ پکڑ لیں... ان کا موبائل ہے اس میں..." ابھی میٹنگ جاری تھی جب عمر نے آکر اس کے آگے کلچ بڑھاتے ہوئے کہا...

وقاص نے ایک بار کلچ کو دیکھا اور پھر اپنے سامنے بیٹھے مہمانوں کو...جو اسے خاصہ ہکا بکا ہو کر تک رہے تھے...

وہ وقاص عباسی جس کا سکہ چلتا تھا زمانے میں۔۔ جس کے رعب اور دبدبے سے دنیا ڈرتی تھی۔۔ جس کی گہری آنکھیں کافی ہوتی تھیں لوگوں کے پسینے چھڑا دینے کے لیے ۔۔وہ وقاص عباسی اپنی فیملی دعوت میں بچے کو دودھ پلاتا ۔۔جھولا جھلاتا۔۔ اور بیوی کا کلچ پکڑتا ملے گا ۔۔یہ کب سوچا تھا کسی نے۔۔۔ وہ لوگ ہکا بکا نہ ہوتے تو اور کیا ہوتے۔۔۔

وقاص نے ایک لمحے کے لیے اپنی پیشانی مسلی ۔۔اور اگلے ہی لمحے غرا کر عمر کو دیکھا۔۔۔

"سر۔۔۔ میم نے کہا ہے کہ ان کا موبائل ہے اس میں۔۔ اس لیے آپ کے علاوہ کسی کو نہ دوں۔۔ میں مجبور ہوں سر۔۔ ورنہ میم غصہ کریں گی مجھ پر۔۔۔" عمر کی پیشانی پر پسینہ نمودار ہوا تھا ۔۔وہ جانتا تھا وقاص اسے چھوڑنے والا نہیں ہے اب۔۔۔

"میں یہاں ٹیبل پہ رکھ دیتا ہوں۔" وقاص کی کھا جانے والی نگاہیں دیکھ۔۔ وہ ڈرتے ڈرتے بول کر ۔۔ابھی کلچ ٹیبل پر رکھ ہی رہا تھا۔۔ کہ پیچھے سے کرن کی آواز آئی۔۔۔

" ٹیبل پہ مت رکھو۔۔۔ وقاص کو دو ۔۔کہا تو ہے میں نے۔۔۔"وہ جھنجھلا کر عمر کو ٹپٹتی۔۔ وہاں پر آئی۔۔۔

"ہنی۔۔پلیز اسے پکڑو۔۔۔" کرن کی نگاہ ابھی تک سامنے گئی ہی نہیں تھی۔۔۔ وہ تو صرف اپنے شوہر سے مخاطب تھی۔۔۔ اس نے کلچ ٹیبل سے اٹھا کر ۔۔۔وقاص کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔۔۔ مقابل نے بھی بغیر کسی احتجاج کے پکڑ لیا تھا اب۔۔۔

یہ الگ بات ہے وہ کبھی بےبسی سے کلچ کو دیکھتا جو اس کے ہاتھ میں تھا۔۔۔تو کبھی سامنے بیٹھے اپنے مہمانوں کو۔۔۔

"اوکے..."ایک گہرا سانس لیتے...اس نے اچھے شوہروں کی طرح سر تسلیم خم کیا...

اس کی بچی کچی عزت کا بھی بیڑا غرق کردیا تھا کرن نے...

" شکریہ...او...انس بھائی آگئے..."وہ مسکرا کر ابھی شکریہ ادا کر ہی رہی تھی.. کہ اسے سامنے سے اپنا بھائی آتا نظر آیا... اور وہ فورا ہی ایکسائٹڈ ہو کر انس کی جانب چل دی...

جبکہ وقاص خاموشی سے کلچ اپنی گود میں رکھ گیا تھا...

"مائے وائف..."

"نظر آرہا ہے سر۔۔۔" اس کے تعارف دیتے ہی سامنے سے فوری جواب آیا۔ جس پر وہ ہلکا سہ سر جھٹک کر۔۔۔ واپس میٹنگ سٹارٹ کرنے لگا۔۔۔

❤️*Husny Kanwal*❤️

وہ ایوارڈ شو میں پہنچے۔۔۔ تو ریڈ کارپٹ پر کرن کی فراک کی نیٹ ہلکی سی اس کی سینڈل میں پھنس گئی۔۔۔

ابھی جھک کر وہ سینڈل سے فراک نکالتی۔۔۔ اس سے قبل ہی وہ خوبرو و وجاہت سے مالا مال نوجوان جھکا۔۔۔ اور سارے کیمرا مینز اور دنیا کے سامنے۔۔ اس کی سینڈل سے بہت آرام سے نیٹ نکالنے لگا۔۔۔

وہ وقاص عباسی جس کے آگے زمانہ جھکتا تھا۔۔ وہ اپنی بیوی کے آگے یوں جھک جایا کرتا تھا ۔جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔۔۔

اس کا کلچ تو اب جیسے وقاص کے ہاتھ میں ہی رہا کرتا تھا... وہ بھی ایسے لیے گھومتا جیسے تمغہ امتیاز ہو...

کرن کو بیسٹ رائٹر ایوارڈ ملا تو وہ وقاص تھا جو اس سے زیادہ خوش تھا اس لمحے...

" میں یہاں نہ ہوتی کبھی بھی .. ہرگز نہیں ...بس ایک بندہ ہے میری زندگی میں.. جو مجھے یوز لیس کہہ کر اکساتا رہتا تھا.. اور آج صرف اسی کی وجہ سے میں یہاں کھڑی ہوں... ہر کوئی مجھ سے پوچھتا ہے آپ کے ہیرو اتنے کیرنگ اتنے لونگ پرسنلٹی کیوں ہوتے ہیں... اب کیا بتاوں انہیں.. میں تو اپنے ہیروز میں بھی صرف اپنے ہسبینڈ کی عادات و باتیں و طریقے حسب ذائقہ چھڑک دیتی ہوں...اور وہ اپنی مثال آپ ہو جاتے ہیں... کہنے کو بہت انرومینٹک بندہ ہے میرا ...لیکن اس کی حسین گہری آنکھوں میں.. ایک جہاں آباد ہے میرا.." وہ بالکل سامنے بیٹھا ہوا تھا اسٹیج کے...اپنے پروقار و شاہانہ انداز میں...

اتنا خوبصورت تھا وہ....کے ہر کوئی اسے ہی ستائسی نگاہ سے تک رہا تھا...

کرن نے ہر جملا دل سے ادا کیا تھا ... اور آخری جملے پر تو وہ اپنے شوہر کے وجود کو تکتے ... دیوانہ وار گویا ہوئی ...جس کے جواب میں وہ وجیہہ مرد فقط مسکرا دیا...لیکن وہ مسکراہٹ اتنی خوبصورت تھی کے دیکھنے والے فدا ہوجائیں ...

" کپڑے چینج مت کرنا ۔میں نے ابھی ٹھیک طرح دیکھا نہیں ہے تمہیں..."اس کی طلب کہاں بوجھی تھی ابھی... اس نے کان کے پاس منہ لاکر ہلکے سے سرگوشی کی...

"اوکے..ڈن... مگر جلدی آنا ورنہ میں بہت تھکی ہوئی ہوں ...سو جاؤں گی..." اس نے مسکرا کر کہا... جس کے بعد عمر نے اس کے لیے گاڑی کا ڈور کھولا... اور وہ اتر گئی...

وقاص اپنی میٹنگ کے لیے چلا گیا تھا .. جب وہ واپس لوٹا تو کافی رات ہو چکی تھی ...

اس نے کمرے کا گیٹ کھولا...تو سامنے ہی بیڈ پر اپنی حسین دنیا سوتی ہوئی نظر آئی...

کرن آریان اور زینب تینوں سو رہے تھے یہ دیکھ ...وہ ہلکا سہ مسکرایا...

کپڑے چینج کرنے کے بعد .وہ زینب کو گود میں اٹھا کر اس کے کمرے میں چھوڑ کر آیا... پھر آریان کو گود میں لے کر اس کے جھولے میں لٹایا...پھر کرن سے لگ کر آرام سے لیٹا...

وہ سو رہی تھی ..اسی لباس میں ...اسی طرح تیار ہوئے... یقینا وہ انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی.. مقابل

نے اسے ٹچ تک نہ کیا۔ کہ کہیں اس کی نیند خراب نہ ہو جائے۔۔۔بس اسے تکتا رہا۔۔۔یوں تکتا رہا جیسے اس کے سوا دنیا میں کچھ ہے ہی نہیں۔۔۔۔اور سچ بھی یہی تھا۔۔۔ پوری دنیا میں اس کے سوا کچھ تھا ہی نہیں اس کے لیے۔۔۔ ایسے ہی تو اپنی کل کائنات نہیں کہتا تھا اسے۔۔۔

"ائ لو یو کرن۔۔۔" وہ اس کے حسین وجود کو دیکھ۔۔۔ نرمی سے محبت سے لبریز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔پھر ہلکا سہ اوچک کر۔۔۔اس کی پیشانی کا بوسہ لیا۔۔۔

Happy Ending ❤️

ناول پسند آئے تو لائک اور ریویوز دینا ہرگز نہ بھولیے گا۔۔۔ اپنی دعاؤں میں مجھے اور میری ٹیم کو یاد رکھیے گا اللہ حافظ۔۔۔ ملتے ہیں پھر نئے ناول کے ساتھ ۔۔۔۔😁۔۔۔